بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی لا الہ الا ھو لہ الملک ولہ الحمد فی الآخرۃ والاولی والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد خیر الخلائق الذی دنی فتدلی فکان
قاب قوسین او ادنی وعلی خلفائہ والہ واصحابہ الذین اعانوا الحق بالبراہین الساطعۃ والسیوف القاطعۃ فبذلوا مجہودہم وانفسہم
واموالہم فی اعلاء کلمۃ اللہ تعالی وکلمۃ اللہ ہی العلیا رضی اللہ تعالی عنہم وعن حملۃ امۃ حبیبہ صلی اللہ علیہ وسلم دائما ابدا

اما بعد یہ احقر العباد وارذل الافراد ابجد خوان دبستان بے شعوری احمد علی بن سید محمد علی الواسطی الرامپوری تجاوز اللہ تعالی عن سیئاتہما بخدمت
شائقین آثار اور سامعین اخبار سید المرسلین اور خلفائے راشدین کے عرض کرتا ہے کہ ایک مدت مدید سے اس خاکسار کو خیال تھا کہ کوئی وسیلہ اپنی نجات کا اور ذریعہ
رضائے الٰہی کا جستجو کرے اسواسطے کہ دنیا سرائے گذران ہے حالت شادی وغم دونوں ناپائدار ہیں ہر کسیکو آخر کار معاملہ اپنے رب العالمین سے ہے اور حسن عمل
سے کچھ زاد راہ آخرت پاس نہین تو اس سے بہتر کوئی بات خیال مین نہ آئی کہ کتاب صولت فاروقی ناتمام جسمین احوال فتوحات شام اور ذکر غزوات اصحاب خیر الانام
ترجمہ کتاب واقدی کا تصنیف نظم فارسی ہیں مرزا محمد خان آشوب تورانی رحمۃ اللہ علیہ کی اوسکو انکے مصنف کے طرز پر بیچ نظم فارسی سلیس کے لکھے لیکن بباعث
عدم مساعدت ایام کے یہ آرزو حاصل نہو سکی اسواسطے کہ اصحاب فہم ودانش جو انصاف دوست حق پسند ہیں خوب جانتے ہین کہ تصنیف کسی کتاب کی اور مثل ایسے
امر کا بے توجہ تمام اور جمع ہونے خاطر کے ہو نہین سکتا لیکن بموجب اذا اراد اللہ شیئا ہیّأ اسبابہ جب خلاصہ خاندان مجتبا خلاصہ سلالہ دودمان
ہدایت وتقوی آرایکار آرائے جاہ وحشمت فرمان فرمائے مملکت شجاعت وسخاوت زبدہ خاندان امیریہ عمدہ دودمان وزیریہ صاحب العلم والعمل حامل السیف والقلم
یمین الدولہ وزیر الملک نواب محمد علی خان بہادر صولت جنگ دام اقبالہ بجائے والد بزرگوار اپنے کے مسند نشین ہوئے
تو اس ہیچمدان کی اپنے لطف وکرم سے دستگیری فرمائی اور یہ ارشاد کیا کہ کتاب صولت فاروقی کو تکملہ کر انشاء اللہ تعالی صورت اطمینان ظاہر ہوگی چونکہ
یہ رئیس علم وعمل مین یگانہ روزگار ہیں اور خلاف طریقے دوسرے امیرون کے اپنی اوقات صرف بند وبست اور رواج شرع مین رکھتا ہے اس خاکسار کی
ایسے نامدار کی مدد سے جمع خاطر ہوئی اور جہان سے وہ کتاب مستطاب باقی تھی وہان سے اوسی طور پر نظم فارسی شروع کی ہنوز چند اجزا تحریر ہوئے تھے
کہ ایک دن مینے اپنے چند احباب کو سنایا خصوصا سلالہ دودمان مجد وسیادت اور خلاصہ خاندان حضرت سید احمد غازی مرحوم ومغفور حضرت سید عبد الرحمن
اور سید صاحب گرامی نژاد سید نور الہدی بخشی الملک ریاست اسلام اور غرہ ناصیہ درایت ورشادت دیوان حاجی شمس الدین احمد ان سب بزرگوارون نے
اوسکو بنظر انصاف دیکھکر پسند فرمایا اور یہ کہا کہ ہر چند یہ کتاب بہت محنت اور سعی سے لکھی جاتی ہے لیکن عامہ مؤمنین اور کم علم لوگون کو اس نعمت سے محرومی ہے

اگر یہ کتاب اردو زبان میں بھی بالطریق نثر ترجمہ ہو تو موجب اشاعت دین بخوبی ہوگی اور ہم سب اسکی ترویج میں انشاء اللہ تعالی اعانت کرینگے اور سب باعث اوپر ترجمے اس کتاب کے ہونے کے ہرچند عذر کم فرصتی تھا لیکن بجا آوری ارشاد ایسے دوستوں کی ایسے کام میں کہ ہم خدمت دین اور ہم نیکنامی اپنے آقا کی ہے موجب سعادت اور برکت کا جان کے اللہ تعالی کی مدد پر نظر کی امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالی توفیق اتمام عطا فرماوے اور میری سعی کو قبول کرے کہ یہ کتاب موجب نجات دارین اور فلاح نشاتین میرے حق میں ہو اور اس رئیس المسلمین کو ساتھ میرے اور سب ناظرین ان حالات کے قیامت میں داخل زمرۂ صالحین کے کرے اور اگرچہ ہرچند یہ حالات ابتک اردو زبان میں کہیں لکھے نہیں گئے لیکن غرض اس تحریر سے فقط بیان گذری ہوئی باتوں کا نہیں بلکہ نصیحت اور تذکرہ ہی واسطے سب مسلمانوں کے کہ اسکو دیکھیں اور سنیں تا معلوم ہووے کہ مسلمانی کیا چیز ہے اور کمال اوسکا کہ ثمرہ اوسکا رضامندی ایزدی اور فلاح دارین ہے کسکو کہتے ہیں اور طرز روش سلف صالحین کی عبادات میں اور حریص ہونا اونکا نیکیوں پر کسقدر تھا اور باوجود اس جد و جہد کے اور جان نثاری اور عرق ریزی کے آپسمیں ایک دوسرے سے کیا معاملہ رکھتے تھے اور بھلائی دوسرے کی اپنے اوپر مقدم کرتے تھے اور اپنے زور اور قوت و شجاعت پر اونکو غرور نتھا اور باوجود اس فتوحات اور اموال کثیرہ کے دنیائے دنیہ کو مردار اور کاروان سرائے جانتے تھے اور غربا اور ارباب حاجات پر اونکو کسقدر توجہ تھی پس بہ نظر ان باتوں کے یہ کتاب قطع نظر بیان فتوحات سے بے مثل ہے بیچ اخلاق و وعظ کے بھی کہ ہر ایک شخص آپکو عبادات اور معاملات میں متبع انکا کرے اور آپسمیں اتفاق اور محبت رکھیں کہ حالات ان بزرگواروں کے عین شریعت اور طریقت ہیں اور مطالعہ کرنے والے پر اسکے ظاہر ہو جاوینگے اعتقادیات اور اخلاق کامل مسلمانوں کے بعون اللہ تعالی وتوفیقہ اور تقسیم کیا اس کتاب کو تین باب پر پہلا باب بیچ غزوات آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے کفار عرب سے اور لڑائیوں میں ساتھ اہل ردت کے اور نام اس باب کا **معارک الاسود مع الاعداء والحسود** ہے اور دوسرا باب بیچ فتوحات کے جو شام میں واقع ہوئیں موسوم ساتھ **نصب الاعلام فی فتوحات الشام** اور تیسرا باب عجم اور عراق کی فتح میں موسوم ساتھ **ترتیب الیراق فی فتوح المصر والعراق** اور نام اس کتاب تمام و کمال کا **شوکت الاسلام** ہے فقط اور نہ لکھے میںنے اسمیں نام راویوں کے مگر راوی اخیر کو واسطے سہولت اور اختصار کے مثل صاحب مشکوۃ کے واسطے عنا کرنے اصل کتاب پر اور جسکو شبہہ ہو کسی روایت میں وہ دیکھ لے اوسکو کتاب واقدی میں اب ناظرین فتوحات سے امیدوار ہوں کہ اگر کسی جا خطا دیکھیں بقلم عنایت اصلاح فرماویں کہ میں اور سب بھائی مسلمان بیچ اشاعت ذکر اصحاب حضرت خیر الانام اور بیان حالات پیشوایان اسلام کے ایک دوسرے کے معین اور مددگار ہیں نہ در پئے اظہار خطا والزام اللہ تعالی ہر کسیکو توفیق خدمت دین عطا فرماوے ومنہ التوفیق وبہ نستعین

احوال مصنف کا

منقول کتاب ابن خلکان سے کنیت اونکی ابو عبد اللہ نام محمد بن عمر بن واقد الواقدی المدنی ہے مولی ہیں بنی ہاشم کے اور کہا گیا ہے مولی بنی سہم بن اسلم کے امام ہیں بیچ حدیث میں کئی تصنیفیں کی ہیں احوال مغازی وغیرہ میں اور کتاب ہے انکی بیان ردت میں ذکر کیا اوسمیں مرتد ہونا عرب کا بعد وفات آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے اور لڑائی صحابہ کرام کی اونسے مثل طلیحہ بن خویلد اسدی اور اسود عنسی اور مسیلمۃ الکذاب اور روایتیں اوسکی ہیں ابن ذئب اور معمر بن راشد اور مالک ابن انس اور ثوری وغیرہ رحمہم اللہ سے اور اجلۂ تلامذہ سے واقدی کے محمد بن سعد ہیں اور سوا انکے اور جماعت ہے اعیان علما سے اور قاضی سبھے یہ محلہ بغداد کے جو جانب شرقی میں ہے اور قاضی کیا انکو مامون نے محلہ عسکر مہدی کا اور بعض اہل حدیث نے انکو ضعیف جانا ہے اور بہت تکریم وتعظیم کرتا تھا انکی خلیفہ مامون اور بہت رعایت کرتا تھا اور خط لکھا ایکبار واقدی نے مامون کو شکایت خرچ میں اور حال اپنے قرض کا اور معین کی مقدار قرض اوس قصے میں تو لکھا اوسپر مامون نے اپنے ہاتھ سے کہ تجھ میں دو خصلتیں ہیں سخا اور حیا تو سخاوت نے کھول دیے ہاتھ تیرے واسطے اوڑانے اوس چیز کے کہ جسکا تو مالک ہوا اور حیا نے برانگیختہ کیا تجکو یہ کہ ذکر کیا تو نے ہمسے بعض قرض اپنا اور حکم کیا ہمنے واسطے تیرے دوچند اوسقدر کا کہ تونے سوال کیا اگرچہ تھے ہم کوتاہ تیری حاجت کو پہونچنے سے اب زیادہ کر اپنے ہاتھ کھولنے میں کہ تحقیق خزانے اللہ تعالی کے کھلے ہوئے ہیں اور ہاتھ اسکا ساتھ خیر کے دراز ہے اور حدیثیں کہی تو نے مجسے جبکہ تھا تو اوپر قضا خلیفہ رشید کے کہ نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا زبیر کو یا زبیر تحقیق کنجیاں رزق کی بیچ مقابل عرش کے ہیں

اوتارتا ہی اللہ سبحانہ واسطے بندون کے رزق اونکے بقدر اونکے خرچ کے جسنے بہت دیا بہت پایا اور جسنے کم خرچ کیا کم پایا کہا واقدی نے مین بھول گیا تھا اس حدیث کو پس ہوا یاد دلانا اوسکا مجکو عجب تر اوسکے صلے سے اور روایت کی واقدی سے بشر حافی نے ایک حکایت کہ سنا اونسے کہتے تھے واقدی کہ جو شخص لکھے واسطے بخار کے اسطور پر کہ لیوے تین پتے زیتون کے لکھے ہفتے کے دن ساتھ طہارت کے ایک پر لفظ جہنم غرقی دوسرے پر جہنم عطشی تیسرے پر جہنم مقرورۃ پھر ڈالے اونکو تھیلی مین اور باندھے اوپٹے ہاتھ پر بخار والے کے کہا واقدی نے تجربہ کیا مینے اس عمل کو اور پایا صحیح و نافع اور ایسا ہی نقل کیا اس حکایت کو ابو الفرج بن جوزی نے اپنی کتاب مین کہ لکھی ہین اوسمین روایتین بشر حافی سے اور روایت کی مسعودی نے کتاب مروج الذہب مین کہ کہا واقدی نے تھے میرے دو دوست اور ایک اونمین سے ہاشمی تھا اور رہتے تھے ہم مثل ایک شخص کے اور پونہچی مجکو تنگی سخت اور قریب ہوئی عید کہا میری عورت نے کہ ہم صبر کر سکتے ہین تکلیف اور سختی پر لیکن لڑکے ہمارے جو ہین ٹوٹتا ہی دل میرا اونکی محبت سے کہ دیکھینگے پڑوسیوں کے لڑکون کو آراستہ کیے ہوئے اچھے کپڑون سے اور یہ اس حال پر پرانے کپڑون سے ہونگے لیکن کچھ حیلہ کر کہ صرف کرون مین اونکے کپڑون مین کہا واقدی نے لکھا مینے اپنے دوست ہاشمی کو سوال کیا مینے اوس چیز کا جو حاضر ہو پھر آیا میرے پاس وہ ایک تھیلی لیے ہوئے اور کہا اسمین ہزار روپے ہین کچھ تھوڑی دیر ہوئی تھی کہ خط بھیجا مجکو دوسرے یار نے کہ شکایت کرتا تھا مثل اوسکے کہ شکایت کی تھی مینے اپنے دوست ہاشمی سے پھر نے آیا مین وہ تھیلی مونہہ بندھی اوس یار کو اور گیا مین مسجد میں اور رہا اوس مسجد مین اپنی بی بی کی حیا سے پھر جب آیا مین گھر تو اچھا جانا اس کام کو میری عورت نے اور نہ کچھ رنجیدہ ہوئی اور رہتے ہم اس حال مین کہ آیا پھر میرا دوست ہاشمی اور اوسکے ساتھ ویسی ہی ایک ہمیانی تھی کہا مجسے سچ کہو کیا کیا تونے اوسمین کہ دیا تھا مین تجکو کہا مینے اوس سے تمام قصہ پھر کہا میرے دوست ہاشمی نے کہ تونے مونہہ کیا طرف میرے اور حال یہ ہی کہ نہین مالک ہون مین اوپر زمین کے مگر اوس چیز کا کہ بھیجا اوسکو مینے طرف تیرے پھر لکھا مینے طرف دوست اپنے کے کہ سوال کرتا تھا مین اوس سے دوستی کا وہ لے آیا میرے پاس ہمیانی میری مہر لگائی ہوئی کہا واقدی نے کہ پھر قسمت کر لیا ہمنے آپسمین اون ہزار روپون کو بعد اوسکے کہ نکالے واسطے اپنی بی بی کے سو روپے اور پونہچی یہ خبر مامون کو تو بلایا مجکو اور مجسے پوچھا یہ قصہ اور شرح کی مینے اس خبر کی تو حکم کیا خلیفہ نے واسطے ہمارے سات ہزار اشرفیون کا واسطے ہر ایک کے ہم تینوں دوستون سے دو دو ہزار اشرفی اور واسطے میری عورت کے ایک ہزار اشرفی انتہی اور تحقیق ذکر کیا خطیب نے بیچ تاریخ بغداد کے اس حکایت کو اور واقع ہوئی ولادت واقدی کی اول سال ایک سو تیس مین اور وفات کی آخر روز مین پر کے گیارھوین ذی الحجہ کے دو سو سات مین اور اوسوقت مین قاضی تھے بغداد کے بیچ جانب غربی کے ایسا کہا ہی ابن قتیبہ نے اور کہا سمعانی نے قاضی تھے جانب شرقی مین اور نماز پڑھی اوپر اونکے محمد بن سماعہ تمیمی نے اور مدفون ہوئے مقابر خیزران مین اور کہا گیا ہی کہ وفات پائی سال دو سو نو مین اور پہلا قول صحیح ہی اور عمر اونکی اٹھتر برس کی تھی اور واقدی نسبت ہی طرف واقد کے کہ جد اونکے جد تھے اور عسکر مہدی نام ایک محلہ بغداد کا ہی اب مشہور ساتھ رصافہ کے جانب شرقی مین آباد کیا اوسکو ابو جعفر منصور نے اپنے بیٹے مہدی کے نام پر کہتا ہی مترجم عفا اللہ عنہ کہ اختصار کیا اس کتاب مین اوپر ترجمے الفاظ کے زبان سلیس ہندی مین موافق خواہش اپنے احباب کے مگر بعض جا بضرورت حاصل معنی لکھا یا جہان ترجمہ الفاظ مین باعث خلاف ہونے محاورے کے سمجھنا مطلب کا دشوار تھا اور جہان واسطے مزید توضیح یا پورا کرنے روایت یا رفع شک کے حاجت ہوئی تو وہان حاصل مضمون کو بھی لکھدیا اور جان لیا چاہیے کہ امام واقدی کو ہر چند کہ یہ استاد ہین بخاری کے اور لوگون نے ضعیف لکھا ہی لیکن جناب قاضی ثناء اللہ پانی پتی نے اپنی تفسیر مظہری مین دوسرے پارے مین بیچ اس قول اللہ عز و جل کے وَلَا تَحْلِقُوا رُءُوسَكُمْ حَتَّىٰ يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ عمرۃ القضا کے قصے مین لکھا ہی کہ خبر الواقدی فی المغازی مقبول اذا لم یخالف الاخبار الصحیحۃ ومنہ التوفیق وبہ نستعین مثنوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

زبان قلم ہو مری ذوالفقار — ز خامہ ہیگا نے کارزار
صدا لے دہان ہو صریر قلم — بنا ئے اللہ اکبر علم
ہر اک صفحہ ہو اسمین میدان جنگ — نہین ذکر جز تیغ و تیر و خدنگ
ہر ایک سمت ہو فوج دین کا گذر — مضامین ہین دلچسپ باکروفر

پیادہ کوئی اور کوئی سوار — غرض ہین رضا جوئے پروردگار
کسی کا کہین نیزہ خونفشان — ہوا جسم بدخواہ سے جالستان
کہین شغل کشتی کہین طعن و ضرب — غرض ہین بیان خوب سب فن حرب
کہین اہل ردت سے ہین کینہ خواہ — خروشندہ مانند ابر سیاہ
کہین تھوڑے عرصے مین صبری یار — کیا کفر سے پاک انجام کار
عیان ہی یہ اعجاز خیر الوری — کہ ہون کم بہت پر ظفر آشنا
شہادت کو مقصود جان جانکر — ہزارون مین تنہا ہوے حملہ گر
رہے سب رضا جوئے پروردگار — سمجھ دار دنیا کو ناپایدار
شکستہ ہوا کفر جب سے تمام — ہوئے اہل دین شاد و فرخندہ کام
کیا ہے کسی نے کہین جہد زیغ — زبون کشور کفر کو زیر تیغ
کہین موت کا تیر ہی تا بعد در — کہین خون پہ خنجر نے باندھی کمر
کہین کافران عضب کو کیا — زبون اور گرفتار ہو زر وغا
کہین تیغ سے ہے غازیون کی تمام — ہوئے قافیہ تنگ جب روم و شام
عجم پر کہین کہینچ کر تیغ تیز — کیا اونکو آوارہ وقت ستیز
رہے ہر لڑائی مین مانند تیر — مقابل سپاہ عدو کے دلیر
رواج شریعت مین ہو صبح و شام — رہے سارے مشغول جو پائے کام
رقم پہلے ہی داستان بدر کا — کہ جس سے قوی دین یزدان ہوا

کہا واقدی نے حدیث کی مجھسے بہت راویون نے درحالیکہ بعض اونمین کے بہت حافظ تھے اپنی حدیث کے بعض سے اور لکھا مینے ہر ایک کی حدیث کو کہ حدیث کی مجھسے اونھون نے پھر کہا سبھون نے کہ تشریف لائے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم مدینے مین پیر کے دن بارھوین[۱۲] تاریخ ربیع الاول کی اور کہا گیا ہی دوسری تاریخ اور ثابت بارھوین[۱۲] تاریخ ہی اور تھا اول نشان کہ آراستہ کیا اوسکو حضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے واسطے حمزہ بن عبد المطلب کے شہر رمضان مین ساتوین مہینے ہجرت سے کہ پیش آئے تھے قافلۂ قریش سے پھر نشان عبیدہ بن حارث کا شوال مین آٹھوین مہینے واسطے روانگی طرف رابغ کے اور رابغ دس کوس ہی جحفہ سے درحالیکہ تو جاوے قدید کو پھر سریہ سعد بن ابی وقاص کا طرف خرار کے نوین مہینے ذیقعدہ کے پھر غزوہ کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے صفر مین گیارھوین مہینے یہان تک کہ پونہچے مقام ابوا مین پھر لوٹ آئے اور نہوا کام اور باہر رہے پندرہ دن پھر غزوہ کیا بواط کا ربیع الاول مین شروع تیرھوین[۱۳] مہینے پیش آئے قافلۂ قریش کو کہ اوسمین امیہ بن خلف اور اوسکے ساتھی قریش تھے اور دو ہزار پانسو اونٹ پھر لوٹ آئے اور نہ ملے مطلب کو بواط جحفہ سے قریب ہی پھر غزوہ کیا ربیع الاول مین تیرھوین[۱۳] مہینے واسطے ڈھونڈھنے کرز بن جابر فہری کے یہان تک کہ پونہچے بدر کو پھر لوٹ آئے پھر غزوہ کیا جمادی الآخرہ مین سولھوین[۱۶] مہینے کہ نکلے تھے واسطے قافلون قریش کے جب کہ گئے وہ شام کو اور اسکا غزوہ ذی العشیرہ نام ہی پھر لوٹ آئے اور روانہ کیا عبد اللہ بن جحش کو طرف نخلہ کے رجب مین شروع سترھوین[۱۷] مہینے پھر غزوہ کیا بدر قتال کا سترھوین تاریخ رمضان کی جمعے کے دن اونیسوین[۱۹] مہینے پھر سریہ بھیجا طرف عصما بنت مروان کے اور قتل کیا اوسکو عمیر بن عدی بن خرشہ نے کہا راوی نے حدیث کی عبد اللہ بن حارث بن فضیل نے اپنے باپ سے کہا انھون نے قتل کیا عصما بنت مروان کو پچیسوین[۲۵] تاریخ رمضان کی شروع اونیسوین[۱۹] مہینے ہجرت کے پھر سریہ بھیجا سالم بن عمیرہ کو کہ مارا اوسنے ابا عفک کو شوال مین بیسوین[۲۰] مہینے پھر غزوہ کیا قینقاع کا آدھے شوال مین بیسوین[۲۰] مہینے پھر واقع ہوا غزوۃ السویق ذی الحجہ مین بائیسوین[۲۲] مہینے پھر غزوہ کیا طرف بنی سلیم کے موضع کدر مین بیچ محرم کے تئیسوین[۲۳] مہینے پھر سریہ بھیجا واسطے قتل ابن اشرف کے ربیع الاول مین پچیسوین[۲۵] مہینے پھر غزوہ غطفان ہوا طرف نجد کے اور اوسکو ذوامر کہتے ہین ربیع الاول مین پچیسوین[۲۵] مہینے پھر سریہ عبد اللہ بن انیس کا طرف سفیان بن خالد بن نبیح ہذلی کے کہا عبد اللہ نے نکلا مین مدینے سے پیر کو پانچوین تاریخ محرم کی پینتیسوین[۳۵] مہینے پس غائب رہا اٹھارہ دن اور آیا مین ہفتے کو بائیسوین تاریخ محرم کو پھر غزوہ ہوا بحران کا جمادی الاولی مین ستائیسوین[۲۷] مہینے پھر واقع ہوا سریۃ القردہ کہ اوسمین امیر تھے زید بن حارثہ جمادی الآخرہ مین اٹھائیسوین[۲۸] مہینے کہ اوسمین تھا ابو سفیان بن حرب پھر واقع ہوا غزوۂ احد شوال مین بتیسوین[۳۲] مہینے پھر غزوہ حمراء الاسد شوال مین بتیسوین مہینے پھر سریہ ہوا وہ کہ امیر اوسکے تھے ابو سلمہ بن عبد الاسد طرف موضع قطن کے اور بنی اسد کے پینتیسوین[۳۵] مہینے محرم مین پھر واقع ہوا بیر معونہ کہ امیر اوسکے منذر بن عمرو تھے چھتیسوین[۳۶] مہینے صفر مین پھر واقع ہوا غزوۃ الرجیع اوسی مہینے مین کہ امیر اوسکے مرثد تھے پھر غزوہ کیا آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے بنی نضیر پر ربیع الاول مین سینتیسوین مہینے پھر غزوہ کیا آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے

بدر موعود کو ذی القعدہ مین پینتالیسوین مہینے پھر سریہ ابن عتیک کا طرف ابی الحقیق کے ذی الحجہ مین چھیالیسوین مہینے جبکہ قتل کیا گیا سلام بن ابی الحقیق
کعب اسکے گئے یہود طرف سلام بن مشکم کے خیبر مین اور انکار کیا کہ سردار بنے اونکا پھر اوٹھا اسیر بن زارم اونکی لڑائی کو پھر غزوہ کیا آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے ذات الرقاع کا محرم مین سینتالیسوین مہینے پھر غزوہ کیا دومۃ الجندل کا ربیع الاول مین سینتالیسوین مہینے پھر غزوہ کیا مریسیع کا شعبان مین پانچوین
سال پھر غزوہ خندق ہوا ذیقعدہ مین پانچوین سال پھر غزوہ ہوا آنحضرت کا طرف بنی قریظہ کے آخر ذیقعدہ اور اول ذی الحجہ سنہ ۵ھ مین پھر سریہ ابن انیس کا
طرف سفین ابن خالد بن نبیح کے محرم مین چھٹے سال پھر سریہ محمد بن مسلمہ کا محرم مین چھٹے سال طرف قرطا کے پھر غزوہ آنحضرت کا بنی لحیان پر طرف غابہ کے
ربیع الاول سنہ ۶ھ مین پھر غزوہ آنحضرت کا ربیع الآخر مین طرف غابہ کے سنہ ۶ھ مین پھر سریہ کہ جسکا امیر عکاشہ بن محصن تھا طرف مقام غمر کے ربیع الآخر سنہ ۶ھ مین
پھر سریہ محمد بن مسلمہ کا طرف ذی القصہ کے ربیع الآخر سنہ ۶ھ مین پھر وہ سریہ کہ امیر اوسکے ابو عبیدہ بن جراح تھے طرف ذی القصہ کے ربیع الآخر سنہ ۶ھ مین پھر سریہ
زید بن حارثہ کا طرف بنی سلیم کے موضع جموم پر ربیع الآخر سنہ ۶ھ مین اور تھے یہ دونون ایک مہینے مین جموم درمیان نخل اور نقرہ کے ہے پھر سریہ زید بن حارثہ کا
طرف عیص کے جمادی الاولیٰ سنہ ۶ھ مین پھر سریہ زید بن حارثہ کا موضع طرف پر جمادی الاخریٰ سنہ ۶ھ مین اور موضع چھتیس میل ہے مدینہ منورہ سے پھر سریہ زید
بن حارثہ کا طرف حسمی کے جمادی الآخرہ سنہ ۶ھ مین اور حسمی پرے وادی القریٰ کے ہے پھر سریہ زید بن حارثہ کا طرف وادی القریٰ کے رجب سنہ ۶ھ مین پھر وہ سریہ
کہ امیر اوسکے عبدالرحمن بن عوف تھے طرف دومۃ الجندل کے شعبان سنہ ۶ھ مین پھر غزوہ علی رضی اللہ عنہ کا فدک کو شعبان سنہ ۶ھ مین پھر سریہ زید بن حارثہ کا
طرف ام قرفہ کے رمضان مین چھٹے سال اور ام قرفہ طرف ایک پہلو کے ہے وادی القریٰ سے پھر غزوہ ابن رواحہ کا طرف اسیر بن زارم کے شوال سنہ ۶ھ مین پھر
سریہ کرز ابن جابر کا طرف عرنیین کے شوال سنہ ۶ھ مین پھر عمرہ حدیبیہ کیا آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ذیقعدہ سنہ ۶ھ مین پھر غزوہ خیبر کیا آنحضرت نے
جمادی الاخرہ سنہ ۷ھ مین پھر لوٹے خیبر سے وادی القریٰ کو جمادی الاخرہ مین اور قتال کیا اوسمین ساتوین سال پھر سریہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کا طرف تربہ کے شعبان سنہ ۷ھ مین پھر سریہ حضرت ابی بکر بن ابی قحافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا شعبان مین ساتوین سال طرف نجد کے پھر سریہ بشیر بن سعد کا طرف فدک کے
شعبان سنہ ۷ھ مین پھر سریہ غالب بن عبداللہ کا طرف میفعہ کے رمضان سنہ ۷ھ مین اور میفعہ جانب نجد کے ہے پھر سریہ بشیر بن سعد کا طرف موضع جناب کے شوال سنہ ۷ھ
مین پھر عمرۃ القضیہ کیا آنحضرت نے ذی القعدہ سنہ ۷ھ مین پھر غزوہ ابن ابی العوجاء السلمی کا ذی حجہ مین ساتوین سال پھر غزوہ غالب بن عبداللہ کا کدید کی طرف صفر سنہ ۸ھ مین
یعنی عمرہ قضا
اور کدید پرے قدید کے ہے پھر سریہ شجاع بن وہب کا ربیع الاول سنہ ۸ھ مین طرف بنی عامر بن الملوح کے پھر غزوہ کعب بن عمیر غفاری کا ربیع الاول سنہ ۸ھ مین طرف ذات اطلاح
کے اور اطلاح جانب شام کے ہے ملتا ہے رات بسے کی مسافت پر پھر غزوہ زید بن حارثہ کا طرف موتہ کے آٹھوین سال پھر وہ غزوہ کہ امیر اوسکے عمرو بن العاص تھے طرف
ذات السلاسل کے جمادی الآخرہ سنہ آٹھوین مین پھر غزوہ الخبط کہ امیر اوسمین ابو عبیدہ بن جراح تھے رجب سنہ آٹھوین مین پھر سریہ خضرہ کہ امیر اوسکے ابو قتادہ تھے
شعبان سنہ ۸ھ مین اور موضع خضرہ جانب نجد کے ہے بیس کوس پر نزدیک بستان ابن عامر کے پھر سریہ ابی قتادہ کا طرف اضم کے رمضان سنہ ۸ھ مین پھر غزوہ آنحضرت کا
فتح مکہ کو تیرھوین تاریخ رمضان کی سنہ آٹھوین مین پھر گرانا بت عزیٰ کا پچیسوین رمضان سنہ ۸ھ مین کہ گرایا اوسکو خالد بن ولید نے پھر گرانا بت سواع کا اوسی رمضان مین
عمرو بن العاص نے پھر گرانا بت مناۃ کا سعد بن زید الاشہلی نے آٹھوین سال رمضان مین پھر غزوہ بنی جذیمہ کا کہ بھیجا خالد بن ولید کو شوال سنہ ۸ھ مین پھر غزوہ حنین
شوال سنہ ۸ھ مین پھر غزوہ آنحضرت کا طرف طائف کے شوال سنہ ۸ھ مین اور حج کرنا لوگون کا اسی سال کہا واقدی نے پھر غزوہ تبوک ہوا اور یہ آخر تھا
اور کہا ابن اسحق نے کہ اول غزوہ آنحضرت کا غزوہ ابواء ہی پھر بواط پھر عشیرہ اور حدیث کی عبداللہ بن محمد نے کہ خبر دی ہمکو وہب نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے ابی
اسحق سے کہ تھا مین طرف پہلو زید بن ارقم کے پوچھا اوسنے کتنے غزوے کیے آنحضرت نے کہا اونیس کہا گیا تم کتنون مین ہمراہ تھے کہا سترہ مین تو کہا مینے کونسا
تھا اول کہا غزوہ عشیرہ اور کہا گیا ہی کہ اول سریہ جو روانہ کیا تھا آنحضرت نے جب کہ آئے تھے آپ مدینے مین تحقیق وہ یہ ہے جو بھیجا حمزہ بن عبدالمطلب کو تیس سوارون مین
ساتھ انصار کے پس ملے ابوجہل سے کہ تھا تین سو سوارون سے ارض جہینہ مین نزدیک سیف البحر کے پس درمیان مین آگیا ان دونون کے مجدی
بن عمرو جہنی واسطے اوس قسم کے کہ تھی درمیان جہینہ اور انصار کے تو لوٹ آئے اور نہوا قتال پھر نکلے آنحضرت یہان تک کہ پہنچے موضع ابوا مین طلب مین

علمداری بنی کنانہ کی ہے اور رخصت کیا لوگون کو بنی ضمرہ سے اوپر اس بات کے کہ نہ لوگ مدد کرین نہ وہ انکی اور بھیجا چھ قوم سے لوگون کو کہ سردار کیا اوپر
عبیدہ بن الحارث بن عبد المطلب کو اور درست کیا اونکے لیے نشان جب کہ گئے تاکہ رخصت کرین آنحضرت کو بہنے لگین آنکھین اونکی بسبب جدائی آنحضرت کے
پھر بٹھایا اونکو حضرت نے اور بھیجا جگہہ اونکی عبد اللہ بن جحش اسدی کو اور لکھدیا اوسکو خط اور فرمایا کہ نہ پڑھے اوسکو مگر بعد دو راتون کے جب گذارین
دو راتین سفر مین تو پڑھا خط تو پایا اوسمین یہ کہ جاؤ طرف نخلہ کے اللہ عزوجل کے نام کے ساتھ اور برکت اوسکی کے اور مت زور کرو کسی پر اپنے ساتھیون
مین سے اوپر چلنے کے اپنے ساتھ اور جا میرے حکم سے اون لوگون کے ساتھ جو متابعت کرین تیری یہان تک کہ پونہچے تو بطن نخلہ مین پس منتظر رہ وہان
قریش کے قافلون کا جب پڑھا عبد اللہ نے خط استرجاع کیا اور بعد استرجاع کے کہا سنا اور مانا مینے حکم اللہ اور رسول کا پھر کہا لوگون سے جو چاہے چلنا چلے
اور جو چاہے لوٹنا لوٹ جاوے مین جانے والا ہون واسطے حکم آنحضرت کے پس لوٹ آئے گروہ مین سے سعد بن ابی وقاص زہری او عتبہ بن غزوان حلیف بنی زہرہ
کے بنی مازن بن منصور مین سے پس لوٹ آئے طرف نجران کے جو علمداری بنی سلیم کی تھی پس ٹھہر گئے وہان اور گئے عبد اللہ بن جحش ہمراہ اپنے لوگون کے یہان تک
کہ پونہچے بطن نخلہ مین اور ملے وہان عمرو بن حضرمی اور عثمان بن عبد اللہ بن مغیرہ اور نوفل بن عبد اللہ اور حاکم بن کیسان سے اور مارا گیا عمرو بن حضرمی اور
مارا اوسکو واقد بن عبد اللہ تمیمی نے کہ تھا بنی ثعلبہ بن یربوع سے اور مقید ہوئے عثمان بن عبد اللہ اور حاکم بن کیسان اور نکل بھاگا وہان سے نوفل
بن عبد اللہ اپنے گھوڑے پر چاندرات کے روز رجب کے پھر آیا مکے مین دوسرے دن اور چاند دیکھا تھا لوگون نے رجب کا اور خبر دی اونکو اوس سے کہ ہوا
اوسکے ساتھیون کو لیکن نہ طاقت پائی اونکے ڈھونڈھنے کی اور گئے اصحاب آنحضرت ساتھ لوٹ اور قیدیون کے طرف آنحضرت کے اور خبر دی ساتھ خیر کے
کہا یا رسول اللہ پونہچے ہم قوم کو دن مین جب شام کو دیکھا ہمنے ہلال چڑھا اور نہین جانتے کہ لڑائی کی ہمنے رجب مین یا آخر دن جمادی الاخرہ مین اور آگے آئیگا بیان نزول
آیت کا کہا راویون نے اور بھیجا قریش نے طرف آنحضرت کے فدیہ اپنے لوگون کا فرمایا آپ نے ہرگز نہ فدیہ لینگے ہم ان دونون کا یہان تک کہ آجاوین ہمارے
اصحاب یعنی سعد بن ابی وقاص اور عتبہ بن ابی غزوان حدیث کی مجھسے ابوبکر بن اسمعیل بن محمد نے اپنے باپ سے کہ کہا اوسنے یہ کہ کہا سعد بن ابی وقاص نے
کہ نکلے ہم ساتھ عبد اللہ بن جحش کے یہان تک کہ اوترے نجران مین اور نجران جانب معدن بنی سلیم کے ہی تو بھیجا ہمنے اباعر ناکو اور تھے ہم بارہ مرد دو دو ایک ایک
اونٹ پر اور تھا مین پیچھے بیٹھنے والا عتبہ بن غزوان کے اور گم گیا اونٹ ہمارا اور ٹھہرے ہم واسطے اوسکے دو دن کہ تلاش کرتے تھے ہم اوسکو اور چلے گئے ہمراہی
اور نکلے ہم اوپر نشان اونکے کے پھر راہ بھولی ہمنے اونکی اور پونہچے وہ مدینے کو آگے ہمسے کئی دن اور نہ حاضر ہوئے ہم نخلہ مین اور پونہچے ہم نزدیک آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے اور وہ گمان کرتے تھے کہ مارے گئے اور پونہچی ہمکو سفر مین تکلیف بھوک کی تحقیق نکلے ملیحہ سے اور درمیان ملیحہ اور مدینے کے چھہ برد ہین اور برد چار
فرسخ کو کہتے ہین اور فرسخ تین میل کا ہی اور راہ میون اور ملیحہ بنی معدن بنی سلیم تک رات بسنے کی راہ ہی کہا راوی نے نکلے ہم ملیحہ سے اور پر سواری کے نوبت بنوبت
اور تھا ہمارے پاس کچھ کھانا یہان تک کہ پونہچے مدینے مین پوچھا ابو اسحق نے کہ معدن بنی سلیم اور مدینے مین کتنی مسافت ہی کہا راوی نے تین منزل اور جس وقت
بھوکے ہوتے تھے ہم کھاتے تھے کونپل خاردار درختون کی اور اوسپر پانی پی لیتے تھے یہان تک کہ آئے مدینے مین پس پائے گئے آدمی قریش کے کہ آئے تھے
واسطے فدیہ دینے اپنے لوگون کے اور نہ لیا تھا آنحضرت نے اور فرمایا مجکو اندیشہ ہی اپنے اصحاب کا کہا راویون نے اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
قریش سے کہ اگر مارا ہوگا تمنے میرے دونون ہمراہیون کو تو قتل کرونگا مین تمہارے دونون ساتھیون کو اور فدیہ اونمین ہر ایک کا چالیس اوقیہ چاندی
تھی اور ایک اوقیہ چالیس درم ہی کہا راوی نے تھا عبد اللہ ایام جاہلیت مین چوتھائی لیتا جبکہ لوٹے عبد اللہ بن جحش نخلے سے خمس نکالا غنیمت کا اور تقسیم کیا
باقی اپنے اصحابون مین اور تھا یہ اول خمس اسلام مین اور اوتری بعد اسکے یہ آیت وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ یعنی جان لو تحقیق
جو لوٹو تم کسی چیز سے بیشک اللہ تعالی کے واسطے ہی اوسکا پانچوان حصہ روایت ہی ابی بردہ بن نیار سے کہ آنحضرت نے ٹھہرادی لوٹ اہل نخلہ کی اور گئے
بدر کو پھر جب لوٹے تقسیم کیا اوسکو ساتھ لوٹ بدر کے اور دیا ہر قوم کو اوسکا حق کہا راویون نے اور اوترا قرآن کہ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ
یعنی تجھسے پوچھتے ہین مہینے حرام کو اور حکم کیا اللہ تعالی نے اپنی کتاب مین کہ لڑائی شہر حرام مین حرام ہی جیسے اول تھی اور جو شخص حلال جانتا ہی مسلمانون کا اور روکنا اللہ تعالی کی راہ سے یہ بڑھ کر گناہ ہے

اور بہل مین تھا بجانے سبیل اللہ کے لڑنا رسول اللہ کا یہان تک کہ عذاب دیتے ہین اونکو اور قید کرتے ہین کہ نہ جاوین رسول اللہ کی طرف اور جھٹلاتے ہین
اللہ کو اور منع کرتے ہین مسلمانون کو بیت اللہ سے واسطے حج اور عمرے کے اور پریشان کرتے ہین اونکو اور نکال دیتے ہین اور فرمایا اللہ تعالی نے وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ
مِنَ الْقَتْلِ یعنی ترک کیا اسکا کرنا آسان ورنا یلہ کو جو دو بت ہین یہ بہت بڑھ کر ہے قتل کے گناہ سے اور روایت ہے عروہ سے کہ کہا اونہون نے
دیت دی حضرت نے عمرو بن حضرمی کی اپنے پاس سے اور حرام رکھا لڑائی کو مہینون حرام مین جیسا اونکی آگے حرمت تھی یہان تک کہ سورۂ براءۃ نازل ہوئی
روایت ہے کریب سے کہ کہا پوچھا مینے ابن عباس سے کیا دیت دی آنحضرت نے ابن حضرمی کی کہا نہین کہا ابن اسحق نے اور مجمع علیہ ہمارے نزدیک یہی ہے کہ دیت نہ دی
آنحضرت نے اور اس سریہ مین نام رکھے گئے عبد اللہ بن جحش امیر المومنین مدینے کی بیچ اور نام ہمراہیون کا عبد اللہ بن جحش کے اس لڑائی مین
عبد اللہ بن جحش اور ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ اور عامر بن ربیعہ اور واقد بن عبد اللہ تمیمی اور عکاشہ بن محصن اور خالد بن ابی البکیر اور سعد بن ابی وقاص
اور عتبہ بن غزوان اور یہ حاضر تھے لڑائی کے وقت اور بعضون نے کہا بارہ تھے اور بعضون نے تیرہ اور ہمارے نزدیک آٹھ ہین ٭

قصہ قتال بدر

اور اوسکو بدر کبری بھی کہتے ہین کہا راویون نے جب کہ دریافت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آنا قافلہ قریش کا شام سے تو طلب کیا اپنے اصحاب کو
واسطے قافلے کے اور روانہ کیا طلحہ بن عبید اللہ و سعید بن زید کو دس دن اول اپنی روانگی کے مدینے سے تاکہ جستجو کرین قافلے کی اور رخصت ہوئے یہ دونون یہان
تک پہنچے نزدیک کشد جہنی کے جو موضع نخبار مین تھا متعلقات حوراء سے اور نخبار ایک جگہ ہے پرے ذی المروہ کے اوپر کنارے بحر شور کے پھر اوتارا اونکو
کشد نے اور چھپے رہتے تھے نزدیک اوسکے پوشیدہ جھونپڑون مین یہان تک کہ گذرا قافلہ رات سے تو چڑھے طلحہ اور سعید اوپر ایک ٹیلے کے اور
دیکھا قوم کو اور جو چیز کہ بھر لائے تھے اور شروع کی قافلے والون نے گفتگو کیسٹ کہ کہا دیکھا تونے کسی کو جاسوسون سے محمد علیہ السلام کے کہا کشد نے پناہ مانگتا ہون مین
اللہ تعالی سے اور کہان ہین جاسوس محمد علیہ السلام کے موضع نخبار مین اور جب کہ گذر گیا قافلہ تو رات گذاری ان دونون نے یہان تک کہ صبح ہوئی پھر نکلے اور نکلا
ان دونون کے ساتھ کشد بطور نگہبانی کے اور اوتارا اونکو ذو المروہ مین اور پہنچا قافلہ دریا پر اور جلدی کی اور چلے دن رات خوف طلب سے پھر آئے طلحہ اور سعید
مدینے مین اوسی دن کہ ملے قریش رسول اللہ علیہ السلام سے مقام بدر مین پھر جب کہ سنا کہ آنحضرت کو تو لوٹے یہ دونون اور ملاقات کی آنحضرت سے مقام تربان مین اور
تربان واقع ہے درمیان موضع ملل اور سیالہ کے اوپر محجہ کے اور تھا یہ گھر ابن اذینہ شاعر کا اور آیا بعد اسکے کشد اور خبر دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو طلحہ اور سعید نے
اوتارنے کشد کی ان دونون کو تو محبت کی اوس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اکرام کیا اوسکا اور فرمایا کیا نہین جاگیر دون مین تجکو مقام ینبع کو عرض کی کشد نے
کہ مین بوڑھا ہون اور گذر گئی عمر میری لیکن جاگیر دیجیے وہ جگہ میرے بھتیجے کو تو جاگیر مین دی وہ جگہ آپ نے اوسکے بھتیجے کے کہا راویون نے اور طلب کیا رسول
صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانون کو اور فرمایا یہ قافلہ قریش کا ہو بیچ اسکے ہے سب مال اونکا امید ہے کہ اللہ تعالی غنیمت دلا دے تمکو یہ مال پھر جلدی کی جنہون نے جلدی کی
یہان تک کہ تحقیق مرد جھگڑتا تھا اپنے باپ سے جانے کے لیے پس تھا اونمین سے کہ جھگڑا سعد بن خیثمہ اور باپ اسکا بیچ جانے کے بدر کو کہا سعد نے اپنے باپ سے
تحقیق سیاہ اگر ہوتا سوا جنت کے تو اختیار کرتا مین تجکو ساتھ اوس جانے کے تحقیق مین امیدوار رکھتا ہون شہادت کی آگے اپنے اس ہونے کے کہا خیثمہ نے اختیار کر
مجکو اور ٹھہر اپنی عورتون کے ساتھ تو انکار کیا سعد نے پھر کہا خیثمہ نے ضرور ہے ایک دو ہم مین سے یہ کہ ٹھہرے پھر قرعہ ڈالا دونون نے اور نکلا نام سعد کا پھر روانہ ہوا
اور شہادت پائی بدر مین اور رہ گئے حضرت کی معیت سے بہت آدمی صحابہ مین سے کہ مکروہ جانتے تھے جانا آپ کا اور اوس جانے مین کلام کثیر اور اختلاف ہے اور
نہ ملامت کیا گیا جو کہ نہ گیا اسواسطے کہ نہ نکلے تھے واسطے لڑائی کے بلکہ نکلے تھے واسطے قافلے کے اور رہ گئی ایک قوم اہل نیات اور بصائر کے لوگون سے کہ اگر
گمان کرتے تھے کہ تحقیق ہوگی لڑائی تو ہرگز نہ پیچھے رہتے اور تھے رہنے والون سے اسید بن حضیر پھر جب کہ لوٹ آئے آنحضرت تو کہا آپ سے اسید نے کہ حمد ہے واسطے اللہ کے
کہ خوش کیا آپ کو اور غالب کیا آپکو اوپر آپ کے دشمن کے اور قسم ہے اوسکی کہ بھیجا آپ کو ساتھ حق کے نہ پیچھے رہا مین آپ سے واسطے محبوب ہونے اپنی جان کے
آپ کی جان سے اور نہ گمان کیا مینے کہ آپ ملین گے دشمن سے اور نہ جانا مینے سوا اسکے کہ یہ جانا ہے واسطے قافلے کے فرمایا حضرت نے اسید سے کہ سچ کہا تونے

اور تھا یہ اول غزوہ کہ غالب کیا اللہ تعالی نے بیچ اوسکے اسلام کو اور ذلیل کیا اوسمین مشرکون کو اور چلے حضرت ساتھ اون لوگون کے کہ ہمراہ تھے آپکے یہانتک کہ پہنچے
طرف کھاٹی بنی دینار کے پھر مقیم ہوئے موضع بقیع مین اور بقیع کا نام ہی بیوت السقیا بھی اور بقیع کھاٹی ہی بنی دینار کی بیچ مدینے کے اور سقیا ملا ہوا ہی مدینے کے گھرون سے
اور تھا یہ دن اتوار کا بارھوین تاریخ رمضان کی اور خیمہ گاہ آپکی اوس جا تھی کہ ملاحظہ کیا لشکر کو پھر پیش کیے گئے عبد اللہ بن عمر اور اسامہ بن زید اور رافع بن خدیج
اور براء بن عازب اور اسید بن ظہیر اور زید بن ارقم اور زید بن ثابت تو لوٹا دیا اونکو اور نہ اجازت دی اونکو ہمراہی کی کہا راوی نے روایت ہی کہ کہا دیکھا مینے اپنے
بھائی عمیر بن ابی وقاص کو قبل اسکے کہ پیش کیے جاوین ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے کہ پوشیدہ ہوتا تھا کہا مینے کیا ہی تجکو ای بھائی کہا اوسنے ڈرتا ہون یہ کہ
دیکھین مجکو حضرت اور چھوٹا جانین اور لوٹا دین مجکو اور مین دوست رکھتا ہون جانے کو شاید کہ اللہ تعالی دے مجکو شہادت کہا راوی نے پیش کیا گیا وہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے تو چھوٹا جانا اوسکو اور فرمایا لوٹ جا پھر رویا عمیر اور اجازت دی اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمراہی کی کہا راوی نے کہ تھے سعد کہ
کہتے تھے یہ کہ باندھ دیا مینے پرتلا اوسکی تلوار کا بسبب اوسکے صغر سن کے اور شہید ہوا بدر مین اور وہ سولہ برس کا تھا کہا راوی نے کہ مروی ہی عباس بن عبد الرحمن
اشجعی سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے اصحاب کو کہ پیین پانی اونکے کنوئین سے آج کے دن اور پیا آپنے پانی اونکے کنوئین کا کہا راوی نے مروی ہی
عمرو بن ابی عمرو سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے اول اونکے کہ پیا پانی اونکے کنوئین کا اوس روز اور مروی ہی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ تحقیق رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہ لایا جاتا تھا شیرین پانی واسطے آپکے بیوت سقیا سے اور کہا ہی عبد اللہ بن قتادہ نے اپنے باپ سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے
نماز پڑھی نزدیک بیوت سقیا کے اور دعا کی اوس دن واسطے اہل مدینہ کے پس فرمایا ای اللہ تحقیق ابراہیم بندہ تیرا ہی اور دوست تیرا اور نبی تیرا دعا کی تجسے واسطے
اہل مکہ کے اور تحقیق مین محمد ہون بندہ تیرا اور نبی تیرا پکارتا ہون تجکو واسطے نفع اہل مدینہ کے یہ کہ برکت کرے تو واسطے اونکے بیچ صاع اونکے کے اور مد اونکے
اور پھلون اونکے کے ای اللہ محبوب کر واسطے ہمارے مدینہ اور کر اوس چیز کو جو اوسمین ہی وبا سے طرف موضع خم کے ای اللہ مینے حرام کیا اوس چیز کو کہ درمیان دونون
سنگستان اوسکے کے ہی جیسا کہ حرام کیا ابراہیم دوست تیرے نے مکے کو اور خم دو کوس ہی موضع جحفہ سے کہا راویون نے اور آئے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
عدی بن ابی الزغباء اور بسبس بن عمرو بیوت سقیا سے کہا راویون نے اور آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عبد اللہ بن عمرو بن حرام اوس دن پس کہا یا رسول اللہ
تحقیق خوش آیا مجکو اترنا آپکا یہان اور حاضری لینا اس جگہہ اپنے اصحابون کی اور فال لی مینے اس سے یہ کہ تحقیق یہ جگہہ ہم بنی سلمہ کی ہی جب کہ تھا مین اور
اہل حسیکہ مین وہ کہ حسیکہ تھا اور حسیکہ الذباب اور یا خالی ذباب نام ہی ایک پہاڑی کا مدینے کے کونے پر تھی کہ لوٹتے تھے اوسکو یہود اور تھے اونکے اوسمین گھر بہت پس
حاضری لی ہمنے اسی جگہہ اپنے لوگون کی پس اجازت دی ہمنے جسکو کہ ہتھیار اوٹھا سکتا تھا اور لوٹا دیا ہمنے اوسکو کہ چھوٹا تھا اوٹھانے ہتھیار سے پھر گئے ہم یہود حسیکہ
کی طرف اور وہ غالب یہودون کے تھے اوس دن پس قتل کیا ہمنے اونکو جیسا کہ چاہا پس خوار ہوئے تمام یہود واسطے ہمارے آج تک اور ہم امید رکھتے مین یا رسول اللہ
یہ کہ ملین ہم اور قریش پس ٹھنڈھی کرے اللہ تعالی آنکھ آپکی اونکی جانب سے اور تھے خلاد بن عمرو بن جموح کہ کہتے تھے جب کہ ہوا دن تو گیا مین اپنے اہل کی طرف
موضع خربا مین پس کہا اوس سے اونکے باپ عمرو بن جموح نے کہ نہ طلب کیا مینے اسواسطے کہ تحقیق تم چلے گئے پس کہا خلاد نے تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
دیکھتے تھے آدمیون کو موضع بقیع مین کہا عمرو نے اچھی فال ہی قسم اللہ تعالی کی تحقیق مین امید رکھتا ہون کہ لوٹو تم اور فتحمند ہو مشرکین قریش پر تحقیق یہ جگہہ
ہماری تھی جس وقت گئے تھے ہم طرف حسیکہ کے کہا راوی نے تحقیق آنحضرت نے بدل دیا نام اوسکا اور نام رکھا سقیا کہا راوی نے کہ تھا میرے دل مین یہ کہ مول لون
اوسکو یہانتک کہ خرید لیا اوسکو سعد بن ابی وقاص نے بدلے دو اونٹون کے اور کہا گیا ہی بقیمت سات اوقیہ کے کہا راویون نے کہ ذکر کیا گیا آنحضرت سے یہ کہ مول [illegible]
سعد نے فرمایا نفع مند ہوئی بیع کہا راوی نے اور کوچ کیا حضرت نے آخر دن اتوار کے بیوت السقیا سے بارھوین تاریخ رمضان کے اور گئے مسلمان ہمراہ آپکے
اور وہ تین سو پانچ تھے اور آٹھ شخص لوٹ گئے کہ دیا گیا اونکو سہام غنیمت سے اور تھے ستر اونٹ اور سوار ہوتے تھے ہر ایک پر دو دو تین تین چار چار آدمی پس تھے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور علی اور مرثد اور کہا گیا ہی زید بن حارثہ بجاے مرثد کے کہ اوترتے چڑھتے تھے ایک اونٹ پر اور تھے حمزہ بن عبد المطلب اور زید بن حارثہ
اور ابو کبشہ اور انسہ مولی نبی علیہ السلام کے اوپر ایک اونٹ کے اور تھے عبیدہ بن حارث اور طفیل اور حصین دونون بیٹے حارث کے اور مسطح بن اثاثہ اوپر ایک اونٹ

جو تھا عبیدہ بن حارث کا کہ آرام دیتے جاتے تھے اپنے تابعوں کو مثل ابن ابی راو دنازی کے اور تھے معاذ اور عوف اور معوذ بیٹے عفرا کے اور مولی اونکے ابو الحمرا
اوپر ایک اونٹ کے اور ابی بن کعب و عمارة بن حزم و حارثہ بن نعمان ایک اونٹ پر اور خراش بن صمۃ و قطبۃ بن عامر بن حدیدہ و عبد اللہ بن عمرو بن حزام ایک
اونٹ پر اور تھے عتبۃ بن غزوان و طلیب بن عمیر ایک اونٹ پر جسکا نام عبس تھا اور یہ ایک تھا عتبہ کا اور مصعب بن عمیر اور سویبط بن حرملہ و مسعود بن ربیع
ایک اونٹ پر جو مصعب کا تھا اور عمار بن یاسر اور ابن مسعود ایک اونٹ پر اور عبد اللہ بن کعب اور ابوداود مازنی و سلیط بن قیس ایک شتر عبد اللہ بن کعب کے
اور عثمان اور قدامہ اور عبد اللہ بیٹے مظعون کے اور سائب بن عثمان ایک شتر پر کہ اوترتے اور سوار ہوتے باری باری اور ابوبکر اور عمر اور عبد الرحمن
بن عوف ایک شتر پر اور سعد بن معاذ اور اونکے برادر اور اونکے بھتیجے حارث بن اوس اور حارث بن انس چاروں ایک شتر جوان پر جو تھا سعد بن معاذ کا اور نام
اوسکا ذیال تھا اور سعد بن زید اور سلمہ بن سلامہ و عباد بن بشر و رافع بن یزید و حارث بن خزمہ ایک اونٹ پر جو سعد بن زید کا تھا اور نہ زاد راہ تھا انکے پاس سوا
ایک صاع تمر کے روایت کی معاذ بن رفاعہ نے اپنے باپ سے کہ نکلا میں ہمراہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بدر کے اور تھے تین تین آدمی اوترتے چڑھتے
ایک شتر پر پس میں اور میرا بھائی خلاد بن رافع تھے اپنے ایک شتر پر اور ساتھ ہوئے تھے ہمارے عبید بن زید بن عامر پس چلے ہم اور جب کہ پہونچے موضع روحا میں
گر دیا ہمارا شتر اور بیٹھ گیا تھک کر پس کہا میرے بھائی نے ای اللہ ہم نذر مانتے ہین تیری یہ کہ اگر لوٹا دے تو ہمکو اس شتر پر طرف مدینے کے تو قربانی کرینگے اوسکو پس گذرے
ہم پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم اوس حال میں تھے پس عرض کی ہمنے یا رسول اللہ بیٹھ گیا اونٹ ہمارا پس طلب کیا حضرت نے پانی اور کلی کی اور وضو فرمایا ایک برتن میں
پھر کہا کھولو اسکا موںہ پس کھولا ہمنے پھر ڈالا آپ نے وہ پانی اوسکے موںہ میں پھر اوسکے سر پر پھر اوسکی گردن اور شانہ اور کوہان اور پشت اور پہلو اور دم پر پھر فرمایا
سوار ہو اور روانہ ہوئے آنحضرت آگے پس جا ملے ہم حضرت سے نشیب موضع منصرف میں اور شتر ہمارا اوڑا لیے جاتا تھا ہمکو یہاں تک کہ جب پہونچے ہم لوٹتے
ہوئے بدر سے عید گاہ مدینے میں بیٹھ گیا اونٹ ہمارا پس قربانی کی اوسکی میرے بھائی نے واسطے پورا کرنے نذر کے اور تقسیم کر دیا گوشت اوسکا کہا راوی نے کہ
سوار ہوئے سعد بن عبادہ بدر کی راہ میں چالیس شترون پر اور روایت ہے سعد بن وقاص سے کہ چلے ہم بدر کو ہمراہ حضرت کے اور تھے ستر اونٹ ہمارے ہمراہ
پس نوبت بنوبت سوار ہوتے تین تین چار چار دو دو آدمی ایک ایک شتر پر اور تھا میں زائد تکلیف میں بہ نسبت سب اصحاب کے اسواسطے کہ پیادہ چلتا تھا اور تیر انداز تھا
اور نہ سوار ہوا میں آتے جاتے ایک قدم اور دعا مانگی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے واسطے ہم سبوں کے کہ ای اللہ یہ بندے تیرے پیادہ ہیں پس سوار کرا انکو اور
برہنہ ہیں پس پہنا کپڑے انکو اور بھوکے ہیں پس شکم سیر کر دے انکا اور بے مایہ ہیں پس غنی کرا انکو اپنے فضل سے کہا سعد نے کہ پس نہ تھا کوئی ان لوگوں سے کہ
ارادہ رکھتا تھا سواری کا مگر پایا ایک ایک شخص نے ایک دو اونٹوں کو اور لباس پہنا برہنہ لوگوں نے اور حاصل کیا طعام دشمنوں کی زاد راہ سے اور بدلے اموال فدیہ
قیدیوں کے پس غنی ہو گیا اوس سے ہر فقیر اور افسر کیا آنحضرت نے پیدلوں پر قیس بن ابی صعصعہ کو اور نام ابی صعصعہ کا عمرو بن زید بن عوف بن مبذول ہے اور فرمایا
اونکو حضرت نے جب کہ بڑھے بیوت سقیا سے واسطے گنتی مسلمانوں کے پس کھڑا کیا اسکو بیر ابی عنبہ پر پس شمار کیا اور خبر دی حضرت کو اور روانہ ہوئے حضرت بیوت سقیا
سے پھر چلے بطن عقیق کی راہ پھر چلے راہ جو مخفی تھی یہانتک کہ پہونچے موضع بطحا ابن ازہر میں پس اوترے وہاں نیچے ایک شجر کے پس کھڑے ہوئے ابوبکر بنا کر
ایک کنکریلی زمین میں اور بنائی ایک مسجد پس نماز پڑھی اوسمیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا سعد بن ابی وقاص نے جب پہونچے ہم موضع سحمان میں فرمایا مجھسے حضرت نے
کہ ای سعد دیکھ اس ہرن کو کہا سعد نے پس نکالا میں نے تیر اپنا اور رکھا اوسکو کمان میں اور کھڑے ہوئے آنحضرت پیچھے میرے اور رکھا دست مبارک اپنا درمیان
میرے دونوں کاندھوں کے پھر فرمایا تیر مار اسکو اور دعا کی ای اللہ پہونچا تیر اسکا نشانے پر پس لگا تیر میرا اوس ہرن کی گردن میں پس تبسم فرمایا آنحضرت نے اور
دوڑا میں اوسکے پکڑنے کو پس ذبح کیا اوسکو میں نے اور اوٹھا لایا اوسکو پھر اوترے ہم تھوڑی دور جا کر اوس جگہ سے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تقسیم کر
گوشت اسکا درمیان اصحاب کے اور روایت ہے کہ تھے اوس لشکر میں دو گھوڑے ایک مرثد بن ابی مرثد غنوی کا اور دوسرا مقداد بن عمرو بہرانی کا جو حلیف میں بنی زہرہ کے
اور کہا ہے بعضوں نے کہ تھا ایک گھوڑا واسطے حضرت زبیر کے لیکن تحقیق یہی ہے ہونا دو گھوڑوں کا اور نہیں خلاف اس بات میں کہ تھا ایک گھوڑا مقداد کا روایت ہے
مقداد بن عمرو سے کہا انھوں نے تھا ساتھ میرے ایک گھوڑا بدر میں سبحہ نام اور مروی ہے کہ حاضر تھے اوس دن مرثد اپنے گھوڑے پر کہ نام اوسکا سبیل تھا کہا راوی نے

اور جانا قریش شام مین اپنے قافلے سے اور تھے اوسمین ہزار اونٹ اور مال کثیر اور نہ رہا تھا مکے مین کوئی مرد یا عورت قریش کا کہ جو پاس اوسکے مثقال سونا یا زائد کر بھیجا اوسنے سوداگری کو اوس قافلے مین پس کہا جاتا ہے کہ تھے ساتھ انکے پچاس ہزار اور نزدیک بعضون کے کم اس سے اور تھا اکثر مال اوسمین ابی احیحہ کا آل سعید بن عاص کا پھر خواہ وہ مال خاص اوسکا یا ہوا اونھون نے جمع کرکے اور ون سے آدھے نفع دینے پر غرض کہ تھا اکثر قافلا اوسکا اور بنی مخزوم کے دو سو اونٹ اور پانچ یا چار ہزار مثقال سونا اور حارث بن عامر بن نوفل کا اوسمین ایک ہزار مثقال اور امیہ بن خلف کا دو ہزار مثقال اور ابن عبد مناف کا دس ہزار مثقال اور باقی بطون قریش کا اور تھی جاے تجارت اونکی موضع غزہ ملک شام سے روایت ہی مخرمہ بن نوفل سے کہ جب تھے ہم شام مین تو ملا ہمکو ایک شخص قوم جذام کا اور کہا اوسنے ہمسے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آئے تھے واسطے ہمارے قافلے کے راہ گذر پر اور مین چھوڑ آیا ہون اونکو وہین مقیم ہمارے لوٹنے کے انتظار مین اور متقسم کیا ہی واسطے ہمارے راہ والون کو کہا مخرمہ نے پس چلے ہم ڈرتے ہوئے اس بات سے کہ نہ ملین وہ ہمسے اور بھیجا ہمنے ضمضم بن عمرو کو وقت روانگی کے شام سے طرف مکے کے واسطے اطلاع اپنے حال کے اور کہا کرتے تھے عمرو بن عاص کہ جب پہونچے ہم موضع زرقہ مین کہ شہری شام کا قریب معان کے دو منزل پر اذرعات سے اور آتے تھے ہم مکے کو پس ملا ہمسے ایک شخص قوم جذام کا اور خبر دی اوسنے کہ نکلے ہین آنحضرتؐ ساتھ اپنے اصحاب کے تمھارے روکنے کو پھر مقیم رہے وہان حضرتؐ ایک مہینے پھر لوٹ گئے مدینہ منورہ کو اور تم اوس عجز رکھتے تھے مال ساتھ اپنے پس وہ اس بار ضرور پیش آوینگے تمسے لڑائی کو کہ لیجاتے ہو مال اسقدر اور وہ حساب کرتے ہین تمھارے لوٹنے کے دنون کا پس فکر کرو اپنے قافلے اور بچانے مال کی اور بلاؤ اپنے لوگون کو کہ مدد کرین آکر پس بھیجا قافلے والون نے ضمضم کو طرف اہل مکہ کے کہ تھے یہ اوس قافلے مین اور آئے تھے یہ راہ ساحل سے ساتھ دوا اونٹون کے پس مقرر کی اجرت ضمضم کی بیس مثقال سونا اور کہا اوسنے ابو سفیان نے مطلع کرو تم جاکر قریش کو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم روکنے آئے ہین تمھارے قافلے کو اور حیلہ سکھلایا اونکو کہ کاٹنا کان اپنے اونٹ کے جبکہ داخل ہو مکے مین اور کسنا کاٹھی اونٹ کی اولٹی اور پھاڑنا کرتا اپنا آگے اور پیچھے سے اور فریاد کرنا آگے قریش کے اور کہا گیا ہی کہ بھیجا تھا اسکو تبوک سے اور تھے اوس قافلے مین تیس شخص قریشی کہ منجملہ اونکے عمرو بن عاص اور مخرمہ بن نوفل ہین

خواب مین دیکھنا عاتکہ کا خرابی قریش کی اور ظاہر ہونا اوس خواب کا لوگون مین پس جھگڑنا ابو جہل کا ساتھ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے اور طیاری لشکر قریش کی اپنے قافلے کی مدد کو ✤

کہا راوی نے اور دیکھا تھا خواب عاتکہ بنت عبد المطلب نے پہلے آنے ضمضم کے اس طرح کا کہ گھبرا گئین تھین اوس سے پس کہا اپنے بھائی عباس سے کہ ای بھائی واللہ دیکھی ہی مینے آج کی رات وہ خواب کہ خوف ہی مجکو بسبب اوسکے ضرر اور مصیبت پہونچنے کا تیری قوم پر لیکن ہرگز نہ ظاہر کرنا کسی سے وہ خواب میرا ہم بیان کیا اوسکو کہ دیکھا مینے ایک شتر سوار کو کہ کھڑا ہوا آکر مقام ابطح مین اور پکارا اوسنے بلند آواز سے ای آل غدر جاؤ طرف جائے قتل اپنی کے تین بار پس جمع ہوئے آدمی پاس اوسکے پھر گیا وہ مسجد الحرام مین اور لوگ پیچھے اوسکے تھے پس دیکھا مینے اوسکو اوسی طرح سوار خانہ کعبہ پر پھر پکارا اوسنے وہان بھی تین بار پھر چڑھایا اونٹ اپنا ابو قبیس پر پھر پکارا وہان اوسی طرح پھر گرایا اوسنے بڑا پتھر اوس پہاڑ کے اوپر سے پس جب کہ پہونچا وہ نیچے تو ہو گیا ٹکڑے اور نہ بچا کوئی گھر مکے کا کہ گرا اوسمین ایک ٹکڑا اوسکا مگر دو گھر بنی ہاشم کے اور بنی زہرہ کے اور کہا کرتے تھے عمرو بن عاص کہ دیکھا ہمنے اپنے گھرون مین ٹکڑا اوس پتھر کا اور تھی یہ بات بڑی عبرت کی لیکن چاہا اوسوقت اللہ تعالی نے اسلام ہمارا اور باقی رکھا ہمکو اوسوقت تک کہ منظور تھا اوسکو پس بعد بیان اس خواب کے کہا حضرت عباسؓ نے کہ یہ خواب ہونے والا ہی پس نکلے مگین باہر گھر سے اور ملے انسے راہ مین ولید بن عتبہ بن ربیعہ کہ بڑے دوست تھے انکے پس ذکر کیا اونسے یہ خواب اپنی بہن کا باعتماد اونکی دوستی کے اور بہت تاکید کی اونسے اسکے اخفا کی لیکن ظاہر ہو گیا یہ راز لوگون مین کہا ہی حضرت عباس نے پس گیا مین دوسرے روز طواف خانہ کعبہ کو تو دیکھا مینے ابو جہل کو بیچ جماعت قریش کے کہ گفتگو کر رہے تھے میری بہن کے خواب کی پس پوچھا مجسے ابو جہل نے خواب عاتکہ کا لیکن انکار کیا مینے پس کہا اوسنے ای بنی عبد المطلب کیا نہ راضی ہوئے تم اس بات پر کہ نبی بنتے ہین مرد تمھارے یہان تک کہ نبی بننے لگین عورتین تمھاری بھی مشہور کرتی ہی عاتکہ کہ دیکھا مینے خواب اس طرح کا پس انتظار کرتے ہین ہم اسکے وقوع کا تین دن تک پس اگر ہوگا قول اوسکا حق تو واقع ہوگا یہ امر ورنہ بعد تین دن کے لکھون گا مین ہر طرف کہ تم لوگ جھوٹے زائد ہو قوم عرب سے پس کہا عباس نے ای زرد کرنے والے اپنے سرین کے تو سزاوار زائد ہی ساتھ کذب اور ملامت کے بنسبت ہمارے پس کہا ابو جہل نے

جھگڑا کیا ہمسے تمنے بیچ بزرگی اور خوبی کے پس کہا تمنے کہ سقایت زمزم کی درمیان ہمارے ہے پس کہا ہمنے نہیں منافیہ اسکا کہ پلاتے ہو تم حاجیوں کو پھر کہا
کہ ہم لوگ دربان ہیں کعبے کے پس کہا ہمنے نہیں منافیہ اسکا بھی کہ رکھتے ہو تم کنجی اوسکی پھر کہا تمنے کہ بیچ ہمارے ہے مشورت پس مضائقہ جانا ہمنے اسکا بھی کہ پکاتے ہو تم
کھانے اور کھلاتے ہو تم لوگوں کو پھر کہا تمنے کہ واسطے ہمارے ہے رفادہ پس برا مانا ہمنے اس سے بھی کہ جمع ہوتی ہیں پاس تمہارے دو چیزیں کہ قوت دیتے ہو تم ساتھ
اوسکے ضعیفوں کو پس جب کہ جمع ہوئے لوگ اور سوئیں کہیں اونکی ہمنے تمنے اور طلب کی ہمنے سبقت بیچ بزرگی کے تو کہنے لگے تم نبی درمیان ہمارے ہیں پھر
بعد اوسکے کہا تمنے کہ ہوئی ایک عورت بھی نبی درمیان ہمارے پس قسم ہے لات عزی کی کہ ہوگا یہ کام ہرگز کہا ہے حضرت عباس نے کہ واللہ باعث غیرت کا ایسا
کیا میں کہ نہیں دیکھا کوئی خواب عاتکہ نے پھر شام کو جمع ہوئیں عورتیں خاندان عبد المطلب کی میرے گھر میں اور بولیں مجھسے کیا راضی ہوئے تم اس بات پر کہ یہ فاسق
خبیث برا کہتا تھا تمہارے مردوں کو اب شروع کی اسنے برائی تمہاری عورتوں کی بھی اور سنتے رہے تم اوسکو اور نہ آئی تمکو کچھ غیرت پس کہا میں نے واللہ خاموش تھا
میں ہوا میں مگر واسطے دفع فتنے کے اور قسم ہے کہ کل ملونگا میں اوس سے پس اگر دوبارہ ذکر کیا اوسنے اسکا تو سزا دونگا اوسکو یہ گوئی کی پھر دوسرے دن کہا ابوجہل نے
کہ آج و کل دو روز نہیں کہتے ہم کچھ اوس باب میں مگر یہ دن کہ ہوگا تیسرا دن پس اگر ظاہر ہوئی اوس میں بھی تصدیق اسکی تو کھل جائیگا کذب تمہارا کہا حضرت عباس
نے کہ پھر تیسرے روز نکلا میں باہر گھر سے غصے میں اور یاد تھا مجکو غیرت دلانا عورتوں کا پس چلا میں طرف ابوجہل کے اور تھا وہ شخص ہلکا لاغر موٹا شوخ زبان
تیز نظر پس نکل گیا وہ طرف دروازے بنی سہم کے گھبرا کر پس کہا میں نے کیا ہوا اس ملعون کو شاید کہ ہٹ گیا یہ خیال سے میرے جھگڑنے کے پس ناگاہ سنی اوسنے
آواز ضمضم بن عمرو کی کہ وہ کہتا تھا ای معشر قریش ای آل لوی بن غالب بچاؤ اپنے قافلوں کو کہ نکلے ہیں آنحضرت ساتھ اپنے اصحاب کے اوسکے روکنے کو اور واللہ
نہیں گمان مجکو کہ ملو تم اوسے پس ضمضم فریاد کرتے تھے ساتھ ان باتوں کے اور کاٹے تھے اونھوں نے کان اپنے اونٹ کے اور پھاڑا تھا کرتا اپنا آگے پیچھے سے
اور اولٹا رکھا تھا پالان اونٹ پر پھر کہا ضمضم نے کہ دیکھا میں نے خواب پہلے اپنے آنے سے مکے میں کہ سوار ہوں میں اپنے اونٹ پر اور وادی مکہ میں ہوتا ہے خون بیچ
سے اوسکی طرف پس بیدار ہو گیا میں گھبرا کر اور برا جانا میں نے آمین ضرر قریش کا اور کہا گیا ہے کہ آواز دی اوسدن ساتھ اسکے ابلیس نے بیچ صورت سراقہ بن جعشم کے
پہلے ضمضم کے واسطے محافظت قافلے کے پھر آئے بعد اسکے ضمضم اور روایت ہے عمیر سے ہے کہ پکارا اوسدن شیطان نے بیچ صورت ضمضم کے پس روانہ
ہوئے ہم قافلہ بچانے کو اور کہا ہے حکیم بن حزام نے کہ نہ آیا اوسدن کوئی آدمی ہمارے لیجانے کو قافلے کی طرف سے سوا شیطان کے غرض کہ مشغول ہو گئے آدمی
طیاری میں روانگی کے اوس طرف پس دو قسم تھے لوگ یا خود جاتے تھے یا روانہ کرتے تھے بعوض اپنے غیر کو پس ڈر گئے قریش بسبب خواب عاتکہ کے اور خوش ہوئے
بنی ہاشم اور کہا اونکے کسی شخص نے کہ گمان کیا تھا تمنے ہمکو جھوٹا اور غلط کہنا عاتکہ کا پس تین دن یا دو دن مشغول رہے قریش اپنی طیاری میں اور جمع کیے ہتھیار
اور خرچ دیا غریبوں کو درمیان اپنے اور کہا سہیل بن عمرو نے لوگوں سے ای معشر قریش محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور جنا بے دین ساتھ اونکے تمہارے جوانوں
اور اہل یثرب سے نکلے ہیں واسطے روکنے قافلے کے کہ بیچ میں مال تجارت تمہارا ہے پس جسکو حاجت ہو سواری کی تو حاضر ہے پاس میرے اور جو چاہے خرچ
پس یہ تکمل ہوں میں اوسکا پھر کہا زمعہ بن اسود نے قسم ہے لات و عزی کی نہیں آیا تمپر بڑا کام اس سے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل یثرب طمع کریں اونکے تمہارے
قافلے کی کہ بیچ اوسمیں مال تم سب کا ہے پس چلو طرف اوسکے اور نہ بیٹھے یہاں کوئی شخص اور جسکے پاس نہو کچھ اسباب خرچ اوسکا ہے محبیر واللہ اگر لے لیا اوس مال کو
آنحضرت نے تو پھر خوف کرینگے تمسے اور آویگے تمپر بعد حاصل کرنے قوت کے اور کہا طعیمہ بن عدی نے ای معشر قریش واللہ نہیں آیا یہ بڑا کام تمہارے کہ
لوٹا جاوے قافلہ تمہارا اور سامان قریش کا نہیں جانتا میں کسی مرد و عورت کو اولاد عبد مناف سے کہ ہو پاس اوسکے ایک وزن کش پانچ اوس سے مگر دیا ہے
اوسنے اوس قافلے والوں کو واسطے تجارت کے پس جسکو پاس جیسے سواری اور خرچ تو میں ہوں مردار ہوں اوسکا پس دیئے اوسنے لوگوں کو واسطے سواری کے بیس اونٹ
اور زاد خرچ اون سب کا اور دیا کچھ خرچ بھی اون سبکے گھروں میں پھر کھڑے ہوئے حنظلہ بن ابی سفیان اور عمرو بن ابی سفیان پس ترغیب دیا اونھوں نے لوگوں کو
واسطے چلنے کے اور نذر کیا کچھ کھانے اور سواری دینے کا پس کہا اونسے لوگوں نے کیوں نہیں اقرار کرتے تم اوس چیز کا کہ کہا ہم اوسکو تمہاری قوم نے سواری
بخیہ ہے پس کہا ان دونوں نے واللہ نہیں واسطے ہمارے مال اور ہر وہ سب مال واسطے ابی سفیان کے پھر گئے نوفل بن معاویہ دیلی طرف اہل دولت قریش کے

پس کہا اونسے واسطے دینے کہانا اور سواری کے جانے والون کو پس کہا عبد اللہ بن ابی ربیعہ سے واسطے اس کام کے پس دیے اونھون نے پانسو دینار اور کہا خرچ کرو انکو جہان مناسب جانو تم پھر کہا اون سبھون سے حویطب بن عبد العزّیٰ سے پس لیے اوس سے دو سو یا تین سو دینار پھر مہیا کیے اوس نے واسطے لوگون کے ہتھیار اور سواریان اور نہ رہا قریش سے کوئی شخص نہ گیا اوس لشکر مین یا بھیجا اور کو بعوض اپنے پس آئے قریش نزدیک ابولہب کے اور کہا انسے کہ تم سردار ہو قریش کے اگر رہجاؤ گے تم جانے سے تو سند پکڑینگے تمہاری اور لوگ بھی پس یا خود چلو یا بھیجو کسیکو عوض اپنے پس کہا ابولہب نے قسم لات عزی کی نہ جاؤنگا مین اور نہ بھیجونگا عوض اپنے کسیکو پس آیا پاس انکے ابوجہل اور بولا انسے کہ چلو ای ابا عتبہ واللہ نہین جاتے ہم مگر واسطے دشمنی دین تمہارے اور تمہارے بزرگون کے اور ڈرا ابوجہل مسلمان ہوجانے سے ابولہب کے پس خاموش ہوئے ابولہب اور نہ گئے ساتھ اونکے اور نہ بھیجا کسیکو عوض اپنے اور نہ روکا ابولہب کو جانے سے مگر خوف نے خواب عاتکہ کے کہ وہ کہتے تھے خواب عاتکہ یقینی ہی اور کہا ہی بعضون نے کہ بھیجا ابولہب نے عوض اپنے عاص بن ہشام بن مغیرہ کو اور آتا تھا اونپر قرض اونکا پس کہا عاص سے کہ جا تو عوض میرے اور معاف کیا مینے تجکو قرضہ اپنا پس گیا وہ عوض انکے روایت ہی کہ جب طیاری کی جانے کی عتبہ اور شیبہ نے پس نکالین زرہین اپنی اور دیکھی طیاری انکی عداس نے پس پوچھا اوسنے اون دونون سے کہ کیا ہی ارادہ تمہارا کہا اونھون نے کیا نہین جانتا تو اوس شخص کو کہ بھیجا تھا ہمنے تجکو اوسکی طرف انگور دیکر اپنے باغ مین طائف کے کہا عداس نے کہ ہان کہا اونھون نے کہ پس جاتے ہین ہم اوس سے لڑنے کو پس رونے لگے عداس اور کہا نہ جاؤ تم اوس طرف واللہ وہ نبی ہین پس نہ مانا اونھون نے اور گئے ساتھ لشکر کے اور گئے عداس بھی ساتھ اون دونون کے اور مارے گئے بدر مین ساتھ اونکے

فال نکالنا قریش کا روز جانے بدر کے اور ظاہر ہونا ممانعت کا فال سے اور گریہ وزاری کرنا عداس کا واسطے نجانے اپنے دونون میان کے بدر کو اور پس و پیش کرنا اکثر کا نجانے مین اور مجبور ہونا تقدیر الٰہی سے اور ضامن ہونا شیطان کا متعلقان قریش کی

خبرداری اور غمخواری کا آپس کی لڑائی وغیرہ سے

روایت ہی کہ پھر فال نکالی قریشیون نے ساتھ ازلام کے نزدیک ہُبل کے لیے جانے کی پس پہلے فال نکالی امیہ بن خلف اور عتبہ اور شیبہ نے نزدیک ہبل کے ساتھ آمر اور ناہی کے پس نکلا تیر ممانعت کا واسطے جانے کے پس چاہا سبنے کہ نہ جاوین لیکن غالب آیا اونپر ابوجہل پس کہا نہین فال دیکھتے ہم اور نہین پھرتے مدد سے اپنے قافلے کی پھر جب کہ چلنے لگا زمعہ بن اسود اور یونہی ذی طُویٰ مین تو نکالے تیر اپنے پس فال ڈالی اونکی پس نکلا تیر ممانعت کا اور غصہ ہوا پھر نکالی فال دوسری دفعہ پس نکلی مثل پہلی کے پس توڑ ڈالا اون تیرون کو اور کہا نہ دیکھا مینے مثل آجکی کبھی جھوٹا ان تیرون کو پس آئے پاس اوسکے سہیل بن عمرو درحالیکہ بیٹھا تھا وہ رنجیدہ پس کہا کیا سبب ہی کہ دیکھتا ہون مین تجکو غمگین ای ابو حکیمہ پس کہا زمعہ نے قصہ اپنا پس تسلی کی اوسکی سہیل نے اور کہا حمل کر اپنی نیت پر کہ جھوٹے ہین یہ تیر اور کہا تھا مجھسے مثل تیرے عمیر بن وہب نے لیکن عمل کیا اونھون نے موافق اپنے عزم کے روایت ہی کہ کہدیا تھا ابوسفیان نے زمزم کو کہ جب پونہچو تم پاس قریش کے تو منع کرنا اونکو فال نکالنے سے ساتھ تیرون کے روایت ہی حکیم بن حزام سے کہ کہا اونھون نے نہ مکروہ جانا مینے کوئی سفر اپنا سوا جانے کے بدر مین اور ظاہر تھی اضطرابی اوس دن میرے چہرے سے پھر کہتے ہین وہ کہ آئے زمزم پس پکارا اونھون نے ہم لوگون کو واسطے چلنے کے پس فال نکالی مینے تیرون کی اور نکلا ہر بار خلاف میری مرضی کے لیکن روانہ ہوا مین یہان تک کہ اوترے ہم مرّ ظہران مین پس ذبح کیا ابن حنظلیہ نے کئی اونٹون کو پس چند اونمین سے بھاگے بغیر ذبح ہونے کے کہ نہ کٹا تھا خوب گلا اونکا پس پھرے سب لشکر مین پس نہ بچا کوئی خیمہ کہ نہ گرا ہو اوسپر خون اونکا پس ظاہر ہوئی میری بدفالی اس سے پس قصد کیا مینے لوٹنے کا لیکن نچھوڑا اجکو بدبختی ابوجہل نے پس چلا مین ساتھ اوسکے پس کہتے ہین حکیم جب پونہچے ثنیۃ البیضا مین تو دیکھا مینے عداس کو بیٹھے ہوئے اوس جگہ اور گذرتے تھے آدمی اوس مقام سے پس آئے وہان دونون بیٹے ربیعہ کے پس دوڑے اونکی طرف عداس پس پکڑ لیے پانوون اون دونون کے اور کہا فدا ہون تم پر مان باپ میرے بیشک وہ شخص رسول خدا کے ہین اور نہین جاتے ہو تم مگر طرف قتل گاہ اپنی کے پس عقوبی

محمد سے کوئی ہو فتح مند پیمبر سے ہی جنگ بیشک خطا	سدا اوسکے دشمن کو پونہچے گزند کہ اوسکا عدو ہی عدو خدا	مقابل جو اوسکا ہوا انجام کار نہوا وسیہ امیدوار ظفر	ندامت سے ہو خلق مین شرمسار کہ یہ باغ دنیا مین ہو بے ثمر

تم اس مکر باطل سے پھیرو عنان ۔ یہ ہے خیر خواہی کا میری نشان

اور بہتے جاتے تھے آنسو اوسکے رخساروں پر بس جانا میں نے یہ دیکھکر کہ لوٹ جاوین سب کو لیکن بباعث تبرم کے موافقت کی میں نے اون لوگون کی پھر آئے وہان عاص بن منبہ بن حجاج پس کھڑے ہوئے وہ اوپر عداس کے جب کہ چلے گئے عتبہ اور شیبہ پس کہا عاص نے کس چیز نے رولایا تجھکو ای عداس کہا اوسنے رولایا مجھکو میرے دونون سرداروں نے کہ مرتے ہیں اہل وادی مین اور جاتے ہیں واسطے قتل گاہ کو واسطے لڑنے کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پس کہا عاص نے کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسول ہیں اللہ کے پس کانپنے لگے عداس اور کھڑے ہو گئے بال اوسکے پھر رونے لگے اور کہا ہاں واللہ وہ رسول اللہ کے ہیں سب لوگون کی طرف کہا راوی نے پس مسلمان ہوئے دل میں عاص بن منبہ لیکن موافقت کی اپنے لوگون کی ساتھ لڑائی کے یہان تک کہ مارے گئے ہمراہ مشرکون کے اوپر شک کے اور کہا گیا ہے کہ لوٹ آئے مکے کو عداس اور نہ گئے بدر میں اور کہا بعضون نے کہ گئے وہ بدر میں اور مارے گئے وہان لیکن پہلا قول ثابت تر ہے نزدیک جاننے والون کے روایت ہے کہ پہلے چلنے سے طرف بدر کے آئے تھے سعد بن معاذ مکے میں اور اوترے تھے پاس اپنے دوست امیہ بن خلف کے پھر آیا وہان ابوجہل اور کہا امیہ سے دیکھکر سعد کو کہ کیا اوتارا تمنے اپنے گھر اس شخص کو کہ جا دی ہے اسنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اور مستعد ہوئے ہمسے لڑائی کو پس کہا سعد بن معاذ نے ابوجہل سے کہ کہہ تو جو کہ چاہے کیا میں مارا تمہارے قافلے کی ہماری طرف ہو کر پس کہا امیہ بن خلف نے کہ خاموش ہو ای سعد اسکو ایسی بات ابوالحکم کو کہ وہ سردار ہے اس وادی کا پس کہا سعد بن معاذ نے کہ ای امیہ تو کہتا ہے ایسی بات خبردار ہو واللہ سنا ہے میں نے آنحضرت سے کہ فرماتے تھے البتہ قتل کرینگے ابن امیہ بن خلف کو پس کہا امیہ نے کیا خود سنا ہے تو نے اونسے کہا سعد نے کہ ہاں امیہ کہتا ہے کہ اوس دن سے خوف ہوا میرے دل میں

مثنوی

ابوجہل نے جب سنی یہ خبر ۔ کہ سعد معاذ آ گئے ہیں ادھر
امیہ کے گھر میں ہوئے ہیں مقیم ۔ نہیں دل میں ہے کچھ انکے خوف و بیم
امیہ سے بوجہل نے تب کہا ۔ کہ ای ناخلف ہے تو بس بیحیا
مجھے جنسے ہو اسقدر خشم و کین ۔ انھیں سے ہو تو گھر میں خلوت نشین
یہاں میری تلوار سے ٹپکے آب ۔ تو دشمن سے خوش ہو کے پیوے شراب
محمد کہ ہیں انکے سب شاد کام ۔ لیا چاہتے ہیں جنسے ہیں انتقام
مدد سے انھیں کے ہیں بازو قوی ۔ انھیں سے ملی اونکو ہے سروری
اسی قوم کے زور سے ہر طرف ۔ دکھاتے ہیں اپنا وہ شور و شغف
غرض جب کہ بوجہل سے وہ بدو ۔ سنی سعد نے ساری یہ گفتگو
تو بولے کہ اتنا تکبر نکر ۔ ذرا نرم ہو یہ تفاخر نکر
نہ بیہودگی سے یہ کہہ بات خام ۔ نکر اسقدر مونہہ کی ڈھیلی لگام
نہیں مجھکو تیری عداوت کا ڈر ۔ کہ ہے پر ہے اکثر ترا رہ گذر
شب و روز ہے اوس طرف تیری راہ ۔ عوض لینگے ہم تجھسے بیگاہ و گاہ
امیہ نے جب سعد کا یہ کلام ۔ سنا تو کہا اوسنے ای نیکنام
ابوجہل ہے ہم سبھون کا امیر ۔ مگر اس سے تو گفتگو سے حقیر
پست اوسکو دبا اپنی باتون میں تو ۔ کہ اہل حرم میں ہے با آبرو
امیہ کی تقریر سے خشمگین ۔ زیادہ ہوئے سعد بادا و دین
کہا یون امیہ سے ای نابکار ۔ تو کر اپنی تدبیر انجام کار
سنا میں نے حضرت سے ہے یہ سخن ۔ کہ تو مارا جائیگا با صد محن
تجھے اور کی فکر سے کام کیا ۔ طلب کر ہلاکت کی اپنے دوا
امیہ ہوا سنکر اسکو ملول ۔ کہ تھا قائل صدق قول رسول
یہی چاہتا تھا کسی طور سے ۔ کسی مکر سے اپنے گھر میں رہے

پھر جب کہ جانے لگے لوگ مدد کو اور کہا امیہ سے کہ ساتھ چلو ہمارے تو انکار کیا اونھون نے جانے سے پس آئے پاس اوسکے عقبہ بن ابی معیط اور ابوجہل اور تھی پاس عقبہ کے انگیٹھی کہ جلتا تھا اوسمین بخور اور پاس ابوجہل کے سرمہ دانی اور سلائی پس قریب کیا تھا انگیٹھی کو عقبہ نے امیہ سے اور کہا دھونی لے اس خوشبو کی کہ تو عورت ہے اور کہا ابوجہل نے کہ لگا تو سرمہ اور خوشبو کہ کام ہے یہ عورتون کا پس کہا امیہ نے لاچار ہو کر کہ خرید دو واسطے میرے ایک بہتر اونٹ یہان سے پس خریدا واسطے اوسکے تین سو درم میں ایک اونٹ بہت تیز سے پس لایا مسلمانون کو لوٹ میں بدر کی اور واقع ہوا ہیچ حصے خبیب بن یساف کے اور مکروہ جانتے تھے زائد سب سے جانا بدر کا حارث بن ہشام اور کہتے تھے کاشکے نجات دیں قریش لڑائی کو اور تلف ہو جاوے سب مال میرا جو قافلے میں ہے اور سب مال بنی عبد مناف کا کہ ہے کہا انسے لوگون نے کہ تو سردار ہو کر ڈرتا ہے چلنے سے پس کہا اونھون نے دیکھتا ہوں میں قریش کو کہ مستعد ہیں جانے کو

اور نہین رہ سکتا کوئی مگر بسبب کسی مانع کے اور مکروہ جانتا ہون مین خلاف کرنا ان سبکا اور پسند ہی مجکو کہ نہ ظاہر ہو یہ حال میرا قریش پر بیشک ابن حنظلیہ منحوس ہی
اوپر اپنی قوم کے پھر تقسیم کیا مال اپنا اولاد مین اور گمان کیا دل مین کہ نہ لوٹ آونگا مین مکے کو پس آئے پاس اسکے زمزم بن عمرو اور تھی دوستی اونکی حارث بن عامر سے
پس کہا ہی ابو عامر نے دیکھا ہی مینے ایک خواب کہ مکروہ جانتا ہون مین اوسکو کہ سوار ہوا ہون مین اپنے اونٹ پر اور دیکھتا ہون مین وادی تمھاری بھری ہوئی خون
سے کہ بہتی ہی نیچے سے اوپر کی طرف کہا حارث نے پس نہ مکروہ جانا کسینے جانا بدر کا زائد مجھسے پس کہا اونسے زمزم نے کہ چاہتا ہون مین نہ جاؤ تم ساتھ
انکے پس کہا حارث نے کہ اگر کہتے تم مجھسے یہ بات قبل روانگی کے تو نہ آتا مین ایک قدم پس پوشیدہ رکھہ یہ بات کہ نہ مطلع ہون اس سے قریش کہ وہ عیب کرینگے
اوس شخص کا جو روکے گا لوگون کو جانے سے اور کہی تھی زمزم نے یہ بات حارث سے بطن یاجج مین روایت ہی کہ مکروہ جانتے تھے عقلاے قریش کے جانے کو
اس طرف پس شام کو جمع ہوئے لوگ آپس مین اور صلاح کی پھر جانے کی طرف مکے کے حارث بن عامر اور امیہ بن خلف اور عتبہ اور شیبہ دونون بیٹے ربیعہ کے
اور حکیم بن حزام اور ابو البختری اور علی بن امیہ بن خلف اور عاص بن منبہ نے پس آیا درمیان انکے ابو جہل اور منسوب کیا انکو ساتھ نامردی کے اور مدد کی
ابو جہل کی اس باب مین عقبہ بن ابی معیط اور نضر بن حارث بن کلدہ نے اور کہا یہ کام ہین عورتون کے پس مستعد ہوئے چلنے کو اور کہا قریش نے نہ چھوڑے دو
یہان کسی اپنے دشمن کو اور اون باتون مین سے جو دلیل ہین اوپر کراہت جانے حارث بن عامر اور عتبہ اور شیبہ کے یہ ہی کہ نہ دی انھون نے کسی کو جو رآتا
اور سواری اور اگر آتا تھا پاس انکے کوئی شخص حلیف یا دوست اونکا کہ غریب ہو اور طلب کرتا تھا اونسے سواری اور سامان تو کہتے تھے اوس سے کہ اگر ہو
مال پاس تیرے اور اچھا جانتا ہو تو چلنے کو تو کر اس کام کو ورنہ رہجا پس جانا قریش نے بد دلی ان لوگون کی چلنے پر وقت روانگی کے پس مشورہ کیا سبنے اور
ذکر کیا اپنی اوس عداوت کا جو تھی ساتھ بنی بکر کے کہ اگر چلین ہم سب اوس طرف اور خراب کرین پیچھے اگر بنی بکر ہمارے گھر بار کو تو کیا فائدہ ہوگا ہمکو اور زائد
سب سے خوف تھا اس بات کا عتبہ بن ربیعہ کو کہا اوسنے قریش سے اگر غالب ہوئے تم اون لوگون پر تو کیا فائدہ اسکا کہ مین نہین بے فکر اپنے گھر بار سے
اور غربا کی فکر سے پس سوچ لو تدبیر اس بات کی پس آیا اونکے ابلیس بتلبیس بصورت سراقہ بن جعشم مدلجی کے اور بولا اے معشر قریش جانتے ہو تم عزت اور
وجاہت میری قوم مین ضامن ہون مین تمھاری اس بات مین کہ نہ برائی کرینگے کچھ تمسے اہل کنانہ پس خوش ہوا عتبہ اور سب لوگ اور کہا عتبہ سے ابو جہل نے
کہ اب کیا چاہتا ہی تو یہ سردار ہی قوم کنانہ کا جو ضامن ہوتا ہی ملنے کے ہمارے واسطے اون لوگون سے کہ رہینگے یہان پر پس کہا عتبہ نے اب نہین کچھ ڈر مجکو حاضر
ہون مین چلنے کو اور سبب عداوت کا بنی کنانہ سے یہ تھا کہ بیٹا حفص بن اخیف کا جو ہی بنی معیص بن عامر بن لوی کا قریش سے نکلا تھا واسطے جستجو اپنی گمی ہوئی
اونٹنی کے اور تھا یہ پسر نوجوان کہ کاکلین تھین اسکے سر پر اور تھا لباس عمدہ پس گذرا یہ اوپر عامر بن یزید بن عامر بن ملوح بن یعمر کے کہ تھا وہ موضع ضجنان مین
پس کہا اوسنے کون شخص ہی تو اے نوجوان کہا اوسنے مین بیٹا ہون حفص بن اخیف کا پس کہا اوسنے اور لوگون سے اے بنی بکر کیا آتا ہی کوئی خون تمھارا قریش
مین کہا اونھون نے کہ ہان کہا عامر نے نہتا کوئی شخص کہ مارے ایک شخص کو بعوض اپنے آدمی کے کہ برابر ہو جاوے خون اوسکا پس بہکایا اوس نوجوان کا ایک
شخص نے بنی بکر سے پس قتل کیا اوسکو بعوض اوس خون کے کہ تھا اونکا قریش پر پس چرچا کیا قریشیون نے اوس نوجوان کے مارے جانے کا پس کہا عامر بن یزید
نے کہ تحقیق تھا واسطے ہمارے تمپر عوض خون کا پس کیا چاہتے ہو تم اب کہ برابر ہو گئے ہم تمسے عوض لینے مین پس درگذر کی اوسکے خون سے قریش نے
اور کہا سچا ہی عامر کہ مارا گیا آدمی ہمارا بعوض اونکے آدمی کے اور نہ طلب کیا قصاص اوس نوجوان کا پس اسی حال مین تھے کہ ملا بھائی اوس نوجوان کا مکرز
بن حفص نام ظالمہ وادی مین عامر بن یزید سے جو سردار تھا بنی بکر کا اور سوار تھا یہ مکرز اونٹ پر اور جانتا تھا کہ عامر باعث قتل ہی میرے بھائی کا پس کہا
اوسکو دیکھکر کہ پالیا مینے مطلب اپنا اور کیون پھرون مین محنت مین پس اوترا اونٹ سے اور کھینچی تلوار پس قتل کیا عامر کو پھر آیا رات کو مکے مین اور لٹکا دی تلوار
عامر مقتول کی کہ لے آیا تھا اوپر پردون کعبے کے پس دیکھا قریش نے صبح کو تلوار عامر کی اوس جگہہ پس جان لیا سبنے کہ قتل کیا ہی عامر کو مکرز بن حفص نے بعوض
اپنے بھائی کے اور سنتے تھے قریش پہلے سے کہ مکرز پھرتا ہی اسواسطے اور کہتا ہی قتل عامر کو پس غمناک ہوئے بنی بکر بسبب مارے جانے اپنے سردار کے اور مستعد ہوئے
اس بات پر کہ مارین اسکے عوض مین دو تین سردار قریش کو پس تھے اس کوشش مین کہ واقع ہوا جانا سبکا واسطے بچانے قافلے کے بدر کی طرف پس متردد ہوئے

قریش بیہا ندگون پر مکے کے غرض جب کہ اطمینان کر دیا اونکا ابلیس نے بیچ صورت سراقہ کے اوس طرف سے تو بے فکر ہوئے لوگ اور روانہ ہوئے قریش ساتھ چھوکریوں گانے والی اور مزامیر کے منجملہ اونکے سارہ چھوکری عمرو بن ہاشم بن مطلب کی اور عزہ چھوکری اسود بن مطلب کی اور چھوکریں امیہ بن خلف وغیرہ کی ہیں گاتی تھیں اوس نہر کہ مقام کرتے تھے یہ اوسپر اور ذبح کرتے تھے اونٹ دعوت کو اور ہمراہ لیے تھے اپنے غلام حبشی کہ بازی کرتے جاتے تھے وہ آگے لشکر کے ساتھ ہتھیاروں کے اور تھے یہ سب نوسو پچاس آدمی اور درمیان اونکے سو گھوڑے تھے واسطے تکبر اور دکھلانے کے جیسا کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ ولا تکونوا کالذین خرجوا من دیارہم بطرا ورئاء الناس الآیہ ترجمہ اور مت ہو جیسے وہ لوگ کہ نکلے اپنے گھروں سے اتراتے اور لوگوں کو دکھاتے۔ اور کہتا تھا ابو جہل لوگوں سے کہ کیا گمان ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ غالب آوینگے ہمپر جیسا کہ غالب آئے پہلے موضع نخلہ میں اصحاب اونکے قریب جان لینگے کہ روکتے ہیں وہ قافلہ ہمارا یا نہیں اور تھے گھوڑے والے انمیں اہل دولت اور قوت کے اور تھے اونمیں تیس سوا بنی مخزوم کے اور سات سو اونٹ لشکر میں اور تھے سب سو سوار زرہ پوش اور سوا اونکے زرہ تھیں پیادوں میں بھی روایت ہے کہ جب ابو سفیان آئے ساتھ قافلے کے قریب مدینہ منورہ کے تو غالب ہوا خوف اونپر اور بھیجا پوشیدہ ضمضم غفاری کو واسطے طلب قریش کے پس جب آگئے وہ رات کو کہ اوسکی صبح کو پہنچینگے بدر پر تو تھوڑی دور تھا بدر کہ پچھلے کو ٹھہرے یہ آرام لینے کو اور باندھے پاؤں اونٹوں کے اور جانا کہ پھیریں وہاں سے راہ اپنی طرف حنین کے اور نہ جاویں بدر میں کہ نہ تھی اونکو حاجت پانی کی اور سیراب کر لیا تھا اپنے اونٹوں کو ایک دن پہلے اور نہ قبول کرتے تھے اور ہمراہی اونکے جانا حنین کا۔ اور کہتے تھے کہ نہ گئے ہیں ہم اوس طرف سے کبھی اور واقع ہوئی اوس رات اسقدر تاریکی کہ نہ دیکھتی تھی کوئی چیز اونکو اور آئے بسبس بن عمرو اور عدی بن ابی زغبا مخبر آنحضرت کے بتلاش قافلہ بدر کے پاس مجدی کے پس اوترے اپنے اونٹوں سے اور بٹھایا اونکو قریب چاہ بدر کے پس نکالا پانی اوسمیں کا اپنی چھاگلوں میں پس پیا اوسکو اور آرام لیا پس دیکھا وہاں دو لڑکیوں کو قوم جہینہ کے کہ نام ایک کا برزہ تھا اور وہ مانگتی تھی دوسری سے قرض روپیہ پس وہ کہتی تھی کہ ادا کرونگی قرض تیرا جب کہ آئیگا قافلہ اور وہ مکے والا ہے کل یا پرسوں کو اور پوچھا ہی موضع روحا میں اور مجدی بن عمرو جو ساکن تھا بدر کا سنا اوسنے کلام اون لڑکیوں کا پس کہا سچی ہے تو کہا راوی نے پس سنی یہ باتیں اونکی بسبس اور عدی نے پس لوٹ گئے یہ طرف آنحضرت کے خبر دینے کو اور ملے آپ سے عرق ظبیہ میں اور کہیں وہ باتیں اور روایت کی ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ آئے ہیں گھاٹی روحا میں موسیٰ علیہ السلام ساتھ ستر ہزار بنی اسرائیل کے اور نماز پڑھی آنحضرت نے اوس مسجد میں کہ واقع ہے عرق الظبیہ میں اور وہ روحا سے دو کوس ہے جانب مدینہ منورہ کے جب کہ چلے تو اور جو مدینہ اوسکے ہاتھ پر غرض پہنچے ابو سفیان صبح کو بدر پر ساتھ قافلے کے اور ڈرتے تھے مطلع ہونے سے مسلمانوں کے پس کہا مجدی سے کہ کیا دیکھا تمنے کسی شخص کو آیا ہو یہاں واللہ نہیں ہے مکے میں کوئی قریشی مرد یا عورت کہ ہو پاس اوسکے ایک نش یا زائد مگر ہے اس قافلے میں مال اوسکا اور نش نام ہے نصف اوقیہ کا جو وزن چالیس درم کا ہے اور اگر پوشیدہ کریگا تو ہمسے حال ہمارے دشمنوں کا تو نہ صلح رکھیگا تجھسے کوئی قریشی کبھی کہا مجدی نے واللہ نہیں دیکھا میں نے کوئی ایسا شخص کہ بدگمانی کروں اوسپر اور نہیں درمیان تیرے اور مدینے کے کوئی دشمن اور اگر ہوتا اونمیں کوئی دشمن تمہارا تو نہ پوشیدہ رہتا مجھپر اور نہ چھپاتا میں تمسے البتہ آئے تھے یہاں دو شتر سوار اور اوترے تھے اونٹوں سے فلانی جگہ پس لوٹ گئے پانی پیکر پس آیا ابو سفیان جگہ بیٹھنے اونکے اونٹوں کی اور دیکھیں مینگنیاں اون اونٹوں کی پس توڑا اونکو پس نکلے اونمیں ٹکڑے چھوہاروں کے بیچ کے پس کہا ابو سفیان نے واللہ یہ اونٹ یثرب کے تھے کہ لائے تھے اونپر اصحاب محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جاسوسی کو اور گمان کرتا ہوں میں کہ قریب ہونگے وہ لوگ یہاں سے پس پھیر لیے اونٹ اور اوس راہ سے طرف کنارے دریا کے اور چھوڑا بدر کو اور الٹے ہاتھ پر پس چلے جلدی اور نکلے قریش مکے سے کہ اوترتے آتے تھے ہر نہر پر اور دعوت کرتے تھے لوگوں کی اور ذبح کرتے تھے اونٹ اپنے پس ایکدن راہ میں پیچھے رہ گئے عتبہ اور شیبہ اور کہنے لگے آپسمیں خواب عاتکہ کا کہ ڈرتے ہیں ہم اوسکی تعبیر سے پس ملا اونسے ابو جہل اور کہا کیا ذکر کرتے تھے تم آپسمیں کہا اونہوں نے کہ ذکر کرتے تھے ہم خواب عاتکہ کا پس کہا ابو جہل نے کہ تعجب ہے اولاد عبد المطلب سے کہ نہیں راضی ہوتے اپنے مردوں کی نبوت پر یہاں تک کہ نبی ہوئیں واسطے ہمارے عورتیں بھی واللہ اگر لوٹ آئے ہم مکے میں تو کرینگے ہم خوب بند و بست اونکا کہا عتبہ نے کہ کسطرح برائی کریں ہم اونسے درحالیکہ واقع ہے قرابت قریبہ اور اہانت اونسے پھر کہا ایک نے دوسرے سے صلاح یہہ ہے کہ لوٹ چلیں ہم دونوں مکے کو پس کہا ابو جہل نے کیا چاہتے ہو

بعد تم نے کیا بدنام کروگے اپنی قوم کو اور راضی ہوے قطع قرابت پر اپنے کیا گمان کرتے ہو تم کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ انکے غالب آوینگے تم پر واللہ
ہرگز نہوگا ایسا کہ ساتھ میرے تو ہم قوم میرے ایک سو اسّی آدمی ہین گھر کے کہ دور تے ہین جہان جہان اونٹون مین اور چلتے مین جب کہ بیٹھون مین ایسی ٹھہاؤ تم
دونون اگر راضی ہو اس بات پر پس کہا اونھون نے ای ابوجہل واللہ ہلاک کیا تو نے اپنی قوم کو پھر کہا عتبہ نے اپنے بھائی شیبہ سے کہ یہ شخص منحوس ہے اور نہین
اسکو قرابت قریبہ آنحضرتؐ سے جو کہ ہمکو ہی ساتھ انکے اور باوجود اسکے بیٹا میرا ہمراہ ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پس لوٹ چلو اور مت سنو کہنا اسکا پس کہا
شیبہ نے واللہ ہوگی عار اور بدنامی ہمپر ای ابوالولید گر لوٹ چلین ہم اگر پس ہمراہ ہوے لشکر کے بنا چاری یہان تک کہ پہنچے موضع جحفہ مین عشا کو پس
سویا جہیم بن صلط پھر کہا اوسنے بعد بیداری کے لوگون سے کہ دیکھا مینے آتے ہوے ایک شخص کو گھوڑے پر اور تھا ساتھ اوسکے ایک اونٹ پس کھڑا ہوا وہ
پاس میرے اور کہا اوسنے آکر کہ مارا گیا عتبہ اور شیبہ اور زمعہ الاسود اور امیہ بن خلف اور ابوالبختری اور ابوالحکم اور نوفل بن خویلد وغیرہ اشراف قریش کے
اور نام لیے انکے بھی اور قید ہوا سہیل بن عمر اور بھاگا حارث بن ہشام اپنے بھائی سے پھر سنا مینے ایک شخص کو کہ کہتا ہے واللہ جاتے ہو تم اپنی قتل گاہ مین
پھر دیکھا مینے اوس سوار کو کہ زخمی کیا اوسنے سینہ اپنے اونٹ کا اور چھوڑ دیا اوسکو لشکر مین پس نہ بچا کوئی خیمہ کہ پڑا اوسکا کچھ خون ہر ایک خیمے پر پس کہا کسی نے
یہ خواب جہیم کا آگے ابوجہل کے اور مطلع ہوے اس سے اکثر لوگ لشکر کے پس کہا ابوجہل نے پیدا ہوا یہ ایک اور نبی بنی مطلب کا دیکھ لیگا کل کو کون مارا جاتا
ہم یا آنحضرتؐ اور اصحاب انکے پس کہا قریش نے جہیم سے کہ دل لگی کی تجھسے شیطان نے خواب مین کل کو ظاہر ہوگا خلاف اسکا تجھپر کہ قتل ہونگے بڑے بڑے اصحاب
محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے اور پکڑے جاوینگے کہا راوی نے پس کہا عتبہ نے اپنے بھائی سے خلوت مین مناسب ہے لوٹ جانا یہان سے کہ مطابق ہوا یہ خواب عاتکہ
کے خواب سے اور موافق ہوا عداس کے قول سے واللہ نہ جھوٹ کہا ہے عداس نے اور اگر نہین مطابق واقع کے دعوی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا تو قبائل عرب
بہت ہین کہ کفایت کرینگے اونکو بعوض ہمارے اور اگر سچ ہے قول انکا تو ہونگے ہم نیک تر عرب کے بسبب انکے پس کہا شیبہ نے بات یون ہی ہے کہ کہی تو نے
لیکن کیا لوٹ چلین ہم لشکر سے پس آیا ابوجہل پاس انکے اوس وقت مین اور کہا کیا کہ رہے ہو تم کہا اونھون نے صلاح کرتے ہین ہم لوٹنے کی کیا نہین خیال کرتا تو
طرف خواب عاتکہ کے اور جہیم کے اور کہنے عداس کے پس کہا ابوجہل نے کہ واللہ خراب کرتے ہو تم اپنی قوم کو اور قطع قرابت کرتے ہو اونسے پس کہا
ان دونون نے کہ ہلاک ہوا تو اور ہلاک کیا ہم لوگون کو واللہ تو نے پس ساتھ رہے لشکر کے لاچاری سے

لیجانا ابوسفیان کا قافلے کو مکے مین بچا کر اور بھیجنا قاصد واسطے لوٹانے لشکر قریش کے اور راضی ہونا اکثر اہل لشکر کا لوٹنے پر لیکن شومی ابوجہل سے گرفتار ہونا سبکا پنجہ مرگ و خواری مین لیکن لوٹ جانا بنی زہرہ وغیرہ کا مکے کو حیلہ کرکے

پھر جب نکال لے گیا ابوسفیان قافلے کو بچا کر تو بھیجا قریش کی طرف قیس بن امرء القیس کو کہ تھا اوس قافلے مین اور کہا اوس سے کہ لوٹا لیجانا لوگون کو اور کہنا اونسے
کہ بچ گیا قافلہ تمہارا پس بچاؤ اہل یثرب پر کہ نہین تمکو حاجت اونکی سوا اسکے نہین کہ نکلے تھے تم مگر محافظت مال اور قافلے کے اور محفوظ رکھا اوسکو اللہ تعالی نے
پس اگر نہ لوٹے وہ تیرے کہنے سے تو لوٹانا عورتون کو کہ نہین اعتبار لڑائی کا کیا واقع ہو انجام اوسکا پس آئے قیس پاس قریش کے اور کہا اونسے لیکن نہ مانا
اونھون نے اور کہا کہ لوٹا دیتے ہین ہم اون چھوکریون کو پس بھیج دیا انکو موضع جحفہ سے پھر لوٹا وہ قاصد اور ملا ابوسفیان سے موضع ہدہ مین جو سات کوس ہے
عقبہ عسفان سے اونتالیس ۳۹ میل مکے سے پس کہا اوس سے جواب قریش کا تو کہا ابوسفیان نے افسوس ای قوم یہ کام ہے عمرو بن ہشام یعنی ابوجہل کا کہ نہ لوٹنے دیا
اوسنے انکو بخیال اپنی سرداری کے اور بغاوت کی بیشک بغاوت منحوس اور گھٹانے والی ہے اگر پہنچی یہ خبر اصحاب کرام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تو پیچھا کرینگے ہمارا
مکے تک غرض کہ بھیج دیا عورتون کو اور کہا ابوجہل نے ہم واللہ نہ لوٹینگے یہان تک کہ پہنچین بدر مین اور تھا وہان اون دنون میلہ جاہلیت کا اور جمع ہوتے تھے
عرب اوسکے بازار مین پس مطلع ہونگے سب لوگ ہمارے آنے سے اور رہینگے وہان تین دن کہ ذبح کرینگے اونٹون کو اور دعوت کرینگے اور پیئینگے شراب
اور سنینگے راگ پس قائل ہو جاوینگے سب عرب ہماری شجاعت پر اور روانہ کیا تھا قریش نے وقت روانگی کے مکے سے فرات بن حیان عجلی کو ابوسفیان کی طرف
کہ خبر دے اوسکو آنے لشکر کی پس جب کہ ملا فرات ابوسفیان سے تو خوف کیا ابوسفیان نے اون لوگون کا کہ گئے تھے وہ کنارے دریا کی راہ سے اور لوٹا دیا

ابوسفیان نے اوس فرات کو قریش کی طرف پھر پہونچنے کے مکے مین آملے ابوسفیان بھی مشرکون سے جحفہ مین اور سنا کہ کہتا تھا ابوجہل نہین لوٹتے ہم پس کہا
ابوسفیان نے نہین تمکو پروا ان لوگون کی اور جو کرلونے گا بعد باٹنے عوض کے اون ٹیلون سے وہ کمزور ہے پس نہ مانا قریش نے اور چلے اپنی جہالت پر
اور ہمراہی کی اونکی ابوسفیان نے بھی یہان تک کہ زخمی ہوئے بدر مین اور پیچھے بھاگ کر وہان سے درحالیکہ کہتے تھے نہ دیکھی ہمنے کوئی چیز مکروہ تر آج کے
دن سے بیشک ابن حنظلیہ منحوس ہے اور نامبارک روایت ہے کہ کہا اخنس بن شریق نے جو حلیف تھا بنی زہرہ کا اے بنی زہرہ بچایا اللہ تعالی نے قافلہ تمہارا
اور محفوظ رکھا مال تمہارا اور بچایا تمہارے رئیس مخرمہ بن نوفل کو اور آئے تھے تم تاکہ بچاؤ اوسکو اور مال اپنا اور بیشک محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ایک شخص
تم ہین کے بھانجے تمہارے پس اگر ہین وہ نبی تو حاصل کروگے تم نیکی بسبب انکے اور اگر ہے دعوی اونکا خلاف واقع کے تو کفایت کرینگے اونکا کام کو اور لوگ سوا تمہارے
اور یہ بہتر ہے اس سے کہ مستعد ہو تم قتل پر اپنے بھانجے کے پس لوٹ چلو لشکر سے اور رکھو یہ سب ہراس اور نامردی فقط میرے سر کہ نہین تمکو حاجت چلنے کی
بلا ضرورت کہنے پر اس شخص کے کہ ہلاک کرتا ہے اپنی قوم کو پس نہ مانو کہنا اسکا اور تھے اخنس معزز اور معتبر اپنی قوم مین پس مانا سبنے کہنا اسکا اور بولے اسنے
کہ لوٹین ہم کس حیلے سے پس کہا اخنس نے کہ کل کو کوچ کرینگے ہم ساتھ لشکر کے پس شام کو گر پڑونگا مین اونٹ سے پس کہنا تم کہ کاٹا سانپ نے اخنس کو پس جب
تاکید کرین تمکو لوگ چلنے کی تو کہنا نہین چھوڑتے ہم اپنے معتبر شخص کو یہان تک کہ دیکھ لین انجام اسکا موت یا زندگی سے پس دفن کرین ہم اسکو پھر جب کہ
چلے جاوین سب اہل لشکر تو لوٹ آوینگے ہم پیچھے کو پس مانا سب بنی زہرہ نے اس بات کو پھر جب کہ پونہچا لشکر ابوا مین تو کھلا اونپر کر لوٹ گئے بنی زہرہ اور
نہ حاضر ہوا جنگ بدر مین کوئی ان مین کا اور تھے یہ سو یا کم اس سے اور یہی ثابت تر ہے اور کہا کسی نے تین سو بھی کہا واقدی نے روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے
کہ آئے تھے اس لشکر مین بنو عدی بھی پس جب کہ پونہچے ثنیۃ لفت مین تو فجر کو لوٹ گئے براہ ساحل مکے کو پس ملا انسے راہ مین ابوسفیان اور کہا اوسنے اے بنی عدی
کس طرح لوٹے تم کہ نہ ہوئے ساتھ قافلے کے اور نہ ساتھ لشکر کے کہا اونھون نے کہ کہلا بھیجا تھا تو نے قریش کو واسطے لوٹ آنے کے پس لوٹ آئے ہم اور گئے
جانے کے الغرض کہ نہ حاضر ہوا جنگ بدر مین کوئی شخص بنی عدی کا اور کہا گیا ہے کہ ملا انسے ابوسفیان موضع مر الظہران مین پس ہوئین درمیان انکے یہ باتین کہا
واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے کہ لوٹے بنی زہرہ جحفہ سے اور بنو عدی بعد اوسکے راہ سے اور نزدیک بعض کے لوٹنا بنو عدی کا مر الظہران سے ہے کہا گیا ہے کہ
کوچ کیا آنحضرت نے بدر کی طرف چودھوین [14] تاریخ رمضان کی پس پونہچے عرق الظبیہ مین پس آیا وہان ایک اعرابی مکے سے تو کہا اوس سے اصحاب کرام نے کہ کیا
خبر ہے تمکو ابوسفیان کی کہا اوسنے نہین مجکو کچھ خبر اوسکی پھر کہا اصحاب نے السلام علیک کر آنحضرت سے پس کہا اوسنے کیا ہین درمیان تمہارے رسول اللہ کہا اصحاب
نے کہ ہان پس کہا اوسنے کونسے ہین رسول اللہ پس بتایا لوگون نے آپ کو پس کہا اوس اعرابی نے آنحضرت سے کہ کیا تم رسول اللہ ہو کہا حضرت نے کہ ہان کہا اعرابی
کیا خبر ہے میری پاس ناونٹنی کے پیٹ مین بتاؤ مجکو اگر ہو تم سچے پس کہا اوس سے سلمہ بن سلامہ بن وقش نے نقیصے سے کہ کیا نکاح کیا ہے تو نے اس سے پس حاملہ ہے
یہ تجسے پس نہ خوش معلوم ہوئی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو یہ گفتگو اوسکی اور پھیر لیا موہنہ اوسکی طرف سے اور روانہ ہوئے یہان تک کہ آئے موضع روحا مین
بدر کی رات پندرھوین [15] تاریخ رمضان کی پس نماز پڑھی قریب بیر روحا کے روایت ہے سعید بن مسیب سے کہ آنحضرت نے بعد کھڑے ہونے کے رکعت اخیر مین وتر سے
لعنت کی کفار پر اور بد دعا کی اللھم لا تفلتن ابا جھل فرعون ھذہ الامۃ اللھم لا تفلتن زمعۃ بن الاسود اللھم واسخن عین
ابی زمعۃ بزمعۃ اللھم واعم بصر ابی زمعۃ اللھم لا تفلتن سھیلا اللھم انج سلمۃ بن ھشام وعیاش بن ابی ربیعۃ
والمستضعفین من المؤمنین والولید بن الولید یعنی اے اللہ ہرگز مخلصی نہ دے ابوجہل فرعون اس امت کو اے اللہ ہرگز مخلصی نہ دے زمعہ بن اسود کو
اے اللہ رلا آنکھ ابی زمعہ کو ساتھ زمعہ کے اور اندھی کر آنکھ ابی زمعہ کی اے اللہ ہرگز مخلصی نہ دے سہیل کو اے اللہ نجات دے سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ
کو اور مستضعفین یعنی بے قابو ون کو مسلمانون مین سے اور ولید بن ولید کو نہ دعا کی واسطے ان ولید کے کہ پکڑا جاوے بدر مین لیکن جب کہ لوٹا مکے کو بعد بدر کے
تو اسلام لایا پس چاہا کہ جاوے مدینے مین تو قید کیا اوسکو لوگون نے پس دعا کی آنحضرت نے واسطے اوسکے بعد اسکے اور فرمایا آنحضرت نے اپنے اصحاب سے
روحا مین یہ موضع سجاسج یعنی وادی روحا افضل تر ہے اودیہ عرب کا کہا راوی نے کہ جب چلے آنحضرت بدر کو تو خبیب بن یساف اور قیس بن محرث جو پڑے

بہادر تھے مدینے مین اور نہ اسلام لائے تھے اوسوقت تک پس آئے یہ دونون لشکر ظفر پیکر مین آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے موضع عقیق مین اور خبیب چھپے ہوئے تھے لوہے مین پس پہچانا انکو آنحضرتؐ نے اور متوجہ ہوئے آپ طرف سعد بن معاذ کے کہ وہ آتے تھے برابر پہلو کے پس فرمایا اونسے آنحضرتؐ نے کیا نہین شخص خبیب بن یساف عرض کی اونھون نے کہ ہان یہ وہی ہی پس آیا خبیب یہان تک کہ پکڑا اوسنے آکر تنگ آنحضرتؐ کی اونٹنی کا پس فرمایا اوسسے اور قیس بن محرث سے آنحضرتؐ نے کہ کسواسطے آئے تم ساتھ ہمارے اور بعضون نے نام قیس کے باپ کا حارث کہا ہی پس عرض کی اون دونون نے کہ ہین آپ بیٹے ہماری بہن کے اور پڑوسی ہمارے پس جب کہ نکلے آپ لڑائی کو تو آئے ہم بھی ساتھ اپنی قوم کے واسطے لڑائی کے تاکہ حاصل کرین غنیمت کو پس فرمایا آنحضرتؐ نے کہ نہ چلے ساتھ ہمارے جو شخص کہ نہو ہمارے دین پر پس عرض کی خبیب نے کہ جانتے ہین مجکو سب لوگ کہ مین بڑا دلاور اور جفاکش ہون لڑائی مین پس لڑونگا ساتھ آپکے واسطے حصول غنیمت کے اور نہ اسلام لایا تھا یہ پس منع کیا اسکو رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ہمراہی سے اور فرمایا کہ پہلے اسلام لا اور پھر لڑائی کر پس آکر موضع روحا مین کہا خبیب نے آنحضرتؐ سے کہ اسلام لایا مین واسطے اللہ رب العالمین کے اور گواہی دی مینے کہ آپ رسول اللہ کے ہین پس خوش ہوئے آنحضرتؐ اوسکے اسلام سے اور فرمایا ساتھ چل تو اب ہمارے پس لڑے یہ کمال شجاعت سے بدر وغیرہ مین اور نہ مسلمان ہوئے وہان قیس بن محرث پس لوٹ آئے مدینے مین پھر جب کہ آنحضرتؐ لوٹے باظفر بدر سے مدینہ منورہ مین تو مسلمان ہوئے قیس بھی اور حاصل کی شہادت جنگ احد مین ہمرکاب آنحضرتؐ کے کہا راویون نے کہ جب نکلے آنحضرتؐ رمضان مین تو روزہ رکھا ایک دو دن پھر افطار کیا آپ نے اور پکروادیا لشکر مین کہ ای لوگو افطار کیا مینے پس افطار کرو تم سب اور سبب اسکا یہ ہوا کہ پہلے اجازت دی تھی آپ نے افطار کی لوگون کو پس نہ افطار کیا تھا کسی نے

مطلع ہونا آنحضرتؐ کا ساتھ آنے لشکر قریش کے بعزم پیکار اور مشورت کرنا اصحاب سے واسطے لڑائی کے اور جواب دینا آنحضرتؐ کو واسطے جان نثاری کے اور بشارت دینا آپکا فتح اور غنیمت سے

رسول خدا نے سنی جب خبر — کہ آئے ہین اعدا بصد کرّ و فر
تو یکجا یہ کی جمع اپنی سپاہ — ہوئے مشورت جو بعزم رفاہ
کہ ای دوستو اب کہو بیدرنگ — تمھین صلح منظور ہی یا کہ جنگ
تو بوبکرؓ نے سب سے پہلے کہا — جو تھا اونکے اخلاص کا مقتضیٰ
کہ ای دادگر شاہِ عالم پناہ — اوٹھاؤ نشان اب بحکم الہ
ہوا آپ کو ہی جو حکم جہاد — مٹا دیجیے یہ بنائے فساد
رکھو تیغ اعدا مین اب بیدریغ — کرو سب جہان کو مسخر بہ تیغ
روان کیجیے اسپ فرخ خرام — کہ ہی یار اقبال و نصرت غلام
کہا پھر عمرؓ نے براہِ نیاز — کہ بہتر لڑائی ہی بندہ نواز
میرے دل مین تھا شوق یہ صبح و شام — کہ لون فوج بدخواہ سے انتقام
جو دشمن یہ تھے شاہ دین جاہ کے — ہوئے سنگ دل سنگ رہ شاہ کے
بھلائی کی انسے نہین کچھ امید — یہ ہین سر سے لے پا تلک مکر و کید
قضا انکو لے آئی ہی اس طرف — کہ تیر بلا کے ہوئے خود ہدف
بس اب انکو فرصت نہ زنہار دو — مدد سے خدا کی انھین مار لو
کہا پھر یہ مقدادؓ نے ای جناب — کمر شوق سے باندھیے اب شتاب
کہ ہم سب فدائی ہین درگاہ کے — دل و جان سے قربان ہین شاہ کے
جو ہو فتح تو دین کی عزت ہوئی — مرے گر تو اپنی جنت ہوئی
نہ تاخیر کچھ جنگ مین کیجیے — عوض انسے دل کھول کر لیجیے
ذرا میری کوشش پہ کیجے نظر — میری رستمی دیکھیے اور ہنر
نہین مثل موسیٰؑ کے امت کے ہم — کہ ڈالین یہان آپ پر بارِ غم
لڑین جا کے اعدا سے آپ اور خدا — یہان ہم رہین جان اپنی بچا +
ولے مین یہ کہتا ہون ای بادشاہ — کہ جب ہو مقابل عدو کی سپاہ
تو مین تیغ سے اونکو کشتہ کرون — بہاؤن مین صحرا مین دریاے خون
کرون اسقدر اپنی کوشش عیان — کہ کر دون فدا آپ پر اپنی جان
نہین زندگانی مین جو اختیار — تو بہتر یہ ہی آپ پر ہون نثار
رسولِ خدا نے بفرطِ خوشی — دعا خیر کی تینون یارون کو دی
دوبارہ پھر اصحابؓ سے جب کہا — رسولِ خدا نے وہی مدعا
تو سعدِ سعادت نشان جو کہ تھے — ہوئے مطلع شہ کے مقصود سے
ہوا اونکو مفہوم یہ لا کلام — کہ انصار پر ہی اشارہ تمام
نہین انسے حضرتؐ کو امید جنگ — اسی واسطے جنگ مین ہی درنگ

کہ بیعت دوبارہ مین وہ جان نثار — ہوئے تھے اسی عہد پر استوار
کہ آوین مدینے مین جب شاہ دین — اور اوس شہر مین ہون اقامت گزین
کرین پھر مدد مین نہ ہرگز قصور — کرین جان و مال اپنے قربان ضرور
تو جانا مدینے سے باہر سپاہ — نہ کفار سے جیکے ہو رزم خواہ
اور اس سے کبھی پہلے انصار دین — ہوئے تھے نہ اعدا سے جویاے کین
غرض سعد نے پھر دیا یون جواب — کہ اے شاہ کونین عالی جناب
یہ ہے آپ کی فوج فیروز مند — اعادی کو پہونچے ہمیشہ گزند
گر انصار کے حق مین ہی یہ سخن — تو کرتا ہون مین تازہ عہد کہن
فدا آپ پر جان انصار ہو — جو پھیرے عنان آپ سے خوار ہو
ملی آپ سے ہمکو یہ عز و جاہ — ہمین روز غم سے تمھین ہو پناہ
بھلا کس طرح آپ کو چھوڑ دین — لڑائی مین اعدا سے مونہہ موڑ لین
بس اب کر دیے میری وفا پر نظر — کہ کرتا ہون مین جان فدا آپ پر
اگر دو جہان مین سرفرازی ہے یہ — وگر جائے جان چارہ سازی ہے یہ
میرے جان و دل آپ پر ہیں فدا — میری ہے یہی خواہش ای مقتدا
اگر ہووے مرضی تو بے بیم و باک — کرین آگ پانی مین بہر ہلاک
چلین آپ لڑنے کو بے قال و قیل — کہ ہے حَسْبُنَا اللّٰہُ نِعْمَ الْوَكِيل

غرض جب کہ قریب پہونچے آنحضرتؐ بدر کے تو معلوم ہوئی آپ کو خبر آنے قریش کی پس مطلع کیا آنحضرتؐ نے اپنے اصحاب کو اونکے آنے سے اور مشورہ لیا اس باب مین لوگون سے پس کھڑے ہوئے حضرت ابوبکرؓ اور اچھی تقریر کی اونھون نے پھر کھڑے ہوئے حضرت عمرؓ پس اچھی تقریر کی اونھون نے بھی اور کہا یارسول اللہ واللہ یہ قریش ہین کہ نہ ذلیل ہوئے جب سے کہ عزت پائی اونھون نے اور نہ ایمان لائے جب سے کہ کافر ہوئے یہ واللہ نہ اسلام لاوینگے کبھی اور لڑینگے آپ سے پس مستعد ہون آپ انکے مقابلے کو پھر کھڑے ہوئے مقداد بن عمرو پس عرض کی اونھون نے کہ یارسول اللہ چلیے اوپر حکم اللہ کے پس ہم سب ہمراہ آپ کے ہین نہین کہتے ہم آپ سے جیسا کہ کہا نبی اسرائیل نے اپنے نبی کو اِذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا اِنَّا هٰهُنَا قَاعِدُوْنَ یعنی تو جا اور تیرا رب دونون لڑو ہم یہان بیٹھے ہین بلکہ یعنی ہم کہتے ہین کہ چلین آپ اور رب آپکا لڑائی کو ہم سب ساتھ آپکے ہین واسطے لڑنے اور قربان ہونے کے قسم ہے اوس ذات پاک کی کہ جسنے بھیجا آپ کو ساتھ حق بات کے اگر لیچلین آپ ہمکو برک الغماد تک تو راضی ہین ہم سب چلنے کو پس کہا اونسے آنحضرتؐ نے جزاک اللہ خیرا اور دعا دی اون سب کو پھر دوبارہ فرمایا آپنے لوگون سے کہ مشورہ دو تم مجکو اس امر مین اور مقصود حضرت کا بولنا انصار کا تھا کہ گمان تھا آپ کو کہ انصار نہ مدد کرینگے میری سوا مدینے مین اسواسطے کہ شرط کی تھی اونھون نے آنحضرتؐ سے کہ محافظت کرینگے ہم آپ کی اون لوگون سے کہ محافظت کرتے ہین ہم جنسے اپنی اور اپنے اہل و عیال کی پس اسواسطے دوبارہ مشورہ چاہا آپ نے لوگون سے اور نہ نام لیا انکا آخر پس کھڑے ہوئے سعد بن معاذ اور عرض کی اونھون نے کہ یارسول اللہ کیا ارادہ کرتے ہو آپ اس کلام سے ہم لوگون کا فرمایا آپ نے کہ ہان پس کہا اونھون نے کہ عرض کرتا ہون مین جواب سب انصار کی طرف سے کہ اگر چلتے ہین آپ اس لڑائی کو بغیر حکم وحی کے تو بھی حاضر ہین ہم ساتھ نثار اور فدا ہونے کے کہ ایمان لائے ہین ہم ساتھ آپ کے اور سچا جانتے ہین آپ کو اور گواہی دیتے ہین کہ جو کہا آپ نے سب حق ہے اور کیے ہین ہمنے آپ سے عہد اور اقرار اپنے پختہ جان و دل سے پس چلیے ای نبی اللہ جسطرف کہ مرضی ہو آپ کی پس قسم اوس خدا کی کہ بھیجا اوسنے آپ کو ساتھ حق کے اگر داخل ہون آپ سمندر مین تو داخل ہونگے ہم سب ساتھ آپکے کہ نہ رہجائیگا کوئی شخص ہمارا ملیے جس سے چاہیے اور توڑیے جس سے چاہیے اور لیجیے ہمارے مالون سے جو کہ پسند ہو آپ کو پس جو کہ لیوین آپ ہمارے مال سے محبوب تر ہے زیادہ ہمکو باقی رہے ہوئے سے اور قسم اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ مین ہے کہ نہ خبر تھی مجکو اس لڑائی کی اور نہین ڈرتے ہم لڑائی سے اگرچہ مقابلہ ہو ہمارا کل دشمنون سے ہم لوگ ثابت قدم اور صابر ہین صدمات مین سچے ہین اور وفادار وقت لڑائی کے امید ہے کہ اللہ دکھاوے آپ کو وہ حالت گذاری ہماری کہ ٹھنڈی ہون اوس سے آنکھیں آپ کی ہماری طرف سے پھر کہا سعد نے باقی رہین وہ لوگ ہمارے پیچھے مدینے مین کہ نہین ہم زائد دوست رکھنے والے آپ کو بہ نسبت اونکے اور نہ تابع زائد آپ کے اونسے کہ رغبت ہے اونکو جہاد کی سچی نیت سے اگر جانتے وہ یارسول اللہ کہ واقع ہوگی لڑائی آپ کو دشمنون سے تو ہرگز نہ رہ جاتے گھرون مین لیکن گمان کیا تھا اونھون نے کہ جاتے ہین آپ قافلہ روکنے کو پس اجازت ہو مجکو کہ طیار کرون مین واسطے آپ کے ایک سائبان پس تشریف رکھین آپ اوسمین ساتھ عزت اور اقبال کے اور طیار رکھین ہم پاس آپ کے سواری آپ کی پھر مقابلہ کرین ہم دشمنون سے اور فنا کرین ہم جانین اپنی آپ پہ

واسطے حاصل کرنے خوشی اللہ اور رسول کے پس اگر غالب کرے ہمکو اللہ دشمنون پر تو یہی مراد ہماری ہی اور اگر ظاہر ہو صورت مخالف اسکے اور نثار ہجاوین ہم سب تو بیٹھین آپ پاس سواریوں کے اور جا ملین مدینے مین ہمارے باقی لوگون سے پس دریغ نکرینگے وہ آپکی مدد اور خدمت گذاری مین پس دعا دی انکو آنحضرت ﷺ نے اور فرمایا بہتری کریگا اللہ تعالی اسمین ای سعد مثنوی

کرآراستہ سعد نے سائبان	یہ کی عرض کای سرور مہربان	رہین آپ اسمین بعیش و خوشی	کہ ہم مستعد ہین بدشمن کشی
اگر دشمنون پر ظفر پائیے	تو نقارۂ فتح بجوائیے	وگر ہو دگر گونہ یہ روزگار	کہ ہووین قوی دشمن بے وقار
تو پھر آپ اس جا سے جانا شتاب	مدینے کو با خاطر کامیاب	کہ احباب جو آپ کے ہین وہان	کرینگے فدا آپ پر اپنی جان
محبت مین وہ ہمسے کچھ کم نہین	وہ ہون جبتلک آپ کو غم نہین	وہ لاوینگے رسم عقیدت بجا	کرینگے غلامی بصدق و صفا
وفادار و جان باز و مردانہ ہین	تری شمع عارض کے پروانہ ہین	اگر جانتے پہلے انجام کار	کہ آویگی درپیش یہ کارزار
تو سب آپ کے ساتھ آتے یہان	خوشی سے لڑائی مین دیتے وہ جان	دل و جان سے ہین آپ پر سب نثار	بدل آپ کے ہین وہ خدمت گذار
سنا جب کہ حضرت نے یہ سعد سے	تو دل مین بہت اونسے شادان ہوئے	دعا سے کیا اونکو پس کامیاب	کہ تھی اونکی تقریر ساری صواب

غرض جب کہ فارغ ہوئے سعد مشورے سے تو فرمایا آنحضرت ﷺ نے لوگون سے چلو ساتھ برکت اللہ کے بیشک وعدہ کیا ہی مجھسے اللہ نے ایک کا ان دو جماعتون مین سے کہ یہ مال قافلے کا یا ظفر اوپر لشکر قریش کے واللہ مین گویا کہ دیکھتا ہون اوپر مقامون مارے جانے اون لوگون کے کہا راوی نے اور دکھلائین ہمکو آنحضرت ﷺ نے وہ جگہین اوسدن اور فرمایا یہ قتل گاہ ہی فلانے اور فلانے کی اور اسی طرح بتاتے گئے آپ پس نہ ہٹا کوئی شخص اپنی قتل گاہ سے کہ مارے گئے اونھین مقامون پر پھر جان لیا لوگون نے مقابلہ قریش سے اور نکل جانا قافلے کا اور امیدوار ہوئے فتح کے حسب ارشاد آنحضرت ﷺ کے کہا راوی نے پس اوسدن بنائے آنحضرت ﷺ نے تین نشان اور درست کیے ہتھیار اور تشریف لائے تھے مدینے سے بے نشان کے پھر چلے آنحضرت ﷺ موضع روحا سے پس آئے تنگ راہ ہوکر موضع خیبر تین مین پس نماز پڑھی درمیان اونکے پھر شام کی اور وادی مین پھر چلے وہان سے پس جب کہ پہنچے موضع ثنیا پر پس ملے وہان آنحضرت ﷺ سفیان ضمری سے اور آگے نکل آئے تھے آنحضرت ﷺ لشکر سے تحقیق خبر کو اور ہمرکاب تھے آپ کے قتادہ بن نعمان ظفری اور کہا گیا ہی عبد اللہ بن کعب مازنی اور نزدیک بعض کے معاذ بن جبل کو حسب اختلاف روایت غرض ملے حضرت ﷺ سفیان ضمری سے موضع ثنیا مین پس فرمایا آپ نے کون ہی تو کہا اوسنے مین ضمری ہون اور بتاؤ کون ہو تم لوگ پس کہا آنحضرت ﷺ نے پہلے خبر دے تو اپنی ہمکو پھر خبر دینگے ہم اپنی تجکو پس کہا اوس ضمری نے کیا یہ عوض اسکے ہو فرمایا حضرت ﷺ نے کہ ہان پس کہا ضمری نے دریافت کرو مجھسے جو کچھ چاہو تم فرمایا حضرت ﷺ نے بیان کر مجھسے حال قریش کا کہا ضمری نے سنا ہی مینے کہ وہ چلے ہین مکے سے فلانے دن پس اگر ہی یہ خبر سچ تو ہونگے وہ اب اس وادی کے پہلو پر پھر فرمایا اوس سے آنحضرت ﷺ نے کہ بتا تو ہمکو خبر محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی اور اونکے اصحاب کی پس کہا اوسنے خبر ہوئی تھی مجکو یہ کہ وہ لوگ نکلے ہین مدینہ پر سکینہ سے فلانے روز پس اگر ہی خبر دینے والا میرا سچا تو وہ کنارے پر ہونگے اس وادی کے پھر کہا اوس ضمری نے کہ کون ہو تم فرمایا حضرت ﷺ نے کہ ہم ہین پانی سے اور اشارہ فرمایا اپنی انگشت مبارک سے طرف عراق کے پس سمجھا وہ ضمری پانی کے لفظ سے ملک عراق اور اونکو عراقی بسبب سیرابی اور آب ریزی اوس ملک کے پھر لوٹ گئے آنحضرت ﷺ ساتھ اپنے یارون کے لشکرگاہ کی طرف اور نہ مطلع ہوئے مسلمان اور قریش مقام گاہ ایک دوسرے کی سے آپس مین بسبب حائل ہونے بڑے بڑے ٹیلے ریت کے درمیان مین اور نماز پڑھی تھی آپ نے موضع دبہ مین پھر موضع سیر مین پھر ذات اجدال مین پھر حیف عین العلامین پھر خیبر تین مین پھر دیکھا آپ نے دو پہاڑون کو پس پوچھا لوگون سے نام اونکا کہا اونھون نے کہ نام اسکا مسلح اور مخری ہی پس فرمایا آپ نے کون لوگ ہین رہنے والے انمین کے عرض کی اونھون نے کہ ساکن یہان کے بنو نار اور بنو حراق ہین پس لوٹے آنحضرت ﷺ اوس طرف پاس سے خیبر تین کے اور چھوڑا خوف کر اور آئے چوڑے رستے مین پس ملے وہان حضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے بسبس اور عدی بن ابی زغبا پس بیان کی اونھون نے خبر آپ سے اور اوترے آنحضرت ﷺ قریب بدر کے سترھوین تاریخ رمضان کی جمعے کی رات مین اور بھیجا وہان سے حضرت علی رض اور زبیر اور سعد بن ابی وقاص اور بسبس بن عمر کو واسطے جستجو پانی کے اور اشارہ کردیا اونکو آپ نے طرف ایک ٹیلے کے کہ جانا اوس طرف امید ہی کہ ملے تمکو خبر نزدیک

اوس کنوئین کی جو متصل ہی کوہ نزدیک سے پس گئے یہ چارون اوس طرف کہ فرمایا آنحضرتؐ نے پس پائے اوس کنوئین پر سقے قریش کے کہ پانی بھرتے تھے واسطے
انکے لشکر کے پس جب کہ قریب ہوئے یہ اونکے تو بھاگ گئے چند آدمی انکے لشکر کی طرف کہ ایک اونمین سے عجیر ہی پس پہلے خبر دی اوسنے قریش کو آنحضرتؐ
اور اصحاب کرام کی اور کہا پکار کے ای آل غالب یہ آگئے ابن ابی کبشہ یعنی محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور اصحاب انکے اور پکڑ لیا اونھون نے پانی بھرنے والونکو
پس غل ہو گیا لشکر اور مکروہ جانا اوسکی خبر کو اور کہا ہی حکیم بن حزام نے کہ تھے ہم اپنے خیمون مین مشغول بھوننے مین گوشت اپنے اونٹون کے پس ناگاہ سنی
ہمنے یہ خبر پس چھوٹ گیا کھانا اور جمع ہوئے لوگ آپسمین پس ملا مجھسے عتبہ بن ربیعہ پس کہا ای ابو خالد نہین جانتا مین کسیکو کہ زیادہ حیران ہو اپنے آنے مین
بہ نسبت ہمارے کہ بچ گیا قافلہ ہمارا اور آگئے ہم ملک مین ایسے لوگون کے کہ عام ہی اونمین خون ریزی پس کہا عتبہ نے یہ ایک امر تقدیر سے تھا اور نہین نزدیک ہی
عقل اوس شخص کو کہ پیروی کرے اس نامبارک ابو جہل کی ای ابو خالد کیا خوف ہی تمکو انکے شبخون مارنے سے اوپر ہمارے کہا مینے کہ ہان پس کہا عتبہ نے
کیا صلاح ہی اسکی ای ابو خالد کہا مینے جاگتے رہین ہم سب فجر تک اپنی نگہبانی کو پس کہا ابو جہل نے کیا ہی یہ ڈر یہ کام ہی عتبہ کا جو مکروہ جانتا ہی لڑنا محمد صلی اللہ
علیہ وسلم اور انکے اصحاب سے بیشک یہ بات عجیب ہی کیا گمان کرتے ہو تم لوگ کہ محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور اصحاب اونکے مقابل ہونگے ہمارے لشکر کے
واللہ الگ ہوتا ہون مین اپنی قوم سے ایک طرف کو پس تہ چوکسی کرے ہماری کوئی پس گیا ایک طرف لشکر کے درحالیکہ ترشح ہوتا تھا ابر سے اوپر اوسکے پس
کہا عتبہ نے یہ شخص تکیہ ہی اور لے گئے ہین مسلمان پکڑ کر ہمارے سقون کو اور پکڑا گیا تھا اوس رات یسار غلام عبید بن سعید بن عاص کا اور اسلم غلام منبہ
بن حجاج کا اور ابو رافع غلام امیہ بن خلف کا پس لائے گئے یہ تینون روبرو آنحضرتؐ کے درحالیکہ آپ نماز پڑھتے تھے پس کہا اونھون نے ہم لوگ پانی بھرنے
والے قریش کے ہین کہ آئے تھے پانی لینے کو پس مکروہ جانا مسلمانون نے یہ کہنا اونکا اور چاہا انھون نے کہ کہین یہ ہین ہم غلام ابو سفیان اور قافلے والون کے
پس ڈانٹا اور مارا انکو مسلمانون نے پس کہا اونھون نے کہ ہم غلام ہین ابو سفیان کے اور تھے ہم قافلے مین اور وہ تو راہی قافلہ نیچے اس ٹیلے کے پس کر گئے
لوگ انکی ایذا سے اور فارغ ہوئے آنحضرتؐ اتنے مین اپنی نماز سے اور فرمایا مسلمانون سے کہ جب سچ کہا اونھون نے تو مارا تمنے انکو اور جب کہ جھوٹھ بولے
تو چھوڑ دیا تمنے پس عرض کی اصحاب ؓ نے یا رسول اللہ کہتے ہین یہ کہ آئے ہین قریش پس فرمایا آپ نے سچے ہین یہ آئے ہین قریش اپنا قافلہ بچانے کو پھر متوجہ ہوئے
آنحضرتؐ طرف اون تینون کے اور کہا اونسے کہان ہین قریش عرض کی اونھون نے پرے اس ٹیلے کے جو دیکھتے ہین آپ اسکو پس فرمایا حضرتؐ نے کتنے ہین وہ
کہا اونھون نے کہ بہت ہین پھر گنتی پوچھی انکی حضرتؐ نے کہا اونھون نے کہ نہین جانتے ہم یہ بات پھر پوچھا آپ نے کتنے اونٹ ذبح کرتے ہین وہ ہر روز عرض کی کبھو
کبھی دس اور کبھی نو پس فرمایا آپ نے کہ وہ لوگ مابین ہزار اور نو سو کے ہین پھر فرمایا آپ نے کہ کون کون آیا ہی مکے سے عرض کی اونھون نے کہ نہ باقی رہا کوئی وہ شخص کہ
ہو پاس اوسکے خرچ مگر آیا ہی اس لشکر مین پس متوجہ ہوئے حضرتؐ طرف لوگون کے اور فرمایا ڈال دیے مکے نے روبرو یہ ٹکڑے اپنے کلیجے کے پھر پوچھا اونسے
کیا لوٹ گیا کوئی انمین کا طرف مکے کے کہا اونھون نے کہ ہان لوٹ گیا ابی بن شریق ساتھ جماعت بنی زہرہ کے پس فرمایا حضرتؐ نے اوسکے حق مین کہ رہنمائی
کی اوسنے اورون کو اور نہ تھا ہدایت پانے والا اور نہین جانتا مین اوسکو دشمن خدا اور قرآن کا پھر فرمایا آپ نے کیا لوٹ گئے ہین کوئی اور بھی سوا انکے کہا اونھون
نے کہ ہان چلے گئے بنو عدی بن کعب بھی پس مشورت چاہی آپ نے اصحاب سے تعیین مقام منزل مین پس کہا حباب بن منذر نے یا رسول اللہ اگر اوترے ہین
یہان آپ بحکم الہی تو نہین ہمکو مجال ہٹنے اور بڑھنے کی اس جگہ سے اور اگر ہی یہ اپنی تجویز سے تو لڑائی مکر و فریب ہی تو نہین یہ جگہ مقام کی چلین آپ ہم سب کو طرف
اوس بڑے کنوئین کے کہ جانتا ہون مین شیرینی اور کثرت اوسکے پانی کی پس بنالینگے ہم حوض نیچے اوسکے اور بھر لینگے اوسکو پس پئین گے اور لڑینگے دشمنون
سے اور بند کر دینگے سوا اوسکے اور کنوئون کو روایت ہی عکرمہ بن عباس سے کہ آئے جبرئیلؑ اوسوقت پاس آنحضرتؐ کے اور کہا صلاح یہی ہی جو کہی حباب نے پس
فرمایا حضرتؐ نے ای حباب اچھی صلاح دی تو نے مجھکو پس چلے حضرتؐ وہانسے اوس طرف کو اور برسایا اللہ تعالی نے بہت پانی کہ دب گیا سب ریتا اوس میدان کا اور
آسان ہوا چلنا اوسپر اور کیچڑ ہو گئی لشکر قریش مین کہ سخت دشوار ہوا چلنا اونکو اور تھا درمیان اونکے اور ہمارے ٹیلا ریت کا اور ڈالی اوس رات اللہ تعالی نے
مسلمانون پر اونگھ پس سو گئے سب اور نہ تکلیف ہوئی انکو پانی کی طرف سے کہا ہی حضرت زبیرؓ نے کہ غالب ہوئی ہمپر اوس رات اسقدر نیند کہ گرتا تھا مین زمین پر

جب کہ ارادہ کرتا تھا مین بیٹھنے کا اور یہی حال تھا اوس رات آنحضرت صلعم اور سب اصحاب کا اور کہتے ہین سعد بن ابی وقاص کہ اگر کوئی اوس رات دھکا دیتا میری چھاتی مین گرانے کو تو گر پڑتا مین اور نہ اطلاع ہوتی مجکو اور کہتے ہین رفاعہ بن رافع بن مالک کہ غالب ہوئی نیند مجھپر اوس رات پس احتلام ہوا مجکو اور نہایا مین آخر شب مین غرض جب کہ آئے آنحضرت صلعم اوس جگہہ مین بعد پکڑنے سقون کے تو بھیجا عمار بن یاسر اور ابن مسعود کو پس پھرے یہ گرد اونکے لشکر کے اور آئے طرف آنحضرت صلعم کے پس عرض کی اونھون نے کہ یا رسول اللہ خوفناک اور گھبرائے ہوئے ہین وہ لوگ یہان تک کہ اگر بولنا چاہتا ہی گھوڑا اونکا تو مارتے ہین اوسکے مونہہ پر جب کرنے کو اور کیچڑ ہوگئی ہی اونکے لشکر مین پانی سے پھر فجر کو کہا نبیہ بن حجاج نے لشکر قریش مین بعد دیکھنے نشان انکے قدم کے اور تھا وہ بڑا کھوجی کہا یہ نشان قدم ہین ابن سمیہ اور ابن ام عبد کے جان لیا مینے کہ لائے ہین محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ساتھ اپنے بیوقوف ہماری قوم اور اہل یثرب کے پھر باعث بھوک کہا مینے کے کہا اوسنے یہ شعر شعر

لم یترک الجوع لنا مبیتا	لابد ان نموت او نمیتا

یعنی نچھوڑا بھوک نے واسطے ہمارے یہ کہ شب گذارین ہم ضرور ہی یہ کہ مرین ہم یا مارین ہم + کہا ہی ابو عبد اللہ نے کہ پڑھا مینے یہ شعر نبیہ کا آگے محمد بن یحیی بن سہیل کے پس کہا اوسنے بیشک تھے وہ بھوکے اسی طرح کہ کہا ہی مجسے میرے باپ نے اور سنا تھا اونھون نے نوفل بن معاویہ سے کہ کہتے تھے نوفل ذبح کیے تھے ہمنے اوس رات دس اونٹ اور بھونتے تھے ہم خیمون مین کباب اونکے کوہان اور کلیجی اور بہتر گوشت کے اور ڈرتے تھے مسلمانون کے شبخون سے پس نگہبانی کرتے رہے ہم تمام رات یہان تک کہ سنا فجر کو منبہ سے کہ کہا اوسنے اسفار کے وقت یہ رستے ہی کھوج ابن سمیہ اور ابن مسعود کے پھر سنا مینے کہ پڑھا اوسنے شعر مذکور پھر کہا اے معشر قریش جب کہ کل کو ہم مقابلہ کرین محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور اونکے اصحاب رضی اللہ عنہم سے تو بچانا اپنی قوم کے جوانون کو اور قتل کرنا اہل مدینہ کو پس لیجاوینگے ہم اونکو مکے مین تو مطلع ہوجاوینگے وہ اپنے گمراہ ہونے پر اور پھر نچھوڑینگے کبھی دین اپنے باپ دادون کا

مقیم ہونا لشکر اسلام کا چاہ بدر پر اور سائبان بنانا اصحاب کا واسطے حضرت صلعم کے پھر فجر کو آراستہ کرنا آنحضرت علیہ السلام کا لشکر کو واسطے لڑائی کے اور آنا لشکر قریش کا جنگ پر

مروی ہی کہ جب قائم ہوا اوس لشکر نصرت اثر کا چاہ بدر پر تو طیار کیا آپ کے ہوا خواہون نے ایک سائبان کھجور کی شاخون کا پس داخل ہوئے اوسمین آنحضرت صلعم اور ابو بکر رضی اللہ عنہ اور کھڑے ہوئے تلوار لٹکا کر اوسکے دروازے پر نگہبانی اور جان نثاری کو سعد بن معاذ پھر دوسرے دن فجر کو آراستہ کی آنحضرت صلعم نے صف اپنے اصحاب کی قبل آنے قریش کے پس آئے قریش درحالیکہ آنحضرت صلعم مشغول تھے صف بندی مین مثنوی

سپاہی تھا ہر ایک شیر ژیان — نہ شمشیر کا ڈر نہ خوف سنان
اگر تیغ سے اونکا ہو سر فگار — تو آنکھوں مین اونکی کھلے لالہ زار
کرین کوہ پر وار تلوار اگر — تو ہو خوف سے ریگ وہ سر بسر
کرین ابتدا گر بجنگ و جدل — تو پھیرین نہ سر از کمند اجل
موافق سب آپسمین بہر مصاف — زروے حقیقت نہ از روے لاف
مقابل کہین اونسے ہوتا جو کوہ — تو ہوتا ثبات قدم مین ستوہ
صف دشمن آتش کی ہوتی اگر — تو ہوتے سمندر سے وہ شادتر
اگر اونکو دریا مین پیش آئے جنگ — تو ہو وین نہنگا نہ جویاے جنگ

اور پھر دیا تھا مسلمانون نے حوض کو پانی سے اور ڈال دیے تھے آبخورے اوسمین قبر سے اور دیا آنحضرت صلعم نے نشان مہاجرین کا مصعب بن عمیر کو پھر کھڑا کیا اونکو بڑھا کر آنحضرت صلعم نے اوس جگہہ کہ منظور تھا کھڑا کرنا اونکا وہان پھر دیکھنے لگے آنحضرت صلعم صفون کو پس کھڑے ہوئے مسلمان مونہہ کرکے مغرب کو اور تھا آفتاب اونکی پشت پر اور کھڑے ہوئے تھے مشرک سامنے آفتاب کے اور تھا لشکر اسلام اوس وادی مین شام کی جانب اور کفار یمن کی جانب پس آیا ایک شخص اور عرض کی کہ یا رسول اللہ اگر کھڑا ہونا یہان موافق وحی کے ہی تو بہتر ورنہ خیر ہیے اس ٹیلے پر پس دیکھتا ہون مین ہوا ہے تیز کہ آتی ہی اوپر کی طرف سے اس وادی کے اور گمان کرتا ہون مین کہ وہ بھیجی گئی ہی آپ کی مدد کو پس فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ آراستہ کر چکا مین صفین اور کھڑا کر چکا مین نشان کو پس نہین بدلتا مین یہ مقام پھر دعا کی آنحضرت صلعم نے اللہ تعالی سے پس اوترے جبرئیل علیہ السلام جیسا کہ مذکور ہی قرآن مجید مین اذ تستغیثون ربکم فاستجاب لکم انی ممدکم بالف من الملئکۃ مردفین ○ یعنی جب تم لگے فریاد کرنے اپنے رب سے

تو و نیچا تمہاری پکار کو کہ مین مدد بھیجونگا تمہاری ہزار فرشتے لگاتار آنے والے پھر گذرے آنحضرت اوپر صفوف کے ملاحظے کو پس بڑھے صف سے سواد
بن غزیہ پس رکھی آپ نے لکڑی اپنی اونکے پیٹ پر اور پیچھے ہٹایا اونکو واسطے داخل ہونے صف کے پس کہا سواد نے مارا آپنے مجکو بے سبب قسم ہے
الله کی عوض دو مجکو اسکا پس کھولدیا آپ نے پیٹ اپنا اور کہا اوس سے عوض لو اپنا مجسے پس لپٹ گئے وہ آنحضرت سے اور بوسہ دیا اونکے شکم مبارک کو
پس کہا اونسے حضرت نے کس باعث کیا تمنے یہ کام عرض کی اونھون نے کہ درپیش ہی اسوقت کام جنگ کا تقدیر الہی سے اور خیال ہی مجکو اپنے مارے جانے کا
پس چاہا مینے کہ اخیر وقت میرا ملنا ہو آپ سے اور ملے بدن میرا آپکے بدن سے پس برابر کرتے تھے صفون کو آنحضرت اوسدن اپنی چوب دستی سے روایت ہے
حضرت علی کرم الله وجہہ سے کہ فرماتے تھے آپ درمیان خطبہ کے کوفے مین کہ مین بدر مین تھا جسوقت کہ نکالا تھا پانی کنوئین سے ناگاہ آئی ایسی تیز ہوا کہ نہ دیکھی
تھی مثل اوسکے کبھی یہانتک کہ گذر گئی پھر آئی دوسری آندھی اوسی طرح پھر بعد اوسکے تیسری پس تھی پہلی آندھی آمد جبرئیل علیہ السلام کی ساتھ ہزار فرشتون کے
رسول الله صلی الله علیہ وسلم کی مدد کو اور دوسری آمد میکائیل کی ہزار فرشتون سے پس کھڑے ہوئے یہ سیدھی جانب پر آنحضرت کے اور تھی تیسری آندھی آمد
اسرافیل کی ہزار فرشتون سے پس کھڑے ہوئے وہ اولٹی جانب پر اور تھا مین بھی اسی طرف پھر جب کہ شکست دی الله تعالی نے آپ کے دشمنون کو سوار کیا
مجکو آنحضرت نے اپنے گھوڑے پر پس گیا وہ چلنے سے پھر جب کہ چلا وہ ایکبارگی تو آپڑا مین اوسکی گردن پر پس پکارا مینے الله تعالی کو پس بچایا مجکو گرنے سے
یہانتک کہ سنبھل گیا مین زین پر اور کیا کام پڑا تھا مجکو گھوڑون سے کہ تھا مین بکریان رکھنے والا پھر شروع کیا مینے قتال اپنے اس ہاتھ سے یہانتک کہ سرخ
ہوگیا یہ بغل تک تمروی ہو کہتے اوسدن میمنہ آنحضرت پر ابوبکر صدیق رضی الله عنہ اور افسر مشرکون کے سوارون کا زمعہ بن اسود اور کہا ہی بعض نے حارث
بن ہشام کو اور اونکی میمنہ پر ہبیرہ بن ابی وہب اور میسرہ پر زمعہ بن اسود اور نزدیک بعض کے تھا میمنہ الا اونکا حارث بن عامر اور میسرہ والا اونکا عمرو بن عبد
ود اور کہا ہی بعض نے کہ نہ تحقیق ہوا جنگ بدر مین نام آنحضرت کے میمنہ اور میسرہ والون کا اور اسی طرح لشکر کفار کا اور یہی ثابت تر ہی اور تھا اوسدن نشان آنحضرت کا
بڑا سب سے درمیان مہاجرین کے کہ لیے تھے اوسکو مصعب بن عمیر اور نشان بردار قوم خزرج کے حباب بن منذر تھے اور نشان بردار اوسیون کے سعد بن معاذ
تھے اور اسی طرح تھے لشکر قریش مین بھی تین نشان ایک پاس ابو عزیز کے اور دوسرا پاس نضر بن حارث کے اور تیسرا پاس طلحہ بن ابی طلحہ کے پھر شروع کیا اوسدن خطبہ
آنحضرت نے پس حمد وثنا کی الله تعالی کی پھر حکم کیا لوگون کو جہاد کا اور برانگیختہ کیا اونکو اسپر اور ترغیب دی اونکو اوسکے ثواب کی پس فرمایا اما بعد حمد وصلوۃ کے
پس مین اوبھارتا ہون تمکو اوس بات پر کہ اوبھارا ہی تمکو اوس بات پر الله تعالی نے اور روکتا ہون اون کامون سے کہ روکا ہی الله تعالی نے بیشک بڑی ہی شان
الله تعالی کی حکم کرتا ہی وہ حق بات کا اور دوست رکھتا ہی وہ صدق کو اور دیتا ہی نیک کام والون کو مرتبہ نزدیک اپنے کہ ذکر کرتے ہین وہ اونکا آپسمین اور بڑائی
ڈھونڈھتے ہین وہ اوسمین اور بیشک صبح کی ہی تمنے بیچ راہ خدا کے اور نہین قبول کرتا الله تعالی کسی سے اپنی راہ مین مگر وہ کام کہ ہو صرف واسطے اوسکے اور سبب
صبر کے مقام خوف مین دور کرتا ہی الله تعالی رنج وغم کو دنیا مین اور عنایت کرتا ہی نجات اخروی کو اور موجود ہی درمیان تمہارے نبی الله کا کہ ڈراتا ہی تمکو اور
حکم کرتا ہی تمکو پس حیا کرو آج کے دن اس بات سے کہ مطلع ہو الله تعالی تمہارے اوس کام پر کہ غصے ہو بسبب اوسکے تمپر بیشک فرمایا ہی الله تعالی نے
لَمَقْتُ اللّٰهِ اَكْبَرُ مِنْ مَّقْتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ یعنی البتہ الله بیزار ہوتا تھا زیادہ اس سے جو تم بیزار ہولے اپنے جی سے دیکھو اون احکام الہی کو جو بھیجے
ہین تمکو اپنی کتاب مین اور ظاہر کین تمپر نشانیان اپنی اور عزت دی تمکو بعد ذلت کے پس مضبوط رہو اوسپر راضی رہیگا تمسے رب تمہارا اور پورے ادا کرو آزمایش
الہی مین اس جگہ ساتھ بجالانے اوسکا م کے کہ مستحق ہو وعدۂ رحمت الہی اور مغفرت اوسکی کے بیشک وعدہ اوسکا سچا اور قول اوسکا واقع اور عذاب اوسکا سخت ہے
حاضر مین سب ہم تم آگے الله حی قیوم کے کہ طرف اوسکے ہی پشت پناہ ہماری اور اوسی پر ہی توکل اور اعتصام ہمارا اور طرف اوسی کے ہی لوٹنا ہمارا آخر کو
مغفرت کرے الله تعالی واسطے میرے اور سب مسلمانون کے روایت ہی کہ جب دیکھا آنحضرت نے قریش کو آتے ہوئے اوس طرف دی سے اور ظاہر ہوا تھا
پہلے سب سے زمعہ بن اسود گھوڑے پر اور بعد اوسکے بیٹا اوسکا اور پھیراتا تھا اپنے گھوڑے کو تا کہ ظاہر کرے لوگون مین قدر اور منزلت اپنی پس دعا کی
آنحضرت نے کہ اے الله اوتاری تونے مجھپر کتاب اور حکم کیا مجکو جہاد کا اور وعدہ کیا مجسے ایک کا ان دو فرقون مین سے اور نہین خلاف ہوتا وعدہ تیرا اے الله

یہ قریش ہیں کہ آئے ہیں واسطے ظاہر کرنے بڑائی اور تکبر اپنے کے لڑتے ہیں تجھسے اور جھٹلاتے ہیں تیرے رسول کو ای اللہ مانگتا ہوں میں مدد تیری جو وعدہ کی تھی
تو نے مجھسے ای اللہ مصیبت زدہ کر انکو دن میں پھر ظاہر ہوا عتبہ بن ربیعہ سوار سرخ اونٹ پر پس فرمایا آنحضرت صلعم نے اوسکو دیکھکر کہ اگر ہوے کسی شخص میں پاس لشکر کی
بہتری تو ہوتی بیچ سوار اس سرخ اونٹ کے اگر مانتے یہ لوگ کہنا اسکا تو ہدایت پاتے مروی ہے کہ ایما بن رحضہ نے بھیجا تھا طرف قریش کے اپنے بیٹے کو دس اونٹ
دیکر جب کہ گذرے تھے وہ اوسکی طرف سے بطور ہدیے کے اور کہلا بھیجا تھا کہ اگر حاجت ہو تمکو مدد کی ساتھ ہتھیار اور لوگوں کے تو طیار ہیں ہم لوگ اسکام کو
اور نہیں خوف ہمکو اگر لڑو تم آدمیوں سے اور اگر لڑو تم اللہ سے جیسا کہ فرماتے ہیں محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم تو نہیں ہم میں کسیکو طاقت مقابلہ الہی کی
روایت ہے خفاف بن ایما بن رحضہ سے کہ کہا اوسنے نہ تھی میرے باپ کو کوئی شی محبوب تر صلح کروا دینے سے درمیان لوگوں کے پس جب کہ گذرے قریش
ہمارے طرف سے تو بھیجا اوسنے مجھکو ساتھ دس اونٹوں کے دعوت واسطے اونکے پس لایا میں اونکو اور پیچھے چلا میرے باپ میرا پس لا دیے وہ اونٹ قریش کو
پس ذبح کیے اونھوں نے اور تقسیم کیا گوشت اونکا ہر گروہ میں پس آیا باپ میرا پاس عتبہ بن ربیعہ کے کہ وہ اوسدن سردار تھا اون لوگوں کا پس کہا اوسسے
ای ابو الولید کیا باعث ہے اس آنے کا کہا اوسنے نہیں معلوم مجھکو واللہ مغلوب ہوا میں ان لوگوں سے پھر کہا میرے باپ نے کہ تو سردار ہے اس جماعت کا کون
مانع ہے تجھکو کہ لوٹا لیجاوے تو ان لوگوں کو اور لے لے اپنے ذمے پر خون بہا اپنے حلیف کا اور بدلا اوس مال کا کہ لے گئے ہیں اوسکو مسلمان موضع نخلہ میں پس تقسیم
کر دے تو اوسکو اپنی قوم پر اور واللہ نہیں چاہتے یہ لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے مگر یہ بات اور واللہ ای ابو الولید نہیں لڑتے تم محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور
اصحاب اونکے سے مگر ہے یہ لڑائی تمہاری اپنی جانوں سے ہی مروی ہے کہ نہ سردار بنا کوئی بے صرف مال کے مگر عتبہ بن ربیعہ کہ سردار ہوا بسبب خوش اخلاقی
اور دانائی اپنی کے کہتے ہیں جب کہ کھڑے ہوئے کفار مقابل ابرار کے تو بھیجا آنحضرت صلعم نے اونکی طرف جناب عمر بن خطاب رض کو واسطے فہمایش اور لوٹ جانے کے پس
فرمایا کہ لوٹ جاؤ تم اور دست لڑو مجھسے پس لڑنا مجھسے غیر کا سوا تمہارے محبوب تر ہے مجھکو اس سے کہ لڑو تم مجھسے اور لڑنا میرا غیر سے سوا تمہارے خوش آتا ہے
مجھکو بہ نسبت تمسے لڑنے کے پس کہا جناب عمر رض نے اونسے جاکر پیام رسالت مآب کا کہا ابو جہل نے واللہ نہ لوٹینگے ہم بعد پانے اپنی قدرت کے تیرا اوسے
نہ طلب کرینگے نشانی کو بعد معاینے کے تاکہ نہ روکے پھر کوئی قافلہ ہمارا بعد اس مرتبے کے روایت ہے کہ بڑھے چند آدمی لشکر قریش سے طرف حوض مسلمانوں کے کہ ان
اونمیں حکیم بن حزام بھی پس روکنا چاہا اونکا مسلمانوں نے لیکن ارشاد کیا حضرت صلعم نے کہ مت روکو اور نہ منع کرو اونکو آنے سے پانی پر پس پیا اونھوں نے
خوب پانی اوس حوض کا پس واللہ مارا گیا ہر وہ شخص کہ پیا تھا اوسنے پانی اوس حوض سے سوا حکیم بن حزام کے روایت ہے کہ نجات پائی حکیم نے واقع ہونے سے
ہلاکت میں دو بار بسبب اس بات کے کہ ارادہ کیا تھا اللہ تعالی نے واسطے اونکے خیر و برکت کا ایک اونمیں کا جب تھا کہ نکلے آنحضرت صلعم مکے سے بقصد ہجرت کے
اور بیٹھے تھے اوس رات مشرک گرد آپ کی خوابگاہ کے حفاظت کو اور تھے اونمیں حکیم بن حزام بھی پس پڑھی آپ نے نکلتے وقت سورۂ یٰسین اور انکو دیکھکر اور
ڈال کچھ مٹی انکے سروں پر پھونک کے پس مارے گئے وہ سب لوگ سوا حکیم بن حزام کے اور دوسری بار جنگ بدر میں کہ پیا اونھوں نے پانی اوس حوض کا
ساتھ اور لوگوں کے پس مارے گئے سب پینے والے اوس پانی کے مگر حکیم بن حزام پھر جب کہ متفق ہوئے قریش لڑائی پر تو بھیجا عمیر بن وہب جمحی کو کہ تھا
اہل تخمین میں سے تاکہ معلوم کرے پھر کروہ شمار لشکر ابرار کا پھرا وہ گھوڑے پر گرد لشکر ابرار کے فراز و نشیب میں وادی کے پھر پھرا اوس جنگل میں تاکہ تحقیق کرے
مسلمانوں کو کہ نہیں اور کہیں کمین میں چھپے ہوئے پس جب کہ نہ دیکھا کوئی سوا انکے تو پھر آیا اور تخمین کی اوسنے اور کہا کچھ اوپر تین سو آدمی ہیں ساتھ ستر اونٹ
اور دو گھوڑوں کے پھر کہا ای معشر قریش اونٹ مدینے کے اوٹھالے دشالے ہیں موت کے یہ وہ لوگ ہیں کہ نہیں پناہ اور آسرا انکو سوا اپنی تلواروں کے نہیں دیکھتے ہو
نکالتے ہیں زبانیں اپنی مانند افعیوں کے واللہ نہیں جانتا ہیں کہ مارا جاوے کوئی انمیں کا جب تک کہ نہ مارے وہ اپنے مقابل کو پس اگر مارے گئے یہ بعد اسکے کہ
مارے اونھوں نے آدمی ہمارے برابر اپنے پس نہ رہیگا لطف زندگی کا بعد اونکے اور مزا دنیا کا پس صلاح کر لو تم اس باب میں روایت ہے کہ جب کہی قریش سے یہ بات
عمیر بن وہب نے تو بھیجا اونھوں نے دوبارہ اسامہ جشمی کو جو بڑا شہسوار تھا کفار کا پس گرد پھرا وہ آنحضرت صلعم اور اصحاب رض کے پھر آیا اپنے لشکر میں کہا اوس سے
لوگوں نے کہ کیا دیکھا تو نے کہا اوسنے واللہ نہ دیکھا میں نے کوئی حیلہ اور نہ کوئی عدد اور نہ حلقہ نہ کراع مگر واللہ دیکھا ہے ایسی قوم کو کہ نہیں لوٹنا چاہتے طرف اپنی قوم

طلب کرتے ہین سب موت کو نہین واسطے اونکے پناہ اور بچاو سوا اونکی تلوارون کے از رتے ہین مانند لشکرون کے نیچے ڈھالون کے پھر کہا خوف ہے مجھکو کہ اے مین
جیسے ہون اور لوگ اونکی و لیسی ہی مین پس پھرا وہ دوبارہ اوس وادی مین اور لوٹ آیا پس کہا اوسنے نہین کہ اونکو سوا اونکے پس سچ ہے لڑنا ساتھ اونکے مروی ہے کہ جب سنا
حکیم بن حزام نے یہ کلام عمیر بن وہب کا تو آئے پاس عتبہ بن ربیعہ کے پس کہا اے ابو الولید تو سردار اور بڑا قریش کا ہے پس کیا صلاح تیری ہے کہ کیے تو وہ کام کہ ذکر خیر
رہے تیرا آخر زمانے تک جیسا کہ کیا تو نے عکاظ کے دن کہ سردار تھا اوس دن عتبہ آدمیون کا پس کہا اوسنے حکیم سے کیا ہے وہ کام اے ابو خالد پس کہا حکیم نے کہ لوٹا لیجا تو
آدمیون کو اور لے اپنے ذمے پر خون بہا اپنے حلیف کا اور وہ مال جو لے لیا ہے مسلمانون نے قافلہ قریش کا بطن نخلہ مین کہ نہیں غرض تم لوگون کی سوا اسکے کچھ محمد صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم سے کہ لو خون اور مال اپنے قافلے کا پس کہا عتبہ نے کہ ذمہ داری کی مینے اس بات کی اور گواہ کیا تجکو اس بات پر پھر سوار ہوا عتبہ اونٹ پر اور پھرا
درمیان قریش کے کہتا تھا اے قوم مانو کہنا میرا اور مت لڑو اس شخص اور اسکے اصحاب سے ادا کرونگا وہ خونبہا اور مال لٹا ہوا میرے سر پر اور یہ سب نامردی میرے
ذمے پر کہ مسلمانون مین بہت لوگ اہل قرابت تمہارے ہین ہمیشہ دیکھینگے لوگ تمہارے اپنے باپ بھائی کے قاتل کو پس باقی رہیگی خونریزی اور کینا داری ہمیشہ اور
وفا لائے گے تم یہان تک کہ نہ رہیں یہ تم مین سے برابر ہے اور نہیں بے فکر ہین تمہاری شکست سے پس نہین غرض تمہاری مگر خون ان اور لوٹے ہوئے مال کا پس
ذمہ کرتا ہون مین اوسکے ادا کا اور پر اپنے اے قوم اگر کاذب ہین محمد اپنے دعوے مین تو کفایت کرینگے تمکو اور پر اونکے عوام عرب اور قبائل کے اور اگر ہوئے بادشاہ تو
آسایش ہوگی تمکو اپنے بھتیجے کی سلطنت مین اور اگر ہوئے وہ نبی تو ہوگے تم نیک ترین سب لوگون مین بسبب اونکے اے لوگو مت لوٹاؤ نصیحت میری اور مت بیوقوف
بناؤ مجکو کہ خیر خواہ تمہارا ہون پس جب کہ سنا ابوجہل نے یہ کلام عتبہ کا تو کہا اپنے دل میں بسبب حسد کے کہ اگر لوٹ گئے آدمی کہنے عتبہ کے سے تو ہو جائیگا یہ سردار
لوگون کا اور ہے یہ شخص بڑا دھیما اور معتبر پھر کہا عتبہ نے اے لوگو قسم دیتا ہون مین تمکو اللہ تعالی کی کیا کرتے ہو تم مقابلہ اون مونہون کا جو ہیں مانند چراغون کے گویا کہ
وہ مونہہ ہین سانپون کے پس جب کہ فارغ ہوئے عتبہ اپنے کلام سے تو کہا لوگون سے ابوجہل نے کہ عتبہ تمسے کہتا ہے یہ بات اسواسطے کہ بیٹا اوسکا ساتھ مسلمانون
کے ہے اور محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم چچازاد بھائی اوسکے ہین اور وہ برا جانتا ہے قتل اپنے بیٹے اور چچازاد بھائی کا اے عتبہ واللہ بدل گیا جادو تیرا اور نامرد ہوا تو یہاں
آکر اب ڈرتا ہے تو ہمکو اور چاہتا ہے لوٹا لیجانا ہمارا اور واللہ نہ لوٹینگے ہم یہان تک کہ فیصلہ کرے درمیان ہمارے اللہ تعالی پس غصے ہوا عتبہ اوسکے کلام
اور کہا اے رنگنے والے اپنے سرین کے اب عنقریب ظاہر ہو جائیگا کہ کون ہم مین کا نامرد زائد ہے اور جان لینگے قریش کہ کون نامرد اور بگاڑنے والا ہے اپنی قوم کا پھر گیا
ابوجہل پاس عامر بن حضرمی کے جو بھائی تھا مقتول نخلہ کا پس کہا اوسنے یہ حلیف تیرا عتبہ چاہتا ہے کہ لوٹا لیجانا سبکا اور تو دیکھ رہا ہے بھائی کا آج کے دن سامنے
اور شرمندہ ہوتا ہے درمیان لوگون کے کہ لیا ہے اوپر اپنے خونبہا تیرے بھائی کا اور گمان کیا ہے تجکو کہ تو راضی ہو جائیگا لینے پر خونبہا بھائی کا کیا نہین شرماتا تو
دیت لینے سے درحالیکہ قادر ہوا ہے تو اپنے بھائی کے قاتل پر پس کھڑا ہوا وہ اور پکارا لوگون مین مارا جانا اپنے بھائی کا پس کھڑا ہوا عامر بن حضرمی اور برہنہ
پھر ڈالا اوپر اپنے سرین کی خاک کو اور چلانے لگا کہ وا عمراہ اور ارادہ کیا اسمین عتبہ کے شرمانے کا کہ وہ حلیف تھا عامر کا درمیان قریش کے پس بگڑ گئی
صلاح لوگون کی اوس بات مین کہ کہی تھی عتبہ نے اور قسم کھائی عامر نے کہ نہ لوٹونگا یہان تک کہ قتل کرون کسیکو اصحاب محمد سے اور پکارا نے عمیر بن وہب
سے کہ پراگندہ کر تو مسلمانون کو پس سوار ہوا عمیر اور آیا طرف مسلمانون کے تاکہ توڑے صف اونکی لیکن ثابت رہے مسلمان اور نہ ٹوٹی صف اونکی پھر حملہ کیا ابن حضرمی
نے اوپر مسلمانون کے پس شروع ہوئی لڑائی روایت ہے کہ جب پھیر دیا ابوجہل نے لوگون کو صلاح عتبہ سے اور برانگیختہ کیا اونکو عامر بن حضرمی نے تو پھر سوار ہوا ابن
گھوڑے پر پس نکلے اسکے مقابلے کو پہلے سب سے مہجع غلام حضرت عمر کے پس شہید کیا اونکو عامر نے اور تھے پہلے شہید انصار مین سے اوس دن حارثہ بن سراقہ
کو قتل کیا اونکو حبان بن عرقہ نے اور نزدیک بعض کے عمیر بن حمام ہین کہ قتل کیا اونکو خالد بن اعلم عقیلی نے مروی ہے کہ حضرت عمر فرماتے تھے اپنے عہد مین عمیر بن وہب
سے کہ تو اندازہ کرتا تھا ہمارا واسطے مشرکون کے بدر مین جبکہ جاتا تھا تو بلندی اور پستی مین اوس وادی کے اور مین دیکھتا تھا تیرے گھوڑے کو مانند ہولنے کے
اور خبر دی تھی تونے مشرکون کو کہ نہین واسطے مسلمانون کے کچھ مددگار کمینگاہ مین پس کہا عمیر نے ہان قسم اللہ تعالی کی اے امیر المومنین نامراد ہوا تھا مین
اوس دن لیکن عنایت کیا اللہ تعالی نے مجکو اسلام اور ہدایت کی مجکو پس فرمایا حضرت عمر نے کہ سچ کہا تو نے روایت ہے کہ کہا عتبہ نے حکیم بن حزام سے کہ نہین

خلاف کرتا کوئی سوا ابوجہل کے جاؤ پاس اوسکے اور کہو اوس سے کہ عتبہ ذمہ داری کرتا ہی اپنے حلیف کے خونبہا کی اور دیتا ہی مال لوٹا گیا اونکا کہا حکیم نے پس آیا مین پاس ابوجہل کے درحالیکہ وہ خوشبو لگاتا تھا اور رکھی تھی زرہ اوسکے سامنے پس کہا مینے بھیجا ہی مجکو عتبہ نے طرف تیرے اسکام کو پس غصے ہوا وہ مجھپر اور کہا کیا نہین پایا عتبہ نے کوئی پیغام لانے والا سوا تیرے پس کہا مینے واللہ اگر بھیجتا کوئی مجکو سوا اوسکے تو نہ آتا مین ہرگز لیکن آیا ہون مین لوگون کی خیرخواہی کو اور تھا ابوالولید سردار قوم کا پس غصے ہوا دوسری بار ابوجہل اور کہا کہتا ہی تو آپکو سردار قوم کا پس کہا مینے کہتا ہون مین اس بات کو پاس قریش پس کہا ابوجہل نے عامر سے کہ چلا دے واسطے قصاص اپنے بھائی کے اور کہا عتبہ جو کہتا ہی بلاؤ اوسکو سنو پس کہا سب مشرکون نے یہی قول عتبہ کے حق مین اور خوش ہوا ابوجہل بسبب اختلاف مشرکون کے قول عتبہ مین کہا حکیم بن حزام نے پس آیا مین پاس منبہ بن حجاج کے پس کہا مینے اوس سے وہ کہ کہا تھا ابوجہل سے پس پایا مینے اوسکو بہتر ابوجہل سے اور کہا اوسنے کہ اچھے کام مین آیا ہی تو اور اچھی بات کہی ہی عتبہ نے پس لوٹ آیا مین طرف عتبہ کے تو پایا اوسکو غصے مین قریش کی باتون سے پس اوترا عتبہ اپنے اونٹ سے اور پھرا سب لشکر مین کہ حکم کرتا تھا لوگون کو نہ لڑنے کا پس نہ مانا کسی نے اور مستعد ہوئے جنگ پر پس آیا عتبہ اپنے مقام پر پس پہنی زرہ اپنی پس نہ ملا لشکر مین کوئی خود اوسقدر بڑا کہ آوے اوسکے سر پر پس لاچار ہو کر پٹکا باندھا اوسنے سر سے پھر چلا لگے ساتھ اپنے بھائی شیبہ اور اپنے بیٹے ولید کے پس دیکھا ابوجہل کو اور پیادہ اسپ کے کہ پھرتا تھا لشکر مین پس جب کہ قریب ہوا عتبہ کے تو نکالی اسنے تلوار اپنی اور کہا واللہ مارونگا مین اس تیری گھوڑی کو پس کاٹ دین کونچین ابوجہل کی گھوڑی کی پس گر پڑا وہ کہا عتبہ نے پیادہ رہ کہ نہین ہی دن سواری کا اسواسطے کہ پیادہ ہین اکثر لوگ تیری قوم کے اور کہا عتبہ نے ابوجہل سے کہ قریب ظاہر ہوگا کون ہم مین کا بدخواہ قوم ہی پھر نکل کر طلب کیا عتبہ نے مقابل کو درحالیکہ تھے آنحضرت صلعم عریش مین اور کھڑے تھے اصحاب کرام اپنی صفون مین پس لیٹ گئے تھے آنحضرت بسبب غلبۂ خواب کے اور حکم کیا تھا اصحاب کو کہ مت لڑنا بے اجازت میری اور اگر آوین تمپر کافر تو مارنا تیر اونکو اور مت لڑنا تلوارون سے پس پکارا حضرت ابوبکرؓ نے کہ یا رسول اللہ قریب ہو گئے ہمارے کفار پس بیدار ہوئے آنحضرت اونکے پکارنے سے اور دکھایا تھا آپکو اللہ تعالی نے خواب مین جماعت کفار کی تھوڑی اور کم جانا مسلمانون نے بھی اونکو دیکھکر پس اوٹھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عریش مین درحالیکہ پھیلائے ہوئے تھے دست مبارک اپنے آگے اللہ تعالی کے واسطے مانگنے وعدۂ فتح کے اور کہتے تھے کہ ای اللہ اگر مغلوب ہوئے یہ مسلمان تو نہ ظاہر ہوگی شرک اور نہ رہیگا کوئی اوپر دین کے پس کہا حضرت ابوبکرؓ نے کہ یا رسول اللہ قسم ہی کہ بیشک پورا کریگا آپکی اللہ تعالی اور روشن کریگا مونہہ آپکا اور کہا ابن رواحہ نے یا رسول اللہ مین ایک صلاح دیتا ہون آپکو اور آنحضرت مشغول تھے ساتھ اللہ کے بیشک اونکی صلاح سے پس فرمایا آنحضرت صلعم نے ای ابن رواحہ کیا طلب کرون مین اللہ سے وعدہ اوسکا کہ نہین خلاف کرتا وہ وعدے مین غرض جب کہ نکلا عتبہ لڑائی کو تو کہا اوس سے حکیم بن حزام نے کہ توقف کر ای عتبہ منع کرتا تھا تو اوس کام سے اب ہوتا ہی خود شروع کرنے والا اوسکا روایت ہی خفاف بن ایما سے کہ کہا اونھون نے دیکھا مینے اصحاب آنحضرت صلعم کو بدر مین کہ آراستہ کی تھین صفین اپنی اور نہ نکالی تھی کسی نے تلوار بلکہ آمادہ تھے ساتھ تیر و کمان کے ملے ہوئے آپسمین اور برہنہ تھین تلوارین دوسرون کے ہاتھون مین وقت ظاہر ہونے کے پس تعجب کیا مینے اس بات سے پھر پوچھا ایک مہاجر سے بعد اسکا بعد جنگ کے پس کہا اوسنے کہ حکم کیا تھا ہمکو آنحضرت صلعم نے کہ نہ نکالین ہم تلوارین یہانتک کہ گھیرین ہمکو کفار مروی ہی جب کہ مقابل ہوئے لوگ تو کہا اسود بن عبدالاسد مخزومی نے کہ عہد کرتا ہون مین اللہ تعالی سے کہ پیونگا مین پانی مسلمانون کے حوض کا یا گرا اور توڑونگا مین اوسکو یا مارا جاؤن قریب اوسکے پس آیا اسود حملہ کر کے پاس حوض کے پس بڑھے اوسکے روکنے کو حضرت حمزہ بن عبدالمطلب اور ماری اوسکے ایک تلوار کہ قطع ہو گیا پانون اوسکا پس گرا اسود اور چلا طرف حوض کے گھسٹتا ہوا اور جا پڑا حوض مین اور پیا پانی اوسکا پس قتل کیا اوسکو حضرت حمزہ نے جھپٹ کر وہین حوض مین اور کفار دیکھ رہے تھے اپنی صفوف سے اور جانتے تھے کہ غالب ہونگے وہ لوگ +

منع کرنا آنحضرت صلعم کا انصار کو واسطے جانے کے پہلے سب سے لڑائی مین اور نکالنا مہاجرین کا لڑائی کو اور غالب آنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت حمزہ اور حضرت عبیدہ کا کافرون کے سردارون پر پھر حملہ کرنا کفار کا طیش کھا کے لشکر اسلام پر اور آنا فرشتون کا مدد پر آسمان سے اور جان بازی حضرت علی وغیرہ اصحاب کرام کی +

پھر نکلا عتبہ اور شیبہ اور ولید اپنی صف سے میدان کی طرف اور طلب کیا اپنے مقابلوں کو پس نکلے انسے لڑنے کو تین جوان انصار کے کہ تھے وہ تینوں بیٹے عفرا کے معاذ اور معوذ اور عوف قبیلہ بنی حارث کے اور کہا بعضوں نے کہ تیسرا اونمین کا عبد اللہ بن رواحہ تھا لیکن ثابت ہی نزدیک ہمارے تینوں بیٹے عفرا کے ہیں پس چاہا کہ آنحضرت نے اس بات سے اور مکروہ جانا کہ اول جنگ اسلام مین تہمین ہون انصار کفار کے ہاتھ سے اور دوست رکھتے تھے یہ کہ ہو بلا آپکا اپنے بنی اعمام اور قوم پر پس حکم کیا اونکو کہ لوٹ آوین صف مین اپنے مقامون پر اور دعا دی اونکو پھر پکارا کسی مشرک نے کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھیج ہمارے مقابل ہماری قوم سے پس فرمایا آنحضرت نے کہ ای بنی ہاشم کھڑے ہو اور لڑو واسطے حق کے کہ بھیجا ہی اللہ تعالی نے ساتھ اوسکے تمہارے نبی کو اور آئے ہیں یہ کفار ساتھ جھوٹ دعوے کے کہ بجھاوین نور اللہ تعالی کا پس کھڑے ہوئے حضرت حمزہ بن عبد المطلب اور حضرت علی بن ابی طالب اور حضرت عبیدہ بن حارث بن عبد المطلب بن عبد مناف اور گئے یہ تینوں اونکی طرف پس کہا اونسے عتبہ نے کہ کون ہو تم لوگ اور نہ جانا تھا اونکو عتبہ نے بسبب پوشیدہ ہونے اونکے چہرون کے خود وغیرہ سے پس کہا انسے اگر ہو تم برابر ہمارے پس لڑینگے ہم تم سے پس کہا حضرت حمزہ نے کہ مین شیر ہون اللہ اور اوسکے رسول کا حمزہ بن عبد المطلب پس کہا عتبہ نے تو بہتر مقابل ہمارا ہی اور برابر ہی ہمارے حسب و نسب مین پھر کہا عتبہ نے مین شیر ہون اپنے حلیفون کا اور کون ہین یہ دو شخص ساتھ تیرے کہا حضرت حمزہ نے یہ علی بن ابی طالب اور عبیدہ بن حارث ہین کہا عتبہ نے اچھے ہین یہ دو مقابل بھی پھر کہا عتبہ نے اپنے بیٹے سے کہ آگے بڑھ اے ولید پس آگے ہوا یہ اور آئے واسطے مقابلے کے حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور تھے کوتاہ قد پس جوٹین کین آپس مین دونون نے اور قتل کیا اوسکو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے پھر بڑھا عتبہ اور مقابل ہوئے اوسکے حضرت حمزہ پس لڑے دونون یہان تک کہ مارا اوسکو حضرت حمزہ نے پھر مقابل ہوا شیبہ عبیدہ بن حارث کے اور یہ کبیر السن تھے اصحاب مین پس زخمی کیا پاؤن اونکا شیبہ نے اپنی تلوار کی نوک سے کہ کٹ گیا عضلہ اونکی پنڈلی کا اور ہڈی اور گر پڑے میدان مین پھر آئے حضرت حمزہ اور حضرت علی بعد قتل اپنے مقابلون کے مدد عبیدہ کو پس قتل کیا اونکے مقابل شیبہ کو بھی اور اوٹھا لائے عبیدہ کو میدان سے پاس صف اسلام کے اور بہتا تھا مغز اونکی ہڈی کا پس کہا عبیدہ نے یا رسول اللہ کیا نہین ہون مین شہید فرمایا آپنے ہان تو شہید ہی پھر فرمایا قسم خدا کی اگر ہوتے ابو طالب زندہ تو جان لیتے کہ ہم لوگ مستحق زیادہ ہین اونکے اس قول کے شعر

كَذَبْتُمْ وَبَيْتِ اللهِ نُخْلِي مُحَمَّدًا	وَلَمَّا نُطَاعِنْ دُونَهُ وَنُنَاضِلِ
وَنُسْلِمُهُ حَتَّى نُصَرَّعَ حَوْلَهُ	وَنَذْهَلَ عَنْ أَبْنَائِنَا وَالْحَلَائِلِ

یعنی جھوٹھ کہا تمنے قسم بیت اللہ کی کہ تنہا چھوڑینگے محمد کو حالانکہ نیزہ زنی کی ہمنے آگے اوسکے اور نہ تیر اندازی کی ہمنے اور تابعداری کرینگے ہم اوسکی یہان تک کہ مارے جاوین ہم گرد آپکے ۲ اور غافل ہو جاوین ہم اپنے بیٹون اور بیبیون سے ۲ اور نازل ہوئی ان لوگون کے حق مین یہ آیت کریمہ هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ یعنی یہ وہ دو شخص مقابل ہین کہ جھگڑتے ہین بیچ مقدمے اپنے رب کے ۲ اور حضرت حمزہ بڑے تھے آنحضرت سے عمر مین چار برس اور حضرت عباس تین برس اور مروی ہی کہ جب نکلا عتبہ لڑائی کو تو چاہا اونکے بیٹے ابو حذیفہ نے کہ نکلے اپنے باپ سے لڑنے کو پس کہا اونسے آنحضرت نے کہ ٹھہرو تم میدان مین اور توقف کرو پس جب کہ نکلے اور لوگ لڑنے کو تو مدد کی اونکی حذیفہ نے ساتھ ضرب کے اپنے باپ پر اور کہا ہی کہ شیبہ بڑا تھا عتبہ سے تین برس اور مروی ہی کہ ابو جہل نے دعا مانگی جنگ بدر مین اس طرح کہ ای اللہ خراب کر ہم مین قاطع رحم کو اور جو کہ لاوے طرف ہمارے وہ بات کہ نہ جانتے ہون اوسکو پس اوتاری اللہ تعالی نے یہ آیت کریمہ إِنْ تَسْتَفْتِحُوا فَقَدْ جَاءَكُمُ الْفَتْحُ وَإِنْ تَنْتَهُوا فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ وَإِنْ تَعُودُوا نَعُدْ وَلَنْ تُغْنِيَ عَنْكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْئًا وَلَوْ كَثُرَتْ وَأَنَّ اللهَ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ ○ یعنی اگر تم چاہتے ہو فیصلہ پس پہنچا تمکو فیصلہ اور اگر باز آؤ تو تمہارا بھلا ہی اور اگر پھر کروگے تو ہم بھی پھر کرینگے اور کام نہ آویگا تمکو تمہارا جتھا کچھ اگرچہ بہت ہون اور جانو کہ اللہ ہی ساتھ ایمان والون کے ۲ مروی ہی شعبہ سے جو مولی ہین حضرت ابن عباس کے کہ کہتے تھے جب کہ مقابل ہوئے لوگ تو واقع ہوئی آنحضرت پر حالت نیند کی پھر بیدار ہوئے آپ اور بشارت دی مسلمانون کو آنے جبرئیل کی ساتھ فرشتون کے میمنہ اسلام مین اور میکائیل کی ساتھ اور لشکر کے میسرہ کی طرف اور آئے اسرافیل ہمراہ ایک لشکر کے ہزار فرشتون سے اور اوسدن ابلیس ظاہر ہوا تھا بیچ صورت سراقہ بن جعشم مدلجی کے اور برانگیختہ کرتا تھا کفار کو لڑائی پر اور کہتا تھا اون سے

نہ غالب آئیگا تمپر کوئی آدمی پس جب دیکھا اوس دشمن خدا نے فرشتون کو تو بھاگ گیا پیچھے اور کہا مین جدا ہون تمسے کہ دیکھتا ہون اوس چیز کو کہ نہین دیکھتے تم پس لپٹ گئے اوس سے حارث بن ہشام کہ روکین اوسکو اور گمان کیا تھا کہ یہ سراقہ ہی پس جب کہ سنا کلام اوسکا تو مارا شیطان نے ایک دھکا انکی چھاتی پر کہ گر پڑے حارث اور نکل گیا شیطان یہان تک کہ گھسا جا کر دریا مین اور اوٹھائے ہاتھ اپنے دعا کو اور کہا ای رب پورا کر مجسے وعدہ اپنا پھر ابوجہل نے ورغلانا لوگون کو واسطے لڑائی کے اور کہا نہ دھوکا دے تمکو بھاگنا سراقہ کا کہ وہ ملا تھا محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور اونکے اصحاب رض سے عنقریب معلوم ہوگا کہ جب پوچھینگے ہم لوٹ کر موضع قدید مین تو کیا کرینگے ہم اوسکی قوم سے اور نہ خوف مین ڈالے تمکو مارا جانا عتبہ اور شیبہ اور ولید کا کہ جلدی کی اونھون نے اور اترائے اپنے لڑنے مین قسم اللہ لوٹینگے ہم آج جب تک کہ نہ باندھ لین محمد اور اونکے اصحاب کو رسیون مین پس نہ قتل کرو کسیکو اونمین سے بلکہ پکڑ لینا ان سبکو کہ سکھادین اونکو ہم مزہ چھوڑنے دین آبا کا اور رغبت کرنا اونکا طرف اوس دین کے کہ نہین ہمارے طریقے پر روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ کہا اونھون نے مقرر کیا تھا آنحضرت صلعم نے شعار مہاجرین کا بدر مین یا بنی عبد الرحمن اور شعار خزرج کا یا بنی عبد اللہ اور ایک روایت مین ہی کہ تھا شعار آنحضرت صلعم کا بدر مین یا منصور امت اور مروی ہی کہ تھے سات جوان قریش کے کہ قبول کیا تھا اونھون نے اسلام اور قید کر رکھا تھا اونکو اونکے گھر والون نے پس آئے وہ ساتون بدر مین ہمراہ اپنے لوگون کے شک مین اور وہ قیس بن ولید بن مغیرہ اور ابو قیس بن فاکہ بن مغیرہ اور حارث بن زمعہ اور علی بن امیہ بن خلف اور عاص بن منبہ بن حجاج وغیرہ ہین پس جب کہ آئے یہ بدر مین اور دیکھے انھون نے کم اصحاب آنحضرت صلعم کے تو کہا اونھون نے مغرور کیا ہی مسلمانون کو اونکے دین نے جیسا کہ فرماتا ہی اللہ تعالی اِذْ یَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ غَرَّ هٰٓؤُلَآءِ دِیْنُهُمْ وَمَنْ یَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ۝ یعنی جب کہنے لگے منافق لوگ اور جنکے دلون مین آزار ہی یہ لوگ مغرور ہین اپنے دین پر اور جو کوئی بھروسا کرے اللہ پر تو اللہ زبردست ہی حکمت والا پھر ذکر کیا ہی کفار کا ساتھ برائی اس طرح اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ۝ اَلَّذِیْنَ عٰهَدْتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ یَنْقُضُوْنَ عَهْدَهُمْ فِیْ كُلِّ مَرَّةٍ وَّهُمْ لَا یَتَّقُوْنَ ۝ فَاِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِی الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِمْ مَّنْ خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ یَذَّكَّرُوْنَ ۝ یعنی بدتر سب جاندارون مین اللہ کے یہان وہ ہین جو منکر ہوئے پھر وہ نہین مانتے جنسے تو نے قرار کیا ہی اونمین پھر وہ توڑتے ہین اپنا قرار ہر بار اور ڈر نہین رکھتے سو اگر کبھی تو پاوے اونکو لڑائی مین تو ایسی سزا دے کہ دیکھکر بھاگین اونکے پچھلے شاید وہ عبرت پکڑین ۔ اور کہا اللہ تعالی نے کہ لڑینگے وہ عرب کہ پیچھے لگے ہین پھر فرمایا وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝ یعنی اور اگر وہ جھکین صلح کو تو تو بھی جھک اوسی طرف اور بھروسا کر اللہ پر بیشک وہی ہی سنتا جانتا ۔ کہا لوگون نے اگر کہین وہ کہ اسلام لائے ظاہر مین تو فرمایا آپ نے قبول کر اونسے جیسا کہ کہا اللہ تعالی نے وَاِنْ یُّرِیْدُوْٓا اَنْ یَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ هُوَ الَّذِیْٓ اَیَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِیْنَ ۝ وَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ یعنی اور اگر وہ چاہین کہ تجکو دغا دین تو تجکو بس ہی اللہ اوسی نے تجکو زور دیا اپنی مدد کا اور مسلمانون کا اور اونکے دل مین الفت ڈالی یعنی وہ الفت دی اللہ تعالی نے مسلمانون کے دلون مین کہ نہ ہوتی کسی طرح لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مَّاۤ اَلَّفْتَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَیْنَهُمْ اِنَّهٗ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ۝ یعنی اگر تو خرچ کرتا جو سارے ملک مین ہی تمام نہ الفت دے سکتا اونکے دل مین لیکن اللہ نے الفت ڈالی اونمین وہ زور آور ہی حکمت والا ۔ روایت ہی کہ اللہ تعالی نے مسلمانون کو روز بدر مین اپنی عنایت سے وہ قوت دی تھی کہ غالب آئے تھے یعنی مسلمان بسبب صبر اور ثبات قدمی کے دو سو کافرون پر اور مدد کی اونکی ساتھ دو ہزار فرشتون کے پھر جب کہ دیکھا اونمین ضعف تو ہلکا کیا بوجھ اونکا اور اوتارے فرشتے اور مارے گئے بدر مین ساتھ کفار کے وہ لوگ جو دعوی کرتے تھے اسلام کا ساتھ شک کے اور تھے وہ سات آدمی کہ روکا تھا اونکو ہجرت سے اونکے باپ بھائیون نے مثل حدیث ابن ابی حبیش اور ولید بن عتبہ بن ربیعہ کے اور اوتاری اللہ تعالی نے بیچ مقدمے اون لوگون کے کہ مسلمان تھے پوشیدہ مکے مین اور نہ نکل سکتے تھے زور کفار سے یہ آیت اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِیْٓ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِیْمَ كُنْتُمْ قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِیْنَ فِی الْاَرْضِ قَالُوْٓا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِیْهَا فَاُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ وَسَآءَتْ مَصِیْرًا ۝ اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِیْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ

وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ حِيْلَةً وَّلَا يَهْتَدُوْنَ سَبِيْلًا ○ یعنی جن لوگون کی جان کھینچتے ہین فرشتے اوس حال مین کہ وہ برا کر رہے ہین اپنا
کہتے ہین تم کس بات مین تھے وے کہتے ہین ہم تھے مغلوب اس ملک مین کہتے ہین کیا نہ تھی زمین اللہ کی کشادہ کہ وطن چھوڑ جاؤ وہان سو ایسون کا ٹھکانا ہے
دوزخ اور بہت بری جگہ پہنچے مگر جو ہین بے بس مرد اور عورتین اور لڑکے نہ کر سکتے ہین تلاش اور نہ جانتے ہین راہ وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ
اَهْلُهَا وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا ○ یعنی اور تمکو کیا ہوا کہ نہ لڑو اللہ کی راہ مین اور واسطے اونکے
جو مغلوب ہین مرد اور عورتین اور لڑکے جو کہتے ہین اے رب ہمارے نکال ہمکو اس بستی سے کہ ظالم ہین لوگ اسکے اور پیدا کر ہمارے واسطے اپنے پاس سے کوئی حمایتی
اور پیدا کر ہمارے واسطے اپنے پاس سے مددگار اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ
فَقَاتِلُوْٓا اَوْلِيَآءَ الشَّيْطٰنِ اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا ○ یعنی وہ جو ایمان والے ہین سو لڑتے ہین اللہ کی راہ مین اور وہ جو منکر ہین سو لڑتے
ہین مفسدون کی راہ مین سو لڑو تم شیطان کے حمایتیون سے بیشک فریب شیطان کا سست ہے پس لکھا مسلمانون نے مکے مین طرف اون مسلمانون کے
واسطے ہجرت کے کہا جندب بن ضمرہ جندعی نے درحالیکہ مریض تھا نہین مجکو عذر رہنے مین بیچ مکے کے پس کہا اپنے لوگون سے کہ لے چلو مجکو شاید
کہ اچھا ہو جاؤن مین کہا لوگون نے کس طرف خوشی ہے تیری کہ لیچلین ہم تمکو کہا اوسنے طرف تنعیم کے پھر لے گئے لوگ اوسکو طرف تنعیم کے اور تنعیم چار
کوس ہے مکے سے طرف مدینے کے زَادَ اللّٰهُ تَعَالٰی شَرَفَهَا کہا اوسنے اے اللہ آیا مین تیری طرف ہجرت کر کے کفار سے پس نازل فرمائی اوسکے حق مین
اللہ تعالی نے یہ آیت وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْۢ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا
رَّحِيْمًا ○ یعنی اور جو کوئی نکلے اپنے گھر سے وطن چھوڑ کر اللہ اور رسول کی طرف پھر آ پکڑے اوسکو موت سو ٹھہر چکا اوسکا ثواب اللہ پر اور اللہ بخشنے والا
مہربان ہے پھر جب دیکھا اوسکو اور پوشیدہ مسلمانون نے کہ نکل سکتے تھے تو نکلے وہ بھی مکے سے پس پیچھا کیا اونکا ابوسفیان نے ساتھ اور مشرکون کے
پس لوٹا لے گیا اونکو اور قید کیا اون سبکو پس تکلیف پائی اونسے ان لوگون نے پس اوتاری اللہ تعالی نے یہ آیت کریمہ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا
بِاللّٰهِ فَاِذَآ اُوْذِيَ فِي اللّٰهِ جَعَلَ فِتْنَةَ النَّاسِ كَعَذَابِ اللّٰهِ وَلَئِنْ جَآءَ نَصْرٌ مِّنْ رَّبِّكَ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ یعنی اور ایک
لوگ ہین کہ کہتے ہین یقین لائے ہم اللہ پر پھر جب اوسکو ایذا پہنچے اللہ کے واسطے ٹھہراوے لوگون کا ستانا برابر اللہ کی مار کے اور اگر آوے تجھے مدد تیرے
رب کی طرف سے کہنے لگین ہم تو تمہارے ساتھ ہے كَاَنْ لَّمْ تَكُنْۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ مَوَدَّةٌ يّٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِيْمًا ○
فَلْيُقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يَشْرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ وَمَنْ يُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلْ اَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ
نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ○ یعنی گویا نہ تھی تم مین اور اوس مین کچھ دوستی اے کاش کہ مین ہوتا اونکے ساتھ تو بڑی مراد پاتا سو چاہیے لڑین اللہ کی راہ مین جو لوگ
بیچتے ہین دنیا کی زندگی آخرت پر اور جو کوئی لڑے اللہ کی راہ مین پھر مارا جاوے یا غالب ہووے ہم دینگے اوسکو بڑا ثواب پھر لکھ بھیجا ان آیتون کو مہاجرین نے
مکے مین اون مسلمانون کو اور جبکہ پہنچا اونکو یہ خط کہا اونھون نے اے اللہ ہمارے واجب کرتے ہین ہم واسطے تیرے اوپر اپنے یہ کہ اگر نکلے ہم ایکبار اس بلا سے تو
نہ برابر کرینگے تیرے کسیکو پھر نکلے وہ دوبارہ مکے سے اور پیچھا کیا اونکا ابوسفیان اور باقی مشرکون نے پس متفرق ہوگئے مسلمان پہاڑون مین اور نہ ملے اونکو
یہانتک کہ آگئے مدینہ منورہ مین اور کمال تکلیفین دین کافرون نے اون مسلمانون کو کہ لے گئے تھے اونکو مکے مین اور ظلم کیا اونپر واسطے ترک کرنے اسلام کے
اور بسبب شقاوت ازلی کے بھاگ آیا مدینہ منورہ سے طرف کفار مکے کے ابن ابی سرح کہ کاتب تھا آنحضرت کا کہا اوسنے قریش سے کہ تعلیم کرتا ہے آنحضرت کو
غلام نصرانی اور نہین اوترتی اوسپر وحی آسمان سے کتابت کرتا تھا مین پس وہ بروا آپکے اور لکھتا تھا جو کچھ چاہتا تھا پس اوتاری اللہ تعالی نے اوسکے حق
مین آیہ کریمہ وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا يُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ لِسَانُ الَّذِيْ يُلْحِدُوْنَ اِلَيْهِ اَعْجَمِيٌّ وَّهٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُّبِيْنٌ ○
اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ لَا يَهْدِيْهِمُ اللّٰهُ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○ اِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ

وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ○ یعنی اور ہمکو معلوم ہی کہ وہ کہتے ہین اوسکو تو سکھاتا ہی آدمی جسپر تعریض کرتے ہین اوسکی زبان ہی اوپری اور
یہ زبان عربی صاف جنکو اللہ کی باتین یقین نہین آتین اونکو اللہ راہ نہین دیتا اور اونکو دکھہ کی مار ہی جھوٹھ بناتے وہ ہین جنکو یقین نہین اللہ کی باتون پر اور
وہی لوگ جھوٹھے ہین اور اوتاری اللہ تعالی نے بیچ حق اون لوگون کے کہ لوٹائے گئے تھے کفار اور ابوسفیان مکے مین اونکو اور کرتے تھے اونپر زور
اور ظلم یہ کریمہ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِيْمَانِ وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ وَلَهُمْ
عَذَابٌ عَظِيْمٌ ○ یعنی مگر وہ نہین جسپر زبردستی کی اور اوسکا دل برقرار ہی ایمان پر لیکن جو کوئی دل کھولکر منکر ہوا سو اونپر غضب ہی اللہ کا
اور اونکو بڑی مار ہی اور تین اسکے اخیر کی آیتین یعنی ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ
الْكٰفِرِيْنَ ○ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ○ لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِي
الْاٰخِرَةِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ○ یعنی یہ اسواسطے کہ اونھون نے عزیز رکھی دنیا کی زندگی آخرت سے اور اللہ راہ نہین دیتا منکر لوگون کو وہی ہین کہ
مہر کردی اللہ نے اونکے دلون پر اور کانون پر اور آنکھون پر اور وہی ہین بیہوش آپ ہی ثابت ہوا کہ آخرت مین وہی خراب ہین اور مراد اوس شخص کی کہ کھولا ہی
سینہ اوسکا واسطے کفر کے ابن ابی سرح ہی پھر نازل فرمائی اللہ صاحب نے بیچ حق اون لوگون کے کہ بھاگ آئے تھے ابوسفیان اور کفار کے ہاتھ سے طرف آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے یہ آیت شریفہ ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ هَاجَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا ثُمَّ جٰهَدُوْا وَصَبَرُوْٓا اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ
رَّحِيْمٌ ○ یعنی پھر یون ہی کہ تیرا رب اون لوگون پر کہ وطن چھوڑا ہی بعد اسکے کہ بچلائے گئے پھر لڑتے رہے اور ٹھہر رہے تیرا رب ان باتون کے بعد
بخشنے والا مہربان ہی روایت ہی کہ پھر اوسدن آواز دی نوفل بن خویلد بن عدویہ نے کہ ای گروہ قریش سراقہ نہین ہی دوست تمھارا جلتے ہو تم بدخواہی اوسکی
قوم کی واسطے اپنے ہر جگہہ بس لڑو سچے دلون سے مین جانتا ہون کہ مغلوب ہونا ربیعہ کی اولاد کا بسبب جلدی کرنے اونکے کے تھا لڑائی مین مروی ہی کہ سنا اوسدن
لوگون نے شور روا اوبلا شیطان کا بسبب ذلیل ہونے کفار کے اور آیا تھا لوگون مین بیچ صورت سراقہ بن جعشم کے پھر بھاگا خوف سے اور گرا دریا مین
اور اوٹھائے دونون ہاتھ اپنے دعا کو کہ ای رب پورا کر مجھسے وعدہ اپنا پھر قریش نے بعد اسکے آکر مکے مین ملامت اور سرزنش کی سراقہ کو بسبب بھاگنے اور
گھبرانے کے لڑائی مین موافق اپنے گمان کے تو قسمین کھائین اوسنے اور انکار کیا ان سب باتون کا روایت ہی ایک شخص سے کہ وہ اوسدن گئے تھے سکا کو
کنارے پر دریا کے یہ کہ سنا مینے ایک شور و غوغا کہ بھر گئی اوس سے وادی اور آواز دی یا حسرتاہ اور ناگاہ دیکھا مینے سراقہ بن جعشم کو پس قریب گیا
مین اوسکے اور کہا مینے اوس سے کہ فدا ہون تجھپر ماں باپ میرے کیا ہی یہ حال پریشان تیرا لیکن نجواب دیا اوسنے کچھ مجکو پھر دیکھا مینے کہ گھسا
دریا مین اور اوٹھائے ہاتھ اپنے اور کہا ای رب پورا کر مجھسے وعدہ اپنا کہا مینے اپنے دل مین کہ واللہ مجنون ہوا سراقہ اور ہوا یہ حال قریب غروب کے دن شکست
کفار کے بدر مین اور تھی اوسدن علامت فرشتون کی یہ کہ تھے اونکے سر پر عمامے سرخ و سبز و زرد نور کے اور چھوٹے ہوئے تھے شملے اونکے درمیان کاندھون کے
اور تھے صوف اونکے گھوڑون کے پیشانیون پر اور فرمایا آنحضرت نے کہ علامتین کرلو تم اپنی کہ اوترے ہین فرشتے ساتھ نشانیون کے پس رکھے انھون نے صوف
اپنے خودون اور ٹوپیون مین مروی ہی کہ چار شخص صحابہ کرام سے معلوم ہوتے تھے لڑائی مین ساتھ اپنی علامتون کے ایک حمزہ بن عبدالمطلب کہ تھے پاس اونکا
بدر مین پر نعامہ کے اور تھا پاس حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے صوف سفید اور نشانی حضرت زبیر کی تھا سربند زرد رنگ کا اور کہا ہی حضرت زبیر نے کہ اوترے تھے
فرشتے بدر مین ابلق گھوڑون پر ساتھ عمامون زرد کے اور تھا اوسدن زبیر پر زرد سربند اور علامت ابو دجانہ کی سربند سرخ تھا روایت ہی سہیل بن عمرو سے کہ دیکھا
مینے بدر مین لوگون کو سفید لباس ابلق گھوڑون پر معلق درمیان زمین و آسمان کے علامت دار کہ قتل کرتے تھے اور قید کرتے تھے کفار کو اور ابو اسید ساعدی کہا کرتے تھے
بعد نابینا ہونے کے کہ اگر اب ہوتا مین ساتھ تمھارے بدر مین اور بحال ہوتین آنکھین میری تو دکھا دیتا تمکو وہ گھاٹی کہ آئے تھے فرشتے اوسمین سے بیشک و شبہہ
اور کہا ہی ایک شخص بنی غفار نے کہ مین اور ایک چچا زاد بھائی میرا چڑھ گئے تھے پہاڑ پر قریب بدر کے واسطے دیکھنے تماشاے جنگ کے اور تھے ہم
دونون اوس روز مشرک کہ بعد واقع ہونے شکست کے ایک جماعت پر لوٹین ہم ساتھ فتح والون کے کہ ناگاہ دیکھا مینے ایک ابر کہ قریب ہوا ہمسے اور سنی ہنہنے اوس مین

آواز گھوڑون کی اور کھڑکھڑاہٹ ہتھیارون کی اور کہتا تھا اوسمین ایک شخص کہ اقدم حیزوم پس پھٹ گیا مارے خوف کے پردہ دل میرے بھائی کا اور گر پڑا اور مر گیا
اور قریب ہو گیا مین بھی مرنے کے اور سہم گیا پھر دیکھا مینے کہ گیا وہ ابر طرف آنحضرت اور صحابہ کرام کے پھر لوٹ آیا درحالیکہ نہ تھی کچھ اوسمین آواز پہلی سی تو پوچھی کسی نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام سے کہ کون تھا کہنے والا اقدم حیزوم کا درمیان فرشتون کے کہا حضرت جبرئیل علیہ السلام نے رسالت پناہ سے کہ
مین نہین جانتا سب فرشتون کو آسمان کے اور ایک روایت مین آیا ہی اوسی غفاری سے کہ تھا مین اور بھائی میرا چچا زاد بدر پر جب کہ دیکھا ہمنے اصحاب آنحضرت کو
قلیل تو کہا ہمنے کہ وقت لڑائی کے ہو جاوینگے ہم طرف لشکر آنحضرت کے پھر چڑھ گئے اوپر ایک ٹیلے کے جو اونچی طرف تھا لشکر اسلام کے اور کہا ہمنے کہ مسلمان
چوتھائی ہین قریش کے پھر اوسی حال مین کہ ہم ٹہل رہے تھے اوس طرف مین چھپا لیا ہمکو آکر ایک ابر نے پس دیکھنے لگے ہم اوسکی طرف اور سنی ہمنے اوسمین آواز
لوگون اور ہتھیارون کی اور سنا ایک شخص کو کہ کہتا تھا اپنے گھوڑے سے اقدم حیزوم اور کہتے تھے باقی انمین رُدُّوا اُولَاكُم اُخْرَاكُم پس
اوترے وہ جاکر طرف میمنہ آنحضرت کے پھر آیا دوسرا ابر اوسی طرح اور گیا طرف آنحضرت کے اور دیکھا ہمنے طرف آنحضرت اور اصحاب کرام کے کہ وہ چند
تھے قریش سے پس مر گیا چچا زاد بھائی میرا خوف سے اور بچ گیا مین پھر اختیار کیا مینے آنحضرت کو اور اسلام لایا مروی ہی کہ فرمایا آنحضرت نے کہ نہ دیکھا گیا شیطان
کبھی ذلیل و حقیر اور حیران اور غصہ زائد عرفے کے دن سے بسبب دیکھنے نزول رحمت کے اور بخشش الٰہی کے بندون پر اور معافی سے انکے گناہون کی سوا روز بدر کے کہ دیکھا اوسنے پوچھا لوگون نے
کہ کیا دیکھا اوسنے اوسدن فرمایا آپنے کہ کیا نہین دیکھا اوسنے اوسدن جبرئیل اور فرشتون کو آتے ہوئے اور فرمایا آپنے روز بدر کے کہ یہ جبرئیل آتے ہین پیچھے اسکے آدمی کے بصورت دحیہ کلبی کے
[illegible] ساتھ دہو بدر کے اور کہتے ہین حضرت عبدالرحمن بن عوف کہ دیکھا مینے دو شخصون کو اوپر دونون بازو آنحضرت کے
[illegible] ضرت کے پھر آیا جو تھا اور سو گیا آگے آپکے اور مروی ہی سعد سے کہ دیکھا مینے دو شخصون کو بدر مین دونون طرف
آنحضرت کے کہ لڑتے تھے اور نگہبانی کرتے تھے آپکی اور دیکھتا تھا آنحضرت کو کہ دیکھتے جاتے تھے کبھی ایک کو اور کبھی دوسرے کو خوش ہو کر مدد الٰہی سے روایت
ابی بردہ بن نیار سے کہ لایا مین دن جنگ بدر کے تین سر اور رکھا مینے اونکو آگے آنحضرت کے اور عرض کی مینے کہ یا رسول اللہ دو سر انمین سے مارا ہی مینے اونکے
لوگون کو اور تیسرا سر انمین کا دیکھا مینے ایک شخص سفید لباس والے دراز قد کہ مارا اوسنے اس سر والے کو اور گر پڑا یہ آگے اوسکے پھر اوٹھا لیا یہ سر مینے فرمایا
حضرت نے کہ قاتل اوسکا فلانا فرشتہ تھا اور کہتے تھے ابن عباس کہ نہین لڑے کبھی فرشتے سوا بدر کے اور مروی ہی ابن عباس سے کہ تھے اوسدن فرشتے اوپر
صورت اون لوگون کے کہ جانتے ہو تم اونکو آدمیون سے کہ دلدہی اور اطمینان کرتے تھے مسلمانون کی پس قریب ہوا مین اوس سے پھر سنا مینے
کہ کہتے تھے اگر حملہ کرینگے کفار پھر تو نہین بچین گے نہین کچھ حقیقت انکی جیسا کہ دال ہی اسپر قول اللہ تعالیٰ کا اِذْ یُوْحِیْ رَبُّكَ اِلَی الْمَلٰٓئِكَةِ اَنِّیْ مَعَكُمْ
فَثَبِّتُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سَاُلْقِیْ فِیْ قُلُوْبِ الَّذِیْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوْا فَوْقَ الْاَعْنَاقِ وَاضْرِبُوْا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ۝
یعنی جب حکم بھیجا تیرے رب نے فرشتون کو کہ مین ساتھ ہون تمہارے سو تم دل ثابت کرو مسلمانون کے مین ڈال دونگا دل مین کافرون کے دہشت سو مارو اوپر
گردنون کے اور مارو اونکی پور پور اور سائب بن ابی حبیش اسدی کہتے تھے زمان عمر بن خطاب مین کہ واللہ نہین قید کیا مجکو کسی آدمی نے کہا اونسے کون تھا
قید کرنے والا تمہارا کہا اونھون نے جب کہ بھاگے قریش تو بھاگا مین بھی ساتھ اونکے پھر آملا مجسے ایک شخص سفید طویل اوپر گھوڑے ابلق کے معلق آسمان و زمین مین تھا
اور ڈال دیا مجکو مشکین باندھ کر پھر آئے عبدالرحمن بن عوف اور پایا اونھون نے مجکو بندھا ہوا پھر پکارا عبدالرحمن نے لشکر مین کہ کسنے پکڑا ہی اس شخص کو
پس نہ بولا کوئی کہ مین پکڑنے والا ہون اسکا یہانتک کہ لے گئے وہ مجکو روبرو آنحضرت کے تو فرمایا مجسے آپنے کہ ای ابن ابی حبیش کسنے قید کیا تجکو عرض کی
مینے کہ مین نہین پہچانتا ہون اوسکو اور مکروہ جانا مینے کہنا ایسے حال کا فرمایا آپ نے کہ قید کیا ہی اسکو ایک اچھے فرشتے نے لیجا ای ابن عوف اپنا اس قیدی کو پھر لے آئے
مجکو عبدالرحمن کہا سائب نے پس ہمیشہ یاد رکھا مینے وہ کلمہ اور دیر واقع ہوا بعد اوسکے اسلام میرا اور مروی ہی حکیم بن حزام سے کہ دیکھا مینے روز بدر کے وادی
خلس کو جو ہی ایک جانب پر [illegible] کہ واقع ہوا اوسمین بجاد آسمان سے اسقدر کہ بھر گیا افق اوس سے پس بہتی تھین اوسمین چیونٹیان کہا مینے دل مین کہ یہ کوئی
چیز ہی نازل ہوئی آسمان سے واسطے تائید محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پھر تھوڑی دیر مین واقع ہوئی شکست کفار پر اور وہ فرشتے تھے ٭

منع فرمانا آنحضرتؐ کا چند لوگون کے قتل کو

مروی ہی کہ منع کردیا تھا آنحضرتؐ نے قتل کرنے سے ابو البختری کے اور سبب اسکا یہ تھا کہ اوسنے مکے مین ایکبار جبکہ سنا ایذا دینا کفار کا آنحضرتؐ کو
تو باندھے اوسنے ہتھیار اپنے اور کہا اب جو تکلیف دیگا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تو مارونگا مین اوسکو ان ہتھیارون سے پس احسان مانا اوسکا آنحضرتؐ نے
اور شکر یہ مین اوسکی خیر خواہی کے منع کیا لوگون کو اوسکے قتل سے کہا ہی ابو داؤد مازنی نے کہ ملا مین ابو البختری سے تو کہا مینے اوس سے کہ آنحضرتؐ نے
منع کیا ہی تیرے قتل سے اگر دے تو ہاتھ اپنا کہا اوسنے کیا چاہتا ہی تو مجسے اگر ممانعت کی ہی آپ نے تیرے قتل سے تو کیا تھا مینے سات آنحضرتؐ کے یہ کام
اور یہ کہنا میرا کہ دون مین تجکو ہاتھ اپنا تو قسم لات و عزیٰ کی کہ جانتی ہین عورتین مکے مین کہ نہین دینے والا مین ہاتھ اپنا اور جانتا ہون مین کہ تو نہین چھوڑنے والا
مجکو کر جو چاہے تو پھر مارا اوسکو تیر ابو داؤد نے اور کہا ای اللہ یہ تیر تیرا ہی اور ابو البختری غلام تیرا ہی رکھ اسکو اوسکے قتل پر اور ابو البختری پہنے تھا
زرہ پس توڑا تیر نے زرہ کو اور قتل کیا اوسکو اور کہا بعض نے کہ مارا ابو البختری کو مجذر بن زیاد نے بے جانے ہوئے اور کہا ہی مجذر نے اس بابمین
شعر کہ معلوم ہوتا ہی اوس سے قتل کرنا اوسکا ابو البختری کو اور منع فرمایا تھا آنحضرتؐ نے قتل حارث بن عامر بن نوفل سے اور حکم کیا تھا کہ قید کر لینا
اور نہ قتل کرنا اوسکو اور نہ پسند تھا اوسکو آنا بدر کا اور آیا تھا بسبب ورغلانے کفار کے پھر سامنے آئے اوسکے لڑائی مین خبیب بن یساف اور قتل کیا اوسکو
بن جانے پھر جب کہ سنا آپ نے مارا جانا اوسکا تو فرمایا کہ اگر پاتا مین اوسکو پہلے مارے جانے سے تو چھوڑ دیتا مین اوسکو بجہت اوسکی عورتون کے اور منع
کیا تھا آنحضرتؐ نے قتل زمعہ بن اسود سے کہ مارا اوسکو ثابت جذع نے بن جانے ہوئے مروی ہی جب کہ گرم تھی لڑائی اور حضرتؐ دعا مانگتے تھے اوٹھائے ہوئے
ہاتھ اپنے اللہ تعالیٰ سے اوس فتح کا کہ وعدہ کیا تھا اوسکا اور فرماتے تھے کہ ای اللہ اگر غالب آئے ہمپر یہ کفار تو پھیل جائیگا شرک اور نہ قائم رہیگا دین تیرا اور
جناب ابوبکر صدیقؓ کہتے تھے آنحضرتؐ سے کہ قسم ہی اللہ تعالیٰ کی کہ مدد کریگا آپ کی اور سفید کریگا مونہہ آپکا پس اوتارے اللہ تعالیٰ نے ہزار فرشتے آگے پیچھے
اوپر کفار کے اور فرمایا آپ نے ای ابوبکر خوش ہو کہ یہ آئے جبرئیل علیہ السلام باندھے ہوئے عمامہ زرد اور پکڑے ہوئے ہین باگ اپنے گھوڑے کی درمیان
آسمان و زمین کے پھر جب کہ اوترے وہ زمین پر تو غائب ہو گئے آپ سے تھوڑی دیر پھر ظاہر ہوئے درحالیکہ جمی تھی گرد اونکے سامنے کے دانتون پر اور کہتے تھے
آئے واسطے تمہاری مدد کے جب کہ مانگی تمنے اوسکو اللہ تعالیٰ سے اور حکم ہوا آنحضرتؐ کو پس لین آپ نے کنکریان ایک مٹھی اور پھینکا اونکو طرف کفار کے اور فرمایا
شَاهَتِ الْوُجُوْهُ اَللّٰهُمَّ اَرْعِبْ قُلُوْبَهُمْ وَزَلْزِلْ اَقْدَامَهُمْ یعنی برے ہوجیو مونہہ یا خدا ڈرا اونکے دلون کو اور ڈگا دے پانون پھر بھاگے دشمنان خلق
درحالیکہ نہ دیکھتے تھے پھر کسی چیز کو اور مشغول تھے مسلمان قتل و قید کرنے مین اور نہ رہا کوئی کافر مگر یہ کہ بھر گئے آنکھ اور مونہہ اوسکے کنکریون سے اور نہ کھل سکتی تھین
آنکھین کسی طرف اور ہمراہ تھے فرشتے مسلمانون کے قتل کفار مین اور مروی ہی کہ عدی بن ابی زغبا پڑھتے تھے یہ رجز بدر مین اَنَا عَدِیٌّ وَالسَّحَلْ
اَمْشِیْ بِهَا مَشْیَ الْفَحَلْ یعنی مین عدی ہون درحالیکہ زرہ چلتا ہون ساتھ اوسی زرہ کے چال نر فحل کی پس پکارا آپ نے کہ عدی کون ہی اس جماعت
مین کہا ایک شخص نے مین عدی ہون یا رسول اللہ فرمایا آپ نے کیا کہا ہی شعر رجز یہ ابن فلانے نے کہا اوسنے کہ نہین مین وہ عدی پھر بولے عدی بن ابی
الزغبا کہ یا رسول اللہ مین ہون عدی فرمایا آپنے کس طرح ہی یہ قول وَالسَّحَلُ اَمْشِیْ بِهَا مَشْیَ الْفَحَلْ پھر کہا آپ نے کیا معنی ہین السحل کے عرض کی اونہون
نے کہ وہ زرہ ہی یا رسول اللہ فرمایا آنحضرتؐ نے کہ اچھا عدی ہی عدی بن ابی الزغبا اور مروی ہی عقبہ بن ابی معیط سے کہ کہا کرتا تھا مکے مین جب کہ ہجرت کی تھی آنحضرتؐ نے طرف مدینہ منورہ کے یہ قطعہ

يَا رَاكِبَ النَّاقَةِ الْقَصْوَاءِ هَاجَرَنَا	عَمَّا قَلِيلٍ تَرَانِيْ رَاكِبَ الْفَرَسِ
اَعِلُّ رُمْحِيْ فِيْكُمْ ثُمَّ اُنْهِلُهُ	وَالسَّيْفُ يَاخُذُ مِنْكُمْ كُلَّ مُلْتَبِسِ

یعنی ای سوار ناقہ قصواء کے ہجرت کی ہی تنے عنقریب دیکھے گا تو مجکو سوار گھوڑے کا کہ سیراب کرونگا اپنے نیزے کو بیچ تمہارے پھر تشنہ کرونگا اوسکو درحالیکہ تلوار لیگی
تمسے تمام ساز سامان کو پس جب کہ سنا آپ نے یہ کہنا اوسکا تو بد دعا کی واسطے اوسکے یہ کہ ای اللہ گرا تو اوسکو اوندھے مونہہ اور ہلاک کر اوسکو پس گرایا اوسکو اوسکے گھوڑے
نے بدر مین اور پکڑ لیا اوسکو عبد اللہ بن سلمہ عجلانی نے پھر حکم کیا آنحضرتؐ نے اوسکے قتل کا عاصم بن ثابت بن ابی الاقلح کو اور ماری اونھون نے اوسکی گردن ٹھہر کر

مارا جانا امیہ اور ابوجہل وغیرہ سرداران قریش کا اہل اسلام کے ہاتھون سے اور دلاوری حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت حمزہ وغیرہ صحابہ مہاجرین اور انصار کی اور معجزات آنحضرت صلعم کے اور شکست ہونا کفار کی اور غنیمت لینا مسلمانون کا اور مقید ہونا کفار کا

مروی ہی عبدالرحمن بن عوف سے کہ کہتے تھے وہ جمع کین مین مینے چند زرہین بدر مین بعد بہاگنے کفار کے ناگاہ دیکھا مینے امیہ بن خلف کو اور تہا وہ دوست میرا ایام جاہلیت مین اور تہا نام میرا عبد عمرو پھر بعد ظہور اسلام کے نام رکھا مینے اپنا عبدالرحمن جب دیکھتا مجکو امیہ بعد بدلنے اس نام کے تو پکارتا مجکو ای عبد عمرو کرکے تو نجواب دیتا مین اوسکو پھر کہتا وہ مجہسے کہ مین نہ کہونگا تجکو عبدالرحمن کہ نام مسلیمہ کا ہی یامین رحمن ہی مین نہ پکارونگا تجکو ساتہہ اوس نام کے کہ منسوب ہی اوسکی طرف پھر پکارا کرتا وہ مجکو ساتہہ نام عبدالالہ کے پھر جنگ بدر مین دیکھا مینے اوسکو کہ گویا وہ اور تہا اونٹ ہی اور تہا اوسکے ساتہہ بیٹا اوسکا علی نام پھر پکارا اوسنے مجکو کہ ای عبد عمرو لیکن نجواب دیا مینے اوسکا پھر پکارا اوسنے مجکو ای عبدالالہ تو جواب دیا مینے اوسکو اور کہا اوسنے مجہسے کیا نہین حاجت تمکو طرف دودہ کے مین بہتر ہون تمکو ان زرہون سے پھر ڈالدیا مینے ان دونون کو پاس اپنے پناہ دینے کو اور لیچلا مین ان دونون کو آگے اپنے تو جاتا امیہ سے کہ حامل ہوئی مجکو پچہہ امن اور بولا مجہسے کہ آج دیکھا مینے درمیان تمہارے ایک شخص کو کہ رکہا تہا اوسنے علامت کو اپنے سینے مین پر نعامہ کا کون ہی وہ کہا مینے وہ حمزہ بن عبدالمطلب ہین کہا امیہ نے یہ وہی شخص ہی جسنے کیے ہمسے یہ کام پھر کہا کون تہا وہ شخص ہی کوتاہ قد باندہے ہوئے سرخ سربند کہا مینے وہ سماک بن خرشہ ہین انصار سے کہا امیہ نے بسبب اوسکے بھی ہم ہوئے ای عبدالالہ قربانی اونٹ واسطے تمہارے عبدالرحمن بن عوف کہتے ہین کہ درمیان اوس حال کے کہ لیجاتا تہا مین ان دونون کو آگے اپنے ناگاہ دیکہا اوسکو بلال رضہ نے اور وہ آتا گوندہے ہوے تہے واسطے اپنے تو چہوڑ دیا اونہون نے گوندہنا اوس آٹے کا اور ملنے لگے ہاتہہ اپنے آٹے سے زور زور سے اور پکارا ای گروہ انصار یہ رہا امیہ بن خلف سر کفر کا نہ بچا مین اگر بچا یہ آج پس دوڑے لوگ اوسپر مانند غول کے اپنی اولاد پر پہر گر پڑا امیہ اپنی پشت پر اور گر پڑا مین اوسپر بچانے کو اور آئے حباب بن منذر اور ڈالی اونہون نے تلوار اپنی اوسکی طرف نیچے سے تو کٹ گیا سرا اوسکی ناک کا پھر جب دیکھا امیہ نے کہ قطع ہوئی ناک اوسکی تو کہا مجہسے کہ الگ ہو جا تو اب مجہسے اور چہوڑ دے تو مجکو انہین حضرت عبدالرحمن کہتے ہین یاد آیا مجکو اوسوقت قول حسان کا وعن ذٰلِكَ الْاَنْفِ جَادِعٌ پس آئے اتنے مین اوسکی طرف خبیب بن اساف اور قتل کیا اونہون نے امیہ کو ضرب تلوار سے اور ماری ایک تلوار امیہ نے خبیب کے بازو پر کہ الگ ہو گیا ہاتہہ اونکا کاندہے سے پھر ملایا اوس ہاتہہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکے بازو سے لیکر اپنے دست مبارک مین پھر جڑ گیا وہ اور پھر آیا زخم اور برابر ہو گیا اعجاز نبوی سے پھر نکاح کیا خبیب نے بعد اسکے امیہ کی بیٹی سے اور دیکھا اوسنے نشان اوس زخم کا اونکے ہاتہہ پر تو بولین کہ نہ شل کرے اللہ تعالی ہاتہہ اوس شخص کے کہ کیا اوسنے ایسا کہا خبیب نے واللہ مینے بہی جواب دیا ہی اوسکو ساتہہ زخم کاری کے اور بیان کرتے تہے خبیب کہ مارا مینے اوسکے ایسا ایک ہاتہہ کاندہے پر کہ کاٹا میری تلوار نے پسلیون تک اوسکی اور تہا وہ زرہ پہنے ہوئے اور کہا مینے لے مجہسے یہ ایک ہاتہہ کہ مین خبیب بن اساف ہون پھر لیے مینے ہتہیار اوسکے اور زرہ کٹی ہوئی پھر آیا آگے بیٹا امیہ کا اور ماری اوسپر تلوار حباب نے کہ کٹ گیا پانون اوسکا پس چلایا وہ بکمال ایذا سے گہبرا کر پھر اوس سے عمار اور مارا اونہون نے اوسکو اپنی ضرب سے اور کہا ہی بعضون نے کہ عمار مقابل ہوئے اوسکے قبل زخمی ہونے اوسکے کے پھر وار کیے اونہون نے جسمین لیکن قتل کیا عمار نے اوسکو لیکن پہلی روایت صحیح تر ہی کہ مارا اوسکو عمار نے بعد قطع ہونے اوسکے پانون کے اور آئی ہین قتل امیہ مین سوا اسکے اور روایتین بہی کہ نجملہ اونکے یہ ہی کہ روایت کی معاذ بن رفاعہ نے اپنے باپ سے کہ جب ہوا دن بدر کا اور گہیر لیا ہمنے امیہ بن خلف کو اور تہی واسطے اوسکے درمیان اونکے شان عظیم اور تہا میرے پاس برچہا اور پاس اوسکے بھی پس لڑا مین اور امیہ برچہون سے یہان تک کہ گر گئین ٹوٹ کر مین اونکی پھر نکالین ہم دونون نے تلوارین اور کرتے ہم اوسنے یہان تک کہ مڑ گئین وہ دونون بھی پھر دیکھا مینے اوسکی زرہ کو پہٹا ہوا نیچے بغل کے تو ماری مینے نوک اپنی تلوار کی اوسمین کہ قتل ہوا وہ اور نکلی تلوار میری ڈوبی ہوئی چربی مین اور ایک روایت اوسکے قتل مین یہ ہی کہ کہا صفوان بن امیہ بن خلف نے قدامہ بن مظعون سے کہ ای قدامہ کیا ہی کیا تہا تو نے ہاتہہ میرے باپ کا بدر مین کہا قدامہ نے واللہ نہین کیا مینے یہ کام اور اگر کیا ہوتا یہ تو نہ عذر کرتا مین بسبب مارنے مشرک کے کہا صفوان نے پھر کسنے بیکار کیا ہاتہہ اوسکا بدر مین کہا قدامہ نے معلوم ہی اسقدر مجکو کہ دیکھا مینے چند انصاریون کو کہ آئے وہ طرف امیہ کے اوسدن اور تہے اونمین

معمر بن خبیب بن جنید بن حارث کہ کبھی اوٹھاتے تھے تلوار اپنی اور کبھی جھکاتے تھے اوسکو کہا صفوان نے وہ ابو قرد ہی اور تھے یہ معمر ایک شخص بد ہیئت
اور سنی یہ بات صفوان کی حارث بن حاطب نے تو غصے ہوئے اور آئے پاس والدہ صفوان کے کہ نام اوسکا کریمہ بنت معمر بن حبیب ہی پھر کہا اونسے حارث نے کہ نہین
چھوڑتے ہمکو صفوان اذیت رسانی اور تکلیف دینے سے جاہلیت نہ اسلام مین کہا اونکی مان نے کہ کیا ہوا بیان کیا حارث نے کہنا صفوان کا معمر کو
پس غصے ہوئین مان صفوان کی اوپر اور بولین ای صفوان برائی کرتا ہی تو معمر بن خبیب کی درحالیکہ ہی وہ اہل بدر سے واللہ نہ قبول کرونگی مین بھلے کام تیرے
ایک برس تک کہا صفوان نے ای مان میری واللہ پھر نکہونگا مین ایسا کبھی کہی تھی مینے یہ بات زبان سے بے اسکے کہ ہو کچھ میرے دل مین آور دی گئی
عایشہ بنت قدامہ سے کہ کہا اونھون نے جب کہ دیکھا مکے مین صفوان کی مان نے حباب بن منذر کو تو کہا اونسے ایک شخص نے کہ اسی حباب نے کاٹا تھا
پانوٴن علی بن امیہ کا بدر مین کہا والدہ صفوان نے مت ذکر کرو مجھسے اوس شخص کا جو مارا گیا ہی حالت شرک مین خوار و ذلیل کیا اللہ تعالی نے علی کو ساتھ
ضرب حباب بن منذر کے اور بزرگی دی اللہ تعالی نے حباب کو علی کے مارنے سے اور تھا یہ علی اوپر اسلام کے جاتے وقت یہان سے لیکن مارا گیا ہوا
اس حال کے اور مروی ہی حضرت زبیر سے کہ کہا اونھون نے ملا مین روز بدر کے عبیدہ بن سعید بن عاص سے کہ تھا سوار گھوڑے پر چھپا ہوا لوہے
مین سوا دو آنکھون کے اور تھی اوسکی ایک چھوٹی لڑکی بڑے پیٹ والی بسبب بیماری کے کہتا تھا وہ میدان مین انا ابو ذات الکرش انا ابو ذات
الکرش کہا حضرت زبیر نے تھی ایک برچھی میرے داہنے ہاتھ مین پھر ماری مینے اوسکی آنکھ پر کہ گر پڑا وہ نیچے اور اٹک گئی برچھی ہڈی مین پھر رکھا مینے
پانوٴن اپنا اوسکے رخسار پر اور نکالا مینے برچھی کو اس زور سے کہ نکل آئی آنکھ اوسکی بھی پھر لے لی وہ برچھی آنحضرت نے پس چلا کرتی وہ سامنے آپکے اور حضرت ابو بکر صدیق
اور حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے اور جب کہ مل گئے لوگ دونون طرف کے لڑائی مین تو کہا عاصم بن ابی عوف بن ضبیرہ سہمی نے ای معشر قریش نہ باقی رکھو
آج قاطع رحم اور پراگندہ کرنے والے جماعت کو جو لایا ہی انجان چیز کو نہ بچا مین اگر بچے محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پس مقابل ہوئے اوس سے ابو دجانہ اور چوٹین کین
دونون نے لیکن کاری پڑا ہاتھ ابو دجانہ کا اور قتل کیا اوسکو پھر لے نہ سکے سامان اوسکا اور آئے اوس طرف حضرت عمر بن خطاب اور دیکھا ابو دجانہ کو
اوس کام مین پھر منع کیا اونکو اس شغل سے اور کہا آؤ کہ پہلے بھگا دین ہم دشمنون کو پھر گواہی دونگا مین کہ مستحق اسکا تو ہی پس آیا وہان معبد بن وہب اور مارا اوسنے
ابو دجانہ پر ایک ہاتھ اس زور سے کہ بیٹھ گئے ابو دجانہ مانند اونٹ کے پھر کھڑے ہوئے سنبھل کر اور پھر کر بہت چوٹین کین اوسپر لیکن نہ کارگر ہوئی اوسپر کچھ تلوار
ابو دجانہ کی پھر بھاگا معبد اور گرا ایک گڑھے مین پس دوڑے پیچھے اوسکے ابو دجانہ اور چڑھ بیٹھے اوسپر اور ذبح کیا اوسکو اور لے لیا سامان اوسکا اور جب کہ
دیکھا بنی مخزوم نے مارا جانا اپنے لوگون کا تو ڈرے واسطے ابو جہل کے تو کہا اوسنے نہ اندیشہ کرو میرا بیشک اولاد ربیعہ نے جلدی کی اور اترائے اپنی شجاعت
اور نہ پہنچی پاس اونکے جماعت اونکی پھر جمع ہوئے بنی مخزوم اور گھیر لیا درمیان اپنے ابو جہل کو اور صلاح کی کہ پہناوین لباس اوسکا کسی اور شخص کو پھر پہنایا
عبداللہ بن منذر بن ابی رفاعہ کو پس حملہ کیا اوسپر حضرت علی رضی اللہ نے اور قتل کیا اوسکو ابو جہل جانکر پھر چلے گئے اوس جگہ سے اور کہا تھا آپ نے وقت اوسکے قتل
کے کہ لے یہ وار مین ابن عبد المطلب ہون پھر پہنایا وہ سامان ابو قیس بن فاکہ بن مغیرہ کو اور حملہ کیا اوسپر حضرت حمزہ نے ابو جہل جانکر اور مارا اوسکو کہکر کہ لے یہ
وار مین ابن عبد المطلب ہون اور قتل کیا اوسکو بھی پھر پہنایا وہ سامان حرملہ بن عمرو کو پھر حملہ کیا اوسپر دوبارہ حضرت علی رضی اللہ نے اور قتل کیا اوسکو اور ابو جہل کھڑا تھا
اپنے لوگون مین پھر چاہا کفار نے کہ پہناوین سامان اوسکا خالد بن اعلم کو لیکن انکار کیا اوسنے پہننے سے روایت ہی معاذ بن عمرو بن جموح سے کہ کہتے تھے دیکھا مینے
ابو جہل کو اون لوگون مین اور وہ متفکر تھے اوسکے بچاو مین پس پہچانا مینے اوسکو اور کہا مینے دل مین واللہ یا مرونگا آج پاس اوسکے یا پورا کرونگا کام اوسکا پھر حملہ
کیا مینے اوسپر اور مارا مینے اوسکے ایک ہاتھ کہ کٹ گیا پانوٴن اوسکا پھر آیا بیٹا اوسکا عکرمہ مجھپر اور ماری اوسنے تلوار میرے کاندھے پر اسقدر کہ کٹ گیا ہاتھ میرا
اور لٹکنے لگا بسبب باقی رہجانے تسمے کے اور کھینچتا پھرتا تھا مین اوسکو میدان مین پھر جب کہ تکلیف دی اوسنے مجکو تو رکھا مینے پانوٴن اپنا اوس ہاتھ پر اور
الگ کر دیا اوسکو کھینچکر زور سے پھر دیکھا مینے عکرمہ کو کہ ڈھونڈھتے تھے پناہ واسطے اپنے پس اگر درست ہوتا ہاتھ میرا تو پورا کرتا مین اوسدن کام اوسکا بھی
اور وفات پائی ان معاذ نے بیچ ایام خلافت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے اور مروی ہی عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے کہ عنایت کی آنحضرت صلعم نے معاذ کو تلوار ابو جہل کی اور وہ اولاد

آج تک بعد اسکے کہ دریافت کرایا آنحضرت نے عکرمہ سے کہ کسنے مارا ہی تیرے باپ کو کہا اونھوں نے وہ شخص ہی کہ قطع کیا مینے ہاتھ اوسکا پھر دی وہ تلوار
حضرت نے معاذ کو اور کہا تھا عکرمہ نے ہاتھ اوسکا بدر مین اور مروی ہی معاذ سے کہ حکم دیا مجکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے لینے سامان ابو جہل کے تو
لی مینے زرہ اور تلوار اوسکی پھر بیچی مینے بعد اسکے وہ تلوار کہا **واقدی** نے کہ سنا مینے قصہ اسکے قتل کا اور اس طرح بھی کہ مروی ہی عبد الرحمن بن عوف سے
کہ آراستہ کیا ہمکو آنحضرت نے رات سے واسطے لڑائی کے کہ صبح کی ہمنے درمیان اپنی صفون کے اور دیکھا مینے دو نوجوانون کو دونون طرف اپنے کہ ڈالے
ہوئے تھے تلوارین اپنے گلے مین پس متوجہ ہوا ایک اونمین کا میری طرف اور کہا ای چچا کونسا ہی ابو جہل جماعت کفار مین کہا مینے کیا کریگا تو اوس سے ای بھتیجے
کہا اوسنے سنا ہی مینے کہ برا کہتا تھا آنحضرت کو اور قسم کھائی مینے کہ اگر دیکھ لون مین اوسکو تو مار دون اوسکو یا جان دون قریب اوسکے پس بتایا مینے اوسکو کہ
ابو جہل فلانا ہی پھر آیا پاس میرے دوسرا اور کہا اوسنے بھی اسی طرح اور کہا مینے اوس سے بھی کہ وہ ہی ابو جہل پھر کہا مینے کون ہو تم دونون کہا اونھون نے
ہم دونون بیٹے حارث کے ہین پھر تاک مین رہے وہ دونون ابو جہل کے یہان تک جب کہ گرم ہوئی لڑائی تو گر پڑے یہ اوسپر اور قتل کیا اوسکو اور ایک روایت مین ہی
حضرت عبد الرحمن سے کہ دیکھا مینے اوسدن اپنے دونون بازوؤن پر دو نوجوانون کو تو کہا مینے دل مین کہ بہتر تھا اگر ہوتا مین آج درمیان دو شخص قوی
کار آزمودہ کے پس نہ گذری کچھ دیر کہ کہا اونسے ایک نے اون دونون مین کے کون ہی ابو جہل کہا مینے وہ ہی پس دوڑا وہ اوسکی طرف مانند شیر کے اور سا تھ گیا
اوسکے بھائی اوسکا یہان تک کہ دیکھے مینے وار اونکی تلوارون کے پھر دیکھا مینے بعد کچھ دیر کے آنحضرت کو کہ پھرتے تھے درمیان لاشون کے اور وہ
دونون ہمراہ آنحضرت کے تھے اور روایت ہی محمد بن رفاعہ سے کہ کہا اونھون نے سنا مینے اپنے باپ سے کہ برا مانتے تھے وہ کہنا لوگون کا نوجوان کم عمر
عفرا کے بیٹون کا اور کہتے تھے وہ کہ تھی عمر چھوٹے کی اونمین اوسدن پینتیس ۳۵ برس کی لٹکائے ہوئے تلوار اپنی لیکن پہلا قول تحقیق زائد ہی اور مروی ہی
ربیع بنت معوذ سے کہ کہا اونھون نے کئی مین درمیان عورتون انصار کے پاس اسما بنت مخربہ ام ابو جہل کے ایام خلافت حضرت عمر مین اور تھا بیٹا اوسکا
عبد اللہ بن ابی ربیعہ کہ بھیجا کرتا تھا اونکو عطر یمن سے اور وہ بیچتی تھین اوس عطر کو اور مول لیتے تھے ہم اوس سے پس جب کہ بھری اونھون نے شیشی اسکے میرے
اور تول دیا اوسکو واسطے میرے جیسا کہ تول دیا تھا میری ساتھ والیون کو تو کہا لکھو قیمت میرے اوپر اپنی کہا مینے ہان لکھو نام ربیع بنت معوذ کا کہا اسما نے
ترا شا جائے سر تیرا تو بیٹی ہی اپنے سردار کے قاتل کی کہا مینے نہین لیکن بیٹی ہون مین اپنے غلام کے قاتل کی کہا اسما نے واللہ نہ بیچونگی مین تیرے ہاتھ کبھی
کہا مینے بھی واللہ نہ لونگی تجسے کبھی کچھ واللہ نہین یہ عطر اچھی خوشبو کا پھر کہا ربیع نے اپنی بیٹی سے کہ ای بیٹی واللہ نہ سونگھا مینے کوئی عطر اوس سے بہتر لیکن
غصے ہوئی مین اوسپر اس کہنے مین اور مروی ہی کہ جب تمام ہوئی لڑائی تو حکم دیا حضرت نے ابو جہل کو دیکھنے کا کہا ابن مسعود نے پایا مینے اوسکو کہ تھی اوسمین کچھ جان
پھر رکھا مینے پاؤن اپنا اوسکی گردن پر اور کہا مینے حمد ہی اوس اللہ تعالی کی کہ خراب کیا اوسنے تجکو کہا اوسنے خراب کیا ہی اللہ نے عبد بن ام عبد کو کہ چڑھا ہی تو بڑی جگہہ پر ای چرواہے بکریوں کے بیان کر مجسے کہ فتح کسکی ہی کہا مینے اللہ اور اوسکے رسول کی ابن مسعود کہتے ہین پس کھل گیا خود سے سر اوسکا پشت
کی جانب سے کہا مینے مین قاتل ہون تیرا ای ابو جہل کہا اوسنے نہین تو وہ پہلا غلام کہ مارا ہی اوسنے اپنے سید کو اور بڑا غم ہی آج یہ مجکو کہ قتل کیا مجکو ایک
شخص نے اجلاف یا سطیبین مین سے پھر کاٹ لیا سر اوسکا حضرت عبد اللہ نے اور اوتار لیا سامان اوسکا اور دیکھا اوسکے بدن مین کوک پر نشان کوڑے کا
پھر لے آیا مین ہتھیار اور خود اور زرہ اوسکی روبرو آنحضرت کے اور کہا مینے بشارت ہو یا نبی اللہ ساتھ مارے جانے دشمن خدا ابو جہل کے فرمایا آپ نے
کیا سچ ہی ای عبد اللہ قسم ہی مجکو اوس ذات کی کہ میری جان اوسکے ہاتھ مین ہی مارا جانا اوسکا محبوب تر ہی مجکو سرخ اونٹون سے پھر بیان کین مینے آنحضرت سے
علامتین اوسکی فرمایا آنحضرت نے کہ وہ نشان ہی فرشتون کی ضرب کا اور کہا آنحضرت نے کہ لگی تھی اوسکے رگڑ ایکبار بیچ دعوت ابن جدعان کے گھٹنے ابو جہل پر
دیکھو اوسکو پس پائی وہ علامت اوسی طرح اور کہتے ہین کہ ابو سلمہ بن عبد الاسد مخزومی حاضر تھے اوس وقت پاس آنحضرت کے اور شک جانا اونھون نے ابن مسعود
کے دعوے سے پس کہا اونسے تو نے مارا ہی ابو جہل کو کہا مینے ہان مارا اوسکو اللہ تعالی نے پھر کہا ابو سلمہ نے تو قادر ہوا اوسکے قتل پر کہا مینے ہان کہا ابو سلمہ
نے اگر چاہتا وہ تو ڈال لیتا تجکو اپنی آستین مین کہا ابن مسعود نے واللہ مارا ہی مینے اوسکو اور اوتار لیا ہی سامان اوسکا پھر پوچھی ابو سلمہ نے علامت اوسکی

تو کہا مینے ایک سیاہ داغ ہو نیچے اوسکی سیدھی ایڑی کے پس جان لیا ابو سلمہ نے اور کہا البتہ اوتارا ہی تونے سامان اوسکا نہ اور کسی نے ابن مسعود کہتے
کہ ناسہ تھا قریش اور اونکی ہم قسموں مین کوئی دشمن زیادہ خدا و رسول کا اوس سے پس چپ ہو گیا ابو سلمہ اور بعد اسکے مغفرت چاہی تھی اپنی اس بات سے بیچ سرفرازی
ابو جہل کے اللہ تعالی سے اور خوش ہوئے آنحضرت اوسکے مارے جانے سے اور کہا ای اللہ بیشک پورا کیا تونے مجھسے وعدہ اپنا اب پوری کر مجھپر نعمت اپنی سو
اولاد ابن مسعود کی کہا کرتی تھی کہ وہ تلوار ابو جہل کی محلی بیچ چاندی کے لوٹی ہوئی عبد اللہ بن مسعود کی آج تک پاس ہمارے ہی پس توفیق روایتوں مین یہ ہی کہ معاذ
بن عمرو اور دونوں بیٹوں عفرا کے نے زخمی کیا تھا اوسکو اور کاٹا سر اوسکا ابن مسعود نے مرتے وقت مین پس یہ سب شریک ہوئے اوسکے قتل مین اور مروی ہی کہ
کھڑے ہوئے آنحضرت اوپر مقام لڑنے عفرا کے بیٹوں کے اور فرمایا رحم کرے اللہ تعالی عفرا کے بیٹوں پر کہ شریک ہوئے یہ دونوں بیچ قتل فرعون اس امت کے
جو سردار سارے کفار کا کہا لوگوں نے یا رسول اللہ اور کون شریک تھا اون دونوں کا اوسکے مارنے مین فرمایا آپ نے کہ فرشتے اور پورا کیا کام اوسکا ابن مسعود نے
شریک ہوئے یہ بھی اوسمین پھر کہا حضرت نے جب کہ خاطر جمع ہوئی اوسکی طرف سے ای اللہ کفایت کر مجکو واسطے نوفل بن خویلد کے پس آیا اوسدن نوفل سامنے
چلاتا ہوا در حالیکہ خوفناک تھا اپنے جلنے سے اپنے لوگوں سے اور کہا اوسنے بلند آواز سے ای معشر قریش آج کا دن لڑائی اور بلندی کا ہی پھر جب کہ دیکھا
اوسنے قریش کو بھاگتے ہوئے اور گرفتار اپنے کو مسلمانوں مین تو پکارنے لگا انصار کو واسطے اپنے بچاؤ کے کہ ای انصار کیا حاجت ہی تمکو ہمارے خونوں سے
کیا نہین دیکھتے کہ کسکو مارتے ہو تم کیا نہین تمکو حاجت دودھ کے جانوروں کی پس قید کر لیا اوسکو جبار بن صخر نے اور لانے لگے اوسکو آگے اپنے کہا نوفل نے جبار سے
جبکہ دیکھا حضرت علی کو آتے ہوئے طرف اپنے کہ ای انصاری کون ہی یہ شخص قسم لات و عزی کی کہ مین گمان کرتا ہوں اس شخص کو کہ آتا ہی میرے مارنے کو کہا جبار نے
یہ علی بن ابی طالب ہین نوفل نے کہا نہ دیکھا مینے آج تک مثل اوسکے کوئی شخص جو جلدی کرتا ہو اپنی قوم کے قتل مین پھر حملہ کیا اوسپر اتنے مین حضرت علی شیر خدا نے
اور مار ڈالا اوسکو پھر کہا آنحضرت نے لوگوں سے کسکو خبر ہی آج نوفل بن خویلد سے بولے حضرت علی کہ قتل کیا ہی اوسکو آج مینے تو تکبیر کہی آنحضرت نے خوشی سے اور
فرمایا کہ قبول کی اللہ تعالی نے دعا میری اوسکے حق مین پھر ظاہر ہوا عاص بن سعید در حالیکہ برانگیختہ کرتا تھا لوگوں کو لڑائی پر تو مقابل ہوئے اوسکے شیر خدا علی مرتضی
اور قتل کیا اوسکو اور منقول ہی کہ تھے حضرت عمر کہا کرتے تھے اونکے بیٹے سعید بن عاص سے مین دیکھتا ہوں تجکو رنجیدہ اپنی طرف سے گمان اس بات کے کہ مین قاتل
ہوں تمھارے باپ عاص کا بدر مین اور نہ عذر کرتا مین قتل مشرک سے اور قتل کیا ہی مینے اپنے ہاتھوں سے اپنے ماموں عاص بن ہشام بن مغیرہ کو نہ تمھارے عاص کو
کہا حضرت سعید نے اگر قتل کرتے آپ اوسکو تو تھا وہ باطل پر اور آپ حق پر اور تھے قریش برتر سب لوگوں مین از روے عقل اور امانت داری کے نہ حاصل ہوا تھا
اونکو نقصان کچھ مگر باوجود اس فہم و فراست کے گمراہ کیا اونکو اللہ تعالی نے اوندھے سو نہ اور منقول ہی حضرت علی سے کہ فرماتے تھے اوسدن بعد بلند ہونے
آفتاب کے در حالیکہ مل گئے تھے مشرک اور مسلمان لڑائی مین چلا مین پیچھے ایک کافر کے قتل کو تو ناگاہ دیکھا مینے اوپر ٹیلے ریتے کے کہ ایک مشرک لڑتا ہی سعد بن خیثمہ
یہان تک کہ شہید کیا اوسنے سعد کو اور وہ مشرک چھپا ہوا تھا لوہے مین اوپر گھوڑے کے پس پہچانا اوسنے مجکو اور پکارا کہ ادھر آ ای ابن ابی طالب واسطے لڑائی کے
اور نہ پہچانا مینے اوسکو لیکن لوٹا مین اوسکی طرف پھر بڑھا وہ مجھپر اور تھا مین کوتاہ قد پھر ہٹا مین پیچھے تاکہ نہ گر پڑے وہ مجھپر اور پکڑ لے مجکو پس کہا اوسنے کیا بھاگتا
تو ای ابن ابی طالب کہا مینے اجل سے کیا تو منقر بن شترا ہی پھر جب کہ قریب ہوا مجھسے تو وار کیا مجھپر تلوار کا اور روکا مینے سپر پر اور پھنس گئی تلوار اوسکی سپر مین
پس فرصت پا کر ماری مینے تلوار اپنی اوسکے کاندھے پر کہ پہنے ہوا تھا زرہ تو کانپ گیا وہ اور کاٹا میری تلوار نے زرہ کو اور جانا مینے کہ تلوار میری قتل کریگی اوسکو
پس اسی حال مین ناگاہ دیکھی مینے چمک تلوار کی اپنے پیچھے سے اور چاہا مینے کہ دیکھوں اوسکو کہ اتنے مین پڑی وہ اوپر خود اوسکے سر کے اور سنا مینے کہ کہا کسینے
لے یہ وار میرا کہ مین ابن عبد المطلب ہوں پھر دیکھا مینے پیچھے تو وہ حمزہ بن عبد المطلب تھے اور روایت ہی عکاشہ بن محصن سے کہ ٹوٹ گئی تلوار میری بدر مین پھر دی مجکو
آنحضرت نے ایک لکڑی اور ہو گئی وہ ایک تلوار صاف اور دراز پس لڑا مین ساتھ اوسکے یہان تک کہ بھگا دیا اللہ تعالی نے مشرکوں کو اور رہی وہ ہمیشہ پاس
اونکے یہان تک کہ وفات پائی اونھوں نے اور مروی ہی کہ ٹوٹی تلوار سلمہ بن اسلم بن حریش کی بھی بدر مین پھر جب کہ ہو گئے وہ بے ہتھیار تو عنایت کی اونکو آنحضرت
نے ایک چھڑی ڈالی عراجین ارطاب کی کہ لیے ہوئے تھے آپ اپنے دست مبارک مین اور فرمایا کہ مار اس سے کفار کو پس ہو گئی وہ عمدہ تلوار اور رہی پاس اونکے

عرجون چھڑی ڈالیوں سے ۱۲

یہان تک کہ شہید ہوئے روز جنگ خیبر مین ساتھ ابی عبیدہ ثقفی کے اور مروی ہی کہ تھے حارثہ بن سراقہ حوض پر کہ ناگاہ لگا اونکو ایک تیر نحر مین گر پڑے وہ اور پی لور
پیا لوگون نے شام تک وہ پانی خون ملا ہوا اونکا پھر سنی شہادت اونکی اونکی مان بہن نے مدینہ منورہ مین تو کہا اونکی مان نے واللہ نگریہ کرونگی اوسپر یہان تک
کہ آوین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دریافت کرلون آپ سے حال اوسکا اگر ہو بیٹا میرا جنت مین تو نہ گریہ کرونگی اوسپر اور اگر ہوگا آگ مین تو روتی رہونگی اوسپر عمر
سو جب کہ تشریف لائے آنحضرت بدر سے مدینہ منورہ مین تو آئین مان اونکی پاس آپکے اور کہا یا رسول اللہ جانتے ہو آپ غم و درد حارثہ کا میرے دل مین جیسا
تھا مینے کہ گریہ کرونگی اوسپر پھر کہا مینے نہ کرونگی مین یہان تک کہ دریافت کرون مین آپ سے سو اگر وہ جنت مین ہی تو نہین سزاوار اوسپر گریہ اور اگر ہو آگ مین تو رویا کرون
اوسکو فرمایا آنحضرت نے کہ ای ام حارثہ جنتین بہت ہین قسم اوس ذات پاک کی کہ جان میری اوسکے قبضہ قدرت مین ہی بیشک بیٹا تیرا فردوس اعلی مین ہی کہا اونکی مان نے
اب نکرونگی مین اوسپر گریہ کبھی پھر منگوایا آنحضرت نے ایک برتن پانی بھرا ہوا اور دھوئے اوسمین دست مبارک اپنے اور ڈالی اوسمین کلی پھر دیا وہ ام حارثہ کو اور پیا
اونھون نے اوسمین سے پھر دیا اپنی بیٹی کو پھر پیا اونھون نے بھی پھر فرمایا اون دونون سے کہ چھڑک لو تم اس پانی کو اپنے گریبانون مین اور کیا اونھون نے ایسا ہی
پھر لوٹ آئین آپ کے پاس سے پس نہ تھی مدینے مین کوئی عورت روشن چشم خوش دل زیادہ اُنسے اور مروی ہی کہ جب دیکھی شکست اور پریشانی کفار کی ہبیرہ بن ابی وہب
نے تو ٹوٹ گئی پیٹھ اوسکی اور گر پڑا گھبرا کر اور نہ کھڑا ہو سکا یہان تک کہ گذرا اوسپر ابو اسامہ جشمی حلیف اوسکے پس جدا کی زرہ اوسکی اوس سے اور اوٹھایا اوسکو
اور کہا بعض نے کہ ماری اوسکو تلوار ابو داود مازنی نے کہ کٹ گئی زرہ اوسکی اور گر پڑا وہ اولٹا اوپر مونہہ کے اور پڑا رہا اوسی طرح یہان تک کہ چلے گئے وہان سے
ابو داود پس دیکھا اوسکو ابو اسامہ اور مالک نے جو دونون بیٹے ہین زہیر جشمی کے اور ہم قسم تھے دونون اوسکے پھر دور کیا اوس سے خود اور اوٹھا لیگیا
اوسکو اسامہ پس نجات پائی اوسنے بسبب اوسکے اور فرمایا آنحضرت نے یہ سنکر حمایت کی اوسکی دو کتون نے کہ حلیف اوسکے تھے اور مشابہت فرمائی اسامہ کی
کتے سے اور نزدیک بعض کے قاتل اوسکا مجذر بن زیاد ہی اور مروی ہی کہ دریافت کیا مروان بن حکم نے حکیم بن حزام سے قصہ بدر کا اور حکیم ٹالتے تھے اوسکو
یہان تک جب کہ الحاح کی اوسنے تو کہا حکیم نے مل گئین اوس دن دونون جماعتین آپس مین اور سنا مینے ایک شور کہ اوترا آسمان سے زمین پر مثل گرنے کنکرون
کے طشت مین اور اوٹھائی آنحضرت نے ایک مٹھی کنکرون کی اور پھینکا اونکو ہماری طرف پھر بھاگ گئے ہم اور مروی ہی نوفل بن معاویہ دیلی سے کہ کہتے تھے شکست ہوئی
ہمکو بدر مین اور سنتے تھے ہم آواز گرنے کنکرون کی طشتون مین آگے اور پیچھے اپنے سو تھا یہ سبب بہت رعب کا ہمپر اور مروی ہی حکیم بن حزام سے کہ کہتے تھے
جب کہ بھاگے ہم بدر مین تو جاتا تھا مین دوڑتا ہوا اور کہتا ہوا کہ قتل کرے اللہ تعالی ابن حنظلیہ کو کہ کہتا تھا قریب ہوا دن غروب کے اور واللہ دن اوسی قدر کہ
جتنا کہ تھا ابتدائے جنگ مین اور کہتے تھے حکیم کہ تھا یہ قول میرا اگر بخواہش اس بات کے کہ واقع ہو جائے رات تو رہجاوین مسلمان ہمارے پیچھا کرنے سے
پھر دیکھا حکیم نے عبید اللہ اور عبد الرحمن کو جو بیٹے ہین عوام کے سوار اپنے اونٹ پر تو کہا عبد الرحمن نے اپنے بھائی سے اوتر جا تو اور سوار کرا دے
ابو خالد کو اور تھے یہ عبید اللہ لنگڑے کہا عبید اللہ نے نہین پاؤن میرے کس طرح چلون گا مین پیادہ کہا عبد الرحمن نے واللہ ضرور ہی سوار کرنا اس شخص کا
اور کیونکر رعایت کرین ہم اسکی کہ خبر گیری کر سکتا ہی یہ ہمارے اہل و عیال کی اگر مر جاوین ہم اور اگر زندہ رہین تو سواری دیگا ہم سب کو پھر اوتر پڑے یہ کہکر
عبد الرحمن اور بھائی اونکے باوجود لنگڑے ہونے کے اور سوار کیا حکیم بن حزام کو اپنے اونٹ پر اور خود پیادہ چلے پیچھے اوس اونٹ کے پھر جب کہ قریب پہونچے
مکے کے وادی الظہران مین تو کہا حکیم نے اونسے واللہ دیکھا تھا مینے یہان امر کہ نہ جاتا کوئی لڑائی کو اگر دیکھتا مثل اوسکے لیکن خراب کیا ہم سب کو
ابن حنظلیہ کی بدبختی نے کہ یہان پر ذبح کیے تھے مینے چند اونٹ سو نہ باقی رہا کوئی خیمہ لشکر کا مگر گرا اوسپر خون اوسکا کہا اون دونون بھائیون نے بیشک دیکھا تھا
ہمنے بھی یہ حال لیکن جب کہ دیکھا تمکو اور اپنی قوم کو آگے بڑھتے ہوئے تو چلے ہم بھی ساتھ تمہارے اور مروی ہی کہ بہت زرہین تھین قریش مین سو جب کہ بھاگے وہ
شکست کھا کر تو پھینکنا شروع کیا اونکا اوتار کر اپنے بدنون سے اور پیچھا کیا اونکا مسلمانون نے کہ اوٹھاتے جاتے تھے چھوٹی ہوئی چیز اونکی کہتے ہین [illegible]
اپنے باپ محمد سے کہ لے آیا مین تین زرہین اوس دن اوٹھا کر اور رہین وہ میرے پاس پھر بعد مدت پہچانا ایک زرہ کو اونمین سے ایک قریشی نے پاس میرے
اور کہا یہ زرہ ہی حارث بن ہشام کی اور مروی ہی قباث بن اشیم کنانی سے کہ حاضر تھا مین ساتھ مشرکون کے بدر مین اور دیکھتا تھا مین قلت اصحاب رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کی بائین آنکھون سے اور کثرت اپنے لوگون کی سوارون اور پیادون سے پھر بھاگا مین ساتھ اور لوگون کے اور دیکھتا تھا مین سونہہ مشرکون کے اور
کہتا تھا مین دل مین نہ دیکھا مینے مثل اس کام کے کہ بھاگین اوس سے سوا عورتون کے پھر ہمراہ ہوا میرے ایک شخص سو درمیان اوس حال کے کہ جاتا تھا
وہ ساتھ میرے آملا ایک شخص پیچھے سے ساتھ ہمارے تو پوچھا مینے اوس سے کہا یہ ہمراہی ہی تیرا کہا اوسنے واللہ نہین یہ ساتھ میرے پھر زخمی کیا اوسنے
میرے ساتھی کو اور چلدیا مین وہان سے اور صبح کی مینے موضع غنیقہ مین تو ڈرا مین کہ آملے مجکو کوئی شخص پیچھے سے سو بدلا مینے وہ راستا پھر ملا مجکو ایک
ہمقوم میرا غنیقہ مین اور پوچھی اوسنے مجسے خبر کہا مینے مارے گئے ہم لوگ اور قید ہوئے اور بھاگ گئے شکست کھا کر اب اگر پاس تیرے سواری ہی تو دے
مجکو سو سوار کیا اوسنے مجکو ایک اونٹ پر اور زاد راہ دیا یہان تک کہ آیا مین مکے مین براہ جحفہ ہو کر اور دیکھا مینے حیسمان بن حابس خزاعی کو موضع غمیم مین تو
تو جانا مینے کہ جاتا ہی یہ واسطے تعزیت قریش کے مکے مین سو اگر چاہتا مین تو آجاتا پہلے اس سے لیکن تاخیر کی مینے یہان تک کہ پہلے پونہچا وہ مجسے پھر
آیا مین بھی اور پہونچ گئی تھی مکے مین خبر اونکے مارے گیون کی اور برا کہتے تھے وہ اوس خزاعی کو کہ نہ لایا یہ طرف ہمارے بہتر بات پھر رہا مین مکے مین
موافق تقدیر الٰہی کے پھر بعد غزوۂ خندق کے کہا مینے دل مین اگر جاتا مین مدینہ منورہ کو تو دیکھتا مین کہ کیا کہتے ہین آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
اور واقع ہوا اسلام میرے دل مین سو آیا مین مدینہ منورہ مین اور دریافت کیا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا لوگون نے وہ بیٹھے ہین حضرت بیچ سایۂ
مسجد کے ساتھ اپنے صحابہ کے پھر آیا مین طرف اوس جماعت کے اور نہ پہچانا مینے آپ کو درمیان لوگون کے اور سلام علیک کی مینے اہل مجلس سے
فرمایا آپنے ای قباث بن اشیم کیا تو ہی کہتا تھا بدر مین کہ نہ دیکھا مینے مثل اس کام کے کہ بھاگین اوس سے لوگ سوا عورتون کے کہا مینے گواہی دیتا ہون مین
کہ آپ رسول اللہ کے ہین بیشک یہ بات نکلی مینے آج تک کسی سے اور نہ لایا زبان پر سوا اسکے کہ گذری میرے دل مین اگر نہوتے آپ نبی تو نہ مطلع کرتا آپ کو
اللہ تعالی اس بات پر سرفراز کیجیے مجکو اپنی بیعت سے پھر مسلمان کیا مجکو آنحضرت نے اور مروی ہی کہ جب آراستہ ہوئین تھین صفین مسلمانون اور مشرکون کی
تو فرمایا تھا آنحضرت نے کہ جو مارے کسیکو تو اوسکا یہ حکم ہی اور جو قید کرے کسیکو تو حکم اوسکا یہ ہی پھر جب کہ بھاگے کفار تو ہوگئے مسلمان تین فرقے ایک
فرقہ کھڑا رہا نگہبانی کو قریب خیمۂ آنحضرت کے اور تھے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ پاس آپ کے خیمے کے اور ایک فرقہ مشغول تھا لوٹنے مین مال کفار کے
اور ایک فرقہ لڑتا تھا اور پیچھا کرتا تھا دشمنون کا اور جب کہ پکڑے گئے کفار اور لوٹ مین آیا مال اونکا تو کہا سعد بن معاذ نے کہ کھڑے ہوئے تھے آپ کے خیمے کے
ساتھ اپنے لوگون کے یا رسول اللہ نہ باز رہے ہم پیچھا کرنے سے دشمنون کے بسبب عدم رغبت کے ثواب مین اور نہ بسبب اونکے خوف سے لیکن خیال کیا ہم نے
کہ اگر پیچھا کرین ہم بھی تو خالی ہووے یہ جگہہ اور تنہا رہین آپ اور آوین یہان سوار و پیادہ اونکے سو کھڑے رہے گرد آپ کے خیمے کے معتبر لوگ مہاجر اور
انصار کے اور نہ گیا کوئی انمین کا اور بہت ہین یہ لوگ یا رسول اللہ اگر دوگے آپ اون لوگون کو تو نہ باقی رہیگا واسطے تمہارے ان اصحاب کے کچھ درگشتے
اور قیدی کفار کے بہت ہین اور مال غنیمت کمتر پس واقع ہوا اختلاف درمیان لوگون کے اس امر مین اور نازل کیا اللہ تعالی نے یَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ
قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ یعنی تجسے پوچھتے ہین حکم غنیمت کا تو کہہ مال غنیمت اللہ کا ہی اور رسول کا ہی سو باقی رہے آدمی بے پانے حصہ غنیمت کے
یہان تک کہ نازل کی اللہ تعالی نے یہ آیت کریمہ بعد اسکے وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ یعنی اور جان رکھو جو
غنیمت لاؤ کچھ چیز سو اللہ کے واسطے اوسمین سے پانچوان حصہ اور رسول کے ہی تو تقسیم کردیا اوس مال کو آنحضرت نے درمیان اونکے اور مروی ہی عبادہ بن صامت سے
کہ سو نبی پایا ہمنے سب مال انفال کا واسطے اللہ اور رسول کے اور نہ خمس لیا آنحضرت نے بدر مین اور نازل ہوئی بعد اوسکے یہ آیت کریمہ وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا
غَنِمْتُمْ سو کیا آنحضرت نے خمس اوس پہلی غنیمت کا جو ملی بعد بدر کے اور مروی ہی عکرمہ سے کہ مختلف ہوئے لوگ بیچ مال غنیمت بدر کے اور حکم کیا آنحضرت نے
کہ جمع کی جاوے سب غنیمت اور سب لیا جاوے وہ مال کہ لیا ہی لوگون نے سو نہ باقی رہی کوئی چیز مگر یہ کہ لیگئے اور جانا اہل شجاعت نے کہ آنحضرت تقسیم کرینگے
اسکو ہمپر نہ اورون پر اہل ضعف سے پھر فرمایا آنحضرت نے تقسیم غنیمت کے برابر سب مین کہا سعد نے یا رسول اللہ کیا دیتے ہو تم اون سوارون کو کہ
جانبازی کی اور بچایا لوگون کو مثل حصے ضعیفون کے فرمایا آنحضرت نے رووے تجکو مان تیری نہین فتح ملی ہمکو مگر بسبب دعا ضعیفون کے اور مروی ہی کہ جو پایا

عبدالحمید بن جعفر نے موسی بن زید بن ثابت سے کہ کیا معاملہ کیا آنحضرت نے بدر مین ساتھ قیدیون کے اور اسلاب اور انفال کے کہا اونھون نے کہ کر دیا تھا
اوس دن حضرت نے منادی کہ جو مارے کسیکو واسطے اوسکے ہی سامان اوسکا اور جو پکڑ لے کسیکو واسطے اوسکے ہی پھر دیتے تھے قاتل کو سامان مقتول کا اور حکم کیا تھا کہ جو لاوے
لشکر کفار سے پاوے یا لڑے ہوئے تو جمع کرے اوسکو پھر بانٹا آپ نے لوگون مین جلدی سے کہا ایک شخص نے عبدالحمید بن جعفر سے کہ کسکو ملا سامان ابوجہل کا
کہا اونھون نے وہ مختلف فیہ ہی نزدیک ہمارے کہا ہی کسی نے کہ لیا اوسکو معاذ بن عمرو بن جموح نے اور نزدیک بعض کے دیا یہ اونکو ابن مسعود نے پھر پوچھا
بیٹے عبدالحمید سے کسنے خبر دی تجکو اس بات کی کہا اونھون نے کہ جسنے کہا دیا معاذ کو وہ ابن عمرو ہی اور جسنے کہا کہ دیا اونکو ابن مسعود نے یہ روایت کی
سعید بن خالد سے اور مروی ہی کہ لی حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے زرہ اور خود ولید بن عتبہ کی اور حضرت حمزہ نے ہتھیار عتبہ کے اور لیا عبیدہ بن حارث
نے زرہ شیبہ بن ربیعہ کو یہان تک کہ آئی اونکے وارثون مین اور مروی ہی کہ آنحضرت نے اکٹھا کیے سب قیدی اور سامان اوٹ کا اور اسباب سلب کا پھر قرعہ ڈالا
لوگون سے نام کا بیچ قیدیون کے اور تقسیم کیا مال سلب کا واسطے قاتلون کے پھر بانٹا بیچنے مال غنیمت کا فواق سے اور ثابت تر یہ ہی کہ جو حصہ کر دیا تھا آپ نے
لوگون کا وہ دیا اونکو اوسی طرح اور جسکو حصہ کیا تھا بس بانٹا اوسکو برابر اور داروغہ کیا آپ نے مال غنیمت پر عبد بن کعب بن عمرو مازنی کو اور تقسیم کی غنیمت موضع سیر مین
کہ چھوٹی گھاٹی ہی وادی صفرا مین اور کہا بعض نے داروغہ کیا آنحضرت نے مال غنیمت کا خباب بن ارت کو اور مروی ہی کہ جب جمع ہوئی غنیمت تو تھے اوسمین
اونٹ اور باقی متاع اور لباس اور انطاع وغیرہ سو ملا لوگون کو اونٹ اور ساتھ اونکے رسّی اونکے اور کسیکو دو دو اور بعضون کو انطاع فقط اور سو تھے سب
غنیمت کے تین سو ستر حصے اور مسلمان تین سو تیرہ تھے کہ تھے انمین دو سوار گھوڑون کے سو دئے آپ نے اونکو دوہرے حصے اور حصہ کیا اون آٹھ لوگون کا
کہ نہ حاضر تھے بدر مین مہاجرین سے بلا اختلاف کہ اونمین سے حضرت عثمان بن عفان ہین کہ چھوڑ گئے تھے اونکو حضرت واسطے تیمارداری اپنی صاحبزادی بی بی
رقیہ کے سو وفات ہوئی اونکی مدینہ منورہ مین جسدن کہ خبر فتح لیگئے وہان زید بن حارثہ اور دوسرے اونمین کے طلحہ بن عبیداللہ اور تیسرے سعید بن زید
بن عمرو بن نفیل ہین کہ بھیجا تھا ان دونون کو آنحضرت نے واسطے جستجو قافلے کے سو گئے یہ موضع حوراء تک اور وہ ورے ذی المروہ کے ہی دو منزل اوپر
کنارے سمندر کے اور ذی المروہ مدینہ شریفہ سے آٹھ منزل ہی یا کچھ کم اور جماعت انصار سے ابولبابہ بن عبدالمنذر ہین کہ خلیفہ کیا تھا اونکو آنحضرت نے
اپنا بیچ مدینے مین اور عاصم بن عدی ہین کہ خلیفہ تھے آپکے قبا اور اہل عالیہ پر اور حارث بن حاطب ہین کہ امیر کیا تھا اونکو آپ نے واسطے کسی کام کے
بنی عمرو بن عوف مین اور خوات بن جبیر ہین کہ مقرر تھے روحا مین اور حارث بن صمہ ہین سو نہین اختلاف ان لوگون مین نزدیک ہمارے اور روایت کی گئی ہی
کہ دیا آپ نے سعد بن عبادہ کو بھی حصہ اونکا غنیمت سے اور فرمایا آپ نے اونکے حق مین جب کہ فارغ ہوئے جنگ بدر سے کہ اگر نہ حاضر ہوئے اسمین سعد بن عبادہ
لیکن مشتاق تھے وہ اور باعث اسکا یہ تھا کہ جب مستعد ہوئے آنحضرت بدر کے آنے کو تو برانگیختہ کرتے تھے یہ سعد انصار کو اور جاتے تھے اونکے گھرون پر واسطے ترغیب
دلانے جہاد کے پس کاٹا اونکو سانپ نے اور نہ آئے ہمراہ لشکر کے اس باعث سے دیا حصہ اونکا آنحضرت نے اونکا اور آپ نے حصہ سعد بن مالک ساعدی کا بھی اور تیار تھے
یہ آنے کو بدر مین لیکن رہگئے بیمار ہو کر مدینہ منورہ مین پھر وفات پائی اونھون نے اور کچھ وصیت کی واسطے آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے اور دیا آپ نے
حصہ ایک اور انصاری کو اور اسی طرح حصہ ایک اور شخص کو بھی لیکن یہ چارون نہین اتفاق اوپر راویون کا مثل اگلے آٹھ لوگون کے اور مروی ہی کہ
آنحضرت نے حصہ کیا اوس غنیمت سے شہدائے بدر کا جو چودہ آدمی تھے اور مروی ہی عبداللہ بن سعد بن خیثمہ سے کہ لیا ہمنے حصہ اپنے باپ کا جو عنایت کیا تھا
آپ نے غنیمت بدر سے اور لائے تھے اوسکو پاس ہمارے عویم بن ساعدہ اور مروی ہی سائب بن ابی لبابہ سے کہ حصہ کیا آنحضرت نے مبشر بن عبدالمنذر کا
اور لائے وہ حصہ پاس ہمارے معن بن عدی اور منجملہ اوس غنیمت کے ڈیڑھ سو اونٹ تھے لائے ہوئے اقسام نا خورش کے کہ لائے تھے اونکو کفار واسطے
تجارت کے اور ڈالا اللہ تعالی نے اونکو بیچ ہاتھ مسلمانون کے اور تھی اوس مال غنیمت مین ایک سرخ کملی کہا بعض نے کہ نہین دیکھتے ہم اوسکو شاید کہ
لے لیا ہو اوسکو آنحضرت نے تو اوتری یہ آیت کریمہ وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَغُلَّ وَمَنْ يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ تُوَفَّىٰ كُلُّ نَفْسٍ
مَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ۝ یعنی اور نبی کا کام نہین کہ کچھ چھپا رکھے اور جو کوئی چھپاویگا وہ لاویگا اپنا چھپایا دن قیامت کے پھر پورا پاویگا ہر کوئی

اپنا کمایا اور اونپر ظلم نہوگا* اور آیا ایک شخص پاس آنحضرتؐ کے اور کہا یا رسول اللہ چرالی ہی فلانے نے سرخ کملی مال غنیمت کی تو بلوایا آپنے اوسکو
اور دریافت کیا اوس سے تو منکر ہوا وہ کہا بتلانے والے نے یا رسول اللہ کھدوا اوس جگہہ کو سو کھدوائی آپنے وہ زمین اور نکل آئی وہ کملی اور کہا
کسینے مغفرت مانگیے یا رسول اللہ فلانے کے واسطے اور کہا یہ دوبار یا چند بار فرمایا آپنے چھوڑ دو مجکو اور تھے لشکر اسلام مین دو گھوڑے ایک
مقداد کا کہ نام اوس گھوڑے کا سبحہ تھا اور دوسرا زبیر کا یا مرثد کا بنابر اختلاف کے کہتے تھے مقداد کہ دیے مجکو آنحضرتؐ نے دو حصے ایک میرا اور
ایک میرے گھوڑے کا اور کہا ہی کسینے کہ دیے آنحضرتؐ نے اوسدن دو حصے گھوڑوں کے اور ایک اوسکے سوار کا اور ملا ابو بُردہ بن نیار کو گھوڑا زمعہ
بن اسود کا غنیمت بدر کے حصے مین آور ملے مسلمانوں کو دس گھوڑے اور بہت ہتھیار اور اونٹ سواری کے اور لیا آنحضرتؐ نے اپنے حصے مین اونٹ
ابو جہل کا پس ہمیشہ رہا وہ پاس آپ کے کہ سوار ہوتے تھے آپ اور جہاد کیا کرتے تھے اوسپر یہان تک کہ ہدی کیا اوسکو آپنے سال حدیبیہ کے اور دینا چاہا
اوسکے عوض مین مشرکون نے سو اونٹون کا فرمایا آپنے کہ اگر نہ ہدی کر دیتا مین اوسکو تو بدل لیتا تمسے اور لے لیا تھا آنحضرتؐ نے حق صفی اپنا غنیمت سے
اول تقسیم کے اور مروی ہی کہ لی آپنے بطریق انفال ذوالفقار کو کہ تھی منبّہ بن حجاج کی اور لائے تھے آنحضرتؐ ساتھ اپنے بدر مین وہ تلوار کہ نذر کی تھی آپکی
سعد بن عبادہ نے اور نام اوسکا عضب تھا اور ایک زرہ اپنی ذات الفضول نام اور مروی ہی صالح بن کیسان سے کہ نکلے آنحضرتؐ دن بدر کے اور تھی ساتھ
آپکے کوئی تلوار اور پہلی تلوار کہ لٹکایا اوسکو آپنے تلوار منبہ بن حجاج کی ہی جو آئی تھی غنیمت بدر مین آور منقول ہی ابو اسید سے کہ جب ذکر کرتے وہ ارقم
بن ابی الارقم کا تو کہتے وہ کہ نہین رنج مجکو کسی سے برابر اونکے تو پوچھنے لگے لوگ سبب اوسکا تو کہتے ابو اسید کہ حکم کیا تھا آنحضرتؐ نے مسلمانون کو کہ لوٹا دین
جو کچھ کہ پاس اونکے ہی مال غنیمت بدر کا پھر پھیر دی مینے تلوار ابن عائذ مخزومی کی کہ نام اوس تلوار کا مرزبان تھا اور تھی وہ بڑی قدر اور قیمت کی اور طمع رکھتا تھا مین
کہ ملے یہ مجھی کو لیکن مانگا اوسکو ارقم نے آنحضرتؐ سے اور تھے آنحضرتؐ کہ نہ انکار کرتے تھے اوس چیز کا جو سوال کرے آپ سے کوئی اوسکا تو دے دی آپنے اونکو
وہ تلوار اور گیا باہر بیٹا میرا افعہ نام تو اوٹھا لے گئے اوسکو جنتنے اپنے بیٹھ پر پھر پوچھا ایک شخص نے ابو اسید سے کیا تھے جنتنے اوس وقت مین کہا اونھون نے
کہ ہان لیکن ہلاک ہوگئے وہ اور ملا بیٹا میرا ابن ارقم سے اور خوش ہوا اونکو دیکھکر اور آیا پاس اونکے اور رویا پناہ مانگنے کو تو کہا اونھون نے کون ہی تو کہا اوسنے
سب قصہ اپنا پھر قصہ کہا اوس بھوت نے کہ پرورش اور نگہبانی کی مینے اسکی اور جھٹلایا اوسکو لڑکے نے سو نہ ہمراہ لائے اوسکو ابن ارقم اور نکل گیا گھوڑا
میرا رسی توڑ کر گھر مین سے اور ملا اونکو موضع غابہ مین تو سوار ہوئے وہ اوسپر اور جب کہ قریب آئے مدینے کے تو لوٹ گیا وہ اوسنے پھر عذر کیا اونھون نے
مجسے اگر کہ گھوڑا تمھارا جاتا رہا مجسے چھوٹ کر اور نہ پایا مینے اوسکو اب تک آور مروی ہی سعد سے کہ مانگی مینے آنحضرتؐ سے تلوار عاص بن منبہ کی بدر مین تو
دی اونھون نے وہ تلوار مجکو اور نازل ہوئی میرے حق مین یہ آیت یَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ
اَصْلِحُوْا ذَاتَ بَیْنِكُمْ وَاَطِیْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝ یعنی تجسے پوچھتے ہین حکم غنیمت کا تو کہہ مال غنیمت اللہ کا ہی اور
رسول کا سو ڈرو اللہ سے اور صلح کرو آپس مین اور حکم مین چلو اللہ کے اور اوسکے رسول کے اگر ایمان رکھتے ہو* اور نہ حصہ کیا اس غنیمت سے آنحضرتؐ نے
اون تین غلامون کا جو حاضر تھے بدر مین اور تھا ایک اونمین واسطے حاطب بن بلتعہ کے اور دوسرا عبد الرحمن بن عوف کا اور تیسرا سعد بن معاذ کا اور داروغہ
کیا آپنے اپنے غلام شقران کو قیدیون پر اور مروی ہی سعد سے کہ مارا مینے تیر دن بدر کے سہیل بن عمرو پر کہ کٹ گئی عرق النسا اوسکی پھر گیا مین پیچھے اوسکے
خون کے نشان پر تو پایا مینے اوسکو کہ پکڑ لیا تھا مالک بن دخشم نے ساتھ چوٹی اوسکی کے کہا مینے یہ قیدی میرا ہی کہ مارا مینے تیر اوسکو اور کہا مالک نے قیدی
میرا ہی کہ پکڑا مینے اوسکو پھر لے لیا اوسکو آنحضرتؐ نے دونون سے اور بھاگ گیا سہیل موضع روحا مین مالک بن دخشم کے پاس سے پھر آگاہ کیا اونھون نے لوگون کو
اور نکلے اوسکی جستجو مین اور حکم دیا آنحضرتؐ نے کہ قتل کرے اوسکو جو کہ پاوے لیکن پایا اوسکو خود آنحضرتؐ نے اور درگذر کی آپنے اوسکے قتل سے ساتھ جان بخشی
کی اور مروی ہی عاصم سے کہ پکڑا ابو بردہ بن نیار نے ایک قیدی مشرکین کا معبد بن وہب نام بنی سعد بن لیث سے اور ملے اونسے حضرت عمر بن خطابؓ اور تھا یہ
حضرت عمرؓ کا کہ برانگیختہ کرتے تھے لوگون کو قیدیون کے قتل پر اور دیکھتے پاس جسکے قیدی تو کہتے اوسکو واسطے قتل کے اور ہوا یہ واقعہ قبل متفرق ہونے لوگون کے

اور کہا حضرت عمر کو معبد نے درحالیکہ مقید تھا پاس ابو بردہ کے تو کہا اوسنے کیا گمان کرتے ہو اے عمر کہ غالب ہوئے تم لوگ ہرگز نہیں ایسا قسم لات و عزیٰ کی
کہا حضرت عمر نے دیکھیو اے گمراہان خدا مسلمانو پھر کہا اوس سے کہ یہ باتیں کرتا ہی تو قید ہوکر ہمارے ہاتھوں میں پھر لے لیا اوسکو ابو بردہ سے اور ماری گردن
اوسکی اور کہا بعض نے قتل کیا اوسکو خود ابو بردہ نے اور منقول ہی عامر بن سعد سے کہ فرمایا آپ نے لوگوں سے مت خبر کرو سعد کو مارے جانے اوسکے بھائی کی
کہ قتل کرینگے وہ تمہارے سب قیدیوں کو اور منقول ہی کہ فرمایا آپ نے نہ قتل کرے کوئی انمیں سے دوسرے بھائی کے قیدی کو اور جبکہ آئے یہ لوگ مقید ہوکر
روبرو رسالت مآب کے تو مکروہ جانا اور کہا سعد بن معاذ نے کہ کھڑے ہوئے تھے واسطے نگہبانی آنحضرت کے اور معلوم کی آپنے وہ کراہت اونکے چہرے
سے فرمایا آپنے اے ابا عمرو کیا دشوار گذرا تمپر قید کرنا انکا عرض کی اونھوں نے کہ ہان یا رسول اللہ یہ اول جنگ تھی ہماری مشرکوں سے سو خوش آتا تھا مجکو
کہ خوب ذلیل کرے انکو اللہ تعالیٰ اور قتل کرین ہم انکو اچھی طرح سے اور مروی ہی کہ قید کیا مقداد نے اوس دن نضر بن حارث کو پھر جبکہ چلے آنحضرت بدر سے
اور پونہچے موضع اُثیل میں تو ملاحظہ کیا آپ نے قیدیوں کا اور دیکھا اونمیں نضر بن حارث کو تو دیکھتے رہے آپ اوسکو دیر تک کہا نضر نے ایک شخص سے کہ تھا
اوسکے پہلو پر کہ اللہ محمد قتل کرینگے مجکو کہ دیکھا ہی مجکو موت بھری دو آنکھون سے کہا اوس شخص نے کہ واللہ یہ بات تیری بسبب رعب کے ہی پس کہا نضر نے
مصعب ابن عمیر سے کہ اے مصعب تم قریب تر ہو مجسے از روے قرابت نسبی یہانکے لوگوں میں عرض کرو اپنے نبی سے کہ رکھین مجکو مثل ہمارے اور لوگون کے
کہ واللہ وہ قتل کرینگے مجکو اگر نہ سفارش کی تمنے کہا مصعب نے تھا تو کہ اعتراض کیا کرتا تھا بیچ کتاب اللہ اور اوسکے نبی کے کہا اوسنے اے مصعب کر تو
مجکو مثل اور میرے ساتھیوں کے اگر مارے جاوین سب تو مارا جاؤن مین بھی اور اگر احسان ہو اوپر سبھوں کے تو احسان ہو ساتھ میرے بھی کہا مصعب نے کہ
کہ تکلیف دیا کرتا تھا تو اصحاب کو آنحضرت کے کہا نضر نے اے مصعب واللہ اگر قید کرتے مجکو قریش تو نہ مارا جاتا تو جب تک کہ زندہ رہتا مین کہا مصعب نے
واللہ نہیں جانتا مین تجکو صادق اور لیکن نہین مین مثل تیرے کہ قطع کر دیا اسلام نے اگلے اقرارون کو پھر پوچھا آنحضرت نے کہ کسکا ہی یہ قیدی عرض کی مقداد نے
کہ یہ قیدی میرا ہی فرمایا آپ نے کہ مار گردن اسکی اور دعا دی مقداد کو کہ اے اللہ غنی کر مقداد کو اپنے فضل سے پھر قتل کیا اوسکو علی بن ابی طالب نے تلوار سے
موضع اُثیل میں اور جبکہ پکڑا آیا سہیل بن عمرو روبرو آپ کے تو عرض کی حضرت عمر نے کہ یا رسول اللہ توڑ ڈالیے اگلے دو دانت اسکے کہ نکل آوے زبان اسکی
کہ نہ خطبہ پڑھینگے پھر آپکی برائی کا فرمایا آنحضرت نے نہیں مثلہ کرتا مین کسیکو کہ مثلہ کرے اللہ مجکو اوسکے عوض میں اگرچہ ہون مین نبی اور امید ہی یہ کہ کھڑا ہو واسطے
ایسے خطبے کے کہ نہ برا معلوم ہو تمکو پس کھڑے ہوئے سہیل ابن عمرو واسطے خطبے کے جبکہ سنی انھون نے وفات آنحضرت کی مکے مین واسطے پڑھنے خطبۂ خلافت
حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اور پڑھا اس طرح کہ گویا سنا ہی اوسکو پھر حضرت عمر نے جبکہ سنا یہ حال سہیل کا کہا گواہی دیتا ہون مین کہ بیشک
آنحضرت رسول اللہ کے ہین اور مراد اس کہنے سے تصدیق قول آنحضرت کی تھی مقدمۂ سہیل مین بطریق پیش گوئی کے کہ کھڑا ہوگا وہ اوس جگہ کہ بھلا معلوم ہو تمکو

آنا حضرت جبرئیل علیہ السلام کا پاس آنحضرت کے اور مختار کرنا آپکو بیچ مقدمے قیدیون بدر کے اور شفاعت کرنا حضرت ابوبکر صدیق کا اونکی جان بخشی کو بعوض فدیے کے اور عنایت کرنا قیدیون کو رہائی مع باقی حالات کے

مروی ہی حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہ آئے حضرت جبرئیل پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بدر مین اور اختیار دیا آپکو واسطے قیدیون کے کہ مارین گردنین
اونکی یا لین اونسے فدیہ تو بلایا آنحضرت نے اپنے اصحاب کو اور فرمایا اونسے کہ یہ جبرئیل ہین مختار کرتے ہین تمکو بیچ مقدمے قیدیون کے کہ قتل کرو اونکو
یا فدیہ لو اونسے اور شہید ہونگے تمسے سال آیندہ مین برابر اونکے کہا سبنے کہ قبول کرتے ہین ہم فدیے کو تاکہ مدد حاصل کرین ہم ساتھ اوسکے اور شہید ہووین
لوگ ہمارے کہ داخل ہونگے ہم جنت مین پس فدیہ لیا قیدیون سے اور شہید ہوئے اوسی قدر مسلمان سال آیندہ احد میں اور مروی ہی کہ جب مقید ہوئے
کفار بدر مین اور دار رضہ ہوئے اوپر شتران اور قرعہ ڈالنے لگے اونکے حق مین مسلمان تو امید ہوئی اونکو اپنی زندگی کی اور صلاح کی اونھون نے کہ پیغام بھیجین
ہم طرف حضرت ابوبکر کے کہ وہ قریب تر ہین ہمسے اور نہین جانتے ہم اور کو خلیل زائد اونسے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر بلوایا اونھون نے اور کہا اونسے
کہ اے ابوبکر تحقیق کہ بیچ ہمارے باپ اور بیٹے اور بھائی اور چچا اور بھتیجے ہین مسلمانون کے اور دور تر ہم مین کا قریب ہی قرابت مین کہو آنحضرت سے کہ چھوڑ دین ہمکو ساتھ اپنی

عنایت کے یا فدیہ لین ہمسے سو قبول کیا حضرت ابوبکرؓ نے یہ کام اور کہا انشاء اللہ تعالی سعی کرونگا مین اسمین اور گئے پاس آنحضرتؐ کے پھر بلوایا کفار نے
صلاح کرکے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اور کہا آپسمین کہ تم جانتے ہو اونکو نہین ہم بے فکر ہین اونکی برائی کرنے سے کہ روک دین وہ آنحضرتؐ کو ہمارے مقصود سے
پھر جب کہ آئے حضرت عمر پاس اونکے تو کہین اونسے وہ باتین کہ کہی تھین حضرت ابوبکرؓ سے فرمایا اونھون نے البتہ سعی کرونگا مین واسطے تمھارے برائی کی پھر گئے
پاس آنحضرتؐ کے اور دیکھا حضرت ابوبکر وغیرہ کو پاس آنحضرتؐ کے اور حضرت ابوبکر کہہ رہے ہین آنحضرتؐ سے ساتھ نرمی اور آہستگی کے کہ یا رسول اللہ فدا ہون
آپ پر مان باپ میرے یہ لوگ ہم قوم آپکے ہین اور موجود ہین اسمین باپ بھائی بیٹے چچا بھتیجے لوگون کے اور دور ترا نمین کا قریب ہو آپ سے احسان کرو اونپر کہ
احسان کریگا آپ پر اللہ تعالی یا فدیہ لو انسے امید ہو کہ نکالے انکو اللہ تعالی بسبب آپکے دوزخ سے حاصل کیجیے انسے وہ چیز کہ قوت ہو اوس سے مسلمانون کو
امید ہو کہ اللہ تعالی قبول کرے اونکے دلون کو پھر بعد اس عرض کے بیٹھے الگ ایک طرف اوس مجلس کے اور خاموش رہے آنحضرتؐ کہ نجواب دیا کچھ اونکو پھر آئے
حضرت عمر اور بیٹھے حضرت ابوبکر کے مقام مین اور کہا یا رسول اللہ یہ دشمنان خدا ہین کہ جھٹلایا اور لڑے آپ سے اور جلاوطن کیا آپ کو ماریے اونکی گردنین کہ
سردار کفر اور امام ہین گمراہی کے کہ بلند کرے اللہ اسلام کو اور ذلیل ہو شرک سو خاموش رہے آنحضرتؐ اور نہ جواب دیا اونکا بھی پھر دوبارہ آئے حضرت ابوبکر اپنی
پہلی جگہہ مین اور کہا یا رسول اللہ فدا ہون آپ پر مان باپ میرے رحم کیجیے اپنی قوم پر کہ ہین اونمین باپ اور بیٹے اور چچا اور بھائی اور بنی اعمام مسلمانون کے
اور دور ترا نمین کا قریب ہی آپ سے کیجیے انپر عنایت یا فدیہ لیجیے اونسے کہ یہ اہل قرابت اور ہم قوم ہین آپکے اور امت ہو جیسے پہلے او کھاڑنے والے جڑ اپنی قوم کے
ہدایت کرے اونکو اللہ تعالی یہ بہتر ہو اس سے کہ قتل کرین آپ اونکو لیکن خاموش رہے آنحضرتؐ اور نہ دیا کچھ جواب پھر ہٹ گئے یہ وہان سے اور جا بیٹھے ایک کونے مین
مجلس کے پھر آئے حضرت عمر وہین اور کہا یا رسول اللہ کیا انتظار کرتے ہین آپ اونکے حق مین ماریے گردنین کہ بلند کرے اللہ اسلام کو اور ذلیل کرے شرک کو یہ
دشمنان خدا ہین کہ جھٹلایا اور لڑے اور نکالا آپ کو یا رسول اللہ ٹھنڈا کرو دل مسلمانون کا اگر قادر ہوتے یہ ہمپر اس طرح تو نہ چھوڑتے کبھی ہمکو پھر خاموش رہے
آنحضرتؐ اور نہ جواب دیا اونکو پھر جا بیٹھے یہ ایک طرف اوس مجلس کے اور آئے تیسری بار حضرت ابوبکر اوسی جگہہ پر اور عرض کی مثل پہلے کے لیکن نہ بولے کچھ آنحضرت
پھر ہٹ گئے یہ اور پھر بڑھے حضرت عمر اوس جگہہ اور عرض کی اونھون بھی جیسے کہ عرض کی تھی پہلے اور نہ جواب دیا آنحضرتؐ نے پھر کھڑے ہوئے آنحضرتؐ اور تشریف
لیگئے اپنے خیمے مین اور توقف کیا وہان تھوڑی دیر پھر تشریف لائے باہر اور آدمی گفتگو کر رہے تھے اونھین باتون کی آپسمین کہتے تھے بعضے کہ منظور کی آنحضرتؐ
نے عرض ابوبکر کی اور بعضے کہتے تھے کہ پسند کی ہی صلاح حضرت عمرؓ کی پھر جب کہ باہر تشریف لائے آنحضرت تو فرمایا لوگون سے کہ کیا کہتے ہو تم بیچ حق اپنے ان
دونون یارون کے چھوڑ دو اونکو کہ واسطے ان دونون کے مثل ہی ابوبکر مثل میکائیل کے ہین کہ اوتارتے ہین رضاے الٰہی اور انوار رحمت بندون پر اور مثل اونکی
نبیون مین مثل حضرت ابراہیم کے ہی کہ نرم تھے اپنی قوم پر زائد شہد سے کہ جلائی واسطے اونکے آگ اور ڈالا اوسمین اونکو لیکن نہ کہا کچھ اونھون نے سوا اسکے کہ کہا
أُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ○ اور فرمایا فَمَن تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي وَمَنْ عَصَانِي فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ○
اور مثل اونکی مانند حضرت عیسیٰ کے کہ کہا اونھون نے إِن تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِن تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ○ اور مثل
عمر کی فرشتون مین مثل جبرئیل کے ہی کہ اوتارتے ہین عتاب اور غصہ خدا کا دشمنون پر اور مثل اونکی انبیا مین مانند حضرت نوحؑ کے ہی کہ سخت زائد تھے اپنی قوم پر پتھر سے
کہ کہتے تھے رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا ○ کہ بددعا کی اس طرح اون سب پر کہ ڈوبایا اللہ نے سب زمین کو اور مثل اونکی مانند
حضرت موسیٰ کے ہی کہ کہتے تھے رَبَّنَا اطْمِسْ عَلَىٰ أَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوا حَتَّىٰ يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ○
اگر ہو تمکو حاجت تو نہ چھوڑو کسیکو بے فدیہ لیے یا مارو گردن اوسکی عرض کی عبد اللہ بن مسعود نے کہ یا رسول اللہ نکال دیجیے اس حکم سے سہیل بن بیضا کو کہا ہی ابن اقد
نے یہ وہم ہی راوی کا کہ سہیل بن بیضا مہاجرین حبشہ سے ہین نہین حاضر ہوئے بدر مین بلکہ وہ بھائی اونکے ہین سہل بن بیضا غرض کہا عبد اللہ بن مسعود نے کہ دیکھا تھا
مینے اونکو کہ ظاہر کرتے تھے اسلام اپنا مکے مین لیکن خاموش رہے آنحضرتؐ کہا ہی عبد اللہ نے نہ گذری کوئی ساعت مجھپر کبھی سخت تر اوس وقت سے کہ دیکھتا تھا مین
طرف آسمان کے بخوف اس بات کے کہ برسین مجھپر پتھر بسبب اس جرات کے کہ کلام کیا مینے آگے اللہ اور رسول اوسکے کے پھر اوٹھایا سر مبارک اپنا آنحضرتؐ نے

اور فرمایا کہ الگ ہے سہیل بن بیضا اس حکم سے کہا عبد اللہ بن مسعود نے نہ گذری مجھپر کوئی ساعت کہ ٹھنڈی ہو آنکھ میری اوسمین جسوقت کہ بچا لیا آپنے سہیل کو پھر کہا
غرض سے پھر فرمایا آپنے کہ اللہ تعالی سخت کرتا ہے بعضے دل کو یہانتک کہ ہوجاتا ہے وہ سخت تر پتھر سے اور نرم کرتا ہے وہ بعضے دل کو یہانتک کہ نرم ہوجاتا ہے مکھن سے
پھر قبول کیا آنحضرت نے فدیہ سبھون کا اور فرمایا آنحضرت نے کہ اگر اوترتا عذاب دن بدر کے تو نہ نجات پاتا کوئی سوا عمر کے کہ کہتے تھے وہ قتل کفار کو اور منع کرتے تھے
فدیہ لینے سے اور کہتے تھے سعد بن معاذ بھی کہ مارے جاوین یہ اور نہ لیا جاوے فدیہ اونسے اور مروی ہے آنحضرت سے کہ فرمایا آپ نے دن بدر کے کہ اگر زندہ ہوتے
مطعم بن عدی تو بخش دیتا مین واسطے اونکے اون سب گندون کو اور تھا مطعم بن عدی کا احسان آنحضرت پر جب کہ لوٹے تھے آپ طائف سے اور مروی ہے کہ احسان کیا
آنحضرت نے دن بدر کے قیدیون مین سے ابوعزہ عمرو بن عبد اللہ بن عمیر جمحی پر کہ تھا وہ شاعر پھر آزاد کیا اوسکو آنحضرت نے قید سے ساتھ اپنی عنایت کے اور کہا تھا
اوسنے کہ پانچ لڑکیاں ہیں میری نہین کوئی چیز واسطے بسر اوقات اونکی کے بطفیل اونکے عنایت کر مجھپر ای محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سو قبول کیا آپ نے اور چھوڑ دیا
اوسکو ترس کھا کر اور کہا ابوعزہ نے کہ مین اقرار کرتا ہون آپ سے پختہ کہ نہ پھر لڑونگا آپ سے اور نہ بڑھاونگا جماعت آپ کے دشمنون کی کبھی پس چھوڑ دیا آنحضرت نے
اوسکو پھر جب کہ نکلے قریش طرف احد کے لڑنے کو تو آیا پاس ابوعزہ کے صفوان بن امیہ اور کہا چل ساتھ ہمارے اور عذر کیا اوسنے اپنے اقرار کا آنحضرت سے کہا مینے
نہ لڑونگا مین کبھی اور نہ بڑھاونگا جماعت آپ کے دشمنون کی کبھی اور احسان کیا ہے مجھپر آنحضرت نے نہ کسی اور پر بلکہ قتل کیا اوروں کو یا فدیہ لیا اونسے پھر متکفل ہوا
صفوان اس بات کا کہ کرونگا مین تیری لڑکیون کو ساتھ اپنی لڑکیون کے اگر مارا گیا تو اور اگر زندہ پھر آیا تو دونگا مین تجکو بہت مال کہ نہ کھا سکیگا اوسکو پھر تیرا غرض
نکلا ابوعزہ کہ بلاتا تھا عرب کو واسطے جمع ہونے کے پھر آیا ساتھ قریش کے احد مین اور قید ہوا اوس لڑائی مین تنہا وہ نہ قریشی اور سوا اوسکے پھر کہا اوسنے ای محمد
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم آیا ہون مین لاچاری سے اور واسطے میرے کئی لڑکیان ہین احسان کر مجھپر ساتھ رہائی کے فرمایا آنحضرت نے کہ کہان ہے وہ اقرار جو کیا تھا مجھسے
نہ چھوسکیگے گال تیرے مکہ کو کہے تو دھوکا دیا مینے محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو دو بار اور کہا آنحضرت نے کہ مومن نہین کٹوایا جاتا بیچ ایک سوراخ کے
دو بار پھر حکم کیا عاصم بن ثابت کو کہ کھڑے ہون اور مارین گردن اوسکی پھر قتل کیا عاصم نے اوسکو

ڈالنا کافرون کی لاشون کا چاہ بدر مین اور کلام کرنا آنحضرت کا اون مردون سے پھر کوچ کرنا طرف مدینہ منورہ کے اور بھیجنا بشارت فتح وہان کے لوگون کو پہلے اپنے رونق افروز ہونے سے اور گفتگو وہان کے لوگون کی

مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت نے دن بدر کے کہ کھول دین سونہہ اوس کنوئین کا اور ڈال دین سب مردون کو قریش کے اوسمین پھر ڈالا سب لوگون کو سوا امیہ
بن خلف کے کہ تھا وہ موٹا اور پھول گیا تھا اوسی دن جب کہ کھینچنے لگے لوگ اوسکو واسطے ڈالنے کے کنوئین مین تو بکھرنے لگا گوشت اوسکا فرمایا آنحضرت نے کہ
چھپا دو اوسکو اسی جگہ پھر دیکھا آپنے عتبہ کو کہ کھینچے لاتے تھے لوگ اوسکو کنوئین کی طرف اور تھا وہ جسیم اور اوسکے سونہہ پر داغ تھے چیچک کے اور یہ حال دیکھکر
متغیر ہوا چہرا اوسکے بیٹے ابوحذیفہ کا جو مسلمان تھے کہا اونسے آنحضرت نے ای ابوحذیفہ کیا برا معلوم ہوا تمکو یہ حال تمہارے باپ کا عرض کی اونھون نے کہ نہین
واللہ یا رسول اللہ لیکن جانتا تھا مین اپنے باپ کو وجیہ اور عاقل اور چاہتا تھا مین کہ ہدایت ہو اوسکو طرف اسلام کے پھر جب کہ نہ حاصل ہوئی اوسکو یہ دولت اور
دیکھا مینے یہ حال اوسکا تو غصے ہوا مین اوسپر کہا حضرت ابوبکر نے کہ واللہ یا رسول اللہ تھا یہ بہتر اوس گروہ کا غیرت سے اور مکروہ جانتا تھا اسواسطے آنیکو لیکن
نہین ملتے اوقات اور مقام ہلاکت کے پھر فرمایا آنحضرت نے کہ حمد ہے اوس خدا کی جسنے کیا اوسنسر ابوجہل کا اور ہلاک کیا اوسکو اور نجات دی ہمکو اوس سے غرض
جبکہ وہ ڈالے گئے کنوئین مین تو پھرتے تھے آنحضرت اوپر اونکی لاشون کے اور کہتے جاتے تھے آپ سے حضرت ابوبکر کہ یہ فلانا اور فلانا ہے لوگ یا رسول اللہ تمام حمد
اور شکر کرتے تھے اللہ تعالی کا اور فرماتے تھے کہ حمد ہے اوس خدا کو کہ پورا کیا اوسنے مجھسے وعدہ اپنا بیشک وعدہ کیا تھا مجھسے ایک اون دو گروہ مین سے پھر
کھڑے ہوئے اوس کنوئین پر آنحضرت اور پکارا اون مردون کو نام لیکر ایک ایک کا کہ ای عتبہ بن ربیعہ اور ای شیبہ بن ربیعہ اور ای امیہ بن خلف اور ای ابوجہل
بن ہشام کیا پایا تمنے حق وہ وعدہ اللہ کا کہ کیا تھا ساتھ تمہارے کہ بیشک پایا مینے وعدہ اپنے رب کا سچا بری قوم تھے تم کہ جھٹلایا تمنے اپنے نبی کو
اور سچا جانا مجکو اوروں نے اور نکالا تمنے مجکو اور جگہ دی مجکو اوروں نے اور لڑے تم مجھسے اور مدد کی میری اوروں نے عرض کی مسلمانون نے کہ

یا رسول اللہ پکارتے تھے آپ مُردونکو فرمایا آنحضرتؐ نے کہ خوب جان لیا ہی اونھون نے حق ہونا وعدہ الٰہی کا ساتھ اپنے اور مروی ہی کہ واقع ہوا یہ آگاہ کفار
بدر میں شروع زوال سے پھر کوچ کرتے ہوئے آنحضرتؐ بیچ بدر کے اور حکم کیا عبد اللہ بن کعب کو ساتھ جمع کرنے مال غنیمت کے اور ہمراہ کیے اونکے چند اصحاب
واسطے اس کام کے اور نماز پڑھی عصر کی بدر میں پھر کوچ کیا وہان سے پھر آئے موضع اثیل میں کہ وہ ایک وادی ہی بدر از کی تین میل کے اور درمیان اوسکے اور
بدر کے مسافت ہی دو میل کی اور شب گذاری اوسمین آنحضرتؐ نے بدر سے دور چار میل پر قبل غروب کے کہ مقام کیا وہان آنحضرتؐ نے اور زخمی تھے
اصحاب کہا آپ نے اصحاب سے کہ کون حفاظت کریگا میری آج کی رات سو خاموش رہے سب لوگ پھر کھڑا ہوا ایک شخص واسطے پاسبانی کے پوچھا آپ نے
کون ہی تو عرض کی واسطے ذکوان بن عبد قیس ہون فرمایا آپ نے کہ بیٹھ جا پھر دوبارہ کہا آپ نے لوگون سے کون نگہبانی کریگا میری آج پھر کھڑا ہوا ایک شخص اور
پوچھا اوس سے آنحضرتؐ نے کہ کون ہی تو کہا اوسنے کہ مین ابن عبد قیس ہون فرمایا آپ نے کہ بیٹھ جا اور توقف کیا کچھ دیر پھر کھڑا ہوا اور ایک شخص کہا آپنے کہ تو کون
ہی تو عرض کی اوسنے مین ابو سبیع ہون پھر توقف کیا آپ نے کچھ دیر پھر فرمایا کہ کھڑے ہو تم تینون نگہبانی کو تو کھڑے ہوئے ذکوان بن عبد قیس تنہا کہا اونسے
آنحضرتؐ نے کہان ہین دونون ہمراہی تیرے عرض کی اونھون نے کہ یا رسول اللہ مین ہی تھا جو جواب دیتا تھا آپ کو ہر بار رات مین پھر دعا دی اونکو آنحضرتؐ نے
کہ محافظت کرے تیری اللہ تعالیٰ غرض نگہبانی کی اونھون نے اوس رات سب مسلمانون کی یہانتک کہ جب ہوئی آخر شب تو کوچ کیا وہان سے آنحضرتؐ نے

آنا حضرت میکائیل اور حضرت جبرئیل کا بعد پیچھا کرنے کفار کے پاس آنحضرتؐ کے اور قتل کرنا آپ کا بعض گرفتار ہو لئے قیدیون کو اور بشارت پہونچنا مدینہ منورہ مین فتح بدر کی اور استقبال کرنا لوگون کا اور عذر خواہی کرنا پس ماندگون کا

اور ایک روایت مین ہی کہ نماز پڑھی آپ نے عصر کی وادی اثیل مین پھر جب کہ پڑھی آپ نے ایک رکعت تو تبسم فرمایا آپ نے پھر بعد نماز کے دریافت کیا
لوگون نے سبب تبسم کا فرمایا آنحضرتؐ نے کہ گذرے قریب مجھسے میکائیل اور اونکے بازو پر گرد تھی اور تبسم کیا اونھون نے مجھسے دیکھکر اور کہا کہ گیا تھا مین
پیچھے کفار کے اور آئے پاس آنحضرتؐ کے جبرئیلؑ بعد فراغ ہونے قتال اہل بدر سے اور پر مادہ اسپ سفید پیشانی والی کے اور جمع ہوا تھا غبار اونکے
اگلے دانتون پر کہا اونھون نے ای محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھیجا ہی مجکو میرے ربنے پاس آپکے اور حکم کیا مجکو کہ جدا نہوؤن آپ سے یہانتک کہ
راضی ہون آپ اب کیا راضی ہوئے آپ فرمایا آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ ہان اور لائے آنحضرت قیدیون کو پھر جب کہ پونہچے عرق الظبیہ مین تو
حکم کیا عاصم بن ثابت بن ابی اقلح کو کہ مار دین گردن عقبہ بن ابی معیط کی اور قید کیا تھا اوسکو عبد اللہ بن سلمہ عجلانی نے کہا عقبہ نے افسوس کس واسطے مارا جاتا
ہون مین ای معشر قریش درمیان اون لوگون کے کہ یہان ہین فرمایا آنحضرتؐ نے بسبب عداوت تیری کے خدا اور رسول سے کہا اوسنے یا محمد احسان آپ کا بہت ہی
رکھیے مجکو مثل اور لوگون ہم قوم میری کے کہ اگر قتل کرو اون سب کو تو قتل کرو مجکو بھی اور اگر چھوڑ دو سب کو ساتھ اپنے احسان کے تو چھوڑ دو مجکو بھی اور اگر لو اونسے
فدیہ تو دون مین بھی مثل اونکے ای محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کون متکفل ہوگا میرے لڑکے کا فرمایا آنحضرتؐ نے کہ آگ پھر حکم کیا عاصم کو کہ بڑھ کر مارین گردن اوسکی
اور قتل کیا اوسکو عاصم نے پھر فرمایا آنحضرتؐ نے برا شخص تھا تو واللہ نہ جانا مینے کسیکو کہ کافر ہو ساتھ اللہ اور رسول اور کتاب اوسکی سے اور ایذا دینے الاہو
اوسکے نبی کو زائد تجھسے حمد ہی اوس خدا کی کہ قتل کیا جسنے تجکو اور ٹھنڈی کین آنکھین میری تیری طرف سے پھر جب کہ پونہچے آنحضرت موضع سیر مین جو ایک شعبہ ہی
وادی صفرا کا تو تقسیم کیا وہان آپ نے مال غنیمت درمیان اصحاب کے اور مروی ہی کہ روانہ کیا پہلے آنحضرتؐ نے زید بن حارثہ اور عبد اللہ بن رواحہ کو موضع
اثیل سے واسطے بشارت دینے فتح کی اہل مدینے کو اور آئے وہ اتوار کے کچھ دن چڑھے اور بڑھ آئے عبد اللہ زید سے چھوڑکر اونکو موضع عقیق مین اور پکارنا شروع کیا
عبد اللہ نے اوپر سے اونٹ کے کہ ای معشر انصار بشارت ہو تمکو ساتھ سلامتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مارے جانے مشرکون کے اور مقید ہونے اونکے کے
مارے گئے دونون بیٹے ربیعہ کے اور دونون بیٹے حجاج کے اور مارا گیا ابو جہل اور زمعہ بن اسود اور امیہ بن خلف اور مقید ہوا سہیل بن عمرو ذو الانیاب ساتھ اور دو
مروی ہی عاصم بن عدی سے کہ کھڑا ہوا مین اور پوچھا عبد اللہ سے الگ جا کر کہ کیا سچ ہی یہ قول تیرا ای ابن رواحہ کہا اونھون نے کہ ہان واللہ تشریف کل لاوینگے
آنحضرت بھی انشاء اللہ تعالیٰ اور ہین ساتھ اونکے سب قیدی بندھے ہوئے پھر گئے عبد اللہ عوالی مدینے مین بیچ گھرون انصار کے اور رہتے تھے عوالی مین بنو عمرو

بن عوف اور خیثمہ اور وائل اور خوشخبری دی ایک ایک گھر میں پھر جمع ہو گئے ساتھ اونکے لڑکے مسلمانون کے اور کہتے جاتے تھے سب خوشی سے کہ مارا گیا ابوجہل اور
اور فلانا فلانا یہانتک کہ آئے طرف بنی امیہ بن زید کے اور آ پہونچے زید بن حارثہ بھی اوپر اونٹنی آنحضرت کے جو قصوی نام تھی اور بشارت دی اونھون نے اہل مدینہ کو
پھر جبکہ پہونچا عیدگاہ مین تو پکارا اوپر سے اونٹنی کے کہ مارا گیا عتبہ اور شیبہ اور دونون بیٹے حجاج کے اور ابوجہل اور ابو البختری اور زمعہ بن اسود اور امیہ بن خلف
اور پکڑا گیا سہیل بن عمرو ذوانیاب ساتھ اور بہت لوگون کے لیکن نہ سچا جانا لوگون نے زید بن حارثہ کو اور گمان کیا بعضے نے کہ بھاگ آئے ہین یہ یہانتک کہ اندیشہ ناک ہوئے
مسلمان اور آئے تھے زید بن حارثہ جب کہ فارغ ہوئے تھے لوگ دفن سے حضرت رقیہ صاحبزادی آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے اور تھے سب بقیع مین کہا ایک
منافق نے اسامہ بن زید سے کہ مارے گئے سردار تمھارے اور سب اصحاب اونکے اور کہا دوسرے منافق نے ابولبابہ بن عبد المنذر سے کہ متفرق ہو گئے لوگ تمھارے
اس طرح کہ جمع ہونگے پھر کبھی اور قتل ہوئے سب اصحاب ساتھ آنحضرت کے یہ وہی خاص اونٹنی اونکی ہے کہ بھاگ آیا ہے اوسپر سوار ہو کر یہ زید بن حارثہ اور نہین جانتا
کہ کیا بکتا ہے اوسکے مونہہ سے باتون مین بسبب رعب کے کہا اوس منافق سے ابولبابہ نے کہ جھوٹا کرے اللہ تعالی قول تیرا اور کہا یہودیون نے بھی کہ نہین آیا زید
مگر بھاگ کر مروی ہے اسامہ بن زید سے کہ پریشان ہوا مین یہ سنکر اور آیا ساتھ اپنے باپ کے گھر مین پھر پوچھا مینے اوس سے تنہائی مین کہ ای باپ میرے کیا سچ ہے یہ
بیان تمھارا کہا اونھون نے ہان سچ ہے واللہ ای بیٹے میرے پس قوی ہو گیا دل میرا اور آیا مین پاس اوس منافق کے کہا مینے اوس سے کہ تو مرجف ہے ساتھ (یعنی ارجاف کرنیوالا)
رسول اللہ اور سب مسلمانون کے عنقریب تشریف لاتے ہین رسول اللہ اور مارینگے وہ گردن تیری آکر کہا اوس منافق نے مجھسے ای ابو محمد یہ ایک بات تھی کہ کہی مینے تجھسے
سنکر لوگون سے پھر آئے قیدی اور داروغہ تھے اونپر شقران مولی آنحضرت کے اور وہ قیدی سب انچاس آدمی تھے اور شقران حاضر نہ رہے تھے بدر مین اور
نہ آزاد ہوئے تھے اوس وقت تک پس آملے اہل مدینہ روحا مین آنحضرت سے کہ آتے تھے واسطے استقبال کے اور مبارکی دی آپ کو ساتھ فتح اللہ تعالی کے
پھر آئے سردار لوگ قوم خزرج کے اور مبارکی دی اونھون نے کہا سلمہ بن سلامہ بن وقش نے کہ ہمرکاب تھے آنحضرت کے کس چیز کی مبارکی دیتے ہو تم کو
واللہ نہین لڑے ہم مگر بوڑھی عورتون سے کہ گنجی تھین پس تبسم کیا آنحضرت نے اونکے اوس کہنے سے اور فرمایا اونسے کہ ای بھتیجے میرے وہ ایسی
جماعت تھی کہ اگر دیکھتا تو اونکو تو ہیبت کرتا اور اگر حکم کرتے وہ تجھے تو متابعت کرتا تو اونکی اور اگر مقابل کرتا اپنے کام کو اونکے کامون سے تو حقیر جانتا اپنے فعل کو کہا
بری بات ہے قوم سچے حق نبی اپنے کے کہا سلمہ نے پناہ مانگتا ہون مین اللہ تعالی سے اور اسکے غضب سے اور اسکے رسول کے غضب سے آپ یا رسول اللہ رنجیدہ ہو مجھسے ابھی تک جب سے
موضع روحا مین پہلی بار فرمایا آنحضرت نے کہ وہ کہنا تیرا اعرابی سے کہ صحبت کی تو نے اونٹنی سے پس حاملہ ہے وہ تجھسے یہ فحش تھا تیرا اور کہا تو نے انجان بات کو
اور کہنا تیرا یہ بات سچ ہے اس قوم کے یہ کم جاننا تیرا ہے نعمت الہی کو پھر قبول کیا آنحضرت نے سلمہ سے عذر اوسکا پھر ہو گئے وہ فقرائے اصحاب مین سے اور مروی ہے
کہ ملے آپ سے آکر ابو ہند بیاضی مولا فروہ بن عمرو کے اور ساتھ اونکے ایک مشکیزہ تھا بھرا ہوا مالیدہ کا فرمایا آنحضرت نے لوگون سے کہ ابو ہند ایک شخص ہے انصار
مین کا نکاح کرو اوسکا اور قرابت کرو اوس سے اور مروی ہے کہ ملے آپ سے اسید بن حضیر اور کہا اونھون نے یا رسول اللہ حمد ہے اوس خدا کو کہ فتح دی اوسنے
آپکو اور ٹھنڈی کین آنکھین آپکی واللہ یا رسول اللہ نتھا رہ جانا میرا جانے سے طرف بدر کے مگر بواسطے اس بات کے کہ جانتا تھا مین نہ واقع ہوگی لڑائی
آپکو اور جانتا تھا مین کہ روکینگے آپ قافلے کو اور اگر جانتا مین کہ لڑائی ہوگی آپ کے دشمنون سے تو ہرگز نہوتا مین جدا آپ سے فرمایا آنحضرت نے کہ سچا ہے تو
اور قبول کیا عذر اوسکا اور ملے آپ سے عبد اللہ بن انیس موضع تربان مین اور کہا اونھون نے یا رسول اللہ حمد ہے خدا کی آپکی سلامتی پر اور فتحمند کرنے آپکے
نتھا رہ جانا میرا آپکی ہمراہی سے مگر بسبب بیمار ہو جانے کے اور کل دور ہوا ہے بخار مجھسے اور آیا مین آج آپکے استقبال کو فرمایا آپ نے کہ اجر دے تجکو اللہ تعالی
اور مروی ہے کہ مقید تھا سہیل بن عمرو پاس مالک بن دخشم کے پھر جب کہ پہونچا موضع شنوکہ مین جو درمیان ہے سقیا اور ملل کے تو کہا اوسنے مالک سے کہ چھوڑ دو
مجکو واسطے پاخانے کے پس چھوڑا اونھون نے اوسکو اور کھڑے رہے پاس اوسکے کہا سہیل نے شرم آتی ہے الگ ہو جاؤ مجھسے پھر دور ہوئے اوس سے تو
بھاگ گیا سہیل وہان سے کھولکر مشکین اپنی اور جب کہ دیر ہوئی مالک کو اور نہ پایا سہیل کو تو پکارا اونھون نے آدمیون مین کہ بھاگ گیا سہیل اور دوڑے
لوگ اوسکے ڈھونڈھنے کو اور چلے آنحضرت بھی اوسکی جستجو مین اور فرمایا آپ نے کہ مار ڈالے اوسکو جو شخص کہ پاوے لیکن پایا اوسکو خود آنحضرت نے درمیان جھاڑی

بیویون سے کے پھر مشکین بندھوا لین آپ نے اونکی لوگون سے اور کر لیا اوسکو ساتھ اپنی اونٹنی کے اور تھوڑی دیر مین تشریف لائے آپ مدینے مین اور ملے اُسامہ بن زید سے مروی ہی کہ جب ملے آنحضرت صلعم اُسامہ سے تو سوار تھے اپنی اونٹنی قصوا پر پھر بٹھلا لیا آپ نے اُسامہ کو آگے اپنے اور ہمراہ تھا سہیل مشکین بندھا ہوا تو جب دیکھا اوسکو اُسامہ نے تو عرض کی یا رسول اللہ کیا ابو یزید ہی فرمایا آپ نے کہ ہان یہی روٹیان کھلاتا تھا مکے مین اور مروی ہی کہ جب تشریف لائے آنحضرت مدینہ منورہ مین اور پہلے آئے آپ سے قیدی اور بیٹھی تھین حضرت سودہ بنت زمعہ پاس آل عفرا کے بیچ مناخ اونکے کے اوپر عوف اور معوذ کا اور تھا یہ آمد قبل اوترنے حکم پردے کے کہتی ہین سودہ کہ سنا مینے آنا قیدیون کا اور چلی مین طرف اپنے گھر کے اور تشریف لے آئے تھے اوسمین آنحضرت کہ ناگہ دیکھا مینے ابو یزید کو ایک کونے مین گھر کے مشکین بندھی ہوئین پس واللہ بے اختیار کہا مینے اوسکو بندھا دیکھکر کہ ای ابو یزید قبول کی تمنے گرفتاری اپنے ہاتھون سے اور بہتر تھا اس سے کہ مرتے آبرو سے پھر واللہ ڈر گئی مین آنحضرت کے قول سے کہ فرمایا آپ نے اوس گھر مین ای سودہ نظر کر طرف اللہ اور رسول اوسکے عرض کی مینے کہ یا نبی اللہ قسم اوس ذات پاک کی کہ بھیجا ہی اوسنے آپ کو ساتھ حق کے بے اختیار کہا مینے یہ کلمہ بندھا ہوا دیکھکر ابو یزید کو نہ سبب رعایت اور محبت کافرون کے اور مروی ہی کہ آئے خالد بن ہشام بن مغیرہ اور امیہ بن ابی حذیفہ بن مغیرہ گھر مین ام سلمہ کے اور تھین ام سلمہ بیچ مناخہ آل عفرا کے اور خبر ہوئی وہان پر آنے قیدیون کی تو آئی مین اپنے گھر مین اور پایا اون دونون کو وہان لیکن نہ کلام کیا مینے اونسے یہان تک کہ لوٹ آئی مین طرف آنحضرت کے اور تھے آپ بیچ دولت خانہ حضرت عایشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے کہا مینے یا رسول اللہ تحقیق بنی اعمام میرے چاہتے ہین کہ داخل ہون میرے گھر مین اور ضیافت کرون مین اور تیل ڈالون اونکے بالون مین اور کنگھی کرون اونمین لیکن نہ خوش آیا مجکو یہ کام بے پوچھنے آپ کے فرمایا آنحضرت نے نہین مکروہ جانتا مین کوئی بات اسمین سے جو کہ پسند آئی تجکو اور حکم عام دیا آنحضرت نے کہ بہتر معاملہ کرو ساتھ قیدیون کے روایت ہی ابو العاص بن ربیع سے کہ اللہ کی قسم تھا مین ساتھ ایک جماعت انصار کے کہ بہتر جزا دے اونکو اللہ تعالی جب کھانا کھاتے دن یا رات کو تو دیتے مجھے بہت روٹیان اور کھاتے تھے وہ چھوہارے اور روٹی کم تھی پاس اونکے پس اگر ہوتا تھا مین کسیکے ایک ٹکڑا بھی تو دے دیتا مجکو اور منقول ہی ولید بن ولید بن مغیرہ سے بھی مثل اوسکے اور بعض روایت مین ہی کہ آئے قیدی پہلے آنحضرت سے اور نزدیک بعض کے آنا قیدیون کا بیچ شام مین اوس دن کہ تشریف لائے تھے آنحضرت صلعم

آواز دینا ہاتفون کا مکہ معظمہ مین ساتھ فتح اور غلبہ مسلمانون کے اور آنا خبر شکست کافرون کا اور پوشیدہ کرنا کفار کا گریہ و زاری اور روکنا لوگون کو اوس سے اور جانا عمرو بن وہب کا مدینہ طیبہ مین بخیال انتقام آنحضرت سے اور مشرف ہونا ساتھ ایمان کے

اور مروی ہی کہ جب آئے تھے مشرکین طرف بدر کے تو رہگئے تھے بعضے نوجوان اونمین سے کہ قصہ کہا کرتے تھے چاندنی مین بیچ موضع ذی طوی کے یہان تک کہ گذر جاتی زائد رات اور مشغول ہوتے وہ اشعار خوانی اور قصہ گوئی مین پس اوسی حال مین سنی اونھون نے ایک آواز پاس اپنے اور نہ دیکھا کہنے والے کو پس کہا اوسنے پکار کر بطور گانے کے

اشعار

أَزَارَ الْحَنِيفِيُّونَ بَدْرًا مُصِيبَةً	سَيَنْقَضُّ مِنْهَا رُكْنُ كِسْرَى وَقَيْصَرَا
أَرَنَّتْ لَهَا صُمُّ الْجِبَالِ وَأَفْزَعَتْ	قَبَائِلَ مَا بَيْنَ الْوَتِيرِ فَخَيْبَرَا
أَجَازَتْ جِبَالَ الْأَخْشَبَيْنِ وَجَرَّدَتْ	حَرَائِرَ يَضْرِبْنَ التَّرَائِبَ حُسَّرَا

یعنی دکھائی حنیفیون نے اہل بدر کو بڑی مصیبت قریب ہی کہ ٹوٹ جاوین اوس سے ستون کسری اور قیصر کے فریاد کی واسطے اوسکے بہرے پہاڑون نے اور گھبرا گئے قبیلے مابین وتیر اور خیبر کے گذر گئی جبال اخشبان سے اور راندہ ہوگئین آزاد عورتین کوٹتی تھین سینے حسرت کرنے والیان پس جب کہ سنے اونھون نے یہ اشعار اور نہ دیکھا وہان کسیکو تو چلے واسطے ڈھونڈھنے اوسکے قائل کے پس نہ پایا کسیکو تو خوفناک ہوئے اور گذر گئے یہ موضع حجر سے پھر پایا وہان ایک پیر مرد کہ بڑا قصہ گو تھا پس کہا اوس سے یہ حال تو کہا اوسنے اونسے اگر ہی قول تمھارا سچا تو مراد اوس سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب اونکے ہین کہ نام کرتے ہین اپنا حنیفیہ اور نہ جانتے تھے جب تک کہ لوگ حنیفہ نام اہل اسلام کا پس سب وہ نوجوان کہ تھے ذی طوی ...

بسبب خوف کے بیمار ہونے ساتھ بخار کے اور بعد دو تین دن کے آیا مکے مین عثمان بن خالس خزاعی بھاگ کر بدر سے اور خبر دی لوگون کو تباہی قریش کی اور کہا اوسنے مارے گئے عتبہ اور شیبہ بیٹے ربیعہ کے اور دونون بیٹے حجاج کے اور ابو البختری اور زمعہ بن اسود مروی ہی کہ وقت کہنے اوسکے اس خبر کو بیٹھا ہوا تھا صفوان بن امیہ پاس حجر کے یہ سنکر کہا اوسنے کہ جاتی رہی ہی عقل اوس شخص کی کہ بکتا ہی خرافات پوچھو اس سے مجکو پس دما اوس سے لوگون نے کہ کیا ہی تجکو خبر صفوان بن امیہ کی کہا اوسنے کہ ہان یہ بیٹھا ہی پاس حجر کے اور دیکھا مینے اوسکے بھائی باپ کو کہ مارے گئے لڑائی مین اور کہا دیکھا مینے سہیل بن عمرو اور نضر بن حارث کو کہ مقید ہوئے پس کہا لوگون نے کس طرح کہا اوسنے دیکھا مینے اونکو بندھے ہوئے رسّی مین اور مروی ہی کہ جب سنی نجاشی نے شکست قریش کی اور فتحمند کرنا اللہ تعالی کا اپنے نبی کو تو نکلا وہ پہنکر سفید کپڑے پھر بیٹھ گیا زمین پر اور بلوایا حضرت جعفر بن ابی طالب اور اونکے ہمراہیون کو پھر پوچھا کون تم مین کا جانتا ہی مقام بدر کو پس بیان کیا اوس سے لوگون نے پس کہا نجاشی نے مین خوب جانتا ہون اوسکو اور چرائی ہین مینے بکریان اوسکے اطراف مین وہ ایک کنارے پر ہی ساحل سے لیکن تحقیق کرتا ہون تمسے بھی بیشک فتح دی اللہ تعالی نے اپنے رسول کو بدر مین پس حمد کرتا ہون مین اللہ تعالی کی اس بات پر پھر کہا اوسکے افسرون نے بہتری کرے اللہ بادشاہ کی یہ عجب بات ہی کہ نکلی تھی کبھی آپ نے یہ کہ پہنے عمدہ کپڑے اور بیٹھ گئے زمین پر پس کہا نجاشی نے مین ہون اون لوگون مین سے کہ جب دے اللہ تعالی کوئی نعمت تو زائد تواضع کرتے ہین وہ اللہ کی بسبب اوسکے پھر کہا نجاشی نے عیسی علیہ السلام جب کہ حاصل ہوتی اونکو کوئی نعمت تو زائد ہوتی تواضع اونکی اور جب کہ لوٹ آئے قریش مکے مین تو کھڑا ہوا اونمین ابو سفیان بن حرب اور کہا اے معشر قریش نہ گریہ و زاری کرو اپنے کشتون پر اور نہ تعزیت کہے اونکی کوئی شاعر اور ظاہر کرو غلبہ اور دلیری اپنی پس جب کہ نوحہ کروگے تم اونپر اور گریہ کروگے اونپر ساتھ شعرون کے تو جاتا رہیگا غصہ تمہارا تو کم ہو جائیگی تمہاری عداوت ساتھ محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور اصحاب اونکے کے اور سوا اوسکے خوش ہونگے وہ سنکر رنج تمہارا پس ہوگی بڑی مصیبت تمہاری خوش ہونا اونکا اور امید ہی کہ تم عوض لو اپنا اور حرام ہی مجھپر آج سے تیل اور عورتین یہان تک کہ لڑون آنحضرت سے پس صبر کیا قریش نے ایک مہینے کہ نہ رویا کوئی اور نہ تعزیت کی کسی شاعر نے غرض جب کہ آئے قیدی تو ذلیل کیا خدا نے بسبب اوسکے مشرکون اور منافقون اور یہود کو اور نہ باقی رہا مدینہ منورہ مین کوئی یہودی اور منافق مگر کہ نیچی ہوگئی گردن اوسکی بسبب واقعہ بدر کے پس کہا عبد اللہ بن نبتل نے کاش جاتے ہم ساتھ آنحضرت کے کہ پاتے غنیمت کو اور فرق کر دیا اللہ تعالی نے بعد اوس لڑائی کے کفر و ایمان مین اور کہنے لگے یہود آپس مین کہ اس شخص کی پاتے ہین ہم اپنی کتابون مین صفت واللہ فتحمند رہیگا نشان اسکا بعد آج سے اور کہا کعب بن اشرف نے کہ باطن زمین کا آج کے بہتر ہی اوسکے ظاہر سے کہ مین آدمی یہ سب اشراف لوگ اور رئیس اور سردار عرب کے اور اہل حرم اور امن پھر گیا وہ مکے مین اور اوترا پاس ابی وداعہ بن ضبیرہ کے اور دیے قریش کو اشعار اپنے کہ کہے تھے بیچ ہجو مسلمانون کے اور مرثیے مین کشتگان بدر کے قوم قریش سے

اشعار

طحنت رحا بدر لمهلك أهله — ولمثل بدر تستهل وتدمع

قتلت سراة الناس حول حياضه — لا تبعدوا إن الملوك تصرع

ويقول أقوام أذل بسخطهم — إن ابن أشرف ظل كعبا يجزع

صدقوا فليت الأرض ساعة قتلوا — ظلت تسيخ بأهلها وتصدع

نبئت أن الحارث بن هشامهم — في الناس يبني الصالحات ويجمع

ليزور يثرب بالجموع وإنما — يسعى على الحسب القديم الأروع

یعنی آٹا پیسا چکی بدر نے اوسکے اہل کے واسطے اور واسطے ایسے اہل بدر کے روو ین اور آنسو بہاوین مار ڈالے گئے سردار لوگون کے اوسکے حوض کے گرد نہ بعید جانو تحقیق بادشاہ ہی مارے جاتے ہین اور کہتے ہین لوگ جو بہت ذلیل ہین ساتھ غصے اپنے کے کہ تحقیق کعب بن اشرف ناشکیب ہو گیا سچ کہا اونھون نے پس کاش زمین جس گھڑی کہ مارے گئے ہوتی استوار ساتھ اہل اپنے کے اور پھٹ جاتی خبر دیا گیا مین کہ تحقیق حارث بن ہشام اونکا

درمیان لوگون کے بنا کرتا تھا نیک باتون کی اور جمع کرتا تھا تاکہ زیارت کرے مدینے کی ساتھ لشکرون کے اور سوا اسکے نہین کہ دوڑتا ہی اور جب قدیم کے حسینؐ پھر جب پہونچی یہ خبر آنحضرتؐ کو اور سنے آپ نے یہ اشعار تو بلایا حسان بن ثابت کو اور کہا اونسے اوترا کعب بن اشرف کا پاس ابی وداعہ کے اور ہجو کرتا مسلمانون کی پس ہجو کی حسان نے ابو وداعہ اور کعب دونون کی اور بھیج دیے اشعار اپنے اوسکے جواب مین اور مشہور ہوئے وہ وہان یہان تک کہ آیا کعب مدینے مین اور جب کہ دیکھا قریش نے اشعار کعب بن اشرف کو کہ تعزیت تھی اوسمین قریش کی اور پڑھا اونکو لڑکیون اور عورتون نے مکے مین تو نہ صبر کر سکے قریش اپنے کشتون کے غم سے اور کیا نوحہ وزاری اونپر ایک مہینے تک اور نہ رہا کوئی گھر مکے مین خالی نوحے سے اور اوکھیڑے بال اپنے عورتون نے سر کے اور کھڑا کرتے وہ لوگ اونٹ اور گھوڑے اون کشتون کے آگے اپنے پھر گریہ وزاری کرتے اونکو دیکھکر اور نکلتین عورتین گلیون مین پھاڑے ہوئے کپڑے اپنے کو نوحہ کرتی ہوئین اور سیج جانا سبنے اوسوقت خواب عاتکہ اور جہیم بن صلت کو اور تھا اسود بن مطلب کہ نابینا ہو گیا تھا اور بیقرار تھا مارے جانے سے اپنے بیٹے اور بیٹا ہوتا تھا رونا اوسپر لیکن روکتے تھے اوسکو قریش اس بات سے اور کہا کرتا تھا اپنے غلام سے درمیان دو دونون کے کر لے ساتھ اپنے شراب اور لیجل مجکو اوس گھاٹی مین کہ گیا ہی اوس رستے سے ابو حکیمہ پھر لاتا اوسکو وہ غلام اوس لستے مین درمیان گھاٹی کے پھر بیٹھتا وہ وہان اور شراب پیتا اور جب کہ غالب ہوتا نشہ اوسپر تو خوب رویا کرتا اوپر ابو حکیمہ کے اور اوسکے بھائیون کے پھر ڈالتا خاک اپنے سر پر اور کہتا اپنے غلام سے کہ خرابی ہو تیری پوشیدہ رکھنا یہ حال میرا قریش سے کہ دیکھتا ہون مین لوگونکو نہین روتے ہین آپس مین اپنے کشتون پر اور مروی ہی حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا قریش نے جب کہ آگئے مکے مین بعد مارے جانے اہل بدر کے کہ مت روؤ اپنے مارے گیون پر کہ پہونچیگی یہ خبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب اونکے کو تو خوش ہونگے تمھارے غم سے اور نہ بھیجو کسیکو بیچ مقدمے اپنے قیدیون کے کہ حرص کرینگے وہ تمسے پس باز رہے سب لوگ رونے سے پھر فرمایا یہ حضرت عایشہؓ نے کہ مارے گئے تھے تین شخص اولاد اسود بن مطلب کے زمعہ اور عقیل اور حارث بن زمعہ اور دوست رکھتا تھا وہ کہ روئے اوسپر پس اوسی حال مین تھا کہ سنی اوسنے ایک شب آواز گریہ اور زاری کی اور جاتی رہی تھی نگاہ اوسکی تو کہا اپنے غلام سے کیا روئے قریش اپنے کشتون پر تو گریہ کرون مین بھی ابو حکیمہ یعنی زمعہ پر کہ سوختہ ہو گیا دل میرا اسکے غم سے پھر گیا وہ غلام دیکھنے کو اور لوٹ آیا اور کہا وہ ایک عورت ہی کہ روتی ہی واسطے اپنے گمے ہوئے اونٹ کے اور یہ سنکے غلام نے یہ اشعار **اشعار**

اتبکی ان یضل لها بعیر	ویمنعها من النوم السهود
فلا تبکی علی بکر ولکن	علی بدر تصاغرت الخدود
فبکی ان بکیت علی عقیل	وبکی حارثا اسد الاسود
وبکیهم ولا تسمی جمیعا	وما لابی حکیمة من ندید
علی بدر سراة بنی هصیص	ومخزوم ورهط ابی الولید
الا قد ساد بعدهم رجال	ولولا یوم بدر لم یسودوا

یعنی آیا روتی ہی اسواسطے کہ گم ہو گیا واسطے اوسکے اونٹ اور بند رکھتی ہی اوسکو نیند سے بے خوابی ۱۲ نہ رو تو اوپر اونٹ کے ولیکن رو اوپر اہل بدر کے کہ لاغر ہوگئے رخسارے ۱۲ رو تو اگر روتی ہی اوپر عقیل کے ۱۲ اور رو حارث شیرون کے شیر کو ۱۲ اور رو اونکو اور نہین نام لیا گیا سب کا ۱۲ اور نہین ہی واسطے ابو حکیمہ کے کوئی مقابل ۱۲ اوپر اہل بدر سرداران بنی ہصیص کے ۱۲ اور بنی مخزوم کے اور قوم ابی الولید کے ۱۲ خبردار تحقیق سردار بن گئے بعد اونکے بہت مرد ۱۲ اور اگر نہوتا دن بدر کا نہ سردار بنتے ۱۲ اور مروی ہی کہ گئین عورتین قریش کی پاس ہندہ بنت عتبہ کے اور کہا اوس سے کیون نہین روتی تو اوپر باپ اور بھائی اور چچا اور باقی اہل بیت کے کہا اوسنے مونڈا جاوے سر تمھارا اگر گریہ کرون مین اونپر اور پہونچے یہ خبر محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور اونکے اصحاب کو تو خوش ہووین وہ ہمپر اور عورتین خزرج کی بلکہ قسم ہی اللہ تعالی کی نہ گریہ کرونگی مین یہان تک کہ لون عوض محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور اصحاب سے اور حرام ہی مجھپر تیل لگانا سر مین واللہ اگر جانتی مین کہ غم جاتا رہیگا دل سے میرے رونے سے تو البتہ گریہ وزاری کرتی مین مگر نہ جاتا رہیگا یہ غم بے اسکے کہ دیکھون مین اپنی آنکھون سے کہ مارا جاتا ہی دشمن

اور اونکے طرف اروں کا پھر ہی اپنے حال پر کہ نہ لگایا تیل اور نہ ہم بستر ہوئی اپنے خاوند ابو سفیان سے اوس دن سے کہ کھائی یہ قسم جنگ احد تک اور منقول
ہین معاویہ دئلی سے کہ درحالیکہ بیٹھا تھا اپنے گھر مین کہ قریش روتے ہین اپنے کشتون پر اور گیا تھا وہ بھی ساتھ اونکے بدر مین پس باہر آیا اور کہا ای معشر قریش
جاتی رہین عقلین تمہاری اور نرہا شعور تم مین اور ثابت کی تمنے اپنی عورتون کی کیا پورا ہو سکتا ہی غم رونے سے ایسے کشتون پر بلند ہو مرتبہ اونکا اس سے
اور باوجود اسکے جاتا رہیگا غصہ تمہارا محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے باعث اس گریہ وزاری کے صبر کرو یہان تک کہ لو عوض اپنا دشمنون سے اور سنا
ابو سفیان بن حرب نے کلام اوسکا تو کہا اوس سے ای ابو معاویہ ہر چند کہ مغلوب ہو گیا ہون غم سے لیکن واللہ نروئے کوئی عورت بنی عبد شمس کی اپنے کشتون پر
آج تک اور نہ تعزیت کی اونکی کسی شاعر نے مگر مدح کی مینے اوسکو یہان تک کہ لے لین عوض اپنا محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور اونکے اصحاب رضہ سے اور مین
غمناک پریشان حال ہون کہ مارا گیا بیٹا میرا حنظلہ اور باقی سردار اس وادی کے کہ کانپ گئی یہ وادی انکے گم ہو جانے سے اور ایک روایت مین ہی جب کہ آئے
مشرک مکے مین اور مارے گئے سردار اور شرفا اونکے تو آیا عمیر بن وہب بن عمیر جمحی اور بیٹھا پاس صفوان بن امیہ کے بیچ حجر کے کہا صفوان نے کہ تلخ کر دی
اللہ تعالی نے زندگی بعد مارے جانے ہمارے لوگون کے بدر مین کہا عمیر نے ہان واللہ نرہا مزہ زندگی کا بعد اونکے اور اگر نہوتا بوجھ میرے قرضے کا اور خیال
پرورش اہل وعیال کا تو جاتا مین طرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور قتل کرتا اونکو جب کہ چار ہوتین آنکھین میری اونسے کہ سنا ہی مینے وہ پھرتے ہین بیخوف بازارون
مین اور بہانہ ہی پاس میرے کہ کہون مین جا کر کہ آیا ہون مین واسطے اپنے اس مقید کے پس خوش ہوا صفوان اوسکی ان باتون سے اور کہا ای ابو امیہ کیا کرو گا
تو کام ایسا کہا اوسنے ہان قسم ہی رب اس گھر کی کہا صفوان نے لیا مینے اپنے ذمے پر قرضہ تیرا اور خبر گیری تیرے اہل وعیال کی خرچ کرونگا ان پر بمثل اپنے عیال
سے اور تو جانتا ہی کہ مکے مین نہین کوئی شخص بڑا خرچ کرنے والا مجھسے اپنے اہل وعیال پر پس کہا عمیر نے جانتا ہون مین یہ حال ای ابو وہب کہا صفوان نے
عیال تیرے ساتھ میرے عیال کے ہین نہ محتاج رکھون گا مین اونکو کسی چیز سے اور کر لیا مینے قرض تیرا اپنے ذمے پر پھر دیا اوسکو صفوان نے ایک اونٹ
اور راہ خرچ اور خبر گیری کی اوسکے عیال کی مانند عیال اپنے کے پھر تیز کرائی عمیر نے تلوار اپنی اور بجھوایا اوسکو زہر مین اور روانہ ہوا طرف مدینہ سکینہ
کے اور کہا صفوان سے پوشیدہ رکھنا حال میرا چند روز یہان تک کہ پہونچ جاؤن مین وہان پس چھپایا حال اوسکا صفوان نے اور آیا عمیر مدینے مین اور اترا
دروازہ مسجد پر اور باندھا اپنی اونٹنی کو اور ڈالی تلوار اپنے گلے مین پھر چلا طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور دیکھا اوسکو حضرت عمر رضہ نے درحالیکہ بیٹھے
ہوئے تھے درمیان چند دوستون اپنون کے اور بیان کر رہے تھے نعمتین اللہ تعالی کی بیچ مقدمہ بدر کے پھر جب کہ دیکھا عمیر کو لٹکائے ہوئے تلوار تو گھبرائے
حضرت عمر رضہ اور کہا اپنے یارون سے روکو اس کلب کو کہ یہ وہی دشمن خدا ہی جو برانگیختہ کرتا تھا ہمپر لوگون کو بدر مین اور تحقیق کہ حال ہمارا کہتا تھا قریش سے
کہ نہین اور بدد مسلمانون کی ظاہر اور نہ کھات مین پھر کھڑے ہوئے سب اصحاب اور روک لیا اوسکو پھر گئے حضرت عمر پاس جناب رسالت مآب کے اور عرض کی
یا رسول اللہ یہ آیا ہی عمیر بن وہب مسجد مین ساتھ ہتھیارون کے اور وہ خبیث فریب دینے والا ہی نہین اطمینان ہمکو اوسکی طرف سے کسی بات کا فرمایا آنحضرت
نے کہ لاؤ اوسکو روبرو میرے پھر گئے حضرت عمر اور لے آئے اوسکو پکڑے ہوئے پرتلہ اور قبضہ تلوار کا اپنے ہاتھون مین اور جب کہ دیکھا اوسکو آنحضرت نے
تو فرمایا ای عمر بن خطاب الگ ہو جا اسے چھوڑ کر پھر قریب ہوا وہ آنحضرت سے اور کہا بطور سلام کے یہ کلمہ انعم صباحا فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ بدل دیا
کیا ہی ہمکو اللہ تعالی نے تیری تحیت سے اور تحیہ ہم لوگون کا السلام علیک ہی اور یہی تحیہ ہی اہل جنت کا کہا عمیر نے یہ نیا طریقہ تمہارا ہی فرمایا آپ نے کہ بدل دیا
ہمکو اللہ تعالی نے یہ بہتر سلام پھر دریافت کیا آپ نے کہ کسواسطے آیا ہی تو ای عمیر عرض کی اوسنے کہ حاضر ہوا ہون مین واسطے اپنے ایک قیدی کے پاس
تمہارے کہ رعایت قرابت کرو تم مجھسے اوسکے حق مین فرمایا آنحضرت صلعم نے کس باعث ہی یہ تلوار ساتھ تیرے کہا عمیر نے کہ قبیح کرے اوسکو اللہ تعالی کہ نہین
بے پروا کیا کسی چیز سے بھول گیا مین وقت اوترنے کے سواری سے کہ رہ گئی یہ میری گردن مین اور قسم ہی مجکو اپنی عمر کی کہ کچھ اور قصد نہین مجکو سوا اوسکے پھر
فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ کسواسطے آیا ہی سچ کہہ تو عرض کی اوسنے کہ نہین آیا مین مگر واسطے اپنے قیدی کے پھر فرمایا حضرت صلعم نے کیا شرط کی تھی تو نے صفوان بن امیہ
سے بیچ حجر کے پس گھبرا گیا عمیر اور کہا بیان کرین آپ کہ کیا شرط کی تھی اوس سے ارشاد فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ اقرار کیا تھا تو نے اوس سے میرے قتل کا

اس شرط پر کہ ادا کرے وہ قرض تیرا اور خبر گیری کرے تیرے اہل و عیال کی اور اللہ تعالی درمیان ہی تیرے اور اوسکے کہا عمیر نے گواہی دیتا ہون مین کہ آپ رسول اللہ تعالی کے ہین اور صادق اپنے دعوے مین اور اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تھے ہم لوگ یا رسول اللہ کہ منسوب بدروغ کیا کرتے تھے آپ کو بیچ مقدمہ وحی کے اور ان باتون مین کہ آئی ہین آپکو آسمان سے یہی گفتگو واقع ہوئی ہی درمیان میرے اور اوسکے جیسا کہ بیان کیا آپ نے اور نہین تھا کوئی سوا میرے اور صفوان کے کہدیا تھا مینے اوس سے پوشیدہ رکھنا یہ حال میرا لوگون سے بہت دنون لیکن مطلع کر دیا آپ کو اللہ تعالی نے اسپر ایمان لایا مین اللہ تعالی اور اوسکے رسول پر اور گواہی دیتا ہون مین کہ کہنا آپکا حق ہی اور حمد ہی اوس خدا کی جو لایا مجکو اس جگہ پس خوش ہوئے سب حاضرین محفل شریف اوسکے اسلام سے اور کہا حضرت عمر رضی نے کہ خنزیر اس سے زائد اچھا معلوم ہوتا تھا مجکو جب کہ آیا تھا یہ اور اب محبوب تر ہی یہ مجکو بعض اولاد سے پھر ارشاد کیا آپ نے لوگون کو کہ سکھلاؤ ین اس اپنے بھائی کو قرآن شریف اور چھوڑ دین قیدی اوسکا عرض کی عمیر نے کہ یا رسول اللہ مین کوشش کرتا تھا بجھانے مین نور الہی کے لیکن شکر ہی اوس خدا کا کہ ہدایت کی اوسنے مجکو حکم دیجیے آپ مجکو کہ جاؤن پاس قریش کے اور بلاؤن انکو طرف اللہ اور رسول کے کہ قبول کرین اسلام کو امید ہی کہ اللہ تعالی ہدایت کرے انکو اور بچاوے انکو ہلاکت سے پھر اجازت دی عمیر کو آنحضرت نے چلے اور گئے وہ مکے مین اور صفوان انکے ایام غیبت مین پوچھا کرتا تھا ہر آنے والے سے مدینے کے حال وہان کا اور کہتا کیا حادث ہوا وہان کوئی حادثہ اور کہا کرتا قریش سے کہ بشارت ہو تمکو ایسے واقعے سے جو بھلاویگا واقعۂ بدر کو پھر آیا ایک شخص مدینے سے اور پوچھا اوس سے صفوان نے حال عمیر کا کہا اوسنے کہ مسلمان ہوگیا وہ پس لعنت کی اوسپر صفوان اور سب مشرکون نے مکے مین اور کہا آپسمین کہ بے دین ہوگیا عمیر پھر قسم کھائی صفوان نے کہ نہ بولونگا مین کبھی اوسسے اور نہ بھلائی کرونگا اوسکی عیال سے اور الگ کر دیا اونکو پھر آئے عمیر بھی پاس قریش کے حالت اسلام مین اور دعوت کی اون سب کو طرف اسلام کے اور خبر دی اونکو ساتھ سچے ہونے آنحضرت صلعم کے تو اسلام لائے اکثر لوگ اور مروی ہی کہ جب آئے عمیر بن وہب مکے مین تو اوترے اپنے اہل و عیال مین اور نہ ملے صفوان بن امیہ سے اور ظاہر کیا اسلام اپنا اور دعوت کی اوسکی لوگون کو اور سُنی یہ خبر اوسکی صفوان نے کہا سن چکا تھا مین یہ پہلے اوسکے آنے کے اور جانونگا مین کہ پھر گیا ایک شخص مجسے نہ بولونگا اوس سے مین اور نہ بھلائی کرونگا اوسکی عیال سے کچھ پھر گئے پاس اوسکے عمیر درحالیکہ تھا وہ بیچ حجر کے اور پکارا اوسکو ای ابو وہب لیکن نہ بولا اور پھیر لیا مونہہ اوسنے کہا عمیر نے تو ایک سردار ہی ہمارے سرداروں مین سے کیا پسند کیا تونے اوس طریقے کو کہ تھے ہم پہلے اوسپر پرستش حجر اور ذبح سے واسطے پتھرون کے کیا یہی ہی دین اور مین گواہی دیتا ہون اس بات کی کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ لیکن نہ جواب دیا اوسکا کچھ صفوان نے

ذکر کھانا کھلانے والون کا کفارون کو بدر مین

اور ہی قبیلۂ عبد مناف سے حارث بن عامر بن نوفل اور شیبہ اور عتبہ دونون بیٹے ربیعہ کے اور بنی اسد سے زمعہ بن اسود بن مطلب بن اسد اور نوفل بن خویلد بن عدویہ اور بنی مخزوم سے ابوجہل اور بنی جمح سے امیہ بن خلف اور بنی سہم سے نُبیہ اور مُنبّہ دونون بیٹے حجاج کے اور مروی ہی سعید بن مسیّب سے کہا انھون نے نہین کھانا کھلایا کسینے بدر مین مگر یہ کہ مارا گیا وہ اور اختلاف بھی کیا ہی اسمین بعضون نے لیکن نزدیک واقدی کے صحیح وہی ہی اور ذکر کیا ہی بعضون نے کھانا کھلانے والون مین سے سہیل اور ابو البختری وغیرہ کو بھی اور مروی ہی جبیر بن مطعم سے کہ آیا مین پاس آنحضرت صلعم کے مدینۂ منورہ مین بیچ مقدمے فدیے قیدیون کے پھر لیٹ گیا مین مسجد نبوی مین بعد عصر کے اور بہت جاگا تھا مین اور سو گیا مین یہان تک کہ ہوئی نماز مغرب کی تو اوٹھا مین گھبرا کر آواز قرات سے آنحضرت کی کہ نماز مغرب مین پڑھتے تھے وَالطُّوْرِ ۝ وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ کو پس سنتا رہا مین پڑھنا آپ کا یہان تک کہ باہر گیا مین مسجد سے پھر داخل ہوا اسلام میرے دل مین اوسدن پہلے سب سے اور مروی ہی عثمان بن ابی سلیمان سے کہ آئے تھے چودہ آدمی قریش کے واسطے فدیہ دینے اپنے قیدیون کے اور روایت کیا بشیر بن محمد بن زید نے پندرہ آدمیون کو پس تھا آنے والا سب سے پہلے مطلب بن ابی وداعہ پھر آئے اور لوگ بعد اوسکے پیچھے تین راتون کے اور مروی ہی نعمان بن بشیر سے کہ مقرر کیا تھا آنحضرت صلعم نے بدر مین فدیہ ہر شخص کا چار ہزار اور مروی ہی اسحق بن یحیی سے کہ پوچھا مینے نافع بن جبیر سے کہ کسقدر تھا فدیہ قیدیان بدر کا کہا اونھون نے کہ زائد اوسکا چار ہزار تھا اور کم اوس سے تین ہزار اور دو ہزار اور ایک ہزار بھی مقرر کیا گیا تھا یہان تک کہ رہا کیا آپ نے قیدیون کو بھی

بے فدیہ لیے اپنی عنایت اور احسان سے اور فرمایا آپ نے واسطے ابی وداعہ کے کہ بیٹا اسکا مکے مین دانا صاحب مال ہی اور مقید رہیگا یہ ادائے فدیے تک پھر فدیلیا اوسکا چار ہزار اور سب قیدیون مین فدیہ دیا گیا اسکا پہلے اور سبب اوسکا یہ ہوا کہ کہا قریش نے اوسکے بیٹے مطلب سے جب کہ دیکھا اوسکو طیاری کرتے سفر کے واسطے جانے فدیتے کے رہائی کو اپنے باپ کے یہ کہ مت جلدی کر تو ڈرتے ہین ہم اس سے کہ بگاڑے تو مقدمہ ہمارے قیدیون کا اور دیکھین آنحضرت کوشش ہماری تو بڑھاوین فدیہ سبکا پس اگر ہی پاس تیرے اسقدر مال لیکن کہان ہی استطاعت تیری سب قوم والون کے برابر تیرے کہا اوسنے نجاؤنگا مین یہان تک کہ یاد تم پھر دہوکا کیا انسے اور اونکی غفلت مین چلا گیا رات کو سوار ہو کر اونٹ پر پھر پونہچا چار شب مین مینے کو اور فدیہ دیا اپنے باپکا چار ہزار اور ملامت کی اوسکو قریش نے اس کام سے کہا اوسنے نہ پسند آیا مجکو چھوڑ دینا اپنے باپ کا قیدیون مین بیچ ہاتھ اون لوگون کے اور تم سوتے رہو آرام سے کہا ابو سفیان بن حرب نے یہ جوان چالاک متکبر ہی اور بگاڑتا ہی کام تمہارے اور واللہ مین نہ فدیہ دونگا اپنے بیٹے عمرو بن ابی سفیان کا اگرچہ قید رہے وہ ایک سال تک یا بھیج دین اوسکو محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یون ہی اور واللہ نہین ہین مفلس لیکن برا جانتا ہون وہ کام جو محنت مین ڈالے تمکو اور ہی عمرو برابر تمہارے قیدیون کے

نام اون لوگون کے جو آئے تھے واسطے قیدیون کے ✤

وہ یہ ہین کہ بنی عبد شمس سے ولید بن عقبہ بن ابی معیط اور عمرو بن ربیع دونون بھائی عاص کے اور نوفل بن عبد مناف سے جبیر بن مطعم اور عبد الدار سے طلحہ بن ابی طلحہ اور بنی اسد سے عثمان بن ابی حبیش اور بنی مخزوم سے عبد اللہ بن ابی ربیعہ اور خالد بن ولید اور ہشام بن ولید بن مغیرہ اور فروہ بن سائب اور عکرمہ بن ابی جہل اور بنی جمح سے ابی بن خلف اور عمیر بن وہب اور بنی سہم سے مطلب بن ابی وداعہ اور عمیر بن قیس اور بنی مالک بن حسل سے مکرز بن حفص بن احنف اور مروی ہی حضرت عائشہ رض سے کہ فرمایا اونھون نے جب کہ بھیجا اہل مکہ نے لوگون کو واسطے چھڑوانے اپنے قیدیون کے فدیہ دے کر تو بھیجا حضرت زینب صاحبزادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نے واسطے فدیہ دینے اپنے خاوند ابو العاص بن ربیع کے اور بھیجا اوس فدیے مین ہار اپنا کہ دیا تھا اونکو حضرت خدیجہ نے وقت بیاہے جانے کے پھر جب کہ دیکھا آنحضرت صلعم نے اوس ہار کو تو پہچانا اوسکو اور رقت آئی آپ کو بسبب یاد ہونے حضرت خدیجہ بنت خویلد کے جو نگہبان اور ہمراز تھین آپ کی اور ذکر کیا اوسکا آپ نے ساتھ محبت اور شفقت کے پھر فرمایا آپ نے اصحاب سے کہ اگر پسند کرو تم اس بات کو کہ رہا کر دو قیدی زینب کا اور پھیر دو مال اوسکا بھی تو مت کوتاہی کرو اسمین پس قبول کیا سبنے اور کہا یا رسول اللہ خوش ہین ہم سب آپ کی خوشی مین پھر چھوڑ دیا اصحاب نے ابو العاص بن ربیع کو اور پھیر دیا طرف حضرت زینب کے مال اونکا اور اقرار کیا ابو العاص سے آنحضرت صلعم نے کہ بھیج دے اونکو پاس میرے پھر وعدہ کیا اوسنے بھیج دینے حضرت زینب کا اور آئے تھے واسطے فدیہ دینے اونکے یہان پر عمرو بن ربیع اور قید کرنے والے انکے عبد اللہ بن جبیر بن نعمان ہین بھائی خوات بن جبیر کے

ذکر سورۂ انفال کا

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ یَسۡـَٔلُوۡنَکَ عَنِ الۡاَنۡفَالِ ؕ پوچھتے ہین تجھسے حکم غنیمت کا کہا راوی نے جب کہ غنیمت حاصل کی آنحضرت نے دن بدر کے تو مختلف ہوئے لوگ اوسمین اور مدعی ہوئی ہر جماعت کہ ہم مستحق تر ہین واسطے اسکے پھر نازل ہوئی یہ آیت کریمہ اِنَّمَا الۡمُؤۡمِنُوۡنَ الَّذِیۡنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَجِلَتۡ قُلُوۡبُہُمۡ وَاِذَا تُلِیَتۡ عَلَیۡہِمۡ اٰیٰتُہٗ زَادَتۡہُمۡ اِیۡمَانًا ؕ یعنی ایمان والے وہی ہین کہ جب نام آوے اللہ کا ڈر جاوین دل انکے اور جب پڑھین اونپر اوسکے کلام زیادہ آوے اونکو ایمان یعنی زائد ہوتا ہی اونکو یقین اُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ حَقًّا ؕ وہی ہین سچے ایمان والے یعنی کامل یقین والے کَمَاۤ اَخۡرَجَکَ رَبُّکَ مِنۡۢ بَیۡتِکَ بِالۡحَقِّ جیسے نکالا تجکو تیرے رب نے تیرے گھر سے درست کام پر یعنی جب حکم کیا تمکو تمہارے رب نے یہ کہ نکلو طرف بدر کے کہ وہی حق اور ثابت ہی اور مروی ہی کہ یہان مراد گھر سے مدینہ ہی وَاِنَّ فَرِیۡقًا مِّنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ لَکٰرِہُوۡنَ ○ یُجَادِلُوۡنَکَ فِی الۡحَقِّ بَعۡدَ مَا تَبَیَّنَ کَاَنَّمَا یُسَاقُوۡنَ اِلَی الۡمَوۡتِ وَہُمۡ یَنۡظُرُوۡنَ ○ اور ایک جماعت ایمان والی نہ راضی تھی تجسے جھگڑتی تھی درست بات مین واضح ہو چکے پیچھے گویا اونکو ہانکتے ہین موت کی طرف آنکھون دیکھتے ف یعنی غنیمت کا جھگڑا ابھی ایسا ہی ہی جیسا نکلتے وقت عقل کی تدبیرین کرنے لگے اور آخر صلاح وہی نکلی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو حکم مین یہی اختیار کرو کہ حکم برداری ہی اپنی عقل کو دخل نہ دو یعنی چند قوم نے اصحاب سے مکروہ جانا تھا جانا آنحضرت کا بدر کی طرف

اور بعضے کہتے ہین کہ مین اور تم مین باہر بیٹھنا اچھی صلاح ہے یہان تک کہ واقع ہوا اس باب مین بڑا اختلاف وَاِذْ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ اِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ اَنَّهَا
لَكُمْ وَتَوَدُّوْنَ اَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُوْنُ لَكُمْ اور جسوقت وعدہ دیتا ہے اللہ تمکو ایک ان دو جماعت مین سے ایک کو کہ تمکو ہاتھ لگیگی اور تم
چاہتے تھے کہ جسمین کانٹا نہ لگے وہ ملے تمکو یعنی جب پہونچے آنحضرت قریب بدر کے تو نازل ہوئے آپ پر جبرئیل ع اور مطلع کیا آپ کو ساتھ آنے قریش کے
اور آنحضرت ارادہ رکھتے تھے قافلے کا پس وعدہ کیا اونسے اللہ تعالی نے کہ یا ملیگا تمکو قافلہ یا مقابل ہوگے قریش سے اور مطلب کو پہونچوگے تم اونسے
پھر جب ہوا دن بدر کا تو پکڑا مسلمانون نے پانی بھرنے والون کو کفار کے اور دریافت کیا اونسے حال قافلے کا پھر بیان کیا اونھون نے حال قریش کا
لیکن نہ خوش آیا یہ مسلمانون کو اسواسطے کہ یہ کانٹا تھا اور خواہش رکھتے تھے وہ قافلے کی وَيُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَيَقْطَعَ دَابِرَ
الْكٰفِرِيْنَ ۝ لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ۝ اور اللہ چاہتا تھا کہ سچا کرے سچ کو اپنے کلامون سے اور کاٹے
پیچھا کافرون کا تا سچا کرے سچ کو اور جھوٹا کرے جھوٹ کو اور اگرچہ ناراض ہون گنہگار ؎ کما واقدی نے مراد حق سے دین ہے کہ ظاہر کرے اوسکو اور
مراد کافرین سے وہ قریش ہین جو مارے گئے بدر مین یعنی اللہ تعالی چاہتا ہے غالب کرنا حق کا اور مٹانا اوس باطل کا کہ لائے تھے اوسکو کفار ؎
اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ ۝ وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى وَلِتَطْمَئِنَّ
بِهٖ قُلُوْبُكُمْ جب تم لگے فریاد کرنے اپنے رب سے تو پہونچا تمھاری پکار کو کہ مین مدد بھیجونگا تمھاری ہزار فرشتے لگاتار آنے والے اور یہ تو دی اللہ
تعالی نے فقط خوشخبری اور تا چین پکڑین دل تمھارے ؎ مراد لگاتار سے پے درپے ہین کہ نہ ٹوٹے تار اونکا اور مراد بشارت سے عدد اون فرشتون کا ہے کہ جنکی
خبر دی تا کہ جان لین مسلمان کہ خدا مددگار اونکا ہے اِذْ يُغَشِّيْكُمُ النُّعَاسَ اَمَنَةً مِّنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهٖ
وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطٰنِ وَلِيَرْبِطَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْاَقْدَامَ ۝ جسوقت ڈال دی تمپر اونگھ اپنی طرف سے تسکین کو
اور اوتارا تمپر آسمان سے پانی کہ اوس سے تمکو پاک کرے اور دور کرے تمسے شیطان کی نجاست اور محکم کر دے گرہ تمھارے دلپر اور ثابت کرے تمھارے قدم
ف یعنی جب دو لشکر مقابل ہوئے رات کو مسلمانون کو حاجت غسل ہوگئی اور پانی پینے کا بھی نتھا اور زمین ریت تھی جہان پانؤن نہ ٹھیرین اور صبح کو
لڑائی درپیش تھی یہ چیزین دیکھکر مسلمان ڈرے کہ آثار شکست کے ہین اوسوقت باران کامل برسا کہ غسل اور پیاس کو کافی ہوا اور زمین جم گئی اور ایک اونگھ
آپڑی اوس سے جو جگے تو دل کا خوف جاتا رہا یعنی اللہ تعالی ظاہر کرتا ہے احسان اپنا کہ خواب ڈالے تمپر واسطے دلجمعی کے اوس خوف سے اور پانی برسایا واسطے
غسل کرنے جنب لوگون کے تا کہ دور کرے اونکے دلون سے وسوسہ شیطان کا کہ ڈالا تھا اوسنے اونکے دل مین کہ نماز پڑھو لو بے غسل کیے اور ثابت قدم کیا
اوس مقام دہشتناک مین کہ قوی ہوگئے لوگ اِذْ يُوْحِيْ رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰٓئِكَةِ اَنِّيْ مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا جب حکم بھیجا تیرے رب نے فرشتونکو
کہ مین ساتھ ہون تمھارے سو تم دل ثابت کرو مسلمانون کا یعنی تھا ہر فرشتہ کہ ظاہر ہوتا تھا بیچ صورت آدمی کے اور کہتا تھا لوگون کو کہ ثابت رہو نہین کفار کوئی شی
سَاُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ مین ڈالدونگا دل مین کافرون کے دہشت یعنی ہوگئے کفار کہ کانپتے تھے ہاتھ اونکے خوف سے کہ سنتے تھے
آواز جیسے کرتے ہون کنکر طشت مین فَاضْرِبُوْا فَوْقَ الْاَعْنَاقِ وَاضْرِبُوْا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ۝ سو مارو اوپر گردنون کے اور مارو اونکی پور پور ف
کافرون کے دل قابل نہین فرشتون کے الہام کے سو رعب ڈالنا اپنی طرف لیا اور مسلمانون کے دل ثابت کرنے کو حکم فرمایا اور اوس جنگ مین فرشتے ہاتھون سے
بھی لڑے ہین اور مراد کل بنان سے ہاتھ پانؤن ہین ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَمَنْ يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ
الْعِقَابِ ۝ ذٰلِكُمْ فَذُوْقُوْهُ وَاَنَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابَ النَّارِ ۝ یہ اسواسطے کہ وہ مخالف ہوئے اللہ کے اور اوسکے رسول کے اور جو کوئی
مخالف ہوا اللہ کا اور اوسکے رسول کا تو اسکی مار سخت ہے یہ تو تم چکھ لو اور جان رکھو کہ منکرون کو ہے عذاب دوزخ کا یعنی وہ لوگ کافر ہوئے ساتھ اللہ تعالی کے
اور انکار کیا اونھون نے آنحضرت کی رسالت کا پس فرمایا اونکو کہ چکھو عوض اوسکا یعنی مارا جانا بدر مین يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ ۝ وَمَنْ يُّوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهٗ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَيِّزًا اِلٰى فِئَةٍ فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ

مِنَ اللہِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ○ ای ایمان والو جب بھڑو تم کافروں سے میدان جنگ میں تو مت دو اونکو پیٹھ ف یعنی
مقابلہ میدان میں ہو تو بھاگنا اسد گناہ ہے اور جو ڈر رہو یا غارت تو بھاگنا ہنر ہے فقط اور جو کوئی اونکو پیٹھ دیوے اوس دن مگر یہ کہ ہنر کرتا ہو لڑائی کا یا جا ملتا
فوج میں سو وہ لے رہا غضب اسد کا اور اوسکا ٹھکانا دوزخ ہے اور کیا بری جگہ ہے پھر تم نے فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰكِنَّ اللہَ قَتَلَهُمْ سو تم نے اونکو نہیں مارا لیکن اسد نے
مارا نزول اس آیت کا بیچ مقدمے اوس شخص کے ہے اصحاب آنحضرت سے کہ کہا اوسنے میں نے مارا ہے فلانے کو وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ
اللہَ رَمٰى اور تو نے نہیں پھینکی تھی خاک جس وقت پھینکی تھی لیکن اللہ تعالی نے پھینکی تھی یعنی آنحضرت نے ایک مٹھی بھر کر ماری تھی خاک طرف کافروں کے
وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْهُ بَلَاۤءً حَسَنًا اور کیا چاہتا تھا ایمان والوں پر اپنی طرف سے خوب احسان یعنی فتح دینا اللہ تعالی کا بدر میں اونکو
اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَآءَكُمُ الْفَتْحُ اگر چاہو تم فیصلہ سو تو پہنچا تمکو فیصلہ یہ اشارہ ہے طرف قول ابی جہل کے کہ کہا تھا اوسنے اللہم اقطعنا للرحم
واتانا بما لا یعرف فاحنه ای اسد قطع کیا ہم لوگوں نے رحم کو اور لائے ہم اوس چیز کو کہ نہیں جانی جاتی پس ہلاک کر اوسکو وَاِنْ تَنْتَهُوْا فَهُوَ
خَيْرٌ لَّكُمْ اور اگر باز آؤ تو تمہارا بھلا ہے یہ اشارہ ہے واسطے باقی رہے ہوئے قریش کے کہ بہتری ہوگی تمہارے حق میں یعنی اسلام لاؤ گے تم وَاِنْ
تَعُوْدُوْا نَعُدْ اور اگر پھر وگے تو ہم بھی پھرینگے یعنی اگر لوٹوگے تم واسطے لڑائی کے تو لوٹینگے ہم بھی تمپر لڑائی کو وَلَنْ تُغْنِيَ عَنْكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْئًا
وَّلَوْ كَثُرَتْ وَاَنَّ اللہَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ○ اور کام نہ آویگا تمکو تمہارا جتھا کچھ اگرچہ بہت ہوویں اور جانو کہ اسد ہے ساتھ ایمان والوں کے یہ فرمایا اللہ تعالی نے
جب کہ کہا کافروں نے کہ واسطے ہمارے ایک جماعت ہے مکے میں کہ نکلتے ہیں وہ اوس لڑائی میں کہ جسمیں شکست ہے ہمکو يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا
اللہَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ○ ای ایمان والو حکم پر چلو اسد اور اوسکے رسول کے اور اوس سے مت پھرو سنکر یعنی حکم
سنکر رسول کا اور نزدیک بعض کے ہے یہ بیچ مقدمے آمد کے کہ کوتہی پر مسلمانوں کے لڑائی سے عتاب کیا اوپر اللہ تعالی نے يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
لَا تَخُوْنُوا اللہَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْۤا اَمٰنٰتِكُمْ ای ایمان والو چوری کرو اسد اور رسول کی اور چوری کرو آپس کی امانتوں میں یعنی نفاق کر کے
اور ادا کرو پورا جب کہ طلب امانت کیجاوے تمسے وَاعْلَمُوْۤا اَنَّمَاۤ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ اور جان لو کہ تمہارے مال اور اولاد جو ہیں خراب
کرنے والے ہیں یعنی فرماتا ہے اللہ تعالی کہ جب ازبس ہو مال آدمی کا تو بڑھ جاتا ہے فتنہ اوسکا اور دست درازی کرتا ہے ساتھ اوسکے اور جب ہوتی ہے اولاد کثیر تو
مغرور ہوجاتا ہے وہ آپ کو اِنْ تَتَّقُوا اللہَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا اگر ڈرتے رہوگے اسد سے تو کر دیگا تم میں فیصلہ یعنی کر دیگا واسطے تمہارے مخرج
وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ اور جب فریب بنانے لگے کافر کہ تجھکو بٹھا دیں یا مار ڈالیں یا نکال دیں
یہ چاہا تھا کافروں نے مکے میں قبل ہجرت کے جب کہ چاہا تھا آنحضرت نے نکلنا طرف مدینہ منورہ کے وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا قَالُوْا قَدْ سَمِعْنَا
لَوْ نَشَآءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَاۤ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّاۤ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ○ اور جب کوئی پڑھے اونپر ہماری آیتیں کہیں ہم سن چکے ہم چاہیں تو کہہ لیں ایسا یہ
کچھ نہیں مگر احوال ہیں پہلوں کے ف یعنی ہمیشہ یہ کہتے تھے اب تو دیکھ لیا کہ یہ قصے تھے وعدہ عذاب تمپر بھی آیا جیسے پہلوں پر آیا تھا وَاِذْ قَالُوا
اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ○ اور جب کہنے لگے
کہ یا اسد اگر یہی دین حق ہے تیرے پاس سے تو ہمپر برسا پتھر آسمان سے یا لا ہمپر دکھ کی مار کہا واقدی نے یہ دعا کرنے والا نضر بن حارث تھا پس
اتاری اللہ تعالی نے یہ آیۂ کریمہ اوسکے بیان حال میں اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ○ فَاِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ○
کیا ہماری آفت شتاب مانگتے ہیں پھر جب اوترے گی انکے میدان میں تو بری صبح ہوگی ڈرائے گیوں کی کہا واقدی نے مراد اوس صبح سے دن بدر کا ہے
وَمَا كَانَ اللہُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ اور اسد ہرگز نہ عذاب کرتا اونکو جب تک تو تھا اونمیں مراد اس سے اہل مکہ ہیں وَمَا كَانَ اللہُ مُعَذِّبَهُمْ
وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ○ اور اسد نہ عذاب کریگا اونکو جب تک بخشواتے رہیں کہا واقدی نے مراد یہاں استغفار سے صلوۃ ہے پھر رجوع فرمایا
اللہ تعالی نے اپنے اوس ارشاد میں کہ کیا ہے واسطے اونکے یہ کہ نہ عذاب کرے اونکو اللہ تعالی درحالیکہ وہ روکتے ہیں مسجد حرام سے اور مراد اس عذاب سے

ہزیمت اور قتل ہی فذوقوا العذاب بما کنتم تکفرون ○ سو چکھو عذاب بدلہ اپنے کفر کا یہ ہوا دن بدر کے ان الذین کفروا ینفقون
اموالہم لیصدوا عن سبیل اللہ فسینفقونہا ثم تکون علیہم حسرۃ ثم یغلبون ○ جو لوگ کافر ہین خرچ کرتے ہین اپنے مال
کہ روکین اللہ کی راہ سے سو ابھی اور خرچ کرینگے پھر آخر ہوگا اونپر پچھتاوا اور آخر مغلوب ہونگے یعنی ہوئی یہ حسرت اور ندامت وقت جانے کے طرف بدر پھر
مغلوب ہوئے بسبب ہان مارے جانے کے پھر انجام فرمایا انکا اللہ تعالی نے کہ الی جہنم یحشرون ○ دوزخ کی طرف ہانکے جاوینگے
قل للذین کفروا ان ینتہوا یغفر لہم ما قد سلف تو کہدے کافرون کو اگر باز آوین تو معاف ہو اونکو جو ہو چکا یعنی اگر اسلام لاوین
تو بخشا جاویگا واسطے اونکے جو کچھ کہ گذرا اونکے اعمال سے وان یعودوا فقد مضت سنت الاولین ○ اور اگر پھر وہی کرینگے تو پڑ چکی ہے راہ اگلون کی یعنی
دیکھ لیا تمنے مارا جانا لوگون کا بدر مین وقاتلوہم حتی لا تکون فتنۃ ویکون الدین کلہ للہ اور لڑتے رہو اونسے جب تک نرہے فساد اور
ہو جاوے حکم سب اللہ کا یعنی نہ باقی رہے شرک اور ہو جاوے سب دین اللہ تعالی کا کہ نہ ذکر کیا جاوے اساف اور نائلہ کا جو دو بت ہین واعلموا انما
غنمتم من شیء فان للہ خمسہ وللرسول ولذی القربی والیتمی والمسکین وابن السبیل ان کنتم امنتم باللہ اور
جان رکھو کہ جو کچھ غنیمت لاؤ کچھ چیز سو اللہ کے واسطے اوسمین سے پانچوان حصہ اور رسول کے اور قرابت والے کے اور یتیم کے اور محتاج کے اور مسافر کے اگر
ہو تم یقین لائے ہو اللہ پر یعنی فرمایا اللہ تعالی نے جو حق ہے اللہ کا واسطے رسول کے ہے اور مراد ذی القربی سے اہل قرابت ہین آنحضرت کے وما انزلنا
علی عبدنا یوم الفرقان یوم التقی الجمعن اور اوس چیز پر جو ہمنے اوتاری اپنے بندے پر جسدن فیصلہ ہوا جسدن بھڑین دو فوجین
وہ دن بدر کا ہے کہ فرق ہو گیا درمیان حق اور باطل کے اذ انتم بالعدوۃ الدنیا وہم بالعدوۃ القصوی والرکب اسفل منکم
جسوقت تھے تم ورے کے ناکے اور وہ پرے کے ناکے اور قافلہ نیچے اوتر گیا تمسے یعنی اصحاب آنحضرت جب اوترے بدر مین تو تھے مشرک پرے ایک
ٹیلے ریت کے اور قافلہ ابوسفیان کا نیچے ہو کر بدر سے اوپر کنارے بحر کے نکل گیا تھا ولو تواعدتم لاختلفتم فی المیعد ○ اور اگر آپسمین وعدہ
کرتے تم تو نہ پہونچتے وعدے پر ہرگز کہ نکل جاتی ایک جماعت قبل دوسری کے ولکن لیقضی اللہ امرا کان مفعولا لیکن اللہ تعالی کو کر ڈالنا
ایک کام جو ہو چکا تھا یعنی قتل اون لوگون کا جو مارے گئے بدر مین لیہلک من ہلک عن بینۃ ویحیی من حی عن بینۃ تا مرے جو مرے
سوجھکر اور جیوے جو جیتا ہے سوجھکر یعنی مارا جاوے عذر اور حجت سے اور باقی رہے اوپر عذر اور حجت کے اذ یریکہم اللہ فی منامک قلیلا
جب اللہ نے وہ دکھائے تیرے خواب مین تھوڑے یعنی دیکھا تھا آنحضرت نے اوسدن خواب مین جماعت کفار کو پس تھوڑی دکھائی دی تھی وہ آپ کی نظرمین ولو اراکہم
کثیرا لفشلتم ولتنازعتم فی الامر اور اگر تجھ کو بہت دکھاتا تو تم لوگ نامردی کرتے اور جھگڑا ڈالتے کام مین یعنی بسبب خوف کے مختلف ہوتے
ولکن اللہ سلم انہ علیم بذات الصدور ○ لیکن اللہ نے بچا لیا اوسکو معلوم ہے جو بات ہے دلون مین یعنی اختلاف تمہارے درمیان کا
اور وہ عارض ہے ضعف سے دلون کے یایہا الذین امنوا اذا لقیتم فئۃ فاثبتوا واذکروا اللہ کثیرا لعلکم تفلحون ○ اے
ایمان والو جب بھڑو کسی فوج سے تو ثابت رہو اور اللہ کو بہت یاد کرو شاید تم مراد پاؤ یعنی اکٹھا ہو کر اور مت بھاگو اور تکبیر کہو واطیعوا اللہ
ورسولہ ولا تنازعوا فتفشلوا وتذہب ریحکم واصبروا ان اللہ مع الصبرین ○ اور حکم مانو اللہ کا اور اوسکے رسول کا
اور آپسمین نہ جھگڑو پھر نامراد ہو جاؤگے اور جاتی رہیگی تمہاری باؤ اور ٹھہرے رہو اللہ ساتھ ہے ٹھہرنے والون کے یعنی صبر کرو تلوار مار اور تکبیر کہو
اللہ تعالی کی دلون مین اور مت ظاہر کرو آواز تکبیر کی عین جنگ مین کہ ظاہر کرنا اوسکا لڑائی مین نامردی ہے ولا تکونوا کالذین خرجوا من دیارہم
بطرا ورئاء الناس ویصدون عن سبیل اللہ واللہ بما یعملون محیط ○ اور مت ہو جیسے وہ لوگ کہ نکلے اپنے گھرون سے اتراتے
اور لوگون کو دکھاتے اور روکتے اللہ کی راہ سے اور اللہ کے قابو مین ہے جو کرتے ہین یہ بیان ہے حال نکلنے قریش کا طرف بدر کے واذ زین لہم
الشیطن اعمالہم وقال لا غالب لکم الیوم من الناس وانی جار لکم اور جسوقت سنوارے لگا شیطان انکی نظرمین انکے کام

اور بولا کوئی غالب نہوگا تم پر آج کے دن اور مین رفیق ہون تمھارا یہ سب کلام ہی سراقہ بن جعشم کا کہ فرمایا ہی الله تعالی نے اوس حال کے کہ دیکھا تھا کفار نے
شیطان کو اوسکی صورت مین دن بدر کے فَلَمَّا تَرَاءَتِ الْفِئَتَانِ نَكَصَ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ پھر جب سامنے ہوئین دونون فوجین تو اولٹا پھرا اپنی ایڑیا
پر ابلیس در حالیکہ دیکھتا تھا فرشتون کو مارتے اور پکڑتے کفار کو وَقَالَ إِنِّي بَرِيءٌ مِّنكُمْ إِنِّي أَرَىٰ مَا لَا تَرَوْنَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ وَاللَّهُ شَدِيدُ
الْعِقَابِ ○ اور بولا مین تمھارے ساتھ نہین مین دیکھتا ہون جو تم نہین دیکھتے مین ڈرتا ہون الله سے اور الله کا عذاب سخت ہی یہ کہا اوسنے فرشتون کو کہ
آدمی اونکو نہین دیکھتے تھے إِذْ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ غَرَّ هَٰؤُلَاءِ دِينُهُمْ جب کہنے لگے منافق لوگ اور
جنکے دلون مین آزار ہی یہ لوگ مغرور ہین اپنے دین پر یہ حال ہی اون لوگون کا کہ ثابت تھے اسلام پر لیکن جب کم دکھائی دئے اصحاب آنحضرت اونکی آنکھون
مین تو ڈر گئے اور کہی یہ بات پس مارے گئے وہ اور بحالت کفر کے وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ يَتَوَفَّى الَّذِينَ كَفَرُوا الْمَلَائِكَةُ يَضْرِبُونَ وُجُوهَهُمْ
وَأَدْبَارَهُمْ وَذُوقُوا عَذَابَ الْحَرِيقِ ○ اور کبھی تو دیکھے تو جسوقت جان لیتے ہین کافرون کی فرشتے مارتے ہین انکے مونہہ پر اور پیچھے اور چکھو مزا
جلنے کا پیچھے سے مراد سرین اونکے ہین كَدَأْبِ آلِ فِرْعَوْنَ جیسے دستور فرعون والون کا یعنی موافق اونکے کامون کے إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ
عِندَ اللَّهِ الَّذِينَ كَفَرُوا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ○ الَّذِينَ عَاهَدتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنقُضُونَ عَهْدَهُمْ فِي كُلِّ مَرَّةٍ وَهُمْ لَا يَتَّقُونَ ○
بدتر سب جاندارون مین الله کے یہان وہ ہین جو منکر ہوئے پھر وہ نہین مانتے جنسے تو نے اقرار کیا ہی اونمین پھر وہ توڑتے ہین اپنا اقرار ہر بار اور وہ نہین ڈرتے
مراد اس سے قبیلہ قینقاع اور بنی نضیر اور قریظہ ہین یہود سے فَإِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِم مَّنْ خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ ○
سو اگر کبھی پاوے تو اونکو لڑائی مین تو ایسی سزا دے کہ دیکھکر بھاگین اونکے پچھلے شاید وہ عبرت پکڑین یعنی مار ڈال اونکو وَإِمَّا تَخَافَنَّ مِن قَوْمٍ خِيَانَةً
فَانبِذْ إِلَيْهِمْ عَلَىٰ سَوَاءٍ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْخَائِنِينَ ○ اور اگر تجکو ڈر ہو ایک قوم کی دغا کا تو جواب دے اونکو برابر کے برابر الله کو خوش نہین آتے
دغا باز یہ اوتری یہ آیت بیچ مقدمہ بنی قینقاع کے کہ لے گئے تھے آنحضرت اونکی طرف یہ آیت وَأَعِدُّوا لَهُم مَّا اسْتَطَعْتُم مِّن قُوَّةٍ وَمِن
رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِ عَدُوَّ اللَّهِ وَعَدُوَّكُمْ اور سرانجام کرو لڑائی کا جو پیدا کر سکو زور اور گھوڑے پالنے کہ اس سے دھاک پڑے
الله کے دشمنون پر اور تمھارے دشمنون پر مراد قوت سے تیر اندازی ہی اور رباط الخیل سے عادت گھوڑون کی اور پالنا اونکا کہ بولین اور اولیل کرین
کہ دیکھین اونکی قوت لوگ وَآخَرِينَ مِن دُونِهِمْ لَا تَعْلَمُونَهُمُ اللَّهُ يَعْلَمُهُمْ اور ایک اور لوگون پر سوائے اونکے جنکو تم نہین جانتے الله اونکو
جانتا ہی مراد اس قوم سے اہل خیبر ہین وَإِن جَنَحُوا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ○ اور اگر وہ جھکین
صلح کو تو تو بھی جھک اوسی طرف اور بھروسا کر الله پر بیشک وہی ہی سنتا جانتا مراد ان صلح کرنے والون سے ایک فریق ہین قوم یہود سے وَإِن يُرِيدُوا
أَن يَخْدَعُوكَ فَإِنَّ حَسْبَكَ اللَّهُ هُوَ الَّذِي أَيَّدَكَ بِنَصْرِهِ وَبِالْمُؤْمِنِينَ ○ وَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ لَوْ أَنفَقْتَ مَا فِي الْأَرْضِ
جَمِيعًا مَّا أَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ أَلَّفَ بَيْنَهُمْ إِنَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ○ اور اگر وہ چاہین کہ تجکو دغا دین تو تجکو بس ہی الله اوسنے
تجکو زور دیا اپنی مدد کا اور مسلمانون کا اور اونکے دل مین الفت ڈالی اگر تو خرچ کرتا جو سارے ملک مین ہی تمام نہ الفت دے سکتا اونکے دل مین لیکن الله نے
الفت ڈالی اون مین وہ زور آور ہی حکمت والا یہ لوگ بنی قریظہ اور بنی نضیر ہین جب کہ کہا اونھون نے کہ ہم اسلام لاتے ہین اور متابعت کرتے ہین آپ کی
يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللَّهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ○ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ إِن يَكُن
مِّنكُمْ عِشْرُونَ صَابِرُونَ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ وَإِن يَكُن مِّنكُم مِّائَةٌ يَغْلِبُوا أَلْفًا مِّنَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ
لَّا يَفْقَهُونَ ○ اے نبی شوق دلا مسلمانون کو لڑائی کا اگر ہون تم مین بیس شخص ثابت غالب ہون دو سو پر اور اگر ہون تم مین سو شخص غالب ہون
ہزار کافرون پر اسواسطے کہ وہ قوم سمجھ نہین رکھتی ف یعنی یقین نہین رکھتی الله پر اور ثواب پر اور جسکو یقین ہی وہ موت پر دلیر ہی کہا واقدی نے اوتری یہ آیت بیچ مقدمہ
بدر کے پھر منسوخ ہوئی اس قول سے الْآنَ خَفَّفَ اللَّهُ عَنكُمْ وَعَلِمَ أَنَّ فِيكُمْ ضَعْفًا فَإِن يَكُن مِّنكُم مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ

اب بوجھ ہلکا کیا اللہ نے تمپر اور جانا کہ تم مین سُستی ہی سو اگر ہون تم مین سو شخص ثابت غالب ہون دو سو پر پس ہوا لڑنا ایک کا دو سے مَا كَانَ
لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَىٰ حَتَّىٰ يُثْخِنَ فِي الْأَرْضِ کیا چاہیے نبی کو کہ اوسکے یہان قیدی آوین جب تک نہ خون کرے ملک مین یہ بیان اون قیدیون
کا کہ پکڑا تھا اونکو مسلمانون نے بدر مین تُرِيدُونَ عَرَضَ الدُّنْيَا وَاللَّهُ يُرِيدُ الْآخِرَةَ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ○ تم چاہتے ہو جنس دنیا کی اور
اللہ چاہتا ہی آخرت اور اللہ زور آور ہی حکمت والا یعنی تم فدیہ لینا چاہتے ہو اور اللہ چاہتا ہی قتل اونکا لَوْلَا كِتَابٌ مِنَ اللَّهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ
فِيمَا أَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ○ اگر نہوتی ایک بات کہ لکھ چکا اللہ آگے سے تو تمکو پڑتا اس لینے مین بڑا عذاب **ف** وہ بات یہ لکھ چکا کہ ان
قیدی لوگون مین بہتون کی قسمت تھی مسلمان ہونا اور کہا **واقدی** نے کہ وہ بات حلال ہونا غنیمت کا ہی فَكُلُوا مِمَّا غَنِمْتُمْ
حَلَالًا طَيِّبًا سو کھاؤ جو غنیمت لاؤ حلال ستھری إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ
اللَّهِ وَالَّذِينَ آوَوْا وَنَصَرُوا أُولَٰئِكَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ جو لوگ ایمان لائے اور گھر چھوڑا اور لڑے اپنے مال و جان سے اسکی
راہ مین اور جن لوگون نے جگہہ دی اور مدد کی وہ ایک دوسرے کے رفیق ہین ف مراد مہاجرین سے وہ قریش ہین جنھون نے ہجرت کی پہلے بدر کے
واقعہ سے اور جگہہ دینے والے اور مدد کرنے والے انصار ہین مدینے کے وَالَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يُهَاجِرُوا مَا لَكُمْ مِنْ وَلَايَتِهِمْ مِنْ شَيْءٍ حَتَّىٰ
يُهَاجِرُوا اور جو ایمان لائے اور گھر نہین چھوڑا تمکو اونکی رفاقت سے کچھ کام نہین جب تک گھر چھوڑ آوین پس فرماتا ہی اللہ تعالی کہ نہین درمیان
تمھارے اور اونکی وراثت یہان تک کہ گھر چھوڑ کر آوین پاس تمھارے وَإِنِ اسْتَنْصَرُوكُمْ فِي الدِّينِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ إِلَّا عَلَىٰ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ
وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ○ اور اگر تمسے مدد چاہین دین مین تو تمکو لازم ہی مدد کرنی مگر مقابلے مین ایسون کے جنمین
اور تم مین عہد ہی اور اللہ جو کرتے ہو وہ دیکھتا ہی مراد میثاق سے مدت صلح اور قول و قرار ہی وَالَّذِينَ كَفَرُوا بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ إِلَّا
تَفْعَلُوهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيرٌ ○ اور جو لوگ کافر ہین وہ ایک دوسرے کے رفیق ہین اگر تم یون نکروگے تو دھوم مچیگی
ملک مین اور بڑی خرابی ہوگی یعنی مت دوست رکھو کسیکو کافرون سے کہ وہ آپسمین ایک دوسرے کے دوست ہین اور منسوخ ہوا حکم مواخات اسلامی کا
بیچ وارث ہونے ایک دوسرے کے اس آیت سے اور مقرر ہوئی میراث اہل قرابت کو وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ
إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ○ اور ناتے والے آپسمین حقدار زیادہ ہین ایک دوسرے کے اللہ کے حکم مین تحقیق اللہ ہر چیز سے خبردار ہی يَوْمَ
نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَىٰ إِنَّا مُنْتَقِمُونَ ○ جسدن پکڑینگے ہم بڑی پکڑ ہم بدلا لینے والے ہین مراد اس سے بدر ہی فَسَوْفَ يَكُونُ لِزَامًا
اب آگے ہوتا ہی بھیڑنا یعنی لڑائی اور جہاد حَتَّىٰ إِذَا فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيدٍ إِذَا هُمْ فِيهِ مُبْلِسُونَ ○ یہان تک کہ جب
کھولینگے ہم اونپر دروازہ ایک سخت آفت کا تب وہمین انکی آس ٹوٹیگی سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ ○ اب شکست کھاویگا میل اور بھاگینگے
پیٹھ پھیر کر وَأَنْ عَسَىٰ أَنْ يَكُونَ قَدِ اقْتَرَبَ أَجَلُهُمْ اور یہ کہ شاید نزدیک ہو پہنچا انکا وعدہ پس نگذرے مگر تھوڑے دن کہ واقع ہوا واقعہ بدر کا پس
مراد ان سب آیتون سے بدر ہی وَذَرْنِي وَالْمُكَذِّبِينَ أُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيلًا ○ اور چھوڑ دے مجکو اور جھٹلانے والون کو جو آرام
مین رہے ہین اور ڈھیل دے اونکو تھوڑی سی نازل ہوئی یہ آیت تھوڑی پہلے واقعۂ بدر سے وَاجْعَلْ لِي مِنْ لَدُنْكَ سُلْطَانًا نَصِيرًا ○
اور کر میرے واسطے اپنے پاس سے غلبہ اور مدد یعنی مدد دن بدر کے وَاصْبِرْ حَتَّىٰ يَحْكُمَ اللَّهُ وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ ○ اور صبر کر یہان تک کہ فیصلہ
کرے اللہ کہ وہ بہتر ہی حاکمون کا یہ وعدہ فرمایا اللہ تعالی نے آنحضرت سے ایک دن پہلے بدر مین وَمَنْ يُوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهُ اور جو پیٹھ دے
اونکو آج کے دن مراد اس حکم مین خاص بدر ہی اور فرض کر دیا تھا اللہ تعالی نے مسلمانون پر جسوقت کہ مقابل ہون بیس مسلمان دو سو کافرون سے
تو نہ بھاگین پس یہ جب نہ بھاگتے تو غالب آتے لیکن پھر اللہ تعالی نے تخفیف کر دی اسپر اور فرمایا إِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ مِائَةٌ صَابِرَةٌ يَغْلِبُوا
مِائَتَيْنِ یعنی اگر ہون تم مین سو شخص ثابت غالب ہون دو سو پر تو منسوخ ہوگئی اول آیت فرمایا کرتے تھے ابن عباسؓ کہ جو بھاگے دو سے تو وہ

بھاگا اور جو بھاگ گئے تھے سو وہ حقیقت مین نہ بھاگا اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ كُفْرًا وَّاَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ تو نے نہ دیکھے جنھون نے بدلہ کیا اللہ کے احسان کا ناشکری اور اوتارا اپنی قوم کو تباہی کے گھر مین مراد ان لوگون سے قریش ہین کہ اپنی قوم کو بدر مین ہلاک کیا حَتّٰی اِذَآ اَخَذْنَا مُتْرَفِيْهِمْ بِالْعَذَابِ یہان تک کہ جب پکڑا ہمنے اونکے آسودہ لوگون کو عذاب مین مراد اس عذاب سے تلوار ہے مسلمانون کی بدر مین + وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ اور البتہ چکھاوینگے ہم اونکو تھوڑا سا عذاب ورے اوس بڑے عذاب سے مراد اس عذاب سے تلوار ہے مسلمانون کی بدر مین يَاْتِيَهُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيْمٍ یعنی پہنچے اونکو آفت ایک دن کی جسمین راہ نہین خلاصی کی مراد اس عذاب سے بھی شکست بدر کی ہے کفار کو

ذکر اون کافرون کا کہ پکڑے گئے تھے بدر مین

مروی ہے کہ معید ہوئے بدر مین بنی ہاشم سے عقیل بن ابی طالب کہ پکڑا تھا انکو عبید بن اوس ظفری نے اور اونمین سے نوفل بن حارث اور جبار بن صخر اور عتبہ ہین جو حلیف تھے بنی ہاشم کے بنی فہر سے اور بنی مطلب بن عبد مناف سے دو شخص سائب بن عبید اور عبید بن عمرو بن علقمہ کہ پکڑا تھا اون دونون کو سلمہ بن اسلم بن حریش اشہلی نے مروی ہے کہ نہ آیا واسطے اون دونون کے کوئی شخص چھڑوانے کو اور نتھا واسطے اونکے کچھ مال پس جان بخشی کی ان دونون کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بے فدیے کے اور بنی عبد شمس بن عبد مناف سے عقبہ بن ابی معیط کہ مارا گیا موضع صفراء مین مسکین باندھکر عاصم بن ثابت بن ابی الافلح کے ہاتھ سے بحکم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور پکڑا تھا اوسکو عبد اللہ بن سلمہ عجلانی نے اور منجملہ اونکے حارث بن ابی وجرہ ہے اور قید کیا تھا اوسکو سعد بن ابی وقاص نے پس آیا اوسکے فدیے دینے کو ولید بن عقبہ بن ابی معیط پس فدیہ دیا اوسکا چار ہزار اور مروی ہے ابو عزیر اسے کہ پکڑا تھا اوسکو سعد بن ابی وقاص نے بعد جب حکم کیا آنحضرت نے رد کرنے قیدیون کا تو ڈالا قرعہ واسطے قیدیون کے پس نکلا نام پھر بھی اوسی کا واسطے سعد کے اور پڑا عمرو بن ابی سفیان بیچ حصہ آنحضرت کے قرعہ مین اور پکڑا تھا اوسکو حضرت علی نے پھر چھوڑ دیا اوسکو آنحضرت نے بلا فدیہ بعوض سعد بن نعمان بن اکال کے کہ تھا بنی معاویہ سے اور گیا تھا مکے کو واسطے عمرے کے تو مقید کر رکھا اوسکو ابو سفیان نے بدلے اپنے قیدی کے اور پکڑا تھا ابو العاص بن ربیع کو خراش بن صمہ نے پس آیا اوسکے ادائے فدیہ کو عمرو بن ربیع بھائی اوسکا اور فدیہ دیا اس عمرو بن ربیع نے اپنے ایک حلیف کا بھی کہ نام اوسکا ابو ریشہ تھا اور چھوڑ دیا عمرو بن ربیع نے عمرو بن ارزق کو بھی اور واقع ہوا تھا یہ بیچ حصہ تمیم کے جو مولی ہین خراش بن صمہ کے اور منجملہ اون قیدیون کے عقبہ بن حارث بن حضرمی ہین کہ پکڑا تھا اونکو عمارہ بن حزم نے پھر ملے یہ بسبب قرعہ کے ابی بن کعب کو اور فدیہ دیا اوسکا عمرو بن سفیان بن امیہ نے اور اونمین سے ہین ابو العاص بن نوفل بن عبد شمس کہ پکڑا تھا اونکو عمار بن یاسر نے اور آیا اونکے فدیہ دینے کو چچا زاد بھائی اوسکا اور بنی نوفل بن عبد مناف سے عدی بن خیار ہے اور پکڑا تھا اوسکو خراش بن صمہ نے اور منجملہ اونکے عثمان بن عبد شمس سے بھتیجا ہوا عتبہ بن غزوان کا کہ حلیف تھا اونکا اور پکڑا تھا اوسکو حارثہ بن نعمان نے اور ابو ثور کہ فدیہ دیا ان سبکا جبیر بن مطعم نے اور پکڑا تھا ابو ثور کو ابو مرثد غنوی نے بیچ مین آدمیون کے اور بنی عبد الدار بن قصی سے ابو عزیز بن عمیر ہے کہ پکڑا تھا اوسکو ابو الیسر نے پھر قرعہ ڈالا گیا واسطے اوسکے پس گیا حصے مین محرز بن نضلہ کے اور ابو عزیز سگے بھائی ہین مصعب بن عمیر کے کہا مصعب نے محرز سے کہ بھر لے ہاتھ اپنے اوس سے کہ ماں اوسکی بڑی مالدار ہے مکے مین کہا مصعب سے ابو عزیز نے کیا یہی ہے وصیت تمھاری میرے حق مین اے بھائی میرے کہا مصعب نے اب بھائی میرا محرز ہے بعوض میرے پھر بھیجی اوسکی ماں نے اوسکے فدیے مین چار ہزار اور دیے بعد اوسکے کہ دریافت کر لیا کہ چار ہزار دینار قریش کے ہین اپنے قیدیون مین اور منجملہ اونکے اسود بن عامر بن حارث بن سباق ہے کہ پکڑا تھا اوسکو حضرت حمزہ بن عبد المطلب نے اور آیا اونکے فدیہ دینے کو طلحہ بن ابو طلحہ دو ہزار لے کر اور بنی اسید بن عبد العزی سے سائب بن ابی حبیش بن مطلب بن اسد ہے کہ پکڑا تھا اوسکو عبد الرحمن بن عوف نے اور اونمین سے حارث بن عائذ بن اسد ہے کہ پکڑا تھا اسکو حاطب بن ابی بلتعہ نے اور ... سالم بن شماخ ہے قیدی سعد بن ابی وقاص کا کہ آیا واسطے فدیہ دینے اون تینون کے عثمان بن ابی حبیش ساتھ چار ہزار کے اور بنی تیم سے

مالک بن عبداللہ بن عثمان ہی کہ قید کیا اوسکو قطبہ بن عامر بن حدیدہ نے پس مرا وہ حالت قید مین بیچ مدینہ منورہ کے اور جماعت بنی مخزوم سے خالد بن ہشام بن مغیرہ ہی قیدی سواد بن غزیہ کا اور امیہ بن ابی حذیفہ بن مغیرہ ہی قیدی بلال کا اور عثمان بن عبداللہ بن مغیرہ ہی کہ نکل گیا تھا یوم النخلہ مین قید سے واقد بن عبداللہ تمیمی کے پس جب پکڑا اونھون نے اوسکو بدر مین تو کہا اوسنے حمد ہی اوس خدا کو کہ قادر کیا اوسنے مجکو تجھپر کہ بھاگ گیا تھا تو مجسے یوم النخلہ مین پس آئے واسطے فدیہ دینے ان لوگون کے عبداللہ بن ابی ربیعہ کہ فدیہ دیا ہر ایک کا اونمین سے چار ہزار اور اونمین سے ہے ولید بن ولید بن مغیرہ قیدی عبداللہ بن جحش کا پس آئے اوسکا فدیہ دینے کو بھائی اوسکے خالد بن ولید اور ابن ہشام بن ولید اور چھوڑا اونکو عبداللہ بن جحش نے یہان تک کہ لیے چار ہزار اور چاہتا تھا ہشام بھائی اوسکا کہ دے فدیہ اسقدر سوا تین ہزار کے مگر کہا ہشام سے خالد نے کہ سوتیلا بھائی ہی تو اوسکا اسواسطے دریغ کرتا ہی اوسکی رہائی مین واللہ اگر پہونچتا مقدمہ اوسکا اسطرح اور اسطرح تو کرتا مین بھی اسطرح پس چھڑا لے گئے یہ دونون اسکو یہان تک کہ جب پہنچے ذوالحلیفہ مین تو بھاگ آئے وہ وہان سے طرف آنحضرتؐ کے اور قبول کیا اسلام کہا گیا اوسنے کہ کیون اسلام نہ لائے تم پہلے فدیے سے تو کہا اونھون نے کہ ناپسند کیا مینے یہ کہ مسلمان ہوؤن سبب اوسکے کہ فدیہ دیا جاوے میرا برابر میری قوم کے اور لاؤن مین اسلام کو اور ایک روایت مین نام اونکے پکڑنے والے کا سلیط بن قیس مازنی ہی اور منجملہ اونکے قیس بن سائب ہین قیدی عبداللہ بن جسحاس کے کہ قید رکھا اونکو پاس اپنے کچھ دنون بگمان اس بات کے کہ مال اونکے پاس ہی پھر آیا بھائی اوسکا فروہ بن سائب فدیہ دینے کو اور رہا وہان کچھ دنون اور دیا فدیے مین نقد اور سامان چار ہزار کا اور منجملہ اون قیدیون کے اولاد ابو رفاعہ مین سے صفی بن ابی رفاعہ بن عائذ بن عبداللہ بن عمرو بن مخزوم ہی کہ نتھا مال واسطے اوسکے اور پکڑا تھا اوسکو ایک مسلمان نے اور رکھا اوسکو قید چند روز پاس اپنے پھر چھوڑ دیا اوسکو اور دیا گیا فدیہ ابو منذر بن ابو رفاعہ بن عائذ کا دو ہزار اور فدیہ عبداللہ کا کہ کنیت اونکی ابو عطا بن سائب بن عائذ بن عبداللہ ہی ایک ہزار اور پکڑا تھا اونکو سعد بن ابی وقاص نے اور مقید کیا تھا مطلب بن حنطب بن حارث بن عبید بن عمرو بن مخزوم کو ابو ایوب انصاری نے اور نہ نکلا کچھ مال پاس اوسکے تو رہا کر دیا اوسکو بعد چند دنون کے اور خالد بن عقیلی حلیف اونکا ہی اور بھی وہ قائل ہی اس قول کا **شعر**

لسنا على الاعقاب تدمى كلومنا	ولكن على اقدامنا تقطر الدماء

یعنی نہین ہین ہم کہ اوپر ایڑیون کے خون بہاوین زخم ہمارے ولیکن اوپر ایڑیون ہماری کے ٹپکتے ہین خون ہے پس آئے اسکے فدیہ دینے کو عکرمہ بن ابی جہل اور پکڑا تھا اوسکو حباب بن منذر بن جموح نے اور یہ آٹھ آدمی ہین اور تھے بنی جمح سے عبداللہ بن ابی بن خلف کہ پکڑا تھا اسکو فروہ بن عمرو بیاضی نے اور آیا اوسکے فدیہ دینے کو ابی بن خلف باپ اوسکا پس نہ لیا وہ فدیہ اونھون نے تھوڑے دنون اور انمین سے ابو عزہ عمرو بن عبداللہ بن وہب شاعر ہی کہ عنایت کی اوسپر آنحضرتؐ نے اور قسم لی اوس سے کہ پھر نہ جمع کرے لوگون کو آنحضرت کی لڑائی پر اور چھوڑ دیا اوسکو یونہین بے فدیہ لیے پھر پکڑا گیا وہ جنگ احد مین اور ماری گئی گردن اوسکی اور انمین سے وہب بن عمیر بن وہب بن خلف ہی کہ آیا اوسکے فدیہ دینے کو عمیر بن وہب بن خلف جب بھیجا اوسکو صفوان نے طرف آنحضرتؐ کے اور مسلمان ہوئے یہ عمیر اور چھوڑ دیا آپ نے انکے بیٹے کو بلا فدیہ اور قید کیا تھا اوسکو رفاعہ بن رافع زرقی نے اور انمین سے ربیعہ بن دراج بن عنبس بن وہبان بن وہب بن حذافہ بن جمح ہی کہ نتھا کچھ مال پاس اوسکے پس قبول کیا کچھ تھوڑا سا قلیل اور چھوڑ دیا اوسکو اور انمین سے ہی فاکہ مولی امیہ بن خلف کا کہ قید کیا اوسکو سعد بن ابی وقاص نے کہ یہ چار آدمی تھے اور ایک غلام اور قبیلہ بنی سہم بن عمرو سے ابو وداعہ بن ضبیرہ ہی اور پہلے فدیہ دیا گیا ہی اوسی کا سب قیدیون مین سے اور آیا تھا فدیہ دینے کو بیٹا اوسکا مطلب کہ دیے اوسنے چار ہزار اور فروہ بن خنیس بن حذافہ بن سعید بن سعد بن سہم ہی کہ پکڑا تھا اوسکو ثابت بن اقرم نے اور آیا واسطے فدیہ اوسکے کے عمرو بن قیس اور دیے چار ہزار اور اونمین سے حنظلہ بن قبیصہ بن حذافہ بن سعید بن سعد بن سہم ہین کہ پکڑا تھا اوسکو عثمان بن مظعون نے اور حجاج بن حارث بن سعد کہ قید کیا تھا اوسکو عبدالرحمن بن عوف نے اور بھاگ گیا پھر پکڑا اوسکو ابو داود مازنی نے یہ چار آدمی ہین اس قبیلے کے اور قبیلہ بنی مالک بن حسل سے سہیل بن عمرو بن عبدشمس بن عبدود بن نضر بن مالک ہی کہ آیا اوسکے فدیہ دینے کو مکرز بن حفص بن اخیف اور پکڑا تھا اوسکو مالک بن دخشم نے اور کہا مالک نے اسمین اشعار **اشعار**

أَسَرْتُ سُهَيْلًا فَلَا أَبْتَغِي ‏ ‏ بِهِ غَيْرَهُ مِنْ جَمِيعِ الأُمَمْ
وَخِنْدِفُ تَعْلَمُ أَنَّ الْفَتَى ‏ ‏ سُهَيْلٌ فَتَاهَا إِذَا تَظَّلِمْ
ضَرَبْتُ بِذِي السَّيْفِ حَتَّى انْحَنَى ‏ ‏ وَأَكْرَهْتُ نَفْسِي عَلَى ذِي الْعَلَمْ

یعنی قید کیا مینے سہیل کو بس نہین چاہتا مین عوض اوسکے غیر اوسکے کو سب لوگون سے اور قوم خندف جانتے ہین کہ جوان سہیل ہی جوان اوسکا جب کہ ظلم اوٹھاتے تھے مارا مینے صاحب سیف کو یہان تک کہ گر پڑا اور غالب کیا نفس اپنے کو اوپر صاحب علم کے اور جب کہ آیا مکرز تو قرار پایا فدیہ سہیل کا چار ہزار اور طلب کیا کہ دے تو مال فدیے کا کہا قریش نے کہ رکھلو ایک شخص ہمارا عوض اوسکے یہان تک کہ آجاوے مال تمھارا پھر چھوڑا مسلمانون نے سہیل کو اور مقید رکھا اوسکی جگہہ مکرز بن حفص کو کہتے تھے عبد اللہ بن جعفر اور محمد بن صالح اور ابن ابی الزناد کہ آدمی فدیہ ہی آدمی کا پھر بھیجا سہیل نے مال اپنے فدیے کا مکے سے اور انمین سے عبد بن زمعہ بن قیس بن نضر بن مالک ہی کہ قید کیا تھا اوسکو عمیر بن عوف نے جو مولی ہین سہیل بن عمرو کے اور عبد العزی ہی کہ بدل دیا نام اوسکا آنحضرت نے عبد الرحمن پس مشہور ہوئے یہ ساتھ عبد الرحمن بن مشنو بن وقدان کے اور پکڑا تھا ان عبد الرحمن بن وقدان بن قیس کو نعمان بن مالک نے کہ یہ تین شخص ہین اور قبیلہ بنی فہر سے طفیل بن ابی قنیع اور ابن جحدم ہی مروی ہی محمد بن یحیی بن حبان سے کہ کہا اونھون نے شمار کیے گئے یہ قیدی اونچاس آدمی اور مروی ہی ابن مسیب سے ستر قیدی اور ستر قتیل اونکے اور مروی ہین ابن عباس سے بھی اسی قدر اور روایت کی محمد زہری سے کہ کہا اونھون نے قیدی زائد ہین ستر سے اور اسی طرح مارے گئے آدمی اونکے بھی زائد ستر سے اور مروی ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ پکڑے گئے بدر مین ستر اور چار آدمی

نام اون لوگون کے جو کھانا کھلاتے تھے قریش کو راہ بدر مین

وہ نو شخص تھے تین عبد مناف سے اور دو بنی اسد کے اور ایک بنی مخزوم کا اور ایک بنی جمح کا اور دو بنی سہم کے مروی ہی موسی بن عقبہ سے کہ کہا اونھون نے اول وہ شخص کہ ذبح کیے اوسنے اونٹ واسطے کفار کے ابو جہل تھا کہ دعوت کی اوسنے مر الظہران مین دس اونٹ کی پھر امیہ بن خلف نے نو اونٹ موضع عسفان مین پھر سہیل بن عمرو نے قدید مین دس اونٹ پھر چلے گئے طرف ایک چشمے کے کنارہ بحر کی طرف راہ بھول کے پھر قیام کیا وہان اونھون نے ایک روز اور ذبح کیے وہان واسطے اونکے شیبہ بن ربیعہ نے نو اونٹ پھر گئے موضع جحفہ مین اور ذبح کیے وہان عتبہ بن ربیعہ نے دس اونٹ پھر گئے موضع ابوا مین پس ذبح کیے وہان قیس جمحی نے نو اونٹ پھر بعد اوسکے فلانے نے دس اور بعد اوسکے حارث بن عامر نے نو اونٹ پھر ذبح کیے ابو البختری نے چاہ بدر پر دس اونٹ پھر ذبح کیے مقیس نے نو اونٹ اور بعد اوسکے مشغول کر لیا اونکو لڑائی نے پھر کھانے لگے ہر ایک اپنے پاس کے توشہ دانون سے اور کلام کیا ہی بعض نے بیچ کھانے مقیس کے اور کہا ہی کہ نہ تھا پاس اوسکے ایک اونٹ بھی اور روایت کیا ہی عبد اللہ بن جعفر نے ام بکر بنت مسور سے اور انھون نے اپنے باپ مسور سے کہ شریک ہوتے تھے چند آدمی اس دعوت ہر روزہ مین لیکن منسوب ہوئین یہ دعوتین ساتھ نام ایک ایک شخص کے اور نہ بیان ہوئے نام اور ون کے

نام اون حضرات کے کہ دولت شہادت پائی جنھون نے بدر مین ہمرکاب سعادت مآب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

مروی ہی عبد اللہ بن جعفر سے کہ کہا اونھون نے سوال کیا مینے زہری سے شہدائے بدر کا کہا اونھون نے وہ چودہ اصحاب تھے پھر گنا اونکو نام بنام آگے میرے اور مروی ہی عاصم بن عمر اور ابن رومان سے بھی مثل اسکے ہی چھہ مہاجرین سے اور آٹھ انصار سے پس بنی مطلب بن عبد مناف سے عبیدہ بن حارث ہین کہ شہید کیا اونکو شیبہ بن ربیعہ نے اور دفن فرمایا انکو آنحضرت نے وادی صفرا مین اور تھے بنی زہرہ سے عمیر بن ابی وقاص کہ شہید کیا انکو عمرو بن عبد نے اور عمیر بن عبید عمرو ذو الشمالین ہین کہ شہید کیا انکو ابو اسامہ جشمی نے اور بنی عدی بن کعب سے عاقل بن ابی البکیر ہین کہ حلیف تھے بنی سعد بن بکر سے اور شہید کیا تھا اونکو مالک بن زہیر نے اور مہجع مولی عمر بن خطاب ہین کہ شہید کیا انکو عامر بن حضرمی نے اور مروی ہی زہری سے

جو کہا اونھون نے اول شہید مہاجرین سے مہجع ہین مولی حضرت عمرؓ کے آور بنی حارث بن فہر سے صفوان بن بیضا ہین کہ شہید کیا انکو طعیمہ بن عدی نے
اور جماعت انصار مین قبیلہ بنی عمرو بن عوف سے مبشر بن عبد المنذر ہین کہ شہید کیا انکو ابو ثور نے اور سعد بن خیثمہ ہین کہ شہید کیا انکو عمرو بن عبدود نے
اور نزدیک بعضون کے طعیمہ بن عدی نے اور قبیلہ بنی عدی بن نجار سے حارثہ بن سراقہ کہ شہید کیا انکو حبان بن عرقہ نے ساتھ مارنے ایک تیر کے
کہ لگا آپ کے حنجرے پر اور کہا واقدی نے بعض اہل مکہ سے نام اونکے قاتل کا فقط ابن عرقہ سنا ہی اس صورت مین شاید وہ بھائی ہو حبان کا یا یہی ہوئے
اور قبیلہ مالک بن نجار سے عوف او معوذ ہین دونون بیٹے عفرا کے کہ شہید کیا اون دونون کو ابو جہل نے اور قبیلہ بنی سلمہ بن حرام سے عمیر بن حمام بن
جموح ہی کہ شہید کیا اونکو خالد بن اعلم نے مروی ہی محمد بن صالح سے کہ اول شہید انصار کے اسلام مین عمیر بن حمام ہین کہ مارا اونکو خالد بن اعلم نے اور کہا گیا
اول شہید حارث بن سراقہ کہ قتل کیا اونکو تیر سے حبان بن عرقہ نے اور بنی زریق سے رافع بن معلی ہین کہ شہید کیا اونکو عکرمہ بن ابی جہل نے اور بنی حارث
بن خزرج سے یزید بن حارث بن قسحم ہین کہ شہید کیا انکو نوفل بن معاویہ دئلی نے اور مروی ہی ابن عباس سے کہ شہید ہوئے انسہ مولی رسول اللہ
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے بدر مین اور مروی ہی عطا سے کہ نماز پڑھی آنحضرت نے شہداے بدر پر اور یونہی روایت ہی ابن عباس سے بھی اور مروی ہی
یونس بن محمد ظفری سے کہ کہا اونھون نے دکھائین مجکو میرے باپ نے چار قبرین موضع سیر مین جو ایک شعبہ ہی چھوٹی گھاٹی کا وادی صفرا مین اور
کہا یہ قبرین ہین شہداے بدر کی اور بتلائین تین قبرین موضع دبہ مین نیچے عین مستجلہ کے اور دکھلائی قبر عبیدۃ بن حارث کی ذات اجدال مین تحقیق
کے نیچے عین جدول سے اور مروی ہی معاذ بن رفاعہ سے کہ معاض بن ماعص زخمی ہوئے بدر مین اور مرے یہ اوسی زخم سے آکر مدینہ منورہ مین اور
مریض ہو گئے عبید بن سکن پس انتقال کیا بعد آنے کے اور مروی ہی سعید بن عمرو سے کہ کہا اونھون نے اول شہید انصار مین کے اسلام
مین عاصم بن ثابت بن ابی الاقلح ہین شہید کیا اونکو عامر بن حضرمی نے بدر مین اور مہاجرین مین سے مہجع ہین کہ مارا انکو عامر بن حضرمی نے اور
انصار سے عمیر بن حمام ہین مقتول خالد بن اعلم سے اور نزدیک بعضون کے اول شہید حارثہ بن سراقہ ہین مقتول حبان بن عرقہ کے زخم تیر سے

نام اون کفار کے جو مارے گئے بدر مین شمشیر شیران اسلام سے

پس وہ خسران مآل بنی عبد شمس بن عبد مناف سے حنظلہ بن ابی سفیان بن حرب ہی کہ مارا گیا حضرت شیر خدا علی مرتضی کے ہاتھ سے اور حارث
بن حضرمی کو عمار بن یاسر نے اور عامر بن حضرمی کو عاصم بن ثابت بن ابی اقلح نے اور عمیر بن ابی عمیر اور بیٹا اوسکا ساتھ دو غلامون کے کہ مارا انکو
سالم مولی ابی حذیفہ نے اور مارا عبیدہ بن سعید بن عاص کو زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے اور عاص بن سعید کو علی مرتضی کرم اللہ وجہہ نے اور
مارا عقبہ بن ابی معیط کو عاصم بن ثابت نے بارشاد آنحضرت کے صفرا وادی مین تلوار سے اور مارا گیا عتبہ بن ربیعہ حضرت حمزہ کے ہاتھ سے اور شیبہ
بن ربیعہ کو مارا عبیدہ بن حارث نے اور مدد کی اونکی اوسکے قتل مین حضرت حمزہ اور حضرت علیؓ نے اور مارا اسید بن عتبہ بن ربیعہ کو اسد اللہ علی بن ابی طالب
کرم اللہ وجہہ نے اور مارا عامر بن عبد اللہ کو جو حلیف قریش ہی قوم انمار سے حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ نے اور روایت داود بن حصین مین
قاتل اوسکے سعد بن معاذ ہین پس ہوئے یہ مقتول بارہ آدمی اور قبیلہ بنی نوفل بن عبد مناف سے حارث بن عامر بن نوفل ہی کہ مارا اوسکو خبیب
بن یساف نے اور طعیمہ بن عدی ہی مقتول حضرت حمزہ کا پس یہ دو شخص ہین اور بنی اسد سے ربیعہ بن اسود ہی مقتول ابو دجانہ کا اور مروی ہی جعفر
بن عمرو سے کہ قاتل اوسکے ثابت بن جذع ہین اور حارث بن ربیعہ مقتول حضرت علی کا اور عقیل بن اسود بن مطلب مقتول حضرت حمزہ اور حضرت علی کا مگر
مین اور روایت ابو معشر مین قاتل اوسکے حضرت علی تنہا ہین اور ابو البختری کہ نام اوسکا عاص بن ہشام ہی مقتول ہی مجذر بن زیاد کا اور مروی ہی
عباد بن قیتم سے کہ قاتل اوسکے ابو داود مازنی ہین اور یہی ہی روایت ایوب بن عبد الرحمن بن صعصعہ کی اور روایت کی ایوب بن نعمان نے اپنے باپ سے
کہ قاتل اوسکا ابن الیسر ہی اور نوفل بن خویلد بن اسد کو کہ کنیت اوسکی ابن عدویہ ہی قتل کیا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے پس یہ پانچ آدمی ہین اور قبیلہ

بنی عبد الدار بن قصی سے نضر بن حارث بن کلدہ ہی مقتول حضرت علی کا مشکین باندھکر تلوار سے موضع اثیل مین حکم آنحضرت سے اور زید بن ملیص ہر
مولی عمیر بن ہاشم بن عبد مناف بن عبد الدار کا کہ مارا اوسکو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اور روایت یعقوب بن عتبہ مین قاتل اوسکے بلال ہین اور قبیلہ
بنی تیم بن مرہ سے عمیر بن عثمان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم ہی مقتول علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کا اور دوسری روایت مین قاتل اوسکے حبیب ہین پس یہ
دو شخص ہین اور جماعت بنی مخزوم بن یقظہ سے پھر قبیلہ بنی مغیرہ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم سے ابوجہل ہی کہ مارا اوسکو معاذ بن عمرو بن جموح اور معوذ
اور عوف دونوں بیٹون عفرا کے نے پس یہ تینون شریک ہین اوسکے قتل کے اور پورا کیا کام اوسکا عبد اللہ بن مسعود نے اور عاص بن ہشام بن مغیرہ ہی ماموں
حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا اور یزید بن تمیم تمیمی کہ حلیف اونکا ہی مارا اوسکو عمار بن یاسر نے اور بعض کے نزدیک علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ نے
اور ابو مسافع اشعری ہی حلیف اونکا کہ مارا اوسکو ابودجانہ نے اور حرملہ بن عمرو بن ابی عتبہ ہی مقتول حضرت علی کا اور اتفاق ہی ہمارے سب رواۃ کا
اس بات مین اور قبیلہ بنی ولید بن مغیرہ سے ابو قیس بن ولید ہی مقتول علی کرم اللہ وجہہ کا اور اولاد فاکہ بن مغیرہ سے ابو قیس بن فاکہ بن مغیرہ ہی
مقتول حضرت حمزہ بن عبد المطلب کا اور کہا ہی اسحق بن خارجہ نے کہ قاتل اوسکے حباب بن عمرو بن منذر ہین اور بنی امیہ بن مغیرہ سے مسعود بن ابی امیہ
مقتول حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا اور قبیلہ بنی عائذ بن مخزوم سے کہ ایک فرقہ ہی بنی رفاعہ کا اور کنیت ہی امیہ بن عائذ کی رفاعہ بن ابی رفاعہ ہی مقتول
سعد بن ربیع کا اور ابو منذر بن رفاعہ ہی مقتول معن بن عدی عجلانی کا اور عبد اللہ بن ابی رفاعہ ہی مقتول علی کرم اللہ وجہہ کا اور زہیر بن ابی رفاعہ ہی
مقتول ابو اسید ساعدی کا اور دوسری روایت مین قاتل اوسکے عبد الرحمن بن عوف ہین اور اولاد ابو سائب سے کہ یہ کنیت ہی صیفی بن عائذ بن عبد اللہ
بن عمرو بن مخزوم کی سائب بن ابی سائب ہی مقتول زبیر بن عوام کا اور اسود بن عبد الاسد بن ہلال بن عبد اللہ بن عمرو بن مخزوم ہی مقتول حمزہ بن عبد المطلب کا
اور دو حلیف اونکے قوم طی سے کہ وہ عمرو بن سفیان ہی مقتول یزید بن رقیش کا اور بھائی اس عمرو کا جبار بن سفیان مقتول ابو بردہ بن نیار کا اور قبیلہ بنی عمران
بن مخزوم سے حاجز بن سائب بن عویمر بن عائذ ہی مقتول حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا اور عویمر بن عائذ بن عمران بن مخزوم ہی مقتول نعمان بن ابی مالک کا
پس یہ اونیس آدمی ہین اور قبیلہ بنی جمح بن عمرو بن ہصیص سے امیہ بن خلف ہی مقتول خبیب بن یساف اور بلال کا ساتھ شرکت کے اور ایک روایت مین قاتل
امیہ کے ابو رفاعہ بن رافع بن مالک ہین اور علی بن امیہ بن خلف ہی مقتول عمار بن یاسر کا اور اوس بن معیر بن لوذان ہی مقتول عثمان بن مظعون اور حضرت علی بن ابی طالب کا
شرکت مین اور دوسری روایت مین قاتل اوسکے فقط عثمان بن مظعون ہین اور امیہ بن حجاج ہی مقتول ابو الیسر کا اور نزدیک بعض کے حضرت علی کا اور کہا بعضون
نے ابو اسید ساعدی کا اور دوسری روایت مین خود منقول ہی ابو اسید سے کہ کہا اونھون نے مارا مینے امیہ بن حجاج کو اور منبہ بن حجاج ہی مقتول حضرت علی کا
اور عاص بن منبہ ہی مقتول حضرت علی کا اور ابو العاص بن قیس بن عدی بن سعد بن سہم ہی مقتول ابو دجانہ کا اور دوسری روایت مین قاتل اوسکے حضرت علی ہین
اور عاصم بن ابی عوف بن صبیرہ بن سعید بن سعد ہی مقتول ابو دجانہ کا پس یہ سب سات شخص ہین اور قبیلہ بنی عامر بن لوی سے پھر بنی مالک بن حسل
سے معاویہ بن عبد قیس ہی حلیف اونکا کہ مارا اوسکو عکاشہ بن محصن نے اور معبد بن وہب ہی حلیف اونکا بنی کلب سے
مقتول ابو دجانہ کا پس شمار ان سب مقتولون کا اونتالیس آدمی ہین کہ اون مین سے بائیس ۲۲ کو قتل کیا ہی حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے

نام اہل اسلام کے جو حاضر تھے بدر مین قبیلہ قریش و انصار سے

یعنی وہ لوگ کہ حاضر تھے جنگ مین اور حصہ دیا انکو آنحضرت نے غنیمت سے اگرچہ غائب ہون بدر سے وہ تین سو تیرہ آدمی ہین غیر حاضر اونمین کے آٹھ آدمی ہین کہ دیا اونکو آنحضرت نے
حصہ اونکا غنیمت سے اور مروی ہی کہ حاضر ہوئے بدر مین غلامون سے بیس آدمی اور منقول ہی عبد اللہ بن حسن سے کہ نہ حاضر ہوا بدر مین کوئی سوا
قریشی اور انصاری کے یا جو کہ حلیف تھا قریش اور انصار کا یا غلام اونکے پس جماعت بنی ہاشم سے سردار سب کے حضرت رسالت مآب صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم ہین اور حمزہ بن عبد المطلب اور علی بن ابی طالب اور زید بن حارثہ اور ابو مرثد کناز بن حصین غنوی اور مرثد بن ابی مرثد کہ یہ دو حلیف تھے

حضرت حمزہ کے اور انسہ مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ابو کبشہ مولی آنحضرت ص کے اور شقران غلام آنحضرت ص کے کہ نہ حصہ دیا آپ نے کچھ اونکو اور دار وضہ تھے یہ قیدیوں پر بس دیا کچھ کچھ مال ہر اوس کسینے کہ تھا اوسکا قیدی نزدیک اونکے یہانتک کہ جمع ہوگیا پاس اونکے زائد اوس سے کہ ملا اور لوگون کو سو یہ آٹھ آدمی ہین سوا شقران کے اور مروی ہے کہ آنحضرت ص نے حصہ دیا جعفر بن ابی طالب کو باوجودیکہ حاضر تھے اور نہین ذکر کیا ہے اوسکو ہمارے اصحاب نے اور نہ نام اونکا بھی ابتداء کتاب مین اور قبیلۂ بنی مطلب بن عبد مناف سے عبیدہ بن حارث بن مطلب بن عبد مناف ہین اور حصین بن حارث بن مطلب بن عبد مناف اور طفیل بن حارث بن مطلب بن عبد مناف اور مسطح بن اثاثہ بن عباد بن مطلب بن عبد مناف ہین یہ چار آدمی ہوئے اور بنی عبد شمس بن عبد مناف سے عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبد الشمس رضی اللہ عنہ ہین اور یہ نہ حاضر ہوئے بدر مین کہ چھوڑ گئے تھے اونکو آنحضرت واسطے تیمارداری اپنی صاحبزادی بی بی رقیہ کے اور دیا آنحضرت نے حصہ اونکا غنیمت سے اور ذکر کیا اونکو سب نے اور ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ اور سالم مولی ابو حذیفہ کے اور حلیف اونکے سے بنی غنم بن دودان سے عبد اللہ بن جحش بن رباب اور عکاشہ بن محصن اور ابو سنان بن محصن اور سنان بن ابی سنان بن محصن اور شجاع بن وہب اور عقبہ بن وہب اور ربیعہ بن اکثم اور یزید بن رقیش اور محرز بن نضلہ بن عبد اللہ اور اونکے حلیف قوم بنی سلیم سے مالک بن عمرو اور مدلاج بن عمرو اور ثقاف بن عمرو اور حلیف اونکے قوم طی سے سوید بن مخشی ہین اور کہا عبد اللہ بن جعفر زہری نے کہ ابو مخشی کنیت ارثد بن حمیرہ کی ہے اور یہ خود بنی اسد بن خزیمہ سے ہین نہ حلیف اونکے اور مروی ہے کہ صبیح مولی عاص کے مستعد ہوئے روانگی بدر کو لیکن بیمار ہوگئے پس سوار کرلیا اونکو اونٹ پر ابو سلمہ بن عبد الاسد نے پھر موجود رہے یہ سب غزوات مین ہمرکاب آنحضرت ص کے یہ سولہ آدمی ہین سوا صبیح کے اور بنی نوفل بن عبد مناف سے ہین عتبہ بن غزوان بن جابر بن اہیب بن نسیب بن مالک بن حارث بن مازن بن منصور بن عکرمہ بھائی سلیم کے اور بنی مازن سے خباب مولی عتبہ بن غزوان کے یہ دو شخص ہین اور بنی اسد بن عبد العزی سے زبیر بن عوام اور حاطب بن ابی بلتعہ حلیف اونکے اور سعد مولی حاطب کے یہ تین شخص ہین اور بنی عبد بن قصی سے طلیب بن عمیر بن وہب ہین اور بنی عبد الدار بن قصی سے مصعب بن عمیر اور سویبط بن حرملہ بن مالک بن عمیلہ بن سباق بن عبد الدار ہین یہ دو شخص اور بنی زہرہ بن کلاب سے عبد الرحمن بن عوف بن عبد الحارث بن زہرہ ہین اور سعد بن ابی وقاص بن اہیب بن عبد مناف بن زہرہ اور عمیر بن ابی وقاص اور اونکے حلیفون سے عبد اللہ بن مسعود ہذلی اور مقداد بن عمرو بن ثعلبہ بن مالک بن ربیعہ بن ثمامہ بن مطرود بن زہیر بن ثعلبہ بن مالک بن شتر بن قاس بن ذریم بن قین بن اہود بن بہرا ہین اور انہین کو کہتے ہین مقداد بن اسود بن عبد یغوث بن عبد بن حارث بن زہرہ اور خباب بن ارت بن جندلہ بن سعد بن خزیمہ بن کعب بن سعد مولی ام سباع بنت انمار کے اور مسعود بن ربیع بن قارہ اور ذو الیدین بن عبد عمرو بن نضلہ بن غبشان بن سلیم بن مالک بن قصی قوم خزاعہ سے آٹھ شخص ہین اور جماعت بنی تیم سے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کہ نام انکا عبد اللہ بن عثمان بن عامر بن کعب بن سعد بن تیم اور طلحہ بن عبید اللہ ہین کہ حصہ دیا اونکو آنحضرت ص نے اور بلال بن رباح اور عامر بن فہیرہ مولی حضرت ابو بکر کے اور صہیب بن سنان یہ پانچ آدمی ہین اور جماعت بنی مخزوم بن یقظہ سے ابو سلمہ بن عبد الاسد بن ہلال بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم اور شماس بن عثمان بن شرید اور ارقم بن ابی الارقم اور عمار بن یاسر اور معتب بن عوف بن حمرا قوم خزاعہ سے حلیف انکے یہ پانچ آدمی ہین اور بنی عدی بن کعب سے حضرت عمر بن خطاب بن نفیل بن عبد العزی بن رباح اور زید بن خطاب اور سعید بن زید بن عمرو بن نفیل کہ بھیجا تھا اونکو اور طلحہ کو آنحضرت ص نے واسطے جستجو قافلۂ قریش کے پس کیا واسطے انکے حصۂ غنیمت سے اور عمر بن سراقہ بن معتمر بن انس بن اداہ بن رباح اور جماعت بنی سعد بن لیث سے کہ حلیف تھے وہ بنی عدی کے عاقل بن ابی البکیر ہین کہ شہید ہوئے بدر مین اور خالد بن ابی البکیر کہ شہید ہوئے جنگ رجیع مین اور اناس بن ابی البکیر اور عامر بن ابی البکیر اور مہجع مولی عمر کے رہنے والے یمن کے اور حولی اور بیٹا اونکا کہ یہ دونون حلیف اونکے تھے اور عامر بن ابی ربیعہ عنزی کہ یہ ایک ٹکڑا ہے قوم ربیعہ سے اور واقد بن عبد اللہ تمیمی حلیف انکے یہ تیرہ آدمی ہین اور جماعت بن جمح بن عمرو سے عثمان بن مظعون اور قدامہ بن مظعون اور عبد اللہ بن مظعون اور سائب بن عثمان بن مظعون اور معمر بن حارث یہ پانچ شخص ہین اور جماعت بنی سہم بن عمرو سے خنیس بن حذافہ بن قیس ہین اور جماعت بنی مالک بن حسل سے

عبد اللہ بن مخرمہ بن عبد العزیٰ اور عبد اللہ بن سہیل بن عمرو کہ آئے تھے یہ ساتھ مشرکون کے پھر آ گئے طرف مسلمانون کے اور وہب بن سعد بن ابی سرح اور ابو سبرہ
بن ابی رہم اور عمیر بن عوف مولیٰ سہیل بن عمرو کے اور سعد بن خولہ یمنی حلیف اونکے اور حاطب بن عمرو بن عبد شمس بن عبد ود اور یہ لوگ چھ ہین سوا حاطب کے کہ وہ بھی
کہ آئے تھے عبد اللہ بن سہیل ساتھ اپنے باپ کے اور یقین تھا اونکے باپ کو کہ یہ اپنے دین پر ہین پھر آ ملے یہ مسلمانون سے اور وقت مقابلے دونون لشکرون
کے آئے یہ عبد اللہ آنحضرت صلعم کے ہمراہ کافرون سے لڑنے کو اور غصہ ہوئے انکو دیکھکر باپ انکے پھر کہا سہیل نے کہ کر دی کا اللہ تعالیٰ نے واسطے میرے اور باپ کے
بہتری اس بات مین اور جماعت بنی حارث بن فہر سے ابو عبیدہ ہین اور نام اونکا عامر بن عبد اللہ بن جراح ہے اور صفوان بن بیضا اور سہیل بن بیضا اور عیاض بن زہیر
اور معمر بن ابی سرح اور عمرو بن ابی عمرو اور یہ سب چھ آدمی بنی شیبہ سے ہین اور روایت کی ہے عروہ نے اپنے باپ سے کہ ہوئی تھی واسطے قریشیون کے غنیمت بدر سے
سو حصہ اور روایت کی ہے محمد بن موسی نے اپنے باپ سے کہ وہ سب چھ اور اسّی آدمی تھے اور انصار سے دو سو تیس آدمی تھے اور منقول محمد بن جبیر سے کہ
کہ قریش تہتر شخص تھے اور انصار دو سو چالیس اور مسلمان جماعت انصار کے بنی عبد الاشہل سے سعد بن معاذ بن نعمان بن امرء القیس بن زید بن الاشہل
اور عمرو بن معاذ بن نعمان اور حارث بن اوس بن معاذ بن نعمان اور حارث بن انس بن رافع بن امرء القیس اور جماعت بنی عبید بن کعب بن عبد الاشہل بن زعورا سے
سعد بن مالک بن عبید بن کعب اور سلمہ بن سلامہ بن وقش اور عباد بن بشر بن وقش اور سلمہ بن ثابت بن وقش اور رافع بن یزید بن کرز بن سکن بن زعورا بن عبد الاشہل
اور حارث بن خزمہ بن عدی بن ابی غنم بن سالم بن عوف بن عمرو بن عوف ہین حلیف اونکے قوم بنی حارثہ سے پھر قواقلہ سے کہ گھر اونکا اوسمین تھا اور محمد بن مسلمہ
بن خالد بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ بن حارث جماعت بنی حارث سے اور سلمہ بن اسلم بن حریش بن عدی بن مجدعہ کہ شہید ہوئے یہ جنگ جسر مین ساتھ ابو عبید
کے چودھوین سال ہجرت کے اور ابو الہیثم بن تیہان اور عبید بن تیہان کہ دونون حلیف اونکے تھے قوم بلی سے اور عبد اللہ بن سہل کہ یہ سب پندرہ آدمی ہین
اور جماعت بنی حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس سے ہے مسعود بن عبد اور سعد بن عامر بن عدی بن جشم بن مجدعہ بن حارثہ اور ابو عبس
بن جبر بن عمرو بن زید بن جشم بن حارث اور اونکے حلیفون سے ابو بردہ بن نیار ہے قوم بلی کے یہ تین آدمی ہین اور جماعت بنی ظفر سے کہ ایک قبیلہ ہے بنی سواد
بن کعب کا قتادہ بن نعمان بن زید ہین اور عبید بن اوس بن مالک بن سواد اور بنی رزاح بن کعب سے نضر بن حارث بن عبد رزاح بن ظفر بن کعب ہین اور حلیف
اونکے دو شخص ہین قوم بلی سے عبد اللہ بن طارق بن مالک بن تیم بن شعبہ بن سعد اللہ بن فران بن بلی بن عمرو بن الحاف بن قضاعہ جو مارے گئے غزوہ رجیع مین
اور بھائی اونکے ماں کی طرف سے معتب بن عبید بن یاس بن تیم بن شعبہ بن سعد اللہ بن فران بن بلی بن عمرو بن الحاف بن قضاعہ یہ آٹھ آدمی ہین اور
بنی امیہ بن زید بن مالک بن عوف سے مبشر بن عبد المنذر بن زنبر ہین جو شہید ہوئے بدر مین اور رفاعہ بن عبد المنذر اور سعد بن عبید بن نعمان بن قیس
بن عمرو بن امیہ بن زید بن امیہ اور عویم بن ساعدہ اور رافع بن عنجدہ اور یہ عنجدہ نام رافع کی ماں کا ہے اور عبید بن ابی عبید اور ثعلبہ
بن حاطب اور ابو لبابہ بن عبد المنذر کہ عامل کر آئے تھے انکو آنحضرت صلعم مدینے مین اوتاکر موضع روحا سے پس نکالا حصہ اونکا غنیمت سے اور حارث بن حاطب
کہ لوٹا دیا تھا اونکو بھی روحا سے اور دیا اونکو حصہ غنیمت سے یہ نو آدمی ہین اور بنی ضبیعہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف سے ہین عاصم بن ثابت
بن قیس اور قیس ابو الافلح کنیت انکی اور ابن عصمہ بن مالک بن امیہ بن ضبیعہ ہے کہ شہید ہوئے رجیع مین اور احوص شاعر انکی اولاد سے ہے اور معتب بن قشیر
بن ملیل بن زید بن العطاف اور ابو ملیل بن الازعر بن زید بن عطاف نہین عقب واسطے انکے اور عمیر بن معبد بن الازعر اور نہین عقب واسطے انکے بھی
سہیل بن حنیف بن واہب بن حکیم بن حارث بن ثعلبہ یہ پانچ شخص ہین اور قبیلہ بنی عبید بن زید بن مالک بن عمرو بن عوف سے ہے انیس بن قتادہ بن ربیعہ
بن خالد بن حارث بن عبید بن زید کہ شہید ہوئے یہ احد مین اور یہ خاوند ہین خنساء بنت خذام کے نہین عقب واسطے اونکے اور انکے حلیفون مین سے
معن بن عدی بن الجد بن عجلان ہین کہ شہید ہوئے جنگ یمامہ مین اور ربعی بن رافع اور ثابت بن اقرم کہ شہید ہوئے یہ جنگ طلیحہ مین اور عبد اللہ بن سلمہ
بن مالک بن حارث بن عدی بن جد بن عجلان اور زید بن اسلم بن ثعلبہ بن عدی بن جد بن عجلان اور نہین عقب واسطے اونکے اور نکلے تھے عاصم بن عدی
بن جد بن عجلان بھی ساتھ آنحضرت صلعم کے بدر کو لیکن لوٹا دیا انکو آنحضرت نے طرف مسجد ضرار کے واسطے بندوبست اوس چیز کے کہ سنا تھا آپ نے

وہان کے لوگون سے اونکالا واسطے اونکے بھی آنحضرت نے حصہ غنیمت سے اور سالم مولی ثبیتہ بنت یعار کے جو شہید ہوئے یمامہ مین یہ آٹھ آدمی ہین
اور قبیلہ بنی ثعلبہ بن عمرو بن عوف سے عبداللہ بن جبیر بن نعمان ہین کہ شہید ہوئے احد مین اور افسر کیا تھا اونکو آنحضرت نے اوس دن اوپر ایک جماعت
کے تیراندازون کے اور عاصم بن قیس اور ابوضیاح بن ثابت اور ابوحبة ہین اور نہین بیچ بدر کے کوئی شخص ابوحبة نام ساتھ یاکی اور سالم بن عمیر کہ
ہین یہ ایک بہت رونے والون مین سے اور حارث بن نعمان بن ابی خذمہ اور خوات بن جبیر بن نعمان ہین کہ مکسور ہوئے روحا مین یہ آٹھ آدمی
ہین اور قبیلہ بنی جحجبا بن کلفہ بن عوف بن عمرو بن عوف سے ہین منذر بن محمد بن عقبہ بن احیحہ بن جلاح بن حریش بن جحجبا بن کلفہ اور کنیت انکی
ابوعبدہ ہی اور نہین واسطے انکے عقب اور واسطے احیحہ کے عقب ہی اونکے غیر سے اور انکے حلیفون مین سے قوم بنی انیف سے ابوعقیل بن عبداللہ
بن ثعلبہ بن بیحان ہین اور نام ابوعقیل کا عبدالعزی تھا پھر نام رکھا انکا آنحضرت نے عبدالرحمن عدو الاوثان شہید ہوئے یہ جنگ یمامہ مین اور نسب
انکی یہ ہی کہ ابوعقیل بن عبداللہ بن ثعلبہ بن بیحان بن عامر بن انیف بن جشم بن عائذ اللہ بن تیم بن اراش بن عامر بن عمیلہ بن قسمیل بن قران بن بلی
بن عمرو بن الحاف بن قضاعہ ہی یہ دو شخص ہین اور قبیلہ بنی غنم بن سالم بن امرء القیس بن مالک بن اوس بن حارثہ سے سعد بن خیثمہ ہین جو شہید
ہوئے بدر مین اور منذر بن قدامہ اور مالک بن قدامہ اور ابن عرفجہ اور تمیم مولی بنی غنم بن سلام کے یہ پانچ آدمی ہین اور مذکور ہوئے یہان تک
لوگ قبائل اوس کے اور قبیلہ بنی معاویہ بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف سے جبیر بن عتیک بن حارث بن قیس بن ہیشہ بن حارث بن معاویہ اور
مالک بن ثابت بن نمیلہ حلیف انکے قوم مزینہ سے اور نعمان بن عصر حلیف اونکے قوم بلی سے اور حارث بن قیس بن ہیشہ بن حارث بن امیہ نہین ثابت
ہوئے یہ اور قبیلہ بنی مالک بنی نجار بن عمرو بن خزرج سے پھر بنی غنم بن مالک پھر بنی ثعلبہ بن عبد عوف بن غنم سے ابوایوب ہین اور نام انکا خالد بن زید
بن کلیب بن ثعلبہ ہی وفات ہوئی اونکی ملک روم مین بیچ حکومت حضرت معاویہ کے اور قبیلہ بنی عسیرہ بن عبد عوف سے ثابت بن خالد بن نعمان بن خنساء
بن عسیرہ ہین اور قبیلہ بنی عمرو بن عبد عوف سے عمارہ بن حزم بن زید اور سراقہ بن کعب بن عبدالعزی بن غزیہ بن عمرو بن عبد اور قبیلہ بنی عبید بن ثعلبہ
بن غنم بن مالک سے حارثہ بن نعمان اور سلیم بن قیس بن قہد ہین اور نام قہد کا خالد بن قیس بن ثعلبہ بن عبید بن ثعلبہ بن غنم ہی اور قبیلہ بنی عائذ بن ثعلبہ بن غنم سے
سہیل بن رافع بن ابی عمرو بن عائذ اور ابن ثعلبہ بن غنم اور عدی بن ابی الزغبا ہین اور نام ابی الزغبا کا سنان بن سبیع بن ثعلبہ بن ربیعہ بن زہیل بن سعد
بن عدی بن نصر بن کاہل بن نصر بن مالک بن غطفان بن قیس بن جہینہ ہی یہ آٹھ شخص ہین اور قبیلہ بنی زید بن ثعلبہ بن غنم سے مسعود بن اوس بن زید
اور ابوخزیمہ بن اوس بن اصرم بن زید بن ثعلبہ اور رافع بن حارث بن سواد بن زید بن ثعلبہ یہ تین شخص ہین اور قبیلہ بنی سواد بن مالک بن غنم بن عوف
سے عوف اور معوذ اور معاذ اولاد حارث بن رفاعہ بن سواد سے بیٹے عفرا کی جو دختر ہین عبید بن ثعلبہ بن عبید بن ثعلبہ کے اور نعمان بن عمرو بن رفاعہ
بن حارث بن سواد اور عامر بن مخلد بن سواد اور عبداللہ بن قیس بن خالد بن خالدہ بن حارث بن سواد اور عمرو بن قیس بن سواد اور قیس بن عمرو بن قیس بن زید بن سواد
اور ثابت بن عمرو بن زید بن عدی بن سواد اور حلیف انکے عصیمہ اور ایک شخص جہینہ کا کہ کہا جاتا تھا اونکو ودیعہ بن عمرو بن جراد بن یربوع بن طحیل بن عمرو بن غنم
بن اسعد بن رشدان بن قیس بن جہینہ اور روایت کی ہی عبداللہ بن ابی حبیبہ نے اپنے باپ سے کہ کہا اونھون نے سنا مینے ربیع بنت معوذ بن عفرا سے
کہ کہتی تھین وہ کہ ابوالحمرا مولی حارث بن رفاعہ کے حاضر ہوئے ہین بدر مین یہ بارہ شخص ہین مع ابوالحمرا کے اور تمام لوگ حاضرین بدر بنی غنم بن مالک
بن نجار سے تینتیس شخص ہین مع ابوالحمرا کے اور قبیلہ بنی عامر بن مالک بن نجار سے پھر بنی عمرو بن مبذول سے پھر بنی عتیک بن عمرو بن مبذول سے
ثعلبہ بن عمرو بن محصن بن عمرو بن عتیک ہین اور سہیل بن عتیک بن نعمان بن عمرو بن عتیک اور حارث بن الصمہ بن عمرو بن عتیک ہین جو مکسور ہوئے
روحا مین اور نکالا واسطے انکے آنحضرت نے حصہ غنیمت سے اور شہید ہوئے یہ غزوہ بیر معونہ مین یہ تین شخص ہین اور بنی عمرو بن مالک سے کہ وہ بنو حدیلہ
ہین کہ ایک شاخ ہی بنی قیس بن عبید بن زید بن رفاعہ بن معاویہ بن عمرو بن مالک سے ابی بن کعب بن قیس بن عبید اور انس بن معاذ بن انس بن قیس
بن عبید یہ دو شخص ہین اور قبیلہ بنی عدی بن عمرو بن مالک بن نجار سے اوس بن ثابت بن منذر بن حرام بھائی ہین حسان بن ثابت کے اور ابوشیخ کہ نام اونکا

اُبَیْ بن ثابت بن منذر بن حرام بن عمرو ہی اور یہ ابوطلحہ کہ نام اونکا زید بن سہیل بن اسود بن حرام ہی یہ تین شخص ہین اور قبیلہ بنی عدی بن نجار سے حارثہ بن سراقہ بن حارث
بن عدی بن مالک ہین جو شہید ہوئے بدر مین اور عمرو بن ثعلبہ بن وہب بن عدی بن مالک بن عدی کہ کنیت ان عمرو کی ابوحکیمہ ہی اور سلیط بن قیس بن عمرو بن عبید بن مالک
بن عدی بن عامر اور ابوسلیط کہ نام اونکا اسیرہ بن عمرو بن عامر بن مالک ہی جو شہید ہوئے احد مین اور عمرو کہ کنیت جنکی ابوخارجہ ہی بیٹے قیس بن مالک بن عدی
بن عامر بن خنسا بن عمرو بن مالک بن عدی بن عامر ہی اور عامر بن امیہ بن زید بن حسحاس بن مالک بن عدی بن عامر اور محرز بن عامر بن مالک بن عدی بن عامر
بن غنم بن عدی اور ثابت بن خنسا بن عمرو بن مالک بن عدی بن عامر ہین اور یہ شہید ہوئے ہین احد مین اور سواد بن غزیہ بن اہیب حلیف اونکے ہین بلی سے
یہ آٹھ آدمی ہین اور قبیلہ بنی حرام بن جندب بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار سے قیس بن سکن بن قیس بن زید بن حرام ہین کہ کنیت ان قیس کی ابوزید ہی اور
ابوالاعور کعب بن حارث بن جندب بن ظالم بن عبس بن حرام بن جندب اور سلیم بن ملحان اور حرام بن ملحان بن خالد بن زید بن حرام یہ پانچ آدمی ہین اور قبیلہ
بنی مازن بن نجار سے کہ ایک ٹکڑا ہی بنی عوف بن عمرو بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن سے قیس بن ابی صعصعہ ہین اور نام ان ابی صعصعہ کا
عمرو بن زید بن عوف بن مبذول ہی اور مروی ہی کہ ان ابی صعصعہ کو افسر کیا تھا آنحضرت صلعم نے پیادون پر اور عبداللہ بن کعب بن عمرو بن عوف بن مبذول بن غنم
بن مازن ہین کہ داروغہ تھے آنحضرت صلعم کے بدر مین مال غنیمت پر اور عُصَیْمہ حلیف انکے بنی اسد سے یہ تین آدمی ہین اور قبیلہ بنی خنسا بن مبذول بن عمرو
بن غنم بن مازن سے عمیر ہین کہ کنیت اونکی ابوداؤد بن عامر بن مالک بن خنسا ہی اور سراقہ بن عمرو بن عطیہ بن خنسا بن مبذول یہ دو شخص ہین اور بنی ثعلبہ
بن مازن سے قیس بن مخلد بن ثعلبہ بن صخر بن حبیب الحارث بن ثعلبہ بن مازن ہین اور قبیلہ بنی دینار بن نجار سے پھر بنی مسعود بن عبدالاشہل بن حارث
بن دینار سے نعمان بن عبد عمرو بن مسعود بن عبدالاشہل اور ضحاک بن عبد عمرو بن مسعود بن عبدالاشہل اور سلیم بن حارث بن ثعلبہ کہ بھائی ہین نعمان و ضحاک کے
ایک ماں سے اور یہ دونون بیٹے ہین عبد عمرو کے اور کعب بن زید جو شہید ہوئے جنگ خندق مین اور اوٹھالے گئے تھے اونکو زخمی درمیان سے شہیدون کے
بیر معونہ کے دن درحالیکہ باقی تھی کچھ جان انمین اور جابر بن خالد بن عبدالاشہل بن حارثہ اور سعید بن سہیل بن عبدالاشہل بن حارثہ بن دینار اور قبیلہ بنی قیس بن
بن مالک بن کعب بن حارثہ بن دینار سے کعب بن زید بن مالک اور بجیر بن ابی بجیر حلیف انکے ہین اور یہ آٹھ شخص ہین اور قبیلہ بنی حارث بن خزرج سے
کہ وہ ایک فرقہ ہی بنی امرء القیس بن ثعلبہ کا سعد بن ربیع بن عمرو بن ابی زہیر بن مالک بن امرء القیس ہین جو شہید ہوئے احد مین اور عبداللہ بن رواحہ بن ثعلبہ
بن امرء القیس جو شہید ہوئے جنگ موتہ مین اور خلاد بن سوید بن ثعلبہ بن عمرو بن حارثہ بن امرء القیس جو شہید ہوئے جنگ بنی قریظہ مین اور خارجہ بن زید
بن ابی زہیر بن مالک جو شہید ہوئے احد مین اور تھے یہ خسر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ کے اور خارجہ بیٹی انکی ہین زوجہ حضرت ابوبکر کی شہید ہوئے
احد مین یہ چار شخص ہین اور قبیلہ بنی زید بن مالک بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج سے بشیر بن سعد بن ثعلبہ بن جلاس جو شہید ہوئے جنگ عین التمر مین
حضرت خالد بن ولید کے ساتھ اور سبیع بن قیس بن عنسہ بن امیہ بن عامر بن عدی بن کعب بن خزرج اور عبادہ بن قیس بن مالک اور سماک بن سعد اور عبد
بن عبس بن عمیر اور یزید بن حارث بن قیس بن مالک بن احمر بن حارثہ بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج اور انھین کو فسحم کہتے ہین یہ چھ شخص ہین
اور قبیلہ بنی جشم بن حارث بن خزرج اور انکے بھائی کی اولاد سے کہ بھائی اونکے زید بن حارث بن خزرج ہین اور پیدا ہوئے تھے یہ دونون توامان
خبیب بن اساف بن اساف اور عقبہ بن عمرو بن خدیج بن عامر بن جشم اور عبداللہ بن زید بن ثعلبہ بن عبد ربہ بن زید بن خزرج بن حارث اور انھین نے
خواب مین دیکھی تھی اذان اور بھائی انکے حریث بن زید اور سفیان بن بشر یہ پانچ آدمی ہین اور حاضر ہونے مین حریث کے بدر مین اختلاف ہی لیکن کہا
واقدی نے کہ اصحاب ہمارے اس طرف ہین کہ آئے یہ بدر مین اور قبیلہ بنی جدارہ بن عوف بن حارث بن خزرج سے تمیم بن یعار بن قیس بن عدی بن امیہ
بن جدارہ ہین اور عبداللہ بن عمیر بنی جدارہ سے اور یزید بن مزین اور عبداللہ بن عرفطہ یہ چار شخص ہین اور قبیلہ بنی الابجر بن عوف بن حارث بن خزرج
سے عبداللہ بن ربیع بن قیس بن عباد بن الابجر ایک آدمی ہی اور قبیلہ بنی عوف بن خزرج ہی کہ یہ ایک شاخ ہی جماعت عبید بن مالک بن سالم بن غنم
بن خزرج کی کہ انکو بنو الحبلی بھی کہتے ہین اسواسطے کہ تھا سالم بڑے شکم والا پس نام ہوا اوسکا حبلی اور عبداللہ بن ابی بن مالک بن حارث بن عبید

بن مالک اور سلول نام ہی عورت کا جو مان تھی ابی کی پس عبد اللہ بن ابی کو ابن سلول بھی کہتے ہین واسطے نسبت کے طرف مان کے اور اوس بن حولی بن عبد اللہ
بن حارث بن عبید بن مالک یہ دو شخص ہین اور قبیلہ بنی جزء بن عدی بن مالک بن سالم بن غنم سے زید بن ودیعہ بن عمرو بن قیس بن جزی رفاعہ بن عمرو
بن زید بن عمرو بن ثعلبہ بن مالک بن سالم بن غنم اور عامر بن سلمہ بن عامر بن عبد اللہ حلیف انکے اہل یمن سے اور عقبہ بن وہب بن کلدہ حلیف انکے
بنی عبد اللہ بن غطفان سے اور معبد بن عباد بن قشعر بن قدم بن سالم بن غنم کہ کنیت انکی ابو خمیصہ ہی اور عاصم بن عکیر حلیف انکے یہ چہ آدمی ہین
اور بنی سالم بن عمرو بن عوف بن خزرج سے کہ یہ ایک فرقہ ہی بنی عجلان بن غنم بن سالم سے نوفل بن عبد اللہ بن نضلہ بن مالک بن عجلان اور غسان
بن مالک بن ثعلبہ بن عمرو بن عجلان اور قلیل بن وبرۃ بن خالد بن عجلان اور عصمہ بن حصین بن وبرۃ بن خالد بن عجلان یہ چار شخص ہین اور قبیلہ بنی اصرم
بن فہر بن غنم بن سالم سے عبادہ بن صامت بن اصرم اور بھائی انکے اوس بن صامت ہین اور بنی دعد بن فہر بن غنم سے نعمان بن مالک بن ثعلبہ بن دعد
موسوم ساتھہ قوقل کے کہا **واقدی** نے کہ مشہور ہونا انکا نام قوقل اسواسطے تھا کہ جب پناہ لیتا انسے کوئی شخص تو کہتے یہ اوس سے کہ
قَوْقِلْ بِاَعْلیٰ یَثْرِبَ اَوْ اَسْفَلِهَا فَاَنْتَ آمِنٌ یعنی خوشخرامی کیا کر بلندی مین مدینے کی اور پستی مین اوسکی کہ تو امین ہی اسواسطے
ہوا نام انکا قوقل اور بنی قریوش بن غنم بن سالم سے امیہ بن لوذان بن سالم بن ثابت بن ہزال بن عمرو بن قریوش بن غنم ہی اور بنی دعد سے دو شخص ہین
اور بنی مرضحہ بن غنم بن مالک سے مالک بن دخشم اور بنی لوذان بن غنم سے ربیع بن ایاس اور بھائی انکے وذفہ بن ایاس بن عمرو بن غنم اور حلیف انکے
عمرو بن ایاس اہل یمن سے اور چند حلیف انکے قوم بلی کے اور بنی عصینہ سے مجذر بن زیاد بن عمرو بن زمزمہ بن عمرو بن مرہ اور عبدۃ بن حسحاس بن عمرو
بن زمزمہ اور بحاث بن ثعلبہ بن خزمہ بن اصرم بن عمرو بن عمارہ اور بھائی انکے عبد اللہ بن ثعلبہ بن خزمہ بن اصرم اور حلیف انکے بن بہرا کہ نام انکا
عتبہ بن ربیعہ بن خلف بن معاویہ ہی اور بنی ساعدہ بن کعب بن خزرج سے کہ ایک جماعت ہی بنی زید بن ثعلبہ بن خزرج کی ابو دجانہ ہین کہ نام انکا سماک بن خرشہ
بن لوذان بن عبد ود بن ثعلبہ ہی جو شہید ہوئے جنگ یمامہ مین اور منذر بن عمرو کہ شہید ہوئے واقعہ بیر معونہ مین اور امیر تھے یہ آنحضرت کی طرف سے
اپنی جماعت پر یہ دو آدمی ہین اور بنی ساعدہ سے کہ ہین وہ بنی البدی بن عامر بن عوف سے ابو اسید ساعدی ہین کہ نام انکا مالک بن ربیعہ بن البدی ہی
اور مالک بن مسعود کہا **واقدی** نے اور طیاری کی واسطے آنے کے بدر مین سعد بن مالک نے لیکن بیمار رہگئے یہ یہان تک کہ وفات پائی
اور قبر انکی نزدیک گھر ابن فارط کے ہی اور حصہ نکالا انکا آنحضرت نے غنیمت سے اور دوسری روایت مین ہی کہ مرے یہ موضع روحا مین پس حصہ کیا
انکا آنحضرت نے اور تھے یہ بنی بدی سے اور قبیلہ بنی طریف بن خزرج بن ساعدہ سے عبد رب بن حق بن اوس بن قیس بن ثعلبہ بن طریف
اور کعب بن جمان بن مالک بن ثعلبہ حلیف انکے قوم غسان سے اور ضمرہ بن عمرو بن کعب بن عدی بن عامر بن رفاعہ بن کلیب بن مرضہ بن عدی
بن غنم بن ربعہ بن رشدان بن قیس بن جہینہ اور زیاد بن کعب بن عمرو بن عدی بن عامر بن رفاعہ بن کلیب بن مرفہ بن عدی بن عمرو بن ربعہ بن رشدان
بن قیس بن جہینہ اور بسبس بن عمرو بن ثعلبہ بن خرشہ بن زید بن عمرو بن سعید بن ذبیان بن رشدان بن قیس بن جہینہ پانچ آدمی ہین اور قبیلہ بنی جشم
بن خزرج سے کہ یہ ایک فرقہ ہی بنی سلمہ بن سعد بن علی بن اسد بن ساردہ بن یزید بن جشم کا جماعت بنی حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ سے
خراش بن صمہ بن عمرو بن جموح بن حرام اور عمیر بن حرام اور تمیم مولی خراش بن صمہ کے اور عمیر بن حمام بن جموح جو شہید ہوئے بدر مین اور معاذ
بن جموح اور معوذ بن عمرو بن جموح بن زید بن حرام اور عبد اللہ بن عمرو بن حرام بن ثعلبہ بن حرام کہ شہید ہوئے احد مین اور کنیت انکی
ابو جابر ہی اور حباب بن منذر بن جموح بن زید بن حرام بن کعب اور خلاد بن عمرو بن جموح بن زید بن حرام اور عقبہ بن عامر بن نابی بن زید بن حرام اور حبیب
بن اسود مولی انکے اور ثابت بن ثعلبہ بن زید بن ثعلبہ جو مشہور ہین ساتھہ جذع کے اور عمیر بن حارث بن ثعلبہ بن حرام یہ گیارہ آدمی ہین کہا
واقدی نے روایت پونہچی مجکو یہ کہ معاذ بن صمہ بن عمرو بن جموح حاضر ہوئے بدر مین اور نہین یہ بات اجماعی اور قبیلہ بنی عبید بن عدی
بن غنم بن کعب بن سلمہ سے کہ ایک فرقہ ہی بنی خنساء بن سنان بن عبیدہ کا بشر بن براء بن معرور بن صخر بن سنان بن صیفی بن صخر بن خنساء اور عبد اللہ بن جد

بن قیس بن صخر بن خنسا اور سنان بن صیفی بن صخر بن خنسا اور عتبہ بن عبداللہ بن صخر بن خنسا اور حمزہ بن حُمَیِّر کہا راوی نے اور سنا میں نے کہ خارجہ بن حُمَیِّر اور عبداللہ بن حمیر کہ یہ دونوں حلیف انکے ہیں قوم اشجع سے جو قبیلہ ہی بنی دُہمان کا اور قبیلۂ بنی نعمان بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم سے عبداللہ بن عبد مناف بن نعمان بن سنان اور یہ نعمان بن سنان مولی انکے ہیں اور جابر بن عبداللہ بن رئاب بن نعمان اور خلیدة بن قیس بن نعمان بن سنان اور کہا جاتا ہی انکو لبدة بن قیس بھی یہ چار شخص ہیں اور قبیلۂ بنی خناس بن سنان بن عبید بن عدی سے یزید بن المنذر بن سرح بن خناس اور بھائی انکے معقل بن منذر بن سرح بن خناس اور عبداللہ بن نعمان بن بلذمہ بن خناس یہ تین شخص ہیں اور قبیلۂ بنی خنسا بن عبید سے جبار بن صخر بن امیہ بن خنسا بن عبید ایک ہی شخص ہیں اور قبیلۂ بنی ثعلبہ بن عبید سے ضحاک بن حارثہ بن ثعلبہ بن عبید اور سواد بن زید بن ثعلبہ بن عبید ہیں اور قبیلۂ بنی عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ سے عبداللہ بن قیس بن صخر بن حرام بن ربیعہ بن عدی ابن غنم اور بھائی انکے معبد بن قیس بن صخر بن حرام بن ربیعہ بن عدی بن غنم ہیں اور بنی سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ سے کہ ایک فرقہ ہی بنی حدیدہ سے یزید بن عامر بن حدیدہ اور کنیت ان یزید کی ابو منذر ہی اور سلیم بن عمرو بن حدیدہ اور قطبہ بن عامر بن حدیدہ اور عنترہ مولی سلیم بن عمرو بن حدیدہ کے اور قبیلۂ بنی عدی بن نابی بن عمرو بن سواد سے عبس بن عامر بن عدی بن ثعلبہ بن غنم بن عدی اور ثعلبہ بن غنمہ اور ابو الیسر کہ نام انکا کعب بن عمرو بن عباد بن عمرو بن سواد ہی اور سہل بن قیس بن ابی کعب بن قین جو شہید ہوئے احد میں اور معاذ بن جبل بن عائذ بن عدی بن کعب اور ثعلبہ اور عبداللہ دونوں بیٹے انیس کے اور انھیں دونوں نے توڑے تھے بت قوم بنی سلمہ کے اور قبیلۂ بنی زریق بن عامر بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن خزرج سے کہ ایک جماعت ہی بنی مخلد بن عامر بن زریق سے قیس بن محصن بن خالد بن مخلد اور حارث بن قیس بن خالد بن مخلد اور حسیر بن ایاس بن خالد بن مخلد اور سعد بن عثمان بن خالد بن مخلد کہ کنیت انکی ابو عبادہ ہی اور عقبہ بن عثمان بن خالد اور ذکوان بن عبد قیس بن خالد بن مخلد اور مسعود بن خلدہ بن عامر بن مخلد یہ سات آدمی ہیں اور قبیلۂ بنی خالد بن عامر بن زریق سے عباد بن قیس بن عامر بن خالد بن عامر بن زریق ایک شخص اور قبیلۂ بنی خلدة بن عامر بن زریق سے اسعد بن یزید بن الفاکہ بن زید بن خلدة بن عامر اور فاکہ بن بشر بن فاکہ بن زید بن خلدہ اور معاذ بن ماعص بن قیس بن خلدة اور بھائی انکے عائذ بن ماعص اور مسعود بن سعد بن قیس بن خلدة جو شہید ہوئے دن بیر معونہ کے یہ پانچ آدمی ہیں اور قبیلۂ بنی عجلان بن عمرو بن عامر بن زریق سے رفاعہ بن رافع بن مالک بن عجلان اور خلاد بن رافع بن مالک بن عجلان اور عبید بن یزید بن عامر بن عجلان یہ تین شخص ہیں اور اولاد حبیب بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن خزرج سے رافع بن معلی بن لوذان بن حارثہ بن زید بن حارثہ بن ثعلبہ بن عدی بن مالک اور بھائی ان رافع کے ہلال بن معلی جو شہید ہوئے بدر میں یہ دو شخص ہیں اور قبیلۂ بنی بیاضہ بن عامر بن زریق بن عامر بن عبد حارثہ سے زیاد بن لبید بن ثعلبہ بن سنان بن عامر بن عدی بن امیہ بن بیاضہ اور فروة بن عمرو بن وذفہ بن عبید بن عامر اور خالد بن قیس بن مالک بن عجلان بن علی بن عامر بن بیاضہ اور رخیلة بن ثعلبہ بن خالد بن ثعلبہ بن بیاضہ یہ چار آدمی ہیں اور قبیلۂ بنی امیہ بن بیاضہ سے خلیفہ بن عدی بن عمرو بن مالک بن عامر بن فہیرہ بن عامر بن بیاضہ اور غنام بن اوس بن غنام بن اوس بن عمرو بن مالک بن عامر بن بیاضہ اور عصیمہ بن نویرہ بن عامر بن عطیہ بن عامر بن بیاضہ

اور واسطے یاد کرنے اہل سعادت کے کہ دعا نزدیک ذکر نام مسلمانوں حاضرین بدر کے مستجاب ہوتی ہی اور یہ تجربہ ہی سلف صالحین کا سید محمد اسحٰق بریلوی بڑے بھائی جناب امیر المسلمین حضرت سید احمد غازی مرحوم مغفور کے نے نظم کیا ہی یہاں مناسب جانکر وہ اشعار داخل اس کتاب میں کیے جاتے ہیں تا ہر مسلمان بسہولت یاد کریں

اسماء اهل بدر رضوان الله علیهم

سر اول بہرست خیر الانام	محمد بروے صد درود وسلام	سرافیل و جبریل و میکال ہم	بواقی املاک نیکو شیم

ابوبکر و عثمان علی و عمر
زبیر و سعید عبدرحمن دگر

بو بو عبیده و طلحه و سعد
کنم پس بترتیب ایفای عهد

اباس اند و اوس ان چار کس
ابی و اسید و انیس انس

هم آبی اللحم زارقم انس ست
دگر اسعد و آنسه حق پرست

بجیر و بحاس و بلال و بشیر
دگر بسبسه بسر را یاد گیر

برا رست یک کس تمیم اند چار
سه از ثعلبه نه ز ثابت شمار

ثقیف ست و جابر جبار اند دو
جبیر اند و جبار و حمزه گو

دو حاطب یکی از دو کس حارثه
شهیدست حارث بود سیزده

حباب و حبیب و حریب و حرام
حصین ست خلاد را چار نام

دو خباب و هم دو خبیب خداش
دو خالد دو کس خارجه یک خراش

خزیم ست شخصی خزیمه دگر
خلید و خنیس و خلیفه شمر

زخوات و خولی و ذکوان بدان
مگر ذی الشمالین که کشته دان

بود یک کس از پنج رافع شهید
که در جنت الخلد خوش آرمید

ربیع و رباح و رفاعه چهار
رواحه و ربعی ازینها شمار

رخیله و راشد زهیر و زیاد
سه و هشت زید اند دو کس سواد

سراقه و سالم سماک و سنان
ازین چار دو و سه از سلمه خوان

سهیل اند سه چار نام اند سهل
یک از سیزده سعد آمد بقتل

سلیم اند هم چار کس زین گروه
دگر سابت و سبره حق پژوه

سلیط ست و سفیان سویط دگر
شجاع ست از شعشع هم در گذر

شریک ست و شماس صیفی خوان
شهید ست صفوان جنت مکان

صبیح و صهیب ست ضحاک دو
ضمیره و ضمره طلیب نکو

طفیل اند سه یک ظهیر و دو کس
عماره هم از یازده عمرو بس

عمیر اند شش کس ولی زان میان
شهید اند در راه حق دو جوان

سه عتبه و سه عبدرحمن شمار
عباده دو عبا [illegible]

پس از عاصم و عقبه و از عتید
بری پنج پنج اسم در ضبط قید

ده عامر ز عبدالله دان سی یا
عبیده شهید و بر از عبد شک

عصیمه و عصمه عطیه عدی
چو عتبان و عثمان بری از بدی

عیاض ست عمار و عبس عویم
شهید ست عوف آن بجنت مقیم

کنم بعد عجلان و عکاشه هم
ز عنزه دگر عبد ربه رسم

شهید ست عاقل پس عائذ بدان
زغنام و از فاکه و فروه خوان

قتاده و قدامه قطبه دگر
ز شش قیس سه کعب لبده گذر

معتب و محرز دگر منذر اند
که این هر سه تن بدفتر در اند

سعاز اند و مسعود شش و معن
دو مسعد بری هشت مالک ز طعن

معوذ سه و یک ازینها قتیل
معتب مدلاج مرثد ملیل

مجذر مراره و مظهر دگر
ز مصعب ز معقل ز معمر گذر

ز مقداد و مسطح محرز رسید
مبشر قتیل ست مهجع شهید

بود هفت نعمان نعیمان و نصر
چو نوفل خود و وهب یک ذوقه نشر

ودیعه دگر واقد و دو هلال
هبیل ست هانی یزید از رجال

همه هفت کس یک ازینها شهید
کنون نوبت اهل کنیت رسید

ابو الاعور ست و دگر بو الحیم
ابو القیس بو خارجه یاد گیر

ابو العبس و هم بو حذیفه یکی
ابو شیخ و بو سلمه دان بی شکی

ابو حنه و بو فضاله دگر
ابو سبره و بو زید هم بر شمر

ابو حبه بو مرثد و بو الیسر
ابو صرمه بو طلحه بو کبشه در

دگر بو سنان بو الحسن بو ملیل
ابو الهیثم و بعد ازان بو عقیل

ابو صالحه بو قتاده بود
که من بعد ازان بو عباده بود

یکی بو دجانه بود زان میان
دگر بو لبابه بود بی گمان

ازان جمله یک بو حبیب ای لبیب
دگر بو حمیصه بعالم شمر

دلیر دگر بو خزیمه بنام
دگر بو سلیط ست عالی مقام

مرا عذر زان هفت کنیت بجاست
که در بحر هرگز نیاید درست

پس اسمای شان را نوشتیم نخست
تو لفظا ابو بر همه کن درست

بمسعود و مخشی و صباح کر
محافظ نشدی سوی سفیان گذر

حسابی ز داود خلاد گیر
برا یوب آخر کنی ای دبیر

مگر کنیتی را معرف بلام
درین هفت هرگز مکن والسلام

ذکر اوس چیز کا جو کہا گیا بدر میں اشعار سے اور بیان سریہ قتل عصماء بنت مروان کا

روایت کی واقدی علیہ الرحمہ نے عبداللہ بن حارث سے اور اونھوں نے اپنے باپ سے کہ عصماء بنت مروان قبیلہ بنی امیہ بن زید کی تھی

بیچ نکاح یزید بن زید بن حصن خطمی کے اور ایذا دیتی تھی آنحضرت کو اپنی باتوں سے اور بیان کرتی تھی عیب اسلام کا اور برانگیختہ کرتی تھی لوگوں کو
اوپر لڑنے کے آنحضرت علیہ السلام سے اور کہے تھے اوسنے یہ **اشعار**

فباست بنو مالك والنبيت … وعوف وباست بنو الخزرج
اطعتم اتاوي من غيركم … فلا من مراد ولا مذحج
ترجونه بعد قتل الرؤس … كما يرتجى مرق المنضج

یعنی ہیں محتاج اور فقیر ہو گئے اہل مالک کے اور اہلکیان اور بنی عوف اور فقیر ہو گئے بنو خزرج تابعداری کی تمنے مسافر نامعلوم وطن کی کہ جو تمہارا غیر ہی کہ نہیں ہی وہ قبیلہ مراد اور نہ مذحج سے امید کرتے ہو اوسکی بعد قتل سرداروں کی جیسا کہ امید کی جاتی ہی شوربا سے پختہ کی کہا عمیر بن عدی بن حارثہ بن امیہ خطمی نے جب کہ سنے یہ اشعار اوسکے اور برانگیختہ کرنا لوگوں کا تو کہا ای اللہ نذر مانی میننے تیری یہ کہ اگر صحیح سلم لے گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو مدینہ منورہ میں تو البتہ قتل کرونگا مین اوسکو اور آنحضرت اوس دن نذر کے تھی بدر مین پھر جب کہ لوٹ آئے آنحضرت با فتح وظفر مدینہ منورہ کو بدر سے تو گئے طرف عصماء کے عمیر بن عدی رات مین اور گھسے اوسکے گھر مین اور دیکھے گرد اوسکے چند لڑکے سوتے ہوئے اور کوئی لڑکا پی رہا تھا دودھ اوسکا اور وہ خواب مین تھی پھر الگ کر دیا عمیر نے اوس لڑکے کو اوسکی چھاتی سے پھر دبا دی تلوار اپنی نیچے کو بعد رکھنے نوک کے اوسکی چھاتی پر یہان تک کہ نکل گئی وہ پشت سے اور تمام ہوا کام اوسکا پھر نکل آئے یہ وہان سے اور پڑھی نماز صبح کی ساتھ آنحضرت کے مدینے میں اور بعد سلام کے دیکھا آنحضرت نے عمیر کو تو فرمایا کیا قتل کر آیا تو مروان کی بیٹی کو عرض کی اونھون نے کہ ہان قربان ہون آپ پر ماں باپ میرے یا رسول اللہ اور ڈرے عمیر اس بات سے کہ مارا اوسکو بے اجازت لینے کے آنحضرت سے پس کہا کیا ہی مجھپر اس کا تم مین کوئی چیز یا رسول اللہ فرمایا آپ نے کہ نہیں سینگ مارینگی بیچ مقدمے اوسکے کے دو بکریان پس اول سنی میننے یہ مثل آنحضرت سے کہا عمیر نے پھر متوجہ ہوئے آنحضرت طرف اون لوگوں کے کہ گرد آپ کے تھے اور فرمایا جب کہ پسند آوے تمکو یہ کہ دیکھو طرف ایسے شخص کے کہ مدد کی ہے اوسنے اللہ اور رسول کی بیچ حالت غیب کے تو دیکھو عمیر بن عدی کو کہا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہ دیکھو اس اعمی کو کہ تسترا فی طاعۃ اللہ پھر کہا کہ مت کہو تم اسکو اعمی لیکن یہ بینا ہی پھر جب کہ لوٹے عمیر خدمت سے آنحضرت کے تو دیکھا اوسکے لڑکون کو کہ دفن کرتے تھے اوسکو ملکر ساتھ ایک جماعت کے پھر جب دیکھا اونھوں نے عمیر کو آتے ہوئے مدینے سے تو آئے پاس اوسکے اور بولے ای عمیر تمنے مارا ہی اسکو کہا عمیر نے کہ ہان پس جمع ہو تم سب مجھسے عوض لینے کو اور نہ مہلت دو مجکو قسم ہی مجکو اوس خدا کی کہ جان میری اوسکے قبضۂ قدرت مین ہی اگر کہو گے تم سب وہ کہ کہا اوسنے تو بیشک مارونگا مین تم سب کو اس تلوار سے یہان تک کہ مرون مین یا مارون تم سب کو پھر اوس دن سے ظاہر ہوا اسلام بنی خطمہ مین اور تھے اونمین بہت لوگ کہ چھپاتے تھے اسلام کو اپنی قوم کے ڈر سے اور کہے حسان نے مدح عمیر مین یہ **اشعار**

بني وائل وبني واقف … وخطمة دون بني الخزرج
متى ما دعت اختكم ويحها … بعولتها والمنايا تجي
فهزت فتى ماجدا عرقه … كريم المداخل والمخرج
فضرجها من نجيع الدماء … قبيل الصباح ولم يحرج
فاوردك الله برد الجنان … جذلان في نعمة المولج

یعنی ای بنی وائل اور ای بنی واقف اور ای قوم خطمہ کمتر ہے بنی خزرج کے ہر گاہ کہ بلایا بہن تمہاری نے ہلاکی ہو اوسکو شوہرون اپنے کو حال آنکہ موت آتی ہی پس ہلایا جوان با غیرت کو اوسکی رگ نے کہ ہی بزرگ آمد رفت والا پس آلودہ کیا اوسکو کالے خونوں سے کچھ پہلے سے اوس

صبح نجاۃ ہو سواو مارے تمکو اللہ جنت کے بیچ جنتون کی خوش حال بیچ نعمت دار القرار کے مروی ہی کہ ماری گئی عصما بیسوین شب رمضان کی جب کہ لوٹ آئے آنحضرت بدر سے اونیسوین مہینے ہجرت سے

ذکر سریہ قتل ابی عفک کا

مروی ہی کہ ایک شخص قبیلۂ عمرو بن عوف کا ابو عفک نام تھا عمر اوسکی ایک سو بیس برس کی جب کہ تشریف لائے آنحضرت مدینہ منورہ مین تو برانگیختہ کرتا تھا لوگون کو اوپر عداوت آنحضرت کے اور قبول کیا تھا اوسنے اسلام پھر جب کہ پھرے آنحضرت بدر سے با فتح و ظفر تو بڑھا حسد اوسکا اور بغاوت کی اوسنے پس کہے یہ اشعار **اشعار**

لَقَدْ عِشْتُ حِيناً وَمَا اِنْ اَرٰى … مِنَ النَّاسِ دَاراً وَلَا مَجْمَعاً
اَجَمَّ عُقُوْلاً وَاٰتٰى اِلَـٰى … مُنِيْبٍ سِرَاعاً اِذَا مَا دَعَا
فَسَلَّبَهُمْ اَمْرَهُمْ رَاكِبٌ … حَرَاماً حَلَالاً لِشَتّٰى مَعاً
فَلَوْ كَانَ بِالْمُلْكِ صَدَّقْتُمُ … وَبِالنَّصْرِ تَابَعْتُمُ تُبَّعاً

یعنی تحقیق رہا مین ایک مدت اور نہین دیکھا مینے لوگون سے کسی مکان کو اور نہ کسی محفل کو بہت بڑے عقلون کے اور آنے والی زیادہ عمر کاٹنے والے کے دوڑتے ہوئے جسوقت کہ بلاتا ہی اونکو پس دور کیا اوسنے دین اونکا ایک سوار کرنے والا ہی حرام اور حلال مختلف کو مگر پس اگر ہوتا ساتھ سلطنت کے تو سچا جانتے تم اوسکو اور ساتھ فتح پانے کے پیروی کی تمنے تبع کی پس کہا سالم بن عمیر نے کہ وہ ایک شخص ہین بکائین سے بنی نجار مین کہ اوپر میرے نذر ہی اللہ تعالیٰ کی یہ کہ مارون مین ابو عفک کو یا مرون قریب اوسکے اور ڈھیل دی اسلام مین اور رہا دھوکا دینا اوسکا یہان تک کہ ایک رات مین موسم گرمی کے سویا ابو عفک آنگن مین بیچ قبیلۂ عمرو بن عوف کے پس گئے سالم بن عمیر اور رکھی تلوار اپنی اوسکے کلیجے پر اور دبا دیا یہانتک کہ پار ہوگئی اوسکے اور فرش کے اور شور کیا اوسنے اور جمع ہوگئے اوسکے پاس وہ لوگ کہ جانتے تھے کہا اوسکا پھر لے گئے اوسکو اوسکے گھر مین اور دفن کیا اور کہنے لگے آپسمین کسنے مارا اوسکو واللہ اگر جانتے ہم اوسکے قاتل کو تو مارتے اوسکے عوض مین اور کہے ہندیہ نے یہ اشعار اسکے بیان مین کہ تھی وہ مسلمان **اشعار**

تُكَذِّبُ دِيْنَ اللهِ وَالْمَرْءَ اَحْمَدَا … لَعَمْرُ الَّذِيْ اَمْنَاكَ اِذْ بِئْسَ مَا يُمْنِيْ
حَبَاكَ حَنِيْفٌ اٰخِرَ اللَّيْلِ طَعْنَةً … اَبَا عَفَكٍ خُذْهَا عَلٰى كِبَرِ السِّنِّ
فَاِنِّيْ وَاِنْ اَعْلَمْ بِقَاتِلِكَ الَّذِيْ … اَتَاكَ حِلْسُ اللَّيْلِ مِنْ اِنْسٍ اَوْ جِنِّ

یعنی جھٹلاتا ہی تو دین اللہ کا اور مرد احمد کا قسم حیات اوس ذات کی کہ آرزو مین ڈالا تجکو جب کہ بُری ہوئی جو چیز کہ آرزو کرے تو اوسکی دی تجکو مرد حنیف نے پچھلی رات کو ایک ضرب ای ابو عفک لے اوس ضرب کو اپنے بڑھاپے پر پس تحقیق مین جانتی ہون تیرے قاتل کو جسنے سُلا دیا تجکو وہ دلیر رات کا انسان یا جن کہا ابن قریش نے کہ مارا گیا ابو عفک ماہ شوال مین بیسوین مہینے ہجرت سے ✣ ✣

ذکر غزوہ بنی قینقاع کا کہ واقع ہوا دن ہفتے کے ماہ شوال مین سرے پر بیس مہینے کے ہجرت سے اور گھیرے رہے غرہ ذیقعدہ تک

مروی ہی جب کہ رونق افروز ہوئے آنحضرت مدینہ منورہ مین اور دعوت کی آپ کی کل یہود نے اور تحریر کردی آپ نے درمیان اپنے اور اونکے صلح کی اور ملا دیا آنحضرت نے ہر قوم کو اونکے حلیفون کی طرف اور اقرار لیا اونسے اسبات کا کہ نہ مدد کرین آنحضرت کے کسی دشمن کی پھر جب کہ مظفر و منصور ہوئے آنحضرت بدر مین اور لوٹے مع الخیر مدینے کو تو بغاوت کی یہود نے اور توڑ دیا وہ عہد کہ تھا درمیان اونکے اور آنحضرت کے پس جمع کرایا اون سبکو آنحضرت نے اور فرمایا اونسے کہ ای گروہ یہود قبول کرو تم اسلام کو واللہ تم خوب جانتے ہو کہ مین رسول ہون اللہ تعالیٰ کا

پس مسلمان وہاں بیٹھے اس سے کہ پڑھے آیت اللہ تعالیٰ جو کچھ کہ ڈالا قریش پر تو کہا انہوں نے ای محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فریب نہ دے تمکو یہ بات کہ تو بالیات تمنے
ایک قوم اعدا کو یعنی جو لڑائی کارزار مین اگر لڑیگے آپ ہم سے تو جان لینگے کہ نہیں ہے ابتک مثل ہمارے کسی سے اسی حال مین کہ ظاہر کرتے تھے وہ عداوت
اپنی اور توڑ دیا تھا عہد و قرار کو کہ آئی ایک عورت عرب کی جو تھی زوجہ ایک انصار کی بیچ بازار بنی قینقاع کے کہ بیٹھی وہ نزدیک ایک سنار کے واسطے
زیور کے اور آیا وہان ایک یہودی قینقاع کا اور بیٹھا پیچھے اوس عورت کے اس طرح کہ نہ مطلع ہوئی وہ پھر نکال لیا کانٹا اوسکی کرتی کا آہستہ سے کہ لگا ہوا
اوسمین اور کھل گیا دکھائی دیا جب کہ کھڑی ہوئی وہ عورت و کھل گیا ستر اوسکا پس ہنسنے لگے لوگ اوس سے اور غیرت کھا کے کھڑا ہوا ایک مسلمان اور
مار ڈالا اوسکو پھر جمع ہوئے بسبب یہود قینقاع کے اور شہید کیا اوس مسلمان کو اور بھیج دیا وہ اقرار نامہ پاس آنحضرت کے اور مستعد ہوئے جنگ پر اور
طیار کیے قلعے اپنے پھر چڑھائی کی اوپر آنحضرت نے اور محاصرہ کیا اوسکا یہ پہلے ہین اوس یہود کے کہ گئے اوپر آنحضرت اور جلا وطن کر دیا اونکو اور تھے
یہ پہلے لڑنے والے یہود کے مروی ہے کہ جب نازل ہوئی یہ آیت کریمہ وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْبِذْ اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَآءٍ اِنَّ
اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْخَآئِنِيْنَ ○ یعنی اور اگر تجھکو ڈر ہوا ایک قوم کی دغا کا تو جواب دے اونکو برابر کے برابر اللہ کو خوش نہیں آتے دغا باز اور گئے
اونکی طرف آنحضرت بسبب اس آیات کے پس گھیرا اونکو اونکے قلعوں مین پندرہ شب تک اچھی طرح سے یہان تک کہ رعب ڈالا اللہ تعالیٰ نے اونکے دلون مین
اور سوال ڈالا انہوں نے اس بات کا کہ کیا اوترین ہم اور چلے جاوین یہان سے فرمایا آنحضرت نے کہ نہیں مگر میرے حکم سے اور نکلے وہ قلعوں سے
بحکم آنحضرت اور مشکین بندھوائیں آپ نے اون سبکی اور مقرر کیا اونکی مشکین باندھنے پر منذر بن قدامہ اسلمی کو پھر گذرے اوپر ابن ابی اور کھولنا چاہا
اونکا تو کہا منذر نے کہ کھولے انکو کوئی شخص کہ مارونگا مین گردن اوسکی پس دوڑا گیا ابن ابی طرف آنحضرت کے اور ڈالا ہاتھ اپنا اندر گریبان آنحضرت
کے پشت کی طرف سے اور عرض کی یا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم احسان کرو آپ میرے موالی کی طرف اور متوجہ ہوئے اوسکی طرف آنحضرت غصے سے
درحالیکہ بدلا ہوا تھا مونہ آپکا فرمایا آپ نے خرابی ہو تیری چھوڑ دے تو مجکو عرض کی اوسنے کہ نچھوڑونگا مین آپ کو یہان تک کہ احسان کرین آپ
میرے موالی پر کہ وہ چار سو زرہ پوش اور تین سو بے ذرہ پوش ہین کہ مدد کی تھی انہوں نے میری دن جنگ حدائق اور بعاث کے اسود و احمر سے
کیا چاہتے ہو آپ کہ ایک بیر ڈالو انکو جڑ سے ایک دن مین ای محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مین وہ شخص ہون کہ ڈرتا ہون انقلابات زمانہ سے پس حکم کیا
آپ نے لوگون کو کہ کھول دین انکو لعنت کرے اوپر اللہ تعالیٰ اور لعنت کرے اوسپر ساتھ اونکے پھر سفارش سے ابن ابی کے چھوڑ دیا اونکو آنحضرت
نے قتل سے لو حکم کیا اونکو نکل جانے کا مدینے سے پس لایا ابن ابی اپنے ہمراہ اپنے حلیفون کو درحالیکہ مستعد تھے نکلنے پر تاکہ عرض کرے آنحضرت
سے اونکے نکال رکھنے کی بیچ گھر دن اونکے پھر کھڑے دیکھا اوپر دروازہ آنحضرت کے عویم بن ساعدہ کو واسطے حفاظت کے پس اندر جانا چاہا ابن ابی نے
تو روکا اوسکو عویم نے اور کہا مت جا یہان تک کہ حکم دین تجکو آنحضرت پس ہٹایا اونکو ابن ابی نے اور جانا چاہا پھر دھکا دیا اوسکو زور سے عویم نے یہان تک
کہ چھل گیا مونہہ ابن ابی کا دیوار سے اور بہنے لگا خون تب شور کرنے لگے حلفا اوسکے آپسمین اور کہا اون یہود نے کہ ای ابو الحباب رہینگے ہم ہرگز اوس جگہ
کہ حاصل ہو جہان یہ رنج تیرے مونہہ کو اور نہ قادر ہون ہم اوسکے بدلے پر پس پکارنا شروع کیا اونکا ابن ابی نے درحالیکہ پونچھتا تھا خون مونہہ سے اور
کہتا تھا خرابی ہو تمہاری ٹھیرو ذرا پس پکار کر کہا اون سبھون نے کہ نہیں رہتے ہم ہرگز اوس جگہ کہ پونچے یہ رنج جہان تیرے مونہہ کو کہ نہ طاقت ہو واسطے
اسکے غیر کو اور البتہ تھے یہ دلیر تر یہود کے اور حکم کیا تھا ان سبکو ابن ابی نے بیٹھنے کا قلعوں مین اور اقرار کیا تھا کہ مین بھی شریک ہونگا ساتھ تمہارے
پس نامرد کیا اون سب کو اللہ تعالیٰ نے اور نہ ہوا ابن ابی ساتھ لڑنے کے پھر وہ بیٹھے اپنے قلعوں مین پھر جب کہ چلے اوپر تیر مسلمانون کے تو وہ بے ارادے
نکلے قلعوں سے اوپر صلح آنحضرت کے بحکم آپکے درحالیکہ ہوا مال اونکا ملک آنحضرت کی پھر جب باہر آئے وہ قلعوں سے تو جلا وطن کیا اونکو محمد
بن مسلمہ نے اور لے آئے سب مال و اسباب اونکا اور لین آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اون ہتھیارون سے تین کمانین کہ نام ایک کا
کتوم تھا جو شکستہ ہوئی احد مین اور نام دوسری کا روحا اور تیسری کا بیضا اور لین آپ نے دو زرہین کہ نام ایک کا صغدیہ اور دوسری کا فضہ تھا

اور تین تلوارین کہ نام ایک کا قلعی اور دوسری کا بتار اور تین نیزے کہ مارا اوسنے اور ملے اونکے قلعون مین بہت ہتھیار اور سامان پہنانے کے اور تھے وہ اکثر زرگر کہا محمد بن مسلمہ نے پس عنایت کی مجکو آنحضرتؐ نے ایک زرہ اونکی زرہون سے اور عنایت کی ایک زرہ سعد بن معاذ کو کہ جسکا سحل نام تھا اور نہ تھی اون لوگون کی زمین اور نہ زراعت پس خمس نکالا آنحضرتؐ نے لشکر کے اموال سے اور تقسیم کر دیا باقی اصحاب کرام پر اور حکم دیا آنحضرتؐ نے عبادہ بن صامت کو انکے نکال دینے کا پس کہنا شروع کیا اونسے یہود قینقاع نے کہ اے ابو الولید ہو تم درمیان اوس اور خزرج کے اور ہم سب تابع تمہارے ہین کہتے ہو تم یہ کام ساتھ ہمارے پس کہا اونسے عبادہ نے جب کہ شروع کی تمنے جنگ آنحضرتؐ سے تو آیا مین پاس آنحضرتؐ کے اور عرض کر دی مینے کہ یا رسول اللہ مین بری ہون انکی طرفداری سے اور ہون ساتھ آپ کے جدا انکی ہم قسمی سے اور تھا ابن ابی اور عبادہ بن صامت دونو ہم قسم اونکے برابر پس بولا عبد اللہ بن ابی کہ کیا الگ ہو گئے تم ہم قسمی سے ان اپنے تابعون کی نہ گمان تھا یہ ہمکو تمہارے اقرار و مدار کا پھر یاد دلائے اونسنے حضرت عبادہ کو چند وہ مقام کہ پڑے تھے یہ وہان سختی مین اور مدد کی تھی اونکی وہان قینقاع نے پس کہا حضرت عبادہ نے اے ابو حباب بدل گئے دل اور مٹا دیا اسلام نے اگلے اقرارون کو آگاہ ہو کہ واللہ تو پچھتائے گا اسی ساتھ اوس کام کے کہ دیکھے گا تو کل کو خرابی اوسکی پس کہا یہود قینقاع نے درحالیکہ حضرت عبادہ نکالتے تھے اونکو یہ کہ ٹھہر نے دو ہمکو واسطے سانس لینے کے کہا اونھون نے کہ نہین مہلت دیتا مین ایک ساعت کی سوا تین دن کے یہی حکم ہے آنحضرتؐ کا اور اگر ہوتا یہ تو نہ سانس لینے دیتا مین تمکو پھر بعد گذرنے تین دن کے چلے عبادہ پیچھے اونکے یہان تک کہ لے گئے اونکو طرف شام کے اور کہتے تھے اونسے حضرت عبادہ کہ لازم پکڑو تم میلون کو اور دور جگہہ اور پرلی طرف کو سو چلے گئے وہ پرلی طرف تک اور پہونچا آئے اونکو عبادہ موضع خلف الذباب تک اور گئے وہ یہود مقام اذرعات مین پس کہا اونھون نے اے محمد تحقیق واسطے ہمارے ہے دشمن لوگون مین تو فرمایا آنحضرتؐ نے تحملوا وضعوا کہا واقدی نے اور سنی تھا مینے انکے نکالنے مین جب کہ نقض عہد کیا انھون نے اور ایک حدیث سوا ابن کعب کے اور وہ یہ ہے کہ جب لوٹ آئے آنحضرتؐ بدر سے با فتح و ظفر تو حسد کیا اونھون نے اور ظاہر کی عداوت پس لائے جبرئیل آنحضرتؐ پر یہ آیت وَ اِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْبِذْ اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَاءٍ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْخَائِنِيْنَ ○ پھر جب کہ فارغ ہوئے حضرت جبرئیل تو کہا اونسے آنحضرتؐ نے مین اندیشہ رکھتا تھا انکی طرف سے پھر خوش ہوئے آنحضرتؐ بسبب اس آیت کے یہان تک کہ جلا وطن ہوئے وہ لوگ آپ کے حکم سے اور ہو گیا واسطے آنحضرتؐ کے سب مال اونکا اور لے گئے وہ فقط عیال اور اولاد اپنے کو روایت ہے سبرہ سے کہ آتے ہوئے شام سے جب کہ پہونچا مین موضع فلحتین مین تو ملا مین بنی قینقاع سے کہ لیے جاتے تھے اپنے اہل و عیال کو اونٹون پر اور خود پیادہ تھے پس پوچھا مینے اونسے احوال اونکا تو کہا اونھون نے کہ جلا وطن کر دیا ہمکو محمد صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے اور لے لیا اسباب ہمارا کہا مینے کہ کہان جاتے ہو تم کہا اونھون نے کہ شام کو کہا سبرہ نے پھر جب اوترے وہ ذی القری مین تو مقام کیا وہان ایک مہینہ اور بار برداری دی یہود وادی القری نے انکے پیادون کو اور دیا اونکو زاد راہ پھر گئے طرف اذرعات کے اور رہے وہان مروی ہے کہ خلیفہ کیا اپنا آنحضرتؐ نے مدینہ منورہ مین ابو لبابہ بن عبد المنذر کو تین بار ایک تو بدر کے قتال مین دوسری جنگ بنی قینقاع مین اور تیسری غزوۃ السویق مین اور واقع ہوا غزوۃ السویق شہر ذی الحجہ شروع بائیسوین مہینے ہجرت کے اور نکلے تھے آنحضرتؐ اتوار کے دن پانچوین تاریخ ذی الحجہ کے پس باہر رہے پانچ دن تک روایت ہے محمد بن کعب سے کہ کہا اونھون نے جب لوٹے مشرکین بدر سے طرف مکے کے تو حرام کر لیا ابو سفیان نے اوپر اپنے تیل لگانا یہان تک کہ عوض لے آنحضرتؐ اور اونکے اصحاب سے بعوض مارے ہوؤن کے اپنی قوم سے پھر نکلا ابو سفیان ساتھ دو سو شتر سوارون کے حسب روایت زہری کے اور بیچ روایت ابن کعب کے چالیس شتر سوارون سے اور چلے طرف نجدیہ کے اور آئے بنی نضیر مین رات کو پھر گئے یہ لوگ پاس حیی بن اخطب کے رات مین واسطے دریافت کرنے حالات آنحضرت علیہ السلام اور اصحاب کرام کے لیکن انکار کیا اوسنے مطلع کرنے کا آنحضرتؐ کے اخبار سے پھر آئے وہ لوگ پاس سلام بن مشکم کے پس

بیان کین اوسنے خبرین مسلمانون کی اوسنے اور ٹھہرایا اونکو اور پلائی ابوسفیان کو شراب اور کہے حالات آنحضرت اور اصحاب کے پھر فجر کو نکل گیا
ابوسفیان اور گیا موضع عریض مین اور پایا وہان ایک انصاری کو ساتھ اوسکے ایک مزدور کے اوسکے کھیت مین پھر قتل کیا اوسکو اور کہا گیا ہے
کہ خبردی اوسکو اور جلا دیے دو گھر موضع عریض مین اور جلائی کھیتی اونکی اور گمان کیا ابوسفیان نے کہ پوری ہوئی قسم میری پھر بھاگا بخوف
اپنے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے اور پہونچی یہ خبر آنحضرت کو تو مشورت کی آپ نے اصحاب سے اور نکلے پیچھے ابوسفیان کے
اور ڈالتے گئے راہ میں ابوسفیان وغیرہ اسباب اپنے واسطے ہلکے ہونے کے پس پھینکتے گئے ستو کہ یہ اکثر کھانا اونکا تھا اور
جاتے تھے مسلمان پیچھے اونکے اور اوٹھا لیتے پڑا ہوا سامان اونکا سو اسواسطے نام ہوا اس غزوے کا غزوۃ السویق یہان تک کہ لوٹ
آئے آنحضرت مدینہ منورہ مین اور کہے ہین ابوسفیان نے اپنے حال مین اشعار کہ روایت کی اونکی واقدی نے زہری سے **اشعار**

سَقَانِی فَرَوَانِی کُمَیْتًا مُدَامَۃً	عَلیٰ ظَمَاءٍ مِنّی سَلَامُ بْنُ مِشْکَمِ
وَذَاکَ اَبُو عَمْرٍو یَجُوْدُ وَدَارُہٗ	بِیَثْرِبَ مَاْوٰی کُلِّ اَبْیَضَ خِضْرِمِ

یعنی پلائی مجکو پس سیراب کیا مجکو شراب صاف سے اور تشنگی کے مجھے سلام بن مشکم نے اور یہ ابو عمرو ہے کہ سخاوت کرتا ہے اور گھر اوسکا مدینے
مین ٹھکانا ہے ہر مرد حسین اور سخی کا اور زہری نے کنیت کی ہے اونکی ابو عمرو اور دوسرے لوگون نے ابو الحکم اور خلیفہ کیا آنحضرت نے مدینے مین
ابو لبابہ بن عبد المنذر کو کہا **واقدی** نے کہ روایت کی مجھسے محمد نے اونھون نے زہری سے کہ واقع ہوا ۱۱ ذی الحجہ بیچ شروع
بائیسوین مہینے ہجرت کے غزوۂ قرارۃ الکدر کہ اوسکو غزوۂ قرقرہ بھی کہتے ہین طرف جماعت سلیم اور غطفان کے بیچ نصف ماہ محرم کے
تیئیسوین مہینے ہجرت سے اور باہر رہے آپ اس سفر میں پندرہ روز اور دوسری روایت مین ہے کہ نکلے آنحضرت مدینے سے طرف قرارۃ الکدر
کے اور باعث روانگی آنحضرت کا اوس طرف یہ ہوا کہ سنا آپ نے کہ جمع ہوئے ہین وہان لوگ قوم غطفان اور سلیم کے پھر گئے آنحضرت اونکی طرف
اور روکا راستہ اونکا پھر آئے اونکے مقام گاہ مین اور دیکھے وہان نشان اونٹون کے اور جگہہ پانی پینے اونکے کی اور نہ دیکھا وہان کسی کو پس بھیجا
طرف اونکے وادی کے چند اصحاب کو اور گئے اونکی جستجو کو خود حضرت بطن وادی میں اور دیکھے وہان کئی چرواہے اور اونمین ایک نوجوان کو یسار نام
پھر پوچھا اوسسے حال لوگون کا تو کہا یسار نے نہین علم مجکو اونکا اور کہا اسما ورد الخمس وھذا یوم ربعی اور آدمی چلے گئے ہین طرف
پانی کے اور ہم لوگ عزاب ہین درمیان اونٹون کے پھر لوٹ آئے آنحضرت درحالیکہ پکڑ لیے تھے آپ نے سب اونٹ اونکے اور اوترے طرف
مدینے کے پھر جب نماز پڑھی آپ نے صبح کی ناگاہ دیکھا آپ نے یسار کو نماز پڑھتے ہوئے پس حکم کیا لوگون کو کہ بانٹ لین مال غنیمت اونکا
عرض کیا لوگون نے یا رسول اللہ قوی تر واسطے ہمارے ہے یہ کہ ہانک لے چلین ہم سب اونٹون کو متفق ہم مین وہ لوگ ہین کہ ضعیف ہین اپنے
حصے لینے سے جو کہ ہو حصہ اونکا فرمایا آپ نے کہ تقسیم کر لو پھر عرض کی لوگون نے یا رسول اللہ اگر یہی ہے مرضی آپ کی تو وہ غلام کہ دیکھا آپ نے
نماز پڑھتے دیتے ہین ہم اوسکو آپ کے حصے مین فرمایا آنحضرت نے کہ کیا خوش ہو تم اس کام پر عرض کی اونھون نے کہ ہان پھر قبول کیا اوسکو
آنحضرت نے پھر آزاد کر دیا اوسکو اور کوچ کر دیا لوگون نے پھر آئے آنحضرت مدینہ منورہ کو اور اس تقسیم مین ملے ہر شخص کو سات سات اونٹ اور تھے
سب لوگ دو سو مرد ہی ہے ایسا روایت دوسی سے کہ کہا اونھون نے تھا مین اس سریے مین اور تھا مین اون لوگون مین جو کہ لاتے تھے اونٹون کو جب پہونچے
ہم موضع صرار میں جو تین میل ہے مدینے سے تو پانچ حصے کیے گئے اونٹ اور تھے وہ پانسو تو نکالا خمس اونکا اور بانٹ دیے چار خمس مسلمانوں
میں تو ملے مسلمانون کو دو دو اونٹ اور مروی ہے کہ خلیفہ کیا تھا آنحضرت نے اس مرتبہ مدینے میں ابن ام مکتوم کو کہ پڑھاتے تھے یہ لوگون کو
نماز جماعت سے اور خطبہ پڑھتے تھے طرف پہلو منبر شریف کے اس طرح کہ ہوتا وہ داہنے اونکے اولٹی طرف

ذکر مارے جانے ابن اشرف یہودی کا

اور واقع ہوا قتل اوسکا شروع پچیسوین مہینے ہجرت سے ربیع الاول مین اور کیفیت اوسکے قتل کی روایات معتبرہ سے یہ ہی کہ وہ بڑا شاعر تھا اور ہجو کیا کرتا تھا آنحضرت اور آپ کے اصحاب کی اور برانگیختہ کیا کرتا تھا کفار قریش کو اپنے اشعار مین لڑائی پر مسلمانون کے اور آنحضرت جب تشریف لائے مدینہ منورہ مین تو تھے لوگ وہان کے مختلف الحال کہ بعض ونمین سے مسلمان تھے کہ جمع کیا تھا اونکو دعوت اسلام نے اور تھے اونمین اہل حلقہ اور حصون وغیرہ اور بعض حلیف تھے واسطے ہر ایک جماعت کے اوس اور خزرج سے تو چاہا وہان حضرت نے رونق افروز ہونا تاکہ مصالحت اور موافقت کرادین درمیان اونکے اور حال یہ تھا کہ بعض آدمی مسلمان تھے اور باپ اونکے کافر اور یہود اور مشرکین سخت کی ایذا دیتے تھے آنحضرت اور اصحاب کو ایذائے کمال پس حکم کیا اللہ تعالی نے اپنے نبی اور مسلمانون کو صبر کا اونکی تکلیف پر اور عفو کا اونکی خطا ونکو اور اوتری اسی باب مین یہ آیت کریمہ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا أَذًى كَثِيرًا وَإِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ ذَٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ ○ یعنی اور البتہ سنوگے اگلی کتاب والون سے اور مشرکون سے بدگوئی بہت اور اگر تم ٹھہرے رہو اور پرہیزگاری کرو تو یہ ہمت کے کام ہین اور اسی باب مین اوتاری اللہ تعالی نے یہ آیت وَدَّ كَثِيرٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَوْ يَرُدُّونَكُمْ مِنْ بَعْدِ إِيمَانِكُمْ كُفَّارًا حَسَدًا مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ فَاعْفُوا وَاصْفَحُوا حَتَّىٰ يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ یعنی دل چاہتا ہی بہت کتاب والون کا کسی طرح تمکو پھیر کر مسلمان ہوئے پیچھے کافر کردین حسد کر کر اپنے اندر سے بعد اسکے کہ کھل چکا اونپر حق سو تم درگذر کرو اور خیال مین نہ لاؤ جب تک بھیجے اللہ اپنا حکم پھر جب انکار کیا ابن اشرف نے تو باز رہے وہ لوگ ایذا رسانی سے آنحضرت علیہ السلام اور اصحاب کرام کی اور کمال کو پہونچ گئی تھی ایذا رسانی اونکی ہرگاہ لائے زید بن حارثہ بشارت فتح بدر اور قید و قتل مشرکین کی اور دیکھا کفار کو بندھے ہوئے تو اولٹ گئے دل اونکے اور خوار و ذلیل ہوئے پس کہا اونھون نے اپنی قوم سے کہ ہلاکت ہو تمھاری واللہ اب باطن زمین بہتر ہی واسطے تمہارے اوسکے ظاہر سے یہ سردار مارے جاوین اور قید ہون اب کیا ارادہ تمھارا ہی کہا اون سبنے کہ ہم دشمن ہین آنحضرت کی زندگی کے پھر کہا ابن اشرف نے نہین تم مقابل اونکے درحالیکہ بیٹھ رہا اونھون نے اپنی قوم کو لیکن جاتا ہون مین طرف قریش کے اور برانگیختہ کرتا ہون اونکو اور تعزیت کرتا ہون اونکے کشتون کی پس امید ہی کہ پھر جمع ہون اور دن بساتہ اونکا پھر گیا یہ مکے کو اور اوترا نزدیک ابو وداعہ بن صبیرہ سہمی کی اور تھی اوسکے نکاح مین عاتکہ بنت اسید بن ابو العیص پس شروع کیا ابن اشرف نے مرثیہ قریش کا اسطرح مرثیہ

طَحَنَتْ رَحَى بَدْرٍ لِمَهْلِكِ أَهْلِهِ	وَلِمِثْلِ بَدْرٍ تَسْتَهِلُّ وَتَدْمَعُ
قُتِلَتْ سَرَاةُ النَّاسِ حَوْلَ حِيَاضِهِمْ	لَا تَبْعَدُوا إِنَّ الْمُلُوكَ تُصَرَّعُ
وَيَقُولُ أَقْوَامٌ أَذَلُّ بِسُخْطِهِمْ	إِنَّ ابْنَ أَشْرَفَ ظَلَّ كَعْبًا يَجْزَعُ
صَدَقُوا فَلَيْتَ الْأَرْضَ سَاعَةَ قُتِّلُوا	ظَلَّتْ تَسِيخُ بِأَهْلِهَا وَتَصَدَّعُ
قَدْ أُصِيبَ بِهَا مِنْ أَبْيَضَ مَاجِدٍ	ذِي بَهْجَةٍ يَأْوِي إِلَيْهِ الضُّيَّعُ
طَلْقُ الْيَدَيْنِ إِذَا الْكَوَاكِبُ أَخْلَفَتْ	حَمَّالُ أَثْقَالٍ يَسُودُ وَيَرْبَعُ
نُبِّئْتُ أَنَّ بَنِي الْمُغِيرَةِ كُلَّهُمْ	خَشَعُوا لِقَتْلِ أَبِي الْحَكِيمِ وَجُدِّعُوا
وَابْنَا رَبِيعَةَ عِنْدَهُ وَمُنَبِّهٌ	هَلْ نَالَ مِثْلَ الْمُهْلِكِينَ التُّبَّعُ

یعنی آٹا پیسا چکی بدر نے واسطے ہلاک ہونے اہل اوسکے کے اور واسطے ایسے اہل بدر کے روویں اور آنسو بہاوین قتل کیے گئے سردار لوگون کے اوسکے حوض کے گرد بعید نجانو تحقیق بادشاہی پچھاڑے یعنی مارے جاتے ہین اور کہتے ہین لوگ جو بہت ذلیل ہین ساتھ غصہ اپنے کے کہ تحقیق کعب بن اشرف ہوگیا ناشکیب سچ کہا اونھون نے پس کاش جس گھڑی کہ مارے گئے وہ ہوتے استوار ساتھ اہل اپنے کے اور پھٹ جا

پس اجازت دی آپ نے پھر گئے ابو نائلہ اوسکی طرف جب دیکھا اونکو کعب نے تو گھبرایا اُنکے حال سے اور قریب ہوا کہ کانپنے لگے اور ڈرا کہ ہووین جدا سکے اور لوگ کمین مین تب کہا اوس سے ابو نائلہ نے کہ بڑی مجکو ایک حاجت تیری طرف کہا اوسنے درحالیکہ تھا اپنی قوم اور جماعت مین کہ پاس آ میرے اور بیان کر حاجت اپنی اور متغیر ہوگیا تھا رنگ اوسکا خوف سے اور تھے ابو نائلہ اور محمد بن مسلمہ دونون بھائی ہوا اوسکے رضاعی اور باتین کرتے رہے یہ دونون کچھ دیر اور پڑھتے رہے اشعار اور ابو نائلہ شعر کہتے تھے کہا کعب نے کہ مراد تیری یہ ہی اور شاید پسند ہی تجکو یہ بات کہ چلے جاوین پاس والے میرے جب سنی یہ بات لوگون نے تو اوٹھ گئے سب تو کہا ابو نائلہ نے کہ مین مکروہ جانتا تھا سننا اون لوگون کا ہماری باتون کو تو گمان کرتے یہ سب کہ آنا اس شخص کا ہمپر نامبارک ہی کہ لڑے ہمسے عرب اور برسائے ہمپر تیر یکبارگی اور بند کیے راستے ہمارے یہان تک کہ کوشش مین پڑین جانین اور ضائع ہوئے عیال اور لیا ہمنے صدقہ اب نہین پاتے ہم وہ کہ کھاوین اوسکو کہا کعب نے کہ واللہ کہدیا تھا مینے یہ تجسے ای ابن سلامہ کہ ہوجائیگا کام یہان کا طرف اسکے پھر کہا ابو نائلہ نے کہ ساتھ میرے اور لوگ ہین موافق میرے صلاح مین اور چاہتا ہون کہ لاؤن مین اونکو پاس تیرے کہ خریدین ہم تجسے غلہ اور کھجور اور احسان کرے تو اس بات مین ہمپر اور گرو رکھتے ہین ہم اسمین پاس تیرے اوس چیز کو کہ جسپر اعتماد ہو تیرا کہا کعب نے کہ آگاہ ہو تحقیق رفاف میرا بھرا ہی عجوہ کھجورون سے کہ ڈوبتی ہین اوسمین ڈاڑھین واللہ تھی مجکو پسند یہ بات ای ابو نائلہ کہ دیکھون تجکو محتاج اسقدر اور تھا تو محبوب تر لوگون کا نزدیک میرے کہ تو بھائی میرا ہی اور جھگڑتا ہون مین تجسے ایک چھاتی پر کہا سلکان نے کہ پوشیدہ رکھ تو ہمسے جو کہ کہا ہی مینے تجسے ذکر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کہا کعب نے نہین ذکر کرتا مین اوس سے کوئی حرف پھر کہا کعب نے ای ابو نائلہ سچ کہو مجسے کیا چاہتے ہو تم اس شخص کے مقدمے مین کہا اونھون نے نامراد ہونا اوسکا اور الگ ہوجانا اوس سے کہا کعب نے خوش کیا تو نے مجکو ای ابو نائلہ کیا راضی ہو تم اس بات پر کہ گرو رکھو میرے پاس اپنے اہل و عیال کو کہا ابو نائلہ نے کہ چاہتا ہی تو فضیحت کرنا ہمارا اور کھولنا ہمارے بھید کا لیکن گرو رکھتے ہین ہم پاس تیرے ہتھیار اپنے جو کچھ پسند آوے تجکو کہا کعب نے تحقیق بیچ حلقے کے وفا ہی اور سوا اسکے نہین کہی یہ بات سلکان نے تا کہ نہ گھبراوے وہ اس سے جبکہ آوین ہمراہ ہتھیارون کے پھر چلے آئے اوسکے پاس سے ابو نائلہ وعدہ کرکے ایک وقت مقرر کا اور آملے اپنے لوگون مین تو ہوئی صلاح سب کی اس بات پر کہ چلین پاس اوسکے شام کو حسب وعدہ کے پھر آئے یہ سب پاس آنحضرت کے عشا کے وقت اور خبر دی آپ کو اس حال سے پس پہنچانے آئے انکو حضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بقیع تک پھر رخصت کیا انکو اور فرمایا جاؤ اوپر برکت اللہ تعالی اور اوسکی مدد کے اور کہا گیا ہی کہ رخصت کیا انکو بعد نماز عشا کے بیچ چاندنی رات کے کہ تھی مثل دن کے چودھوین شب ربیع الاول کی شروع پچیسوین مہینے ہجرت سے غرض کہ چلے یہ لوگ یہان تک کہ آئے قریب کعب بن اشرف کے جب کہ پہنچے نیچے اوسکے قلعے کے تو پکارا اوسکو ابو نائلہ نے اور تھوڑے دن ہوئے تھے کعب کو شادی کیے ہوئے اور کھڑا ہوا ابن اشرف باہر آنے کو پھر پکڑ لیا اوسکی بیوی نے کونا اوسکی چادر کا اور کہا کہان جاتا ہی تو تو ایک شخص لڑائی کیا ہوا ہی اور نہین باہر نکلتا تجسا شخص ایسے وقت مین کہا اوسنے کہ وعدہ کیا تھا مینے اور یہ پکارنے والا بھائی ہی میرا ابو نائلہ واللہ اگر پاتا یہ مجکو سوتا ہوا تو نہ جگاتا مجکو پھر چھڑائی زور سے چادر اپنی اور یہ کہا کہ اگر پکارا جاوے جوان واسطے برچھا مارے جانے کے تو چاہیے کہ نکلے اوسکے بلانے پر اور اوترآیا یہ طرف اونکے اور سلام علیک کی اونسے پھر بیٹھے یہ آپسمین تھوڑی دیر تک باتین کرتے ہوئے یہان تک کہ مطمئن ہوئے وہ انکی طرف سے پھر کہا اونھون نے اوس سے کہ ای ابن اشرف کیا ہی مرضی تیری یہ کہ چلے تو ساتھ ہمارے شرج العجوز تک تا کہ باتین کرین ہم وہان تمام رات کہا راوی نے پھر چلے یہ سب طرف شرج العجوز کے ناگاہ راہ مین ابو نائلہ نے پکڑے ہاتھ سے بال کعب کے اور کہا خرابی ہو تیری کیا بال خوشبودار ہین تیرے ای کعب اور وہ ملا کرتا تھا بالون کو مشک و عنبر گھولکر پانی مین اور چپکاتا تھا اونکو کنپٹی سے اور تھے بال اوسکے گھونگروالے خوشنما پھر چلے تھوڑی دور اور دوبارہ کیا اوسی طرح یہان تک کہ مطمئن ہوگیا اور پکڑ لیے ابو نائلہ نے بال اوسکے گھونگروالے خوشنما اُسیطرح کر اور کہا اصحاب سے کہ مارو دشمن خدا کو پھر مارین اونھون نے اوسپر تلوارین اور پڑین سب ایکبار لیکن نہ پورا ہوا کام اوسکا اور ہٹا یا بعض نے بعض کو اور چپٹ گیا وہ ابو نائلہ سے کہا ہی محمد بن مسلمہ نے کہ پھر رکھی مینے اپنی تلوار اوسکی ناف پر اور دبا دیا

یہان تک کہ نکل گئی پرلی طرف اور چلایا وہ اس زور سے کہ نہ باقی رہا کوئی قلعہ یہود کا مگر یہ کہ روشن ہوئی اوسپر آگ اور کہا اوس شب ابن سنینہ نے کہ
تہا وہ ایک یہودی قوم بنی حارثہ کا درحالیکہ تہی مسافت اوسکی درمیان اوسکے اور انکے تین کوس کی کہ مین پاتا ہون بو خون جیسنے کی طرف سے
کہ مارا گیا ہے وہان اور جسوقت کہ مارتے تہے اصحاب کعب کو تو بسبب متصل اور قریب ہونے سب کے زخمی ہوگیا تہا پانون حارث بن اوس کا ساتہ تلوار
کسی شخص اپنے کے پس جب کہ فارغ ہوئے اوسکے قتل سے تو کاٹ لیجلے سر اوسکا جلدی بسبب خوف یہود کے اور چلے اوپر راہ بنی امیہ بن زید کے
پہر وہان سے طرف قریظہ کے درحالیکہ روشن تہیں آگین یہود کی اونکے قلعون پر پہر آئے طرف بعاث کے یہان تک کہ پونہچے موضع حرۃ العریض مین اور
بہت نکلے لگا خون حارث کے پانون سے تو پیچھے رہگئے یہ انسے اور پکار کر کہا ان اصحاب سے کہ کہدینا سلام میرا آنحضرت سے تو لوٹے یہ سب انکی طرف
اور اوٹھالے گئے اونکو طرف آنحضرت کے جب کہ پونہچے بقیع الغرقد مین تو تکبیر کہی مین انہون نے اور نماز پڑھتے تہے اوس شب آنحضرت کہ سنی آپنے تکبیر
اونکی بقیع مین تو کہی تکبیر آپنے بہی اور معلوم کرلیا کہ مارلیا اوسکو اور آئے یہ سب پاس آنحضرت کے تو پایا آپکو کہڑا ہوا دروازہ مسجد پر اور فرمایا انکو دیکھکر افلحت
الوجوہ کہا انہون نے وجہك یا رسول اللہ اور پہینک دیا سر اوسکا آگے آنحضرت کے تو حمد کی اللہ تعالی کی آنحضرت نے اوسکے قتل سے
پہر تہتکارا اپنے یار حارث کو پس لعاب دہن مبارک لگادیا اوسکے زخم پر آنحضرت نے اور اچہے ہوگئے وہ اور کہے عباد بن بشر نے اس باب مین اشعار

صَرَخْتُ بِهٖ فَلَمْ يَحْفِلْ لِصَوْتِيْ — وَاَوْفٰى طَالِعًا مِنْ فَوْقِ قَصْرٖ
فَعُدْتُ فَقَالَ مَنْ هٰذَا الْمُنَادِيْ — فَقُلْتُ اَخُوْكَ عَبَّادُ بْنُ بِشْرٖ
فَقَالَ مُحَمَّدٌ اَسْرِعْ اِلَيْنَا — فَقَدْ جِئْنَا لِتَشْكُرَنَا وَتَقْرِيْ
وَتَرْفِدَنَا فَقَدْ جِئْنَا سِغَابًا — بِنِصْفِ الْوَسْقِ مِنْ حَبٍّ وَتَمْرٖ
وَهٰذِيْ دِرْعُنَا رَهْنًا فَخُذْهَا — لِشَهْرٍ اِنْ وَفَا اَوْ نِصْفِ شَهْرٖ
فَقَالَ مَعَاشِرٌ سَغِبُوْا وَجَاعُوْا — لَقَدْ عَدِمُوا الْغِنٰى مِنْ غَيْرِ فَقْرٖ
وَاَقْبَلَ نَحْوَنَا يَهْوِيْ سَرِيْعًا — وَقَالَ لَنَا لَقَدْ جِئْتُمْ لِاَمْرٖ
وَفِيْ اَيْمَانِنَا بِيْضٌ حِدَادٌ — مُجَرَّبَةٌ بِهَا الْكُفَّارَ نَفْرِيْ
فَعَانَقَهُ ابْنُ مَسْلَمَةَ الْمُرَادِيْ — بِهِ الْكُفَّانُ كَاللَّيْثِ الْهِزَبْرِ
وَشَدَّ بِسَيْفِهٖ صَلْتًا عَلَيْهِ — فَقَطَّرَهُ اَبُوْ عَبْسِ بْنُ جَبْرٖ
وَصَلْتُ وَصَاحِبَايَ فَكَانَ لَمَّا — قَتَلْنَاهُ الْخَبِيْثَ كَذِبْحِ عَتْرٖ
وَمَرَّ بِرَاْسِهٖ نَفَرٌ كِرَامٌ — هُمُوْ نَاهِيْكَ مِنْ صِدْقٍ وَبِرٍّ
وَكَانَ اللّٰهُ سَادِسَنَا فَاُبْنَا — بِاَفْضَلِ نِعْمَةٍ وَاَعَزِّ نَصْرٖ

یعنی آواز دی مینے اوسکو پس نہ نکلا میری آواز پر اور ہوا اچہانکنے والا قصر کے اوپر سے پہر دوبارہ آواز دی مینے تب کہا کون ہے یہ آواز دینے والا
تو کہا مینے بہائی تیرا عباد بیٹا بشر کا پہر کہا محمد ہے جلدی آ طرف ہمارے پس تحقیق آئے ہم تاکہ عطا کرے تو ہمیں اور مہمانی کرے تو ہماری اور مدد کرے ہماری
پس تحقیق آئے ہم بہوکے ساتہ آدہے وسق کے دانون اور چہواروں سے اور زرہ ہی ہماری ہے پس لے لے اسکو واسطے ایک مہینے کے اگر وفا
کرے یا آدہے مہینے کے پس کہا اوسنے یہ گروہ گرسنہ اور بہوکے البتہ تحقیق نہ پائی غنا بدون فقیری کے اور متوجہ ہوا طرف ہمارے کہ چلا آتا تہا تیز
اور کہا ہمسے کہ البتہ تحقیق آئے تم واسطے ایک کام کے اور ہمارے ہاتہون مین تلوارین تیز ہین کہ مجرب ہین ساتہ اونکے کفار کو کاٹینگے ہم پس لگایا
اوسکو ابن مسلمہ مرادی نے ساتہ اوسکے دونون ہاتہ مانند شیر مست کے تہے اور حملہ کیا ساتہ تلوار اپنی کے کہ ننگی تہی اوسپر پس خون بہایا اوسکا ابو عبس

جب سے نے اور حملہ کیا ہمینے اور میرے دونون یارون نے پس تھا جب کہ قتل کیا ہمنے اوسکو کہ خبیث تھا مانند ذبیحہ کے اور گذری اوسکے سر پر قوم بزرگ کہ وہ کافی ہین ہمکو صدق اور نیکی سے اور تھا اللہ تعالیٰ چھٹا ہمارا تو لوٹے ہم ساتھ فضل نعمت کے اور بزرگتر مددگے پھر صبح اوس شب کی کہ قتل ہوا اوسمین کعب بن اشرف حکم دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص تم مین سے قدرت پاوے کسی یہود پر قتل کرے اوسکو لیکن نہ ظاہر ہوا کوئی شخص بڑا یہود کا اور نبولے کچھ اور ڈرے کہ کہین شرارت کرین مثل کعب بن اشرف کے اور تھا ابن سنینہ یہود بنی حارثہ سے حلیف حویصہ بن مسعود کا کہ مسلمان ہوگیا ہی یہ حذیفہ پھر گیا محیصہ طرف ابن سنینہ کے اور قتل کیا اوسکو پس ملامت کی محیصہ کو حذیفہ نے کہ بڑا تھا اوس سے عمر مین اس طرح کہ ای دشمن خدا بہت چربی تیرے شکم مین ہی اوسکے مال سے کہا محیصہ نے واللہ اگر حکم کرتے مجکو آنحضرت تیرے قتل کو تو مار ڈالتا مین تجھکو کہا اوسنے اللہ کیا مارڈالتا تو مجکو اونکے کہنے سے کہا محیصہ نے کہ ہان تعجب کیا حویصہ نے اور کہا واللہ نہین موثر کوئی دین اسقدر اخلاص مین پھر اسلام لائے حویصہ اوسدن اور کہا محیصہ نے اشعار

لطبقت ذفراہ بابیض قاضب		یاقوم ابن امی لو امرت بقتلہ
متی ما تصوبہ فلیس بکاذب		حسام کلون الملح اخلص صقلہ
ولو ان لی ما بین بصری ومارب		وما سرنی انی قتلتک طائعا

یعنی ملامت کرتا ہی مجکو ابن ام میرا اگر حکم کیا گیا مین ساتھ قتل اوسکے کے البتہ برابر کاٹے مینے دونون طرف سر اوسکے کے ساتھ تلوار کاٹنے والی کے شمشیر مانند رنگ نمک کے صاف صیقل اوسکا ہر گاہ چلاوے تو اوسکو پس نہین ہی وہ جھوٹی اور نہ خوش آیا مجکو کہ تحقیق مینے قتل کیا تجکو خوشی سے اگرچہ ہوتا واسطے میرے ملک درمیان بصرے اور مارب کے پھر گھبرا گئے یہود اور ساتھی اونکے مشرکین اور آئے طرف آنحضرت ﷺ کے صبح کو سب یہود اور فریاد کی کہ نکلا تھا شب مین بڑا سردار ہمارا اور مارا گیا فریب سے بیگناہ اور قصور کے ارشاد کیا آنحضرت ﷺ نے کہ اگر رہتا وہ مثل اوروں کے کہ ہین اپنی رائے پر تو نہ دھوکا کیا جاتا اوس سے لیکن منسوب کی اوسنے اذیت ہماری طرف اور ہجو کی ہماری اشعار مین اور نکریگا کوئی یہ کام تم مین کا مگر یہ کہ ہوگی اوپر اوسکے تلوار پھر فرمایا اونسے کہ لکھین ایک کاغذ کہ مقرر ہو جاوین اوسمین امور صلح کے تو لکھا اونھون نے ایک عہدنامہ نیچے درخت عذق کے بیچ گھر رملہ بن حارث کے پھر خوفناک ہوگئے سب یہود اور ذلیل ہوگئے اوسدن سے کہ مارا گیا ابن اشرف مروی ہی کہ کہا مروان بن حکم نے درحالیکہ تھا وہ حاکم مدینہ منورہ کا ابن یامین نضری سے کہ کس طرح ہوا قتل ابن اشرف کا کہا ابن یامین نے کہ غدر اور دھوکے سے اور محمد بن سلمہ بیٹھے ہوئے تھے وہان درحالیکہ تھے بہت بوڑھے کہا اونھون نے ای مروان کیا غدر کیا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نزدیک تیرے واللہ نہین مارا ہمنے اوسکو بجز حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واللہ نہ جگہ ہوگی میری تیری بیچ ایک گھر کے مگر مسجد مین اور تو ای ابن یامین نذر کی ہی مینے اللہ تعالیٰ کی یہ کہ اگر قادر ہوں مین تجھپر اور ہو تلوار میرے ہاتھ مین تو البتہ مارون مین اوسکو تیرے سر پر پس تھے ابن یامین کہ نہ اوترتے تھے بنی قریظہ مین مگر جب کہ دکھا لیتے آدمی بھیجکر یہ کہ نہین ہین وہان محمد بن سلمہ اور اگر ہوتے وہ اپنی کسی مین مین باہر تو اوترتے واسطے پوری کرنے اپنی حاجت کے پھر چلے جاتے اور اگر ہوتے وہ تو نہ اوترتے ناگاہ ایکدن تھے محمد بن مسلمہ ساتھ جنازے کے اور ابن یامین بقیع مین اور دیکھا محمد بن سلمہ نے جنازے کو عورت کے کہ تھین تر ڈالیان لگی ہوئین اوسکو لگے اوسکو اور آگئے پاس لوگ اونکے اور کہا اونھون نے ای عبدالرحمن کیا کرتے ہو تم لوگ کفایت کرینگے تمکو پھر مارنے لگے محمد بن سلمہ اون شاخون سے ابن یامین کو موہنہ پر اور سر پر یہانتک کہ ٹوٹ گئین وہ پھر چھوڑدیا اوسکو اور کہا واللہ اگر پاتا مین تلوار تو البتہ مارتا مین تجکو ساتھ اوسکے ٭

ذکر غزوۂ غطفان کا اور اوسکو غزوۂ ذی امر بھی کہتے ہین ٭

واقع ہوا یہ غزوہ ربیع الاول شروع پچیسوین مہینے ہجرت سے اور تشریف لے گئے آنحضرت ﷺ جمعرات کو بارھوین تاریخ ربیع الاول کی اور باہر رہے اس غزوے مین گیارہ دن تک اور بیان کیا ہی راویون نے باعث اسکا اس طرح کہ سنا آنحضرت ﷺ نے کہ چند آدمی بنی ثعلبہ اور محارب کے جمع ہوتے ہین ذی امر مین اسواسطے کہ لوٹین اطراف ونواح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور جمع کیا تھا اونکو ایک شخص نے اونھین کی قوم کے

کہ نام اوسکا دعثور بن حارث بن محارب تھا پھر مشورت کی آنحضرت نے اس باب مین صحاب سے پھر چلے آپ اونپر ساتھ چار سو پچاس آدمیون کے اور تھے اونمین گھوڑے اور چلا اوپر راہ موضع نقا کے پھر چلے طرف مضیق الخبیث کے پھر گئے طرف ذی القصہ کے پھر ملے وہان ایک انکے شخص سے کہ نام اوسکا جبار ثعلبی تھا اور پوچھا اوس سے مسلمانون نے کہ کہان جاتا ہے تو کہا اوسنے مدینے کو پھر کہا لوگون نے کیا ہے حاجت تیری وہان کہا اوسنے تاکہ نعمت حاصل کرون مین واسطے نفس اپنے کے اور دیکھون مین انجام کام اپنا پھر کہا اوس سے لوگون نے کیا گذرا تو اوپر کسی جماعت کے یا سنی تو نے خبر جمع ہونے اپنے گروہ کی کہا اوسنے کہ نہین مگر بیشک سنا ہے یہ مینے کہ دعثور بن حارث ساتھ چند آدمیون کے روانہ ہوا ہے کسی طرف کو تب لے گئے اوسکو صحاب روبرو آنحضرت کے اور دعوت اسلام کی اوسکو آنحضرت نے پھر قبول کیا اوسنے اسلام کو اور عرض کی کہ اے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ لوگ نہین مقابل ہونگے آپ کے اگر سن لینگے وہ آنا آپ کا تو بھاگ جائینگے اوپر سرون پہاڑون کے اور چلتا ہون مین ساتھ آپ کے اور ظاہر کرونگا مین آپ پر پوشیدہ باتین اونکی پھر لے چلے اوسکو آنحضرت اور ساتھ رکھا اوسکو بلال کے اور لیچلا وہ اونکو اوتار کر نیچے کی راہ ٹیلے سے اور بھاگے آنحضرت کے مقابلے سے سب صحرا نشین طرف پہاڑون کی چوٹیون کے اور پہلے ہی سے بھیجدیے تھے اونھون نے جانور اور اہل وعیال اپنے اوپر پہاڑون کے اور نہ ملے آنحضرت کے سے مگر ڈھونڈتے تھے آپ اونکو اوپر سرون پہاڑون کے پھر مقام کیا آنحضرت نے ذی امر مین اور اوتارا وہان لشکر اور برسا اونپر بہت پانی اور گئے تھے آنحضرت اپنی قضاے حاجت کو کہ برسا پانی آپ پر کہ بھیگ گئے سب کپڑے اونکے پھر رکھا آنحضرت نے وادی ذی امر کو درمیان اپنے اور لشکر کے اور اوتارے کپڑے اپنے اور نچوڑا اونکو واسطے سوکھنے کے اور ڈال دیے اونکو ایک درخت پر پھر لیٹ گئے آپ وہان کروٹ سے اور اعراب دیکھ رہے تھے آپ کے ان فعلون کو پس بولے اعراب دعثور سے کہ تھا وہ سردار اور دلاور اونمین کا کہ قدرت دی تمکو محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے درحالیکہ تنہا ہین اپنے اصحاب سے اس طرح اگر فریاد کرین تو نہین فریادرسی کرینگے انکی یہانتک کہ قتل کرین ہم اونکو پھر لی اوسنے ایک تلوار تلوار اون قوم سے بہت تیز پھر آیا لیے ہوئے تلوار کو اور کھڑا ہوا اوپر سر مبارک آپ کے ساتھ ننگی تلوار کے اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کون بچاویگا تمکو آج کے دن مجھسے فرمایا آپ نے کہ اللہ تعالی کہا راوی نے اور دھکا دیا حضرت جبرئیل نے اوسکے سینے پر کہ گر پڑی تلوار اوسکے ہاتھ سے پھر لے لیا اوسکو آنحضرت نے اور اوٹھائی اوپر سر دعثور کے اور فرمایا کون بچائیگا تجکو آج کے دن مجھسے کہا اوسنے کہ کوئی نہین پھر کہا اوسنے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ یعنی گواہی دیتا ہون مین کہ سوائے اللہ کے کوئی اور خدا نہین اور گواہی دیتا ہون مین کہ محمد بھیجے اللہ کے ہین واللہ اب کبھی نہ جمع کرونگا مین آپ پر سپاہ کو پھر دے دی آنحضرت نے تلوار اوسکی پھر چلا وہ پشت پھیر کر تھوڑی دور آنحضرت سے اور پھر مونہہ کیا آپ کی طرف اور کہا البتہ آپ بہتر ہو مجھسے فرمایا آنحضرت نے کہ مین لائق زیادہ ہون تجھسے احسان کرنے مین پھر آیا وہ اپنی قوم مین تو پوچھا اونھون نے اوس سے کہ کہان تھا تو کہ کرتا تھا تو بڑی باتین اور حال یہ کہ قدرت پائی تھی تو نے اوپر اور تھی تلوار برہنہ تیرے ہاتھ مین کہا اوسنے واللہ تھا اسی طرح لیکن دیکھا مینے ایک سفید دراز قد کو کہ دھکا دیا اوسنے میرے سینے مین کہ چت گر پڑا مین اور جان لیا مینے کہ یہ فرشتہ ہے اور گواہی دی مینے کہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اب جمع کرونگا مین اوپر کبھی لوگون کو پھر بلانا شروع کیا اوسنے اپنے لوگون کا طرف اسلام کے اور نازل ہوئی یہ آیت کریمہ اوسکے حق مین یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ هَمَّ قَوْمٌ اَنْ یَّبْسُطُوْۤا اِلَیْكُمْ اَیْدِیَهُمْ فَكَفَّ اَیْدِیَهُمْ عَنْكُمْ ترجمہ اے ایمان والو یاد رکھو احسان اللہ کا اپنے اوپر جب قصد کیا لوگون نے کہ تمپر ہاتھ چلاوین پھر روک لیے تمسے اونکے ہاتھ اور تھا باہر رہنا آپ کا مدینے سے اسمین گیارہ شب اور خلیفہ کیا تھا آپ نے اپنا مدینے مین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالی عنہ کو ✤

ذکر غزوہ بنی سلیم کا طرف موضع بحران کے جو جانب فرع مین ہے ✤

واقع ہوا یہ غزوہ جمادی الاولی مین شروع ستائیسوین مہینے ہجرت سے اور باہر رہے آپ اسمین دس دن تک مروی ہے کہ جب سنا آنحضرت نے کہ ایک بڑی جماعت بنی سلیم کی جمع ہوئی ہے موضع بحران مین تو طیار ہوئے آنحضرت اونکی طرف کو اور نہ ظاہر کیا ارادہ اپنا سو تشریف لے گئے

ساتھ تین سو اصحاب کے اور جلدی کی راہ میں یہان تک جب کہ قریب رہے بحران سے اور مسافت ایک رات کے تو ملا ایک شخص بنی سلیم کا اور پوچھا
اوس سے آپ نے خبر اوس قوم کی اور اونکی جماعت کی خبر دی اوسنے کہ وہ لوگ متفرق ہو گئے کل کے روز اور چلے گئے اپنے مقامون پر پھر قید کیا اوسکو آنحضرتؐ نے
ساتھ ایک شخص اوس قوم کے اور روانہ ہوئے آنحضرتؐ یہان تک کہ پہونچے موضع بحران مین اور تھا وہان کوئی اور مقام کیا وہان چند روز پھر لوٹ آئے
اور نہ لاحق ہوا آپ کو مکر کفار کا اور چھوڑ دیا آپنے اوس شخص کو اور تھا باہر رہنا آپ کا اس سفر مین دس رات اور خلیفہ کیا تھا اپنا مدینے مین ابن مکتوم کو

ذکر سریہ قردہ کا

کہتے ہیں کہ گئے اس لشکر مین زید بن حارثہ امیر ہو کر اور یہ پہلا سریہ ہے کہ امیر ہوئے اسمین زید بن حارثہ اور نکلے وہ بعد دیکھنے ہلال جمادی الثانیہ کے شروع ستائیسوین
مہینے ہجرت سے روایت کی اسامہ بن زید نے کہ تھے قریش خوفناک راہ شام سے کہ چلین اوسمین بخوف آنحضرتؐ اور اصحابؓ کے اور تھے وہ تجار
کہا صفوان بن امیہ نے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اونکے اصحاب نے بند کی راہ ہمارے سوداگرون کی اب نہین جانتے کہ کیا کرین ہم ساتھ اونکے
لوگون کے کہ نہین چھوڑی انھون نے راہ ساحل کی اور اہل ساحل مل گئے ہین اونسے اور داخل ہوئے اونکی جماعت مین سو نہین جانتے ہم کہ جاوین
کونسی راہ اور اگر رہین ہم بے تجارت کے تو کھا جاوینگے ہم اصل مال اپنا اور نہین ہمکو یہان اسباب معیشت کا کہ لاتے تھے ہم اسباب تجارت کا شام سے
گرمی مین اور جاڑون مین حبشہ سے کہا اسود ابن مطلب نے کہ ترک کر دو راہ ساحل کی اور لو راہ عراق کی کہا صفوان نے نہین جانتا مین اوسکو کہا
ربیعہ زمعہ نے مین بتاؤنگا تجکو راہبر کہ لیجاوے تجکو اوس راہ مین آنکھ بند کر کے انشاءاللہ تعالی اور نوکر کر لے تو اوسکو کہا صفوان نے کون ہے وہ
کہا زمعہ نے فرات بن حیان عجلی کہ آیا کرتا ہے اوس راہ مین کہا صفوان نے یہی صلاح ہے کہ کہی تو نے پھر بلایا فرات کو اور کہا اوس سے ارادہ رکھتا ہون
مین شام کا اور بند کر دی ہے راہ تجارت ہماری آنحضرتؐ نے سو جانا چاہتا ہون مین راہ عراق سے کہا فرات نے مین لے چلونگا تجکو اوس راہ سے
عراق کی کہ نہین چلا اوسمین کوئی اصحاب محمد کا کہ زمین بلند اور بیابان ہے کہا صفوان نے یہی تھی حاجت میری اور نہین کچھ خوف صحرا کا کہ حاجت ہمکو
پانی کی اندنون کم ہے پھر طیاری کی صفوان نے اور بھیجا ساتھ اوسکے ابو زمعہ نے تین سو مثقال سونا اور کچھ چاندی اور ساتھ کیے اوسکے چند لوگ
قریشی ساتھ پونجیون کے اور گیا ساتھ اوسکے عبداللہ بن ابی ربیعہ اور حویطب بن عبدالعزی بیچ جماعت قریش کے اور چلا صفوان بہت مال
لیکر اور برتن چاندی کے بوزن تیس ہزار درہم کے اور چلے یہ سب اوپر راہ ذات عرق کے اور آیا مدینے کو نعیم بن مسعود اشجعی اور تھا وہ اپنی قوم کے
دین پر پھر اوترا پاس کنانہ بن ابی الحقیق کے قبیلہ بنی نضیر مین اور شراب پی ساتھ اوسکے اور پی ساتھ اوسکی سلیط بن نعمان بن اسلم نے بھی اور نہ حرام
ہوئی تھی شراب جب تک پس وہ آتے تھے بنی نضیر مین اور پیتے تھے شراب ساتھ اونکے سو ذکر کیا نعیم نے جانا صفوان کا ساتھ قافلے اپنے کے
اور اونکے مال و اسباب کا پھر آئے اوسی وقت سلیط پاس آنحضرتؐ کے اور مطلع کیا آپ کو اس حال سے تو بھیجا آپ نے زید بن حارثہ کو ساتھ
سو سواروں کے پس پیش آئے یہ لوگ اونکے اور ملے قافلے سے اور چھپ گئے امراء اوسمین سے اور پکڑ لیا اونھون نے ایک یا دو آدمیون کو اور لے آئے
سب مال پاس آنحضرتؐ کے اور پانچ حصے کیا اوسکو آپ نے سو تھا ایک حصہ اوسمین کا اوسدن قیمت بیس ہزار درہم کا اور تقسیم کیا آپ نے چار حصے کو اہل سریہ پر
اور تھا قیدیون مین فرات بن حیان پھر لایا گیا وہ اور کہا گیا اوس سے قبول کر تو اسلام کہ چھوڑ دینگے ہم تجکو تو مسلمان ہوا وہ اور بچ گیا قتل سے

بیان قصہ غزوہ احد کا

واقع ہوا یہ غزوہ ہفتے کے دن ساتوین تاریخ شوال کی شروع بتیسوین مہینے ہجرت سے اور خلیفہ کیا تھا آنحضرتؐ نے مدینے مین ابن ام مکتوم کو
کہا واقدیؒ نے جب کہ لوٹے کفار حاضرین بدر طرف مکے کے اور سب سامان اوس قافلے کا کہ لائے تھے اوسکو ابو سفیان شام سے
رکھا ہوا تھا دار الندوہ مین اور اسی طرح کیا کرتے تھے پہلے بھی سو نہ ہلایا اوسکو ابو سفیان نے اور نہ بانٹا بسبب غائب ہونے اہل قافلے
کے اور آئے سرداران قریش پاس ابو سفیان کے مثل اسود بن مطلب بن اسد اور جبیر بن مطعم اور صفوان بن امیہ اور عکرمہ بن ابی جہل

اور حارث بن ہشام اور عبد اللہ بن ابی ربیعہ اور حویطب بن عبد العزی اور حجیر بن ابی اہاب اور کہا ان سب نے ابو سفیان سے کہ جسقدر لائے ہو تم اس مال کو سو بند رکھ ہمکو کہتے ہیں تم یہ مال ہی اہل مکہ کا اور یہ بھی قریش کی ہی اور وہ خوشی دل سے خرچ کرتے ہین اسکو بیچ طیاری ایک بڑے لشکر کے بیچ مقابلے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور جانتے ہو تم اونکو کہ مارے گئے آبا اور ابنا اور باقی قبائل سے کہا ابو سفیان نے کیا راضی ہین قریش ساتھ اسکے کہا اونھون نے کہ ہان کہا ابو سفیان نے مین پہلے قبول کرتا ہون اس بات کو کہ خرچ کرون مال اپنا اسواسطے اور بنی عبد مناف ساتھ میرے ہین اور مین واللہ حیران و پریشان زیادہ ہون کہ مارا گیا بیٹا میرا حنظلہ بدر مین اور سردار میری قوم کے پھر رکھا رہا سب سامان یہان تک کہ مستعد ہوئے لوگ جانے پر احد کو پھر بیچا اوسکو اور رکھا اوس سبکو پاس ابو سفیان کے اور کہا گیا ہی کہ کہا قریش نے ابو سفیان سے بیچو سب مال اس قافلے کا پھر خرچ کرو نفع اوسکا سامان لشکر مین اور تھے اوس مین ہزار اونٹ اور مال پچاس ہزار دینار کا اور فائدہ لیتے تھے اپنی سوداگری مین دوگنے کا اور تھی جائے تجارت اونکی شام سے موضع غزہ کہ نکلتے تھے سوا اوسکے اور طرف اور بند کر رکھا تھا ابو سفیان نے سامان بنو زہرہ کا بسبب لوٹ آنے اونکے راہ بدر سے اور دیا مال مخرمہ بن نوفل اور اوسکے قریبوں کا اور بنی عبد مناف بن زہرہ کا سو انکار کیا مخرمہ نے قبول کرنے سے اوس اسباب کے یہانتک کہ دے سب مال بنی زہرہ کا اور گفتگو کی اس مقدمے کی اخنس سے پھر طلب کیا اوسنے مال بنی زہرہ کا کہا ابو سفیان نے لوٹ آئے وہ ساتھ سے قریش کے کہا اخنس نے کہا بھیجا تھا تو نے قریش کو کہ لوٹ آؤ بچا لیا ہمنے قافلے کو اور نہ نکلے تھے لوگ سوا اسکے اور کام کو سو لوٹ آئے ہم پھر لیا بنی زہرہ نے سامان اپنا اور لیا صفائی اہل مکہ نے اور اونھون نے کہ نہ تھی برادری اونکی اور قوت سب مال اپنا اوس مین سے کہا واقدی نے یہی روایت ظاہر زیادہ ہی کہ نکالا لوگون نے نفع مال کا واسطے لڑائی کے اور نازل ہوئی ان لوگون مین یہ آیت إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ فَسَيُنْفِقُونَهَا ثُمَّ تَكُونُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُونَ ○ ترجمہ جو لوگ کافر ہین خرچ کرتے ہین اپنے مال کہ روکین اللہ کی راہ سے سو ابھی اور خرچ کرین گے پھر آخر ہوگا انپر پچتاؤ اور آخر مغلوب ہونگے پھر جب مجتمع ہوئے لوگ روانگی پر تو صلاح کری اونھون نے کہ جاوین طرف قبائل عرب کے اور بلاوین اونکو اپنی مدد پر کہ پوجنے والے منات کے نہ بیٹھ رہینگے ہمارے ساتھ سے کہ وہ قریب ترین سب عرب کے ہمسے از روے رحم کے اور جو کہ تابع ہمارے ہین احابیش (عوام عرب ۱۲) سے سو متفق ہوئی رائے سب کی اسپر کہ بھیجین چار شخص کو قریش سے واسطے بلانے اور عرب کے اپنی مدد کو پس روانہ کیا اونھون نے عمرو بن عاص اور ہبیرہ بن وہب اور ابن زبعری اور ابو عزہ جمحی کو اور قبول کیا اون نے جانا اسواسطے اور انکار کیا ابو عزہ نے جانے سے اور کہا کہ احسان کیا ہی آنحضرتؐ نے مجھپر جان بخشی کا بدر مین اور قسم کھائی ہی مینے کہ نہ مددگار ہونگا کبھی اونکے دشمنون کا لیکن آیا پاس اوسکے صفوان بن امیہ اور کہا جانے کو پھر انکار کیا اوسنے اور کہا اقرار کیا ہی مینے آنحضرتؐ سے بدر مین کہ کبھی نہ مدد کرونگا اونکے دشمنون کی اور مین بہ نسبت اورونکے زیادہ پورا کرنے والا ہون اونکے وعدون کو کہ احسان کیا ہی اونھون نے مجھپر اور نہ احسان کیا سوا میرے کسی پر کہ قتل کیا اورونکو یا لیا اونسے فدیہ کہا اوس سے صفوان نے کہ چل تو ساتھ ہمارے اگر سلامت رہا تو تو دونگا مین تجکو مال سے جسقدر کہ چاہے تو اور اگر مارا گیا تو تو خبر گیری کرونگا مین تیرے اہل و عیال کی لیکن نہ مانا ابو عزہ نے یہانتک کہ ہوا دوسرا روز اور لوٹ گیا اوسکے پاس سے صفوان نامراد ہوکر پھر جب کہ ہوا دوسرا دن تو گیا پاس اوسکے دوبارہ صفوان اور جبیر بن مطعم اور کہا ابو عزہ سے صفوان نے پہلا کلام اور انکار کیا اوسنے تو کہا جبیر نے کہ نہ گمان کرتا تھا مین یہ کہ زندہ رہون یہانتک کہ آوے پاس تیرے ابو وہب واسطے کسی کام کے اور انکار کرے تو اوس مین سو یاد رکھ اس بات کو کہا ابو عزہ نے کہ چلتا ہون مین پھر چلا ساتھ سب عرب کے یہ کہتا ہوا

يَا بَنِي عَبْدِ مَنَاةَ الرُّزَّامِ	أَنْتُمْ حُمَاةٌ وَأَبُوكُمْ حَامِ
لَا تُسْلِمُونِي لَا يَحِلُّ إِسْلَامُ	لَا تَعِدُونِي نَصْرَكُمْ بَعْدَ الْعَامِ

یعنی اے بنی عبد منات رزام کے کہ صاحب غیرت ہو اور باپ تمہارا صاحب غیرت تھا مت اسلام لانے والا کہو مجکو کہ حلال نہین ہی اسلام

ذکر تو مجکو کہ مدد کرون تمہاری بعد اس سال کے پس چلے ساتھ اوسکے لوگ اور جمع کیا عرب کو اور سنا اہل ثقیف نے تو اکٹھا ہوئے وہ پھر جب کہ طیار ہوئے
سب چلنے کو تو اختلاف کیا قریش نے بیچ ہمراہ لیجانے عورتون کے مروی ہی کہ کہا صفوان نے لیچلو عورتون کو اور پہلے کرتا ہون مین اس کام کو
کہ وہ بہت مضبوطی ہو دلادینگی تمکو اور یاد دلادینگی کشتگان بدر کا کہ زمانہ اس غم کا قریب گذرا ہی اور ہم لوگ طلب کرتے ہین موت کو نہین چاہتے لوٹنا
طرف گھر کے یہان تک کہ لین عوض اپنا یا مرین اس کام مین کہا عکرمہ بن ابی جہل نے کہ قبول کیا مینے پہلے سب سے یہ کہنا تیرا اور کہا اسی طرح عمرو
بن عاص نے اور آئے یہ خبر سنکر نوفل بن معاویہ دئلی اور کہا ای جماعت قریش نہین یہ صلاح بہتر کہ لیجاو تم اپنے گھر بار کو لگے دشمنون کے نہین
بے ڈر مین تمہاری شکست سے پس شرمندہ ہوگے کسبب اپنی عورتون کے بولا صفوان کہ نہوگا ہرگز سوا اسکے پھر آیا نوفل پاس ابوسفیان
کے اور کہی اوسنے یہ بات تو شور کیا ہند بنت عتبہ نے کہ تو واسطے بچ رہا دن بدر کے اور پھر آیا طرف اپنے اہل و عیال کے جاوینگے ہم ضرور
لڑائی مین بیشک اور لوٹا دی گئین تھین عورتین جحفہ سے سفر بدر مین سو مارے گئے پیارے اوسدن کہا ابوسفیان نے کہ نہین خلاف کرتا مین قریش کا
مین ایک شخص ہون اونمین سے کرونگا مین جو کہ کرینگے وہ پس چلے لوگ ساتھ عورتون کے اور چلے ابوسفیان ساتھ دو عورتون کے کہ ایک ہند بنت عتبہ
ہین اور دوسری امیمہ بنت سعد بن وہب بن اشیم قبیلۂ کنانہ سے اور چلا صفوان بن امیہ بھی ساتھ دو عورتون کے کہ ایک برزہ بنت مسعود ثقفی ہی
والدہ عبداللہ اکبر کی اور دوسری بغوم بنت معذل کنانہ کی کہ وہ والدہ ہی چھوٹے عبداللہ بن صفوان کی اور لیکے چلے طلحہ بن ابی طلحہ اپنی بیوی سلافہ
بنت سعد بن شہید کی قبیلۂ اوس سے اور پیدا ہوئے اوس سے مسافع اور حارث اور کلاب اور جلاس یہ سب لڑکے طلحہ بن ابی طلحہ کے اور نکلے عکرمہ
ساتھ اپنی بیوی ام حکیم بنت حارث بن ہشام کے اور چلے حارث بن ہشام ساتھ اپنی بیوی کے جو فاطمہ بنت الولید بن مغیرہ ہین اور چلے عمرو
بن عاص ساتھ اپنی بیوی ہند بنت منبہ بن حجاج کے کہ وہ مان ہین عبداللہ بن عمرو بن عاص کی اور نکلے خناس بنت مالک بن مضرب ساتھ اپنے بیٹے
ابوعزیز بن عمیر عبدری کے اور چلے حارث بن سفین بن عبدالاسد ساتھ اپنی عورت رملہ بنت طارق بن علقمہ کے اور نکلا کنانہ بن علی بن ربیعہ بن عبدالعزی
ساتھ اپنی عورت ام حکیم بنت طارق کے اور نکلا سفیان بن عویف ساتھ اپنی عورت قتیلہ بنت عمرو بن ہلال کے اور چلے نعمان اور جابر دونون
بیٹے مسک الذیب ساتھ اپنی ماں خنیثہ کے اور چلا غراب بن سفیان بن عویف ساتھ اپنی عورت عمرہ بنت حارث بن علقمہ کے اور اسی نے اوٹھالیا تھا
نشان قریش کا جب کہ گر پڑا تھا وہ یہان تک کہ لوٹے قریش اپنے نشان کی طرف مروی ہی کہ گیا تھا سفیان بن عویف ساتھ دس بیٹون اپنے کے
اور جمع ہوئے بنی کنانہ آمادہ ہوکر اور تھے نشان اونکے جب کہ نکلے وہ مکے سے تین کہ بنایا تھا اونکو دار الندوہ مین ایک نشان اوٹھانے والا اوسکا
سفیان بن عویف تھا اور دوسرا نشان لشکر مین پاس ایک اور شخص کے اور تیسرا نشان پاس طلحہ بن ابی طلحہ کے اور کہا گیا ہی کہ نکلے قریش ساتھ ایک
نشان کے کہ اوٹھایا تھا اوسکو طلحہ بن ابی طلحہ نے کہا ابن واقد نے کہ یہی ثابت تر ہی نزدیک ہمارے اور چلے قریش درحالیکہ تین ہزار تھے وہ مع ان
لوگون کے کہ آملے اونسے اور تھے اونمین ثقیف کے سو آدمی کہ چلے تھے ساتھ سامان اور ہتھیارون بہت کے اور تھے اس لشکر مین دو سو گھوڑے
اور سات سو زرہین اور تین ہزار اونٹ پھر جب مستعد ہوئے روانگی پر تو لکھا عباس بن عبدالمطلب نے ایک خط اور مہر لگائی اوسپر اور اجورہ دار
کیا ایک شخص بنی غفار کا اور شرط کی اوس سے کہ جاوے تین دن مین طرف آنحضرتؐ کے اور مطلع کرے آپ کو کہ قریش روانہ ہوئے ہین آپ کی طرف
تین ہزار آدمیون سے اور دو سو گھوڑے اور سات سو زرہین اور تین ہزار اونٹون سے جکڑے ہوئے ہتھیارون مین سو آیا وہ غفاری
اور نپایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینے مین پھر گیا طرف قبا کے اور پایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دروازہ مسجد قبا پر کہ سوار ہوتے تھے حمار پر
پھر دیا آپکو وہ خط اور پڑھا اوسکو روبرو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ابی بن کعب نے اور پوشیدہ رکھا ابی نے مضمون اوسکا پھر تشریف لے گئے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سعد بن ربیع کے گھر مین اور فرمایا کیا گھر مین ہی کوئی کہا حاضر ہی سعد کیون نہین بیان کرتے آپ حاجت اپنی پھر بیان کیا
اوس سے آنحضرتؐ نے حال حضرت عباس کے خط کا کہنے لگے سعد کہ یا رسول اللہ مین امید وار ہون کہ ہوا سمین خیر اور کہنے لگے یہود مدینہ

اور منافق کہ نہیں آئی پاس محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ خبر کہ دوست رکھتے ہین بیاد رسکو پھر لوٹے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم طرف مدینے کے اور
پوشیدہ رکھی سعد نے وہ خبر پھر جب کہ نکلے انکے گھر سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو آئین بیوی سعد بن ربیع کی طرف سعد کے اور کہا اونسے کیا کہا تجھسے
آنحضرت نے کہا اونھون نے کیا ہی تجکو اوس بات سے نہین ہان تیری کہا اونکی بیوی نے کہ سنتی تھی مین آئین تمہاری یہہ بیان کریا اون باتون کو سعد نے
پس انا للہ پڑھا سعد نے اور کہا کہ نہ تھا مین کہ تو سنتی ہو اور مین باعث ہوا آنحضرت سے کہ مگر کہ بیان کرین آپ حاجت اپنی پھر پکڑی چوٹی اونکی
اور دوڑتے لائے اونکو کھینچ کر یہان تک کہ پایا آنحضرت کو بیل پر اور تھک گئی تھین وہ کہا سعد نے یا رسول اللہ میری عورت نے پوچھا مجھسے آپ کی
باتون کو سو چھپایا مینے اونکو پھر کہا اوسنے کہ سن لیا تھا مینے کلام آنحضرت کا پھر بیان کردین سب باتین آپ کی اور ڈرا مین یا رسول اللہ کہ ظاہر
اسمین سے کوئی بات تو گمان کرین آپ کہ ظاہر کیا مینے بھید آپ کا سو حکم کیا آنحضرت نے کہ چھوڑ دے اسکو اور مشہور ہوئی خبر لوگون مین آنے
قریش کی اور آیا عمرو بن سالم خزاعی ساتھ اپنے لوگون کے مکے سے چار دن مین اور دیکھا تھا لشکر قریش کو درحالیکہ تھے وہ مقیم ذی طوی مین اور
مطلع کیا آنحضرت کو اوس خبر سے پھر لوٹ گئے یہ طرف قریش کے اور ملے اونسے بطن رابغ مین پھر لوٹ گئے راہ سے اونکی بیعت چھوڑ کر پھر کہا
صبح کو ابو سفیان نے کہ واللہ یہ لوگ گئے پاس محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور خبر کی اونکو ہمارے آنے کی اور ڈرایا اونکو اور کہا اونسے عدد لشکر
ہمارے کا اب وہ درست ہو بیٹھے ہونگے اپنے قلعون مین پس نہین پاینگے ہم کوئی خیر اونسے کہا صفوان نے اگر نہ مقابل ہونگے وہ ہمسے نکل کر تو
کاٹ ڈالینگے ہم باغ کھجورون اوس و خزرج سے اور کر دینگے ہم اونکو محتاج بے مال کے کہ پھر نہ درست ہوگا حال اونکا کبھی اور اگر نکلین گے
وہ ہماری طرف تو ہم بنسبت اونکے بہت ہین اور زائد ہین ہتھیار ہمارے اونسے اور پاس ہمارے گھوڑے ہین کہ نہین یہ پاس اونکے اور ہم لڑینگے
اونسے بسبب کینہ اور عوض کے اور نہین کچھ کینہ اونکا ہماری طرف اور تھا ابو عامر فاسق کہ گیا تھا ساتھ پچاس آدمیون قوم اوس کے مکے کو جب کہ
آئے تھے آنحضرت طرف مدینے کے اور رہا تھا وہان ساتھ قریش کے اور طلب کیا تھا اپنی کل قوم کو پھر کہا اونسے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم باہر ہین چلو
ہمراہ میرے طرف قوم کے کہ پناہ دی ہے ہمنے اونکو اور برانگیختہ کرتا تھا قریش کو اور کہتا تھا اونسے کہ ہو تم حق پر اور جو لائے ہین آنحضرت وہ باطل ہے پھر جب کہ
گئے قریش جنگ احد کو تو گیا وہ وہان اور جب کہ چلے قریش احد کو تو چلا ساتھ اونکے اور کہتا تھا قریش سے کہ اگر پہلے آتا مین ساتھ تمہارے تو نہ خلاف کرتے تمسے
اوس مین کے دو شخص اور یہ ایک جماعت ہمراہ ہی میرے پچاس آدمیون کی میری قوم سے پس تصدیق کی اوسکی اون سبھون نے اور خواہش مند ہوئے قریش
اوسکی مدد پر اور چلین عورتین دف لیکر کہ برانگیختہ کرتی تھین مردون کو لڑائی پر اور یاد دلاتی تھین کشتگان بدر کو ہر منزل مین اور جب کہ مقام کرتے قریش
چشمے پر تو ذبح کرتے اون اونٹون سے کہ جمع کیے تھے قافلے سے سو کھاتے اونکو اور خرچ کرتے وہ کہ زاد راہ کی تھی سبکے مالون سے پھر جب کہ پہنچے
قریش ابوا مین تو صلاح کی آپسمین کہ لے چلے ہو تم عورتون کو ساتھ اپنے اور تردد ہے ہمکو اس باعث پس آؤ پہلے تاکہ نکال لین قبر کھود کر لاش حضرت والدہ
شریفہ آنحضرت کی کہا اگر پکڑ لی اونھون نے کوئی عورت ہماری تو کہین گے ہم یہ ہڈیان ہین تمہاری مان کی سو اگر ہونگے وہ نیکوکار رسا تھا اپنی مان کے
جیسا کہ گمان ہے اونکو تو فدیہ دینگے ہمکو اوس عورت کو واسطے لینے ہڈیون اپنی مان کے اور اگر نہ غالب آئے وہ ہماری کسی عورت پر تو قسم ہے کہ فدیہ لینگے ہم اوسے
ان استخوان بوسیدہ کا بہت مال اگر ہین وہ نیکوکار اور مشورت کی ابو سفیان نے اس باب مین اور عقلا سے قریش کے کہا اونھون نے مت ذکر کرو اس
بات کا کچھ کہ اگر کرینگے ہم یہ کام تو اوکھیڑ لینگے بنو بکر اور خزاعہ ہمارے مردون کو اور پہنچے جمعرات کو ذو الحلیفہ مین دسوین روز اپنی روانگی سے مکے کے
پانچوین تاریخ شوال کے شروع بتیسوین مہینے مین ہجرت سے اور تھے ساتھ اونکے تین ہزار اونٹ اور دو سو گھوڑے پھر جب کہ صبح کی اونھون نے
ذو الحلیفہ مین تو آئے دو سوار اور اوتارا اونکو موضع وطا مین اور بھیجے آنحضرت نے دو جاسوس اپنے انس اور مونس دونو بیٹے فضالہ کے پنجشنبہ
کی رات کو پس پیش آئے وہ قریش کے عقیق مین پھر ہمراہ چلے انکے یہان تک کہ اوترے موضع وطا مین پھر آئے یہ دونون پاس آنحضرت کے اور
خبر دی آپ کو اور زراعت کی تھی مسلمانون نے قریب مدینہ منورہ کے کہ اوسکو موضع عرض کہتے تھے اور وہ مابین وطا کے ہے اور احد کے [illegible]

اور اب نام اوس میدان کا حرصۃ البقل ہے جسکو ہندی مین باڑی کہتے ہین اور رہتے تھے وہان بنی سلمہ اور بنی حارثہ اور بنی ظفر اور بنی عبد الاشہل
اور تھا پانی اون لوگون ہرٹ مین که پانی دیتے تھے وہان سے کھیتون کو آسانی سے بھرے آئے پانی اوسکا بیچ نہرون قنایہ کے که کھودا تھا اوسکو حضرت معاویہ
بن ابی سفیان نے اپنی حکومت مین ہوئے آئے تھے مسلمان سامان اپنی کھیتی کا جمعرات کی شب کو مدینہ منورہ مین پھر آئے کفار اون کھیتون پر اور چھوڑ دیے
جانور اپنے چرنے کو اور کھوند ڈالا اسپ کھیتون کو اور تھے اسید بن حضیر کے موضع عرض مین جا بیس اونٹ که پانی پلاتے تھے اونسے اپنے بیچ کے کھیتون کو اور جو خفا
ہوئے تھے بسبب اپنے اونٹون اور خدمتگارون اور سامان زراعت اپنی کے اور چرایا کفار نے جمعرات کو شام تک پھر جمع کیے اونٹ اور کاٹ لی
باقی کھیتی اور کھلائی وہ خوب رات بھر اپنے گھوڑون کو پھر دوسرے دن جمعے کو چھوڑ دیے اوسمین اونٹ گھوڑے اپنے یہان تک که کر دیا اوس جگہہ کو بے بویا جو تا که
تھی اوسمین کچھ سبزی پھر جب اترے وہان کفار اطمینان سے اور رکھا نشان اور مطمئن ہوئے تو روانه کیا آنحضرت ﷺ نے حباب بن منذر بن جموح کو اونکی طرف
اور جاملے یہ اونمین اور اٹکل کی اونکے لشکر اور سامان کی اور بھیجا تھا اونکو پوشیدہ اور کہدیا تھا حباب سے که مت کہنا مجھسے حال درمیان مسلمانون کے
مگر تنہا دیکھکر پھر آئے وہ اور مطلع کیا آنحضرت ﷺ کو تنہائی مین اور پوچھا اونسے آنحضرت ﷺ نے که کیا دیکھا تمنے عرض کی اونھون نے که دیکھا مینے اونکو
یا رسول الله اپنی سمجھ مین تین ہزار که زیادہ یا کم ہونگے اس سے تھوڑا اور دو سو گھوڑے اور سات سو زرہین فرمایا حضرت ﷺ نے که کیا دیکھے تمنے ساتھ
اونکے کجاوے بھی کہا اونھون نے که دیکھا مینے عورتون کو کجاوون مین ساتھ دف اور طبل کے فرمایا حضرت ﷺ نے که اراده کیا ہی عورتون نے برانگیختہ کرنا
لوگون کا اور یاد دلانا کشتگان بدر کا اسی طرح آئی تھی مجکو خبر اونکی مت کہنا تو کچھ حال اونکا بس ہی ہمکو الله تعالی اور وہی اچھا کام بنانے والا ہی
پھر دعا کی اَللّٰھُمَّ بِکَ اَحُوْلُ وَبِکَ اَصُوْلُ یعنی ای خدا تیری مدد کے ساتھ مین جنبش کرتا ہون اور تیری ہی مدد سے حملہ کرتا ہون اور گئے
سلمہ بن سلامہ بن وقش جمعے مین اپنے کھیت کی طرف اور جب که پونہچے قریب عرض کے تو ملے اونکو طلیعہ کفار کے دس سوار اور دوڑے وہ پیچھے انکے
تو کھڑے ہوئے یہ آڑ پکڑ کر اور مارنے لگا اونکو تیر اور پتھر یہان تک که ہٹ گئے وہ پھر بعد لوٹ جانے اونکے کے گئے یہ سلمہ اپنے کھیت کو اور نکالی
وہان سے زرہ اور تلوار که گڑی ہوئی تھی کھیت کے ایک طرف پھر نکال لائے اوسکو جلدی سے اور آئے بنی عبد الاشہل مین اور کہا اپنی قوم سے جو
ماجرا گذرا تھا ساتھ کفار کے اور آئے تھے وہان کفار جمعرات کو پانچوین تاریخ شوال کے اور واقع ہوئی لڑائی ہفتے کو ساتوین تاریخ مین اور رہے
رات بھر سرداران اوس اور خزرج مثل سعد بن معاذ اور اسید بن حضیر اور سعد بن عباده ساتھ سامان اور جماعت کے شب جمعہ مسجد مین اوپر دروازے آنحضرت ﷺ
کے بخوف مشرکون کے اور پہرہ چوکی ہی مدینہ مین ہر جگہہ اوس رات صبح تک اور خواب دیکھا آنحضرت نے شب جمعہ مین پھر صبح کو جمع کیا آپ نے سب مسلمانون کو
اور خطبہ پڑھا اوسمین مروی ہی که بیٹھے آنحضرت منبر پر بس حمد و ثنا کی الله تعالی کی پھر فرمایا ای لوگو خواب دیکھا ہی مینے آج کی رات یہ که گویا ہون مین بیچ زرہ
مضبوط کے اور ٹوٹ گئی ہی تلوار میری پیچھلے کے پاس سے اور دیکھا مینے ذبح ہوتے ایک گائے کو پھر ذبح کیا مینے بعد اوسکے ایک دنبہ عرض کی
لوگون نے که یا رسول الله کیا تعبیر کی آپ نے اوسکی فرمایا آپ نے که وہ زرہ مضبوط مدینہ ہی بے فکر رہو اسمین اور ٹوٹنا میری تلوار کا پیچھلے سے یہ
ایک مصیبت ہی میری جان پر اور وہ گائے مذبوح شہید ہونا میرے اصحاب کا ہی اور پیچھے ذبح کرنا میرا دنبے کو وہ شکست دینا ہی فرقۂ کفار کا که مارینگے ہم اونکو
انشاء الله تعالی اور مروی ہی که ابن عباس سے فرمایا آپ نے ٹوٹنا میری تلوار کا یہ مارا جانا ہی کسیکا میرے اہل بیت سے اور مروی ہی که فرمایا آنحضرت ﷺ نے
که دیکھا مینے اپنی تلوار مین گرجانا پھر مکروه جانا مینے اوسکو سو وہ بیان تھا اوسکا که رنج پونہچا روے مبارک آنحضرت ﷺ کو پھر فرمایا آپ نے اصحاب سے که
مشورت دو مجکو اور پسند کیا آنحضرت ﷺ نے که نه نکلین باہر مدینے سے بخیال اس خواب کے اور آنحضرت ﷺ چاہتے تھے که موافقت کرین اپنے خواب اور
اپنی تعبیر کی که کہا اور اسی مجلس مین عبد الله بن ابی نے اور عرض کی که یا رسول الله اکثر ہم تھے جاہلیت مین بیچ مدینے کے اور رکھتے تھے عورتون اور
لڑکون کو ان گڑھیون مین اور جمع کر دیتے تھے پاس انکے پتھر پھر والله بسا اوقات مارتے رہے ہین عیال اور اطفال ہمارے پتھر مینا پھر کے دشمنون
اور کچھ بنا ہی کر لیتے تھے ہم مدینے کی ہر طرف سے موہرا کہا تھا مثل قلعے کے اور مارتے تھے لڑکے اور عورتین پتھر ٹیلون سے اور ٹیلون سے

اور لڑتے تھے ہم تلواروں سے کوچوں میں یارسول اللہ شہر ہمارا مضبوط ہے نہ غالب آیا ہمپر کوئی کبھی اور نہ باہر گئے ہم کبھی طرف دشمنوں کے مگر شکست
ہوئی ہمکو اور نہ چڑھ آیا ہمپر کوئی مگر خوار اور ذلیل اور مارا گیا پس چھوڑ دو انکو یارسول اللہ اگر مقیم رہینگے وہ تو رہینگے برے حال میں نامراد اور نہ چلے
جاوینگے نامراد مغلوب ہو کر یارسول اللہ منظور کریں آپ صلاح میری اس امر میں اور جان لیجیے کہ ورثہ پونہچا ہے مجکو اس مشورت کا میرے بزرگوں سے
کہ ہم میں صاحب عقل تھے اور تجربہ کار جنگ کے پھر پسند کی حضرت نے صلاح ابن ابی کی اور یہی رائے اکابر صحابہ کی تھی مہاجرین اور انصار سے
فرمایا آنحضرتؐ نے کہ رہو مدینے میں اور کرو عورتوں اور لڑکوں کو ٹیلوں اور بلند جگہوں میں کہ اگر آوینگے وہ ہمپر تو لڑینگے ہم اونسے کوچوں میں کہ ہم خوب
جانتے ہیں راہیں یہاں کی اور مارینگے اونکو تیر اور پتھر اوپر سے گڑھیوں اور ٹیلوں کے اور کوچہ بندی کی مدینے کی ہر طرف سے کہ ہو گیا مضبوط مانند
قلعے کے پھر عرض کی اون نوعمر جوانوں نے کہ نہ حاضر ہوئے تھے بدر میں باہر چلنے کی طرف دشمنوں کے آنحضرتؐ سے اور خواہش کی شہادت اور لڑنے کی
دشمنوں سے میدان میں اور کہا لے چلیے ہمکو اونکی طرف پھر تائید کی انکی اکثر معمر اصحابوں نے کہ صاحب عقل تھے مثل حضرت حمزہ اور سعد بن عبادہ
اور نعمان بن مالک بن ثعلبہ وغیرہ کے جماعت اوس اور خزرج سے کہ خوف ہے ہمکو یارسول اللہ اس بات کا کہ گمان کریں ہمکو دشمن کہ ڈر گئے ہم
باہر نکلنے سے اونکے مقابلے میں بسبب نامردی کے کہ ہو گا یہ سبب اونکی جرأت کا ہمپر اور تھے آپ بدر میں تین سو آدمیوں سے پس فتح مند کیا
آپ کو اللہ تعالی نے اونپر اور ہم آج بہت لوگ ہیں اور آرزو رکھتے ہم اس دن کی اور دعا کیا کرتے تھے اللہ سے اسکی تحقیق لے آیا ہے اونکو
اللہ تعالی ہمارے آنگن میں پھر جب دیکھا آنحضرتؐ نے الحاح اور خواہش اونکی باہر چلنے کو تو نہ پسند کیا اسکو اور طیار ہو آئے تھے وہ لوگ
ہتھیاروں میں اور پھرتے تھے مانند شیروں کے اور عرض کی مالک بن سنان نے کہ وہ باپ ہیں ابی سعید خدری کے یارسول اللہ ہم لوگ
واللہ درمیان دو خوبیوں کے ہیں یا تو فتح دیگا ہمکو اللہ تعالی دیر تو یہی مراد ہماری ہے ذلیل کریگا اونکو اللہ تعالی واسطے ہمارے تو ہو جاویگا
یہ واقعہ مثل واقعۂ بدر کے اور دوسرا یہ کہ اللہ تعالی روزی کریگا ہمکو شہادت واللہ یارسول اللہ نہیں پرواہ ہمکو کوئی انمین کی کہ ہووے بیشک
دونوں صورتوں میں خیر ہے واسطے ہمارے کہا راوی نے نہیں پونہچی ہمکو یہ خبر کہ آنحضرتؐ نے کچھ جواب دیا ہو اوسکا یا التفات کیا ہو اوسکی طرف
پھر ہٹ گئے وہ پیچھے خاموش ہو کر اور بولے حضرت حمزہ کہ قسم ہے اوس ذات پاک کی کہ اوتارا اوسنے آپ پر قرآن کو نہ کھاؤنگا میں آج کھانا یہاں تک
کہ لڑوں میں اونسے تلوار سے باہر شہر کے اور کہا گیا ہے کہ تھے حضرت حمزہ اوس دن جمعے کے روزہ دار اور تھا روزہ اوسکا دن ہفتے کے بھی پھر لڑے
وہ حالت روزہ میں اور کہا نعمان بن مالک بن ثعلبہ نے جو بھائی بنی سالم کے تھے کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ گائے ذبح
شہدا تمہارے ہیں اصحاب سے اور میں ہوں میں انمیں سے سو مت محروم رکھو مجکو آپ جنت سے قسم ہے اوسکی کہ نہیں کوئی معبود سوا اوسکے البتہ
داخل ہونگا میں اوسمیں فرمایا رسول خدا نے کہ بسبب کس چیز کے عرض کی اونھوں نے کہ میں دوست رکھتا ہوں اللہ اور رسول کو اور نہیں بھاگتا
دن لڑائی کے فرمایا آنحضرتؐ نے کہ سچ کہا تو نے سو شہید ہوئے وہ اوس دن اور کہا ایاس بن اوس بن عتیک نے یارسول اللہ ہم لوگ قبیلۂ بنی عبد الاشہل
کے ہیں عبارت گائے مذبوح سے امیدوار ہیں ہم یارسول اللہ کہ ذبح کریں ہم لوگوں کو اور ذبح کریں وہ ہمکو پھر جاویں ہم طرف جنت کے اور جاویں وہ طرف دوزخ کے
اور باوجود اس بات کے یارسول اللہ نہیں پسند مجکو کہ لوٹ جاویں قریش طرف اپنی قوم کے اور کہیں یہاں گھیر رکھا ہمنے آنحضرتؐ کو گڑھیوں اور ٹیلوں میں
یثرب کے اور ہو یہ باعث دلیری قریش کا اور روند ڈالی ہے اونھوں نے کھیتی ہماری اب جب تک کہ نہ اوٹھاویں ہم اونکو موضع مرض سے تو نہ
بوئی جاویگی وہ اور تھے ہم یارسول اللہ ایام جاہلیت میں کہ آتے تھے عرب ہمپر پس نہیں طمع رکھتے تھے ہمسے اس بات کی یہاں تک کہ
جاتے ہیں ہم اونکی طرف ساتھ تلواروں کے اور ہٹا دیتے اونکو اپنے مقابلے سے اب ہم آپکے وقت میں مستحق زائد ہیں کہ مدد کی ہماری اللہ تعالی نے
بسبب آپکے اور جان لی ہمنے جگہہ جانے اپنے کی مت بند کریں آپ ہمکو ہماری گڑھیوں میں اور کہا خیثمہ ابو سعد بن خیثمہ نے کھڑے ہو کر
یارسول اللہ قریش نے مدت ایک سال میں جمع کیے ہیں لشکر اور بلایا ہے عرب کو اطراف سے اور اپنے توابع کو احابیش وغیرہ سے پھر آئے ہیں ہمپر

چڑھکر ساتھ گھوڑون اور اونٹون کے اور اوترے ہین ہمارے میدان مین اور گھیر لیا چاہتے ہین ہمکو ہمارے گھرون مین پھر لوٹ جاوینگے بےزخمی ہوئے تو ہوگا یہ سبب انکی دلیری کا ہمپر یہانتک کہ لوٹ مار کرینگے ہمپر اطراف سے اور کرینگے ہمپر جاسوس اور نگہبان اور باوجود اسکے کہ کرچکے ہین یہ ساتھ ہماری کھیتی کے اور دلیر ہونگے ہمپر عرب ہمارے اطراف کے جب کہ دیکھینگے ہمکو کہ نہین مقابل ہوتے ہم اونسے نکلکر اور نہین اوٹھاتے ہم اونکو اپنی زراعت سے اور امید ہی کہ اللہ تعالی عنقریب غالب کرے ہمکو اونپر کہ یہ عادت اسکی چلی آئی ہی واسطے ہمارے اور اگر ہو صورت دوسری پس شہادت ہی بیشک رہ گیا مین واقعۂ بدر مین درحالیکہ تھا مین حریص اسپر اور پہنچا حرص میری اس مرتبے کو کہ جھگڑا مین اپنے بیٹے سے واسطے جانے کے لیکن نکلا حصہ اوسکا قرعے مین اور روزی ہوئی اوسکو شہادت اور تھا مین حریص شہادت کا اور دیکھا مینے اوسکو خواب مین صبح کو آجکی شب کی اچھی صورت مین کہ کھاتا ہی میوے جنت کے اور پیتا ہی پانی وہان کا اور کہتا ہی مجھسے کہ حق ساتھ ہمارے ہو آمل تو مجھسے جنت مین بیشک پایا مینے جو وعدہ کیا تھا مجھسے میرے رب نے حق اور سچا اور واللہ یا رسول اللہ صبح کی مینے شوق مین اوس سے ملنے کے جنت مین اور بڑی ہوئی عمر میری اور پتلی ہوئین ہڈیان میری پس مشتاق ہون مین ملنے کا اپنے مولی سے دعا کرو اب اللہ سے کہ روزی کرے مجکو شہادت اور ملاوے مجکو سعد سے جنت مین پس دعا دی اسواسطے اونکو آنحضرتؐ نے اور شہید ہوئے جنگ احد مین اور کہا انس بن قتادہ نے یا رسول اللہ یہ لڑائی ایک کام ہی دو نیکیون مین یا شہادت یا غنیمت اور فتح اونکے قتل سے فرمایا آنحضرتؐ نے خوف ہی مجکو تمھاری شکست سے کہا راویون نے پھر جب کہ ٹھانا کسینے سوا باہر چلنے کے تو نماز پڑھی آپ نے جمعے کی ساتھ جماعت کے پھر وعظ فرمایا لوگون کو اور حکم کیا اونکو سعی اور کوشش کا اور خبر دی اونکو فتح کی بسبب صبر کے سو خوش ہوئے لوگ بسبب اسکے کہ مطلع کیا اونکو آنحضرتؐ نے ساتھ مقابلے دشمنون کے اور مکروہ جانا اس باہر جانے کو بہت لوگون نے اصحاب آنحضرتؐ سے پھر طیاری کا حکم دیا آپ نے اصحاب کو واسطے مقابلے دشمنون کے پھر نماز عصر پڑھی آپ نے ساتھ جماعت کے اور جمع ہوگئے تھے لوگ اور آگئے تھے اہل عوالی اور کردیا تھا عورتون کو اونچی جگہون مین اور حاضر ہوا قبیلہ بنی عمرو بن عوف مسلح ہوکر پھر گئے آنحضرتؐ اپنے گھر مین اور ساتھ آپ کے حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما اور عمامہ باندھا اونھون نے آنحضرتؐ کے اور پہنائے کپڑے لڑائی کے اور صف باندھی لوگون نے آپ کے حجرے سے منبر تک بانتظار آپ کے آنے کے اور آئے وہان سعد بن معاذ اور اسید بن حضیر اور کہا اونھون نے لوگون سے کہ کہین تمنے آنحضرتؐ سے یہ باتین اور تنگ کیا آپ کو واسطے باہر چلنے کے اور حال یہ کہ حکم اوترتا ہی اونپر آسمان سے چھوڑو اس کام کو اونکی رائے پر اور متابعت کرو اونکے حکم کی اور جسمین دیکھو خواہش اور خوشی اونکی فرمانبرداری کرو اوسکی سو مشغول تھے لوگ اس حال مین اور بعضے کہتے تھے مثل قول سعد کے اور بعضے طیار تھے سامان مین اور بعضے ناپسند رکھتے تھے باہر جانے کو کہ ناگاہ نکل آئے آنحضرتؐ مسلح ہوکر پہنے ہوئے زرہ اور ڈالے ہوئے پرتلہ چمڑے کا کہ رہا وہ بعد اسکے پاس آل ابی رافع کے جو مولی تھے آنحضرتؐ کے اور لٹکائی اوسمین تلوار پھر جب نکلے آنحضرتؐ اس طرح سے تو نادم ہوئے سب لوگ اپنی باتون سے اور کہا کوشش کرنے والون نے واسطے چلنے کے کہ نہ لازم تھا ہمکو سعی کرنا واسطے باہر چلنے کے آنحضرتؐ سے اور تکرار کرنا اوس کام مین کہ پسند تھا آپکو خلاف اوسکا اور شرمندہ کیا اونکو عقلا نے کہ جو پسند رکھتے تھے رہنا مدینہ منورہ کا اور عرض کی سب نے کہ یا رسول اللہ لائق تھا ہمکو کہنا خلاف مرضی آپ کے کریے جو پسند آئے اور نہ سزاوار تھا ہمکو باعث ہونا آپ کے چلنے پر اور اصل حکم اللہ تعالی کا ہی پھر آپ کا فرمایا آپ نے کہ کہی تھی مینے تمسے یہ بات لیکن نہ مانا تمنے اب لائق نہین نبی کو کہ اوتارے سامان جنگ کا بعد پہننے کے یہانتک کہ فیصلہ کرے اللہ تعالی درمیان اوسکے اور درمیان دشمنون کے اور دستور پہلے انبیا کا تھا کہ نہین اوتارتے تھے سامان جنگ بعد پہننے کے یہانتک کہ فیصلہ کردیتا اللہ تعالی درمیان اونکے اور دشمنون کے پھر فرمایا آنحضرتؐ نے کہ خیال رکھو میرے کہنے کا اور متابعت کرو میرے حکم کی اب چلو ساتھ نام اللہ تعالی کے کہ فتح ہی تمکو اگر صبر کروگے تم روایت ہی کہ وفات ہوئی جمعے مین مالک بن عمرو نجاری کی پھر جب کہ نکلے آنحضرتؐ مسلح ہوکر تو حاضر تھا جنازہ اونکا اور نماز پڑھی اونپر آنحضرتؐ نے پھر سوار ہوئے اپنے گھوڑے پر اور چلے طرف احد کے مروی ہی کہ عرض کی آپ سے راہ مین احد کی جبال بن سراقہ نے کہ یا رسول اللہ کہا گیا ہی مجھسے کہ مین شہید ہونگا کل کو

اور وہ سانس لیتے تھے ہچکیون کی سی تو رکھا اونکے سینے پر آپ نے دست مبارک اپنا اور فرمایا کیا نہین سب نے مانگ کل پھر منگوائے آپ نے تین برچھے اور بنائے
تین نشان اور دیا نشان جماعت اوس کا اسید بن حضیر کو اور نشان خزرج کا حباب بن منذر بن جموح کو اور نزدیک بعض کے سعد بن عبادہ کو اور دیا نشان
مہاجرین کا حضرت شیر خدا علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کو اور نزدیک بعض کے مصعب بن عمیر کو پھر سوار ہوئے اپنے گھوڑے پر اور لٹکائی کاندھے پر
کمان اور لیا ہاتھ مین برچھا اور پوری اوس دن برچھے کی تھی پشت سے اور مسلح تھے سب مسلمان اور تھے سو زرہ پوش جب کہ چلے آنحضرت سوار ہو کر تو چلے
دونون سعد روبرو آپ کے دوڑتے ہوئے زرہ پہن کر کہ وہ دونو سعد بن عبادہ اور سعد بن معاذ تھے اور باقی لوگ داہنے بائین تھے آپ کے یہان تک کہ
چلے آپ اوپر راہ بدایع کے پھر طرف زقاق الحسنی کے یہان تک کہ آئے موضع شیخین مین کہ وہ دو ٹیلے تھا اور رہتے تھے وہان زمانہ جاہلیت مین ایک بوڑھا اندھا
اور دوسری اندھی بوڑھی عورت کہ باتین کیا کرتے تھے وہان وہ دونون سو نام ہوا اون ٹیلون کا اطمان الشیخین یہان تک کہ پہونچے طرف سرے ٹیلے کے
اور دیکھا آپ نے پھر کر طرف ایک جماعت خشناک کے پیچھے سے کہ اونمین شور تھا اور پوچھا آپ نے کہ کون ہین یہ لوگ عرض کی لوگون نے کہ یا رسول اللہ لوگ
ہین حلیف ابن ابی کے جماعت یہود سے فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ نہین سزاوار مدد لینا اہل شرک سے اوپر اہل شرک کے پھر اوس موضع شیخین پر حاضری لی
آپ نے لشکر کی اور دیکھا لڑکون کو کہ وہ عبد اللہ بن عمر اور زید بن ثابت اور اسامہ بن زید اور نعمان بن بشیر اور زید بن ارقم اور براء بن عازب اور اسید بن ظہیر اور عرابہ بن اوس
اور ابو سعید خدری اور سمرہ بن جندب اور رافع بن خدیج تھے پس لوٹا دیا آپ نے اونکو کہا رافع بن خدیج نے کہ جب لوٹایا آنحضرت صلعم نے کم عمرون کو
تو کھڑا رہا مین دیر تک سامنے کہا ظہیر بن رافع نے یا رسول اللہ یہ رافع بن خدیج تیر انداز ہے پھر اجازت دی مجکو آنحضرت نے ساتھ چلنے کی پھر جب کہ
ساتھ لیا مجکو تو کہا سمرہ بن جندب نے واسطے اپنے ربیب کے جو مری بن سنان تھا اور نکاح کیا تھا سمرہ کی مان سے مری بن سنان نے کہ ای باپ میرے
اجازت دی ہے ساتھ چلنے کی آنحضرت نے رافع کو اور لوٹا دیا مجکو اور مین گرا دیتا ہون رافع کو کشتی مین تو عرض کی مری بن سنان حارثی نے کہ یا رسول اللہ
لوٹا دیا آپ نے میرے لڑکے کو اور ہمراہ لیا رافع کو اور بیٹا میرا پچھاڑتا ہے کشتی مین رافع کو پھر کشتی کرائی آنحضرت نے اون دونون کی اور پچھاڑا سمرہ نے
رافع کو پھر اجازت دی ہمراہی کی آنحضرت نے سمرہ کو بھی اور تحسین ہان اونکی قبیلہ بنی اسد کی اور آیا ابن ابی پس اوترا ایک جانب مین لشکر کے ساتھ اپنے
لوگون کے تو کہنے لگے حلفا اوسکے اور منافقین ابن ابی سے کہ کہا تھا تو نے آنحضرت سے مشورہ خیر خواہی کا واسطے نہ باہر چلنے کے اور متفق ہوئی رائے
اونکی تیری رائے سے پھر نہ مانا کہنا تیرا اور قبول کیا کہنا اون نوجوانون کا جو ساتھ اونکے ہین سو ظاہر کیا نفاق اور دھوکا اپنا اوسنے اور شب گذاری آنحضرت
نے شیخین مین اور رات کی ابن ابی نے اپنی جماعت مین اور فارغ ہوئے آنحضرت ملاحظۂ لشکر سے اور ڈوبا آفتاب پھر اذان دی بلال نے مغرب کی اور
نماز پڑھی آنحضرت نے ساتھ اصحاب کے پھر اذان ہوئی عشا کی اور نماز پڑھی آپ نے جماعت کی اور آنحضرت اوترے تھے قبیلہ بنی نجار مین اور مقرر کیا
آپ نے حفاظت لشکر پر محمد بن مسلمہ کو ساتھ پچاس آدمیون کے کہ پھرین گرد لشکر کے یہان تک کہ واقع ہوئی تاریکی رات کی لشکر اسلام وغیرہ پر
اور دیکھا مشرکون نے آنحضرت کو تاریکی شب مین اور یہ کہ اوترے ہین موضع شیخین مین تو جمع کیا اپنے لوگون کو اور مقرر کیا اپنی حفاظت پر عکرمہ بن ابی جہل کو
ساتھ چند سوار ان مشرکین کے کہ بولتے تھے گھوڑے اونکے اور آتے تھے پاس تک موضع حرہ کے لیکن بسبب ڈر کے نہین چڑھتے تھے حرہ پر کہ تھے وہان
محمد بن مسلمہ اور کہا تھا اوس شب آنحضرت نے بعد نماز عشا کے کہ کون حفاظت کریگا میری آج کی رات سو کھڑا ہوا ایک شخص اور کہا اوسنے کہ مین فرمایا آپ نے
کہ کون ہے تو کہا اونھون نے مین ذکوان بن عبد قیس ہون فرمایا آپ نے کہ بیٹھ جا پھر فرمایا آپ نے کون حفاظت کریگا میری آج کی رات پھر کھڑا ہوا
ایک شخص اور کہا اوسنے مین فرمایا آنحضرت نے کون ہے تو کہا اوسنے مین ابو سبع ہون فرمایا آپ نے کہ بیٹھ جا پھر فرمایا آپ نے کہ کون حفاظت کریگا
میری آج پھر کھڑا ہوا ایک شخص فرمایا آپ نے کون ہے تو کہا اوسنے مین ابن عبد قیس ہون فرمایا آپ نے کہ بیٹھ جا پھر خاموش رہے کچھ دیر پھر فرمایا آپ نے
کہ کھڑے ہو تم تینون پس کھڑے ہوئے ذکوان بن عبد قیس اور فرمایا آپ نے کہ کہان ہین دونون ساتھی تیرے عرض کی ذکوان نے کہ مین ہی یا رسول اللہ
جواب دیتا تھا آپ کو ہر بار فرمایا آپ نے کہ جا حفاظت کر نگہبانی کرے تیری اللہ تعالی پھر پہنا اونھون نے زرہ اور خود اپنا اور لی تیغ و سپر اور پھرنے لگے

لشکر مین اوس رات اور کہا گیا ہی کہ نگہبانی کی اونھون نے فقط آنحضرت کی اور نہ ہٹے آپ کے پاس سے اور سو رہے آنحضرت آرام سے پھر آخر شب کو
فرمایا آنحضرت نے کہان ہین لوگ راہ بتانے والے کہ لے جاوین ہمکو کفار پر قریب کی راہ سے تو کھڑے ہوئے ابو خثیمہ حارثی اور عرض کی مین لیچلونگا یا رسول اللہ
اور نزدیک بعض کے اوس بن قیظی تھے اور نزدیک بعض کے محیصہ اور ثابت تر نزدیک ہمارے ابو خثیمہ ہین پھر سوار ہوئے آنحضرت اپنے گھوڑے پر اور
لے چلے وہ آپ کو قبیلہ بنی حارثہ مین سے اور بعد اوسکے چلے راہ اموال کی سے یہانتک کہ داخل ہوئے چار دیواری مین مربع بن قیظی حارثی کی اور
تھا وہ منافق نابینا اور جب کہ داخل ہوئے آنحضرت اور اصحاب اونکے چار دیواری مین تو کسا اوسنے خاک پڑے اونکے مونہہ پر اور کہا اگر ہوتے تم
رسول اللہ کے تو نہ گھستے میرے کھیت مین پھر ماری کمان اپنی اوسکے سر پر سعد بن زید اشہلی نے کہ پھٹ گیا سر اوسکا اور بہنے لگا خون سوغصے ہوئے
سعد پر بعض بنی حارثہ اور کہا اونھون نے یہ بسبب عداوت تمھاری کے ہی ای بنی عبد الاشہل کہ نہین چھوڑتے تم اوسکو ہرگز جسے بولے اسید بن حضیر
کہ نہین باعث اسکا عداوت قسم ہی اللہ تعالی کی ولیکن باعث تمھارے نفاق کا ہی واللہ اگر جانتا مین کہ کیا پسند ہی آنحضرت کو اس امر مین تو بیشک مارتا مین
گردن اوسکی اور گردن اسکے طرفدارون کی پھر خاموش ہو رہے سب لوگ اور آگے بڑھے آنحضرت اور درمیان روانگی کے ہلائی دُم اپنی گھوڑے نے
ابو بردہ بن نیار کے کہ اٹک گیا اوسمین میان اونکی تلوار کا اور کھنچ آیا یہانتک کہ برہنہ ہوگئی وہ تلوار تو فرمایا آنحضرت نے کہ ای تلوار والے میان کر اپنی تلوار کو
گمان ہی مجکو کہ کھینچیگی بہت تلوارین اور دوست رکھتے ہین آپ فال کو اور برا جانتے ہین شگون کو اور پہنی تھی آپ نے موضع شیخین مین ایک زرہ پھر پہنی دوسری
آکر احد مین اوپر اوسکے اور رکھی کلاہ آہنی اور اوپر مغفر کے پھر جب چلے آپ شیخین سے تو مشرکین آراستہ ہوئے جنگ پر یہانتک کہ جا پہونچے ہی ساتھ
ارض ابن عامر کے اور جب پہونچے آنحضرت احد مین اوس جگہہ جو مشہور ہی اب ساتھ قنطرہ کے تو وقت ہوا نماز صبح کا اور دیکھتے تھے آنحضرت مشرکون کو
سو حکم کیا بلال کو اذان کا اور اذان اور تکبیر کہی اونھون نے اور نماز پڑھی سبنے جماعت سے اور لوٹ گیا یہین سے ابن ابی ساتھ اپنے لوگون کے
کہ تھا آگے اونکے مانند شتر مرغ کے پھر چلے پیچھے اونکے عبد اللہ بن عمرو بن حرام واسطے لوٹا لانے کے اور پکارا کہ یاد دلاتا ہون مین تمکو اللہ اور رسول اور دین
اور تمھارے قول اور اقرار کو کہ دور کرو مسلمانون سے وہ برائی کہ بچاتے ہو اوس سے اپنی جان کو اور مال کو اور اہل و عیال کو تو کہا ابن ابی نے کہ نہین یقین مجکو
جنگ کا تمسے لیکن اگر متابعت کرو تم میری رائے کی ای ابو جابر تو بیشک پھر آوین ہم تحقیق چلے گئے اہل رائے و تدبیر اور ہم مددگار ہین آنحضرت کے مدینے
مین اور نہ مانا کہنا میرا باوجود مشورہ دینے میرے کے اور مانی بات نو عمر لڑکون کی پھر جب کہ نہ لوٹی جماعت عبد اللہ بن ابی کی اور لوٹ گیا یہانتک کہ داخل ہوا
مدینہ منورہ کی گلیون مین تو کہا ابو جابر نے کہ دور کرے تمکو اللہ تعالی بھلائی سے بیشک اللہ تعالی عنقریب بے پروا کردیگا اپنے نبی اور مسلمانون کو تمھاری
مدد سے اور گیا ابن ابی درحالیکہ کہتا تھا نہ مانا کہنا میرا اور مانی بات نو عمرون کی پھر دوڑتے آئے عبد اللہ بن عمرو بن حرام طرف آنحضرت کے درحالیکہ
برابر کرتے تھے آپ صفوف کو پھر جب کہ شہید ہوئے اصحاب آنحضرت کے تو خوش ہوا ابن ابی اور لگا اترانے کہ مخالفت کی میری اور مانا کہنا بے عقلون کا
پھر صفین باندھین آنحضرت نے اور مقرر کیے پچاس تیرانداز کوہ عینین پر اور افسر کیا انکا عبد اللہ بن جبیر کو اور کہا بعضون نے سعد بن ابی وقاص کو
لیکن ثابت تر ہونا عبد اللہ بن جبیر کا ہی اور درست کی آپ نے صف اصحاب کی درحالیکہ کیا احد کو پشت پر اور روبرو مدینہ منورہ کر اور کیا کوہ عینین کو
اولٹی طرف اپنے پس آگے آئے مشرک درحالیکہ پیٹھ کی تھی مدینے کو اور مونہہ طرف احد کے اور نزدیک بعض کے تھا عینین بجانب پشت آنحضرت کے
اور پشت پر تھا آفتاب بھی اور مونہہ کیا تھا طرف سورج کے کفار نے لیکن پہلا قول ثابت تر ہی نزدیک ہمارے کہ تھا احد پشت پر آپ کی اور مدینہ روبرو
اور ایک روایت مین ہی کہ جب پہونچے آنحضرت قریب احد کے اور وہ لوگ مقیم تھے پاس عینین کے تو کیا آپ نے احد کو پشت پر اور منع کیا کہ نہ لڑنا
کوئی بے میری اجازت کے پھر جب سنی یہ بات عمارہ بن یزید بن سکن نے تو کہا کیا چروا دون مین کھیت اپنے بیٹے مقتول کا اور آئے اسی حال مین
مشرکین صف باندھے ہوئے اور تھے افسر اونکی میمنہ کے خالد بن ولید اور افسر میسرہ کے عکرمہ بن ابی جہل اور تھے اونکے دونون بازؤن پر دو سو
سوار اور تھے افسر اونکے سوارون کے صفوان بن امیہ اور کہا گیا ہی کہ عمرو بن عاص اور افسر تیراندازون پر عبد اللہ بن ابی ربیعہ اور تھے وہ شخص

اور دیا بڑا نشان طلحہ بن ابی طلحہ کو اور نام ابی طلحہ کا عبد العزی بن عثمان بن عبد الدار بن قصی ہی اور پکار دیا اوس دن ابو سفیان نے کہ ای اہل عبد الدار تم
جانتے ہین کہ تم مستحق زائد ہو ہمسے واسطے نشان کے بیشک پہنچ پونہچا ہمکو بدر مین بسبب تمہارے نشان کے اور حاصل ہوئی تکلیف لوگون کو بسبب
نشان کے مضبوط رکھنا اور خوب حفاظت کرنا نشان کی اور چھوڑ دو واسطے ہمارے کہ ہم لوگ طالب مرگ ہین بیچ طلب کرنے کینے پھیڑنے کے اور کہا
ابو سفیان نے کہ جب گرجاتا ہی نشان تو نہین ثابت قدم رہتے لوگ تو غصے ہوئے اوسکے اس کلام سے بنی عبد الدار اور کہا ہم نہین دینے والے
نشان اپنا اور کہا ان باتون سے لیکن خبرداری اسکی پس عنقریب دیکھ لیگا تو ہم اوسکو اور گھیر لیا نشان ہر طرف سے جماعت بنی عبد الدار نے ساتھ
برچھون کے اور کہین ابو سفیان کو بری باتین کہا ابو سفیان نے بناتے ہین ہم ایک نشان اور تو بولے بنی عبد الدار کا اوٹھا دیگا اوسکو بھی ایک شخص
ہمارا اور نہوگا کبھی اوٹھانے والا اوسکا کوئی سوا ہمارے اور پھر ناشروع کیا آنحضرت نے پیادہ کہ برابر کرتے تھے صفین اور کھڑا کرتے تھے لوگون کو
مقام جنگ پر اور فرمانے لگے بڑھو ای فلانے اور پیچھے ہٹ ای فلانے یہان تک کہ جب دیکھتے آپ نکلا ہوا کاندھا کسیکا تو پیچھے کرتے اوسکو اور سیدھا
کرتے تھے آپ لوگون کو جیسے کہ برابر کرتا ہی کوئی تیرون کو یہان تک کہ جب برابر ہوئین صفین تو پوچھا آپ نے کہ کون ہی نشان بردار لشکر کون کا تو عرض کی گئی
کہ بنی عبد الدار فرمایا آپ نے کہ ہم مستحق زائد ہین وفاداری مین اونسے کیا تھین مصعب بن عمیر کہا اونھون نے حاضر ہون مین یہ فرمایا آپ نے کہ لو
نشان کو سو لیا نشان مصعب نے اور کھڑا کیا اوسکو آگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر کھڑے ہوئے آپ اور خطبہ پڑھا فرمایا ای لوگو وصیت
کرتا ہون مین تمکو اوس بات کی کہ وصیت کی اوسکی مجکو اللہ تعالی نے اپنی کتاب مین ساتھ عمل کرنے کے اپنی طاعت پر اور منع کرنے کے سے ساتھ اپنے
محارم کے پھر تم لوگ آج مانند اجر اور حاصل کے ہو واسطے اوس شخص کے کہ یاد کیے اوسنے گناہ اپنے پھر روکا اپنے نفس کو امید نفع اوپر صبر اور یقین
اوسکی اور خوشی کے بیشک جہاد دشمنون سے سخت ہی رنج اوسکا کم ہین صبر کرنے والے اوسپر مگر وہ شخص کہ ارادہ کرے اوسکا اللہ تعالی ساتھ
اوسکے ہو کر فرمان بردار ہو اوسکا اور شیطان ساتھ اوسکے ہی کہ نافرمان ہو خدا تعالی کا کھولو اپنے عملون کو ساتھ صبر کے جہاد پر اور طلب کرو بسبب
اسکے جو کہ وعدہ کیا ہی تمسے اللہ تعالی نے اور لازم پکڑو اوسکے حکم کو بیشک مین حریص ہون تمہارے ہدایت پانے پر اور بیشک اختلاف اور تنازع
اور تعلق ساتھ غیر کے بسبب عجز اور ضعف کا ہی اوس قسم سے کہ نہین دوست رکھتا اوسکو اللہ تعالی اور نہین دیتا اوسکو فتح اور بدرستی لوگو آئی ہی میرے
دل مین یہ بات کہ ہوگا جو شخص حرام پر تو جدائی کر دیگا اللہ تعالی درمیان اوسکے اور اپنے نبی کے اور موہنہ پھیر لیگا اوس سے بخشے اللہ تعالی اوسکے
گناہ کو اور جسنے درود بھیجا مجھپر تو درود بھیجتا ہی اوسپر اللہ تعالی اور فرشتے اوسکے دس بار اور جسنے احسان کیا مسلمان یا کافر سے تو واقع ہوتا ہی
عوض اوسکا اللہ تعالی پر پھر جلدی سے اوسکو دنیا مین یا چھوڑتے اوسکو آخرت مین اور جو ایمان رکھتا ہی اللہ تعالی اور آخرت پر پس ہی اوسپر نماز جمعہ
دن جمعے کے سوا لڑکے اور عورت اور مریض اور غلام کے اور جو شخص بے پرواہ ہوا اللہ تعالی سے تو بے پرواہ ہوتا ہی اوس سے اللہ تعالی
اور اللہ تعالی غنی ہی اچھی صفت والا نہین جانتا مین کوئی عمل کہ نزدیک کرے تمکو اللہ تعالی سے مگر یہ کہ حکم کیا مینے تمکو ساتھ اوسکے اور نہین جانتا
مین کوئی عمل کہ نزدیک کرے تمکو دوزخ سے مگر منع کیا مینے تمکو اوس سے اور پھونکا ہی میرے دل مین روح امین نے کہ ہرگز نہین مرتی کوئی جان
جب پورا کیے تمام رزق اپنا کہ نہین گھٹتا کچھ اوس سے اور اگرچہ دیر کرے اوس سے پس ڈرو اللہ تعالی سے جو پرورش کرنے والا ہی تمہارا اور اجمال کرو طلب
رزق مین اور نہ برانگیختہ کرے تمکو حاصل ہونا اوسکا دیر مین اس بات پر کہ طلب کرو اوسکو ساتھ گناہ کے بیشک نہین قادر ہوتا کوئی اوس چیز پر کہ پاس
اوسکے ہی سوا طاعت اور فرمان برداری کے بیشک ظاہر ہو گیا تمپر حلال اور حرام سوا اس بات کے کہ درمیان اونکے امور مشتبہ ہین کہ نہین جانتے
اونکو بہت آدمی سوا اوسکے کہ بچے پس جسنے چھوڑ دین چیزین شبہ والی تو بچا لیا اوسنے اپنے دین و عزت کو اور جو واقع ہوا اوسمین تو ہوا وہ مانند
اوس چرواہے کے کہ ہی بیچ پہلو چراگاہ کے قریب ہی کہ واقع ہو اوسمین اور نہین کوئی بادشاہ مگر یہ کہ واسطے اوسکے کوئی چراگاہ ہی آگاہ ہو کہ چراگاہ خدا تعالی
کی محارم اوسکے ہین اور مومن مومنون مین مانند سر کے ہی بدن پر جب کہ درد ہوتا ہی اوسمین تو متوجہ ہو جاتا ہی اوس طرف تمام بدن اوسکا والسلام علیکم

کہا راوی نے اول وہ شخص کہ شروع کی اوسنے لڑائی درمیان لوگون کے وہ ابی عامر تھا کہ نکلا ساتھ پچاس شخص قوم اپنے کے اور ہمراہ تھے اوسکے
اکثر غلام قریش کے پس آواز دی ابو عامر نے اور وہ بنی حید عمرو سے تھا قبیلہ اوس مین کہ مین ابو عامر ہون کہا لوگون نے کہ خوشی اور نہ آرام ہو تجکو ای فاسق
کہا اوسنے واللہ پونہچی میری قوم کو بعد میرے برائی اور ہمراہ تھے اوسکے غلام اہل مکہ کے پھر پتھر مارے اونھون نے اور مسلمانون نے تھوڑی دیر تک پھر
لوٹ گیا ابو عامر اور لوگ اوسکے پھر پکارا طلحہ نے مقابل کو طرف جنگ کے اور کہا گیا ہی کہ نہین لڑے غلام قریش کے اور حکم کیا اونکو اونھون نے حفاظت
لشکر کا اور کہا راوی نے شروع کی زنان مشرکین نے قبل جنگ کے کہ کھڑی ہوئین آگے لشکر کے اور بجانا شروع کیا اونھون نے دف وغیرہ کو پھر
چلی گئین وقت جنگ کے پیچھے صفون کے پس جب لوٹتا کوئی شخص اونکا پیچھے تو یاد دلاتین اوسکو کشتگان بدر کا اور برانگیختہ کرتین اوسکو لڑائی پر اور تھا
قزمان نام ایک شخص منافقون سے کہ لوٹ گیا احد سے ساتھ ابی کے پھر صبح کو برا کہا اوسکو عورتون نے بنی ظفر کی اور بولین ای قزمان گئے مرد
لڑائی پر اور رہگیا تو نہین شرماتا تو اپنے اس کام سے نہین تو مگر عورت کہ گئی قوم تیری اور رہگیا تو گھر مین پھر فکر کیا اوسکا یہان تک کہ گیا وہ اپنے گھر مین
اور نکالا تیر و کمان اور تلوار کو اور مشہور تھا وہ شجاعت مین پھر دوڑتا آیا پاس آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے اور گھسا صفون مین یہان تک کہ
آکھڑا ہوا پہلی صف مین اور پہلے مارا اوسنے تیر مسلمانون کی طرف سے پس نکلتے تھے تیر اوسکے مانند نیزون کے اور وہ آواز دیتا تھا مانند مست اونٹ
کے پھر نکالی اوسنے تلوار اور کیے خوب کام یہان تک کہ آخر مین خود قتل کیا آپ کو اور تھے آنحضرت ﷺ کہ جب ذکر کرتے کوئی اوسکا تو فرماتے اوسکو اہل نار سے
پھر جب ہٹے مسلمان تو توڑ ڈالا اوسنے میان اپنی تلوار کا اور پھرتا تھا میدان مین کہتا ہوا کہ موت بہتر ہی بھاگنے سے ای آل اوس لڑو بخیال اپنے
حسب اور نسب کے اور کرو مانند میرے کام پھر گھس جاتا تلوار لیکر کفار مین یہان تک کہ کہا جاتا مارا گیا وہ پھر نکل آتا اور کہتا مین جوان ہون قبیلہ
بنی ظفر کا پس مارے اوسنے سات آدمی پھر گر پڑا بہت زخمی ہوکر پھر گذرے اوسپر قتادہ بن نعمان اور کہا اوس سے ای ابو غیداق کیا ہی حال تیرا کہا اوسنے
قزمان نے یا لبیک کہا قتادہ نے خوشخبری ہو تجکو ساتھ شہادت کے کہا قزمان نے مین واللہ نہین لڑا ای ابو عمرو دین پر بلکہ لڑا مین واسطے ننگ
و ناموس کے کہ آوین ہمپر قریش اور خراب کرین کھجورین ہماری پس ذکر ہوا آگے آنحضرت ﷺ کے اوسکے زخمون کا فرمایا آپ نے وہ دوزخی ہی پھر درد دیا
اوسکو اوسکے زخمون نے تو مار ڈالی اوسنے جان اپنی یہ سنکر فرمایا آپ نے بیشک اللہ تائید کرتا ہی اس دین کے ساتھ فاسق آدمی کے کہا راویون نے
اور گئے آنحضرت ﷺ طرف تیراندازون کے اور کہا اونسے قوی کرو پشت ہماری خوف ہی ہمکو کہ آوین وہ لوگ پیچھے سے اور کھڑے رہنا اپنے مقامون پر
نہ ہٹنا وہان سے اگرچہ دیکھو تم ہمکو کہ بھگا دین ہم اونکو یہان تک کہ داخل ہون اونکے لشکر مین اور اسی طرح مت ہٹنا اپنی جگہ سے اگرچہ دیکھو تم
ہمکو کہ مارے جاوین پس مت مدد کرنا ہماری اور مت ہٹانا ہمسے ای اللہ نگہبان کرتا ہون مین تجکو اوپر اونکے مارنا اونکے گھوڑون کو ساتھ تیرون کے کہ
گھوڑے نہین مونہہ کرتے تیرون پر اور واسطے مشرکون کے دو رسالے تھے کہ افسر میمنہ اونکے کا خالد بن ولید اور افسر میسرہ اونکے کا عکرمہ بن ابی جہل تھا
پھر آراستہ کیا آنحضرت ﷺ نے میمنہ اور میسرہ اپنا اور دیا بڑا نشان اپنا مصعب بن عمیر کو اور دیا نشان اوس کا اسید بن حضیر کو اور نشان خزرج کا
سعد یا حباب کو اور نگہبان ہوئے اونکی پشت پر تیرانداز کہ مارتے تھے تیرون سے مشرکون کے گھوڑون کو پس بھاگ گئے وہ پیچھے کہا بعض تیرانداز
نے کہ کارگر ہوئے تیر ہمارے اسقدر کہ نہ خالی گرا کوئی تیر ہمارا مگر یہ کہ لگا اوپر گھوڑے کے یا آدمی کے روایت ہی کہ پھر قریب ہوئے دونون لشکر اور آگے
کیا اونھون نے اپنے نشان بردار طلحہ بن ابی طلحہ کو اور آراستہ کین صفین اپنی اور پھر اکیا عورتون کو پیچھے مردون کے کہ بجاتی تھین دف وغیرہ مثل ہند اور اوسکے
ساتھیون کے کہ برانگیختہ کرتی تھین اور روکتی تھین لوگون کو ہٹنے سے اور یاد دلاتی تھین کشتگان بدر کو اور کہتی تھین ++

نَحْنُ بَنَاتُ طَارِق	نَمْشِي عَلَى النَّمَارِق
اِنْ تُقْبِلُوا نُعَانِق	اَوْ تُدْبِرُوا نُفَارِق

فِرَاقَ غَيْرِ وَامِق

یعنی ہم بیٹیاں طارق کی ہین ہم چلتیان ہین غالیچون پر اگر مقابلہ کرنگے تم گلے لگائینگے ہم یا بھاگو گے تم فراق کرینگے ہم فراق غیر محب کا سا اور پکارا طلحہ بن ابی طلحہ نے کہ کون آتا ہی لڑنے کو فرمایا حضرت علیؓ نے کیا ہی تجکو شوق لڑائی کا کہا طلحہ نے کہ ہان پس بیچ حضرت علیؓ دونون لشکرون مین اور بیٹھے آنحضرتؐ پیچھے نشان کے پہنے ہوئے دو زرہین اور دو خود پھر مقابل ہوئے یہ دونون اور پہلے تلوار ماری حضرت علیؓ نے طلحہ کے سر پر اور کاٹا آپ کی تلوار نے اوسکی ٹھوڑی تک کہ گر پڑا وہ اور لوٹ آئے حضرت علیؓ پھر کہا اونسے لوگون نے کیون نہ دوسرا وار کیا تمنے اوسپر فرمایا آپ نے کہ جب گرا وہ تو کھل گئی شرمگاہ اوسکی تو رحم آیا مجکو اوسپر اور جان لیا مینے کہ اللہ تعالی عنقریب مار ڈالیگا اوسکو کہ وہ دنبہ ہی اوس لشکر کا اور ایک روایت مین ہی کہ پہلے وار کیا طلحہ نے حضرت علیؓ پر اور روکا آپ نے سپر پر لیکن نہ کاٹا اوسکی تلوار نے کچھ پھر وار کیا اوسپر حضرت علیؓ نے اور تھی طلحہ پر زرہ اور تھی پس مارا اوسکی ٹانگون پر کہ کٹ گئے پاؤن اوسکے پھر چاہا دوبارہ وار کرنا کہ واسطہ دیا اوسنے رحم کا تو چھوڑ دیا اوسکو حضرت علیؓ نے یہان تک کہ گذرے اوسپر اور مسلمان اور تمام کیا اونھون نے کام اوسکا اور نزدیک بعض کے پھر وار کیا اوسپر حضرت علیؓ نے پھر جب مارا گیا طلحہ تو خوش ہوئے آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور کہی تکبیر تکبیر کہی سب مسلمانون نے پھر حملہ کیا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لشکر کفار پر اور شروع کیا قتل یہان تک کہ متفرق کر دیا مشرکون کو اور نہ مارا گیا تھا کوئی سوا طلحہ کے پھر اوٹھایا نشان اونکا عثمان بن ابی طلحہ نے کہ کنیت اوسکی ابو شیبہ ہی اور وہ آگے عورتون کے رجز پڑھتا تھا

اَنْ يَّخْضِبَ الصَّعْدَةَ اَوْ تَنْدَقَّا		اِنَّ عَلٰی اَهْلِ اللِّوَاءِ حَقًّا

یعنی تحقیق اوپر اہل علم کے حق ہی یہ کہ رنگا جاوے نیزہ یا کوٹا جاوے اور بڑھا نشان لیکر اور عورتین برانگیختہ کرتی تھین اور بجاتی تھین دف پھر حملہ کیا اوسپر حضرت حمزہ رضی اللہ تعالی عنہ نے اور ماری تلوار اوسکے کاندھے پر کہ کٹ گیا ہاتھ اور شانہ اوسکا یہان تک کیا اور آئی اوسکی کمر تک اور دکھنے لگا پھیپڑا اوسکا پھر لوٹے حضرت حمزہ یہ کہتے ہوئے اَنَا ابْنُ سَاقِي الْحَجِيْجِ یعنی مین بیٹا حاجیون کے پانی دینے والے کا ہون پھر اوٹھایا نشان اونکا ابو سعد بن ابی طلحہ نے اور تیر مارا اوسکے سعد بن ابی وقاص نے تو لگا اوسکے گلے پر اور پہنے تھا وہ زرہ اور خود بے جھالر کا کہ کھلا تھا گلا اوسکا یہان تک کہ نکل آئی زبان اوسکی مانند کتے کے اور مروی ہی کہ جب ابو سعد نے اوٹھایا نشان تو کہنا شروع کیا پیچھے اوسکے عورتون نے

اَلَا ذَبًّا وَضَرْبًا بِكُلِّ بَتَّارٍ		ضَرْبًا بَنِي عَبْدِ الدَّارِ ضَرْبًا حُمَاةً

یعنی مارو تم ای بنی عبد دار مارنا غیرت والون کا پشتون کو مارنا ساتھ ہر تلوار تیز کے پس ماری اوسپر تلوار سعد نے کہ کٹ گیا سیدھا ہاتھ اوسکا پھر لیا اوسنے نشان اولٹے ہاتھ مین پھر دوسرا وار کیا سعد نے اوسکے اولٹے ہاتھ پر کہ کاٹ دیا اوسکو بھی پھر تھام لیا اوسنے نشان دونون بازوؤن مین اور لگا لیا سینے سے پھر جھک گیا اوسپر سو ڈالی مینے نوک کمان کی اندر زرہ اور خود اوسکے کے پھر پھینک دیا مینے اوس سے خود اوسکا پیچھے پشت کے پھر مارا مینے اوسکو اور لیا سامان زرہ وغیرہ اوسکا پھر بڑھا میری طرف شبیع عبد بن عوف اور چند آدمی ہمراہ اوسکے پس روکا مجکو اوسکے سامان لینے اور تھا اسباب اوسکا بہتر سب سامانون کا کفار مین سے زرہ رونیلی اور خود اور تلوار عمدہ سو حائل ہوگئے وہ درمیان میرے اور اوس اسباب کے اور یہ قول صحیح تر ہی اس سے کہ لیا اونھون نے سامان اوسکا لیکن اجماع ہی سب کا اسپر کہ مارا اوسکو سعد نے پھر لیا اوس نشان کو مسافع بن طلحہ بن ابی طلحہ نے اور تیر مارا اوسکو عاصم بن ثابت بن ابی الاقلح نے اور کہا لے وار سیر اکہ مین ابن ابی الاقلح ہون اور قتل کیا اوسکو پھر اوٹھا لے گئے اوسکو طرف ماں اوسکی سلافہ بنت سعد بن شہید کے کہ تھی وہ درمیان عورتون کے تو پوچھا اوسنے کسنے مارا تجکو کہا اوسنے نہین جانتا مین لیکن سنا مینے مارنے والے کو کہ کہتا تھا لے یہ وار سیر اکہ مین ابن ابی اقلح ہون کہا سلافہ نے اقلحی واللہ یعنی میری قوم سے ہی اور بعض روایت مین ہی کہ کہا اوس قاتل نے لے یہ وار سیر اکہ مین ابن کسرہ ہون اور کہا جاتا تھا اون لوگون کو جاہلیت مین بنو کسر الذہب کہا اوسنے جب کہ دریافت کیا ماں نے اوس سے قاتل کو کہ نہین جانتا مین سوا اسکے کہ کہتا تھا قاتل میرا لے یہ وار سیر اکہ مین ابن کسرہ ہون کہا سلافہ نے احدی واللہ کسرہ یعنی وہ ایک شخص ہی ہم مین کا پس نذر کی اوسکی ماں نے اوس دن کہ پیونگی شراب بیچ کھوپڑی عاصم بن ثابت کے اور دینا کہا اوسکے قاتل کو سو اونٹ پھر اوٹھایا اوسکو کلاب بن طلحہ بن ابی طلحہ نے اور قتل کیا اوسکو

حضرت زبیر بن عوام نے پھر اوٹھایا اوسکو جلاس بن ابی طلحہ نے اور قتل کیا اوسکو حضرت طلحہ بن عبید اللہ نے پھر اوٹھایا اوسکو ارطات بن عبد شرحبیل نے اور
قتل کیا اوسکو حضرت علی نے پھر اوٹھایا اوسکو شریح بن قارظ نے لیکن نہین معلوم ہوا کہ کسنے قتل کیا اوسکو پھر اوٹھایا اوسکو اونکے ایک غلام نے پس مختلف ہوئے ہین
راوی اوسکے قاتل مین کہا قاتل اوسکے سعد بن ابی وقاص ہین اور بعض نے حضرت علی کو اور بعض نے قزمان کو لیکن ثابت تر نزدیک ہمارے قزمان ہے
اور حملہ کیا اوسپر قزمان نے اور قطع کیا سیدھا ہاتھ اوسکا پھر اوٹھایا اوسنے نشان اولٹے ہاتھ مین پھر کاٹا اونھون نے اولٹا ہاتھ اوسکا پھر لے لیا اوسنے
دونون ہاتھون مین اور جھک گیا اوسپر اور کہا ای بنی عبد الدار کیا معذور رکھا گیا مین اب پس تمام کیا اوسکو قزمان نے آخر وار مین کہا گیا ہے کہ نہ فتح دی اللہ تعالی
نے کسی جگہہ اپنے نبی کو جیسے کہ فتح دی آپ کو اور آپ کے اصحاب کو احد مین یہان تک کہ نافرمانی کی لوگون نے فرمان آنحضرت کی اور جھگڑے درمیان
اس بات کے کہ مارے گئے نشان بردار اور بھاگے مشرک تمام اس طرح کہ نہ مڑے پیچھے کو اور عورتین اونکی واویلا کرتی تھین بعد خوشی اور بجانے دفوف کے
یہان تک کہ مل گئے دونون لشکر کہا راوی نے دیکھتا تھا مین ہندا اور اوسکے ساتھیون کو بھاگتے ہوئے بے لیے کوئی چیز اپنی خواہش کی اور جب آگئے
حضرت خالد اوسی طرف سے آنحضرت پر جانب گھاٹی سے تو لوٹا دیتے تھے اونکو تیر انداز آنحضرت کے یہان تک کہ وہ دوڑے چند بار اور رکھیا آنحضرت نے
ایک جماعت تیر اندازون کو اور فرمایا اونسے کہ کھڑے ہو واسطے لڑائی کے اور قوی رکھو پشت ہماری پس اگر دیکھو تم ہمکو لوٹتے ہوئے تو نہ آنا چھوڑ کر
مقام اپنا واسطے شریک ہونے کے اور اگر دیکھو ہمکو قتل ہوتے تو بھی نہ آنا ہماری طرف مدد کو پھر جب کہ بھاگے مشرک اور پیچھا کیا اونکا مسلمانون نے
ساتھ ضرب اور حرب کے یہان تک کہ نکال دیا اونکو لشکر سے اور لوٹنے لگے سامان اونکا تو کہا بعض نے بعض سے اون تیر اندازون کے کیون کھڑے
ہو یہان بے فائدہ بیشک بھگا دیا اللہ تعالی نے دشمنون کو اور لوٹتے ہین بھائی مسلمان ہمارے لشکر اونکا سو چلو اس لشکر کفار مین کہ لوٹو ساتھ اونکے
بولے بعض کیا نہین فرمایا ہمکو آنحضرت نے واسطے مددگاری کے اور منع کیا ہٹنے سے اس مکان کے اور کہا کہ مت آنا اگرچہ دیکھو ہمکو مارے جاتے
یا ہمکو دیکھو لوٹتے مال اونکا تم فقط پشتی بان رہنا ہمارے کہا دوسرون نے کہ تھا یہ مقصود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور بیشک ذلیل کیا اللہ تعالی نے
مشرکون کو اور بھگا دیا اونکو چلو اونکے لشکر مین اور لوٹو ہمراہ اپنے بھائیون کے پھر جب کہ ہوا یہ اختلاف انمین تو خطبہ پڑھا درمیان اونکے امیر عبد اللہ
بن جبیر نے اور علامت کی تھی اونھون نے اپنی اوس دن ساتھ باندھنے سفید کپڑے کے پس حمد و ثنا کی اونھون نے اللہ تعالی کی ساتھ اوسکے
کہ وہ اہل اوسکا ہے پھر حکم کیا لوگون کو فرمان برداری اللہ اور رسول کا اور یہ کہ مت کرو خلاف حکم آنحضرت کا سو نافرمانی کی اونھون نے اور چلے گئے اور
نہ رہے تیر اندازون سے ساتھ امیر عبد اللہ بن جبیر کے مگر چند شخص قریب دس کے کہ اونمین حارث بن انس بن رافع تھے کہ کہتے تھے وہ ای قوم یاد رکھو
عہد آنحضرت کا ساتھ اپنے اور مانو بات اپنے امیر کی لیکن نہ مانا لوگون نے اور گئے لشکر کفار مین لوٹنے کو اور خالی چھوڑ دی گھاٹی اور مشغول ہوئے غارت
مین اور ٹوٹ گئین صفین مشرکون کی پھر بعد اوسکے لوٹے مڑ کر اونکے اور پلٹ گئی ہوا کہ تھی فجر کو صبا وقت اونکی شکست کے پھر چلنے لگی دبور جب کہ دوبارہ
حملہ آور ہوئے مشرک مسلمانون پر درمیان اوس حال کے کہ مسلمان مشغول تھے لوٹ مین روایت ہے نسطاس سے جو مولی ہین صفوان بن امیہ کے
اور مسلمان ہوئے یہ پھر اور اچھا ہوا اسلام اونکا کہا اونھون نے تھا مین غلام مملوک اور تھا مین اون لوگون مین جو چھوڑے گئے تھے لشکر مین حفاظت کو
اور نہ لڑا اوس دن کوئی غلام سوا وحشی اور صواب کے کہ غلام ہی بنی عبد الدار کا کہا ابو سفیان نے ای جماعت قریش چھوڑ دو غلامون کو لشکر مین
حفاظت سامان کو پس جمع کیا ہمنے غلامون کو لشکر مین اور باندھ دیے سب اونٹ اور چلے سپاہی لشکر کے کچھ بطرف میمنہ اور کچھ بطرف میسرہ اور
پوشیدہ کر دیا ہمنے اسباب چیزون سے پس مقابل ہوئے لوگ اور لڑے کچھ دیر کہ ناگاہ بھاگے لوگ ہمارے اور آگئے اصحاب آنحضرت لشکر مین درحالیکہ
ہم تھے بسترون پر اور گھیر لیا ہمکو اور ہوا مین اون لوگون مین کہ قید ہوئے اوس دن اور لوٹا اونھون نے لشکر کو خوب یہان تک کہ کہا ایک نے کہان ہے مال
صفوان بن امیہ کا کہا مینے نہین لایا وہ مگر بقدر خوراک اور ہی وہ اس کجاوے مین پھر کھینچنے لگا وہ مجھکو اوس طرف یہان تک کہ نکالا مینے وہ مال توشہ دان سے
ڈیڑھ سو مثقال اور بھاگ گئے تھے لوگ ہمارے اور نا امید ہو گئے تھے ہم اونسے اور الگ ہو گئین تھین عورتین بیچ گوشون کے اور تھی لوٹ درمیان ہاتھ لوگون کے

کہا انس ملاس نے ہم تھے درمیان اوس لاچاری کے کہ دیکھا ہمنے آتے ہوئے اپنے سوارون کو یہان تک کہ آگھسے وہ لشکر مین کہ تھا کوئی روکنے والا اونکا سبب
خالی چھوڑ دینے اوس گھاٹی کے کہ تھے اوسپر تیرانداز اور گئے تھے واسطے لوٹ کے پھر لوٹا اون تیراندازون نے اور مین دیکھتا تھا کہ رکھ لیا اونھون نے بغل مین
کمان و ترکش اور تھا بیچ گود اور ہاتھ ہر شخص کے کچھ مال لیا ہوا لوٹ کا پھر جب آگھسے سوار ہمارے اون لوٹنے والون بے فکرون مین تو رکھین اونپر تلوارین اور
مارا اونکو خوب پھر ہٹ گئے مسلمان ہر طرف اور ڈال گئے سامان لوٹا ہوا اور خالی ہوگیا لشکر ہمارا پھر اوٹھا لائے ہم سامان اپنا کہ نہ کم ہوئی کوئی چیز ہماری اور
چھوٹ گئے قیدی ہمارے اور پایا ہمنے عقد اپنا میدان مین اور دیکھا ہمنے ایک مسلمان کو کہ لپٹ گیا صفوان سے اور دبایا اوسکو یہان تک کہ گمان کیا ہمنے کہ یہ مرجائیگا
پھر پائی ہمنے اوسمین کچھ جان اور گیا مین پاس اوسکے خنجر لیکر اور دریافت کیا ہمنے کہ کون تھا یہ شخص کہا گیا یہ ایک شخص تھا بنی ساعدہ کا پھر ہدایت کی مجکو اللہ تعالی
نے بعد اسکے اسلام کی مروی ہے عمرو بن حکم سے کہ کہا اونھون نے نہین جانتے ہم کسی کو اصحاب آنحضرتؐ سے کہ جو گرے لوٹ پر اور لیا اونھون نے نقد اور مال کہ
رہا ہو وہ ساتھ اونکے کچھ وقت اوٹھنے کے جب کہ آگھیرا ہمکو مشرکون نے اور مل گئے لوگ آپسمین سوا دو شخص کے کہ ایک اونکے عاصم بن ثابت بن ابی الاقلح ہین کہ
لے آئے وہ ایک پٹکہ جو پایا تھا لشکر کفار مین اور تھین اوسمین پچاس اشرفیان پھر لپیٹ لیا اوسکو کمر پر اندر کپڑون کے اور لائے عباد بن بشر ایک تھیلی کہ تھا اوسمین تیرہ
مثقال سونا اور ڈال لائے اوسکو جیب مین اپنے کرتے کے اور پہنے ہوئے تھے وہ زرہ اوپر قمیص کے اور باندھے ہوئے تھے پٹکہ کمر سے پھر لائے یہ دونون وہ مال
پاس آنحضرتؐ کے احد مین تو خمس لیا اوسکا آنحضرتؐ نے اور دے دیا اونکو اوسی طرح روایت ہے رافع بن خدیج سے کہ کہا اونھون نے جب کہ لوٹ آئے تیرانداز
اور رہ گئے وہ جو رہے اوس جگہ تو دیکھا خالد بن ولید نے خالی گھاٹی کو کہ ہین اوسپر کم لوگ دوڑایا گھوڑا اپنا اوس طرف اور ہمراہ ہوئے اونکے عکرمہ بن ابی جہل اور
باقی سواران کفار تو حملہ کیا اول اون تیراندازون پر اور مارے تیر اون باقی تیراندازون نے کہ تھے اوپر گھاٹی کے یہان تک کہ شہید ہوئے وہ سب اور تیر مارے
عبداللہ بن جبیر نے اسقدر کہ خالی ہوگیا ترکش اونکا پھر لڑے وہ برچھے سے یہان تک کہ ٹوٹ گیا برچھا اونکا پھر توڑ ڈالا اونھون نے میان اپنی تلوار کا اور لڑے
اسقدر کہ شہید ہوئے اور آئے جعال بن سراقہ اور ابو بردہ بن نیار اور تھے یہ دونون حاضر قتل عبداللہ بن جبیر مین اور یہ دونون بعد شب کے لوٹے اوس گھاٹی
پہاڑ سے یہان تک کہ جاملے اپنے لوگون سے اور سوار تھے کفار گھوڑون پر پس مختلف ہوگئین صفین مسلمانون کی اور پکارا ابلیس نے بعد ظاہر ہونے کے
بیچ صورت جعال بن سراقہ کے محمد صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم شہید ہوئے اور کہا یہ تین بار اور گرفتار ہوا جعال بن سراقہ اوس بڑی بلا مین جب کہ ظاہر ہوا
اوس دن ابلیس اوسکی صورت مین اور جعال لڑتا تھا مسلمانون سے سخت لڑائی اور تھا وہ بیچ پہلو ابی بردہ بن نیار اور خوات بن جبیر کے سو واللہ نہ دیکھی ہمنے
کوئی دولت سریع دولت مشرکین سے اوپر اپنے اور متوجہ ہوئے مسلمان اوپر جعال بن سراقہ کے واسطے قتل کے کہ کہتے تھے وہ اسنے پکارا ہے قتل ہونا آنحضرتؐ کا
اور گواہی دی خوات بن جبیر اور ابو بردہ بن نیار نے کہ تھا یہ قریب ہمسے جب کہ آئی یہ آواز کہ پکارا ہے اسکو غیر اسکے نے کہا رافع نے اور حاضر ہوا مین بعد اسکے
اور کہتے ہین رافع بن خدیج کہ حاصل ہوا یہ ہمکو بسبب ہمارے نفسون کے اور نافرمانی آنحضرتؐ کے کہ مل گئے مسلمان اور مارتے تھے آپسمین ایک دوسرے کو
بے جانے ہوئے بسبب عجلت اور دہشت کے اور زخمی ہوئے اوس دن اسید بن حضیر ساتھ دو زخمون کے کہ مارا تھا ایک ابو بردہ نے اور کہتا تھا کہ لے اسکو
کہ مین غلام انصاری ہون اور حملہ کیا ابو زعنہ نے درمیان قتال کے ابو بردہ پر اور مارے اوسکے دو زخم درحالیکہ کہتا تھا مین ابو زعنہ ہون بے پہچانے
ابو بردہ کے پھر پہچانا اونکو بعد اوسکے پھر جب ملتے ابو زعنہ سے تو کہتے اوس سے کہ دیکھو کیا کیا تمنے ساتھ میرے تو کہتے اونسے زعنہ کہ مارا تھا تمنے
اسید بن حضیر کو درحالیکہ نہ واقف تھا وہ لیکن ہے یہ زخم بیچ راہ اللہ تعالی کے پھر ذکر کیا اسکا آنحضرتؐ سے فرمایا آپ نے کہ ہے یہ بیچ راہ خدا کے اے ابو بردہ اور
ثابت ہے واسطے تیرے ثواب اسکا اسواسطے کہ مارا ہے یہ تجکو ایک مشرک نے اور جو مقتول ہوا وہ شہید ہے اور تھے یہان حسیل بن جابر اور رفاعہ بن وقش دونون بہت
بوڑھے کہ چڑھ گئے تھے ساتھ عورتون کے مدینے مین اوپر بلندیون کے اور کہا ایک نے دوسرے سے کہ لا اباً لک یعنی نہین باپ واسطے تیرے کیا کرینگے
ہم بچا کر جانین اپنی کہ نہین ہم مگر آج یا کل اور نہین ہے بے عمر ہماری مگر بقدر پیاس جانور کے بہتر یہ ہے کہ لین ہم تلوارین اور جا ملین آنحضرتؐ سے پھر کو احد مین
پھر جب کہ آئے وہ اور چلے طرف کفار کے تو قتل کیا رفاعہ کو مشرکون نے اور لیکن حسیل بن جابر کہ باپ ہین حضرت حذیفہ کے سو لوٹ پڑے اونپر مسلمان ساتھ

تلوارون اپنی کے اور نہ پہچانا تھا اونھون نے اوسکو بسبب پریشانی اور گرد و غبار ہو جانے کے باوجودیکہ پکارتے رہے حضرت حذیفہ کہ یہ باپ میرا ہی یہ باپ میرا ہی یہان تک کہ قتل کر ڈالا اونکو پس کہا حذیفہ نے یَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ○ یعنی بخشے اللہ تمکو اور اللہ بڑا رحم کرنے والا ہی رحم کرنے والون کا کیا کیا تمنے یہ کام پھر بہت خوش ہوئے آنحضرتؐ حذیفہ سے اور فرمایا آنحضرتؐ نے واسطے دیت دینے باپ حذیفہ کے لیکن صدقہ کر دیا حذیفہ نے مسلمانون پر دیت لینے باپ کی اور کہا گیا ہی کہ قاتل اونکے عتبہ بن مسعود ہین اور آئے اوسدن حباب بن منذر بن جموح پکارتے ہوئے ای آل سلمہ لو تو ساتھ سختی اور شجاعت کے اور ایکبارگی قبول کرو پکار منادی خدا کا پس مارا جبار بن صخر نے ایک زخم کاری اونکے سر پر درحالیکہ نہ جانا تھا اونکو یہان تک کہ ظاہر کیا لوگون نے شعار اپنے آپسمین اور پکارنے لگے ساتھ لفظ امت امت کے پھر روک لیے لوگون نے ہاتھ قتال سے آپس کے روایت ہی عبداللہ بن فضل سے کہ دیا تھا آنحضرتؐ نے نشان اپنا مصعب بن عمیر کو پھر شہید ہوئے مصعب اور لے لیا وہ نشان ایک فرشتے نے بیچ صورت مصعب کے اور کہنے لگے آنحضرتؐ مصعب سے آخر دن مین کہ ای مصعب آگے بڑھو سو مونہہ کیا آپ کی طرف اوس فرشتے نے اور بولا نہین مین مصعب تو جان لیا اوسکو آنحضرتؐ نے کہ یہ ایک فرشتہ ہی آیا مدد کو اور مروی ہی اسی طرح ابو معشر سے بھی اور مروی ہی سعد بن ابی وقاص سے کہ دیکھتا تھا مین اوسدن کہ جب پھینکتا ہون مین تیر تو لا دیتا ہی اوسکو اوٹھا کر مجھے ایک شخص سپید لباس نیک مونہہ والا غیر معروف یہان تک کہ بعد اسکے جانا مینے اوسکو کہ وہ فرشتہ تھا اور مروی ہی سعد بن ابی وقاص سے کہ دیکھا مینے دو شخصون کو سپید لباس ایک کو سیدھی طرف اور دوسرے کو اولٹی طرف آنحضرتؐ کے کہ لڑتے تھے ساتھ سختی کے اور نہ دیکھا تھا مینے اونکو پہلے اور بعد اسکے اور مروی ہی جلید بن عمیر سے کہ کہا اونھون نے جب لوٹے قریش احد سے تو کہنے لگے اپنی مجلسون مین قصہ اپنی فتح کا اور بولے کہ نہ دیکھا ہمنے ابلق گھوڑون اور سفید لباس سوارون کو جو دیکھے تھے ہمنے بدر مین کہا جلید بن عمیر نے کہ نہ لڑے فرشتے احد مین اور مروی ہی عمرو بن حکم سے کہ نہ مدد کیے گئے آنحضرتؐ دن احد کے ساتھ کسی فرشتے کے بلکہ تھی مدد اونکی بدر مین اور مروی ہی عکرمہ سے بھی مثل اسی کے اور مروی ہی مجاہد سے کہ آئے فرشتے احد مین لیکن نہ لڑے اور لڑے تھے فرشتے دن بدر کے اور مروی ہی حضرت ابو ہریرہؓ سے کہ کہا اونھون نے وعدہ کیا تھا اللہ تعالی نے مسلمانون سے یہ کہ مدد کریگا اونکی اگر صبر کرینگے وہ لیکن جب کہ متفرق ہوئے وہ لوگ تو نہ لڑے فرشتے اور مروی ہی ابو بشیر مازنی سے کہ کہا اونھون نے جبکہ آواز دی شیطان نے پیچھے سے گھاٹی کے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بیشک قتل ہوئے بسبب ارادہ کرنے اللہ تعالی کے اسکا تو رک گئے ہاتھ مسلمانون کے اور متفرق ہوئے ہر طرف اور چڑھ گئے پہاڑ پر سو اول جسنے کہ بشارت دی لوگون کو آنحضرتؐ کی سلامتی کی وہ کعب بن مالک ہین کہ کہا کعب نے آواز دی مینے لوگون کو اور اشارہ کیا آنحضرتؐ نے مجکو ساتھ رکھنے اپنی اونگلی کے مونہہ پر کہ خاموش رہو اور روایت مین ہی کعب سے کہ کہا اونھون نے جب کہ متفرق ہوئے لوگ تو پہلے سب سے پہچانا مینے آنحضرتؐ کو اور بشارت دی مینے لوگون کو آپ کی حیات اور سلامتی کی اور کہا کعب نے تھا مین درمیان گھاٹی کے کہ بلایا مجکو آنحضرتؐ نے اور طلب کیا مجسے ساز و سامان میرا اور تھا لباس میرا زرد یا بعض اوسکا پھر پہنا اوسکو آنحضرتؐ نے اور اوتارا مجکو آنحضرتؐ نے سامان اپنا اور پہنا مینے اوسکو اور لڑا مین اوسدن لڑائی سخت یہان تک کہ زخمی ہوا ساتھ سترہ زخمون کے اور دوسری روایت ہی کعب سے کہ تھا مین پہلے پہچاننے والا حضرتؐ کو اوسدن کہ پہچانا مینے آپ کو آنکھون سے نیچے خود کے اور پکارا مینے کہ ای جماعت انصار خوش ہو یہ ہین رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم اشارہ کیا مجکو آنحضرتؐ نے کہ خاموش رہو اور مروی ہی اعرج سے کہ جب پکار دیا شیطان نے قتل ہونا آنحضرتؐ کا تو کہا ابو سفیان بن حرب نے ای جماعت قریش کسنے تم مین سے قتل کیا ہی آنحضرتؐ کو بولا ابن قمیہ کہ قتل کیا ہی اونکو مینے کہا ابو سفیان نے کہ کڑے دونگا مین تجکو جیسا کرتے ہین امراے عجم ساتھ اپنے بہادرون کے اور پھرنا شروع کیا ابو سفیان نے میدان مین ساتھ ابو عامر فاسق کے کہ کیا دیکھا کسی نے آنحضرتؐ کو پھر گذرا وہ اوپر لاش خارجہ بن زید بن ابی زہیر کے تو پوچھا ابو عامر نے ای ابو سفیان کیا جانتا ہی تو کون ہی یہ مقتول کہا اونے نہین کہا اونے یہ خارجہ بن زید بن ابی زہیر خزرجی ہی اور یہ سردار ہی قوم بلحرث بن خزرج کا پھر گذرا عباس بن عبادہ بن نضلہ پر کہ تھے یہ اوپر پہلو خارجہ وغیرہ کے تو بولا وہ یہ ابن قوقل ہی سردار بیچ بیت الشرف کے پھر گذرے وہ اوپر ذکوان بن عبد قیس کے کہا یہ بھی اونکے سردارون سے ہی پھر گذرے اوپر اپنے

بیٹے حنظلہ کے تو پوچھا کون ہے یہ شخص ای ابو عامر کہا اوسنے یہ شخص عزیز تر ہے مجھ پر یہاں کے لوگون سے یہ حنظلہ بن ابی عامر ہے کہا ابو سفیان نے نہیں دیکھا
قتل گاہ آنحضرت کو اگر ہوتے وہ مقتول تو البتہ دیکھتے ہم اونکو جھوٹ کہا ابن قمیہ نے پھر ملا یہ خالد بن الولید سے اور پوچھا اوسنے کیا ظاہر ہوا تم پر قتل آنحضرت کا
کہا خالد نے اول دیکھا تھا مینے اونکو ساتھ چند اصحاب کے چڑھتے ہوئے پہاڑ پر کہا ابو سفیان نے یہی بات حق ہے جھوٹھ کہا ابن قمیہ نے کہ قتل کیا مینے اونکو
اور مروی ہے ابو سفیان سے جو مولی ہین ابن ابی احمد کے کہ کہا اونھون نے سنا مینے محمد بن مسلمہ سے کہ وہ کہتے تھے سنا میرے کانون نے اور دیکھا
میری آنکھون نے آنحضرت کو کہ فرماتے تھے اوس دن درحالیکہ متفرق ہوگئے تھے لوگ طرف پہاڑ کے کہ نہین پلٹے تھے لوگ طرف آنحضرت کے اور پکارتے
تھے آنحضرت کہ اِلَیَّ یَا فُلَانُ اِلَیَّ یَا فُلَانُ یعنی ہون رسول اللہ تعالی کا لیکن نہ مڑا کوئی شخص اونکی طرف اون مین سے اور چلے گئے روایت ہے
ابوبکر بن عبد اللہ بن ابی جہم سے اور نام ابی جہم کا عبید ہے کہ کہا ابو بکر نے کہ خالد بیان کرتے تھے شام مین کہ حمد ہے واسطے خدا کو کہ ہدایت کی اوسنے مجھکو اسلام کی
بیشک دیکھا مینے حضرت عمر بن خطاب کو جس وقت کہ بھٹے لوگ احد مین اور نہ تھا ساتھ اونکے کوئی اور تحقیق تھا مین بیچ ایک چھوٹے لشکر سخت کے سو نہ پہچانا اونکو
اونمین سے کسی نے سوا میرے اور الگ ہو گیا مین اونسے بچ کر اور ڈرا مین اس بات سے کہ اگر برانگیختہ کرون مین یا نیز اپنے ہمراہیون کو تو حملہ کرین وہ اوپر مجھ دیکھا
مینے اونکو جاتے ہوئے طرف گھاٹی کے اور مروی ہے نافع بن جبیر سے کہ کہا اونھون نے سنا مینے ایک مہاجر سے کہ کہتے تھے حاضر تھا مین احد مین اور دیکھا مینے
تیرون کو کہ آتے تھے ہر طرف سے اور آنحضرت درمیان اونکے تھے لیں بیچ جاتے تھے وہ تیر آنحضرت سے اور دیکھا مینے عبد اللہ بن شہاب زہری کو کہ کہتا تھا
اوس دن مطلع کرو مجھکو آنحضرت سے کہ نہ بچینگا مین اگر بچے وہ اور تھے آنحضرت اوسکے پہلو مین کہ نہ تھا کوئی ہمراہ آپ کے پھر گذر گیا وہ اوس جگہ سے اور ملامت کیا عبد اللہ
بن شہاب کو صفوان بن امیہ نے کہا صفوان نے کہ الگ ہو گیا تو کیا نہ توانا ہوا تو اس بات پر کہ قتل کرے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ قطع کرتا تو اس محنت کے
کہ قادر کر دیا تھا تجکو اللہ تعالی نے اوپر کہا عبد اللہ نے کیا تو دیکھتا تھا تو اونکو کہا صفوان نے کہ ہان تھا تو برابر اونکے پہلو کے کہا اوسنے واللہ نہ دیکھا مینے اونکو قسم خدا کی
وہ بچائے گئے ہین ہمسے نکلے تھے ہم چار شخص ساتھ عہد اور قسم کے اونکے قتل پر لیکن نہ قادر ہوئے اس کام پر اور مروی ہے ثعلبہ بن ابی نملہ سے اور نام اونکا
عبد اللہ بن معاذ ہے اور باپ اونکے معاذ بھائی ہین براء بن معرور کے مان کی طرف سے کہ کہا اون ثعلبہ نے جبکہ متفرق ہوئے مسلمان اوس دن تو دیکھا مینے
آنحضرت کو کہ تھا کوئی ساتھ آپ کے سوا چیرہ دشمنون کے پھر گھیر لیا آپکو آ کر اصحاب نے مہاجرین اور انصار سے پھر چلے گئے طرف گھاٹی کے اور نہ تھا واسطے مسلمانون
کے نشان کھڑا ہوا اور یہ جماعت اور گروہ اور جماعتیں مشرکین کی گرتی تھین آگے پیچھے سے میدان مین اونپر اور متفرق ہو جاتی تھین نہین دیکھتے تھے کسی آدمی کو
کہ ہٹا دے اونکو پھر پیچھے ہوا مین آنحضرت کے اور دیکھا مینے آپ کو کہ قصد کرتے تھے اصحاب کا پھر لوٹ گئے مشرک طرف لشکر اپنے کے اور صلاح کی بیچ
مدینے کے لوگون نے بیچ طلب ہماری کے سو مشغول تھے لوگ اپنے اوس اختلاف مین کہ ظاہر ہوئے آنحضرت اصحاب پر پھر ہو گئے وہ سب اس طرح کہ گویا
نہین پہونچا اونکو کچھ رنج جب کہ دیکھا اونھون نے آنحضرت کو صحیح و سالم کہا واقدی نے مروی ہے ابراہیم بن محمد بن شرحبیل عبدری سے کہ نقل کی
اونھون نے اپنے باپ سے کہ کہا اونھون نے کہ اوٹھائے تھے مصعب نشان کو پھر جب کہ پھرنے لگے مسلمان تو ثابت قدم رہے یہ مصعب اور آیا ابن قمیہ
درحالیکہ سوار تھا پس وار کیا اونکے سیدھے ہاتھ پر کہ کاٹ دیا اوسکو اور پڑھتے تھے مصعب یہ آیت وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ
الرُّسُلُ یعنی اور محمد تو ایک رسول ہین ہو چکے پہلے اس سے بہت رسول اٹھا لیا نشان اوسنے الٹے ہاتھ مین اور جھک گئے اوس پر پھر قطع کیا اوسنے اولٹا ہاتھ
اونکا بھی تو جھک گئے اوس نشان پر اور لے لیا درمیان دونون بازوؤن کے اور ملا لیا چھاتی سے اور پڑھتے تھے یہ آیت وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ
قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَائِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ
شَيْـًٔا وَسَيَجْزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ ۝ یعنی اور محمد تو ایک رسول ہین ہو چکے پہلے اوس سے بہت رسول پھر کیا اگر وہ مر گیا یا مارا گیا تم پھر جاؤ گے
اولٹے پانوءن اور جو کوئی پھر جاویگا اولٹے پانوءن وہ نہ بگاڑیگا اللہ کا کچھ اور اللہ ثواب دیگا بھلا ماننے والون کو پھر حملہ کیا اوسنے اوپر تیسری بار ساتھ نیزے
کے کہ پار نکال دیا اونکے پھر ٹوٹ گیا وہ اور گر پڑے حضرت مصعب ساتھ نشان کے اور دوڑے واسطے اوٹھانے نشان کے دو مسلمان بنی عبد الدار کے

سویبط بن حرملہ اور ابو الروم پھر اوٹھایا اوسکو ابو الروم نے اور رہا وہ نشان انکے ہاتھ مین یہان تک کہ لے گئے اوسکو مدینے مین جب کہ لوٹے مسلمان اور
مروی ہی مقداد سے کہ جب صفین باندہین ہمنے لڑائی کو تو بیٹھ گئے آنحضرتؐ نیچے نشان مصعب بن عمیر کے پھر جب کہ مارے گئے نشان بردار کفار کے تو بھاگے
مشرکین پہلی بار اور لوٹا مسلمانون نے لشکر اونکا پھر دوبارہ لوٹے کفار مسلمانون پر اور آئے پیچھے سے پس ضرر پونہچایا لوگون کو اور پکارا آنحضرتؐ نے
اپنے نشان بردارون کو پس لیا نشان مصعب بن عمیر نے یہان تک کہ شہید ہوئے اور لیا نشان خزرج کا سعد بن عبادہ نے اور کھڑے تھے آنحضرتؐ
نیچے اوسکے اور گھیرے ہوئے تھے آپ کو اصحاب اور دیا نشان مہاجرین کا ابو الروم عبدری کو پچھلے دن اور دیکھا مینے طرف نشان اوس کے کہ تھا
پاس اسید بن حضیر کے اور مقابل رہے کچھ دیر اور لڑے لوگ درحالیکہ مل گئے تھے درمیان صفون کے اور پکارے مشرک ساتھ اپنے شعار کے کہ
یا للعزی یا آل ھبل پس دردناک کیا اونھون نے واللہ ساتھ قتل ظاہر کے اور پونہچے آنحضرتؐ سے اوس حال کو کہ نہین پونہچے تھے قسم اوسکی کہ
بھیجا اونکو ساتھ حق کے نہین دیکھا مینے آنحضرتؐ کو کہ ہٹے ہون ایک بالشت سامنے سے دشمنون کے اور حملہ کرتے تھے اعدا پر گرد صحابہ کے کبھی اور کبھی
متفرق ہو جاتے تھے آپ سے اور دیکھتا تھا مین آپ کو کہ کھڑے ہوئے تھے کہ تیر مارتے تھے اونپر یا پتھر یہان تک کہ آڑلی مسلمانون نے اور ثابت رہے
آنحضرتؐ میدان مین جس طرح کہ تھے بیچ ایک جماعت کے کہ صبر کیا ساتھ آپ کے چودہ آدمیون نے سات مہاجر اور سات انصار کے کہ وہ حضرت ابوبکر
اور حضرت عبد الرحمن بن عوف اور حضرت علی بن ابی طالب اور سعد بن ابی وقاص اور طلحہ بن عبید اللہ اور ابو عبیدہ بن جراح اور زبیر بن عوام ہین اور انصار سے
حباب بن منذر اور ابو دجانہ اور عاصم بن ثابت اور حارث بن صمہ اور سہل بن حنیف اور اسید بن حضیر اور سعد بن معاذ ہین اور کہا گیا ہی کہ ثابت قدم رہے وہان
سعد بن عبادہ اور محمد بن مسلمہ کہ بیان کرتے ہین اونکو بیچ جگہہ اسید بن حضیر اور سعد بن معاذ کے اور بیعت کی حضرتؐ سے اوس دن آٹھ آدمیون نے موت پر
کہ تین مہاجر اور پانچ انصار کہ تھے حضرت علیؓ اور زبیر اور طلحہ اور ابو دجانہ اور حارث بن صمہ اور حباب بن منذر اور عاصم بن ثابت اور سہل بن حنیف
ہین پس نہ مارا گیا کوئی اونمین کا اور آنحضرتؐ پکارتے تھے اونکو پیچھے سے یہان تک کہ لوٹا جو لوٹا اونمین سے قریب سے مہراس کے اور مروی ہی یعقوب
بن عمر بن قتادہ سے کہ کہا اونھون نے ثابت رہے اوس دن پاس آنحضرتؐ کے تیس آدمی کہ کہتے تھے وہ سب ہم قربان ہین آپ پر اور فدا ہین جانین ہماری
آپ کی جان سے اور سلام ہی آپ پر نہ رخصت کرنے والے کا اور کہا ہی راویون نے جب گرم ہوئی آنحضرت پر لڑائی اور گرے لوگ آپ پر تو ہٹایا اونکو مصعب
بن عمیر اور ابو دجانہ نے یہان تک کہ بہت زخمی ہوئے یہ پھر فرمانے لگے آنحضرتؐ کہ کون بیچتا ہی جان اپنی پس نکلی ایک جماعت انصار کے پانچ آدمی کہ اونمین سے
ہین عمارہ بن زیاد بن سکن اور لڑے یہ یہان تک کہ ثابت قدم رہے اور لوٹی ایک جماعت مسلمانون کی پھر لڑے وہ یہان تک کہ پست کر دیا دشمنان خدا کو
اور فرمایا آنحضرتؐ نے عمارہ بن زیاد سے کہ قریب ہو مجھسے آ میرے پاس پھر ٹیک لگا دی اونکو آنحضرتؐ نے اپنے قدم مبارک کی اور تھے اونمین چودہ زخم
یہان تک کہ وفات پائی اونھون نے اور شروع کیا آنحضرتؐ نے اوس دن پکارنا لوگون کا اور برانگیختہ کرنا اونکا لڑائی پر اور کئی شخصون نے مشرکون سے
بیکار کر دیا تھا چند مسلمانون کو ساتھ تیرون کے کہ اونمین سے حبان بن عرقہ اور ابو اسامہ جشمی تیر انداز ہین سو فرمایا آنحضرتؐ نے سعد بن ابی وقاص
سے کہ تیر مار تو فدا ہون تجھپر ماں باپ میرے اور مارا ایک تیر حبان بن عرقہ نے کہ لگا وہ دامن مین ام ایمن کے کہ آئین تھین وہ اوس دن واسطے پانی پلانے
زخمیون کے پس روک دیا اونکو اور کھلا بدن اونکا اوس سے اور تبسم کیا اوسنے پس دشوار گذرا یہ آنحضرت پر اور دیا آپ نے ایک تیر سعد بن ابی وقاص کو تاکہ
مارین اوسپر اور فرمایا اسکو کہ مار تو پڑا وہ تیر بیچ گڑہی ہنسلی حبان کے کہ گر پڑا وہ چت اور کھل گیا ستر اوسکا کہتے ہین سعد دیکھا مینے آنحضرتؐ کو کہ ہنسے اون
یہان تک کہ کھل گئے آپ کے دندان مبارک سامنے کے پھر فرمایا عوض لیا سعد نے ام ایمن کا پھر دعا دی آپ نے سعد کو کہ قبول کرے اللہ تعالی دعا تیری
اور نشانے پر لگاوے تیرے تیر کو اور خوب تیر مارے تھے اوس دن مالک بن زہیر نے جو بھائی ہی ابو اسامہ جشمی کا اور یہ اور حبان بن عرقہ نے جلدی کی تھی
بیچ زخمی کرنے اصحاب کرام کے اور اونکے قتل مین تیرون سے کہ آڑ کی تھی آپ نے پتھر سے اور مارتے تھے تیر مسلمانون کو اور اسی حال مین تھے یہ کہ
دیکھا سعد بن ابی وقاص نے مالک بن زہیر کو پیچھے پتھر کے کہ مارا اوسنے تیر اور نکالا تھا سر اپنا سو تیر مارا اوسکو سعد نے کہ لگا تیر انکا اوسکی آنکھ مین اور

نکل گیا پیچھے سر سے پس اوچھلا وہ اوپر کو پھر گرا زمین پر اور قتل کیا اوسکو اللہ تعالی نے اور تیر مارے اوس دن آنحضرت نے اپنی کمان سے اسقدر کہ بیکار ہو گئی
پھر لے لیا اوسکو قتادہ بن نعمان نے اور رہی وہ پاس اونکے اور پھوٹی اوس دن آنکھ قتادہ بن نعمان کی کہ نکل پڑی اوپر اونکے رخسار پر کہتے ہین قتادہ بن نعمان
کہ آیا مین پاس آنحضرت کے اور عرض کی مینے کہ ای رسول اللہ نکاح مین ہے میرے ایک عورت جوان حسین کہ محبوب رکھتا ہون مین اوسکو اور وہ مجکو اب خوف ہے
مجکو کہ گھنیاوے میری اس آنکھ سے سو لیا اوس آنکھ کو آنحضرت نے اور رکھا اپنے دست مبارک سے حدقہ چشم مین پھر بینا ہو گئی وہ اور ہو گئی جسطرح
کہ پہلے تھی اور نہ دکھا اوسمین کوئی گھڑی دن یا رات مین پھر کہتے تھے وہ جب کہ بوڑھے ہوئے کہ یہ آنکھ میری قوی ہے دوسری سے اور تھی وہ خوشنما
دوسری سے پھر مشغول ہوئے آنحضرت لڑائی پر اور مارے تیر یہان تک کہ تمام ہوئے تیر آپ کے اور ٹوٹ گیا گوشہ کمان اور قبل اسکے ٹوٹ گیا تھا چلہ
اوسکا اور رہگیا آپ کے دست مبارک مین ٹکڑا اوسکا بقدر بالشت کے بیچ چلہ کمان کے پھر لیا اوس کمان کو عکاشہ بن محصن نے واسطے چلہ باندھنے کے
اور کہا یا رسول اللہ نہین پورا آتا چلہ اسکا فرمایا آنحضرت نے کہ کھینچ اوسکو کہ پہونچ جاویگا کہا ہے عکاشہ نے قسم اوس ذات پاک کی کہ بھیجا اونکو ساتھ حق کے
کھینچا مینے اوسکو یہان تک کہ بڑھ گیا وہ اور پیچ دیے مینے اوسکو دو یا تین اوپر گوشہ کمان کے پھر لیا اوسکو آنحضرت نے اور شروع کیے تیر مارنا کفار پر
ابوطلحہ آگے تھے آپ کے کہ سپر کرتے تھے جان اپنی واسطے آنحضرت کے اور تیر مارے اسقدر کہ بیکام ہوئی کمان آپ کی پھر لے لیا اوسکو قتادہ بن نعمان نے اور
ڈال دیے تھے ابوطلحہ نے اوس دن سب تیر اپنے ترکش سے آنحضرت کے آگے اور تھے یہ ابوطلحہ بڑے تیر انداز اور بڑی آواز والے کہ فرمایا آنحضرت نے آواز
ابوطلحہ کی بہتر ہے لشکر مین چالیس آدمیون سے اور تھے اونکے ترکش مین پچاس تیر پھر پھیلا دیا اونکو روبرو آنحضرت کے پھر کہنے لگے پکار کر یا رسول اللہ جان میری
قربان ہو آپ کی جان پر پس ہمیشہ پھینکتے تھے اونمین سے ایک ایک تیر کو اور جھانک لیتے تھے آنحضرت پیچھے سے ابوطلحہ کے درمیان سے سر اور کاندھے کے
جگہ گرنے آپ کے تیر کی یہان تک کہ تمام ہوئے وہ تیر اور وہ کہتے تھے فدا کرے مجکو اللہ تعالی آپ پر پھر اوٹھا لیتے تھے اونکو آنحضرت لکڑیان زمین سے اور
فرماتے کہ پھینک ای ابوطلحہ پھر مارتے وہ اونکو درحالیکہ ہو جاتے وہ تیر بہتر اور تھے منجملہ تیر اندازون سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سعد بن ابی وقاص اور
سائب بن عثمان بن مظعون اور مقداد بن عمرو اور زید بن حارثہ اور حاطب بن ابی بلتعہ اور عتبہ بن غزوان اور خراش بن صمہ اور قطبہ بن عامر بن حدیدہ اور بشر
بن براء بن معرور اور ابونائلہ سلکان ابن سلامہ اور ابوطلحہ اور عاصم بن ثابت بن ابی الاقلح اور قتادہ بن نعمان اور لگا اوس دن ایک تیر ابورہم غفاری کے گلے مین
سو آئے نزدیک آنحضرت کے پھر لگا دیا آپ نے اوسپر لعاب دہن مبارک اپنے کا پس اچھا ہو گیا وہ اور نام رکھا تھا ابورہم کا لوگون نے منحور اور چار شخصون نے
قریش سے اقرار اور عہد کیا تھا اس بات پر کہ قتل کرین ہم آنحضرت کو اور جان لیا تھا اونکو مشرکون نے واسطے اس کام کے کہ وہ عبداللہ بن شہاب اور
عتبہ بن ابی وقاص اور ابن قمیہ اور ابی بن خلف تھے اور مارے عتبہ نے اوس دن چار تیر آنحضرت پر کہ ٹوٹا اوس سے ایک دانت مبارک آپ کی رباعیہ کا نیچے
کی جانب سے سیدھی طرف کا اور زخمی ہوا رخسار مبارک آپ کا اسقدر کہ گڑ گئی آپ کے خود کی جھال رخسار مبارک مین اور زخمی ہوئے دونون گھٹنے آپ کے
اوپر سے ایک گڑھے مین کہ کھودا تھا اون گڑھون کو ابوعامر نے بہانے خندق واسطے مسلمانون کے پس گر پڑے تھے آنحضرت اوسمین درحالیکہ نہ مطلع تھے
دشمنے اور ثابت نزدیک ہمارے یہ ہے کہ جسنے زخمی کیا رخسار مبارک آپ کا وہ ابن قمیہ ہے اور جسنے زخمی کیا آپ کے لب مبارک کو کہ شہید ہوا اوس سے
دندان مبارک رباعیہ کا وہ عتبہ بن ابی وقاص ہے پھر بڑھا ابن قمیہ کہتا ہوا کہ بتلاؤ مجکو آنحضرت کو قسم اوسکی کہ قسم کہائی جاتی ہے ساتھ اوسکے اگر دیکھون
مین اونکو تو البتہ قتل کرونگا مین اونکو پھر اوٹھائی تلوار اور وار کیا آپ پر عتبہ بن ابی وقاص نے ساتھ بازو کے توڑی کے اور تھین اوس دن آنحضرت
دو زرہین سو گر پڑے آنحضرت اوس گڑھے مین کہ تھا آگے آپ کے کہ چھل گئے گھٹنے آپ کے اور نہ کارگر ہوئی کچھ تلوار ابن قمیہ کی مگر پڑی تھی صدمہ
زور سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ پھسل پڑے آپ اوس گڑھے مین پھر کھڑے ہوئے آنحضرت اور بلند کیا آپ کو طلحہ نے پیچھے سے اور پکڑا
اوپر سے ہاتھ آپ کا حضرت علی نے یہان تک کہ کھڑے ہوئے آپ سیدھے اور مروی ہے ابوبشیر مازنی سے کہ کہا اونھون نے حاضر تھا مین وہ جنگ مین
اور تھا مین نوجوان سو دیکھا مینے ابن قمیہ کو کہ وار کیا آنحضرت پر تلوار کا اور دیکھا مینے کہ آنحضرت پھسل پڑے اوپر اپنے دونون گھٹنون کے گڑھے مین

کہ تھا روبرو آپ کے اسقدر کہ پوشیدہ ہوگئے ہمسے تو پکارنے لگا مین لوگون کو درحالیکہ غم تھا پھر دیکھا مینے لوگون کو کہ جمع ہوئے وہان او دیکھا
طلحہ بن عبید اللہ کو کہ پکڑے ہوئے تھے تہبند آپکا واسطے اوٹھانے کے یہان تک کہ کھڑے ہوئے آنحضرت اور کہا گیا ہی کہ جسنے زخمی کیا جبین مبارک آپکو وہ ابن شہاب ہی
اور جسنے شہید کیا دانت آپکا رباعیات سے اور خون آلود کیا لب جان بخش کو وہ عتبہ بن ابی وقاص ہی اور جسنے زخمی کیا رخسار مبارک کو یہان تک کہ گھس گیا
حلقہ خود کا اوسمین وہ ابن قمیہ ہی اور روان ہوا خون آپکے زخم پیشانی سے اسقدر کہ سرخ ہوگئی سب ریش مبارک اور سالم مولی ابو حذیفہ کا دھوتا تھا وہ خون
آپکے مونہہ سے اور فرماتے تھے آنحضرت کہ کس طرح فلاح پاوینگے وہ قوم کہ کیا یہ کام اونھون نے اپنے نبی سے اور آنحضرت بلاتے تھے اونکو طرف اللہ تعالی کے
پس اوتاری اللہ تعالی نے یہ آیت کریمہ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ ۝
یعنی تیرا اختیار کچھہ نہین یا اونکو توبہ دیوے یا اونکو عذاب کرے کہ وہ ناحق پر ہین اور کہا سعد بن ابی وقاص نے سنا مینے آنحضرت کو کہ فرماتے تھے سخت ہوا
غضب اللہ تعالی کا اوس قوم پر کہ خون آلود کیا اونھون نے مونہہ اوسکے رسول کا سخت ہوا غضب اللہ تعالی کا اوس قوم پر کہ خون آلود کیا اونھون نے چہرہ
اوسکے رسول کا سخت ہوا غضب اللہ تعالی کا اوس شخص پر کہ قتل کیا اوسکو رسول خدا نے کہا سعد نے پس تسلی ہوگئی مجکو اپنے بھائی عتبہ کی جانب سے بسبب
بددعا آنحضرت کے کہ حریص تھا مین اوسکے قتل پر زائد ہر چیز سے اور تھا وہ بدخلق عاق کیا ہوا اپنے باپ کا پھر چیرا مینے صفوف کفار کو اوسکی طلب مین دوبار
کہ قتل کرون اوس بھائی کو لیکن ہٹ گیا میرے سامنے سے مانند لومڑی کے پھر تیسری بار جب گھسنے لگا مین اونمین تو فرمایا مجسے آنحضرت نے ای بندہ خدا
کیا کرتا ہی تو کیا چاہتا ہی کہ ہلاک کرے جان اپنی سو رک گیا مین اور فرمایا آنحضرت نے ای اللہ مت پورا کر کسی پر انمین سے ایک برس کہا ہی سعد نے کہ واللہ نگذرا
برس کسی پر اونمین سے کہ تیر مارا ہو یا زخمی کیا ہو اوسنے آنحضرت کو مرگیا عتبہ اور ابن قمیہ اور اختلاف ہی اوسمین کہ کہا بعض نے مارا گیا بیچ معرکے کے
اور کہا بعض نے کہ مارا اوسنے ایک تیر احد مین مصعب بن عمیر کو درحالیکہ کہتا تھا لے اسکو مین ابن قمیہ ہون اور شہید کیا اوسنے مصعب کو اور فرمایا اوسکے حق مین
آنحضرت نے کہ کیا ہی واسطے اوسکے تباہ کرے اوسکو اللہ تعالی پھر ایکبار قصد کیا اوسنے دوہنے دودھ کا بکری سے سو سینگ مارا اوسکو بکری نے درحالیکہ
پکڑے ہوئے تھا وہ اوسکو اور مار ڈالا اوسکو اور دیکھا اوسکو مردہ درمیان پہاڑون کے بسبب بددعای آنحضرت کے اور تھا وہ دشمن خدا کا کہ جب لوٹا تھا
طرف اپنے لوگون کے تو کہتا تھا اونسے کہ مین مار آیا ہون آنحضرت کو اور وہ ایک شخص تھا بنی ارزم کا قبیلہ بنی فہر سے اور بڑھا عبد اللہ بن حمید بن زہیر
جب کہ دیکھا اوسنے آنحضرت کو اس حال مین گھوڑا دوڑا کر اور چھپا ہوا تھا لوہے مین اور کہتا تھا مین ابن زہیر ہون بتلاؤ مجھے آنحضرت کو واللہ البتہ قتل کرونگا
مین اونکو یا مرونگا قریب اونکے پھر آگا روکا اوسکا ابو دجانہ نے اور کہا آگے آ اوس شخص کے کہ سپر کی ہی اوسنے جان اپنی واسطے جان آنحضرت کے پھر گرادیا
اوسکے گھوڑے کو زخمی کرکے پھر ماری اوسپر تلوار یہ کہکر کہ لے یہ وار کہ مین ابن خرشہ ہون پھر قتل کیا اوسکو اور آنحضرت دیکھ رہے تھے اس طرف پھر فرمایا ای اللہ
راضی ہو تو ابن خرشہ سے جیسا مین راضی ہون اوس سے اور مروی ہی حضرت عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا اونھون نے سنا مینے حضرت ابوبکر صدیق
رضی اللہ عنہ سے کہ کہتے تھے جب کہ ہوا دن احد کا اور زخمی ہوا رخسارہ مبارک آنحضرت کا یہان تک کہ گھس گئے حلقے خود کے رخسار مین تو دوڑا مین طرف آنحضرت کے
اور ایک شخص اور پورب کی طرف سے کہ آتا تھا اوڑتا ہوا تو کہا مینے ای اللہ کر اسکو طلحہ بن عبید اللہ پھر جب کہ پونہچے ہم دونو پاس آنحضرت کے تو نکلا وہ شخص
حضرت ابو عبیدہ بن جراح اور سبقت کی اونھون نے مجھپر اور کہا سوال کرتا ہون مین تمسے بواسطے اللہ کے ای ابوبکر یہ کہ چھوڑ دو مجکو تا نکالون مین یہ حلقہ خود جو
گڑ گئے ہین رخسار مبارک مین آپ کے کہا ہی حضرت ابوبکر رض نے پھر چھوڑ دیا مینے اونکو اور فرمایا آنحضرت نے کہ لازم پکڑو اوپر اپنے خیال ہمنشین اپنے یعنی طلحہ بن عبید اللہ کا
پس پکڑا حضرت ابو عبیدہ نے اپنے دانت سے حلقہ خود کا اور نکالی ایک کڑی گھسی ہوئی اوس زور سے کہ گر پڑے ابو عبیدہ اور ٹوٹ گیا دانت اونکا سامنے سے پھر
پکڑا دوسری کڑی کو دوسرے دانت سے سو مشہور ہوئے ابو عبیدہ لوگون مین ساتھہ صفت اثرم کے اور کہا گیا ہی کہ نکالنے والا اون دونون حلقون کا آپ کے
رخسار سے عقبہ بن وہب بن کلدہ ہین اور نزدیک بعض کے ابو الیسر لیکن ثابت تر نزدیک ہمارے عقبہ بن وہب بن کلدہ ہین اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان
کرتے تھے کہ زخمی ہوا رخسار مبارک آنحضرت کا احد مین کہ گھس گئین دو کڑیان خود کی آپ کے رخسار مین پھر جب کہ کھینچی گئین وہ دونون تو بہا خون آپ کے رخسار سے

مانند مانند مشک کے اور ابو مالک بن سنان چوستے تھے خون آپ کے مونہہ سے پھر نگل جاتے تھے اوسکو فرمایا آنحضرت ؐ نے جسکو خوش آوے دیکھنا اوس
شخص کا کہ ملا ہی خون میرا اوسکے خون سے تو البتہ دیکھے وہ مالک بن سنان کو کہا لوگون نے مالک سے کیا پیا ہی تمنے خون کو تو کہا اونھون نے ہان پیا ہی
خون آنحضرت ؐ کا اور فرمایا آنحضرت ؐ نے ملا خون میرا جسکے خون سے نہ پونہچے گی اوسکو آگ روایت ہی ابو سعید سے کہ تھا مین اون لوگون مین جو لوٹ آ
گئے تھے موضع شیخین سے اور نہ حاضر ہوئے مقابلے مین پھر جب ہوا دوسرا دن اور پونہچے ہم معرکے مین آنحضرت ؐ کے اور جدا ہوتے تھے لوگ آپ سے تو
آیا مین اور ایک نوجوان بنی جذرہ کا واسطے جستجو اور دریافت سلامتی آنحضرت ؐ کے تاکہ خبر دین ہم جا کے اپنے گھر والون کو آپ کی سو ملے ہم لوگون سے
درحالیکہ وہ لوٹے آتے تھے بطن قناۃ مین اور نتھا کچھ مقصود ہمارا سوا آنحضرت ؐ کے کہ دیکھین ہم آپکو پھر جب کہ دیکھا مجکو آنحضرت ؐ نے تو فرمایا کیا سعد بن مالک ہی تو عرض کیا
مینے کہ ہان قربان ہون آپ پر ماں باپ میرے اور نزدیک گیا مین آنحضرت ؐ کے اور چوما مینے گھٹنا آپ کا اور تھے آپ گھوڑے پر پھر فرمایا آپ نے اجر دے تجکو
اللہ تعالی بیچ باپ تیرے کے پھر نظر کی مینے طرف وجہ شریف آپ کے ناگاہ بیچ ہر رخسار آپ کے داغ تھا مثل درہم کے اور زخم تھا آپ کی پیشانی مین قریب بالون
کے اور خون آلودہ تھا لب زیرین آپ کا اور شکستہ ہو گیا تھا سیدھا دانت آپ کا رباعیہ سے اور تھی کچھ چیز سیاہ اوپر زخم رخسار آپ کے تو پوچھا مینے لوگون سے
کیا ہی یہ آپ کے وجہ مبارک مین کہا اونھون نے کہ یہ بوریا جلا ہوا ہی پھر کہا مینے کسنے زخمی کیا رخسار آپ کا تو کہا لوگون نے ابن قمیہ نے پھر پوچھا مینے کسنے زخم
پیشانی آپ کی کہا لوگون نے ابن شہاب نے پھر کہا مینے کسنے خون آلود کیا لب آپ کا کہا لوگون نے کہ عقبہ نے پھر دوڑنے لگا مین آگے آپ کے یہان تک کہ
اوترے آپ اپنے دولت خانے کے دروازے پر لیکن نہ اوتر سکے بے زور دیا اور پھر دیکھا مینے آپ کے گھٹنون کو گھر جا ہوا گرنے سے بس تکیہ کیا تھا آپ نے
چلنے مین اوپر دونون سعدون کے کہ وہ سعد بن عبادہ اور سعد بن معاذ ہین یہان تک کہ داخل ہوئے آپ گھر مین پھر جب غروب ہوا آفتاب اور اذان دی بلال
نے واسطے نماز کے تو نکلے آپ باہر اوسی طرح تکیہ کیے ہوئے دونون سعدون پر پھر تشریف لے گئے اپنے دولت خانے مین اور آدمی مسجد مین جلاتے تھے آگ واسطے
سیکنے اپنے زخمون کے پھر اذان دی بلال نے نماز عشا کی جب کہ غائب ہوئی شفق پس نہ برامد ہوئے آنحضرت ؐ اور بیٹھے بلال نزدیک دروازے کے یہان تک کہ
گذری ثلث رات پھر پکارا اونھون نے واسطے نماز کے کہ یارسول اللہ طیار ہی نماز تو نکلے آنحضرت ؐ اور حال یہ کہ سو گئے تھے پھر دیکھا مینے آپ کو کہ ہلکے تھے بیچ چلنے کے
بنسبت اوسوقت کے کہ گئے تھے دولتخانے مین پھر پڑھی مینے ساتھ آپکے عشا پھر تشریف لے گئے آپ گھر مین اور صف باندھی لوگون نے روبرو آپ کے
نماز کی جگہہ سے اور گئے حضرت تنہا بے تکیہ کیے یہان تک کہ داخل ہوئے گھر مین پھر لوٹ آیا مین بھی اپنے گھر کو اور خبر دی مینے اپنے لوگون کو آنحضرت ؐ کی سلامتی
کی تو حمد و شکر کیا اللہ تعالی کا سبنے اور سو رہے سب اور رہے معزز لوگ اوس اور خزرج کے مسجد مین اوپر دروازے آنحضرت ؐ کے محافظت کو بخیال قریش کے
یہ کہ پھر نہ لوٹ آوین کہین کہا ہی راویون نے اور نکلین حضرت فاطمہ علیہا السلام ساتھ چند عورتون کے اور دیکھا اونھون نے زخم وجہ مبارک آپ کا تو لپٹ گئین
گلے مین اور پونچھنے لگین خون آپ کے مونہہ سے اور فرماتے تھے آنحضرت کہ سخت ہوا غضب خدا کا اوس قوم پر کہ خون آلود کیا اونھون نے مونہہ اوسکے رسول کا
اور لاتے تھے پانی حضرت علی ؑ موضع مہراس سے اور کہا حضرت فاطمہ ؓ سے کہ لیے رہو تم یہ تلوار میری پھر لائے پانی بھر کر سپر مین اور چاہا آنحضرت ؐ نے کہ پیوین اوس مین
سے کہ تھے آپ پیاسے لیکن نہ پی سکے اور بائی بو پانی مین کہ نہ پسند آیا آپ کو تو فرمایا یہ پانی بدمزہ ہی پھر کلی کی اوس سے واسطے صاف کرنے مونہہ کے خون سے
اور دھویا حضرت فاطمہ ؓ نے خون اپنے باپ کا پھر جب دیکھا آنحضرت ؐ نے تلوار حضرت علی ؑ کو رنگین تو فرمایا اگر اچھے لڑے ہو تم تو بیشک اچھا لڑے ہین عاصم بن ثابت اور
حارث بن صمہ اور سہل بن حنیف اور تلوار ابو دجانہ کی نہین معیوب غرض کہ نہ پی سکے آنحضرت ؐ اوس سے پانی تو نکلے محمد بن مسلمہ پانی ڈھونڈھنے کو پاس عورتون کے
اور آئی تھین چودہ عورتین کہ تھین اونمین فاطمہ ؓ بنت رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کہ لائی تھین وہ سب کھانا پانی ساتھ اپنے اور پلاتی تھین زخمیون کو اور
معالجہ کرتی تھین اونکا کہا کعب بن مالک نے کہ دیکھا مینے ام سلیم بنت ملحان اور عائشہ کو کہ تھین مشکین اونکی پیٹھون پر دن احد کے اور تھی حمنہ بنت جحش کہ پلاتی
پیاسون کو اور باندھتی تھی زخمون کو اور تھی ام ایمن پانی پلاتی زخمیون کو پھر جبکہ نہ پایا محمد بن مسلمہ نے پاس اونکے پانی اور حال یہ کہ آنحضرت اوسدن کمال پیاسے
تھے تو گئے محمد بن مسلمہ کاریز کو مشک لیکر اور طلب کیا پانی صاحب کاریز سے اور وہ جگہہ اب مشہور ہی ساتھ قصور التیمیین کے پھر لائے پانی شیرین اور دیا آنحضرت ؐ نے

تقدیم ایثار مس تم ۱۲

اور جو ادی محمد بن مسلمہ کو جدائی کی اور نہ بند ہوتا تھا خون آپ کا اور فرشتے تھے آنحضرتؐ کے منہ پونچھتے وہ لوگ تھے مثل ہمارے یہان تک کہ چونین لگے وہ لکن کو پھر
دیکھا حضرت فاطمہؓ نے کہ نہین بند ہوتا خون اور وہ دھوتی تھین خون اور حضرت علیؓ ڈالتے تھے اوسپر پانی سپر سے تو لیا اونھون نے ایک ٹکڑا بوریے کا اور
جلایا اوسکو یہان تک کہ ہو گیا وہ راکھ پھر جما دیا اوسکو زخم پر تو بند ہو گیا خون اور کہا گیا ہی کہ اونھون نے علاج کیا اوسکا جلا کر ساتھ ایک ٹکڑے پشمینے کے
اور بعد اوسکے آنحضرتؐ علاج کرتے تھے اوس موہنہ کے زخم کا پرانی ہڈی سے یہان تک کہ جاتا رہا اثر اوسکا اور رہے آنحضرتؐ کہ پاتے تھے اثر چوٹ ابن قمیہ کا
کاندھے پر ایک ماہ تک یا کچھ زائد مہینے سے اور علاج کرتے تھے اثر زخم رخسار کا پرانی استخوان سے اور مروی ہی سعید بن مسیب سے کہ کہا اونھون نے جب کہ
ہوا دن احد کا تو آیا ابی بن خلف گھوڑا دوڑاتا اپنا یہان تک کہ قریب ہوا آنحضرتؐ سے اور بڑھے اوسکی طرف بعض اصحاب کہ قتل کرین اوسکو فرمایا آنحضرتؐ نے
کہ الگ ہو جاؤ اوس سے پھر کھڑے ہوئے آنحضرتؐ روبرو اوسکے حربہ لیکر اپنے ہاتھ مین اور ماری اوسکو وہ سنان پھینک کر کہ لگی وہ اوسکی گردن پر سو گر پڑا ابی اوپر سے
گھوڑے کے اور ٹوٹ گئی ایک پسلی اوسکی پھر اوٹھالے گئے اوسکو لوگ یہان تک کہ وقت جانے لشکر کفار کے بطرف مکہ مر گیا وہ راہ مین اور نازل ہوئی اوسکی حق مین
یہ آیت کریمہ وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ رَمَىٰ اور مروی ہی کعب بن مالک سے کہ روایت کی اونھون نے اپنے باپ مالک سے کہا اونھون نے
کہ تھا ابی بن خلف کہ آیا تھا واسطے فدیہ دینے اپنے بیٹے کے جو پکڑا گیا تھا بدر مین کہا اوسنے ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم نزدیک میرے ایک گھوڑا ہی کہ نہ دور کرونگا مین اوسکو
جب تک نہ مارلونگا آپ کو اوسپر فرمایا آنحضرتؐ نے بلکہ مین قتل کرونگا تجکو درحالیکہ ہوگا تو اوسپر انشاء اللہ تعالی اور کہا ہی بعض نے کہ یہ قول ابی بن خلف نے کہا تھا
مکے مین لیکن سنا آنحضرتؐ نے یہ قول اوسکا مدینے مین پس فرمایا آنحضرتؐ نے مین قتل کرونگا اوسکو اوس گھوڑے پر انشاء اللہ تعالی اور ہوتے تھے آنحضرتؐ
لڑائی مین اس طرح کہ نہ دیکھتے تھے پھر کر پیچھے اپنے اور فرماتے تھے اپنے اصحاب سے کہ خوف ہی مجکو آنے ابی بن خلف کا پیچھے سے سو جب دیکھو تم اوسکو
آتے ہوئے تو مطلع کرنا مجکو ناگاہ آیا ابی دوڑاتا ہوا گھوڑا اپنا اور پڑی نظر اوسکی آنحضرتؐ پر اور پکارا بلند آواز سے کہ ای محمد نہ بچا مین اگر بچ گئے تم غرض
کی لوگون نے کہ یا رسول اللہ کیا کرینگے ہم جب کہ آ گیا اسنے آپ کو کہ قریب آ پونہچا یہ اگر چاہین آپ تو حکم دین بعض کو ہم مین سے لیکن نہ اجازت دی
آنحضرتؐ نے کسی کو اور آ پونہچا ابی تو لی آنحضرتؐ نے سنان حارث بن صمہ سے اور بڑھے آپ جماعت اصحابؓ سے کہ الگ ہو گئے ہم سب سامنے سے
اور نہ ہوتا تھا کوئی مشابہ آنحضرتؐ کے وقت سعی کرنے کے حملے مین اور وار کیا آپ نے اوس حربے کا اوسکی گردن پر درحالیکہ تھا وہ گھوڑے پر پھر شور
کرنے لگا وہ مانند بیل کے کہتے تھے اوس سے ہمراہی اوسکی تسلی کو کہ ای ابو عامر نہین کچھ خوف تجھپر اور اگر ہوتا اسقدر زخم ہمارے کسیکے آنکھ مین
تو نہ ضرر دیتا کچھ کہا ابی نے قسم ہی لات اور عزی کی کہ اگر ہوتا یہ درد کہ مجکو ہی تمام اہل ذی المجاز کو تو بیشک مرجاتے سب کیا نہین کہا تھا اونھون نے
کہ مین قتل کرونگا ابی کو پس اوٹھالے گئے اوسکو لوگ اور اوسکے اس شغل مین نہ متوجہ ہوا کوئی آنحضرتؐ کا اور جا ملے آنحضرتؐ جماعت اصحابؓ سے بیچ گھاٹی
احد کے اور کہا گیا ہی کہ لیا تھا وہ حربہ آنحضرتؐ نے زبیر بن عوام سے اور مروی ہی حضرت ابن عمر سے کہ مرا ابی بطن رابغ مین اور مین درمیان اوس حال کے کہ جاتا تھا
مین بطن رابغ مین بعد اسکے کہ گذر گئی تھی اکثر رات سے ناگاہ ایک آگ پیش ہوئی میرے پس ڈرا مین اوس سے اور نکلا اوسمین سے ایک شخص جکڑا ہوا زنجیرون
مین کہ سرخ ہو رہی تھین وہ اور پکارتا تھا وہ پیاس پیاس پھر ناگاہ ظاہر ہوا دوسرا شخص کہ کہا اوسنے مت پانی پلا اسکو کہ یہ مارا ہوا ہی آنحضرتؐ کا یہ ابی بن خلف ہی
کہا مینے کہ خرابی ہو واسطے اسکے اور نزدیک بعض کے مراد موضع سرف مین اور منقول ہی کہ جب لیا آپ نے حربہ حضرت زبیر سے تو حملہ کیا ابی نے آنحضرتؐ پر
واسطے قتل کے پس آگے آئے اوسکے مصعب بن عمیر اور حائل ہو گئے درمیان اوسکے اور آنحضرتؐ کے پھر مارا مصعب نے اوسکے موہنہ پر کہ دیکھا آنحضرتؐ نے ایک فرجہ
اوسکی گردن پر اوپر جگہہ باندھنے گھنڈی کے اور ماری سنان اوس جگہہ پر کہ زخمی ہوا وہ اور شور کرنے لگا کہا ہی راوی نے اور آیا عثمان بن عبداللہ بن مغیرہ
مخزومی اوپر اپنے گھوڑے ابلق کے بارادۂ قتل آنحضرتؐ کے اور چھپا ہوا تھا سب بدن اوسکا سامان جنگ مین اور آنحضرتؐ جاتے تھے طرف گھاٹی پہاڑ کے
پس پکارا وہ کہ نہ بچونگا مین اگر بچے تم آج کے دن اور آ ملے اصحاب آنحضرتؐ سے اور ٹھوکر کھائی اوسکے گھوڑے نے بیچ ایک گڑھے کے کہ کھودا تھا اوسکو ابو عامر
نے پس گرا گھوڑا اسکا اوپر موہنہ کے اور الگ ہو گیا اوس سے سوار اوسکا پھر پکڑ لیا اوس گھوڑے کو اصحاب کرام نے اور کاٹ دین کونچین اوسکی اور گئے

اوسپر حارث بن صمہ پھر واسکے کچھ دیر تلوارون سے اور ماری تلوار حارث نے اوسکے پاؤن پر کہ کھلی تھی وہ جگہہ زرہ سے پس گر پڑا وہ اور لی اوسکی سلاح
حارث کو زرہ اور خود اور تلوار عمدہ اور نہین سنا گیا کہ اور کسی کو اوسدن ملا ہو سلب کسی مقتول کا سوا ان حارث کے اور آنحضرت دیکھتے تھے انکی لڑائی کو سو
پوچھا آپ نے کسی سے کہ کون ہی یہ کافر کہا اوسنے یہ عثمان بن عبداللہ بن مغیرہ ہو فرمایا آپ نے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحَانَهٗ اور عبداللہ بن جحش نے
قید کیا تھا اوسکو بطن نخلہ مین پھر لائے تھے اسکو نزدیک آنحضرت کے اور دیا فدیہ اور گیا طرف قریش کے یہان تک کہ لڑا آکر غزوۂ احد مین اور مارا گیا وہان
اور دیکھا مارے جاتے اوسکو عبید بن حاجز عامری نے اور آیا دوڑتا ہوا مانند شیر کے اور ماری ایک تلوار حارث بن صمہ کے کندھے پر کہ زخمی کیا اونکو اور گر پڑے
حضرت حارث زخمی ہوکر پھر اوٹھالے گئے انکو لوگ لیکے پھر آئے ابو دجانہ اوپر عبید بن حاجز کے اور چوٹین کین دونون نے آپسمین کچھ دیر دن سے اور ہر ایک روکتا تھا
چوٹ دوسرے کی سپر پر پھر حملہ کیا اوسپر ابو دجانہ نے اور لپٹ گئے اوسکو پچھڑے مارا اوسکو زمین پر اور ذبح کیا تلوار سے مانند بکری کے پھر لوٹ آئے ابو دجانہ پاس
آنحضرت کے اور کہا گیا ہی کہ سہل بن حنیف مارتے تھے تیر انکو آنحضرت کی طرف سے تو حکم کیا آنحضرت نے لوگون کو کہ تیر دین سہل کو بیشک یہ سہل ہی اور دیکھا آنحضرت
نے ابو درداء کو درحالیکہ لوگ ہلتے تھے ہر طرف فرمایا آنحضرت نے کہ اچھا سوار ہی عویمر اور مروی ہی حارث بن عبداللہ بن کعب بن مالک سے کہ کہا اونہون نے
بیان کیا مجھسے اوس شخص نے کہ دیکھا اوسنے طرف ابی اسیرہ بن حارث بن علقمہ کے کہ مقابل تھا وہ ایک شخص سے بنی عوف کے پس چوٹین کرتے تھے وہ دونو
آپس مین اور خالی دیتا تھا ہر ایک انمین کا وار دوسرے کو سو دیکھا ان دونون کو لڑتے ہوئے مانند دو شیرون کے کہ توقف کرتے تھے کبھی اور بعد جاتے آپس مین کبھی
پھر مل گئے یہ دونون اور لپٹ گئے آپسمین اور گر پڑے دونون زمین پر پھر اوپر ہو گئے ابو اسیرہ اور ذبح کیا اپنے دشمن کو تلوار سے مانند بکری کے پھر جدا ہو گئے
اوس سے پھر اسی حال مین آئے وہان خالد بن ولید اوپر گھوڑے ادہم محجلیان سپید پیشانی والے کے اور تھا پاس اونکے نیزہ دراز پس حملہ کیا ابو اسیرہ پر
پشت کی جانب سے اور دیکھا مینے نوک برچھے کی کہ نکل آئی سینے سے اور گر پڑے ابو اسیرہ مردہ ہوکر اور لوٹے خالد بن ولید کہتے ہوئے کہ مین ہون ابو سلیمان
کہا ہی راویون نے اور لڑے اوس دن طلحہ بن عبیداللہ آنحضرت کی جانب سے لڑائی سخت اور کہتے تھے وہ کہ جب دیکھا مینے آنحضرت کو وقت چلے جانے اصحاب کے
اور حملہ کرنے مشرکون کے کہ گھیر لیا آپ کو بیچ مین ہر طرف سے تو نہ اطلاع رہی مجکو کہ کھڑا رہون مین آگے آپکے یا پیچھے آپکے یا دہنے یا بائین اور ہٹاتا تھا مین تلوار سے
لوگون کو کبھی آگے سے اور کبھی پیچھے سے یہان تک کہ الگ ہوئے لوگ پھر فرمانے لگے آنحضرت اوسدن طلحہ کو کہ بیشک محبوب ہوا تو میرا اور ذکر کیا حضرت سعد
بن ابی وقاص نے حضرت طلحہ کا کہا رحمت کرے اوسپر اللہ تعالی تھے وہ بڑھکر سب سے غار مین آنحضرت کی جانب سے دن احد کے کہا لوگون نے کس طرح
یہ حال ہی ای ابو اسحق کہا اونہون نے کہ لازم رہے طلحہ آنحضرت سے اور ہم سب متفرق ہوئے پھر دوڑ آئے ہم طرف آنحضرت کے دیکھتے تھے ہم طلحہ کو
گرد پھرتے ہوئے آنحضرت کے کہ سپر کی تھی جان اپنی واسطے آنحضرت کے اور پوچھا گیا طلحہ سے کہ ای ابو محمد کیا ہوا تمھاری اونگلی مین کہا اونہون نے تیر مارا
مالک بن زہیر جشمی نے بارادۂ آنحضرت کے اور نشانہ ہوتا تھا تیر اوسکا تو سامنے کیا مینے ہاتھ اپنا آنحضرت کے مونہہ کے اور لگا وہ تیر میری خنصر مین
کہ چھد گیا اوسمین اور شل ہو گئی اونگلی میری اور کہا اونہون نے وقت مارنے تیر کے اوسکو لفظ حس کا تب فرمایا آنحضرت نے اگر کہتا بسم اللہ تو داخل
ہوتا جنت مین درحالیکہ دیکھتے ہوتے لوگ جو شخص خواہش کرے یہ کہ دیکھے اوسکو کہ چلتا پھرتا ہی دنیا مین اور ہی وہ اہل جنت سے تو چاہیے کہ دیکھے طلحہ
بن عبیداللہ کو یا کہین سے ہی کہ پورا کیا ہی اونہون نے کام اپنا اور مروی ہی طلحہ سے کہ جب ہٹے مسلمان اوس دوری مین اور پھر لوٹے تو بڑھا ایک
شخص بنی عامر بن لوی بن مالک بن مضرب کا کھینچے لاتا تھا رمح اپنے اوپر گھوڑے کمیت سپید پیشانی کے چھپا ہوا لوہے مین اور پکارتا تھا کہ مین ہون
ابو ذات الودع بتلاؤ مجھے آنحضرت کو کہ کاٹون کونچے اونکے گھوڑے کی پس ہٹا مین اور حملہ کیا مینے اوسپر برچھی سے واللہ تخالی کیا وار میرا اوسکے
حدقۂ چشم سے اور شور کیا اوسنے مانند بیل کے پس رکھا مینے قدم اپنا اوسکے رخسار پر یہان تک کہ ملایا مینے اوسکو موت سے اور تھے طلحہ کہ زخم انکا تھا
اونکی استخوان سر پر ایک مشرک کے ہاتھ سے کہ ماری تھین اوسنے اونپر دو چوٹین ایک انکے سر پر درحالیکہ مونہہ انکا طرف اوسکے تھا اور دوسری وقت
لوٹنے انکے کے اور سر سے بہہ گیا تھا انکے زخمون سے خون روایت کرتے ہین حضرت ابو بکر صدیق کہ آیا مین پاس آنحضرت کے دن احد مین تو فرمایا آپ نے

مجکو جلد اپنے چچازاد بھائی کے پاس پھر آیا مین پاس طلحہ بن عبید اللہ کے درحالیکہ نکل گیا تھا خون اونکا اپس چھڑکنے لگا مین پانی اونکے مونہہ پر اور تھے
وہ بیہوش پھر جب کہ افاقہ ہوا اونکو تو کہا کیا ہوئے آنحضرت کہا مینے کہ وہ بخیریت ہین اور بھیجا ہی اونھون نے مجکو تمھاری طرف کہا طلحہ نے الحمد للہ کہ
ہر مصیبت بعد اسکے آسان ہی اور تھے ضرار بن خطاب فہری کہ کہا کرتے تھے دیکھا مینے طلحہ بن عبید اللہ کو مونڈائے ہوئے سر نزدیک موضع مروہ کے عمرے مین
اور دیکھا مینے زخم اونکے سر کا کہا مینے واللہ مینے مارا تھا یہ اونکو جب کہ آئے یہ طرف میرے پھر دوسرا وار کیا مینے انپر جب کہ لوٹے یہ مجسے اور کہا گیا ہی جب کہ
ہوا دن جنگ جمل کا اور قتل کیا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے لوگون کو پھر جب کہ آئے آپ بصرے مین تو آیا پاس آپکے ایک عربی اور کچھ کلام کیا اوسنے روبرو
آپکے اور کہا کچھ حق طلحہ مین تو جھڑکا اوسکو آپ نے اور کہا نہین حاضر تھا تو دن احد کے اور بڑھ گئی ہی بے پروائی اوسکی بسبب کمال اسلام کے بحت
جگہہ ہونے اونکی کے نزدیک آنحضرتؐ کے پس شکستہ دل ہوا وہ شخص اور خاموش ہوگیا پھر بولا ایک شخص کیا تھی بڑائی اور آزمایش اونکی احد مین رحمت کرے
اوپر اللہ تعالی فرمایا حضرت علی رض نے کہ ہان رحمت کی اوپر اللہ تعالی نے بیشک دیکھا مینے اونکو کہ سپر کیا تھا اپنی جان کو واسطے آنحضرتؐ کے درحالیکہ گھیر لیا تھا
اونکو تلوارون نے اور پڑتے تھے تیر ہر طرف سے اور نتھے وہ مگر مانند سپر کے واسطے آنحضرتؐ کے اور رنج پونہچا اوسمین آنحضرتؐ کو زخم وغیرہ کا پھر فرمایا
حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے گواہی دیتا ہون مین اس بات پر کہ سنا ہی مینے آنحضرتؐ سے کہ فرماتے تھے آپ کاش مین چھپایا جاتا ساتھ اپنے اصحاب کے نشیب مین
پہاڑ کے پھر کہا حضرت علیؓ نے اوسدن درحالیکہ ہٹاتا تھا مین کفار کو ایک جانب اور ابو دجانہ دوسری جانب مین اونکے ایک گروہ کو اور ہٹاتے تھے سعد
بن ابی وقاص ایک جانب اونکی جماعت کو یہان تک کہ ہٹا دیا اون سب کو اللہ تعالی نے پھر جدا ہوا کفار سے ایک فرقہ جنگ آور کہ تھے اوسمین عکرمہ بن ابی جہل
گھس گیا مین اونمین ساتھ تلوار کے اور شروع کیا مینے مارنا اونکا اور جمع ہوئے وہ سب مجھپر یہان تک کہ پونہچا مین اونکی نہایت تک پھر لوٹا مین دوبارہ یہان تک
کہ آگیا مین اپنی اوس جگہہ پر کہ گیا تھا مین وہان سے لکن تاخیر کی میری موت نے اور پورا ہوتا ہی وہ کام کہ چاہے اوسکو اللہ تعالی اور مروی ہی ایک شخص سے
کہ دیکھا اوسنے حباب بن منذر بن جموح کو لڑائی مین کہ ہٹاتے تھے کفار کو مانند بکریون کے اور حال یہ کہ گھیر لیا تھا اونھون نے حباب کو یہان تک کہ کہا گیا شہید
ہوئے وہ اور پھر ظاہر ہوئے اور تلوار تھی اونکے ہاتھ مین پھر ہٹے لوگ اونپر سے اور حملہ کرتے تھے حباب کفار کے ہر فرقے پر اور کفار بھاگتے تھے اونسے طرف
اپنے لوگون کے پھر آئے حباب پاس آنحضرتؐ کے اور اوسدن واسطے پہچان کے نشان کیے تھے حباب نے ایک پارچہ سبز کو اوپر خود کے اور ظاہر ہوئے اوسدن عبد الرحمن
ابن ابی بکر اوپر گھوڑے کے کہ چھپا ہوا تھا لوہے مین اور نہ ظاہر تھا اوس سے سوا دو آنکھون کے پھر آواز دی اونھون نے کون آتا ہی لڑنے کو انا عبد الرحمن بن عتیق
سے کہا راوی نے کھڑے ہوئے اونکے مقابلے کو حضرت ابو بکرؓ اور عرض کی یا رسول اللہ مین جاتا ہون اسکے مقابلے کو اور کھینچ لی ابو بکرؓ نے تلوار اپنی تو فرمایا آنحضرتؐ نے
میان کر تلوار اپنی اور لوٹ جا اپنی جگہہ پر اور فائدہ دے ہمکو اپنی حیات سے اور فرمایا آنحضرتؐ نے نہین پائی مینے واسطے شماس بن عثمان کے کوئی شبیہ سوا ڈھال کے
یعنی بسبب اوس جان نثاری کے کہ لڑے یہ بعوض آنحضرتؐ کے اوس دن کہ آنحضرتؐ نہین تیر مارتے تھے دہنے یا بائین مگر یہ کہ دیکھتے شماس کو اوس طرف کہ ہٹاتا تھا
کفار کو اپنی تلوار سے یہان تک کہ پوشیدہ کیے گئے آنحضرتؐ اور سپر کیا شماس نے اپنی جان کو آنحضرتؐ پر یہان تک کہ حاصل کی سعادت شہادت کی سو یہ تھا حاصل
قول آنحضرتؐ کا کہ نہین پایا مین کوئی شبیہ واسطے شماس کے سوا ڈھال کے اور تھے پہلے آنے والے مسلمانون سے بعد ہٹنے کے قیس بن محرث ساتھ ایک جماعت
انصار کے اور چلے گئے تھے یہ قریب جماعت بنی حارثہ کے پھر لوٹے جلدی اور مقابل ہوئے مشرکین کے درمیان اونکے حملون مین اور گھس گئے اندر اونکے اور
نہ لوٹا کوئی شخص یہان تک کہ قتل ہوا اور لڑے اونسے قیس بن محرث اپنی تلوار سے اسقدر کہ مارے چند آدمی اونکے لیکن نہ شہید کر سکے اوسکو کفار مگر برچھون سے
کہ چھیدا اونکو ہر طرف سے کہ پائے گئے اونمین چودہ نشان برچھیون کے کہ پار ہو گئے تھے اور دس زخم تلوارون کے بدن پر اور عباس بن عبادہ بن نضلہ اور خارجہ
بن زید بن ابی زہیر اور اوس بن ارقم بن زید اور عباس پکارتے تھے اپنی بلند آواز سے کہ جماعت مسلمین لازم پکڑو اپنے اللہ اور اپنے نبی کو یہ مصیبت پونہچی تمکو
بسبب نہ ماننے بات اونکی کے کہ نافرمانی کی تمنے نبی کی آپ وعدہ کرتے ہین وہ تمسے فتح کا اگر صبر کرو تم پھر اوتارا عباس نے خود اپنا سر سے اور اوتاری زرہ اپنی
اور کہا خارجہ بن زید سے کیا ہی تمکو حاجت میرے خود اور زرہ کی کہا اونھون نے نہین ارادہ رکھتا ہون مین اوس بات کا کہ ارادہ کیا تمنے پھر ڈوب گئے یہ دونون

جماعت کفار میں اور حضرت عباس کہتے تھے کیا ہوگا عذر ہمارا نزدیک ہمارے رب کے اگر شہید ہوئے آنحضرت اور دیکھتے تھے ہم کونوں سے آنکھوں کے اور
کہتے تھے نا رحمہ نہین عذر ہمکو نزدیک اپنے رب کے اور نہ کوئی دلیل لیکن عباس پس قتل کیا اونکو سفین بن عبد شمس سلمی نے اور مارے تھے عباس نے اوسپر دو برچھے
زخم پھر اوٹھا لائے اوسکو میدان سے زخمی اور رہا وہ اوسی زخموں سے ایک سال تک پھر اچھا ہو گیا اور گھیر لیا خارجہ بن زید کو برچھیوں نے پس آئے اونکو زخم زیادہ دس
اور گذرا اوسپر صفوان بن امیہ اور پہچانا اونکو اور کہا یہ بڑا ہمنشین ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اور تھے اوس مین جب تک کچھ جان پھر شہید کیا اوسنے اونکو ناتوانی مین اور شہید
ہوئے اوسمین اوقم اور کہا صفوان بن امیہ نے کسنے دیکھا ہے خبیب بن یساف کو درحالیکہ طلب کرتا تھا یاد اوسکو پھر قادر ہوا یا اوسپر اور مثلہ کیے گئے اوس دن خارجہ اور کہا
یہ وہ شخص ہے کہ حملہ کیا تھا اسنے میرے باپ پر یعنی امیہ بن خلف پر بدر مین اب تسلی دی مینے اپنی جان کو جب کہ مار لیا مینے مثلہ کیے ہوؤن کو اصحاب محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
اور مارا مینے ابن قوقل اور ابن ابی زہیر اور ابن اوس کو اور مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت نے دن احد کے کون لیتا ہے اس تلوار کو ساتھ اوسکے حق کے عرض کی لوگون نے کیا ہے
حق اوسکا فرمایا آپ نے کہ حق اوسکا یہ ہے کہ مارے اسکو دشمنون پر عرض کی حضرت عمر نے کہ مین ہون یا رسول اللہ پس نہ توجہ کی اونکی طرف آنحضرت نے اور پھر پکارا
لوگون کو اوسی شرط سے واسطے اوس تلوار کے پھر کھڑے ہوئے زبیر اور طلب کیا اوسکو لیکن نہ متوجہ ہوئے آنحضرت اونکی طرف بھی یہان تک کہ متوہم ہوئے حضرت عمر
اور حضرت زبیر اپنے دلون مین پھر تیسری بار ویسا ہی کہا آنحضرت نے سو بولے ابو دجانہ کہ مین لیتا ہون اسکو یا رسول اللہ ساتھ اوسکے حق کے تو دے دی وہ تلوار
اونکو آنحضرت نے اور پورا کیا اونھون نے اقرار اپنا اور ادا کیا حق اوس تلوار کا وقت ملنے دشمنون کے اور کہا ایک نے اون دونون مین یا حضرت عمر یا حضرت زبیر نے
واللہ ضرور کرونگا مین خیال اس شخص کا کہ دی اسکو آنحضرت نے اور نہ دی یہ تلوار ہمکو کہا اونھون نے پھر پیچھا کیا مینے اوسکا اور واللہ نہ دیکھا مینے کسیکو کہ لڑا ہو زیادہ
اوس سے بیشک دیکھا مینے اوسکو کہ لڑتے تھے اور مارتے تھے اوس تلوار کو یہان تک کہ جب تھک جاتے تھے ہاتھ اونکے اور کند ہو جاتی وہ تلوار اور جانتے کہ اب
نکمی ہو گئی تو رگڑ لیتے اوسکو پتھرون پر اور تیز کر لیتے اوسکو اور پھر مارتے اوس سے دشمنون کو یہان تک کہ ہو جاتی وہ مانند درانتی کے اور تھے ابو دجانہ کہ جب دی تھی
اونکو تلوار آنحضرت نے تو چلے تھے طرف کفار کے اتراتے ہوئے فرمایا آنحضرت نے اونکو دیکھکر اتراتے ہوئے چال مین کہ بیشک یہ وہ چال ہے کہ بغض رکھتا ہے اس سے
خدائے تعالی مگر ایسے مقام پر اور تھے چار اصحاب آنحضرت کے کہ علامت کرتے تھے اوپر اپنے لڑائیون مین ایک اونمین ابو دجانہ ہین کہ باندھتے تھے سرخ پٹی سر پر
اور جانتے تھے اہل قوم اونکے کہ جب باندھتے تھے یہ عصابہ سرخ سر پر تو خوب لڑتے تھے اور تھے حضرت علی کرم اللہ وجہہ علامت کرتے تھے اپنی صوف سپید کی اور
حضرت زبیر ساتھ ٹکڑے زرد کے اور حضرت حمزہ علامت کرتے تھے سر پر ساتھ رکھنے پر نعامہ کے کہا ابو دجانہ نے دیکھا مینے اوس دن ایک عورت کو کہ برانگیختہ کرتی تھی
لوگون کو لڑائی پر تو اوٹھائی مینے اوسپر تلوار درحالیکہ گمان کیا تھا مینے اوسکو مگر مرد پھر دیکھا مینے اوسکو اور مکروہ جانا مینے یہ کہ مارون تلوار آنحضرت کی اس ایک عورت
کو اور وہ عمرہ بنت حارث تھی اور کعب بن مالک کہتے ہین کہ پہونچے مجکو گیارہ زخم دن احد کے اور جب دیکھے مینے مثلہ کیے ہوئے مشرکون کو شہیدان مسلمین مین کہ
مثلہ کیا تھا اونکو بری طرح تو الگ ہو گیا مین مقتولون مین سے اور جدا جا بیٹھا مین اونسے پس تھا مین اپنے اوس مقام مین کہ ناگاہ آیا خالد بن اعلم عقیلی چھپا ہوا سامان
جنگ مین کہ گھیرتا تھا مسلمانون کو اور کہتا تھا باندھ لو انکو جیسا کہ باندھا جاتا ہے گوسفند اور پکارتا تھا کہ اے معشر قریش مت قتل کرو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بلکہ قید کر لو
اونکو یہان تک کہ بتا دین ہم اونکو عوض اونکے کامون کا پس قصد کیا اوسکا قزمان نے اور مارا ایک ہاتھ اوسکے کاندھے پر اور کاٹا اوسکو اور اونکی تلوار نے اسقدر
کہ دیکھا مینے پھیپھڑا اوسکا پھر لے لی تلوار اوسکی اور لوٹ گئے اور آیا اوسپر ایک مشرک کہ نہ کھلا تھا سوا اوسکی دونون آنکھون کے اور مارا اوسکے ایک ہاتھ
ایسا کہ دو ٹکڑے کر دیا اوسکو کہا جسنے کون تھا یہ کہا ایک شخص نے یہ ولید بن عاص بن ہشام تھا پھر کعب کہتے ہین کہ مین دیکھتا تھا اوس دن قزمان کو اور
کہتا تھا کہ نہین دیکھا مینے کوئی شخص مثل اسکے دلاور تلوار مین یہان تک کہ ہوا انجام اوسکا جیسا کہ ہونا تھا پھر پوچھا لوگون نے کیا ہوا انجام اوسکا کہا کعب نے
کہ ہوا وہ اہل نار سے کہ خود ماری جان اپنی اوس دن اور مروی ہے کعب سے کہ ناگاہ دیکھا مینے ایک مشرک کو پوشیدہ سامان آہنی مین جنگ کے کہ پکارتا تھا گھیر لو
مسلمانون کو اور باندھ لو مانند خلط پوست بکری کے سو آیا اوس حال مین ایک مسلمان مسلح کہ چلا اوسپر اور روانہ ہوا مین بھی پیچھے اوسکے پھر کھڑا ہوا مین کہ
اندازہ کرتا تھا اون دونون کا اپنی نگاہ مین تو دکھائی دیا مجکو وہ کافر زائد سامان اور ہیئت مین اور دیکھتا رہا مین اون دونون کو یہان تک کہ مقابل ہوئے وہ دونون پھر ماری

مسلمان نے ایک تلوار اوس کافر کے کاندھے پر کہ نکل گئی کوک تک اور گر پڑا وہ دو ٹکڑے ہو کر اور آگ سیا الدس سے وہ مسلمان اور کہا یسکے طرح بچا او
اوکعب مین ابودجانہ ہون اور کہا اونھون نے کہ رشید فارسی مولی بنی معاویہ کے چلے ایک مشرک پر کہ تھا وہ قوم بنی کنانہ سے چھپا ہوا لوہے مین اور فخر کرتا تھا ایسا کہ مین ہون
ابن عویم پھر مقابل ہوئے اوسکے سعد مولی حاطب کے تو کیا اوس کافر نے اونکو دو ٹکڑے ایک وار تلوار مین پھر مقابل ہوئے اوسکے رشید اور ایک وار کیا اوسنے
کاندھے پر کہ گرا وہ دو پارہ ہو کے مع زرہ اور یہ کہتے تھے کہ لے یہ وار میرا کہ مین غلام فارسی ہون اور آنحضرتؐ دیکھتے تھے اونکو اور سنتے تھے یہ کلام تو کہا تو فرمایا
آپ نے کیون نہ کہا تو نے کہ لے یہ وار میرا اور مین غلام انصاری ہون پھر آیا اوپر بھائی اوسکا دوڑتا ہوا مانند کتے کے اور کہتا تھا مین ہون ابن عویم اور مارا
رشید نے ایک ہاتھ اوسکے خود پر کہ چیر گیا سر اوسکا اور کہا رشید نے لے یہ وار میرا کہ مین غلام انصاری ہون پس تبسم فرمایا آنحضرتؐ نے اور فرمایا اچھا کہا تو نے
اے ابو عبداللہ اور کنیت کی اونکی یہ اوس دن آنحضرتؐ نے اور حال یہ کہ نتھا کوئی لڑکا اونکے اور کہا ہے ابو نمر کنانی نے کہ آیا مین دن احد کے درحالیکہ متفرق ہو گئے
تھے مسلمان اور تھا مین ہمراہ مشرکون کے اور آیا تھا مین ساتھ اپنے دس بھائیون کے اور مارے گئے اوسمین سے چار اور تھی ہوا موافق مسلمانون کے
اول مقابلے مین پھر دیکھا مینے اپنے لشکر کو کہ بھاگے پیچھے کو اور گرے اصحاب آنحضرتؐ کے لوٹ پر یہان تک کہ چلا گیا مین پیادہ موضع جما تک پھر لوٹے سوار
ہمارے کہا مینے واللہ نہین لوٹے یہ سوار مگر بسبب دیکھنے کسی امر کے پھر لوٹے ہم اپنے قدمون پر دوڑتے ہوئے یہان تک کہ پایا ہمنے لوگون کو لڑتے ہوئے
آپسمین بے صف باندھے کہ نہین جانتا تھا کوئی کسکو مارتا ہے اور نتھا کوئی نشان مسلمانون کا قائم اور تھا نشان ہمارا ساتھ ایک شخص کے بنی عبد الدار سے
اور سنا مینے شعار اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا امت امت کہا مینے اپنے دل مین کیا ہے امت اور مین دیکھتا تھا آنحضرتؐ کو کہ گھیرے ہوئے تھے اونکو اصحاب
اونکے اور تیر ہمارے نکل جاتے تھے دہنے بائین سے اور گرتے تھے آگے اونکے اور نکل جاتے پیچھے کو اور مارے مینے اوس دن پچاس تیر اور زخمی کیا اونمین
بعض اصحاب کو پھر ہدایت کی مجکو اللہ تعالی نے طرف اسلام کے اور تھا عمرو بن ثابت بن وقش جڑا ہوا ہتھیارون مین اور گفتگو کرتی تھی اوس سے قوم اوسکی بیچ
اسلام کے تو کہتا وہ اگر جانتا مین تمھاری بات کو حق تو نہ تاخیر کرتا اس سے یہان تک جب کہ ہوا دن احد کا تو ظاہر ہوئی اوسپر خوبی اسلام کی اور آنحضرتؐ تھے احد
مین پس اسلام لایا وہ اور لیے ہتھیار اپنے اور نکلا مدینے سے یہان تک کہ آملا لوگون مین اور لڑا کافرون سے خوب ثابت قدم ہو کر پھر پایا گیا زخمیون مین ٹکڑے ٹکڑے
قریب مرگ پھر پاس گئے اوسکے لوگ درحالیکہ آخر رمق تھی اوسمین اور پوچھا اوس سے کون چیز لائی تجکو یہان اے عمرو کہا اوسنے اسلام کہ ایمان لایا مین اللہ اور
اوسکے رسول پر پھر لی مینے تلوار اور آیا لڑائی مین اور روزی کی مجکو اللہ تعالی نے شہادت پھر وفات ہوئی اوسکی آگے اون لوگون کے فرمایا آنحضرتؐ نے کہ یہ اہل جنت
سے ہے اور مروی ہے ابو سفین مولی بن احمد سے کہ کہا اونھون نے سنا مینے حضرت ابو ہریرہ سے کہ فرماتے تھے اور لوگ گرد اونکے تھے کہ بتاؤ مجکو وہ شخص کہ داخل ہوا
جنت مین اور نہین سجدہ کیا واسطے اللہ تعالی کے کبھی پھر خاموش ہو گئے سب آدمی پھر کہا حضرت ابو ہریرہ نے وہ بھائی بنی عبد الاشہل کا ہے عمرو بن ثابت بن وقش اور
مروی ہے کہ تھا مخیریق یہودی احبار یہود سے تو کہا اوسنے دن ہفتے کے درحالیکہ تھے آنحضرتؐ احد مین اے معشر یہود واللہ تم جانتے ہو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بیشک نبی ہین
اور بیشک مدد اونکی تمپر لازم ہے کہا سب نے کہ آج دن ہے ہفتے کا کہا اوسنے نہین کچھ سبت پھر لیے ہتھیار اپنے اور حاضر ہوا پاس آنحضرتؐ کے اور مارا گیا لڑائی مین فرمایا
آنحضرتؐ نے کہ مخیریق بہتر ہے یہود کا اور تھا مخیریق جب کہ آتا تھا طرف احد کے تو کہا تھا اگر مارا جاؤن مین لڑائی مین تو مال میرا سب واسطے آنحضرتؐ کے ہے اور تھا حاطب بن امیہ
منافق اور بیٹا اوسکا یزید بن حاطب سچا مسلمان حاضر ہوا احد مین ساتھ آنحضرتؐ کے پھر گر پڑا زخمی ہو کر اور اوٹھا لے گئے اوسکو لوگ اوسکے طرف اوسکے گھر کے کہا اوسکے
باپ نے درحالیکہ دیکھا گھر والون کو روتے ہوئے اوسپر واللہ کیا تم سب نے یہ کام پوچھا اونھون نے کس طرح کہا اوسکے باپ نے مغرور کیا تمنے اوسکو اوسکی جان کی
طرف سے یہان تک کہ نکلا یہ لڑائی کو اور مارا گیا پھر تمسے ہوئی ایک بات اور کہ وعدہ کرتے ہو تم اسسے جنت کا کہ جاویگا یہ اوسمین ہے وہ باغ سداب کہ ہی کا کہا اوس سے
لوگون نے ہلاک کرے تجکو اللہ تعالی کہا اوسنے اسی طرح ہے اور نہ اقرار کیا اسلام کا اور کہا گیا ہے کہ تھا قزمان معدود اہل بنی ظفر مین اور نہین جانا جاتا تھا کہ کسمین سے ہے
اور تھا اون لوگون کا ایک باغ محبوب اور یہ قزمان مرد آزاد تھا نہ تھی اسکے اولاد اور نہ بیوی اور تھا بڑا دلاور مشہور اس بات مین بیچ لڑائیون کے کہ جو واقع ہوئین اونمین
سو آیا یہ احد مین اور لڑا خوب اور مارے چھ یا سات آدمی اور خود زخمی ہوا بہت پھر بیان کیا گیا آگے آنحضرتؐ کے کہ بہت زخمی ہوا قزمان اور قریب ہے شہادت کے

تو فرمایا آپ نے وہ اہل نار سے ہی پھر آئے بعض آدمی طرف قزمان کے اور کہا اوس سے مبارک ہو تجکو ای ابو الغیداق شہادت تیری کہا اوسنے کس بات کی
مبارکی دیتے ہو تم مجکو واللہ نہین لڑا مین مگر بسبب اظہار فضیلت حسب کے کہا لوگون نے بشارت دیتے ہین ہم تجکو ساتھ جنت کے کہا اوسنے جنت از حرمل کی
یعنی ایک کھیت ہر ساب کو ہی کا واللہ نہین لڑا مین بخیال جنت اور نار کے بلکہ لڑا مین اوپر حسب اور قومیت کے پھر نکالا ایک تیر اپنے ترکش سے اور چھو لیا اوسکو
اپنی چھاتی مین پھر دیر ہوئی اوسکی جان نکلنے مین تو نکالی تلوار اور جھک گیا اوسکی نوک پر سینہ رکھکر کہ نکل گئی وہ باہر پشت سے پھر بیان کیا گیا اوسکا واسطے
آنحضرت کے تو فرمایا آپ نے وہ اہل نار سے ہی اور تھے عمرو بن جموح ایک شخص لنگڑے پھر جب ہوا دن احد کا اور تھے اونکے چار بیٹے کہ ہمراہ رہتے تھے آنحضرت کے
لڑائیون مین مانند شیرون کے تو چاہا لوگون نے کہ روکین اونکو جانے سے طرف لڑائی کے اور کہا سب نے کہ تو ایک شخص لنگڑا ہی تو نہین کچھ حرج تجھپر اور تیرے
بین بیٹے تیرے ساتھ آنحضرت کے کہا عمرو بن جموح نے خرابی ہو تمہاری جاتے ہین وہ جنت کو اور بیٹھا رہون مین یہان پاس تمہارے اور بولی ہند بیٹی عمرو
بن حرام کے کہ بیوی اونکی تھیں کہ دیکھا مینے اونکو پیٹھ پھیرتے ہوئے اور لی تیغ و سپر اپنی اور یہ دعا مانگی کہ ای اللہ لوٹا لائیو مجکو طرف میرے اہل و عیال کے نامراد
پھر چلے باہر اور ملے اوسے بیٹے اونکے اور بہت کہا اونسے بچانے کو لیکن آئے وہ پاس آنحضرت کے اور عرض کی یا رسول اللہ بیٹے میرے چاہتے ہیں کہ روکین مجکو
اس طرف سے اور ملنے سے ہمرکاب آپ کے واللہ مین امید رکھتا ہون کہ لنگڑاتا پھرون جنت میں فرمایا آنحضرت نے معذور رکھا تجکو اللہ تعالی نے اور نہین جہاد
تجپر پھر کہا آنحضرت نے اونکے بیٹون سے نہین تمپر منع کرنا اونکا شاید روزی کرے انکو اللہ تعالی شہادت پھر آگے ہو گئے وہ اونکے منع سے پھر شہید ہوئے ۔ اور
کہا ہی ابو طلحہ نے کہ دیکھا مینے طرف عمرو بن جموح کے جب کہ متفرق ہوئے مسلمان پھر دوبارہ حملہ کیا کفار پر تو وہ اول لوگون مین تھے اور دیکھتا تھا مین لنگڑاتے اونکو
اور کہتے تھے مین واللہ مشتاق ہون طرف جنت کے پھر دیکھا مینے اونکے بیٹے کو کہ دوڑے جاتے تھے پیچھے اونکے یہانتک کہ مارے گئے وہ دونون اور حضرت عایشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا آئین تھین درمیان عورتون کے واسطے تحقیق خبر کے اور یہ حکم ہوا تھا اوسوقت تک پردے کا یہانتک جب کہ پہنچین کونے پر موضع حرہ کے اوترتی تھین
مقام بنی حارثہ سے وادی میں تو ملین ہند سے جو بیٹی ہیں عمرو بن حرام کی اور بہن عبداللہ بن عمرو کی کہ کھینچے لاتی تھین ایک اونٹ کو اپنے اور تھے اوسپر خاوند اونکے
عمرو بن جموح اور بیٹے اونکے خلاد بن عمرو اور بھائی انکے عبداللہ بن عمرو بن حرام باپ جابر کے یعنی یہ تینون لاشین اوسپر تھین تو پوچھا اونسے حضرت عایشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا نے کہ کیا خبر ہی پاس تیرے پیچھے کی پھر کہا ہند نے کہ خیر ہی لیکن آنحضرت پس اچھے ہیں اور ہر مصیبت بعد خیریت اونکی آسان ہی اور پھیرے اللہ تعالی نے
مسلمانون سے شہیدون کو اور لوٹا دیا کفار کو بسبب اونکے غصے کے کہ نہ حاصل کی اونھون نے کچھ بھلائی اور کفایت کی اللہ تعالی نے واسطے مومنون کے لڑائی
میں اور ہی اللہ تعالی قوی غالب پھر پوچھا حضرت عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہ کون ہین یہ لوگ کہا اونھون نے یہ لاشین ہین میرے بھائی اور میرے بیٹے خلاد اور میرے
خاوند عمرو بن جموح کی پھر فرمایا حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا نے کہ کہان لیے جاتی ہو تم انکو کہا اونھون نے مدینے کو کہ دفناؤن مین انکو وہان پھر ہانکا اونھون نے اپنے
اونٹ کو تو بیٹھ گیا وہ فرمایا حضرت عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہ بیٹھ گیا یہ بسبب بوجھ لادنے کے کہا اونھون نے نہین یہ اس سبب سے کہ لادا ہی اسپر بوجھ دو
اونٹون کا بلکہ گمان کرتی ہون سبب اسکا سوا اسکے پھر ہانکا اوسکو آگے پھر کھڑا ہو گیا وہ اور جب لیچلین اوسکو طرف مدینے کے تو بیٹھ گیا پھر ہانکا اونھون نے اوسکو
طرف احد کے اور چلنے لگا جلدی پھر لوٹ آئین وہ پاس آنحضرت کے اور بیان کیا اونسے یہ معاملہ فرمایا آنحضرت نے کہ یہ اونٹ محکوم ہی کیا کہا تھا کسی نے ان مین سے کچھ
کہا ہند نے کہ مرد جب آتے تھے طرف احد کے تو موتہ کیا تھا اونھون نے طرف قبلے کے اور کہا تھا ای اللہ نہ لوٹائیو مجکو طرف میرے اہل و عیال کے نامراد اور روزی
کریو مجکو شہادت فرمایا آنحضرت نے اسی واسطے نہین چلتا اونٹ بیشک تمہین سے ای گروہ انصار اگر قسم کہاوین بعض اللہ تعالی پر تو پورا کرے وہ اوسکی قسم کو اور انہیں
لوگون میں سے عمرو بن جموح ہی ای ہند ہمیشہ فرشتے سایہ کیے ہین اوپر تیرے بھائی کے جب کہ شہید ہوا ہی اب تک کہ منتظر ہین کہ دفن کیا جاوے پھر توقف کیا
آنحضرت نے وہان یہانتک کہ دفن کیا اونکو پھر فرمایا ای ہند اکھٹا ہین یہ سب جنت مین عمرو بن جموح اور بیٹا تیرا خلاد اور بھائی تیرا عبداللہ کہا ہند نے یا رسول اللہ
دعا کریے اللہ تعالی سے کہ کر دے مجکو انہین سے اللہ تعالی کہا ہی جابر بن عبداللہ نے کہ شراب پی لوگون نے فجر کو دن احد کے کہ اونہین سے ہی باپ میرا پھر مرے
شہید ہو کر کہا ہی جابر نے کہ باپ میرا اول شہید مسلمانون مین سے ہی دن احد کے کہ قتل کیا اوسکو سفیان بن عبد شمس نے کہ کنیت اوسکی ابو الاعور سلمی ہی اور

نماز پڑھی اوپر آنحضرت ﷺ نے قبل ہزیمت لوگوں کے جابر کہتے ہیں جب کہ شہید ہوئے باپ میرے تو رونے لگیں پھوپی میری فرمایا آنحضرت ﷺ نے کونسی چیز
رولاتی ہے تجکو سایہ کیے ہوئے ہیں اونکو فرشتے اپنے پروں سے یہاں تک کہ دفن ہوں اور عبد اللہ بن عمرو بن حرام کہتے ہیں کہ دیکھا مینے خواب میں چند روز
قبل احد کے کہ گویا دیکھتا ہوں میں مبشر بن عبد المنذر کو اور وہ کہتا ہے مجھسے تو آنے والا ہے ہمپر چند دنوں میں پوچھا مینے کہاں ہے تو کہا اونھوں نے ہیں ہم لوگ
جنت میں پھرتے ہیں ہم اوسمیں جہاں سے کہ چاہیں پھر کہا مینے کیا نہیں مارے گئے تم دن بدر کے کہا اونھوں نے کیوں نہیں لیکن پھر زندہ کیا گیا
میں پھر بیان کیا یہ خواب اپنا اونھوں نے آگے آنحضرت ﷺ کے فرمایا آپ نے یہ شہادت ہے ای ابو جابر اور فرمایا آنحضرت ﷺ نے دن احد کے دفن کرو عبد اللہ
بن عمرو بن حرام اور عمرو بن جموح کو ایک قبر میں اور کہا ہے کہ ملے یہ دونوں میدان جنگ میں درحالیکہ مثلہ کیے گئے تھے زیادہ حد سے کہ کاٹا گیا تھا عضو عضو انکا
اور نہ پہچانے گئے بدن انکے پس فرمایا آنحضرت ﷺ نے دفن کرو ان دونوں کو ایک قبر میں اور کہا گیا ہے کہ حکم کرنا ساتھ دفن ان دونوں کے ایک قبر میں اسواسطے تھا
واسطے دوستی ان دونوں کے کہ فرمایا دفن کرو ان دونوں دوستوں کو کہ الفت رکھتے تھے آپسمیں بیچ دنیا کے ایک قبر میں اور تھے عبد اللہ بن عمرو بن حرام ایک
شخص سرخ رنگ اصلع میانہ قد اور عمرو بن جموح طویل قامت پھر پہچانے گئے یہ دونوں ان نشانیوں سے اور داخل ہوا سیلاب ان دونوں پر اور تھیں قبریں ان
دونوں کی متصل سیل کے تو تھیں ان دونوں پر دو کملیاں اور زخم لگا تھا عبد اللہ کے مونہہ پر اور رکھا ہوا تھا ہاتھ اونکا اوس زخم پر پھر جب کہ ہٹایا گیا ہاتھ
اونکا اوس زخم سے تو جوش مارنے لگا خون پھر رکھدیا گیا اوسی جگہہ پھر ٹھہر گیا خون کہا ہے جابر نے دیکھا مینے اپنے باپ کو اوس گڑھے میں گویا کہ وہ سوتے ہیں
اور نہ متغیر ہوا تھا کچھ حال اونکا کم نہ زائد اور پوچھا اونسے کسی نے کہ کیا دیکھا تمنے کفن اونکا کہا اونھوں نے کفنائے گئے تھے کملی میں اور چھپایا گیا تھا اوس سے
مونہہ اونکا اور ڈالی گئی تھی اونکے پاؤں پر حرمل پھر پایا ہمنے اوس کملی کو اوسی طرح اور حرمل کو اونکے قدموں پر اوسی طرح اور گذرے تھے اونکی شہادت کو اوس دن
چھیالیس سال پھر مشورت کی لوگوں سے جابر نے اس بات میں کہ مطیب کریں اونکو ساتھ مشک کے لیکن انکار کیا اس کام کا اصحاب آنحضرت ﷺ نے اور کہا
مت نیا کرو اونمیں کچھ اور کہا گیا ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے جب کہ جاری کرنا چاہا نہر کا تو پکار دیا اونکے منادی نے مدینہ منورہ میں کہ جس شخص کا ہو کوئی
قریب شہید احد میں تو حاضر ہو وہ وہاں آکر کہ وقت کھودنے نہر کے اگر ظاہر ہو لاش اوسکی تو دفن کرے اوسکو اور جگہہ لیجا کر پس نکلے بہت لوگ طرف شہیدان
اپنے کے اور پایا اونکو تر و تازہ دو دو کو ایک ایک قبر میں اور لگا کدال ایک شہید کے اونمیں سے تو بہنے لگا خون کہا ہے حضرت ابو سعید خدری نے کہ نہ انکار کریگا بعد
اسکے کوئی انکار کرنے والا کبھی اور پائے گیے عبد اللہ بن عمرو اور عمرو بن جموح ایک قبر میں اور پائے گئے خارجہ بن زید بن ابی زہیر اور سعد بن ربیع ایک قبر میں
لیکن قبر عبد اللہ بن عمرو اور عمرو بن جموح کی بدل دی گئی اسواسطے کہ نہر گذرتی تھی اوپر قبر ان دونوں کے اور قبر خارجہ اور سعد بن ربیع کی رہی اوسی جگہہ بسبب
اس بات کے کہ جگہہ ان دونوں کی الگ تھی اوس سے اور ڈالی گئی اوسپر مٹی اور تھے لوگ کہ کھودتے تھے مٹی کو اور جب کھودتے کچھ زمین کو تو ظاہر ہوتی
اوسمیں سے خوشبو مشک کی اور کہا ہے راویوں نے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے جابر سے ای جابر کیا نہ بشارت دوں میں تجکو کہا جابر نے
کہ عرض کی مینے کیوں نہیں یا رسول اللہ قربان آپ پر ماں باپ میرے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالی نے زندہ کیا تمھارے باپ کو پھر باتیں
کیں اونسے پھر فرمایا آرزو کر اپنے رب سے جو کہ چاہے تو کہا اونھوں نے آرزو رکھتا ہوں میں یہ کہ لوٹ جاؤں میں پھر مارا جاؤں ساتھ تیرے نبی کے
پھر زندہ ہوں پھر مارا جاؤں میں ساتھ تیرے نبی کے فرمایا اللہ تعالی نے بیشک حکم کرچکا ہوں میں اس بات کا کہ وہ شہدا نہیں لوٹینگے دنیا کو کہا راویوں نے
تھیں نسیبہ بنت کعب بنی نجار کی اور یہ زوجہ ہیں غزیہ بن عمرو کی اور حاضر ہوئی تھیں یہ احد میں ساتھ خاوند اور بھائی اپنے کے اور لائی تھیں ساتھ اپنے مشک
اول صبح سے بارادہ پانی پلانے زخمیوں کے پھر لڑیں اوس دن اور خوب آزمائی گئیں اور زخمی ہوئیں ساتھ بارہ زخموں کے کہ تھے برچھی اور تلوار کے اور کہا ام سعد
بنت سعد بن ربیع کی کہ کہتی تھیں داخل ہوئی میں اونپر اور کہا مینے اونسے ای خالہ کہو مجھسے قصہ اپنا کہا اونھوں نے نکلی میں اول صبح سے طرف احد کے
اور میں منتظر تھی کہ کیا کرتے ہیں آدمی اور ساتھ میرے مشک تھی پانی کی پھر گئی میں پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور تھے آپ پاس اصحاب کے اور دولت
اور ہوا تھی مسلمانوں کی پھر جب کہ ہٹے مسلمان تو ہو گئی میں قریب آنحضرت کے اور شروع کیا مینے لڑنا اور ہٹانا کفار کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

ساتھ تلوار کے اور تیر مارنے لگی مین کمان سے یہان تک کہ حاصل ہوئے مجکو زخم کہتی ہین ام سعد کہ دیکھا مینے اونکے کاندھے پر ایک زخم گہرا پھر کہا مینے
اے ام عمارہ کسنے مارا تہے یہ کہا اونھون نے آیا میری طرف ابن قمیہ درحالیکہ لوگ لوٹ گئے تھے آنحضرت کے پاس سے پکارتا ہوا کہ بتلاؤ مجکو آنحضرت کو نہ بچین
بابی مینے اگر بچ گئے وہ آج کے دن اور مقابل ہوئے اوسکے مصعب بن عمیر مع چند آدمیون کے اور تھی مین اونمین سے پس مارا مجھپر یہ زخم اور مینے بھی اوسکو چند ضربین
مارے اوسکے کئی زخم لیکن تھین اوس دشمن خدا پر دو زرہیں پھر پوچھا ام سعد نے اون نسیبہ سے کہ کیا ہوا تمہارے ہاتھ مین کہا نسیبہ نے زخمی ہوا یہ دن
یمامہ کے جب کہ شروع کیا اعراب نے بھاگنا ساتھ آدمیون کے تو پکارے انصار کہ چھوڑ دو ہمکو پھر مد دیکھے گئے انصار اور تھی مین اونمین یہان تک کہ ہو پہنچے
ہم قریب حدیقۃ الموت کے اور لڑتے رہے ہم وہان ایک ساعت تک کہ مارے گئے ابو دجانہ اوپر دروازہ باغ کے پھر داخل ہوئی مین اوس باغ مین اور قصد کرنے
والے تھے دشمن خدا مسیلمہ کذاب کے سو پیش آیا میرے ایک شخص اونمین کا اور وار کیا اوسنے میرے ہاتھ پر کہ کاٹ ڈالا اوسکو اور واللہ نہ تھا مجکو منع کرنے والا
وہ باغ دخول سے اور نہ چہچتی ہین اوس پر مگر یہ کہ مطلع ہوئی مین اوس خبیث پر درحالیکہ مقتول تھا اور بیٹا میرا عبد اللہ بن زید مازنی پوچھتا تھا تلوار اپنی اوسکے
کپڑون سے پھر پوچھا مینے کیا مارا تو نے اسکو کہا اوسنے ہان پس سجدہ شکر یہ کیا مینے اللہ تعالی کا اور ضمرہ بن سعید حدیث کرتے ہین اپنی دادی سے
کہ حاضر ہوئی تھین وہ احد مین پانی پلانے کو کہتی ہین وہ کہ سنا مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ مقام نسیبہ بنت کعب کا آج کے دن بہتر
فلانے فلانے کے مقام سے اور دیکھا تھا اوسدن آنحضرت نے اوسکو لڑتے سخت لڑائی اور وہ لپیٹے ہوئے تھین کپڑا اپنا وسط بدن پر سو لڑین یہان تک کہ زخمی
ہوئین ساتھ تیرہ زخمون کے پھر حاضر ہوئی وفات اونکی تو تھا مین شریک اونکے غسل مین گنے مینے ایک ایک زخم اونکے اور پائے مینے تیرہ زخم اور مری ضمرہ کی
دادی سے کہتی تھین کہ دیکھتی تھی مین ابن قمیہ کو درحالیکہ مارا تھا اوسنے زخم اوپر کاندھے نسیبہ کے اور تھا وہ زخم بڑا اونکے سب زخمون مین علاج کیا اونھون نے
اوسکا ایک سال تک پھر پکارا منادی آنحضرت کا طرف حمراء الاسد کے تو باندھا اونھون نے اپنے اوس زخم کو کپڑون سے لیکن نہ چل سکین بسبب کثرت نزف دم
اور ٹھہرے رہے ہم تمام اوس رات سینکتے ہوئے اونکے زخمون کو یہان تک کہ صبح کی ہمنے پھر جبکہ لوٹے آنحضرت موضع حمراء سے تو پہنچے تھے اپنے گھر تک کہ
بھیجا عبد اللہ بن کعب مازنی کو واسطے پوچھنے نسیبہ کے پھر لوٹ آئے وہ اور مطلع کیا آنحضرت کو اونکی سلامتی سے تو خوش ہوئے آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
اس خبر سے اور مروی ہے ام عمارہ سے کہ کہا اونھون نے تحقیق دیکھا مینے درحالیکہ الگ ہو گئے لوگ آنحضرت سے اور نہ رہے وہان مگر چند آدمی کہ نہ تھے اونمین
اور دونون میرے بیٹے اور خاوند میرے آگے آنحضرت کے تھے ہٹاتے تھے لوگون کو آپ کے آگے سے اور لوگ گذرتے تھے ہمپر سے بھاگتے ہوئے
اور دیکھا مجکو آنحضرت نے درحالیکہ نہ تھی سپر پاس میرے تو دیکھا آپ نے ایک شخص کو پیچھے پھرتے ہوئے ساتھ سپر کے فرمایا آپ نے اے صاحب سپر
ڈالدے سپر اپنی طرف لڑنے والون کے سو ڈالدی اوسنے سپر اپنی اور اوٹھالی مینے وہ سپر اور آڑ کرنے لگی مین اوس سے آنحضرت کی اور یہ ہمپر پڑے خراب
سوارون سے اور اگر ہوتے وہ پیادہ مثل ہمارے تو غالب آتے ہم اونپر انشاء اللہ تعالی پھر آگے آیا ایک شخص گھوڑے پر اور وار کیا اوسنے مجھپر اور روکا
مینے وار اوسکا سپر پر لیکن نہ کچھ کارگر ہوئی تلوار اوسکی سپر پر پھر پیچھے ہٹا وہ اور ماری مینے تلوار اوپر پاؤن اوسکے گھوڑے کے کہ گر پڑا وہ اوسکی پشت سے
فرمانے لگے آنحضرت پکار کر اے ابن ام عمارہ خبردار ہو اپنی ماں سے سو مدد کی میری میرے بیٹے نے اوپر اوسکے یہان تک کہ ڈالا مینے اوسکو درمیان شعوب کے
اور مروی ہے عبد اللہ بن زید سے کہ کہا اونھون نے زخمی ہوا مین اوسدن اس طرح کہ مارا ایک شخص نے میرے اولٹے بازو پر اور تھا وہ مانند نخل بلند کے اور
پھر نہ مائل ہوا مجھپر اور لوٹ گیا مجسے اور بہت بہنے لگا خون میرا فرمایا آنحضرت نے کہ پٹی باندھ لے اپنے زخم کو سو آئی ماں میری طرف میرے ساتھ کئی پٹیون کے
کہ رکھے ہوئے تھی اونکو بیچ کمر بند اپنے کے اور پہلے طیار کر رکھا تھا اونکو واسطے باندھنے کے زخم کو پس باندھے اوسنے زخم میرے اور آنحضرت کھڑے
دیکھتے تھے پھر مجسے میری ماں نے کہا کھڑا ہو اے بیٹے میرے اور لڑ لوگون سے تو فرمانے لگے آنحضرت کون طاقت رکھتا ہے اسقدر کہ طاقت رکھتی ہے تو
اے ام عمارہ اور وہ روایت کرتی ہین کہ پھر آیا وہ شخص جسنے زخمی کیا تھا میرے بیٹے کو فرمایا آنحضرت نے کہ یہ ہے زخمی کرنے والا تیرے بیٹے کا اور چلی مین
طرف اوسکے اور تلوار ماری مینے اوسکی پنڈلی پر کہ گر پڑا وہ اور دیکھا مینے آنحضرت کو کہ تبسم فرمایا اسقدر کہ ظاہر ہوئے دندان مبارک آپکے سامنے کے

پھر فرمایا کہ عوض لیا تونے ای ام عمارہ پھر چلے ہم اوپر اوسکے واسطے لینے اوسکے ہتھیارون کے فرمایا آنحضرت نے کہ حمد ہی اوس خدا کی کہ غالب کیا اوسنے
تجکو اور سرد کیں آنکھیں تیری دشمن کی طرف سے اور دکھلا دیا تجکو عوض تیری آنکھون سے اور مروی ہی کہ آئیں پاس حضرت عمرؓ کے کئی اوڑھنیان چادرین
اور تھی اونمین ایک چادر بہت عمدہ چوڑی بولے بعض آدمی کہ یہ چادر بیش قیمت اور بہتر ہی دو اسکو واسطے بیوی عبد اللہ بن عمر کے جو صفیہ بنت ابی عبید
ہین یعنی اپنی بہو کو تاکہ اوڑھین وہ اسکو پاس اپنے خاوند کے فرمایا حضرت عمرؓ نے کہ بھیجتا ہون مین اسکو طرف اوس شخص کے کہ وہ سزاوار تر ہی واسطے اسکے
بنسبت اوسکے کہ وہ نسیبہ ہین ام عمارہ بیچ کنیت کے بیٹی کعب کی سنا ہی مینے آنحضرت سے احد مین کہ فرماتے تھے نہ متوجہ ہوا مین دہنے بائین مگر یہ کہ دیکھا مینے
اوسکو لڑتے ہوئے پرے لینے اور مروی ہی مروان بن ابی سعید بن معلی سے کہا اونھون نے کہ کہا گیا ام عمارہ سے ای ام عمارہ کیا لڑتی تھین اوس دن عورتین
قریش کی ساتھ اپنے مردون کے کہا اونھون نے پناہ اللہ کی واللہ نہ دیکھا مینے کسی عورت کو اونمین سے کہ تیر مارا ہو اوسنے یا پتھر لیکن دیکھا مینے ساتھ
اونکے دف اور ڈھول کہ بجاتی تھین اور یاد دلاتی تھین لوگون کو کشتگان بدر کا اور تھین ساتھ اونکے سرمہ دانیان اور سلائیان پھر جب پیچھے ہٹتا کوئی شخص
یا مونہہ پھیرتا اونمین سے تو سامنے کرتین اوسکے سرمہ اور سلائی اور کہتین کہ تو عورت ہی پھر کہا ام عمارہ نے کہ بعد اسکے تحقیق دیکھا مینے اونکو بھاگتے ہوے کہ
اوٹھائے ہوئے تھین دامن اپنے ہاتھون مین اور الگ ہوگئے اون عورتون سے مرد اونکے اور بچائین جانین اپنی اوپر پشت گھوڑون کے اور بھاگین وہ بھی
اوپر قدمون مردون کے اور گر پڑتی تھین راستے مین بسبب بھاگنے کے اور دیکھا مینے ہند بنت عتبہ کو اور تھی وہ بھاری بدن اور تھی واسطے اوسکے خوشبو
بیٹھی ہوئی ایک جگہ پر بسبب خوف سوارون کے کہ نہ چل سکتی تھی اور اوسکے ساتھ اور عورت تھی یہان تک کہ پھر لوٹے وہ لوگ ہمپر اور پہنچی ہمسے اوس چیز کو
کہ پونچھی ہین طلب کرتے ہین ہم اللہ تعالی سے ثواب اپنی مصیبتون کا کہ پونہچین ہمکو اوس دن اپنے تیراندازون سے بسبب نافرمانی کرنے رسول اللہ صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم کے اور مروی ہی حارث بن عبد اللہ سے کہ کہا اونھون نے سنا مینے عبد اللہ بن زید بن عاصم سے کہ وہ کہتے تھے حاضر ہوا مین ساتھ آنحضرتؐ کے
احد مین جب متفرق ہوئے لوگ آپ کے پاس سے تو قریب ہوگیا مین آنحضرت سے اور ماں میری ہٹاتی تھی لوگون کو آنحضرت کی طرف سے فرمایا آپنے ای ام عمارہ
تو عرض کی کہ ہان فرمایا آپ نے کہ تیر مار پس مارا اونھون نے آگے آنحضرتؐ کے ایک کافر کو پتھر اور تھا وہ گھوڑے پر اور لگا وہ اوسکی آنکھ مین اور بیتاب ہوا گھوڑا
یہان تک کہ گر پڑا وہ اور سوار دونون اور غالب آئی مین اوسپر ساتھ مارنے پتھرون کے یہان تک کہ چن دیے مینے اوسپر بھاری پتھر اور آنحضرتؐ دیکھتے تھے
اور تبسم فرماتے تھے پھر دیکھا آپ نے زخم میری ماں کا کہ تھا اوپر کاندھے کے تو فرمایا مجھسے کہ لے اپنی ماں کو لے اپنی ماں کو پٹی باندھ اسکے زخم کی برکت کرے اللہ تعالی
تمپر اہل بیت سے مقام تیری ماں کا بہتر ہی مقام فلانی فلانی سے اور مقام تیرے ربیب کا یعنی خاوند کا تیری ماں کے بہتر ہی مقام سے فلانی فلانی کے
اور مقام تیرا بہتر ہی فلانی فلانی سے رحمت کرے تمپر اللہ تعالی ای اہل بیت کہا ام عمارہ نے کہ دعا کیجیے اللہ تعالی سے یہ کہ ہمراہ رکھے ہمکو آپ سے جنت مین فرمایا
آنحضرتؐ نے ای اللہ کر انکو رفیق میرے جنت مین کہا ام عمارہ نے نہین مجکو غم اس مصیبت کا کہ پونہچا دنیا مین کہا ہی راویون نے اور تھا حنظلہ بن ابی عامر کہ
نکاح کیا تھا جمیلہ بنت عبد اللہ ابی بن سلول سے اور گئے تھے وہ پاس اوسکے اوس شب کہ اوسکی فجر کو واقع ہوا قتال احد اور اجازت لی تھی حنظلہ نے
آنحضرت سے یہ کہ رات گذاری پاس اوسکے پس اجازت دی تھی آپ نے حنظلہ کو رہنے کی اوس شب پاس اپنی بیوی کے پھر دوسرے دن بعد صبح کی نماز کے
جانا چاہا اونھون نے پاس آنحضرتؐ کے لیکن نچھوڑا اونکو جمیلہ نے اور رہے وہ پاس اونکے پھر صحبت کی اونسے پھر جانا چاہا پاس آنحضرت کے اور
بلا رکھا تھا جمیلہ نے چار آدمیون کو اپنی قوم سے پہلے اس سے پھر گواہ کیا اونکو جمیلہ نے اس بات پر کہ صحبت کی ہی انھون نے مجھسے سو کہا گیا جمیلہ سے
بعد اسکے کہ کیون گواہ پکڑے تمنے اوپر اس بات کے کہا اونھون نے کہ دیکھا مینے خواب مین رات کو کہ فرجہ واقع ہوا ہی آسمان مین اور گھس گئے ہین حنظلہ اوس مین
پھر بند ہوگیا وہ فرجہ تو جانا مینے یہ شہادت ہی اور گواہ کر لیے مینے اسپر کہ صحبت کی اونھون نے اور حمل رہا اونکو عبد اللہ بن حنظلہ کا پھر نکاح کیا جمیلہ نے ثابت بن قیس
سے اور پیدا ہوئے اونسے محمد بن ثابت بن قیس غرض کہ لیے حنظلہ بن ابی عامر نے ہتھیار اپنے اور جا ملے آنحضرتؐ سے احد مین در حالیکہ آپ برابر کرتے تھے
صفون کو کہا راوی نے پس جب کہ ہٹے مشرک تو روک لیا حنظلہ بن ابی عامر نے ابوسعید بن حرب کو اور کاٹ دین کوچین اوسکے گھوڑے کی تو گر پڑا گھوڑا

لہذا گر پڑے ابوسفیان زمین پر اور چلانا شروع کیا کہ اے گروہ قریش یہ مین ہون ابوسفیان بن حرب اور ارادہ کیا حنظلہ نے اونکے ذبح کرنے کا تلوار سے پس منہ پھیرا
اوسکے چند لوگون نے لیکن نہ التفات کیا اوسکی طرف بسبب بھاگنے کے یہان تک کہ دیکھا اوسکو اسود بن شعوب نے اور حملہ کیا حنظلہ پر ساتھ برچھی کے اور مار
کر دیا اونکو لیکن چلا اوسکی طرف حنظلہ بیچ برچھی کے یعنی بیچ حال ہوتے ہوئے برچھی کے درحالیکہ روک لیا تھا اونکو اوس کافر نے اور کیا اونپر وار پھر قتل کیا
اونکو اور رہا کا ابوسفیان دوڑتا ہوا اپنے قدمون پر اور رہا ملا بعض قریش سے درحالیکہ اوترا ہوا تھا اپنے گھوڑے سے اور پیچھے آیا ابوسفیان کے
اسود بن شعوب بھی سو اسی باب مین ہی قول ابوسفیان کا کہ جب شہید ہوئے حنظلہ تو گذرا اونپر باپ اوسکا اور پڑی تھی لاش اونکی بیچ پہلو حضرت حمزہ اور
عبداللہ بن جحش کے کہا اوسنے مخاطب ہو کر اپنے نفس سے کہ تحقیق ڈراتا تھا مین تجکو اس شخص سے بجہت اس قتل گاہ کے واللہ تھا تو نیک کار ساتھ باپ کے
بہتر خلق والا اپنی حیات مین اور بیشک ہی موت تیری ساتھ سردارون اور شرفا کے اپنے ہمنشینون کے اور اگر جزا دے اللہ تعالی اس حمزہ کو بھلائی کی یا اور
کسی اصحاب محمد صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کو تو جزا دے تجکو خیر کی پھر پکار دیا اے معشر قریش نہ مثلہ کیا جاوے حنظلہ اور اگرچہ مخالف تھا مجھسے اور تمسے کہ قصور
کیا اسنے واسطے اپنی جان کے اوس چیز مین کہ دیکھا اوسکو خیر اور بھلا یعنی پارہ پارہ ہے بدن اسکا پس مثلہ کیے گئے اور لوگ اور چھوڑ دیا گیا حنظلہ شہدا سے
اور تھی ہندہ اولین عورتون کی کہ مثلہ کیا اونھون نے اصحاب محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو اور حکم کیا اوسنے عورتون کو کہ مثلہ کرین اور کاٹین ناک اور کان
مقتولون کے سو نہ باقی رہی کوئی عورت مگر یہ کہ تھے اوسپر بازوبند اور کڑے اور خلخال اور مثلہ ہوئے سب سوا حنظلہ کے اور کہا آنحضرت نے کہ دیکھا مینے
فرشتون کو غسل دیتے ہوئے حنظلہ کو درمیان آسمان و زمین کے پانی ابر سے بیچ طشتون چاندی کے کہا ہی ابو اسید ساعدی نے کہ دیکھا ہمنے اوسکو تو پایا
ٹپکتا ہوا پانی اوسکے سر سے اور کہا ابو اسید نے لوٹا آیا مین طرف آنحضرت کے اور خبر دی آپکو اس ماجرے سے تو بھیجا آپ نے ایک شخص طرف اونکی بیوی
کے اور دریافت کیا اوسنے معاملہ اسکا کہا اونھون نے کہ وہ گئے حالت جنب مین اور آئے وہب بن قابوس مزنی اور ساتھ اونکے بھتیجا اونکا حارث بن عقبہ
بن قابوس ساتھ اپنی بکریون کے پہاڑ کی طرف سے تو پایا اونھون نے مدینے مین باقی زنان و اطفال کو اور پوچھا اون دونون نے کہان گئے لوگ تو کہا
اونھون نے احد کو کہ تشریف لے گئے ہین آنحضرت واسطے لڑنے کے کفار قریش سے کہا اونھون نے جاتے ہین ہم پیچھے اونکے بعد دیکھنے اس حال کے
پھر نکلے یہ دونون یہانتک کہ آئے پاس آنحضرت کے احد مین اور پایا لوگون کو لڑتا ہوا اور تھی عزت اور دولت واسطے آنحضرت اور اصحاب کے
پھر لوٹنے لگے ساتھ مسلمانون کے مال لوٹ کا اور آئے سوار کفار کے پیچھے سے مثل خالد بن ولید اور عکرمہ بن ابی جہل کے سو آملے دو اور لڑے سخت
لڑائی پس دو فرقے ہو گئے مشرک فرمایا آنحضرت نے کہ کون ہی واسطے روکنے اس ٹکڑی آنے والی کے بدلے وہب بن قابوس کہ حاضر ہون مین یا
رسول اللہ جان نثاری اور روکنے کو اس جماعت کے پھر کھڑے ہوئے اور تیر مارے اونکے یہان تک کہ لوٹا دیا اونکو پھر متوجہ ہوا طرف آنحضرت کا ایک فرقہ
اور کفار کا فرمایا آپنے کون مقابل ہوتا ہی اس ٹکڑی کے کہا اونھین مزنی نے کہ مین ہون مقابل اونکا یا رسول اللہ اور بڑھے اور ہٹا دیا اونکو ساتھ تلوار کے
یہان تک کہ لوٹ گئے وہ سب اور پھر آئے مزنی اپنی جگہہ پر پھر ظاہر ہوا ایک چھوٹا لشکر فرمایا آنحضرت نے کہ کون کھڑا ہوتا ہی اسکے مقابلے کو کہا اونھین مزنی نے
کہ حاضر ہون مین یا رسول اللہ اونکی سرکوبی کو فرمایا آنحضرت نے اس بار کہ کھڑا ہو اور بشارت لے جنت کی پس بڑھے وہ مزنی خوش دل یہ کہتے ہوئے کہ واللہ
نہ قیلولہ کرونگا مین یا اونکو اور نہ قیلولہ کرونگا مین آپ پھر گھس گئے اونمین اور مارنے لگے کفار کو تلوار سے اور دیکھتے تھے انکی طرف آنحضرت اور باقی
مسلمان یہان تک کہ نکل گئے پار اوس جماعت کے اور کہہ رہے تھے واسطے اونکے آنحضرت کہ اللھم ارحمہ پھر لوٹے وہ اوس جماعت مین اور اسی طرح
نکل جاتے اور لڑتے ہوئے پرلے سرے تک اور پھر لوٹتے اونمین اور گھیر لیا تھا کفار نے یہان تک کہ پڑین اونپر تلوارین اور برچھیان اور سبکے بس شہید کیا
اونکو اور پائے گئے اونپر اوس روز بیس زخم برچھیون کے کہ سب کاری لگے تھے اور مثلہ ہوا اونکا اوس روز قبیح تر مثلون کا پھر کھڑا ہوا بھتیجا اونکا اور لڑا ساتھ
اپنے چچا کے یہان تک کہ شہید ہوا یہ بھی اور تھے حضرت عمر کہ فرمایا کرتے تحقیق محبوب تر اوس موت کی کہ مرون مین یا وسپر بیشک وہ موت ہی کہ مرے اوسپر
مزنی اور روایت کرتے مین بلال بن حارث مزنی کہ حاضر ہوئے لوگ جنگ قادسیہ مین ساتھ سعد بن ابی وقاص کے پھر جب کہ فتح دی ہمکو اللہ تعالی نے

اور تقسیم ہوئی درمیان ہمارے غنیمت تو گر پڑا گھوڑے سے ایک جوان اولاد وقابوس کا قبیلۂ مزنیہ سے اور سے آیا مین اوسکو پاس سعد کے جبکہ فارغ ہوئے
وہ خواب سے کہا سعد نے کہ کیا بلال ہی کہا مینے ہان مین ہون بلال کہا امیر سعد نے مرحبا ہو تجکو کون ہی اور یہ ساتھ تیرے کہا مینے یہ ایک شخص ہی ہم قوم میرا
اولاد وقابوس سے پوچھا سعد نے کیا قرابت ہی تیری ای جوان اوس مزنی سے کہ شہید ہوا دن احد کے کہا اوسنے مین بھتیجا اوسکا ہون کہا سعد نے مرحبا تجھپر
اور تیرے خاندان پر ٹھنڈی کرے اللہ تعالی آنکھین تیری دیکھے مینے اوس مزنی سے جنگ احد مین وہ حالات شجاعت کے کہ نہ دیکھا مینے اونکو کسی سے
دیکھا ہمنے اوسکو درحالیکہ گھیر لیا تھا ہمکو کفار نے ہر طرف سے اور تھے آنخضرتؐ درمیان ہمارے اور لشکر کفار ظاہر ہوتا تھا ہمپر ہر طرف سے اور آنحضرتؐ
نظر ڈالتے تھے لوگون پر ساتھ اونکی علامتون کے اور فرماتے کون ہی واسطے مقابلے اس جماعت کے سو ہر بار کہتے وہ مزنی کہ مین ہون یا رسول اللہ حاضر
انکے مقابلے کو اور ہر بار ہٹا دیتے جماعت کو اور نہین بھولا ہی مجکو کہ آخر بار فرمایا آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے کہ اوٹھ اور بشارت ہو تجکو ساتھ جنت کے
پھر کھڑے ہوئے خود روایت کرتے ہین سعد کہ چلا مین پیچھے اوسکے اور اللہ خوب جانتا ہی کہ مراد میری چلنے سے پیچھے اوسکے یہ تھی کہ طلب کرتا تھا مین اوسی
چیز کو کہ طلب کرتا تھا وہ اوسدن اوسکو شہادت سے پس گھسے ہم اونمین اور گئے پرلے سرے تک پھر لوٹے ہم اونپر دوبارہ اور شہید کیا اونکو رحمت کرے
اونپر اللہ تعالی اور واللہ رغبت تھی مجکو یہ کہ شہید ہون مین اوسدن ساتھ اونکے لیکن تاخیر کی میری موت نے پھر منگوایا اوسی وقت سعد نے حصہ اوسکا اور دیا اونکو
اور عطا کیا کچھ انعام زائد اوس حصے پر اور اختیار دیا اونکو سعد نے یہ کہ رہین پاس میرے یا چاہین جاوین طرف گھر بار کے کہا اون بلال نے امیر سعد سے کہ
یہ پسند رکھتے ہین جانا طرف اہل و عیال کے پھر لوٹ آئے ہم اور کہا سعد نے گواہی دیتا ہون مین اس بات کی کہ بیشک دیکھا مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو کھڑے ہوئے اونکی لاش پر اور فرماتے تھے آپ کہ راضی ہو اللہ تعالی تجھسے مین تجھسے راضی ہون پھر دیکھا مینے آنحضرت کو کھڑے ہوئے اپنے قدمون پر
اور بیشک پونہچی تھی آنحضرتؐ کو زخمون سے وہ تکلیف کہ نہ پونہچی تھی اوسدن اور مین خوب جانتا تھا کہ کھڑا ہونا بہت دشوار ہی آپ پر اوپر اونکی قبر کے
یہان تک کہ رکھے گئے وہ قبر مین اور تھی اونپر ایک چادر سرخ خطون والی سو کھینچ دی آنحضرتؐ نے وہ چادر اونکے سر پر اور چھپا دیا سر اونکا اور لپیٹ دیا
اونکو اور سکے طول مین تو آئی وہ چادر اونکے نصف ساق تک اور حکم کیا ہمکو تو جمع کی ہمنے گھانس اُشنبد کی اور ڈالا ہمنے اوسکو اونکے پانون پر درحالیکہ
تھے وہ لحد مین پھر تشریف لے گئے آپ بعد دفن کے سو نہین وہ حال کہ مرون مین اوسپر پسند زائد اس بات سے کہ ملون اللہ تعالی سے اوپر حال مزنی کے
اور کہا ہی راویون نے جب کہ پکار دیا شیطان نے یہ کہ شہید ہوئے آنحضرتؐ تو متفرق ہو گئے لوگ اور آئے بعضے مدینہ منورہ مین سو اول وہ شخص کہ لایا
مدینے مین خبر شہادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ سعد بن عثمان تھا مشہور ساتھ ابو عبادہ کے پھر گئے بعد اوسکے اور آدمی اور داخل ہوئے پاس اپنی
عورتون کے اور کہنے لگین اونسے عورتین کیا بھاگ آئے تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر کہا راویون نے اور کہا ابن ام مکتوم نے اون لوگون سے
کہ کیا بھاگ آئے تم آنحضرتؐ کو چھوڑ کر پھر نرمی کی اون لوگون سے اور آنحضرتؐ خلیفہ کر آئے تھے ابن ام مکتوم کو مدینے پر واسطے امامت نماز کے پھر کہا بتلاو
مجکو راہ احد پر سوار لے آئے لوگ اونکو اوپر راہ احد کے پھر پوچھتے ابن ام مکتوم خبر آنحضرتؐ کی ہر اوس شخص سے کہ ملتا اونکو آتا ہوا احد سے یہان تک کہ آملے
یہ اپنے لوگون سے لشکر کے اور مطلع ہوئے اوپر سلامتی آنحضرتؐ کے پھر لوٹ آئے اپنے مقام پر اور تھے اون آجانے والون سے پہلے مدینے مین متفرق ہو کر
حارث بن حاطب اور ثعلبہ بن حاطب اور سواد بن غزیہ اور سعد بن عثمان اور عقبہ بن عثمان اور خارجہ بن عامر کہ پونہچے تھے یہ موضع ملل تک اور اوس بن قیظی ساتھ چند آدمیون
جماعت بنی حارثہ کے اور پونہچے تھے یہ موضع شقرت تک اور ملی انسے ام ایمن کہ ڈالتی تھین اونکے مونہہ پر مٹی اور کہتی اونکے بعضون سے کہ بیٹھ تو یہان
واسطے چرخہ کاتنے کے اور دے مجکو تلوار اپنی پھر گئین یہ طرف احد کے ساتھ اور چند عورتون کے اور کہا ہی بعض راویون نے اس حدیث کے کہ مسلمان
تجاوز کر گئے تھے پہاڑ سے اور تھے دامان کوہ مین اور تھی جماعت باقی رہی ہوئی آنحضرتؐ کی اور مروی ہی کہ تھی درمیان حضرت عبد الرحمن اور حضرت عثمان
کے کچھ شکر رنجی تو بلوایا حضرت عبد الرحمن رضؓ نے ولید بن عقبہ کو اور کہا اوسنے جا تو طرف اپنے بھائی کے اور کہہ اوسنے جو کہ کہدون مین تجھسے کہ نہین جانتا
کسی کو کہ کہے اوسنے سوا تیرے کہا ولید نے کہ بجالاؤنگا مین پیغام تمہارا کہا عبد الرحمن نے کہو اوسنے کہ عبد الرحمن کہتا ہی حاضر تھا مین بدر مین اور

حاضر ہوئے تم اور ثابت قدم رہا مین احد مین اور لوٹ گئے تم وہان سے اور حاضر تھا مین بیعت الرضوان مین اور تم نہ حاضر تھے اوسمین پس آکے ولید
پاس حضرت عثمان کے اور بیان کیا اونسے سب پیغام فرمایا حضرت عثمان نے کہ سچ کہا میرے بھائی عبد الرحمن نے رہ گیا مین جانے سے بدر مین واسطے
خدمت صاحبزادی آنحضرتؐ کے کہ وہ بیمار تھین لیکن حصہ کیا میرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غنیمت مین اور ثواب مین سے اور ہوا مین بمنزلہ حاضر رہنے کے
اور لوٹا مین دن احد کے سو بیشک معاف کر دیا وہ اللہ تعالی نے مجھسے ولیکن حال بیعۃ الرضوان کا یہ ہی کہ مین نکلا تھا طرف اہل مکہ کے کہ بھیجا تھا مجکو
آنحضرتؐ نے پھر فرمایا آنحضرتؐ نے کہ بیشک عثمان بیچ طاعت خدا اور رسول اوسکی کے ہی اور رکھا واسطے بیعت کے میری جانب سے آنحضرتؐ نے
اولٹا ہاتھ اپنا سیدھے ہاتھ اپنے پر پس ہوا اولٹا ہاتھ آپ کا بہتر میرے سیدھے سے کہا عبد الرحمن نے جب کہ لائے پاس لشکے ولید بن عقبہ یہ جواب
تو کہا کہ سچ کہا میرے بھائی عثمان نے اور مروی ہی کہ دیکھا ایک بار حضرت عمرؓ نے طرف حضرت عثمانؓ کے اور فرمایا یہ وہی شخص ہی کہ عفو کیا اللہ تعالی نے
اوس سے اور واللہ نہین معاف کیا اللہ تعالی نے کسی چیز کو کہ پھر لوٹائے اوسکو اور تھے یہ لوگ کہ ہٹ گئے تھے دن مقابل ہونے دونون لشکرون کے
اور پوچھا ایک شخص نے ابن عمرؓ سے حال عثمانؓ کا کہا اونھون نے کہ واقع ہوا اونسے گناہ بڑا دن احد کے پس بخشا اونسے اللہ تعالی نے اور یہ اون
لوگون مین سے تھے کہ ہٹ گئے تھے وقت مقابلے دونون صفون کے اور کیا اونھون نے ایک گناہ صغیرہ درمیان تمہارے تو سو مار ڈالا تمنے
اونکو اور مروی ہی حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہ جب ہوا دن احد کا اور لوٹے آدمی اوس دورے مین تو سامنے آیا امیہ بن ابی حذیفہ بن مغیرہ
جکڑا ہوا زرہ مین کہ نہ کھلا تھا بدن اوسکا سوا آنکھون کے اور وہ کہتا تھا کہ یہ دن بدلا ہی دن بدر کا تو آگے ہوا اوسکے ایک شخص مسلمان اور شہید کیا
اوسکو امیہ نے کہا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہ پھر مقابل ہوا مین اوسکے اور ماری مینے تلوار اوسکے سر پر اور تھے اوسکے سر پر خود ولیکن نہ کارگر ہوئی
تلوار میری اور تھا مین کوتہ قد اور ماری اوسنے مجھپر تلوار اپنی تو روکی مینے سپر پر اور پھنس گئی وہ میری سپر مین اور تھی زرہ اوسکی اونچی پھر ماری مینے
تلوار اوسکے پانون مین کہ کاٹ دیا اونکو اور گر پڑا اور کھینچا اپنی تلوار کو میری سپر سے اور نکال لیا پھر لڑنے لگا مجھسے درحالیکہ بیٹھا تھا اور گھٹنون کے
پھر دیکھا مینے کھلا ہوا نیچے اوسکی بغل کے تو چھپایا مینے اوسمین تلوار کو اور تمام ہوا کام اوسکا اور لوٹا مین اوسپر سے اور فرمایا آنحضرتؐ نے اوس دن انا ابن
العواتک اور یہ بھی فرمایا انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب اور مروی ہی کہ بیٹھی ہوئی تھی ایک جماعت اصحاب کی اور گذرے اونپر انس بن نضر
بن عم چچا انس بن مالک کے کہا اونھون نے کس چیز نے بٹھایا تمکو کہا اونھون نے کہ شہید ہوئے آنحضرتؐ کہا اونسے انس نے اب کیا کروگے تم زندگی
بعد آنحضرتؐ کے اوٹھو اور مرو اوپر اوس حال کے کہ مرے اوسپر آنحضرتؐ پھر نکالی تلوار اپنی اور لڑے یہان تک کہ شہید ہوئے فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
امید ہی مجکو یہ کہ اوٹھاوے اونکو اللہ تعالی امۃ وحدہ قیامت مین اور پائے گئے اونمین ستر زخم سامنے چہرے کے کہ نہ پہچانی جاتی تھی لاش اونکی
یہان تک کہ پہچانا اونکی بہن نے علامت پورون سے اور کہا بعضون نے علامت دانتون سے کہا راویون نے اور گذرے مالک بن دخشم اوپر خارجہ
بن زید بن ابی زہیر کے درحالیکہ وہ بیٹھے ہوئے تھے درمیان اپنے گودڑون کے اور تھے اونپر تیرہ زخم کہ ہر ایک اونمین کا کاری تھا کہا مالک بن دخشم نے
خارجہ بن زید سے کیا نہین جانتے تم کہ آنحضرتؐ شہید ہوئے کہا خارجہ نے کہ اگر شہید ہوئے آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم تو اللہ تعالی زندہ ہی نہین مرنے والا
پونہچا دیا آنحضرتؐ نے احکام الہی کو اب چاہیے کہ لڑو تم اپنے دین کی طرف سے پھر گیا وہ مالک اوپر سعد بن ربیع کے اور تھے اوسپر بارہ زخم کہ کاری تھا ہر ایک
اونمین کا کہا اونسے کیا معلوم ہوا تمکو کہ آنحضرتؐ شہید ہوئے کہا سعد بن ربیع نے کہ گواہی دیتا ہون مین اس بات کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پونہچا دی رسالت
اپنے رب کی لڑو تو اپنے دین کی طرف سے بیشک اللہ تعالی زندہ ہی نہین مرنے والا اور کہا ایک منافق نے لوگون سے کہ قتل ہوئے آنحضرتؐ لوٹ چلو طرف اپنی
قوم کے کہ وہ اندر گھرون کے ہین اور مروی ہی حارث بن فضیل خطمی سے کہ کہا اونھون نے آئے ثابت بن دحداح اوس دن درحالیکہ مسلمان متفرق ہوئے تھے
اور بیکار ہوئے تھے ہاتھ اونکے سو پکارنے لگے ای انصار آؤ میری طرف آؤ میری طرف مین ہون ثابت بن دحداح اگر قتل ہوئے آنحضرتؐ تو اللہ تعالی زندہ ہی
نہین مرنے والا لڑو واسطے اپنے دین کے بیشک اللہ تعالی غالب کرنے والا ہی تمہارا اور مددگار تمہارا پھر جمع ہوئے ساتھ اوسکے چند مسلمان انصاری

اور شروع کیا اونھون نے حملے کرنا ساتھ اپنے اون ہمراہیون کے پھر مقابل ہوا انسے فرقہ جنگ اور قریش کا کہ تھے اوسمین اکثر سردار اونکے مثل خالد بن ولید
اور عکرمہ بن ابی جہل اور عمرو بن عاص اور ضرار بن خطاب کے سوار ہونے لگے انسے اور حملہ کیا ثابت بن دحداح پر خالد نے ساتھ برچھے کے اور مارا اونکے
اس طرح کہ پار ہوگیا اور گر پڑے وہ بیجان اور شہید ہوئے سب انصاری اونکے ساتھ کے کہا گیا ہی کہ یہ اور لوگ ہین جو شہید ہوئے مسلمانون سے
اور پہونچ گئے آنحضرت ﷺ ہمراہ اپنے اصحاب کے درہ پہاڑ مین کہ نتھی وہان لڑائی اور تھی آنحضرت قبل احد کے کہ جھگڑا کیا تھا آگے آپکے ایک یتیم نے
قبیلہ انصار کے ابو لبابہ سے بیچ ملکیت درخت خرما کے کہ دلادیا تھا وہ آپ نے ابو لبابہ کو سو رویا اور بے صبری کی اوسنے اور پر جاتے رہنے اوس
درخت کے اور مانگا آنحضرت ﷺ نے وہ درخت ابو لبابہ سے واسطے اوس یتیم کے لیکن انکار کیا ابو لبابہ نے تو فرمانے لگے آنحضرت ابو لبابہ سے
کہ واسطے تیرے بعوض اسکے درخت خرما ہی جنت مین پھر بھی انکار کیا ابو لبابہ نے کہا ابن دحداح نے یا رسول اللہ کیا تجویز کرتے ہین آپ یہ کہ دون مین
اس یتیم کو درخت خرما اپنے مال سے فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ عوض ملیگا تجکو اوسکا درخت خرما جنت مین پھر گئے ثابت بن دحداح اور مول لیا ابو لبابہ بن عبد المنذر
سے وہ درخت بعوض اپنے باغ کھجور کے پھر دے دیا وہی درخت اوس لڑکے کو فرمایا آنحضرت ﷺ نے بہت درخت خرما ہین کہ ثابت کیے گئے ہین واسطے
ابن دحداح کے جنت مین سو امید رکھی جاتی تھی واسطے انکی شہادت کے بسبب اس کہنے آنحضرت ﷺ کے یہان تک کہ شہید ہوئے یہ احد مین اور
آگے آیا ضرار بن خطاب اوپر گھوڑے کے ساتھ بڑے برچھے کے اور مارا عمرو بن معاذ پر اس طرح کہ پار کردیا اوسکے لیکن چلے عمرو اوسکی طرف اوسی حال مین
اور مغلوب کرلیا اوسکو پھر گر پڑا وہ اپنے مونہہ پر اور کہنے لگا کہ مت فنا کر اوس شخص کو کہ نکاح کردیا اوسنے تیرا حور العین سے اور کہتا تھا وہ کہ نکاح کردیا مینے دس
اصحاب آنحضرت ﷺ کا حورون سے کہا ہی ابن واقد نے کہ سوال کیا مینے ابن جعفر سے کیا مارے تھے اوسنے دس آدمی کہا اونھون نے نہین سنا ہمنے کہ مارا ہو
اوسنے سوا تین کے اور مارا اوسدن ایک پرچا حضرت عمر بن خطاب کے جسوقت کہ متفرق ہوئے لوگ اور کہا ای ابن خطاب یہ نعمت شکر کی گئی ہی تھا مین
مار ڈالنے والا تیرا اور ضرار بن خطاب بیان کرتے اور ذکر کرتے جنگ احد کا تو ذکر کرتے انصار کا اور رحم کرتے اونپر اور ذکر کرتے اونکی غنا کا اسلام مین اور
شجاعت اور آگے بڑھنے کا موت پر پھر کہتے جبکہ مارے گئے اشراف میری قوم کے بدر مین تو پوچھا لوگون سے کسنے مارا ابو الحکم کو کہا گیا ابن عفرا نے
اور پوچھا کسنے مارا امیہ بن خلف کو کہا گیا خبیب بن یساف نے کہا گیا کسنے مارا عقبہ بن ابی معیط کو کہا لوگون نے عاصم بن ثابت بن ابی الاقلح نے پھر پوچھا گیا
کسنے مارا فلانے کو تو نام لیا گیا اوسکا واسطے میرے پھر پوچھا گیا کسنے قید کیا سہیل بن عمرو کو کہا لوگون نے مالک بن دخشم نے پھر جب نکلے ہم طرف احد کے
اور ہم کہتے تھے اپنے دلون مین کہ اگر وہ گھرے ہوئے اپنے قلعون مین تو وہ مضبوط ہین نہین دسترس ہمکو اونپر بلکہ مقیم رہینگے ہم وہان چند دنون پھر لوٹ
آوینگے اور اگر اوترینگے وہ ہمسے نکل کر اپنی گڑھیون سے تو مارینگے ہم اونکو کہ ساتھ ہمارے بہت جماعت ہی بہ نسبت اونکے اور ساتھ ہمارے ایک جماعت
کینہ خواہ تھی نکلی ہوئی ہودجون مین کہ یاد دلاتی تھی ہمکو کشتگان بدر کا اور ساتھ ہمارے گھوڑے ہین اور نہین گھوڑے ساتھ اونکے اور پاس ہمارے
ہتھیار ہین اکثر اونکے ہتھیارون سے سو پوری ہوئی تقدیر الٰہی کہ باہر نکلے وہ اور مقابل ہوئے ہم آپس مین پس نکھڑے ہو سکے ہم سامنے اونکے یہان تک
کہ بھاگے ہم اور متفرق ہوئے سو نہ پھیر کے تو کہا مینے اپنے دل مین کہ یہ جنگ سخت تر ہی جنگ بدر سے اور کہنا شروع کیا مینے خالد بن ولید سے کہ حملہ کر
ان لوگون پر کہا اونھون نے مجھسے کہ دیکھ تو کوئی وجہ حملے کی اونپر تو سوچتا تھا مین یہان تک کہ دیکھا مینے طرف اوس پہاڑ کے کہ تھی خالی تیر اندازلوگون سے
کہا مینے ای ابو سلیمان دیکھو پیچھے اپنے پس موڑی اونھون نے باگ اپنے گھوڑے کی اور حملہ کیا ہمنے ساتھ اونکے اور پہونچے ہم پہاڑ تک سو نپایا ہمنے اوسپر
کسیکو دلاورون مین سے اور پائے ہمنے وہان چند آدمی پھر مار لیا ہمنے اونکو وہان پھر داخل ہوئے ہم لشکر مین اور مسلمان لوٹ رہے تھے ہمارے لشکر کو
پھر دوڑائے ہمنے اونپر گھوڑے اور متفرق ہوگئے وہ ہر طرف اور رکھی ہمنے اونمین تلوار جس طرح کہ چاہیے ہمنے اور ڈھونڈھنے لگا مین بڑے بڑے
سردارونکو اوس اور خزرج کے کہ جو قاتل تھے دوستون کے سو نہ دیکھا مینے کسیکو کہ بھاگ گئے تھے اور نہ گذری تھوڑی سی دیر یہان تک کہ آواز دی انصار
نے آپسمین اور پھر لوٹے وہ اور داخل ہوئے درمیان ہمارے اور ہم لوگ سوار تھے لیکن ثابت قدم رہے وہ آگے ہمارے اور خزرج کہین اونھون نے جانین اپنی

یہان تک کہ کاٹ دین کونچین میرے گھوڑے کی اور ہوگیا مین پیادہ اور مارا مینے اونسے دس آدمیون کو اور ملا مین ایک شخص سے اونمین سے کہ وہ زرا موٹا تھا
یہان تک کہ مار ڈالا مینے اوس سے بوجھون کی اور وہ لپٹ گیا تھا مجھسے کہ نہ چھوڑتا تھا مجکو یہان تک کہ لیا اوسکو برچھیون نے ہر طرف سے اور گر پڑا وہ پس حمد اوس
خدا کو کہ معظم اور مکرم کیا اونکو میرے ہاتھ سے اور نہ تمام کیا مجکو اونکے ہاتھون سے اور کہا گیا ہے کہ فرمایا آنحضرت نے دن احد کے کس شخص کو ہے خبر ذکوان بن عبد قیس
کی کہا حضرت علی علیہ السلام نے کہ مینے دیکھا یا رسول اللہ ایک سوار کو کہ گھوڑا دوڑایا اوسنے پیچھے اوسکے یہان تک کہ مل گیا اونسے اور وہ کہتا تھا کہ نہ بچا
مین اگر بچا یہ پھر حملہ کیا ذکوان پر اور ذکوان پیادہ تھے اور حملہ کیا اوسنے یہ کہکر کہ لے یہ وار میرا کہ مین ابن علاج ہون پھر مڑا مین اوسکی طرف درحالیکہ وہ سوار تھا اور ماری مینے تلوار
اوسکے پانون پر کہ کٹ گیا آدھی ران سے پھر گرادیا مینے اوسکو گھوڑے سے اور جلدی کی مینے اوسکے قتل مین کہ ناگاہ نکلا وہ ابو الحکم بن اخنس بن شریق بن علاج
بن عمرو بن وہب ثقفی اور مروی ہے خوات بن جبیر سے کہ کہا اونھون نے جب کہ حملہ کیا مشرکون نے ہمپر اور پونہچے یہان تک درحالیکہ خالی تھا وہ لوگون سے
اور تھے فقط وہان عبد اللہ بن جبیر ساتھ اپنے دس آدمیون کے اور تھے یہ لوگ اوپر سرے جبل عینین کے سو جبکہ ظاہر ہوئے خالد بن ولید اور عکرمہ بن ابی جہل
بیچ سوارون کے تو کہا عبد اللہ نے اپنے لوگون سے کہ پھیل جاؤ اوس گھاٹی مین تاکہ نہ پاوین دشمن تو پا نہ ملی اونھون نے صف مقابلہ اعدا مین اور
مونہہ کیا سامنے آفتاب کے اور لڑے تھوڑی دیر یہان تک کہ شہید ہوئے امیر اونکے عبد اللہ بن جبیر اور زخمی ہوئے سب ساتھی اونکے پھر جبکہ گر پڑے
عبد اللہ تو برہنہ کیا اونکو اور مثلہ کیا بُرے حال سے اور گھونپ دی برچھی اونکے پیٹ مین یہان تک کہ چیر گیا شکم اونکا ناف سے کوکھون تک اور کاندھے
تک اور نکل آئین آنتین وغیرہ اونکی پھر جبکہ متفرق ہوئے مسلمان اوس پریشانی مین تو گذرا مین اونپر اوس حال مین اور بیشک ہنسا ہون مین اوس جگہ
کہ نہ ہنسا کوئی اوسمین اور اونگھ آئی مجکو اوس جگہ کہ نہ اونگھا اوسمین کوئی اور سخاوت کی مینے اوس جگہ کہ نہ سخاوت کی اوسمین کسی نے پھر دریافت کیا
اونسے لوگون نے کہ کیا ہے تفصیل اسکی کہا اونھون نے کہ اوٹھایا مینے اونکو بازو پکڑکر اور پکڑے دوسری طرف سے ابو حبہ نے دونون پانون اونکے
اور لپیٹ دیا تھا مینے زخم اونکا اپنے عمامے سے پھر ہم اسی حال مین کہ اوٹھائے ہوئے تھے اونکو اور مشرک ایک طرف تھے کہ ناگاہ گر پڑا عمامہ بندھا ہوا
میرا اونکے زخم سے اور نکل آئین آنتین وغیرہ اونکی سو گھبرایا ہمراہی میرا اور دیکھنے لگا پھر پھر کر پیچھے کو بگمان اس بات کے کہ دشمن پیچھے اوسکے ہے پس ہنسا مین
اور دوڑ ار کیا ایک شخص نے برچھا اپنا طرف میرے یہان تک کہ پونہچا وہ میری ہنسلی تک تو غلبہ کیا مجھپر نیند نے اور خطا گیا برچھا اوسکا اور دیکھا مینے
اپنے کو جب کہ پونہچا مین ایک گڑھے تک کہ تجویز کیا تھا اوسکو واسطے دفن اونکے کے اور تھی ساتھ میرے کمان میری پھر سخت معلوم ہوئی مجکو زمین پہاڑ
کی اور نیچے اوترے ہم وادی مین اور گڑھا کھودا مینے گوشے سے اپنی کمان کے کہ چڑھی ہوئی تھی اوسپر زہ اور کہا مینے دل مین کہ کہین نہ ٹوٹ جائے
چلہ اوسکا پھر کھول لیا مینے اوسکو پھر گڑھا کھودا مینے اوسکے گوشے سے یہان تک کہ چھپایا اونکو اوس گڑھے مین اور لوٹے ہم اور مشرک دور تھے ہمسے
ایک طرف اور تحقیق آگئی تھی ہمنے لیکن نہ دلیر ہوئے وہ اس بات پر کہ لوٹین ہمپر اور کہا گیا ہے کہ تھا وحشی غلام دختر حارث بن عامر بن نوفل کا اور یہ بھی
کہا گیا ہے کہ جبیر بن مطعم کا کہا اوسسے لڑکی نے حارث بن عامر کی کہ باپ میرا مارا گیا بدر مین اگر مارے تو ایک کو تین مین سے تو آزاد ہے تو کہ وہ محمد صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم اور حمزہ بن عبد المطلب اور علی بن ابی طالب ہین کہ مین نہین دیکھتی ہون اون لوگون مین کسیکو برابر اپنے باپ کے سوا ان تین شخصون کے کہا وحشی
نے دل مین لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو مینے جان لیا ہے کہ مین نہ قادر ہونگا اونپر اور بیشک اصحاب اونکے نہ چھوڑینگے اونکو تنہا کہ پونہچون مین
اون تک لیکن حمزہ پس کہا مینے دل مین واللہ کہ اگر پاؤن مین اونکو سوتا ہوا تو نہ بیدار کرونگا مین اونکو بسبب اونکی ہیبت کے لیکن علی پس تھا مین کہ ڈھونڈھتا تھا
اونکو بیچ مین درمیان اوس حال کے کہ ڈھونڈھتا تھا حضرت علیؓ کو درمیان لوگون کے کہ ناگاہ ظاہر ہوئے حضرت علیؓ لیکن پایا مینے اونکو چوکنا با احتیاط خبردار
ہر طرف سے اور کہا مینے دل مین کہ نہین یہ وہ مقابل میرا کہ مین ڈھونڈھتا اوسکو ہون کہ اس حال مین ناگاہ دیکھا مینے حضرت حمزہ کو کہ چیرتے آتے تھے
لوگون کو مانند مست شیر کے سو چھپ گیا مین واسطے اونکے آڑ مین ایک پتھر کی اور وہ دائین کرتے آتے تھے مانند شیر کے پھر پیش آیا اونکے سباع بن ام انمار
اور تھی یہ ام انمار ختنہ کرنے والی مکے مین لونڈی شریق بن علاج بن عمرو بن وہب ثقفی کے اور تھی کنیت سباع کی ابو نیار کہا اوسکو حضرت امیر حمزہ نے کہ

تو ہی بیٹا مقطعة البظور کا ہو اون لوگون سے کہ تکلیف دیا کرتا تھا ہمکو آکر طرف میرے اور چلے اوسکی طرف یہان تک کہ جب قریب پونہچے اوسکے تو وار کیا اوسپر اور دوبالیا اوسکو اور کاٹ ڈالا اوسکو مانند بکری کے پھر متوجہ ہوئے طرف میرے داؤ کرتے ہوئے جب کہ دیکھا مجکو پھر جب کہ پونہچے بیچ جگہ پہنچنے پانی کے تو رکھا قدم اپنا اوپر کنارے کے لیکن پھسل گیا پانون اونکا پس اوٹھائی مینے برچھی اپنی اور تولا اوسکو پھر مارا مینے اوسکو اونکی کوکھ پر اس طرح کہ نکل گئی اونکے پیٹہ سے پھر دوڑتی آئی اونکی طرف ایک جماعت اصحاب اونکے کی اور سنا مینے اونسے کہ پکارتے تھے اونکو کہ ای ابا عمارہ لیکن نجواب نہ پایا اونکو حمزہ نے کچھ تو کہا مینے دل مین کہ واللہ مر گئے یہ پھر یاد کیا مینے اوسوقت ہند کو اور اوسکے غم کو کہ جو حاصل ہوا تھا باپ اور چچا اور بھائی کی طرف سے پھر جب یقین ہوا اونکے ہمراہیون کو اونکی وفات کا تو الگ ہوگئے اونسے اور نہ دیکھا اونمین سے کسی نے مجکو پھر آیا مین اونکی لاش پر اور چیرا مینے شکم اونکا اور نکال لیا کلیجہ اونکا پھر لایا مین وہ طرف ہند بنت عتبہ کے اور کہا مینے اوس سے کیا ہی واسطے میرے اگر مارون مین تیرے باپ کے قاتل کو بولی وہ کہ یہ سب سامان میرا کہا مینے یہ ہی جگر حمزہ کا سو چابا اوسنے اوس جگر کو پھر پھینک دیا اوسکو سو نہین معلوم مجکو کہ نگل سکی اوسکو یا گھن کیا اوس سے پھر اوتارے سب کپڑے اور زیور اپنے اور دیدیے مجکو پھر کہا مجسے جب کہ جاؤ گی مین مکے مین تو دونگی تجکو دس اشرفی پھر کہا مجسے دکھا مجکو جاے قتل حمزہ کی پھر دکھائی مینے اوسکو وہ جگہہ اور کاٹا اوسنے ذکر اونکا اور ناک اور کان اونکے پھر لے آیا مین اون کڑون اور بازوبندون اور پازیبون کو مکے مین اور لائی ہند ساتھ اپنے جگر اونکا

اور مروی ہی عبید اللہ بن عدی بن خیار سے کہ کہا اونھون نے جہاد کیا ہمنے شام مین بیچ زمانہ خلافت حضرت عثمان کے اور گذرے ہم حمص مین بعد عصر کے اور چاہا ہمنے جانا پاس وحشی کے تو بولے لوگ کہ نپا سکوگے تم پاس اوسکے اسوقت کہ وہ اب پیتا ہی شراب کو فجر تک پھر رات گذاری ہمنے بسبب اوسکے اور تھے ہم آٹھ آدمی پھر جب کہ نماز پڑھی ہمنے فجر کی تو آئے ہم سب اوسکے مکان مین اور ناگاہ دیکھا ہمنے ایک شیخ کبیر السن کو کہ ڈالا گیا تھا واسطے اوسکے ایک قالین بقدر بیٹھنے اوسکے کے پھر کہا ہمنے اوس سے بیان کر حال قتل حضرت حمزہ کا اور قصہ قتل مسیلمہ کذاب کا سو مکروہ جانی اوسنے یہ بات اور مونہہ پھیر اوس سے پھر کہا ہمنے اوس سے نہ شب گذاری ہمنے آج یہان مگر واسطے تیرے کہا اوسنے تھا مین غلام جبیر بن مطعم بن عدی کا اور جب چلے آدمی طرف احد کے تو بلایا اوسنے مجکو اور کہا تحقیق دیکھا ہے مینے مارا جانا طعیمہ بن عدی کا کہ قتل کیا اوسکو حمزہ بن عبد المطلب نے دن بدر کے اور ہمیشہ ہین عورتین ہماری بیچ غم مین آج کے دن تک سو اگر مارے حمزہ کو تو تو آزاد ہی کہا وحشی نے پھر نکلا مین ساتھ آدمیون کے اور تھین پاس میرے مزاریق اور جب جاتا تھا مین پاس ہند بنت عتبہ کے تو کہتی مجسے ای ابو دسمہ چیست و چالاک رہو پھر جب پونہچے ہم احد مین تو دیکھا مینے حمزہ کو آگے لوگون کے کہ بھگاتا تھا ہماری جماعت کو اور دیکھا مجکو درحالیکہ گھات کی تھی مینے واسطے اونکے نیچے ایک درخت کے سو آیا میری طرف اور مقابل ہوا اوسکے سباع خزاعی اور متوجہ ہوئے حمزہ اوسکی طرف اور بولے کہ تو ہی ای ابن مقطعة البظور اون لوگون سے ہی کہ بہت بڑائی کرتا تھا ہم پر آگے آ میری طرف پھر حملہ کیا اوسپر یہان تک کہ دیکھی مینے سفیدی اوسکے پانوون کی پھر گرادیا اونکو زمین پر اور قتل کیا اوسکو اور پھر آئے میری طرف جلدی پھر پیش آیا اونکے ایک نالہ اور گر پڑے اوسمین سو ماری مینے اونپر سانگ اپنی کہ لگی تھی اونکے موضع مثانہ پر اور نکل گئی درمیان دونون پانوون کے اور قتل کیا مینے اونکو اور گیا مین پاس ہند بنت عتبہ کے سو دیے اوسنے مجکو کپڑے اور زیور اپنے روایت کی واقدی نے کہ کہا ہی وحشی ابن حرب نے جو مکے کے حبشی غلامون سے تھا اور قاتل حمزہ بن عبد المطلب کا لیکن حال مسیلمہ کذاب کا یہ ہی کہ داخل ہوئے ہم حدیقة الموت مین **فائدہ** حدیقة الموت باغ تھا مسیلمہ کذاب کا اور پہلے نام اوسکا حدیقة الرحمن تھا جب مارا گیا مسیلمہ نزدیک اوس باغ کے تب سے نام اوسکا حدیقة الموت ہوگیا انتہی کہا وحشی نے پھر جب دیکھا مینے مسیلمہ کو تو مارا مینے اوسکو ساتھ نیزے کے اور مارا اوسکو ایک مرد نے انصار سے ساتھ تلوار کے **مترجم کہتا ہی** کہ وہ مرد انصار مین سے عبد اللہ بن زید بن عاصم مازنی تھے اور کہا ہی بعض نے کہ وہ عدی ابن سہل تھے اور بعض نے ابودجانہ کو اور اشہر اول ہی یعنی ہونا عبد اللہ بن زید کا انتہی کہا وحشی نے سو پروردگار تیرا عالم اور دانا تر ہی کہ کسنے ہم دونون مین مار ڈالا اوسکو مگر بیشک مینے سنا تھا ایک عورت کو کہ چلاتی تھی اوپر سے دیر کے کہ مار ڈالا ہی اوسکو غلام حبشی یعنی وحشی نے کہا عبید اللہ بن عدی بن الخیار نے پھر کہا مینے وحشی سے کہ پہچانتا ہی تو مجکو کہا عبید اللہ نے پھر بغور اوپر تلے دیکھا اوسنے مجکو اور کہا اگر یا تو بیٹا عدی کا ہی عاتکہ بیٹی ابو العیص سے کہا عبید اللہ نے کہ ہان

کہا وحشی نے آگاہ ہو قسم ہی اللہ تعالی کی جو کچھ مجکو تیری شناسائی اور یاد ہی اوس وقت سے کہ اوٹھا دیا تھا مینے تجکو تیری ماں کو اوسکے محفہ مین کہ وہ ہلائی تھی تیری ماں تجکو اوس محفہ مین مترجم کہتا ہی محفہ ایک چیز ہوتی ہی مانند ہودج کے کہ بیٹھتے ہین اوسمین بیمار اور ضعیف اور بچے اور عورتین تھی اور دیکھا تھا مینے تیرے دونون قدمون کی سپیدی کو گویا کہ وہ وقت آب ہی اور تھین دونون پانوٗن مین ہند بیٹی عتبہ کے کہ جسنے جگر حضرت حمزہ کا چبایا تھا دو بازیبین جڑاؤ کہ نگینے اوسکے ظفار کے نگینون سے تھے مترجم کہتا ہی کہ ظفار نام ایک جگہ کا ہی یمن مین کہ نگینے اوسکے مشہور ہین ساتھ خوبی کے انھی اور دو کڑے تھے چاندی کے اور انگوٹھیان اور چھلے چاندی کے تھے اوسکے دونون پانوٗن کی اونگلیون مین سو دیا یہ عتبہ کی بیٹی نے مجکو اور کوتی تھی صفیہ بیٹی عبد المطلب کی کہ اوٹھائے گئے ہم محل مین اوس حال مین کہ ہمارے ساتھ حسان بن ثابت تھے اور تھے ہم اونچی جگہ مین سو آئی ایک جماعت یہودیون کی کہ تیر مارتی تھی طرف اوس محل کے تو کہا مینے حسان سے کہ پاس تیرے ہی کچھ ای ابن فریعہ کہ کنیت کی حسان کی صفیہ نے بسبب اسکے کہ حسان جگہ بلند مین تھے سو کہا حسان نے کہ قسم ہی اللہ کی نہین استطاعت رکھتا ہون مین ایسی چیز کی کہ باز رکھے مجکو اور بچاوے مجکو کفار کی مار سے نکلی تھی مین ساتھ رسول خدا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے طرف احد کے اور چڑھتا تھا ایک یہودی طرف محل کے سو کہا مینے حسان سے کہ مضبوط باندھ دے میرے ہاتھ پر تلوار کو پھر الگ ہو جا تو سو کیا وہ حسان نے یعنی مضبوط باندھ دیا تلوار کو میرے ہاتھ پر کہا ہی صفیہ نے اور بیشک مین مقام بلند مین تھی اول اونچی اور پر چڑھنے والی محل پر پھیر دیکھا مینے نیزے کو کہ مارا جاتا ہی ساتھ اوسکے سو کہا مینے کیا سلاح اونکی سب نیزے ہین کیون نہین گمان کرتی ہین اسکا کہ پونہچے یہ نیزہ طرف بھائی میرے کے اور نہ آگاہ ہون مین کہا صفیہ نے پھر نکلی مین آخر دن مین تاکہ آؤن مین پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور یکھتی تھی کہ پہچانتی تھی مین شکست اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اوس حال مین کہ تھی مین محل پر اور حسان لوٹ جاتے تھے کونے تک اوس محل کے پھر جب دیکھا حسان نے دولت کو واسطے اصحاب آنحضرتؐ کے تو سامنے آئے یہانتک کہ کھڑے ہوئے دیوار محل پر کہا صفیہ نے اور مین نکلی درحالیکہ تلوار تھی میرے ہاتھ مین یہانتک جب کہ پونہچی مین بنی حارثہ مین تو پایا مینے انصار کی بعض عورتون کو اوس حال مین کہ ام ایمن ساتھ اونکے تھین اور سو جبکہ پتا بسے تاآنکہ پونہچے ہم آنحضرتؐ تک اوس حال مین کہ یار اونکے متفرق تھے اور پہلے ملے مجکو علی بیٹے میرے بھائی ابو طالب کے تو کہا مجسے حضرت علیؓ نے کہ لوٹ جا ای پھوپی تحقیق لوگون مین شکستگی ہی کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیسے ہین کہا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہ بحمد اللہ وہ اچھے ہین صفیہ کہتی ہین کہ پھر کہا مینے بتاؤ اونکو مجھے تاکہ دیکھون مین اونکو سو اشارہ کیا حضرت علیؓ نے واسطے میرے طرف آنحضرتؐ کے ایسا اشارہ کہ مخفی تھا مشرکون سے پھر پونہچی مین طرف آنحضرتؐ کے درحالیکہ آپ مجروح تھے کہا عبد اللہ نے اور شروع کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتے تھے کیا ہوئے چچا میرے کیا ہوئے چچا میرے حمزہ پھر نکلے حارث ابن الصمہ اور دیر کی انھون نے

پھر نکلے حضرت علیؓ یہ رجز پڑھتے ہوئے

یَا رَبِّ اِنَّ الْحَارِثَ بْنَ الصِّمَّه　كَانَ رَفِيقًا بِنَا ذَا ذِمَّه
قَدْ ضَلَّ فِي مَهَامَتٍ مُهِمَّه　يَلْتَمِسُ الْجَنَّةَ فِي مَا ثَمَّه

یعنی ای رب میرے تحقیق حارث بن صمہ تھا رفیق ساتھ ہمارے صاحب عہد و پیمان کا تحقیق گم ہو گیا بیچ جنگل سخت کے تلاش کرتا ہی جنگل کو جہان کہین کہ ہر وہ کہا واقدی نے کہ سنا مینے اس روایت کو اصبغ بن عبد العزیز سے اوس حال مین کہ مین لڑکا تھا اور تھا ابن عبد العزیز عمر مین ابی الزناد کی کہ تابعین سے تھا الغرض گئے حضرت علیؓ یہانتک کہ پونہچے حارث بن صمہ تک اور پایا حضرت حمزہ کو مقتول تو خبر کی حضرت علی نے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پھر تشریف لائے آنحضرتؐ اور کھڑے ہوئے حضرت حمزہ پر اور فرمایا آپ نے کہ نہین کھڑا ہوا مین کسی جگہہ کھڑے ہونے کی کبھی کہ غضبناک تر ہو طرف میرے اس سے کہا عبد اللہ نے پھر آگے آئی صفیہ تو فرمایا آنحضرتؐ نے ای زبیر روک میری طرف سے اپنی ماں صفیہ کو اور قبر کھودی جاتی تھی حضرت حمزہ کی کہا حضرت زبیر نے ای ماں تحقیق لوگون مین تفرقہ ہی کہا صفیہ نے مین نہین مانونگی جب تک کہ دیکھلون آنحضرتؐ کو یہانتک کہ دیکھا صفیہ نے آنحضرتؐ کو اور کہا یا رسول اللہ کہان ہی بھائی میرا حمزہ فرمایا آنحضرتؐ نے کہ وہ آدمیون مین ہی کہا صفیہ نے کہ نہ لوٹونگی جب تک کہ دیکھ لون اونکو کہا زبیر نے پس ٹھہراتا تھا مین صفیہ کو طرف زمین کے

اور نہین آنے دیتا تھا اوس جگہ یہان تک کہ دفن کئے گئے حضرت حمزہ اور فرمایا آنحضرت نے اگر نہوتی یہ بات غمگین کرنے والی ہماری عورتون کی تو البتہ چھوڑ دیتے ہم حمزہ کو واسطے درندون اور پرندون کے یہان تک کہ حشر کیے جاتے حمزہ قیامت مین درندون کے پیٹ اور پرندون کے پوٹون سے اور کہا صفوان بن امیہ نے کہ کہان ہین حمزہ آج کے دن اور وہ بلاتا تھا لوگون کو پھر پوچھا اوسنے کون ہے یہ کہا لوگون نے یہ حمزہ ابن مطلب ہین کہا صفوان نے نہین دیکھا مینے مانند آج کے دن کے کسی مرد کو کہ جلدی کرنے والا ہوا اپنی قوم مین اور تھے حمزہ اوس دن علامت کیے گئے ساتھ پر کرگس کے اور مروی ہے کہ جب شہید ہوئے حمزہ تو آئین صفیہ انکو ڈھونڈھتی ہوئی لیکن حائل ہو گئے انصار درمیان صفیہ اور حضرت حمزہ کے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آنے دو اسکو پھر بیٹھ گئین صفیہ نزدیک حضرت حمزہ کے اور جب بلند کرتین وہ آواز گریہ کی تو بلند کرتے آنحضرت بھی آواز اپنے گریہ کی اور تھین حضرت فاطمہ صاحبزادی آنحضرت کی کہ روتی تھین اور روتے تھے آنحضرت اونکے رونے سے اور فرماتے تھے آنحضرت کہ ہرگز مصیبت ہوگی مجکو مثل اس تیری مصیبت کے فرمایا آنحضرت نے حضرت صفیہ اور بی بی فاطمہ کو کہ خوش ہو تم دونون آئے میرے پاس جبریل اور خبر دی کہ حمزہ لکھے گئے ہین ساتون آسمانون مین اسطرح کہ حمزہ بن عبد المطلب اسد اللہ و اسد رسول اللہ کہا عبد اللہ راوی نے اور دیکھا آنحضرت نے بیچ حضرت حمزہ کے مثلہ سخت کہ غمناک کیا آنحضرت کو اوس حال نے اور فرمایا آپ نے بیشک اگر غالب آؤن مین قریش پر تو بیشک مثلہ کرونگا مین اونکے تیس آدمیون کو سو نازل ہوئی اوس باب مین یہ آیت وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُمْ بِهِ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِلصَّابِرِينَ۝ یعنی اور اگر بدلا دو تو بدلا دو اوسقدر جتنی تمکو تکلیف پونہچی اور اگر صبر کرو تو یہ بہتر ہے صبر والون کو سو درگذر کیا آنحضرت نے اور نہ مثلہ کیا کسیکو اور شروع کیا ابو قتادہ نے کہ چاہتے تھے واقع ہونا قریش مین جبکہ دیکھا انھون نے غم آنحضرت کا بیچ قتل اونکے چچا کے اور مثلہ ہونا اونکا اور ہر دفعہ اشارہ کرتے تھے آنحضرت اونکو بیٹھ جانے کا یہان تک کہ ہوا یہ تین بار اور کھڑے ہوئے ابو قتادہ بارادے پہونچنے کے قریش مین تو فرمایا آنحضرت نے کہ حکم کرتا ہون مین امید رکھنے ثواب کا تمکو نزدیک اللہ کے پھر فرمایا آنحضرت نے ای ابو قتادہ تحقیق قریش اہل امانت ہین جو شخص کہ ستم کریگا اونپر سختیون مین اوندھا ڈالیگا اوسکو اللہ مونہہ کے بل اور قریب ہے کہ اگر دراز ہوئی عمر تیری تو حقیر ہونگے عمل تیرے ساتھ اونکے عملون کے اور کام تیرے ساتھ اونکے کامون کے اگر نہوتی یہ بات کہ اترا وینگے قریش تو البتہ خبر دیتا مین اونکو ساتھ اوس ثواب کے کہ واسطے اونکے ہے نزدیک اللہ تعالی کے کہا ابو قتادہ نے قسم اللہ کی یا رسول اللہ نہ غصہ ہوا مین مگر واسطے اللہ اور اوسکے رسول کے جبکہ پونہچے وہ آپ سے اوس چیز کو کہ پونہچے فرمایا حضرت نے کہ سچ کہا تو نے بری قوم ہے واسطے اپنے نبی کے اور کہا عبد اللہ بن جحش نے کہ ای رسول خدا بے شک یہ لوگ اوترے ہین یہان تک کہ دیکھتے ہین آپکو اور سوال کیا ہے مینے اللہ اور اوسکے رسول سے کہ کہا مینے ای اللہ بیشک مین قسم کھاتا ہون بطمع تیرے کرم کے اسکی کہ مقابل ہونگا دشمن سے کل کو اور مارینگے اور چیرینگے اور مثلہ کرینگے وہ مجکو پھر ملونگا مین تجسے درحالیکہ مقتول ہونگا ایسے حال مین اور فرمادیگا تو کس سبب سے کیا گیا یہ معاملہ ساتھ تیرے کہونگا مین بسبب تیرے ہے اور چاہتا ہون مین دوبارہ یہ کہ متولی ہون آپ میرے ترکے کے بعد میرے سو فرمایا آنحضرت نے کہ اچھا پھر نکلے عبد اللہ بن جحش جنگ کو یہان تک کہ مقتول ہوئے اور مثلہ کیے گئے پورا اور دفن ہوئے یہ اور حضرت حمزہ ایک قبر مین اور متولی ہوئے انکے ترکے کے آنحضرت اور خریدا آپنے واسطے انکی مان کے مال خیبر مین اور آئین حمنہ بنت جحش جو بہن انکی تھین پس فرمایا اونسے حضرت نے کہ ای حمنہ امید رکھ ثواب کی عرض کی اونھون نے کسکے واسطے فرمایا آپ نے واسطے اپنے ماموں حمزہ کے کہا حمنہ نے إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ بخشے اللہ حمزہ کو اور رحم کرے اونپر اور مبارک ہوا اونکو شہادت پھر فرمایا آنحضرت نے حمنہ کو کہ امید ثواب کی رکھ کہا اونھون نے کسکے ثواب کی فرمایا آپنے اپنے بھائی عبد اللہ کی کہا حمنہ نے إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ بخشے اللہ عبد اللہ کو اور رحم کرے اونپر مبارک ہوا اونکو شہادت پھر فرمایا آنحضرت نے حمنہ سے کہ امید رکھ ثواب کی کہا حمنہ نے کسکے ثواب کی کہا آپ نے مصعب بن عمیر کی کہ شوہر تھے حمنہ کے کہا حمنہ نے واحزناہ اور بعض روایت مین ہے کہ کہا حمنہ نے واعقراہ فرمایا آنحضرت نے کہ واسطے شوہر کے عورت سے ایک مقام ہے کہ نہین وہ واسطے کسیکے پھر فرمایا حمنہ سے کیون کہا تو نے یہ کلمہ عرض کی اونھون نے کہ یا رسول اللہ یاد کیا مینے یتیم ہونا مصعب کے بیٹون کا اور گھبرا دیا اس بات نے مجکو پس دعا فرمائی آنحضرت نے واسطے اولاد مصعب کے پس نکاح کیا حمنہ نے طلحہ بن عبید اللہ سے اور پیدا ہوئے اونسے محمد بن طلحہ

اور تھے حضرت طلحہ محسن ترسب مین واسطے اولاد مصعب کے اور نکلین تھین حمنہ روز جنگ احد کے ساتھ عورتون کے کہ پلاتی تھین پانی کو اور نکلی تھی سُمیرا
بیٹی قیس کی کہ ایک عورت تھی قبیلۂ بنی دینار سے اوس حال مین کہ مارے گئے تھے دو بیٹے اوسکے ساتھ آنحضرتؐ کے احد مین نعمان بن عبد عمرو اور سلیم
بن حارث پھر جب خبر ہوئی اونکو شہادت دونون بیٹون کی تو کہا کیسے ہین آنحضرتؐ کہا لوگون نے وہ بحمد اللہ صحیح و تندرست ہین جیسا کہ تو چاہتی ہے کہ دوست
رکھتی ہے تو اونکو کہا سمیرہ نے دکھلاؤ مجھے آنحضرتؐ کو کہ دیکھون مین اونکو آنکھون سے سو اشارہ کر دیا لوگون نے طرف آنحضرتؐ کے کہ دیکھ وہ ہین آپ
کہا سمیرہ نے کہ ہر مصیبت بعد آپ کے یا رسول اللہ کم ہے اور لوٹین سمیرہ اوسدن لائے ہوئے لاشین دونون بیٹون کی اونٹ پر طرف مدینے کے اور ملین
اونسے حضرت عایشہؓ اور پوچھا سمیرہ سے کیا حال ہے پیچھے تیرے کہا اونھون نے لیکن آنحضرتؐ پس بحمد اللہ خیریت سے ہین نہین وفات پائی اور کر لیے ہین
اللہ تعالی نے مسلمانون سے اکثر شہید اور لوٹا دیا اللہ تعالی نے کفار کو درمیان غصے اونکے کے کہ نہ پونہچے وہ لڑائی کو اور کافی ہوا اللہ تعالی مسلمانون کو لڑائی سے
پھر پوچھا حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا نے کون ہین یہ ساتھ تیرے کہا سمیرہ نے دونون بیٹے میرے ہین پھر ہانکا اونٹ کو اور مروی ہے کہ فرمایا حضرتؐ نے کون
خبر لاوے مجکو سعد بن ربیع کی بیشک مینے دیکھا ہے اونکو اس طرف پھر اشارہ فرمایا ایک طرف کا وادی سے اور لگے تھے اونپر بارہ نیزے سو چلے اوس طرف
محمد بن مسلمہ اور نزدیک بعض کے ابی بن کعب کہا ہے اونھون نے مین درمیان لاشون کے ڈھونڈھتا تھا اونکو کہ ناگاہ گذرا مین سعد بن ربیع پر اوس حال مین
کہ پڑے ہوئے تھے وادی مین پھر پکارا مینے اونکو لیکن نہ جواب پایا پھر کہا مینے آنحضرتؐ نے بھیجا ہے مجکو تمھاری طرف پس سانس لی اونھون نے مثل دھونکنی کے
اور پوچھا کیا آنحضرت زندہ ہین کہا مینے ہان اور خبر دی تھی آنحضرتؐ نے ہی مجکو کہ لگے ہین تم مین بارہ برچھے کہا اونھون نے لگے مجکو بارہ برچھے کاری اور کہنا
اپنی قوم انصار سے سلام میرا اور کہنا ڈرو اللہ تعالی سے کیا کچھ وعدے کیے تمنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لیلۃ العقبہ مین واللہ نہین تمکو عذر نزدیک
اللہ تعالی کے اگر ایذا پونہچائے گئے درحالیکہ کوئی آنکھ پھرتی ہو تم مین سے پھر ٹھہرا رہا مین یہان تک کہ وفات ہوئی اونکی پھر لوٹ آیا مین اور خبر دی آنحضرتؐ کو
حال سعد کی تو دیکھا مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ متوجہ ہوئے طرف قبلہ اور اوٹھائے دونون دست مبارک واسطے دعا کے اور کہا اے اللہ ملاقات کر سعد سے
درحالیکہ تو اونسے راضی ہے اور مروی ہے کہ جب پکار دی شیطان نے خبر قتل آنحضرتؐ کی واسطے غمگین کرنے اصحابؓ کے تو متفرق ہو گئے وہ ہر طرف پھر گذرتے
تھے آنحضرت پر اور نہین مڑتا تھا کوئی اور نہ متوجہ ہوتا تھا طرف آنحضرتؐ کے اور آنحضرتؐ پکارتے تھے اونکو کہ متوجہ ہو طرف میرے کے یعنی مین یہ ہون یہان تک
کہ آیا جسکو آنا تھا مہراس تک کہ نام ہے ایک تالاب کا احد مین اور متوجہ ہوئے آنحضرتؐ واسطے تلاش اپنے یارون کے گھاٹی مین اور مروی ہے عمرو بن سعید سے کہ جب
پونہچے آپ طرف اصحاب کے تو تھی جماعت قلیل اونکی پھر پونہچے گھاٹی مین اور جماعت یارون کی متفرق تھی پہاڑون مین ذکر کرتے تھے اپنے مقتولون کا اور اوس
خبر کا کہ سنی تھی بیچ حق آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے کعب بن مالک کہتے ہین کہ تھا مین اول پہچاننے والا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا درحالیکہ تھا خود آپ کے
سر مبارک پر پھر پکارا مینے کہ یہ ہین آنحضرتؐ زندہ تندرست اور تھا مین گھاٹی مین سو اشارہ شروع کیا آنحضرتؐ نے میری طرف ساتھ رکھنے ہاتھ کے مونہہ پر کہ
چپ رہو پھر لی زرہ اور سامان میرا کہ اکثر زرد رنگ تھا پھر پہنا آپ نے اوسکو اور اوتار ڈالا سامان اپنا پھر چلے طرف اپنے یارون کے گھاٹی مین درمیان دو لوگون
سعدون کے کہ سعد بن عبادہ اور سعد بن معاذ تھے اوٹھاتے ہوئے قدم زرہ پہن کے اور تھے حضرتؐ کہ جب چلتے تو چلتے آپ قدم اوٹھا کر اور کہا گیا ہے کہ
حضرتؐ تکیہ لگائے ہوئے تھے طلحہ بن عبید اللہ پر اور مجروح تھے آپ اوسدن پس نماز پڑھی اوسدن ظہر کی مگر بیٹھے ہوئے اور عرض کی طلحہ نے کہ یا رسول اللہ
واسطے میرے قوت ہے کہ اوٹھا لیجاؤن مین آپکو پس اوٹھا لیا آپکو یہان تک کہ لے گئے طرف اوس بڑے پتھر کے جو راہ احد مین ہے جب کہ جاوے آدمی
طرف شعب جزارین کے پھر چڑھا دیا آنحضرتؐ کو طلحہ نے اوسپر پھر گذرے آپ طرف اپنے اصحابؓ کے اور ساتھ آپ کے ایک جماعت تھی لوگون کی جو ثابت قدم
رہے ہین ہمراہی مین سو جب دیکھا مسلمانون نے اون لوگون کو کہ تھے ساتھ آپ کے تو بھاگنے لگے طرف گھاٹیون کے بگمان اسکے کہ یہ کفار ہین یہان تک کہ
اشارہ کرنے لگے اونکو ابو دجانہ کہ تھے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے نہ بھاگنے کے ساتھ اپنے عمامہ سرخ کے کہ تھا اونکے سر پر پھر پہچانا
اونکو لوگون نے اور لوٹے اونکی طرف اور کہا جاتا ہے کہ آنحضرتؐ جب نکلے جماعت مین اون لوگون کی کہ ثابت قدم رہے تھے وہ ساتھ آنحضرتؐ کے چودہ آدمی

سات مہاجرین اور سات انصار سے اور شروع کیا باقی مسلمانون نے کہ بھاگ گئے تھے پہاڑ مین تو فرمانے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ حضرت ابوبکر
کے کہ تھے گروہ پر آنحضرت کے اور فرماتے تھے اونسے کہ اشارہ کرین لوگون کو پھر اشارہ شروع کیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اون لوگون کو لیکن نہین رکتے تھے
مسلمان یہان تک کہ اوتاری ابودجانہ نے سرخ پٹی اپنے سر کی اور ہلایا اوسکو پہاڑ پر پھر اشارہ کرتے تھے ابودجانہ اور چلاتے تھے تو واقف اور آگاہ ہوئے
مسلمان یہان تک کہ آملے اونسے اور تحقیق کہا تھا ابوبردہ بن نیار نے تیر کو قبضہ کمان سے اپنے پر اور ارادہ کیا تھا اوسکے مارنے کا پس جب کہ کلام کیا
لوگون نے اور پکارا انکو آنحضرت نے تو پہچانا ابوبردہ نے پس گویا کہ تھے کہ نہین پونہچی تھی اونہین کچھ مصیبت جب کہ دیکھ لیا آنحضرت کو اور اسی حال مین
وسوسہ ڈالا شیطان نے اونکے دلون مین جب کہ دیکھا مسلمانون نے اپنے دشمنون کو کہ ہٹ گئے اونکے آگے سے رافع بن خدیج کہتے تھے کہ تھا مین
طرف پہلو ابو مسعود انصاری کے اور وہ ذکر کرتے تھے اپنی قوم کے مقتولون کا اور پوچھتے تھے حال رفقاے آنحضرت کا سو خبر دی جاتی تھی ساتھ چند
آدمیون کے کہ اونمین سے ہین سعد بن ربیع اور خارجہ بن زہیر اور وہ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ پڑھتے تھے اور دعاے رحمت اونپر کرتے تھے
اور بعض آپسمین دریافت کرتے تھے اپنے دوستون کو پس وہ خبر دیتے تھے بعض بعض کو اور اسی حال مین تھے مسلمان کہ لوٹا لایا اللہ تعالی مشرکون کو تا
دور کرے رنج مسلمانون کا سو ناگاہ دیکھا مینے دشمنون کو کہ چڑھے آتے ہین اونپر اور پیش آئے سواران مشرکین تو بھول گئے مسلمان باتین اپنی
پھر طلب فرمایا ہمکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور دل بڑھائے ہمارے لڑائی کو اور تحقیق مین دیکھتا تھا فلانے فلانے کو جانب پہاڑ مین کہ دوڑتے ہین
مروی ہے حضرت عمر رض سے کہ جب چلایا شیطان یہ کہ قتل ہوئے محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم تو متوجہ ہوا مین چڑھنے کو پہاڑ مین مانند بکری کے اور
پونہچا مین پاس آنحضرت کے کہ آپ فرماتے تھے وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِنْ مَاتَ أَوْ قُتِلَ
انْقَلَبْتُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَنْقَلِبْ عَلَى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِي اللّٰهُ الشَّاكِرِينَ ۝ یعنی اور
محمد تو ایک رسول ہے ہو چکے پہلے اوس سے بہت رسول پھر کیا اگر وہ مرگیا یا مارا گیا تم پھر جاؤگے اولٹے پاؤن اور جو کوئی پھر جاویگا اولٹے پاؤن
وہ نہ بگاڑیگا اللہ کا کچھ اور اللہ ثواب دیگا بھلا ماننے والون کو۔ اور تھے ابوسفیان نیچے پہاڑ کے تو فرمایا آنحضرت نے اللّٰھم لیس لھم ان یعلونا
سو شکست کھائی اونھون نے کہا ہے ابو اسید ساعدی نے کہ البتہ دیکھا مینے اپنی جماعت کو پہلے اس سے کہ واقع ہو ہمپر اونگھ اوس حال مین کہ البتہ
ہم صلح کرنے والے ہین اوس سے کہ صلح کرے ہمسے بسبب ہمارے حزن و غم کے سو ڈالی گئی ہمپر اونگھ اور سو گئے ہم یہان تک کہ لڑا کئین سپرین آپسمین
اور پونہچے ہم اپنی فریاد کو اور ہو گئے ہم گویا کہ نہ غمگین ہوئے تھے کبھی اور کہا ہے طلحہ بن عبید اللہ نے کہ بیہوش کردیا ہمکو اونگھ نے سو نہ تھا کوئی ہم مین سے
کہ نہ ہو سر اوسکا سینے پر نیند سے پھر سنتا تھا مین معتب بن قشیر سے کہ کہتا تھا اوس حال مین کہ مین مثل خواب دیکھنے والون کے تھا کہ اگر ہوتا واسطے
ہمارے کچھ اختیار تو نہ مارے جاتے ہم اس جگہ سو اوتاری اللہ عزوجل نے اوسکے حق مین یہ آیت لَوْ كَانَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا
یعنی اگر کچھ کام ہوتا ہمارے ہاتھ تو ہم مارے نجاتے اس جگہ اور کہا ابوالیسر نے کہ البتہ دیکھا مینے اپنے آپ کو اوسدن چودہ لوگون مین اپنی
قوم سے بیچ پہلو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درحالیکہ پونہچی ہمکو نیند اور وہ اونگھ امن تھی خدا کی طرف سے نتھا کوئی مرد اونمین سے مگر کہ خراٹے
لیتا تھا یہان تک کہ لڑتی تھین ڈھالین آپسمین اور بیشک دیکھا مینے تلوار کو بشر بن براء بن معرور کی کہ گرپڑی تھی اونکے ہاتھ سے اور نہ خبر ہوئی
اونکو اوس سے یہان تک کہ لوٹ آئے بعد اوسکے اور مشرکین پیچھے سے اور کہا ابوطلحہ نے ڈالی گئی ہمپر اونگھ سو تھا مین کہ اونگھتا تھا یہان تک
کہ گرپڑی میری تلوار ہاتھ سے اور نہ نیند آئی تھی اوسدن اہل نفاق اور شک کو کہ ہر منافق گلہ کرتا تھا ساتھ اوس چیز کے کہ اوسکے جی مین تھی اور شک
پونہچی تھی اونگھ اہل یقین اور ایمان کو اور کہا ہے اہل سیر نے کہ جب باز رہے مسلمان تو ارادہ کیا ابوسفیان نے لوٹنے کا اور آیا اپنے گھوڑے جواد
نام پر اور کھڑا ہوا آکر قریب اصحاب آنحضرت کے ایک طرف پہاڑ مین پھر پکارا اپنی بلند آواز سے اعل ھبل یعنی بلند ہوا ہی ھبل ظفر اور نصرت بسبب
تیرے ہی پھر چلاتا تھا کہ کہان ہے ابن ابی کبشہ کہان ہے ابن ابی قحافہ کہان ہے ابن خطاب یہ دن ہے بدلے دن بدر کے یعنی روز احد کا کہ حاصل ہوئی ہمکو آج فتح

اور غلبہ ہمیں ہمیشہ ہوتا ہے کہ حاصل ہوا تھا تمکو اوس دن فتح اور غلبہ آگاہ ہو تحقیق دن انقلابات اور گردش زمانے کے ہیں اور بیشک لڑائی ڈول ہیں کہ
کبھی ایک بھرا ہی اور دوسرا خالی اور کبھی بھرا ہے دوسرا اور پہلا خالی ہا اور ہے حنظلہ بدلے حنظلہ کے یعنی حنظلہ بن مالک غسیل الملائکہ مارا گیا ہے تم میں سے
عوض میں ہمارے حنظلہ کے مترجم کہتا ہے کہ ابو سفیان کے قول میں ابن ابی کبشہ مراد اوس سے آنحضرت ہیں اور مشرکین آپ کو ساتھ
ابی کبشہ کے تشبیہ دیتے تھے اس کہنے میں اور وہ ایک شخص تھا قوم خزاعہ سے مخالف قریش کا بت پرستی میں اور کہا بعضوں نے کہ ابو کبشہ
کنیت ہے وہب بن عبد مناف کی کہ نانا کی طرف سے جد تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور نسبت آنحضرت کی اوسکی طرف اسلیے کرتے تھے کہ آنحضرت
اوس سے فی الجملہ مشابہت رکھتے تھے اور کہا بعض نے ابی کبشہ کنیت تھی حلیمہ سعدیہ کے شوہر کی انتہی پھر کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آنحضرت سے
کیا رسول اللہ جواب دون میں ابو سفیان کو فرمایا آپ نے ہان جواب دو تم اوسکو پھر دوبارہ کہا ابو سفیان نے اعل ہبل کہا حضرت عمر نے اللہ اعلی
واجل یعنی اللہ تعالی بلندتر اور بزرگ تر ہے بولا ابو سفیان کہ احسان کیا ہے ہبل نے اسلیے بلند ہوا پھر بولا کہان ہے ابن ابی کبشہ کہان ہے ابن ابی قحافہ
کہان ہے ابن خطاب کہا حضرت عمر نے یہ ہیں رسول اللہ اور یہ ہیں ابو بکر اور یہ ہے عمر کہا ابو سفیان نے یہ دن ہے بدلے دن بدر کے اور تحقیق یہ
گردشین زمانے کی ہین اور لڑائی مثل ڈول ہین کہا حضرت عمر نے نہیں ہے برابری بلکہ مقتول ہمارے بہشت میں ہیں اور مقتول تمہارے آتش دوزخ میں
پھر کہا ابو سفیان نے تحقیق کہتے ہو تم یہ کہ البتہ بے بہرہ ہوئے ہم اسوقت میں اور پڑے ہم ٹوٹے میں پھر کہا ابو سفیان نے واسطے ہمارے
عزی ہے اور نہیں عزی واسطے تمہارے کہا حضرت عمر نے اللہ مولی اور ناصر ہمارا ہے نہیں کوئی ناصر اور مددگار تمہارا کہا ابو سفیان نے انعام کیا عزی نے ای
ابن خطاب پھر اسواسطے ہوا وہ بلند پھر کہا ابو سفیان نے کہ ادہر آ ہو سامنے میرے ای ابن خطاب کہ کلام کرون میں تجھسے تو کھڑے ہوئے عمر کہا ابو سفیان نے
قسم دیتا ہون میں تمکو دین تمہارے کی کیا مار ڈالا ہے ہمنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا حضرت عمر نے بخدا نہیں حال ایسا بلکہ آنحضرت سنتے ہیں یہ کلام تیرا
کہا ابو سفیان نے تو نزدیک میرے صادق تر ہے ابن قمیہ سے اور تھا ابن قمیہ کہ خبر دی تھی اوسنے مشرکین کو کہ تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مارے گئے
ہیں پھر کہا ابو سفیان نے پکار کر کہ البتہ تم پاؤگے اپنے مقتولوں میں شکستہ اور مثلہ ہوئے لوگوں کو خبردار ہو کہ نہیں ہوا یہ صلاح سے ہمارے سردارون کے
پھر لیا اوسکو حمیت جاہلیت نے اور کہا آگاہ ہو جب کہ ہوا یہ تو نہ برا جانا ہمنے اوسکو پھر آواز دی کہ مطلع ہو تحقیق وعدہ گاہ ہمارا اور واسطے تمہارے وادی بدر
میں ہے شروع برس کے پھر توقف کیا عمر نے تاکہ کیا فرماوین آنحضرت اسکے جواب میں فرمایا آپ نے عمر کو کہ کہدو اچھا کہا اوس سے عمر نے اچھا پھر
لوٹ گیا ابو سفیان طرف اپنے یارون کے اور شروع کیا اونھون نے کوچ کرنا پھر کمال خوفناک ہوئے آنحضرت اور سب مسلمان اس بات سے کہ
چھاپہ مارین کہین مشرک مدینے پر اور ہلاک ہو جائیں اولاد اور عورتین پھر حکم کیا آپ نے سعد بن ابی وقاص کو کہ لا پاس ہمارے خبر قوم کی کہ اگر سوار ہون
اونٹون پر اور کوتل کرین گھوڑون کو تو یہ جانا ہے انکا گھر کو اور اگر سوار ہون گھوڑون پر اور خالی چھوڑین اونٹون کو تو جانا ہے انکا واسطے غارت مدینے کے
قسم ہے اوس ذات پاک کی کہ جان میری اوسکے قبضے میں ہے اگر جائینگے یطرف مدینے کے تو جاؤنگا میں طرف انکے پھر البتہ نہ درگذر کرونگا میں انسے سعد
بن ابی وقاص کہتے ہیں پھر قصد کیا میں نے دوڑتے جانے کا اور رکھا اس بات کو میں نے اپنے جی میں کہ اگر معلوم ہووے مجکو کوئی بات خوف کی تو لوٹ آؤنگا میں
طرف آنحضرت کے دوڑتا ہوا سو چلا میں دوڑتا ہوا پیچھے اونکے یہان تک کہ جب تھے وہ موضع عقیق میں اور دیکھتا تھا میں اونکو کہ ناگاہ سوار ہوئے وہ
اونٹون پر اور کوتل کیے گھوڑے کہا میں نے یہ جانا انکا ہے طرف وطن اپنے کے پھر توقف کیا اونھون نے عقیق میں اور مشورت کی واسطے جانے کے
مدینے میں کہا اونسے صفوان بن امیہ نے تحقیق غالب آچکے ہو تم اوپر لوگو اور رہ جاؤ اونکے گھرون پر در حالیکہ تم تھکے ہوئے ہو اور ہوگئی ہے واسطے تمہارے
فتح وفیروزی نہیں جانتے ہم کہ کون چیز ڈھانک رکھیگی اور کیا مقدر اور وحام ہوئے تم پر تحقیق ہو نہ موڑا تمنے دن بدر کے لیکن قسم خدا کی نہ تعاقب کیا
اونھون نے تمہارا درحالیکہ وہ غالب و مظفر تھے فرمایا آنحضرت نے کہ منع کیا اونکو صفوان نے اور جب کہ دیکھا اونکو سعد نے اس حال پر جاتے ہوئے
اور بیٹھے تکیہ کیے ہوئے میں تو لوٹ آئے سعد طرف آنحضرت کے مثل شکستہ کے اور عرض کی کہ گئے وہ لوگ کہ سوار اونٹون پر ساتھ کوتل گھوڑون کے

فرمایا آنحضرت ﷺ نے کیا کہتے تھے وہ اور عرض کی مینے تقریر اونکی پھر خلوت کی آنحضرت ﷺ نے ساتھ میرے اور فرمایا کیا سچ ہی قول تیرا عرض کی مینے کہ ہان
یا رسول اللہ فرمایا کیا ہی مجکو کہ پاتا ہون تجکو شکستہ کہا سعد نے ناخوش آئی مجکو یہ بات کہ پاوین مسلمان خوشی کو ساتھ پھر جانے اونکے کے طرف اپنے شہرون کے
فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ سعد شجاع ہی اور کہا گیا ہی کہ جب لوٹے سعد بن ابی وقاص تو کہتے آتے تھے یہ بلند آواز سے کہ چھوڑا اونھون نے
گھوڑون کو کوتل اور سوار ہوئے اونٹون پر پس اشارہ فرمانے لگے آنحضرت ﷺ سعد کو کہ پست کر آواز اپنی کہا سعد نے پھر فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کہ بیشک لڑائی دھوکا ہی نہ دیکھیگا تو آدمیون مین کوئی خوشی مانند اس خوشی کے بسبب لوٹ جانے انکے کے سوا اسکے نہین کہ لوٹا دیا ہی اونکو اللہ تعالی نے
اور مروی ہی کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے سعد سے کہ اگر دیکھے تو قوم کو کہ ارادہ رکھتے ہون مدینے کا تو خبر دے تو فقط مجکو کہ نہ مطلع ہو اور کوئی اور نہ ضعیف سست اور
کریاوین اور مسلمانون کے اور گئے سعد اور دیکھا اونکو سوار اونٹون پر تو لوٹ آئے اور نہ روک سکے اپنے کو اور پکارنے لگے خوشی سے ساتھ لوٹ جانے
اونکے کے پھر جب آیا ابوسفیان قریش مین بیچ مکے کے تو آیا پہلے گھر جانے سے پاس ہبل کے اور کہا ہبل سے تحقیق انعام کیا تونے اور مدد کی اور شفا دی
میری جان کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور انکے یارون سے اور مونڈایا سر اپنا اور پوچھا گیا عمرو بن عاص سے کہ کیونکر ہی متفرق اور علیحدہ ہونا مشرکون اور
مسلمانون کا آپس سے دن احد کے کہا عمرو بن عاص نے کیا ارادہ رکھتا ہی تو اس سے کہ لایا اللہ تعالی اسلام کو اور دور کیا اللہ تعالی نے کفر اور
اہل کفر کو پھر کہا اونھون نے جب کہ حملہ کیا ہمنے اونپر تو مصیبت پونہچائے گئے وہ مقدار اون لوگون کے کہ مصیبت پونہچائے گئے تھے ہم اور متفرق
ہوگئے وہ ہر جانب اور ہوگیا اونکا ایک گروہ بعد اسکے پھر مشورہ کیا قریش نے اور کہا واسطے ہمارے غلبہ ہی اگر پھر جائینگے ہم تو بہتر ہی اسواسطے کہ سنا ہی
ہمنے کہ ابن ابی لوٹ گیا ہی ساتھ ثلث آدمیون کے اور رہ گئے ہین حاضر ہونے سے لڑائی مین اکثر آدمی قوم اوس اور خزرج کے اور نہین مطمئن ہم اس بات
سے کہ لوٹین وہ ہمپر اسواسطے لڑائی کے اور ہین درمیان ہمارے زخمی اور اکثر گھوڑے ہمارے خستہ ہین تیرون سے پھر جلدی کی اور نہ پونہچے تھے ہم روحا مین
کہ ایک موضع ہی درمیان حرمین کے تیس یا چالیس میل مدینے سے یہان تک کہ قائم ہوا ہمپر شمار روحا سے یعنی شروع کیا ہمنے گننا منزلون کا روحا سے اور چلے ہم

ذکر اون لوگون کا جو شہید ہوئے احد مین

مروی ہی سعید بن مسیب سے کہ شہید ہوئے انصار سے احد مین ستر آدمی اور مروی ہی ابوسعید خدری سے بھی اسیقدر اور کہا مجاہد نے کہ شہید ہوئے
چار آدمی قریش سے اور باقی انصار سے مزنی اور بھتیجا اوسکا یعنی وہب بن قابوس مزنی اور حارث بن عقبہ بن قابوس مزنی اور عبدالرحمن دونون بیٹے
ہبیت کے سوا ان چار اور ستر پر اجماع ہی سب کا اور تھے بنی ہاشم سے حمزہ بن عبدالمطلب کہ شہید کیا اونکو وحشی نے اور نہین اختلاف اسمین کسیکا
ہمارے اور بنی امیہ سے عبداللہ بن جحش بن رباب مارا اونکو ابوالحکم بن اخنس بن شریق نے اور کہا گیا ہی کہ پانچ آدمی تھے قریش کے بنی اسد سے سعد
مولی حاطب کے اور بنی مخزوم سے شماس بن عثمان بن شرید مارا اونکو ابی بن خلف نے اور کہا گیا ہی کہ ابوسلمہ بن عبدالاسد نے کہ پونہچا تھا انکو زخم احد مین
اور زخمی رہے یہان تک کہ مر گئے بعد اوسکے اور دفن کیے گئے بیچ قبیلہ بنی امیہ بن زید کے عالیہ مین درمیان دونون ڈھلانے اوس کوئین کے کہ
ہوگیا ہی وہ واسطے عبدالصمد بن علی کے اسوقت مین اور قبیلہ بنی عبدالدار سے مصعب بن عمیر اور مارا اونکو ابن قمیہ نے اور قبیلہ بنی سعد
بن لیث سے عبداللہ اور عبدالرحمن دونون بیٹے ہبیت کے اور مزینہ سے دو مرد وہب بن قابوس اور بھتیجے اونکے حارث بن عقبہ بن قابوس
اور انصار سے قبیلہ بنی اشہل کے بارہ شخص عمرو بن معاذ بن نعمان کہ قتل کیا اونکو ضرار بن خطاب نے اور حارث بن انس بن رافع اور عمارہ بن زیاد
بن سکن اور سلمہ بن ثابت بن وقش کہ مارا اونکو ابوسفیان بن حرب نے اور عمرو بن ثابت بن وقش مارا اونکو ضرار بن خطاب نے اور رفاعہ بن وقش
مارا اونکو خالد بن ولید نے اور یمان باپ ابوحذیفہ کے کہ مارا اونکو مسلمانون نے دھوکے سے اور کہا گیا ہی کہ مارا اونکو عتبہ بن مسعود نے خطا سے
اور صیفی بن قیظی مارا اونکو ضرار بن خطاب نے اور حباب بن قیظی اور عباد بن سہل کہ مارا اونکو صفوان بن امیہ نے اور اہل راتج سے کہ منسوب ہین
وطرف عبدالاشہل کے ایاس بن اوس بن عتیک بن عمرو بن عبدالاعلم بن زعورا بن جشم کہ مارا اونکو ضرار بن خطاب نے اور عبید بن تیہان مارا اونکو

عکرمہ بن ابی جہل نے اور حبیب بن قیتم او قبیلہ بنی عمرو بن عوف سے کہ داخل ہین بنی ضبیعہ بن زید مین سوا انمین سے ابو سفین بن حارث بن قیس
بن زید بن ضبیعہ ہین اور وہ باپ لڑکیون کا ہی کہ کہا اوسنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ لڑونگا مین پھر لوٹونگا طرف اپنی لڑکیون کے فرمایا آنحضرت نے
کہ صادق ہی اللہ تعالی اور بنی امیہ بن زید بن ضبیعہ سے حنظلہ بن ابی عامر ہین کہ قتل کیا اونکو اسود بن شعوب نے اور بنی عبید بن زید سے انیس بن قتادہ
ہین کہ مارا اونکو ابو الحکم بن اخنس بن شریق نے اور عبد الرحمن بن جبیر بن نعمان کہ جو امیر تھے آنحضرت کی طرف سے تیر اندازون پر مارا اونکو عکرمہ
بن ابی جہل نے اور قبیلہ بنی غنم بن سلم بن مالک بن اوس سے خیثمہ ابو سعد ہین مارا اونکو ہبیرہ بن ابی وہب نے اور بنی عجلان سے عبد اللہ بن سلمہ
ہین کہ مارا اونکو ابن زبعرا نے اور بنی معاویہ سے سبیع بن حاطب بن حارث بکیشہ ہین مارا اونکو ضرار بن خطاب نے یہ آٹھ آدمی ہین اور بنی حارث
ابن خزرج سے خارجہ بن زید بن ابی زہیر ہین مارا اونکو صفوان بن امیہ نے اور سعد بن ربیع اور مدفون ہوئے یہ دونون ایک قبر مین اور اوس
بن ارقم بن زید بن قیس بن نعمان بن ثعلبہ بن کعب یہ چار شخص ہوئے اور بنی الابجر سے کہ مشہور ہین وہ ساتھ بنو الجدارہ کے مالک بن سنان
بن ابجر ہین اور یہ باپ ہین ابو سعید خدری کے قتل کیا انکو غراب بن سفیان نے اور سعد بن سوید بن قیس بن عامر بن عمار بن ابجر اور عتبہ بن ربیع
بن رافع بن معاویہ بن عبید بن ثعلبہ یہ تین شخص ہین اور بنی ساعدہ سے ثعلبہ بن سعد بن مالک بن خالد بن [illegible] اور حارثہ بن عمرو اور ثقف بن فروہ
بن بدی یہ تین شخص ہین اور بنی طریف سے عبد اللہ بن ثعلبہ اور قیس بن ثعلبہ اور طریف اور ضمرہ کہ یہ دونون حلیف اونکے ہین قوم جہینہ سے اور بنی
خزرج سے کہ ایک فرقہ ہی بنی سالم کا پھر بنی مالک بن عجلان بن یزید بن غنم بن سالم سے نوفل بن عبد اللہ ہین قتل کیا انکو سفیان بن عویف نے اور عباس بن عبادہ
بن نضلہ ہین قتل کیا اونکو سفیان بن عبد شمس سلمی نے اور نعمان بن مالک بن ثعلبہ بن غنم مارا انکو صفوان بن امیہ نے اور عبدہ بن حسحاس ہین اور مدفون ہوئے
یہ دونون ایک قبر مین مجذر بن زیاد ہین قتل کیا انکو حارث بن سوید نے اور روایت ہی ابی وجزہ سے کہ کہا اونھون نے مدفون ہوئے احد کے تین شخص
ایک قبر مین نعمان بن مالک اور مجذر بن زیاد اور عبدہ بن حسحاس اور تھا قصہ مجذر بن زیاد کا یہ کہ حضیر الکتائب یعنی والد اسید بن حضیر کا آیا پاس بنی عمرو بن عوف
کے اور کلام کیا سوید بن صامت اور خوات بن جبیر اور ابو لبابہ بن عبد المنذر سے اور کہا بعض اہل سیر نے کہ سہل بن حنیف سے ہی بھی کہا انسے حضیر
الکتائب نے کہ زیارت کرو تم میری یعنی آؤ پاس میرے کہ پلاؤنگا مین تمکو شراب اور ذبح کرونگا اونٹ کو تمہارے لیے اور اقامت کرنا تم میرے یہان
چند دن کہا اونھون نے ہم آوینگے پاس تمہارے فلانے روز پھر جب ہوا وہ دن تو آئے وہ اوسکے پاس اور ذبح کیا واسطے اونکے اونٹ اور پلائی
اونکو شراب اور رہے وہ اوسکے پاس تین دن تک یہان تک کہ بگڑ گیا گوشت اور تھا سوید بن صامت اوس دن بہت بوڑھا پھر بعد تین دن کے کہا اونھون نے
ارادہ کرتے ہین ہم جانے کا طرف گھرون کے کہا حضیر نے جب چاہو تم یعنی اگر چاہو تم ٹھہرے رہو اور اگر چاہو تم جاؤ طرف گھرون کے اور نکلے دونون
جوان اور سوید کہ اوٹھائے ہوئے تھے دونون جوان سوید کو اوٹھا نشے مین اور گذرے اوپر بیٹھے ہوئے پتھرون کی زمین پر یہان تک کہ تھے قریب
بنی حنیفہ کے اور وہ برابر ہی بنی سالم سے جانب مشرق کے پس بیٹھا سوید پیشاب کو اور بھرا ہوا تھا وہ نشے مین تو دیکھا اوسکو ایک شخص نے خزرج کے
اور آیا وہ پاس مجذر بن زیاد کے اور کہا انسے کیا خواہش ہی تمکو غنیمت باردہ مین یعنی مفت کی لوٹ مین جو بے مشقت ہو کہا مجذر نے کیا ہی وہ غنیمت
کہا خزرجی نے کہ سوید حالت نشے مین ہی اور نہین ہتھیار پاس اوسکے پھر آئے مجذر بن زیاد ساتھ ننگی تلوار کے اور جب دیکھا مجذر کو اون دونون جوانون
نے پشت پھیرے درحالیکہ خالی ہاتھ تھے وہ دونون اور تھے عداوت پہلے سے درمیان اوس اور خزرج کے سو چلے گئے وہ دونون جلدی سے
اور ثابت رہا وہان وہ شیخ سوید اور نہ ہٹا پس آ کھڑے ہوئے اوپر مجذر بن زیاد اور کہا تحقیق قدرت دی مجکو اللہ تعالی نے تجھپر کہا سوید نے کیا چاہتا
ہی تو کہا مجذر نے چاہتا ہون مین قتل کرنا تیرا کہا سوید نے پھر بلند ہو تو طعام سے اور پست ہو تو دماغ سے یہ عبارت ہی نامردی اختیار کرنے سے
پھر جب لوٹے تو طرف مان اپنی کے تو کہہ تو قتل کیا بیٹے سوید کو اور قتل اوسکے نے برانگیختہ کیا تھا واقعہ بعاث کو اور واقعہ بعاث آخر واقعہ ہی
کہ لڑے تھے اسمین اوس اور خزرج پھر ہجرت فرمائی آنحضرت نے بعد چھ برس اس واقعے کے اور جب تشریف لائے وہان آنحضرت تو مسلمان ہو گئے

حارث بن سوید بن صامت اور مجذر بن زیاد اور حاضر ہوئے یہ دونوں بدر مین لیکن چاہتے تھے حارث کہ قتل کرین مجذر کو بعوض اپنے باپ کے پس قدرت پائی اوسپر نہ پائی پھر جب ہوا دن احد کا اور گردش کی مسلمانون نے تو آیا پاس مجذر کے حارث اوسکے پیچھے سے اور ماردی گردن اوسکی پھر لوٹ آئے آنحضرت طرف مدینے کے پھر نکلے طرف حمراء الاسد کے اور جب لوٹے حمراء الاسد سے تو آئے پاس آنحضرت کے جبرئیل علیہ السلام اور خبر دی حضرت جبرئیل نے آنحضرت کو کہ قتل کیا حارث بن سوید نے مجذر بن زیاد کو دھوکے سے اور کہا حضرت جبرئیل نے آنحضرت سے واسطے قتل حارث بن سوید کے سو سوار ہوئے آنحضرت طرف قبا کے اوسی دن کہ کہا حضرت جبرئیل نے اور تھے وہ دن نہایت گرم کہ نہ سوار ہوا کرتے تھے آنحضرت اون دنون مین طرف قبا کے اور تھے وہ دن کہ تشریف لاتے تھے آنحضرت اونمین بیچ قبا کے شنبہ اور دوشنبہ پھر جب داخل ہوئے آپ مسجد قبا مین تو نماز پڑھی جسقدر کہ چاہی اللہ تعالی نے اور سنا انصار نے آنا آنحضرت کا تو آئے انصار اور سلام کیا آنحضرت سے اور تعجب کیا انصار نے آنے سے آنحضرت کے اوسوقت اور اوس دن مین پھر بیٹھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ باتین کرتے تھے اور تلاش فرماتے تھے آدمیون کو یہان تک کہ نمودار ہوا حارث بن سوید ایک چادر رنگین مین ورس سے کہ ایک گھانس ہے زرد رنگ پھر جب دیکھا اوسکو آنحضرت نے تو بلایا عویم بن ساعدہ کو اور فرمایا لیجا تو حارث بن سوید کو دروازۂ مسجد پر اور مار گردن اوسکی بعوض مجذر بن زیاد کے کہ قتل کیا ہی حارث نے اوسکو دن احد کے پس پکڑا حارث کو عویم نے اور کہا حارث نے کہ چھوڑ تو واسطے کلام کرنے کے لیکن نہ مانا عویم نے اور کھینچا ایک کی حارث نے عویم سے کہ چاہتا تھا حارث کلام کرنا آنحضرت سے اور کھڑے ہوئے آنحضرت بارادۂ سوار ہونیکے اور طلب کیا حار اپنا باب مسجد پر کہا ابو وخیرہ نے کہ شروع کیا حارث نے کہنا کہ واللہ نہین مارا مینے مجذر کو بسبب پھرنے اپنے کے اسلام سے اور نہ باعث شک کے اسلام مین لیکن مارا مین اوسکو تھا سبب غیرت دلانے شیطان کے اور بسبب مغلوب ہونے میرے کے نفس کا اور اب مین توبہ کرتا ہون طرف اللہ تعالی اور اوسکے رسول کے اپنے اس کام سے اور دیتا ہون مین دیت اوسکی اور روزے رکھتا ہون مین پے در پے دو مہینے کے اور آزاد کرتا ہون ایک غلام اور کھلاتا ہون ساٹھ مسکینون کو یہان تک کہ رحمت کرے اللہ اور رسول اوسکا مجھپر اور پکڑنے لگا رکاب آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی اور تھے بیٹے مجذر کے وہان اور نہین فرماتے تھے کچھ اونسے آنحضرت یہان تک کہ جب کہہ چکا اونسے حارث اس کلام کو تو فرمایا آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے عویم سے کہ لیجا حارث کو ای عویم اور مار گردن اسکی اور سوار ہوئے آپ اور لیگیا حارث کو عویم نے دروازۂ مسجد پر پس ماری عویم نے گردن اوسکی اور کہا ہی بعض اہل سیر نے کہ خبیب بن اساف دیکھتا تھا طرف حارث کے جبکہ مارا تھا اوسنے مجذر کو پھر آیا خبیب طرف آنحضرت کے اور مطلع کیا آپ کو اس ماجرے سے تو سوار ہوئے آنحضرت طرف انصار کے کہ جستجو فرماتے تھے اس امر کو سو در حالیکہ سوار تھے آنحضرت حمار پر نازل ہوئے جبرئیل اور خبر دی آپ کو اس امر کی راہ مین اور حکم کیا آنحضرت نے عویم کو حارث کے قتل کا اور کہے حسان بن ثابت نے اس باب مین اشعار کہ یہ بیت اونمین سے ہی **بیت**

	أم كنت ويلك مغترا بجبريل		يا حار في سنة من نوم أولكم

یعنی ای حارث بیچ اونگھ کے نیند اول ہماری کے سے بہ آیا ہی تو خرابی تجکو فریب کھانے والا ساتھ جبرئیل کے بڑھا سامنے میرے

مجمع بن یعقوب اور اشیاخ اہل سیر نے یہ کہ سوید بن صامت نے کہا وقت مارے جانے اپنے کے

	وإن لبثت فلا تخذ لهما حاد واحي عوفا على عرف وانكار		أبلغ جلاسا وعبد الله مالكه أقتل جدارة اما كنت لاقيها

یعنی خبر دے پہنچا جلاس اور عبد اللہ مالک اوسکے کو بعد اور جو ٹہرا ہی تو تو نہ رسوا کر اونکو ای حارث قتل کر جدارہ کو آیا نہیں ہی تو ملنے والا اوس سے اور قبیلہ عوف کو اوپر نیکی اور بدی کے اور مقتول بنی سلمہ سے عنترہ ہی مولی سلمہ کا کہ مارا اوسکو نوفل بن معویہ دئلی نے اور قبیلہ بو الحبلی سے رفاعہ بن عمرو اور قبیلہ بنی حرام سے عبد اللہ بن عمرو بن حرام کہ قتل کیا انکو سفیان بن عبد شمس نے اور عمرو بن الجموح ہین اور خلاد بن عمرو بن الجموح کہ مارا انکو اسود بن جعونہ نے یہ تین شخص ہین اور قبیلہ بنی حبیب بن عبد سے حارثہ المعلی بن لوذان بن حارثہ بن رستم بن ثعلبہ ہین کہ قتل کیا انکو عکرمہ بن ابی جہل نے

اور قبیلہ بنی زریق سے ذکوان بن عبد قیس ہیں کہ مارا انکو ابو الحکم بن اخنس بن شریق نے اور قبیلہ بنی نجار سے کہ وہ ایک جماعت ہے بنی سواد کی عمرو بن قیس ہیں کہ قتل کیا انکو نوفل بن معویہ نے اور اونکے بیٹے قیس بن عمرو اور سلیط بن عمرو اور عامر بن مخلد اور قبیلہ بنی عمرو بن مبذول سے ابو اسیرہ بن الحارث بن علقمہ بن عمرو بن مالک ہیں کہ مارا انکو خالد بن ولید نے اور عمرو بن مطرف بن علقمہ بن عمرو ہیں اور قبیلہ بنی عمرو بن مالک سے او و ہو مشالہ ہین اوس بن حرام ہیں اور قبیلہ بنی عدی بن النجار سے انس بن النضر بن ضمضم ہیں کہ مارا انکو سفیان بن عویف نے اور قبیلہ بنی مازن بن نجار سے قیس بن مخلد اور کیسان مولی اونکے ہین اور کہا بعض نے کہ یہ کیسان غلام اونکے تھے اور سب آزاد کیے ہوئے اور قبیلہ بنی دینار سے سلیم بن حارث اور نعمان بن عمرو ہین کہ تھے یہ دونوں بیٹے سمیرا بنت قیس کے سو شہید ہوئے بنی نجار سے بارہ آدمی ٭

اشعار اسامی شہیدان احد علیہم الرحمۃ والرضوان تصنیف جناب سید محمد اسحق مرحوم کے جو بھائی ہین امیر المسلمین حضرت سید احمد غازی مغفور کے واسطے شائقین سیر کے داخل کتاب ہوئے

تو نام شہیدان بفصل شنو
ازان پس ہمہ را مرتب شنو
حبیب و جبیل و حویصہ دگر
خبیب و خنیس ست یک نامور
زبیر و زیاد و سہ نام سند زید
یکی عمر عامر چہار ند و دو
عمیر و عمارہ و عبد ، دگر
قتادہ و قرطہ و کیسان و بس
سہ نعمان یک از نوفل و وہب یک
ابوزید بو رافع و بو حرام
تو بر ہر دو مسعود و سفیان درست
خدایا بحق رسول امین
گناہان ابطال و فساق را
بگردان ز مہر و سہو راہ خود

درین دفتر ای قاری نیکو
انیس و انس ہم ایاس اند دو
ز دو حنظلہ ہفت حارث گذر
خداش ست و خوات اسم دگر
سلیم اند دو سعد شش یک سوید
ز عباد دو ز عبدرحمن شنو
ز عباس و عثمان و عنترہ شمر
محیلہ و مالک شنو پنج کس
یسار و یزید اند دو غیر شک
ابو عقبہ و بو ہبیرہ بنام
چنان کن ابو را کہ گردی بخت
طفیل ہمہ عترت طاہرین
نکو ہیدہ اخلاق اسحاق را
عطا ایش کنی قرب درگاہ خود
رہانی ز ہول قیامت تمام

رئیس شہیدان جنگ احد
دو اوس و براست و ثابت چہار
حباب ست و خلاد ز انہا یک ست
شماری ز دحیہ و ذکوان یگان
سبیع و سلیمہ پنج اسم سہل
دگر پنج عمرو اند دو کس عبید
پس از عنترہ و عقبہ و عتبہ خوان
چو مسطح چو مرثد مجذر شمر
پس از اہل کنیت ابو الایمن ست
بود بو عبیدہ یکی زان میان
رضای خدا و رسولش مدام
ہم از حرمت جملہ یاران او
ببخشی و توفیق طاعت دہی
بایمان و ایقان بری زین جہان
دہی جا می او را بدار السلام

بود حمزہ بروی رضای احد
دو ثقف اند یک ثعلبہ زان شمار
بری خیثمہ خارجہ از شکست
رفاعہ و رافع سہ و چار ان
چو شماس و صیفی کشیدند قتل
دہ و دو ز عبد اللہ آمد بقید
فضالہ و سہ قیس و یک قرہ دان
ز مقداد و معبد ز مصعب گذر
ابو حنہ بو الہیثم حق پرست
دہد بو قتادہ ہم از شان نشان
برایشان بود تا بروز قیام
و خاپیشہ و جان نثاران او
ز دنیا سراسر قناعت دہی
ببرزخ نگہداریش در امان

نام اون لوگون کے جو مارے گئے مشرکین سے

وہ بنی اسد سے عبد اللہ بن حمید بن زہیر بن حارث بن اسد ہے کہ مارا اوسکو ابو دجانہ نے اور بنی عبد الدار سے طلحہ بن طلحہ نشان بردار کفار کا قاتل اسکے حضرت علی بن ابی طالب رضؓ ہین اور عثمان بن ابی طلحہ کہ مارا اسکو حضرت حمزہ رضؓ نے اور ابو سعید بن ابی طلحہ مارا اسکو سعد بن ابی وقاص نے اور مسافع بن طلحہ بن ابی طلحہ کہ مارا اسکو عاصم بن ثابت بن ابی الاقلح نے اور حارث بن طلحہ ہے کہ مارا اسکو بھی عاصم بن ثابت نے اور کلاب بن طلحہ کہ مارا اسکو حضرت زبیر نے اور جلاس بن طلحہ کہ مارا اسکو حضرت طلحہ بن عبید اللہ نے اور ارطاۃ بن عبد شرحبیل ہے مارا اسکو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے

اور فارط بن شریح بن عثمان ہی کہ اوٹھا لے گیا اسکو صواب اور کہا گیا ہی کہ مارا اسکو قزمان نے اور ابو عزیز بن عمیر ہی کہ قتل کیا اوسکو قزمان نے اور قبیلہ
بنی زہرہ سے ابو الحکم بن اخنس بن شریق ہی کہ مارا اسکو حضرت علی رضہ نے اور سباع بن عبد العزی خزاعی اور نام اس عبد العزی کا عمرو بن نضلہ بن عباس
بن سلیم ہی اور یہ بیٹا ہی ام انمار کا مارا اسکو حمزہ نے اور قبیلۂ بنی مخزوم سے ہشام بن ابی امیہ بن مغیرہ ہی کہ مارا اسکو قزمان نے اور ولید بن عاص بن ہشام ہی کہ مارا اوسکو بھی قزمان نے
اور امیہ بن ابی حذیفہ بن مغیرہ ہی کہ مارا اوسکو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اور خالد بن اعلم عقیلی ہی کہ مارا اسکو قزمان نے اور مروی ہی محمد بن ظفری سے کہ کہا اونھون نے
متوجہ ہوا قزمان درحالیکہ سختی کرتا تھا مشرکون پر حملے مین پھر روبرو آیا اوسکے خالد اعلم اور یہ دونون پیادہ تھے او رہائین ان دونون نے تلوارین اپنی
سو اس حال مین گذرے ان دونون پر خالد بن ولید اور اوٹھایا خالد نے نیزہ قزمان پر لیکن بہک گیا برچھا اور نہ لگا نشان پر پھر آگے چلے گئے خالد بگمان
اس بات کے کہ مار لیا مینے اوسکو پھر آئے قزمان پر عمر بن عاص درحالیکہ وہ دونون لڑ رہے تھے اور وار کیا قزمان پر عمر بن عاص نے دوسری بار نیزہ کا
لیکن خطا گیا یہ بھی اور لڑتے رہے وہ دونون اسی طرح یہان تک کہ قتل کیا قزمان نے خالد بن اعلم کو اور مرے قزمان بھی بعد اسکے بسبب اپنے زخمون کے
کہ لگے تھے اوسی وقت اور عثمان بن عبد اللہ بن مغیرہ ہی کہ مارا اوسکو حارث بن صمہ نے یہ پانچ آدمی ہین اور قبیلۂ بنی عامر بن لوی سے عبید بن حاجزہ ہی کہ مارا
اوسکو ابو دجانہ نے اور شیبہ بن مالک بن مضرب مارا اسکو طلحہ بن عبید اللہ نے اور بنی جمح سے ابی بن خلف مارا اوسکو خود بنفس نفیس آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے
اور عمرو بن عبد اللہ بن عمیر بن وہب بن حذافہ بن جمح کہ کنیت اسکی ابو عزہ ہی پکڑ لیا اسکو آنحضرت صلعم نے دن احد کے اور قید کیا اور نہ پکڑا اوس دن سوا اسکے
آنحضرت صلعم نے اور کو قیدی پھر کہا اوسنے ای محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم احسان کر مجھپر فرمایا آنحضرت نے مسلمان نہین کٹوایا جاتا ایک بل مین دو بار نہ لوٹے گا
تو طرف مکے کے کہ ہاتھ پھیرے اپنے گالون پر اور کہے دھوکا دیا مینے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دوبار پھر حکم کیا عاصم بن صامت کو اوسکے قتل کا اور ماری
اونھون نے گردن اوسکی کہا واقدی نے اور سنا مینے قصہ اوسکے قید کا اور طرح پر بھی کہ جب لوٹے مشرک احد سے تو اوترے حمراء الاسد مین اول شب
ایک ساعت پھر چلے گئے اور سوتا چھوڑ گئے ابو عزہ کو اوسی جگہہ یہان تک کہ دن نکلا اور آ ملے اوس سے مسلمان درحالیکہ وہ جاگنے والا تھا دیکھتا تھا
دائین بائین حیرت سے سو پکڑا اوسکو عاصم بن ثابت نے اور حکم دیا انھین کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکے قتل کا پھر ماری گردن اوسکی اور
مقتولون سے بنی عبد مناۃ بن کنانہ کے خالد بن سفیان بن عویف اور ابو شعثا بن سفیان بن عویف اور ابو حمراء بن سفیان بن عویف اور غراب بن سفیان
بن عویف ہین کہ مارا اونھین نے پھر جب کہ لوٹ گئے کفار احد سے تو متوجہ ہوئے مسلمان طرف اپنے شہدا کے اور تھے حضرت حمزہ کہ لائے گئے پہلے
اون مین سے آگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نماز پڑھی اونپر آنحضرت نے پھر فرمایا دیکھا مینے فرشتون کو غسل دیتے ہوئے حمزہ کو اسواسطے کہ
تھے حضرت حمزہ حالت جنب مین اوسدن اور نہ غسل دیا تھا آنحضرت نے کسیکو شہیدون سے اور فرمایا لپیٹ لو انکو درمیان خون اور زخمون کے کہ نہین
زخمی ہوتا کوئی راہ خدا مین مگر آتا ہی دن قیامت کے ساتھ زخم اپنے کے کہ ہوتا ہی رنگ اوسکا خون کا اور خوشبو اوسکی مشک کی پھر فرمایا آپ نے رکھو انکو
مین گواہ ہون اونپر قیامت مین اور رکھے حضرت حمزہ اول اونمین سے کہ تکبیر کہی اونپر آنحضرت صلعم نے چار بار پھر لاتے تھے اور شہیدون کو اور رکھتے تھے طرف
کروٹ حضرت حمزہ کے پھر نماز پڑھتے آنحضرت اوپر حضرت حمزہ اور اوس شہید کے یہان تک کہ نماز پڑھی آپ نے اونپر ستر بار اسواسطے کہ سب شہید ستر تھے
اور ایک روایت مین ہی کہ لاتے تھے نو نو شہیدون کو ایک ایک بار اور ہوتے حمزہ دسوین اونکے اور نماز پڑھتے آنحضرت ان دس پر پھر اوٹھا لیجاتے لوگ
اور شہیدون کو اور رہنے دیتے حضرت حمزہ کو وہین پھر لاتے اور نو کو اور رکھتے برابر کروٹ حمزہ کے پھر نماز پڑھتے ان دس پر یہان تک کہ کیا یونہین سات بار
اور کہا گیا کہ تکبیرین کہین اونپر نو اور سات اور پانچ اور تھے طلحہ بن عبید اللہ اور ابن عباس اور جابر بن عبد اللہ کہ یہ کہتے تھے نماز پڑھی آنحضرت صلعم نے
شہدا احد پر اور فرمایا مین گواہ ہون انپر کہا حضرت ابو بکر رضہ نے یا رسول اللہ کیا نہین یہ بھائی ہمارے کہ اسلام لائے مانند اسلام لانے ہمارے کے
اور جہاد کیا مثل جہاد ہمارے کے فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ کیون نہین و لیکن ان لوگون نے نکھایا اپنی مزدوری سے کچھ اور نہین جانتا مین کہ کیا نئی
بات نکالوگے تم پھر بعد میرے پس روئے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ اور کہا کیا ہم رہنے والے ہین بعد آپ کے اور ایک روایت مین ہی انس بن مالک سے

اور دوسری مین سعید بن مسیب سے کہ نہین نماز پڑھی آنحضرت ﷺ نے شہداے احد پر اور فرمایا اوس دن مسلمانون کو کہ گڑھے کھودو چوڑے اچھی طرح
اور دفن کرو دو دو تین تین ایک ایک کو قبر مین اور پہلے رکھو طرف قبلے کے اوس شخص کو جو اونمین قاری زائد ہو پھر مسلمان آگے کرتے تھے اکثر پڑھے
ہوون کو قرآن کے قبر مین اور تھے اونمین سے کہ معلوم ہے مدفون ہونا اونکا ایک قبر مین عبد اللہ بن عمرو بن حرام اور عمرو بن جموح اور خارجہ بن زید اور
سعد بن ربیع اور نعمان بن مالک اور عبدہ بن حسحاس ایک قبر مین پھر جب رکھا مسلمانون نے حضرت حمزہ کو قبر مین تو فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ چھپا دو انکو انکی چادر سے
قبر مین پھر ڈالی اونپر چادر اور جب چھپاتے سر تو کھل جاتے پانون اور جو چھپاتے پانون تو کھلجاتا سر اونکا فرمایا آپ نے چھپا دو مونہہ اونکا اور رکھو حرمل
اونکے قدمون پر تو رو دئے مسلمان اوس وقت اور عرض کی یا رسول اللہ چچا آپ کے ہین کہ نہین پاتے ہم واسطے اونکے کپڑا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ فتح کی جاویگی یعنی اسباب اور شہرون کی اور نکلینگے لوگ اطراف مین پھر کھینچینگے اپنے متعلقات کو ملک حجاز مین بواسطہ قحط اور خشک سالی
یہان کے اور حال یہ کہ مدینہ بہتر ہوگا اونکے حق مین اگر ہون وہ جانتے اور قسم مجکو اوسکی کہ جان میری اوسکے قبضۂ قدرت مین ہے نہین صبر کرتا کوئی اوپر
سختی اور شدت مدینے کے مگر یہ کہ ہونگا مین واسطے اوسکے شفیع اور گواہ قیامت مین کہا راویون نے اور لایا گیا ایک بار کھانا واسطے حضرت عبد الرحمن
بن عوف کے کہا اونھون نے کہ حمزہ کا نام لیا کسی اور کا کہ نہ پایا کفن واسطے اونکے اور شہید ہوئے مصعب بن عمیر اور نہ ملا کفن واسطے اونکے سوا ایک
کملی دھاری دار کے اور تھا ہر ایک اونمین کا بہتر مجسے اور گذرے آنحضرت ﷺ مصعب بن عمیر پر درحالیکہ وہ لیٹے ہوئے تھے ایک کملی دھاری دار مین
تو فرمایا آپ نے البتہ دیکھا تھا مینے تجکو مکے مین اور نہ تھا کوئی وہان باریک تر لباس مین اور نہ بہتر بالون مین تجسے پھر تو پراگندہ بال ہے ایک کملی دھاری دار
مین پھر حکم کیا اونکے دفن کا اور اوترے اونکی قبر مین بھائی اونکے ابو الروم اور عامر بن ربیعہ اور سویبط بن عمرو بن حرملہ اور اوترے قبر مین حضرت حمزہ کی
جناب علی اور حضرت زبیر اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہم اور آنحضرت ﷺ بیٹھے تھے اوپر قبر اونکی کے اور تھے لوگ یا اکثر اونمین کے کہ اوٹھالے گئے تھے اپنے
مقتولون کو طرف مدینے کے اور دفن کیے گئے بقیع الجبل مین اونمین کے چند نزدیک گھر زید بن ثابت کے کہ اب واقع ہے وہ جگہ بازار مین جو موسوم ہے ساتھ
سوق الظہر کے اور دفن کیے گئے قبیلہ بنی سلمہ مین بعض اونکے اور مدفون ہوئے مالک بن سنان موضع اصحاب عبا مین کہ نزدیک ہے دار نخلہ سے پھر پکارا
منادی آنحضرت ﷺ کہ لوٹا لاؤ اپنے شہدا کو اونکی جاے شہادت مین لیکن نہ لایا گیا کوئی سوا ایک شخص کے کہ پایا اوسکو منادی نے درحالیکہ نہ مدفون ہوا تھا
وہ اور لوگ دفن کر چکے تھے باقی مقتولون کو اور نام اوس مقتول کا شماس بن عثمان مخزومی تھا کہ اوٹھالے گئے تھے اسے مدینے مین درحالیکہ باقی تھی اونمین
کچھ رمق اور داخل کیا گیا یہ پاس حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا کے تو کہا بی بی ام سلمہ نے کہ بیٹا میرے چچا کا ہے داخل کیا جاوے پاس اور غیر میرے کے فرمایا آنحضرت ﷺ نے
لیجاؤ اسکو طرف ام سلمہ کے پھر اوٹھا لائے اوسکو اونکے پاس اور مرگئے وہ پاس ام سلمہ بی بی آنحضرت ﷺ کے فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ لوٹا لیجاؤ اسکو طرف احد کے
کہ دفن کیا جاوے یہ وہان جیسے کہ ہے بیچ اپنے لباس کے کہ مرا اوسمین اور زندہ رہے تھے یہ ایک دن رات لیکن نہ چکھی تھی کوئی شی اور نہین نماز پڑھی اونپر
آنحضرت ﷺ نے اور نہ غسل دیا اونکو کہا ہے اہل سیر نے اور جو کہ دفن ہوا احد مین تو نہین دفن ہوا مگر وادی مین اور تھے حضرت طلحہ بن عبید اللہ جب کہ سوال کیے جاتے
اون اکٹھا قبرون سے کہ ہین احد مین تو کہتے کہ تھی ایک قوم اعراب کی زمان رمادہ سے بیچ عہد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اس جگہ پھر مرگئے وہ یہ قبرین اونکی ہین اور عباد
بن تمیم مازنی انکار کرتے تھے اس بات کا اور کہتے تھے سوا اسکے نہین کہ وہ ایک قوم تھی کہ مرگئی تھی ایام رمادہ مین مترجم کہتا ہے کہ زمان رمادہ نام ہے ایک
سال قحط کا کہ واقع ہوا تھا ایام خلافت حضرت عمر رضی اللہ عنہ مین کہ مر گئے تھے اوسمین آدمی اور جانور اور وجہ تسمیہ ساتھ زمان رمادہ کے یہ ہے کہ اون
دنون بسبب تکلیف قحط کے رنگ لوگون کے مانند خاکستر ہو گئے تھے اور رماد عربی مین خاکستر کو کہتے ہین اور کہتے تھے ابن ابی ذئب اور عبد العزیز بن محمد
کہ نہین پہچانتے ہم ان قبور مجتمعہ کو سوا اسکے نہین کہ یہ قبرین ہین اہل بادیہ کی اور قبور شہداے احد چھپائی گئین نہین پہچانتے ہم اونکو وادی مین اور مدینے
اور اوسکے اطراف مین بجز اسکے کہ پہچانتے ہین ہم قبر حضرت حمزہ اور قبر سہل بن قیس اور قبر عبد اللہ بن عمرو بن حرام اور عمرو بن الجموح کی اور بیشک تھے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ زیارت کرتے تھے اونکی ہر سال اور جب آتے تو مونہہ کرتے طرف گھاٹی کے اور فرماتے بلند آواز سے سلام علیکم

بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ؁ یعنی سلامتی تمپر بدلے اسکے کہ تم ثابت رہے سو خوب ملا پچھلا گھر پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ہر برس کرتے تھے اسی طرح پھر حضرت عمر کرتے تھے ہر سال اسی طرح پھر حضرت عثمان پھر حضرت معویہ جب کہ گذرتے بہ نیت حج یا عمرے کے اور فرماتے تھے حضرت کہ کاش مین ہوجاتا مین ان اصحاب کے ساتھ پہاڑ مین اور حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آتی تھین پاس اونکے درمیان دو یا تین دن کے پھر روتی تھین پاس اونکے اور دعا کرتی تھین اور سعد بن ابی وقاص جاتے تھے طرف مال اپنے کے جو تھا غابہ مین کہ نام ہی ایک جگہہ کا پھر آتے پیچھے سے قبور شہدا کے اور کہتے السلام علیکم تین بار پھر متوجہ ہوتے اپنے یارون پر اور کہتے کیون نہین سلام کرتے ہو اوس قوم پر کہ رد کرین تمپر سلام کو نہین سلام کریگا انپر کوئی شخص مگر رد کرینگے یہ اوسپر سلام قیامت تک اور گذرے آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم قبر مصعب بن عمیر پر اور کھڑے ہوئے اونپر اور دعا کی واسطے اونکے اور یہ پڑھا رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا ؁ یعنی کتنے مرد ہین کہ سچ کر دکھایا جسپر قول کیا تھا اللہ سے پھر کوئی ہی اون مین کہ پورا کر چکا اپنا ذمہ اور کوئی ہی اون مین راہ دیکھتا اور بدلا نہین ایک ذرہ ہ گواہی دیتا ہون مین بات پر کہ یہ لوگ شہدا ہین نزدیک خدا کے قیامت مین سو آؤ تم پاس انکے اور زیارت کرو تم انکی اور سلام کرو انپر قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے قبضۂ قدرت مین ہی نہین سلام کرتا کوئی انپر قیامت تک مگر جواب دیتے ہین یہ اوسکو اور کھڑے ہوا کرتے تھے حضرت ابو سعید خدری اوپر قبر مبارک حضرت حمزہ کے اور دعا کیا کرتے واسطے اونکے اور کہا کرتے اپنے ساتھیون سے کہ نہین سلام کرتا کوئی انپر مگر جواب دیتے ہین یہ اوسکے سلام کا پس نہ ترک کرو انپر سلام کو اور انکی زیارت کو اور تھے ابو سفیان مولی ابن ابی احمد کے کہ بیان کرتے تھے تھا مین ساتھ محمد بن مسلمہ اور سلمہ بن سلامہ بن وقش کے کئے مہینے طرف احد کے سو سلام کرتے تھے اول قبر حمزہ پر اور کھڑے ہوتے پاس اونکی قبر کے اور پاس قبر عبد اللہ بن عمرو بن حرام کے ساتھ اور قبر دانکے کہ وہان تھین اور حضرت ام سلمہ بی بی آنحضرت کی جاتی تھین اور سلام کرتین اونپر ہر مہینے مین اور دیر تک رہتی تھین پھر آئین ایک دن درحالیکہ تھا ساتھ اونکے غلام اونکا نبہان نام سو نہ سلام کیا اوسنے تو بولین حضرت ام سلمہ ای لئیم کیون نہین سلام کرتا تو انپر قسم اللہ تعالی کی نہ سلام کریگا کوئی انپر مگر کہ جواب دینگے یہ اوسکا قیامت تک اور حضرت ابو ہریرہ بہت آمد و رفت رکھتے تھے طرف شہدا کے اور تھے عبد اللہ بن عمرو جب کہ سوار ہوتے طرف غابہ کے اور پہونچتے پاس موضع ذباب کے تو موڑتے موتہہ طرف قبور شہدا کے اور سلام کرتے اونپر پھر آتے طرف ذباب کے یہان تک کہ روانہ ہوتے سیدھے اوپر راہ غابہ کے اور مکروہ رکھتے تھے عبد اللہ بن عمرو اسکو کہ بناوین اونکو رستہ پھر لوٹا پھیری کرتے تھے راہ مین یہان تک کہ لوٹ آتے طرف پہلی راہ کے اور تھین فاطمہ خزاعیہ کہ دیکھا اونھون نے کہتی تھین کہ پایا مینے آپکو اوس حال مین کہ چھپ گیا تھا آفتاب بیچ قبور شہدا کے اور تھی ساتھ میرے بہن میری پھر کہا مینے اوس سے آؤ کہ سلام کرین ہم اوپر قبر حضرت حمزہ کے پھر لوٹ چلین ہم کہا اونکی بہن نے کہ اچھا پھر کھڑے ہوئے ہم اونکی قبر پر اور کہا ہمنے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا عَمَّ رَسُولِ اللّٰهِ یعنی سلام تمپر ای چچا رسول اللہ کے پھر سنا ہم دونون نے وہ کلام کہ لوٹایا ہمپر کہ عَلَيْكُمَا السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ کہا ہی ان دونون نے اور نہ قریب تھا ہم دونون کے کوئی آدمی کہا راویون نے اور جب کہ فارغ ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دفن اصحاب سے تو منگایا گھوڑا اپنا پھر سوار ہوئے اوسپر اور چلے تمام مسلمان گرد اونکے کہ اکثر اونکے زخمی تھے اور نتھا کوئی مجروح و مقتول ہوئے مین یا بند لوگون بنی سلمہ اور بنی عبد الاشہل کے اور ساتھ آپکے چودہ عورتین تھین پھر جب کہ تھے جانب اسفل حرہ مین کہ نام ہی ایک جگہہ کا فرمایا آنحضرت نے کہ صف باندھو کہ ثنا کرین ہم پروردگار پر پھر صفین باندھین لوگون نے دو صفین کہ پیچھے مردون کے عورتین تھین پھر دعا کی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كُلُّهُ اَللّٰهُمَّ لَا قَابِضَ لِمَا بَسَطْتَ وَلَا بَاسِطَ لِمَا قَبَضْتَ وَلَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا هَادِيَ لِمَنْ اَضْلَلْتَ وَلَا مُضِلَّ لِمَنْ هَدَيْتَ وَلَا مُقَرِّبَ لِمَا بَاعَدْتَ وَلَا مُبَاعِدَ لِمَا قَرَّبْتَ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ مِنْ بَرَكَاتِكَ وَرَحْمَتِكَ وَفَضْلِكَ وَعَافِيَتِكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ النَّعِيمَ الْمُقِيمَ الَّذِي لَا يَحُولُ وَلَا يَزُولُ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ الْاَمْنَ يَوْمَ الْخَوْفِ وَالْغِنَاءَ

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَائِذًا بِكَ اللّٰهُمَّ مِنْ شَرِّ مَا اَعْطَيْتَنَا وَمِنْ شَرِّ مَا مَنَعْتَ مِنَّا اللّٰهُمَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ اللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْاِيْمَانَ وَزَيِّنْهُ فِيْ قُلُوْبِنَا وَكَرِّهْ اِلَيْنَا الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِيْنَ اللّٰهُمَّ عَذِّبْ كَفَرَةَ اَهْلِ الْكِتَابِ الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِكَ اللّٰهُمَّ اَنْزِلْ عَلَيْهِمْ رِجْسَكَ وَعَذَابَكَ اِلٰهَ الْحَقِّ اٰمِيْنَ یعنی ای خدا ساری تعریفین تیرے ہی واسطے ہین ای خدا نہین ہی کوئی تنگ کرنے والا جسکو تو پھیلاوے اور نہین ہی کوئی پھیلانے والا جسکو تو تنگ کرے اور نہین ہی کوئی روکنے والا جسکو تو دیوے اور نہین ہی کوئی دینے والا جسکو تو روکے اور نہین ہی کوئی سیدھی راہ پر لانے والا جسکو تو بہکاوے اور نہین ہی کوئی بہکانے والا جسکو تو سیدھی راہ پر لاوے اور نہین ہی کوئی نزدیک کرنے والا جسکو تو دور کرے اور نہین ہی کوئی دور کرنے والا جسکو تو نزدیک کرے ای خدا مانگتا ہون برکت تیری اور رحمت تیری اور فضل تیرا اور تندرستی یا دوری دونون جہان کی بلا تیری سے ای اللہ مانگتا ہون تجھسے نعمت ٹھہرنے والی کہ نوٹ نجاوے اور دور نہووے ای اللہ مانگتا ہون تجھسے امن ڈر اور رنج کے دن سے کہ وہ دن قیامت کا ہی پناہ مانگنے والا ہون تجھسے ای خدا برائی اوس چیز سے کہ بخشی تو نے اور برائی اوس چیز سے کہ منع کیا تو نے ای اللہ مار ہمین مسلمان ای اللہ دوست ہمارا کر ایمان کو اور زینت دے اوس سے ہمارے دلون مین اور ناپسند کر ہمپر کفر اور سیدھی راہ سے نکلنا اور نافرمانی اور کر ہمکو راہ حق کے چلنے والون سے ای خدا عذاب کر کفار اہل کتاب پر کہ جھٹلاتے ہین تیرے رسول کو اور روکتے ہین تیری راہ سے ای اللہ اتار اونپر غصہ اپنا اور عذاب اپنا ای خدا بر حق قبول کر پھر چلے یہان تک کہ اوترے بنی حارثہ مین سیدھی طرف پھر نکلے طرف بنی اشہل کے درحالیکہ وہ روتے تھے اپنے شہیدون پر تو فرمایا آپ نے لیکن حمزہ نہین رونے والیان اوپر اور نکلین عورتین کہ نظر کرتی تھین طرف سلامتی آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اور ام عامر اشہلیہ کہتی تھین کہ مونہہ کیا طرف ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے درحالیکہ ہم روتے تھے اپنے شہیدون پر پھر نکلے ہم اور دیکھا ہمنے آپکو اور تھی آپ پر زرہ ویسی ہی پھر دیکھا ہمنے آپ کو اور کہا ہمنے ہر مصیبت بعد اسکے چھوٹی اور آسان ہی کہا راوی نے اور نکلی ام سعد بن معاذ کہ وہ کبشہ ہی بیٹی عبید بن معاویہ بن الحرث بن خزرج کی دوڑتی ہوئی طرف آنحضرت کے کہ کھڑے ہوئے تھے اپنے گھوڑے پر اور پکڑے ہوئے تھے سعد بن معاذ باگ آپکے گھوڑے کی تو کہا سعد نے یا رسول اللہ یہ ماں میری ہی فرمایا آپ نے مرحبا ہو اسکو پھر قریب ہوئین وہ یہان تک کہ دیکھا اونھون نے آنحضرت علیہ السلام کو پھر کہا اب کہ دیکھ لیا ہمنے آپ کو سلامت تو برابر ہوگئی مصیبت پھر تعزیت کی اونکی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے عمرو بن معاذ کے جو بیٹے اونکے تھے پھر فرمایا ای ام سعد بشارت ہو تجکو اور بشارت دے لوگون کو شہیدون کی کہ شہید اونکے باہم رفیق ہین جنت مین اکٹھا اور وہ بارہ شخص تھے اور قبول کی گئی ہی شفاعت اونکی اونکے گھر والون کے حق مین کہا سعد کی ماں نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم راضی ہوئے ہم اور نہ روئیگا اوپر کوئی بعد اسکے عرض کی سعد کی ماں نے کہ یا رسول اللہ دعا کیجیے واسطے پس ماندگون کے فرمایا آنحضرت نے اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ حُزْنَ قُلُوْبِهِمْ وَاجْبُرْ مُصِيْبَتَهُمْ وَاَحْسِنِ الْخَلَفَ عَلٰى مَنْ خَلَفُوْا یعنی ای خدا لیجا غم اونکے دلون کا اور نیک حال کر دے اونکی مصیبت کو اور اچھا کر قائم مقام اون لوگونپر جنھون نے قائم مقام چھوڑا پھر فرمایا آنحضرت نے چھوڑ دو ای ابو عمر گھوڑے کو اور ابو عمر کنیت ہی سعد کی پھر چھوڑ دیا سعد بن معاذ نے گھوڑے کو اور ساتھ ہوئے آنحضرت کے لوگ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ای ابو عمر زخمی بیچ گھر والون تیرے کے بہت ہین اور نہین کوئی زخمی اونمین کا مگر آویگا دن قیامت کے اوس حال مین کہ زخم اوسکا زائد ہوگا حال دنیا مین سے یعنی تر و تازہ اور ہوگا رنگ اوسکا مانند خون کے اور بو اوسکی مشک کی بو جو کہ زخمی ہو ٹھہرے اپنے گھر مین اور مرہم پٹی کرے اونکی اور ہرگز نہ آوے ہمراہ میرے گھر تک بس پکار دیا لوگون مین سعد نے جوبا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کہ نہ ساتھ جاوے کوئی آپ کے زخمی قبیلہ عبد الاشہل کا پھر پیچھے رہا ہر زخمی اور شب گذاری عبد الاشہل کے لوگون نے درحالیکہ آگ روشن کی تھی اور دوا کرتے تھے زخمیون کی اور تھے اوسمین تیس زخمی اور گئے سعد بن معاذ ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے گھر تک پھر لوٹ آئے اپنے اہل و عیال مین اور لے چلے سب عورتون کو اپنے قبیلے کی

طرف گھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درحالیکہ نہین ہی کوئی عورت مگر لے آئے اوسکو اور روئین وہ سب درمیان مغرب اور عشا کے اور کھڑے ہوئے آنحضرتؐ فارغ ہوکر نوم سے کہ گئی تھی ثلث شب اور سُنی آپ نے آواز اونکے رونے کی تو فرمایا کہ کیا ہی یہ کہا گیا یہ عورتین ہین انصار کی کہ روتی ہین اوپر حضرت حمزہ کے پس دعا دی آپ نے اونکو کہ راضی ہوا اللہ تعالی تمسے اور اولاد تمھاری سے اور حکم کیا ہمکو لوٹ جانے کا طرف گھرون کے پھر لوٹ آئے ہم طرف اپنے گھرون کے بعد رات کے کہ تھے مرد ہمارے ہمراہ ہمارے اور نروئی ہرگز کوئی عورت ہماری مگر یہ کہ پہلے روئی اوپر حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے آج کے دن تک اور مروی ہی کہ معاذ بن جبل لے آئے عورتون بنی سلمہ کو اور عبد اللہ بن رواحہ لے آئے عورتون بلحرث بن خزرج کو فرمایا آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے کہ نہین ارادہ کیا تھا مینے اس بات کا اور منع کیا اون عورتون کو صبح مین اوس شب کی نوحہ کرنے سے سخت منع کرنا اور نماز پڑھی آپ نے مغرب کی مدینے مین اور لوٹے آنحضرتؐ طرف مدینے کے بحالت خستگی کہ حاصل ہوئی تھی آپکے اصحابؓ کو اور پونہچائے گئے تھے خود آنحضرت بھی پھر شروع کیا ابن ابی اور اوسکے ہمراہی منافقون نے یہ کہ اتراتے اور خوش ہوتے تھے بسبب رنج پہونچنے مسلمانون کے اور ظاہر کرتے تھے بدتر گفتگو اور لوٹ آئے جو کہ لوٹنے تھے اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے درحالیکہ اکثر اونکے مجروح تھے اور لوٹا عبد اللہ بن عبد اللہ بن ابی درحالیکہ زخمی تھا اور شب گذاری کی اوسنے درحالیکہ داغ دیتا تھا اپنے زخمون کو آگ سے یہان تک کہ گذری اکثر شب اور شروع کیا اوسکے باپ نے یہ کہ کہتا تھا نہوا یہ جانا تیرا ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اس طرف موافق میری رائے کے نافرمانی کی میری محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اور مانی بات لڑکون کی واللہ مین گویا دیکھتا تھا اس حال کو تو جواب دیا اوسکو اوسکے بیٹے نے کہ جو کیا اللہ تعالی نے واسطے اپنے رسول اور مسلمانون کے وہ بہتر ہی اور ظاہر کی یہود نے بھی بدگفتگو اور بولے نہین محمد صلی اللہ علیہ وسلم مگر طالب ملک نہین رنج پونہچا اس طرح ہرگز کبھی کوئی نبی کو کہ زخمی ہو بنفس نفیس اور یار اوسکے بھی اور شروع کیا منافقون نے بہکانا اصحاب کا کہ حکم کرتے تھے اونکو جدا ہونیکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہتے اصحاب سے اگر ہوتے مقتول تم مین کے پاس ہمارے تو نہ مارے جاتے یہان تک کہ سنی یہ گفتگو اونکی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کئی جگہہ پھر آئے طرف آنحضرتؐ کے اور اجازت چاہی آپ سے واسطے قتل اون یہود اور منافقون کے کہ سنی تھی اونسے بیبات فرمایا آنحضرتؐ نے ای عمر بیشک اللہ تعالی ظاہر کرنے والا اور غلبہ دینے والا ہی اپنے دین کا اور عزت دینے والا ہی اپنے نبی کو اور واسطے یہود کے ذمہ اور عہد ہی نہین قتل کرتے ہم اونکو پھر عرض کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ اجازت دیجیے واسطے قتل اون منافقون کے یا رسول اللہ فرمایا آپ نے کیا نہین ظاہر کرتے یہ شہادت اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ کو عرض کی حضرت عمر نے کہ کیون نہین ہان کہتے ہین یہ اسکو یا رسول اللہ اور سوا اسکے نہین کہ کہتے ہین یہ اس بات کو واسطے بچنے کے ہماری تلوارون سے بیشک ظاہر ہوگیا ہمپر امر انکا اور ظاہر کردیا اللہ تعالی نے انکے کینون کو وقت اس خستگی کے فرمایا آپ نے کہ منع کیا گیا ہون مین قتل سے اوس شخص کے کہ کہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ای ابن خطاب تحقیق قریش نباوینگے ہمسے مانند اس دن کے یہان تک کہ بوسہ دینگے ہم رکن یمانی کا اور لگا دینگے ہم ہاتھ اوسکے کہا ہی اہل سیر نے اور تھا واسطے عبد اللہ بن ابی کے ایک مقام مقرر کہ کھڑا ہوتا تھا وہان ہر جمعے کو واسطے اپنی بڑائی کے اور نہین چاہتا تھا چھوڑنا اوسکا پس جب معاودت فرمائی آنحضرتؐ نے احد سے طرف مدینہ پر سکینہ کے اور بیٹھے منبر پر دن جمعے کے تو کھڑا ہوا ابن ابی اور بولا یہ رسول خدا کے ہین درمیان تمھارے بیشک بزرگی دی تمکو اللہ تعالی نے بسبب انکے مدد کرو اونکی اور اطاعت کرو اونکے حکم کی پھر جب کہ کرچکا تھا یہ ابن ابی احد مین جو کچھ کہ کیا تھا لوٹ آنے سے اور کھڑا ہوا آپ بعد اوسکے اس کام کو تو کھڑے ہوئے واسطے اوسکے مسلمان اور بولے اوس سے کہ بیٹھ جا ای دشمن خدا اور کھڑے ہوئے اوسکی طرف ابو ایوب اور عبادہ بن صامت اور تھے یہ دونون سخت تر اوپر اور حاضرین سے اور نہ کھڑا ہوا کوئی اوسکی طرف مہاجرین سے پھر شروع کیا ابو ایوب نے کہ پکڑتے تھے داڑھی اوسکی اور عبادہ بن صامت دباتے تھے اوسکی گردن اور کہتے یہ دونون ابن ابی سے کہ نہین تو لائق اس مقام کے پھر نکلا ابن ابی بعد اسکے کہ چھوڑ دیا ان دونون نے اوسکو درحالیکہ پھلانگتا جاتا تھا گردنین لوگون کی اور کہتا جاتا تھا کہ کہا مینے گویا نزدیک تمھارے سخن بیہودہ و زشت کہ

یعنی کود جاتا تھا ۱۲

کھڑا ہوا تھا میں تاکہ مضبوط کروں کام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پھر سے اس سے معوذ بن عفرا اور کہا اوس سے کیا ہوا انکو کہا ابن ابی نے کہ کھڑا ہو تھا
لیے اوس پہلے مقام پر تو کھڑے ہوئے میری طرف لوگ میری قوم کے اور تجھے سخت ترا ونمیں کے مصیر عبادہ اور خالد بن زید کہ کنیت انکی ابو ایوب انصاری تھی
کہا اس ابی سے معوذ بن عفرا نے کہ لوٹ جا تا مغفرت طلب کریں واسطے تیرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بولا قسم خدا کی نہیں چاہتا میں کہ مغفرت در آمر تیا
طلب کریں واسطے میرے آنحضرت تو اوتری یہ آیت کریمہ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ لَوَّوْا رُءُوسَهُمْ وَرَأَيْتَهُمْ
يَصُدُّونَ وَهُمْ مُسْتَكْبِرُونَ ○ کہتے ہیں معوذ بن عفرا کہ میں بیشک دیکھتا تھا اوسکے بیٹے عبد اللہ بن عبد اللہ بن ابی کو کہ بیٹھا ہوا تھا لوگوں میں اور
میں باو تھا تا تھا گاہ کو اوسکی طرف پھر شروع کیا ابن ابی نے کہ کہتا تھا کالا مجھکو محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مرید سے سہل اور سہیل کے

ذکر اوس چیز کا کہ نازل ہوا قرآن بیچ مقدمۂ احد کے

مروی ہی کہ کہا مسور بن مخرمہ نے عبد الرحمن بن عوف سے کہ بیان کرو مجھے حال احد کا کہا حضرت عبد الرحمن بن عوف نے پڑھتے میرے شمار کر تو
بعد ایک سو بیس آیت کے سورۂ آل عمران میں سے ہوگا تو کہ گویا حاضر تھا درمیان ہمارے وَإِذْ غَدَوْتَ مِنْ أَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِينَ
مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ○ اور جب فجر کو نکلا تو اپنے گھر سے بٹھلانے لگا مسلمانوں کو لڑائی کے ٹھکانوں پر اور اللہ سنتا جانتا ہے
کہا راوی نے اس آیت کی شان نزول میں کہ تشریف لے گئے آنحضرت صبح کو طرف احد کے پس صف باندھی اصحاب کی واسطے لڑائی کے اس طرح کہ
گویا آپ سیدھا کرتے ہیں اونسے تیر کو اگر دیکھتے کوئی سینہ نکلا ہوا تو فرماتے پیچھے ہٹو اور بیچ تفسیر اس آیت کے إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ
تَفْشَلَا وَاللَّهُ وَلِيُّهُمَا وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ○ یعنی جب قصد کیا دو فرقوں نے تم میں کہ نامردی کریں اور اللہ مددگار
تھا اونکا اور اللہ ہی پر چاہیے بھروسا کریں مسلمان کہا گیا ہی کہ مراد ان لوگوں سے بنو سلمہ اور بنو حارثہ ہیں کہ قصد کیا تھا اونھوں نے یہ کہ بجاویں
ساتھ آنحضرتؐ کے احد کی طرف پھر لازم کیا گیا واسطے اونکے نکلنا یہاں تک کہ نکلے وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ بِبَدْرٍ وَأَنْتُمْ أَذِلَّةٌ فَاتَّقُوا اللَّهَ
لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ○ اور تمھاری مدد کر چکا ہی اللہ بدر کی جنگ میں اور تم بے مقدور تھے سو ڈرتے رہو اللہ سے شاید تم احسان مانو کہا گیا ہی
تھے مسلمان بدر میں تین سو اور کچھ اوپر دس کے یعنی شکر کرو اوس چیز کا کہ دی تمکو بدر میں فتح و ظفر سے إِذْ تَقُولُ لِلْمُؤْمِنِينَ أَلَنْ يَكْفِيَكُمْ
أَنْ يُمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلَاثَةِ آلَافٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُنْزَلِينَ ○ بَلَىٰ إِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا وَيَأْتُوكُمْ مِنْ فَوْرِهِمْ هَٰذَا يُمْدِدْكُمْ
رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ آلَافٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُسَوِّمِينَ ○ جب تو کہنے لگا مسلمانوں کو کیا تمکو کفایت نہیں کہ تمھاری مدد کو بھیجے رب تمھارا تین ہزار
فرشتے آسمان سے اوترتے البتہ اگر تم ٹھہرے رہو اور پرہیزگاری کرو اور وہ آویں تم پر اسی دم تو مدد بھیجے تمھارا رب پانچ ہزار فرشتے پلے ہوئے
گھوڑوں پر یہ کہا تھا آنحضرت نے لوگوں سے دن احد کے اور نازل ہوئی یہ آیت آنحضرت پر قبل اسکے کہ نکلیں طرف احد کے کہا راوی نے پس
نہ صبر کیا اور متفرق ہوگئے پھر نہ مدد کیے گئے آنحضرت ساتھ ایک فرشتے کے بیچ احد میں اور معنی مسومین کے سلامت دار ہیں اور یہ قول الٰہی کہ
وَمَا جَعَلَهُ اللَّهُ إِلَّا بُشْرَىٰ لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوبُكُمْ بِهِ وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ○ اور یہ تو اللہ تعالی نے
تمھارے دل کی خوشی کی بات تا تسکین ہو تمھارے دلوں کو اور مدد ہی نہیں ہی اللہ کے پاس سے جو زبردست ہی حکمت والا یعنی واسطے حصول بشارت
کے تھے ملائکہ اور واسطے مطمئن ہونے مسلمانوں کے اونسے لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوا خَائِبِينَ ○
تا کاٹ ڈالے بعضے کافروں کو یا اونکو ذلیل کرے کہ پھر جاویں نامراد یعنی تاکہ نابود کرے ایک گروہ کو کافروں سے یا خوار کرے کہ پھر جاویں نامراد
لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ ○ تیرا اختیار کچھ نہیں یا اونکو توبہ دیوے یا اونکو عذاب
کرے کہ وہ ناحق پر ہیں یہ آیت نازل ہوئی حق میں بھاگے ہوؤں کے احد میں اور کہا گیا ہی کہ نازل ہوئی بیچ حق حضرت حمزہؓ کے جب کہ دیکھا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکے مثلہ کو اور زخموں کو تو فرمایا البتہ مثلہ کرونگا کفار کو سو نازل ہوئی یہ آیت اور کہا گیا ہی کہ نازل ہوئی بیچ حق حضرت کے

جب کہ زخمی ہوئے آپ احد مین اور فرمانے لگے کیونکر فلاح پاوین وہ قوم کہ کیا یہ کام اپنے نبی سے یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰٓوا
اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً اے ایمان والو مت کہاؤ سود دونے پر دونا کہا راوی نے تھے اہل جاہلیت جب ثابت ہوتا حق کسیکا کسی پر اور دیا
نزدیک اوسکے کچھہ قرض خواہ تو بڑھا دیتا مدت اوسکے ادا کی قرضدار اور دوگنا کر دیتا اوسکو **فائدہ** شاید سود کا ذکر بیان اسلیے فرمایا کہ اوپر ذکر
ہوا جہاد مین نامردی کا اور سود کہانے سے نامردی آتی ہی دو واسطے ایک یہ کہ مال حرام کہانے سے توفیق طاعت کم ہوتی ہی اور بڑی طاعت جہاد ہی
دوسرے یہ کہ سود لینا کمال بخل ہی تو جسکو مال پر بخل ہو وہ جان کب دیگا وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ اور دوڑو بخشش پر اپنے رب کی کہا
راوی نے مراد اس سے تکبیر اولی ہی ساتھہ امام کے وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِیْنَ ۝ اور جنت پر جسکا
پھیلاو ہی آسمان اور زمین طیار ہوئی ہی واسطے پرہیزگارون کے کہا جاتا ہی کہ جنت بیچ چوتھے آسمان کے ہی اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ فِی
السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ جو خرچ کیے جاتے ہین خوشی اور تکلیف مین کہا راوی نے مراد سرا سے یسر اور ضرا سے عسر ہی یعنی فراخ دستی اور تنگ دستی
مین وَالْكٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ اور دبا لیتے ہین غصہ یعنی اپنے ایذا پونہچانے والون سے وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ۝
اور معاف کرتے ہین لوگون کو اور اللہ چاہتا ہی نیکی والون کو یعنی اوس چیز کو کہ دی گئی ہی طرف اونکے معاف کر دیتے ہین وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا
فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ اور وہ لوگ کہ جب کر بیٹھین کچھہ کھلا گناہ یا برا کرین اپنے حق مین
تو یاد کرین اللہ کو اور بخشش مانگین اپنے گناہون کی یعنی پکارتے ہین اللہ تعالی کو کہ بخشے گناہ اونکے وَلَمْ یُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا اور اڑ نہین
اپنے کیے پر کہ نہین کبیرہ ساتھہ توبہ کے اور نہین صغیرہ ساتھہ اصرار کے اور مداومت کے وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ ۝ اور حال یہ کہ وہ جانتے ہین هٰذَا
بَیَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِیْنَ ۝ یہ بیان ہی لوگون کے واسطے اور ہدایت اور نصیحت ڈر والون کو یعنی رہنمائی ہی ہدایت پر
اور گمراہی سے وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا اور نہ سست ہو اور نہ غم کہاؤ یعنی لڑائی مین دشمنون کی اور اوپر اوس رنج و مصیبت کے کہ پونہچی
تمکو احد مین قتل اور زخم سے وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝ اور تم ہی غالب ہوگے اگر تم ایمان رکھتے ہو کہ ملے تم بدر مین
دو چند اوسکے کو کہ ملے وہ تمسے احد مین اِنْ یَّمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهٗ اگر تمنے زخم پایا تو وہ لوگ بھی پا چکے ہین زخم
ایسا ہی یعنی اگر تم زخمی ہوئے احد مین تو وہ زخمی ہوئے بدر مین وَتِلْكَ الْاَیَّامُ نُدَاوِلُهَا بَیْنَ النَّاسِ اور یہ دن بدلتے لاتے ہین ہم لوگون مین
یعنی دولت دنیا واسطے تمہارے اور اونکے دونون کے ہی اور خوبی آخرت کی خاص واسطے تمہارے وَلِیَعْلَمَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اور اسواسطے
کہ معلوم کرے اللہ تعالی جنکو ایمان ہی یعنی لڑنے والون کو ہمراہ اپنے نبی کے وَیَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَآءَ اور کرلے بعضے تم مین شہید یعنی جو مارے
گئے احد مین وَاللّٰهُ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ ۝ اور اللہ نہین چاہتا ناحق والون کو وَلِیُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَیَمْحَقَ الْكٰفِرِیْنَ ۝
اور اسواسطے کہ نکہارے اللہ ایمان والون کو اور مٹاوے منکرون کو یعنی آزماوے مسلمانون کو جو لڑے کافرون سے اور ثابت قدم رہے اور
ہلاک کرے کفار کو اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا یَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِیْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ کیا تمکو خیال ہی کہ داخل ہو جاؤگے
جنت مین اور ابھی معلوم نہین کیا اللہ تعالی نے جو لڑنے والے ہین تم مین مراد اس سے شہدائے احد ہین جو آزمائے گئے اوسمین وَیَعْلَمَ الصّٰبِرِیْنَ
اور معلوم کرے ثابت رہنے والون کو جسنے صبر کیا اوسمین وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ فَقَدْ رَاَیْتُمُوْهُ
وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ۝ اور تم تو آرزو کرتے تھے مرنے کی اوسکی ملاقات سے پہلے سو اب دیکھا تمنے اوسکو آنکھون کے سامنے کہا راوی نے
دیکھتے تم تلوارین ہاتھہ مین لوگون کے اور تھی مراد اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ مبالغہ کیا اونھون نے آنحضرت سے نکلنے کا طرف
احد کے تاکہ پاوین ثواب اور غنیمت بسبب باز رہنے کے جنگ بدر سے پھر جب ہوا دن احد کا پیٹھہ پھیری اونمین سے بعضون نے اور کہا ہی بعض
اہل سیر نے کہ شان نزول اسکا بیچ حق اون لوگون کے ہی کہ کہا تھا اونھون نے قبل نکلنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طرف احد کے کا شیکے

مقابل ہوئے ہم مشرکون سے یا ہم غالب آتے اور ہمارا روزی ہوتی ہمکو شہادت پھر جب دیکھا اونھون نے طرف موت کے احد مین تو بھاگ گئے
وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاۡئِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ
عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِي اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ ○ اور محمد تو ایک رسول ہی ہو چکے پہلے اوس سے بہت رسول
پھر کیا اگر وہ مر گیا یا مارا گیا کیا تم پھر جاؤ گے اولٹے پاؤن اور جو کوئی پھر جاویگا اولٹے پاؤن وہ نہ بگاڑیگا اللہ کا کچھ اور اللہ ثواب دیگا بھلا ماننے
والون کو مروی ہی کہ ابلیس ظاہر ہوا احد مین بیچ صورت جعال بن سراقہ ثعلبی کے پھر پکار دیا اوسنے سب مین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہوئے
سو متفرق ہو گئے لوگ ہر طرف اور کتنے تھے حضرت عمرؓ کہ چڑھ گیا مین پہاڑ پر مانند بکری کے پونہچا مین پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درحالیکہ نازل
ہوتی تھین یہ آیتین وَمَا مُحَمَّدٌ الی آخرہٖ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا اور کوئی جی مر نہین سکتا
بغیر حکم اللہ تعالی کے لکھا ہوا وعدہ یعنی نہین واسطے کسی نفس کے کہ مرے بغیر وقت آئے اور یہ جواب ہی ابن ابی کے قول کا کہ کہا اوسنے جب کہ لوٹ گیا
ہمراہ اپنے لوگون کے اور شہید ہوئے مارے جانے والے احد مین کہ اگر ہوتے یہ لوگ پاس ہمارے تو نہ مرتے اور نہ قتل ہوتے پس خبر دی اوسکو
اللہ تعالی نے کہ موت وقت مقرر پر ہی وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا اور جو کوئی چاہیگا بدلا دنیا کا اوسمین سے دینگے ہم اوسکو
یعنی جو عمل کرتا ہی واسطے دنیا کے تو دیتے ہین ہم واسطے اوسکے دنیا سے جسقدر چاہین وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَسَنَجْزِي
الشّٰكِرِيْنَ ○ اور جو کوئی چاہیگا بدلا آخرت کا اوسمین سے دینگے اوسکو اور ہم ثواب دینگے احسان ماننے والون کو وَكَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ
مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ اور بہت نبی ہین جنکے ساتھ ہو کر لڑے ہین بہت خدا کے طالب مراد ربیون سے جماعت کثیرہ ہین فَمَا وَهَنُوْا لِمَآ
اَصَابَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا ضَعُفُوْا پھر نہ ہارے ہین کچھ تکلیف پہونچنے سے اللہ تعالی کی راہ مین سست ہوتے ہین یعنی راہ خدا مین
اور نہ ضعیف ہوئین نیتین اونکی اور نہ ذلیل ہوئے آگے دشمنون کے وَمَا اسْتَكَانُوْا اور نہ دب گئے ہین جیسے کہ چاہا تھا بعض ضعفائے اسلام
کہ ابوسفیان سے لکھوالین خط امان کا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ ○ اور اللہ چاہتا ہی ثابت رہنے والون کو اسمین خبر دی اللہ تعالی نے اگلے
مسلمانون کے صبر کی وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا
وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ○ فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ○
اور کچھ نہین بولے مگر یہی کہا اے رب ہمارے بخش ہمارے گناہ اور جو ہمسے زیادتی ہوئی ہمارے کام مین اور ثابت رکھ ہمارے قدم اور مدد دے ہمکو
منکر قوم پر پھر دیا اللہ نے اونکو ثواب دنیا کا بھی اور خوب ثواب آخرت کا اور اللہ چاہتا ہی نیکی والون کو یعنی دی اونکو اللہ تعالی نے نصرت اور ظفر اور
واجب کی اونکے واسطے جنت آخرت مین يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُوا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَرُدُّوْكُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا
خٰسِرِيْنَ ○ اے ایمان والو اگر تم کہا مانوگے منکرون کا تو تمکو پھیر دینگے اولٹے پاؤن پھر جا پڑوگے نقصان مین یعنی اگر اطاعت کرو تم یہود اور
منافقون کی اوس بات مین کہ کہتے ہین وہ تمکو اوسمین تو مرتد ہو جاؤگے اپنے دین سے بَلِ اللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ وَهُوَ خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ ○ بلکہ اللہ تمہارا
مددگار ہی اور اوسکی مدد سب سے بہتر یعنی اللہ تعالی مولی مسلمانون کا ہی کہ مدد کرتا ہی اونکی سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ
ڈالینگے کافرون کے دل مین ہیبت فرمایا آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے کہ مدد کیا گیا مین ساتھ رعب کے ایک مہینہ آگے اور ایک مہینہ پیچھے
بِمَآ اَشْرَكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ وَبِئْسَ مَثْوَى الظّٰلِمِيْنَ ○ اسواسطے کہ شریک ٹھہرایا اونھون نے
اللہ کا جسکی اوسنے سند نہین اوتاری اور اونکا ٹھکانا دوزخ ہی اور بری بستی ہی بے انصافون کی وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗٓ اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ
بِاِذْنِهٖ اور اللہ تو سچ کر چکا تمسے اپنا وعدہ جب تم لگے اونکو کاٹنے اوسکے حکم سے معنی حس کے قتل ہین یعنی اگر صبر کرتے تم تو مدد کرتا تمہارا رب
تمہارا ساتھ پانچ ہزار فرشتون کے حَتّٰٓى اِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ فِي الْاَمْرِ جب تک کہ تمنے نامردی کی اور کام مین جھگڑا ڈالا یعنی یہان تک

کہ جب سست ہوئے تم دشمنوں سے اور جھگڑے تم یہ بیان اختلاف ہے تیر اندازوں کا اوس جگہ سے کہ بٹھایا تھا اونکو وہاں آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے وَعَصَيْتُمْ اور بے حکمی کی تم نے اور پہلے فرما چکے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اونکو کہ نہیں ہٹنا اور نہ ہٹنا اپنی جگہ سے یہانتک
کہ اگر دیکھو تم ہمکو مارے گئے تو نہ مدد کرنا ہماری اور اگر دیکھو ہمکو غنیمت میں تو نہ شریک ہونا ہمارے مِّنْ بَعْدِ مَآ أَرَاكُم مَّا تُحِبُّونَ بعد اسکے
کہ تمکو دکھا چکا تمہاری خوشی کی چیز یعنی بھاگنا اور پشت پھیرنا اونکی مِنكُم مَّن يُرِيدُ الدُّنْيَا کوئی تم میں چاہتا تھا دنیا یعنی لشکر اور
غارت مال کو وَمِنكُم مَّن يُرِيدُ الْآخِرَةَ ج اور کوئی تم میں چاہتا تھا آخرت یہ وہ لوگ ہیں جو ثابت قدم رہے تیر اندازوں میں سے
اور نہ زیادتی کی عبد اللہ بن جبیر اور اونکے ساتھیوں سے کہا ابن مسعود نے نہ تھا میں گمان کرتا اسکا کہ کوئی اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
ارادہ کرتا ہو دنیا کا یہانتک کہ سنا میں نے اس آیت کو ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ پھر تمکو اولٹ دیا اونپر سے یعنی جب کہ تھا غلبہ تمہارا اونپر لِيَبْتَلِيَكُمْ ج
اسواسطے کہ آزماوے تمکو ساتھ لوٹ پڑنے مشرکوں کے تمپر کہ مارے جاتے تھے تم سے اور زخمی ہوئے جو زخمی ہوتا تھے تم سے وَلَقَدْ
عَفَا عَنكُمْ وَاللَّهُ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ ○ اور وہ تو تمکو معاف کر چکا اور اللہ فضل رکھتا ہے ایمان والوں پر إِذْ تُصْعِدُونَ جب تم چڑھے جاتے تھے
یعنی پہاڑ پر وقت پیٹھ دینے کے وَلَا تَلْوُونَ عَلَىٰ أَحَدٍ وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ فِي أُخْرَاكُمْ اور پیچھے نہ دیکھتے تھے کسیکو اور
رسول پکارتا تھا تمکو پچھاڑی میں یعنی پس جاتے تھے بھاگتے ہوئے اور چڑھتے پہاڑ پر اور آنحضرت پکارتے تھے اونکو کہ ای معشر مسلمین أَنَا
رَسُولُ اللَّهِ إِلَيَّ إِلَيَّ لیکن نہ لوٹتے تھے اونکی طرف کوئی سو معاف کیا اللہ تعالی نے یہ اونسے فَأَثَابَكُمْ غَمًّا بِغَمٍّ پھر تمکو تنگ کیا بدلا
تمہارے تنگ کرنے کا پس پہلا غم زخم اور قتل ہے اور دوسرا غم یہ کہ سُنا لوگوں نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہوئے پھر بھلا دیا اونکو دوسرے
غم نے وہ رنج کہ پونہچا تھا پہلے غم سے زخم کے اور قتل کے اور کہا گیا ہے کہ مراد پہلے غم سے جانا ہے طرف پہاڑ کے بھاگ کر اور چھوڑ دینا اونکا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو اور دوسرا غم جب کہ گھبرا دیا اونکو مشرکوں نے کہ چڑھ آئے گھاٹی سے پہاڑ کی تو بھول گئے مسلمان پہلا غم اور کہا گیا ہے کہ
مراد غم بغم سے آزمایش ہے پیچھے آزمایش کے لِّكَيْلَا تَحْزَنُوا عَلَىٰ مَا فَاتَكُمْ تو غم نہ کھایا کرو جو ہاتھ سے جاوے یعنی تاکہ نہ ذکر کرو
تم اوس چیز کا جو فوت ہوا مال اونکی غارت کا تم سے وَلَا مَا أَصَابَكُمْ وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ○ اور جو سامنے آوے تمہارے
اور اللہ کو خبر ہے تمہارے کام کی یعنی رنج تمہارے شہدا اور زخمیوں کا ثُمَّ أَنزَلَ عَلَيْكُم مِّن بَعْدِ الْغَمِّ أَمَنَةً نُّعَاسًا
يَغْشَىٰ طَائِفَةً مِّنكُمْ وَطَائِفَةٌ قَدْ أَهَمَّتْهُمْ أَنفُسُهُمْ يَظُنُّونَ بِاللَّهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ ط يَقُولُونَ هَل لَّنَا
مِنَ الْأَمْرِ مِن شَيْءٍ ط قُلْ إِنَّ الْأَمْرَ كُلَّهُ لِلَّهِ ط يُخْفُونَ فِي أَنفُسِهِم مَّا لَا يُبْدُونَ لَكَ يَقُولُونَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْأَمْرِ
شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هَاهُنَا ط پھر تمپر اوتاری تنگی کے بعد امن کو اونگھ کہ گھیر رہی تھی تم میں بعضوں کو اور بعضوں کو فکر پڑی تھی اپنے جی کی
خیال کرتے تھے اللہ پر جھوٹے خیال جاہلوں کے کہتے تھے کچھ بھی کام ہے ہمارے ہاتھ تو کہہ سب کام ہے اللہ کے ہاتھ اپنے جی میں چھپاتے ہیں
جو تجھسے ظاہر نہیں کرتے کہتے ہیں اگر کچھ کام ہوتا ہمارے ہاتھ تو ہم مارے نجاتے اس جگہ مروی ہے حضرت زبیر رحمۃ اللہ علیہ سے کہ سُنی میں نے
یہ بات معتب بن قشیر سے درحالیکہ واقع تھی مجھپر نیند اور میں مثل خواب دیکھنے والے کے تھا سنتا تھا اوسکو کہ یہ کہتا تھا اور اجماع واقع ہوا ہے سب
پر کہ یہی ہے کہنے والا اس کلام کا قُل لَّوْ كُنتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِينَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ إِلَىٰ مَضَاجِعِهِمْ وَلِيَبْتَلِيَ اللَّهُ
مَا فِي صُدُورِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِي قُلُوبِكُمْ ط تو کہہ اگر تم ہوتے اپنے گھروں میں البتہ باہر نکلتے جن پر لکھا تھا مارے جانا اپنے پڑاؤں
پر اور اللہ کو آزمانا تھا جو کچھ تمہارے جی میں ہے اور نکھارنا تھا جو کچھ تمہارے دل میں ہے یعنی تاکہ نکالے اللہ تعالی تمہاری فکر اور وسوسے کو
تمہارے دلوں سے وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ○ اور اللہ کو معلوم ہے جی کی بات یعنی اللہ تعالی خبردار ہے اوسکا جو کہ چھپا ہے
تم سینوں میں خیر خواہی اور بدخواہی سے إِنَّ الَّذِينَ تَوَلَّوْا مِنكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ إِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطَانُ بِبَعْضِ

ما کسبوا ۚ جو لوگ تم مین ہٹ گئے جس دن بھڑین دو فوجین سو اونکو ڈگایا شیطان نے کچھ اونکے گناہ کی شامت سے مراد اس سے
شکست کھانے والے ہین مسلمانان احد کے کہ پونہچا اونکو بسبب شامت اونکے گناہون کے ولقد عفا اللہ عنھم ان اللہ غفور حلیم ۝
اور اونکو بخش چکا اللہ اللہ بخشنے والا ہے تحمل رکھتا یعنی معاف کی خطا اونکے بھاگنے کی یا ایھا الذین امنوا لا تکونوا کالذین کفروا
وقالوا لاخوانھم اذا ضربوا فی الارض او کانوا غزی لو کانوا عندنا ما ماتوا وما قتلوا اے ایمان والو تم نہو اونکی طرح جو منکر ہوے
اور کہتے ہین اپنے بھائیون کو جب سفر کو نکلین ملک مین یا ہون جہاد مین کہ اگر رہتے ہم پاس نہ مرتے اور نہ مارے جاتے نازل ہوئی یہ آیت منافقین
ابن ابی کے کہ فرماتا ہے اللہ تعالی مومنون کو کہ مت کہو جیسا کہ کہا ابن ابی نے کہ وہی مراد ہے الذین کفروا سے لیجعل اللہ ذلک حسرۃ فی
قلوبھم واللہ یحیی ویمیت واللہ بما تعملون بصیر ۝ ولئن قتلتم فی سبیل اللہ او متم لمغفرۃ من اللہ ورحمۃ
خیر مما یجمعون ۝ کہ ڈالے اللہ اس سے افسوس اونکے دل مین اور اللہ ہی جلاتا اور مارتا اور اللہ تمہارے کام دیکھتا ہے اور اگر تم
مارے گئے اللہ کی راہ مین یا مر گئے تو بخشش اللہ کی اور مہربانی بہتر ہے اوس سے جو وہ جمع کرتے ہین یعنی جو مارا گیا تلوار سے یا مر گیا مقابلہ کافرون کا
یا بیچ چوکیداری کے پس یہ بہتر ہے اوس چیز سے کہ جمع کرتا ہے دنیا سے ولئن متم او قتلتم لالی اللہ تحشرون ۝ اور اگر تم مر گئے
یا مارے گئے اللہ ہی کے پاس اکٹھے ہو گے یعنی لوٹو گے تم اوسی طرف قیامت مین فبما رحمۃ من اللہ لنت لھم سو کچھ اللہ کی مہر ہے جو تو نرم دل
ملا اونکو یعنی بسبب رحمت الہی کے نرم ہو گیا تو واسطے اونکے کہ بعد لوٹ آنے بھاگنے والون کے نرمی فرمائی اونسے آنحضرت نے اور سختی نکیا
ولو کنت فظا غلیظ القلب لانفضوا من حولک ۠ اور اگر تو ہوتا سخت گو اور سخت دل تو منتشر ہو جاتے تیرے گرد سے مراد اس سے
اصحاب احد ہین جو ہٹ گئے تھے فاعف عنھم واستغفر لھم وشاورھم فی الامر ۚ سو تو اونکو معاف کر اور اونکے واسطے بخشش مانگ
اور اونسے مشورت لے کام مین حکم کیا آنحضرت کو مشاورت کا اونسے تنہا لڑائی مین اور تھے آنحضرت کہ نہ مشاورت فرماتے تھے کسی سے لڑائی مین
فاذا عزمت فتوکل علی اللہ ۭ ان اللہ یحب المتوکلین ۝ پھر جب ٹھہرا چکا تو بھروسا کر اللہ پر اللہ چاہتا ہے توکل والون کو یعنی قصد کر
بعد مشاورت کے ان ینصرکم اللہ فلا غالب لکم ۚ وان یخذلکم فمن ذا الذی ینصرکم من بعدہ ۭ وعلی اللہ فلیتوکل
المومنون ۝ وما کان لنبی ان یغل ۭ ومن یغلل یات بما غل یوم القیمۃ ۚ اگر اللہ تمکو مدد کریگا تو کوئی تمپر غالب نہوگا اور جو وہ
تمکو چھوڑ دیگا پھر کون ہے کہ تمہاری مدد کریگا اوسکے بعد اور اللہ پر بھروسا چاہیے مسلمانون کو اور نبی کا کام نہین کہ کچھ چھپا رکھے اور جو کوئی چھپا ویگا وہ
لاویگا اپنا چھپایا دن قیامت کے کہا ہے اہل سیر نے کہ اوتری یہ آیت دن بدر کے کہ غنیمت لائے تھے لوگ ایک سرخ کملی اور گم ہو گئی تھی وہ پس کہا
بعضون نے نفاق سے کہ نہین دیکھتے ہم نبی کو مگر یہ کہ لے لیا ہے اوسنے اوس کملی کو تو نازل ہوئی اسپر یہ آیت ثم توفی کل نفس ما کسبت
وھم لا یظلمون ۝ افمن اتبع رضوان اللہ کمن باء بسخط من اللہ پھر پورا پاویگا ہر کوئی اپنا کمایا اور اونپر ظلم نہوگا کیا ایک شخص
جو تابع ہے اللہ کی مرضی کا برابر ہے اوسکے جو کما لایا غصہ اللہ کا یعنی کیا مومن برابر ہے کافر کے وماوٰہ جھنم ۭ وبئس المصیر ۝ اور اوسکا
ٹھکانا دوزخ اور کیا بری جگہ پونہچا ھم درجت عند اللہ ۭ واللہ بصیر بما یعملون ۝ لوگ کئی درجے ہین اللہ کے یہان اور اللہ دیکھتا ہے
جو کرتے ہین یعنی فضائل ہین درمیان لوگون کے نزدیک اللہ تعالی کے لقد من اللہ علی المومنین اذ بعث فیھم رسولا من
انفسھم اللہ نے احسان کیا ایمان والون پر جو بھیجا اونمین رسول اونہین مین کا مراد اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہین یتلوا علیھم
ایتہ پڑھتا ہے اونپر آیتین اوسکی یعنی قرآن مجید ویزکیھم ویعلمھم الکتب والحکمۃ ۚ اور سنوارتا ہے اونکو اور سکھاتا ہے اونکو کتاب
اور کام کی بات یعنی سکھاتا ہے اونکو قرآن اور سچی باتین وان کانوا من قبل لفی ضلل مبین ۝ اولما اصابتکم مصیبۃ قد
اصبتم مثلیھا قلتم انی ھذا ۭ قل ھو من عند انفسکم ۭ ان اللہ علی کل شیء قدیر ۝ اور تو پہلے سے صریح گمراہ تھے کیا جو وقت

تمکو پونہچی ایک تکلیف کہ تم پونہچا چکے ہو اوسکے دو برابر کہتے ہو یہ کہان سے آئی تو کہہ یہ آئی تمکو اپنی طرف سے اللہ ہر چیز پر قادر ہے اسمین بیان ہی اوس مصیبت کا
جو پونہچی مسلمانون کو احد مین کہ شہید ہوئے ستر آدمی مسلمانون کے باوجود اسکے کہ پونہچے تھے مسلمانون کو زخم پس کہا تمنے کس باعث ہوئی یہ
خرابی کہ ہم مسلمان اور ہمراہی رسول کے ہین فرمایا اللہ تعالی نے کہ باعث اسکے نفوس تمھارے ہین بسبب نافرمانی کرنے تمھارے تیر اندازون کے
رسول کی اور مراد رنج پونہچانے سے مسلمانون کے کافرون کو دوچند اس رنج کا واقعۂ بدر ہی کہ مارے گئے ستر کافر اور ستر پکڑے گئے تھے وَمَآ
اَصَابَكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ اور جو کچھ تمکو سامنے آیا جس دن بھڑین دو فوجین یعنی کہ وہ دن احد کا ہی فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيَعْلَمَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝
وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ نَافَقُوْا ۚ سو اللہ کے حکم سے اور اسواسطے کہ معلوم کرے ایمان والون کو اور تا معلوم کرے اونکو جو منافق تھے کہ یہ جانا
بسبب آزمایش کے اور لڑنے اور مارے جانے کے وَقِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا قَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوِ ادْفَعُوْا ۭ قَالُوْا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا
لَّاتَّبَعْنٰكُمْ ۭ اور کہا اونکو کہ آؤ لڑو اللہ کی راہ مین یا دفع کرو دشمن کو بولے ہمکو معلوم ہو لڑائی تو تمھارا ساتھ کرین مراد اس قائل سے ابن ابی ہی
اور ادفعوا سے تکثیر سواد یا دعا ہی اور کہا تھا ابن ابی نے دن احد کے کہ اگر جانتے ہم لڑائی تو البتہ متابعت کرتے تمھاری ساتھ دینے مین فرماتا ہی
اللہ تعالی کہ هُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَىِٕذٍ اَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْاِيْمَانِ ۚ وہ لوگ اوس دن کفر کی طرف نزدیک ہین ایمان سے نازل ہوئی یہ آیت حق مین ابن ابی
کے بسبب اوسکے اس کہنے کے اور اوسکے ہمراہی منافقون مین اَلَّذِيْنَ قَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ وَقَعَدُوْا لَوْ اَطَاعُوْنَا مَا قُتِلُوْا ۭ قُلْ
فَادْرَءُوْا عَنْ اَنْفُسِكُمُ الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ وہ جو کہتے ہین اپنے بھائیون کو اور آپ بیٹھ رہے ہین اگر وہ ہماری بات
مانتے تو مارے نجاتے تو کہہ اب ہٹا دیجیو اپنے اوپر سے موت اگر تم سچے ہو پس نازل ہوئی یہ آیت بھی ابن ابی کے حق مین اور اوسکے ساتھیون کے
وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ۭ بَلْ اَحْيَاۗءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ۝ فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰىھُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۙ
وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ ۙ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ
مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ اور تو نہ سمجھ جو لوگ مارے گئے اللہ کی راہ مین مردے بلکہ زندہ ہین اپنے
رب کے پاس روزی پاتے خوشی کرتے ہین اوسپر جو دیا اونکو اللہ نے اپنے فضل سے اور خوشوقت ہوتے ہین اونکی طرف سے جو ابھی نہین پونہچے
اونمین پیچھے سے اسواسطے کہ نہ ڈر ہی اونپر نہ اونکو غم خوشوقت ہوتے ہین اللہ کی نعمت اور فضل سے اور اس سے کہ اللہ ضائع نہین کرتا مزدوری
ایمان والون کی مروی ہی ابن عباس سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان بھائی تمھارے جب کہ شہید ہوئے احد مین تو رکھی گئین
روحین اونکی بیچ پوٹون سبز جانورون کے کہ اوترتے ہین وہ جنت کی نہرون پر اور کھاتے ہین وہان کے پھلون سے اور رہتے ہین بیچ
قندیلون سونے کے جو ہین سایۂ عرش مین پھر جب پاتے ہین خوبی پانی اور کھانے اپنے کی اور دیکھتے ہین جاے خوش تر اپنی تو کہتے ہین کاش اور
بھائی مسلمان ہمارے جانتے اور مطلع ہوتے اس ہماری عزت سے جو دی ہی اللہ تعالی نے اور اس آرام کو کہ ہم اوسمین ہین تاکہ رغبت کرتے
جہاد مین اور نہ لوٹتے لڑائی مین فرمایا اللہ تعالی نے کہ مین پونہچاتا ہون اونکو خبر تمھاری طرف سے پھر اوتاری اللہ تعالی نے یہ آیت ولا تحسبن
الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا اور پونہچا ہی ہمکو آنحضرت سے کہ شہدا اوپر کنارے نہر بہشت کے ہین بیچ قبون سبز کے پیش کیا جاتا ہی اونکے
رزق اونکا صبح اور شام اور فرماتے ابن عباس اس آیت مین کہ ارواح شہدا کی نزدیک اللہ تعالی کے مثل سبز جانورون کے ہین اور واسطے
اونکے قندیلین ہین لٹکی ہوئی عرش مین چرتے ہین جس جنت مین کہ چاہتے ہین پھر جھانکتا ہی پروردگار تیرا اونپر جھانکنا اپنا پھر فرماتا ہی کہ کیا خواہش
رکھتے ہو تم کسی چیز کی پس زیادہ کرون مین اوسکو تمھارے لیے کہتے ہین ای رب ہمارے کیا نہین ہم جنت مین کہ چرتے ہین ہم اوسمین جہان چاہین
پھر تجلی کرتا ہی اونپر دوبارہ پھر فرماتا ہی کیا چاہتے ہو تم کوئی چیز کہ زائد کرون مین اوسکو کہتے ہین ای رب ہمارے لوٹا روحین ہماری ہمارے بدنون
مین کہ پھر مارے جاوین ہم تیری راہ مین اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ ڛ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا

مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝ جن لوگون نے حکم مانا اللہ کا اور رسول کا بعد اسکے کہ اونمین پڑ چکا تھا گھاؤ جو اونمین نیک ہین اور پرہیزگار اونکو ثواب بڑا ہی مراد اس سے وہ لوگ ہین کہ لڑے غزوۂ حمراء الاسد مین کہ یہ ایک موضع ہی آٹھ میل مدینہ منورہ سے مروی ہی کہ محرم مین شب یکشنبہ ناگاہ آئے عبد اللہ بن عمرو بن عوف مزنی اوپر دروازۂ آنحضرت کے اور بلال بیٹھے ہوئے تھے اوپر دروازے کے کہ دیکے آئے تھے اذان اور منتظر تھے آنحضرت کے نکلنے کے یہان تک کہ باہر تشریف لائے آپ پس کھڑا ہوا مزنی طرف آنحضرت کے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ آتا تھا مین اپنے گھر سے یہان تک کہ پونہچا موضع ملل مین سو ناگاہ اوترے ہوئے تھے قریش کہا مینے دل مین کہ ضرور داخل ہونگا انمین اور البتہ سنونگا مین باتین انکی پھر بیٹھا مین ہمراہ انکے پھر سنا مینے ابوسفیان اور اوسکے لوگون سے کہ کہتے تھے نہ کیا ہمنے کچھ کہ پایا تمنے شوکتِ قوم کو اور اونکے نیزے کو پس لوٹ چلو کہ اونکو غیر مین جبر اونکے بچے ہوون کی اور صفوان انکار کرتا تھا اسکا اوپر پھر بلایا آنحضرت نے جناب صدیق اور فاروق رضی اللہ عنہما کو اور بیان کیا اونسے یہ حال تمام کہ کہا تھا عبد اللہ بن عمرو بن عوف نے تو عرض کی حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے کہ طلب کریے دشمنون کی ورنہ آگر پہنچینگے ہمارے اہل و عیال مین پھر جب سلام پھیرا نماز پڑھکر اور چلے گئے لوگ تو فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال کو کہ پکار دین یہ کہ حکم فرماتے ہین آنحضرت واسطے جستجو دشمنون کے پس نکلے لوگ اوس حال مین کہ زخمی تھے اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ۝ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ ۝ جنکو کہا لوگون نے کہ اونھون نے جمع کیا اسباب تمہارے مقابلے کو سو تم اونسے خطرہ کرو پھر اونکو زیادہ آیا ایمان اور بولے بس ہی ہمکو اللہ اور کیا خوب کارساز ہی پھر چلے آئے اللہ کے احسان اور فضل سے کچھ نہ پونہچی اونکو برائی اور چلے اللہ کی رضا پر اور اللہ کا فضل بڑا ہی بتحقیق ابوسفیان بن حرب نے اقرار کیا تھا آنحضرت سے دن احد کے کہ بر موعود صفراوادی ہی شروع سال کی یعنی مقام لڑائی حسب اقرار شروع سال وہ جگہہ ہی پھر جب قریب ہوا اور سر سال تو کہا گیا ابوسفیان سے کیون نہین پورا کرتا تو اپنا اقرار کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سو بھیجا ابوسفیان نے نعیم بن مسعود اشجعی نام ایک شخص کو طرف مدینہ طیبہ کے کہ روکے مسلمانون کو قرارگاہ پر آنے سے اور مقرر کیے واسطے نعیم کے دس اونٹ اگر لوٹا دے وہ مسلمانون کو آنے سے صفراوادی کے اور کہے اونسے کہ قریش نے جمع کیے ہین بہت لشکر اور وہ آوینگے تمہاری طرف تمہارے ملک مین پھر جبکہ پاوینگے وہ خالی شہر کو تمسے تو خراب کرینگے اور قریب ہوا کہ روکے وہ سب یا بعض لوگون کو یہان تک کہ پونہچی یہ خبر آنحضرت کو فرمایا آپ نے قسم اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے قبضۂ قدرت مین ہی اگر نہ نکلیگا کوئی ہمراہ میرے تو البتہ جاؤنگا مین تنہا پس کھل گئین آنکھیں مسلمانون کی یہ سنکر اور نکلے مسلمان ساتھ تجارتون کے اور تھا بدر موسم سو لوٹے ساتھ نعمت اور فضل الٰہی کے بیچ تجارت کے کہ فرماتا ہی اللہ تعالی کہ فائدہ دیے گئے نہ پونہچی اونکو کچھ برائی اور نہ واقع ہوئی لڑائی اور مقیم رہے وہان مسلمان آٹھ دن پھر لوٹ آئے مدینہ منورہ کو اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ يُخَوِّفُ اَوْلِيَاۗءَهٗ فَلَا تَخَافُوْھُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ یہ جو ہی سو شیطان ہی کہ ڈراتا ہی اپنے دوستون سے سو تم اونسے مت ڈرو اور مجھسے ڈرو اگر ایمان رکھتے ہو کہا واقدی نے کہ شیطان ڈراتا ہی تمکو اپنے دوستون سے اور اپنے فرمان بردارون سے وَلَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ اِنَّھُمْ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَلَّا يَجْعَلَ لَھُمْ حَظًّا فِي الْاٰخِرَةِ وَلَھُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ اور تجکو غم نہ آوے اون لوگون سے جو دوڑکر گرتے ہین کفر کرنے وہ نہ بگاڑینگے اللہ کا کچھ اللہ چاہتا ہی کہ اونکو فائدہ نہ دے آخرت مین اور اونکو بڑی مار ہی اِنَّ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ جنھون نے خریدیا کفر ایمان کے بدلے کہا واقدی نے کہ فرماتا ہی اللہ تعالی جنھون نے کہ دوست رکھا کفر کو ایمان پر لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا وہ نہ بگاڑینگے اللہ کا کچھ بسبب خریدنے کے بلکہ نقصان عائد ہی اونکی طرف وَلَھُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ اور اونکو دکھ کی مار ہی وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّمَا نُمْلِيْ لَھُمْ خَيْرٌ لِّاَنْفُسِھِمْ اِنَّمَا نُمْلِيْ لَھُمْ لِيَزْدَادُوْٓا اِثْمًا وَلَھُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝ اور یہ نہ سمجھین منکر کہ ہم جو فرصت دیتے ہین اونکو کچھ بھلا ہی اونکے حق مین ہم تو فرصت دیتے ہین اونکو تا بڑھتے جاوین گناہ مین اور اونکو ذلت کی مار ہی کہا واقدی نے کہ فرماتا ہی اللہ تعالی نہ گمان کرین کافر کہ وہ جو صحیح و سالم رکھتا ہی اونکے بدنون کو اور رزق

دیتا ہی اونکو اور ظاہر کرتا ہی غلبہ اونکا اونکے دشمنون پر یہ بہتر ہی اونکے لیے بلکہ مہلت دی اونکو تا کہ بڑھجاوین کفر مین ما كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ
عَلٰى مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ اللہ وہ نہین کہ چھوڑ دیگا مسلمانون کو جس طرح پر تم ہو جب تک جدا کرے ناپاک کو
پاک سے بلکہ آزماتا ہی تمھارے حال کو تا وقتیکہ جدا کرے آلودۂ نفاق کو مومن مخلص سے وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ اور اللہ نہین
کہ تمکو خبر دے غیب کی یعنی اون آفات پر کہ پہونچنے والی تھین اہل احد کو وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ لیکن اللہ چھانٹ لیتا ہی اپنے
رسولون مین جسکو چاہتا ہے فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ سو تم یقین لاؤ اللہ پر اور اوسکے رسولون پر وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ○
اور اگر تم یقین پر رہو اور پرہیزگاری پر تو تمکو بڑا ثواب ہی یعنی پرہیز شرک و نفاق سے وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰىھُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ
ھُوَ خَيْرًا لَّھُمْ بَلْ ھُوَ شَرٌّ لَّھُمْ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اور نہ سمجھین جو لوگ بخل کرتے ہین ایک چیز پر کہ اللہ نے اونکو دی ہی
اپنے فضل سے کہ یہ بہتر ہی اونکے حق مین بلکہ یہ برا ہی اونکے واسطے آگے طوق پڑیگا اونکے جسپر بخل کیا تھا دن قیامت کے کہا راوی نے آویگا خزانہ اوس
شخص کا کہ نہین ادا کیا تھا حق اوس خزانے کا اژدہے کی صورت مین کہ طوق ہو جاویگا وہ اژدہا اوسکی گردن مین اور نوچیگا اوس شخص کے دونون گالون کو
اور کہیگا وہ اژدہا مین خزانہ تیرا ہون وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور اللہ وارث ہی آسمان اور زمین کا جسطرح کہ مال سب اللہ کا ہی بخل
تمھارا اوسکے خرچ کرنے مین بیجا ہی وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ○ اور اللہ جو کرتے ہو سو جانتا ہی یعنی نفاق اور امساک سے لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ
قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِيَاۗءُ اللہ نے سنی اونکی بات جنھون نے کہا کہ اللہ فقیر ہی اور ہم مالدار کہا راوی نے جب اتری
یہ آیت مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا یعنی کون ہی کہ قرض دے اللہ کو اچھا قرض یعنی اوسکے درماندون بندون کو اچھا قرض دینا کہ
بے خواہش عوض اور احسان ہو تو کہا فنحاص یہودی نامے نے کہ اللہ فقیر اور ہم غنی ہین کہ قرض مانگتا ہی ہمسے سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا وَقَتْلَھُمُ
الْاَنْۢبِيَاۗءَ بِغَيْرِ حَقٍّ اب لکھ رکھینگے ہم اونکی بات اور جو خون کیے ہین نبیون کے ناحق وَّنَقُوْلُ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ○ اور کہینگے چکھو
جلن کی مار ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ○ یہ بدلا اوسکا ہی جو تمنے اپنے ہاتھون بھیجا اور اللہ ظلم نہین کرتا بندون
اَلَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَيْنَآ اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُوْلٍ حَتّٰى يَاْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ تَاْكُلُهُ النَّارُ اور جو کہتے ہین کہ اللہ نے ہمکو کہہ رکھا ہی
کہ ہم یقین نکرین کسی رسول کو جب تک نہ لاوے ہم پاس ایک نیاز جسکو کھا جاوے آگ قُلْ قَدْ جَاۗءَكُمْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِيْ بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالَّذِيْ
قُلْتُمْ فَلِمَ قَتَلْتُمُوْھُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ تو کہہ تم مین آچکے کتنے رسول مجھسے پہلے نشانیان لیکر اور یہ بھی جو تمنے کہا پھر اونکو کیون مارا
تمنے اگر تم سچے ہو مانند عیسی اور زکریا اور یحیی علیہم السلام کے فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ جَاۗءُوْ بِالْبَيِّنٰتِ
وَالزُّبُرِ وَالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ○ پھر اگر یہ تجکو جھٹلاوین تو آگے تجسے جھٹلائے گئے بہت رسول جو لائے تھے نشانیان اور ورق اور کتاب چمکتی
كُلُّ نَفْسٍ ذَاۗىِٕقَةُ الْمَوْتِ وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ
وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ○ لَتُبْلَوُنَّ فِيْٓ اَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ہر جی کو چکھنی ہی موت اور تمکو پورے بدلے ملینگے
دن قیامت کے پھر جسکو سرکا دیا آگ سے اور داخل کیا جنت مین اوسکا کام بنا اور دنیا کی زندگی تو یہی ہی دغا کی جنس البتہ تم آزمائے جاؤگے مال اور
جان سے وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَذًى كَثِيْرًا اور البتہ سنوگے اگلی کتاب والون
سے اور شرکون سے بدگوئی بہت یعنی یہود اور مشرکین عرب سے وہ باتین جو موجب ہون رنج خاطر کی وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ
مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ○ اور اگر تم ٹھہرے رہو اور پرہیزگاری کرو تو یہ ہمت کے کام مین کہا واقدی رحمہ اللہ نے اور قبل حکم جہاد کے
نازل ہوئی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت کریمہ کہ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ
وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ فَنَبَذُوْهُ وَرَاۗءَ ظُهُوْرِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهٖ ثَـمَنًا قَلِيْلًا فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُوْنَ ○ اور جب اللہ نے اقرار لیا کتاب والون سے

کہ اوسکو بیان کرینگے پاس لوگون کے اور نہ چھپاوینگے پھر پھینک دیا وہ اقرار اونھون نے اپنی پیٹھ کے پیچھے اور خرید کیا اوسکے بدلے مول تھوڑا سو کیا
بری خرید کرتے ہین کہا واقدی رحمہ اللہ نے کہ اقرار لیا گیا تھا احبار یہود سے اس بات کا کہ بیان کرین وہ احکام الٰہی اور اوصاف حالات
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر بدل ڈالے اونھون نے اوصاف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور لین تھین بعوض اسکے رشوتین عوام سے
لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا وَّيُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ وَلَهُمْ
عَذَابٌ اَلِيْمٌ تو سمجھ کہ جو لوگ خوش ہوتے ہین اپنے کیے پر اور تعریف چاہتے ہین بن کیے پر سو سمجھ کہ وہ خلاص ہین عذاب سے اور اونکو
دکھ کی مار ہی کہا راوی نے نازل ہوئی یہ آیت بیچ حق چند منافقون کے کہ جب جانے لگے آنحضرت لڑائی پر تو آئے وہ پاس آپ کے اور کہا جب کہ تم
ہیں آپ لڑنے کو تو ہم بھی ہمراہ ہین آپ کے چلنے کو پھر جب گئے آنحضرت لڑنے کو تو نہ آئے وہ لوگ ہمرکاب آپ کے اور کہا بعضون نے نزول اس
کا بیچ معاملہ یہود کے وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ
الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ اور اللہ کو ہے سلطنت آسمان کی اور زمین کی اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے بیچ آسمان اور زمین بنانے
اور رات دن کا بدلتے آنا اسمین نشانیان ہین عقل والون کو مروی ہے کہ قریش نے یہود سے پوچھا کہ معجزات موسی علیہ السلام کے کیا تھے اونھون نے
حال عصا اور ید بیضا وغیرہ معجزات کو بیان کیا پھر نصارا سے پوچھا کہ معجزات عیسی علیہ السلام کے کیا تھے اونھون نے احیای موتی اور ابرای اکمہ وغیرہ
معجزات کا بیان کیا پھر قریش نزدیک آنحضرت کے آئے اور کہا ہمنے معجزات عیسیٰ اور موسیٰ کے سنے اب واسطے معجزے کے آئے ہین اگر پہاڑ کو آپ سونے کا
بنا دین تو اسکو ہم علامت توحید الٰہی جانین سو نازل کی اللہ تعالی نے یہ آیت کہ اگر تم طالب آیات وحدانیت کے ہو تو انمین نظر کرو الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ
اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا
سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ وہ جو یاد کرتے ہین
اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے اور دھیان کرتے ہین آسمان اور زمین کی پیدایش مین ای رب ہمارے تو نے یہ عبث نہین بنایا تو پاک ہے
سو ہمکو بچا دوزخ کے عذاب سے ای رب ہمارے جسکو تو نے دوزخ مین ڈالا سو اوسکو رسوا کیا اور گنہگارون کا کوئی نہین مددگار
کہا واقدی رحمہ اللہ نے مراد ذکر سے نماز ہی رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا
ای رب ہمارے ہمنے سنا کہ ایک پکارنے والا پکارتا ہے ایمان لانے کو کہ ایمان لاؤ اپنے رب پر سو ہم ایمان لائے کہا بعضون نے کہ مراد منادی سے
آنحضرت ہین اس آیت میں اور کہا واقدی نے کہ مراد منادی سے قرآن ہے اسواسطے کہ نہین تمام مسلمانون نے دیکھا آنحضرت کو رَبَّنَا
فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّيْ لَآ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى
بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ای رب ہمارے اب بخش گناہ ہمارے اور اوتار ہماری برائیان اور موت دے ہمکو نیک لوگون کے ساتھ ای رب ہمارے دے
ہمکو جو وعدہ دیا تو نے اپنے رسولون کے ہاتھ اور نہ رسوا کر ہمکو قیامت کے دن تحقیق تو خلاف نہین کرتا وعدہ پھر قبول کی اونکی دعا اونکے رب نے کہ مین
ضائع نہین کرتا محنت کسی محنت کرنے والے کی تم مین سے مرد ہو یا عورت تم آپسمین ایک ہو فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا
فِيْ سَبِيْلِيْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ثَوَابًا مِّنْ
عِنْدِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ پھر جو لوگ وطن سے چھوٹے اور نکالے گئے اپنے گھرون سے اور ستائے گئے میری راہ مین اور لڑے
اور مارے گئے ہین اوتارونگا اونسے برائیان اونکی اور داخل کرونگا باغون مین جنکے نیچے بہتی ہین ندیان بدلا اللہ کے یہان سے اور اللہ ہی کے یہان ہے
اچھا بدلا مراد ان لوگون سے مہاجرین ہین جو نکالے گئے مکے سے اور لڑے مرے اللہ کی راہ میں لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِي الْبِلَادِ

مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ثُمَّ مَأْوٰهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ○ تو یہ ہمارا سیر کرتے جاتے ہین کافر شہرون مین یہ فائدہ ہی تھوڑا سا پھر اونکا ٹھکانا
دوزخ ہی اور کیا بری طیاری ہی یعنی تجارت اور سرفہ اونکا دنیا مین کم ہی از روے فائدے کے بہ نسبت آخرت کے لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ
لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ ○ لیکن جو لوگ
ڈرتے رہے اپنے رب سے اونکو باغ ہین جنکے نیچے بہتی ہین نہریں رہ پڑے اونمین مہمان اللہ کے یہان سے اور جو اللہ کے یہان ہی سو بہتر ہی
نیک بختون کو وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ خٰشِعِيْنَ لِلّٰهِ لَا يَشْتَرُوْنَ
بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ○ اور کتاب والون مین بعضے وہ بھی ہین
جو مانتے ہین اللہ کو اور جو اوترا تمہاری طرف اور جو اوترا اونکی طرف ڈرتے ہین اللہ کے آگے نہین خرید کرتے اللہ کی آیتون پر مول تھوڑا وہ جو ہین اونکو
اونکی مزدوری ہی اونکے رب کے یہان بیشک اللہ شتاب لیتا ہی حساب مراد یہان اہل کتاب سے عبد اللہ بن سلام ہین کہ ایمان لائے توریت و انجیل او فرقان پر
اور نہ تحریف کی نعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جو تھی توریت مین بنظر فائدۂ دنیا کے جیسے کہ تحریف کی اور احبار نے رشوت لیکر يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا
اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ○ ای ایمان والو ثابت رہو اور مقابلے مین مضبوطی کرو اور لگے رہو اور
ڈرتے رہو اللہ سے شاید تم مراد کو پہنچو کہا واقدی رح نے تھا عہد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین رباط بلکہ تھی نماز بعد نماز کے یعنی تھا بیٹھنا
انتظار مین ایک نماز کے تمام ہوئین یہ آیتین بینات انتہی اور کہا ہی جابر بن عبد اللہ نے کہ جب مارے گئے سعد بن ربیع احد مین تو لوٹ آئے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینے کو پھر تشریف لیگئے طرف حمراء الاسد کے اور آیا بھائی سعد بن ربیع کا پس لی اوسنے میراث سعد کی اور تھین سعد کی دو لڑکیان
اور بیوی سعد کی بہت عقلمند تھین اور جب تک مسلمان وارث ہوا کرتے تھے اوپر رسم جاہلیت کے یہان تک کہ شہید ہوئے سعد بن ربیع پس جب لے لیا
سعد کے بھائی نے اونسے مال اور نہ نازل ہوئے تھے فرائض جب تک تو دانائی کی اونکی بیوی نے اور پکایا واسطے آنحضرت کے گوشت روٹی پھر بلایا
آپ کو طرف دعوت کے اور وہ دونون رہتے تھے موضع اسواف مین کہتے ہین جابر بن عبد اللہ کہ گئے ہم لوگ صبح سے پاس آنحضرت کے اور بیٹھے
آپ کے پاس درحالیکہ ذکر کرتے تھے ہم واقعۂ احد اور شہداء مسلمین کا اور حال سعد بن ربیع کا یہان تک کہ فرمایا آنحضرت نے کھڑے ہو اور چلو ساتھ
میرے پھر کھڑے ہوئے ہم ساتھ آنحضرت کے اور ہم سب بیس آدمی تھے یہان تک کہ گئے موضع اسواف مین اور داخل ہوئے آنحضرت اور ہم
ساتھ آپ کے اونکے گھر مین تو پایا ہمنے اونکو کہ چھڑک رکھا پانی درمیان دو درختون کھجور کے اور بچھا رکھی تھی چٹائی کہا جابر نے واللہ اور نہ بوریا تھا
فرش اور تکیہ پھر بیٹھے ہم اور آنحضرت باتین کرتے تھے ہمسے سعد بن ربیع کی اور رحم کرتے تھے اونپر اور فرماتے تھے بیشک دیکھا مینے برچھیون کو سیدھے
اونکی طرف اوسدن یہان تک کہ شہید ہوئے وہ پھر جب سنا یہ حال اونکے گھر کی عورتون نے تو رونے لگین اور بھر آئین آنکھین آپ کی بھی اور
نہ منع فرمایا اونکو کچھ رونے سے کہا جابر نے پھر فرمایا آنحضرت نے ہمسے کہ ظاہر ہوا چاہتا ہی تمپر ایک شخص اہل جنت سے سو منتظر تھے ہم کہ کون
آوے یہان تک کہ آئے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ پس کھڑے ہوئے ہم اور بشارت دی ہمنے اونکو اوس کہنے کی آنحضرت کے اور سلام کیا اونھون نے
اہل محفل سے اور جواب دیا سبنے پھر بیٹھ گئے پھر فرمایا آنحضرت نے کہ ظاہر ہوا چاہتا ہی تمپر ایک شخص اہل جنت سے پھر دیکھنے لگے ہم شاخون سے
کھجور کی کہ کون آتا ہی سو ظاہر ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ پس کھڑے ہوئے ہم اونکی طرف اور بشارت دی ہمنے اونکو اوس فرمانے آنحضرت کی
یہان تک کہ بیٹھے وہ بھی آکر محفل مین پھر فرمایا آنحضرت نے کہ ظاہر ہوا چاہتا ہی تمپر ایک شخص اہل جنت سے پھر دیکھنے لگے ہم شاخون سے کھجور کی کہ
کون آتا ہی تو ناگاہ تشریف لائے حضرت علی کرم اللہ وجہہ پس کھڑے ہوئے ہم اونکی طرف اور بشارت دی ہمنے اونکو جنت کی حسب ارشاد آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آئے اور سلام کیا اور بیٹھے مجلس مین پھر لایا گیا کھانا کہا جابر نے تھا وہ کھانا ایک دیگچی مین بقدر ایک یا دو آدمیون کے
پھر رکھا آنحضرت نے دست مبارک اپنا اوسمین اور فرمایا شروع کرو ساتھ نام اللہ کے تو کھایا ہمنے یہان تک کہ سب خوب پیٹ بھر گئے واللہ مین

گمان کرتے تھے ہم کہ بالایا ہو ہمنے کچھ اوس مین اوس مین سے پھر فرمایا آنحضرت نے کہ اوٹھا کہانا اور اوٹھایا وہ پھر لائے گئے روبرو ہمارے ترچھوارے
طباق مین پہلی فصل کے یا کچھ بعد کے فرمایا آنحضرت نے کہاؤ ساتھ نام اللہ تعالی کے پھر کہائے ہمنے یہان تک کہ بھر گئے پیٹ ہمارے اور مین دیکھتا تھا
طباق کو اوسی طرح کہ لایا گیا تھا اور رہ گیا اس حال مین وقت ظہر کا پھر نماز پڑہائی ہمکو آنحضرت نے اور سلام پھیرا اور نہ چھوا پانی کو پھر آ بیٹھے اپنے مقام
اور باتین کرنے لگے یہان تک کہ ہوا وقت عصر کا پھر لایا گیا باقی کہانا کہ خوب سیر ہو جاوین اوس سے پس کھڑے ہوئے آنحضرت اور نماز پڑہائی ہمکو
عصر کی اور نہ چھوا پانی پھر کہڑی ہوئین بیوی سعد بن ربیع کی اور عرض کی اونھون نے کہ یا رسول اللہ شوہر میرے شہید ہوئے احد مین آپ کے بہائی
اونکے اوٹھے لیا سب ترکہ اونکا اور ہین دو بیٹیان سعد کی کہ نہین کچھ مال پاس اونکے اور سوا اسکے نہین یا رسول اللہ کہ نکاح کی جاتی ہین لڑکیان اوپر
مال کے فرمایا آنحضرت نے اَللّٰھُمَّ اَحْسِنِ الْخِلَافَةَ عَلٰی تَرِکَتِہٖ ای اللہ اچھی خلافت کر تو سعد بن ربیع کے ترکے پر پھر فرمایا نہین نازل ہوئی
مجھپر اس باب مین کوئی شی اور آئیو تو میرے پاس جب کہ جاؤن لوٹ کر پھر جب لوٹ آئے آنحضرت اپنے دولت خانے کو تو بیٹھے اپنے دروازے پر اور
بیٹھے ہم ساتھ آپ کے پس شروع ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر تکلیف یہان تک کہ گمان کیا ہمنے وحی اوترتی ہی آپ پر پھر فراغت ہوئی آپکو اوس
حالت سے درحالیکہ پسینا ٹپکتا تھا آپ کے رخسارون سے مانند موتیون کے اور فرمایا آپ نے لاؤ روبرو میرے سعد بن ربیع کی بیوی کو سو گئے ابو مسعود
عقبہ بن عمرو یہان تک کہ لے آئے اونکو اور تھین وہ عورت ہوشیار صبیحہ وچالاک فرمایا آپ نے اونسے کہان ہی چچا تیری لڑکیون کا عرض کی اونھون نے
یا رسول اللہ اپنے گھر مین ہی فرمایا بلاؤ اوسکو آگے میرے پھر فرمایا سعد کی بیوی کو کہ بیٹھ جا پس بیٹھ گئی وہ اور بھیجا ایک مرد کو دوڑا کر کے آیا وہ سعد کے
بہائی کو کہ تھے وہ قبیلۂ بلحرث بن خزرج مین اور لائے گئے وہ درحالیکہ تھے رنج اور مشقت مین فرمایا اونسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوٹا دے
اپنے بہائی کی لڑکیون کو دو ثلث اوسکے ترکے کا پس تکبیر کہی سعد کی بیوی نے خوشی سے پکار کر کہ سنا سب اہل مسجد نے پھر فرمایا آنحضرت نے دے اپنے
بہائی کو آٹھوان حصہ اوس مین کا اور اختیار ہی تجکو باقی اوس مال کا کہ ہی تیرے ہاتھہ مین اور نہ حصہ دلایا آپ نے حمل کا اوس دن اور تھین حمل مین اوس وقت
ام سعد بیٹی سعد بن ربیع کی کہ نکاح کیا انسے زید بن ثابت نے اور پیدا ہوئے انسے خارجہ بن زید پھر جب کہ خلیفہ ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور
اوسوقت تھین وہ ام سعد نکاح مین زید بن ثابت کے اور تھین یہ حمل مین وقت شہید ہونے اپنے باپ سعد بن ربیع کے تو کہا انسے اونکے خاوند زید
بن ثابت نے کہ اگر ہی تمکو خواہش اس بات کی کہ کلام کرو میراث مین اپنے باپ کے تو امیر المومنین نے ورثہ دلایا ہی آج حمل کا اور تھین یہ ام سعد وقت
شہادت باپ کے حمل مین سو جواب دیا اونھون نے کہ نہین طلب کرتی مین اپنے بہائی سے کچھ اور مروی ہی جب کہ شکست ہوئی مشرکون کو احد مین اور بہاگے
وہ تو پہلے لایا خبر شکست کفار کی عبد اللہ بن ابی امیہ بن مغیرہ اور مکروہ جانا داخل ہونا مکے مین اور آئے طائف مین اور خبر ہوئی اونکو کہ اصحاب
آنحضرت فتحمند ہوئے اور غالب ہوئے اور شکست کہائی ہمنے کہا عبد اللہ نے ہوا یہ اول کہ حملہ کیا ہمپر مسلمانون نے اور ہٹے مشرک پہلی بار پھر لوٹے
مشرک بعد اپنی خرابی کے اور پونہچے غلبے کو سو پہلے جس شخص نے کہ خبر دی قریش کو آکر قتل اصحاب آنحضرت اور فتح قریش کی وہ وحشی تھا اور وہی ہی قطر
بن وہب لیثی سے کہ کہا اونھون نے جب کہ لایا وحشی اور اہل مکہ کے خبر شکست اصحاب آنحضرت کی اور آیا چار دن مین اپنی اونٹنی پر اور جب پہنچا اوس
گہاٹی پر جو نکلی ہی حجون سے تو پکارا اپنی بلند آواز سے کہ ای معشر قریش کئی مرتبہ یہان تک کہ جمع ہوئے لوگ اوسکی طرف اور وہ ڈرتے تھے اس بات سے کہ
بیان کرے اونسے مکروہ بات کو جب خوش ہوا وحشی اونسے تو بولا بشارت ہو تمکو بیشک قتل کیا ہمنے اصحاب آنحضرت کو ایسا قتل کہ کبھی نہین ملا ہے مثل اوسکے
کسی لڑائی مین اور زخمی کیا ہم لوگون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور ثابت رکہا ہمنے اونکو ساتھ زخمون کے اور مارا ہمنے سردار لشکر کو کہ وہ حمزہ بن عبد المطلب
تھے اور متفرق ہوئے لوگ ہر طرف بسبب خوشی کے قتل سے آنحضرت کے یاران کے اور اظہار سرور کیا اور تنہائی کی جبیر بن مطعم نے وحشی سے اور کہا
دیکھ کیا کہتا ہی تو کہا وحشی نے واللہ سچ کہتا ہون مین کہا جبیر نے کیا مارا تو نے حمزہ بن عبد المطلب کو کہا وحشی نے ہان واللہ مارا مینے اونکو برچھی پھینک کر
کہ لگی اونکے پیٹ مین اور نکل گئی درمیان دونون پاؤن کے پھر پکارا اونکو لوگون نے تو نہ بولے وہ تو نکالا مینے چیر کر کلیجا اونکا اور لے آیا ہون اوسکو

تیری طرف کہ دیکھے تو اوسکو کہا جبیر نے دور کیا تو نے غم ہماری عورتوں کا اور کفیل کیا تھا جنھنے لوگوں کو اپنی جانوں کا پھر حکم کیا جبیر نے اوسوقت
اپنی عورتوں کو واسطے لگانے عطر اور تیل کے اور تھے معاویہ بن مغیرہ بن ابی العاص کہ بھاگ گئے تھے اوس دن شکست کھا کر اور چلا گیا تھا سیدھا
پھر سو رہا قریب مدینے کے اور صبح کو لوٹ آیا مدینے میں پھر آیا گھر میں حضرت عثمان بن عفان کے اور کھڑکھڑایا دروازہ انکا تو بولیں اوس سے بیوی
حضرت عثمان کی ام کلثوم صاحبزادی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا اوسنے بھیجو کسیکو اونکی طرف سے کہ ہی مجھپر واسطے اونکے قیمت ایک اونٹ کی
کہ مول لیا تھا میںنے اونسے اگلے برس اب لایا ہوں وہ قیمت دینے کو ورنہ چلا جاؤنگا میں کہا راوی نے سو بھیجا کسیکو حضرت ام کلثوم نے واسطے
بلالانے حضرت عثمان کے اور آئے وہ اور جب دیکھا حضرت عثمان نے معاویہ بن مغیرہ کو تو کہا خرابی ہو تیری ہلاک کیا تو نے مجھکو اور اپنی جان کو کون لے آیا
تجکو یہاں کہا اوسنے ای چچازاد بھائی میرے نہ تھا کوئی قریب تر میرا تجسے اور نہ حقدار زائد پھر لے لیا اوسکو اندر حضرت عثمان نے اور بٹھا دیا
ایک گوشہ مکان میں پھر گئے خود طرف آنحضرتؐ کے کہ حاصل کریں واسطے اوسکے امان اور تحقیق فرمایا تھا آنحضرتؐ نے لوگوں سے پہلے اس سے
کہ آویں حضرت عثمان طلب امان کو کہ معاویہ نے صبح کی ہی آج مدینے میں ڈھونڈھو اوسکو تو جستجو کی اوسکی لوگوں نے تو نہ پایا اوسکو پھر بعضوں نے
ڈھونڈھا اوسکو عثمان کے گھر میں اور گھسے لوگ گھر میں حضرت عثمان کے اور دریافت کیا اوسکو حضرت ام کلثوم سے تو اشارہ کیا اونھوں نے اوسکی
طرف اور نکالا اوسکو لوگوں نے نیچے سے ایک ٹکڑے چٹائی کے پھر لے گئے اوسکو روبرو آنحضرتؐ کے درحالیکہ عثمان بیٹھے ہوئے تھے
پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور جب دیکھا اوسکو حضرت عثمان نے کہ لایا گیا روبرو آنحضرتؐ کے تو عرض کی کہ قسم اوس ذات کی جسنے بھیجا ہی
آپکو ساتھ حق کے نہ آیا تھا میں پاس آپکے مگر یہ کہ طلب کروں میں آپ سے عہد و ذمہ واسطے اسکے اب بخش دیجیے اسکو واسطے میرے
یا رسول اللہ پھر چھوڑ دیا اوسکو آنحضرتؐ نے واسطے حضرت عثمان کے اور امن دی اوسکو اور مقرر کی مدت اوسکی تین دن اور فرمایا اگر ملے یہ بعد اسکے تو مار ڈالنا
پھر آئے حضرت عثمان اور خریدا واسطے اوسکے ایک اونٹ اور طیار کر دیا سامان سفر اوسکا پھر کہا اوس سے کہ جا تو اور کوچ کیا اوسنے اور رونق افروز ہوئے
آنحضرتؐ طرف حمراء الاسد کے اور نکلے حضرت عثمانؓ بھی ساتھ مسلمانوں کے حمراء الاسد کو اور ٹھہرا رہا معاویہ یہانتک کہ ہوا تیسرا دن پھر بیٹھا اپنی اونٹنی پر
اور روانہ ہوا یہانتک جب کہ پہنچا وہ نواحی عقیق میں تو فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ معاویہ نے صبح کی ہی نزدیک ڈھونڈھو اوسکو تو نکلے آدمی
اوسکی جستجو میں اور پایا اوسکو کہ ناگاہ بھول گیا تھا وہ راہ کو اور پیچھے چلے اوسکے کھوج پر یہانتک کہ پایا اوسکو چوتھے دن اور زید بن حارثہ اور عمار بن یاسر نے
جلدی کی تھی اونھوں نے اوسکے ڈھونڈھنے میں سو ملے اوس سے موضع حماء میں اور وار کیا اوسپر زید بن حارثہ نے تو کہا عمار نے کہ واسطے میرے حق ہی
اسپر پھر تیر مارا اوسکے عمار نے اور قتل کیا اوسکو دونوں نے پھر لوٹ آئے پاس آنحضرتؐ کے اور خبر دی آپکو اوسکے قتل کی اور کہا گیا ہی کہ ملے یہ اوس سے ثنیۃ الشرید میں جو
آٹھ کوس ہی مدینہ منورہ سے کہ جب بھول گیا وہ راہ کو تو ملے یہ دونوں اوس سے اور مارتے رہے اوسکو تیروں سے نشانہ بنا کر یہانتک کہ مار گیا وہ

ذکر غزوہ حمراء الاسد کا

اور تھا یہ غزوہ ایک شنبے کے دن آٹھویں تاریخ شوال کی سن تین ہجری میں اور رونق افروز ہوئے آنحضرتؐ مدینہ پر سکینہ میں دن جمعے کے اور غائب رہے
پانچ دن کہا ہی اہل سیر نے جب نماز پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صبح کی دن یکشنبے کے اور تھے ہمراہ آپکے سردار قوم اوس و خزرج کے
اور شب گذاری تھی اون سرداروں نے مسجد نبوی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دروازے پر کہ وہ سعد بن عبادہ اور حباب بن منذر اور سعد
بن معاذ اور اوس بن خولی اور قتادہ بن نعمان اور عبیدہ بن اوس ہیں ہمراہ اپنے چند لوگوں کے پھر جب فارغ ہوئے آنحضرتؐ صبح کی نماز سے تو حکم کیا
بلال کو کہ پکار دیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حکم کرتے ہیں تمکو واسطے طلب کرنے دشمنوں کے اور نہ چلے ہمراہ ہمارے مگر وہ شخص کہ حاضر تھا کل
لڑائی میں کہا راوی نے پس نکلے سعد بن معاذ درحالیکہ لوٹے جاتے تھے اپنے گھر کو کہ حکم کریں اپنی قوم کو ہمراہ چلنے کا اور زخم ظاہر تھے لوگوں میں
اور تھے اکثر لوگ زخمی قبیلہ بنی عبدالاشہل کے بلکہ تمام پھر آ کر سعد بن معاذ اور کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے ہیں تمکو یہ کہ طلب کریں اپنے

دشمنون کی کہا اسید بن حضیر نے یہ سنکر درحالیکہ سات زخم تھے اونکے بدن پر اور وہ چاہتے تھے علاج کرنا اونکا کہ حاضر ہین ہم دل و جان سے راہ مین اللہ
اور اوسکے رسول کی پھر اوٹھا لیے ہتھیار اپنے اور نہ ٹھہرے زخمون کے علاج کو اور آئے آنحضرت سے اور آئے سعد بن عبادہ اپنی قوم بنی ساعدہ تا
اور حکم کیا اونکو چلنے کا سو آمادہ ہوئے وہ ساز و سامان سے اور آئے آنحضرت سے اور آئے ابو قتادہ اہل خربا مین درحالیکہ دوا کرتے تھے وہ اپنے زخمون کی
کہا اونھون نے اونسے یہہ منادی آنحضرت کا کہ پکارتا ہی تمکو واسطے طلب کرنے دشمنون کے تو جست کی اونھون نے مانند شیرون کے اپنے ہتھیارونکی
کی طرف اور نہ دیر کی واسطے اپنے زخمون کے اور نکلے بنی سلمہ سے چالیس زخمی اور تھے طفیل بن نعمان پر تیرہ زخم اور خراش بن صمہ پر دس زخم اور کعب بن مالک
پہ اور پر دس زخم اور قطبہ بن عامر بن حدیدہ پر نو زخم یہان تک کہ آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیر ابی عتبہ پر جو واقع ہی سرے پر گھاٹی کے کہ ہی راہ کا
اوسدن باندھے ہوئے ہتھیارون کو اور کھڑے ہوئے صف باندھ کر واسطے آنحضرت کے پھر جب دیکھا اونکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حال یہ کہ زخم
اونمین بہت ظاہر تھے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے اونکی دعا کے کہ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ بَنِي سَلِمَةَ روایت کی عتبہ بن جبیر نے اپنی قوم کے لوگون
سے کہ کہا اونھون نے تحقیق عبد اللہ بن سہل اور رافع بن سہل بن عبد الاشہل لوٹے احد سے درحالیکہ اونمین بہت زخم تھے اور عبد اللہ بن سہل بوجھل
تر ادمین تھے زخمون سے پھر جب صبح کی لوگون نے اور آئے اونمین سعد بن معاذ خبر دینے اس بات کی کہ آنحضرت حکم فرماتے ہین اونکو دشمنون کی طلب کا
کہا ایک نے اونمین سے ساتھ دوسرے کے کہ واللہ اگر نہ ائے ہم کفار سے ہمراہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تو ہوگا یہ افسوس اور واللہ نہین ہی
ہمارے کوئی سواری کہ چڑھین ہم اوسپر اور نہین جانتے ہم کہ کیا کرین کہا عبد اللہ نے کہ چلو ساتھ میرے کہا رافع نے کہ واللہ نہین مجکو طاقت چلنے کی
کہا اوسکے بھائی نے چل ساتھ ہمارے کہ گھسٹتے چلین اور قصد کرین ہمراہی آنحضرت کا پھر چلے گرتے پڑتے یہان تک کہ سست پڑ گئے رافع اور تھے عبد اللہ
کہ سوار کرتے تھے رافع کو اپنی پشت پر کچھ دور اور پیادہ چلتے تھے وہ کچھ دور یہان تک کہ گئے لوگ پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب عشا کے اور
روشن کی تھی لوگون نے آگ پھر لائے گئے یہ رافع بن سہل اور عبد اللہ بن سہل روبرو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور تھے اوس رات آپ کی چوکسی پر عباد بن بشر
کہا عباد بن بشر نے ان دونون سے کہ کس چیز نے روکا تمکو ابتک پس خبر دی ان دونون نے عباد بن بشر کو ساتھ اپنے ضعف اور بیماری کے تو دعا کی
عباد نے واسطے اون دونون کے خیر کی اور کہا اگر دراز ہوگی عمر تمہاری تو ہونگی واسطے تمہارے بہت سواریان گھوڑے اور اونٹ اور خچر کی اور نہین وہ
بہتر واسطے تمہارے اس حال سے اور کہا واقدی نے کہ ایک روایت مین یہ قصہ انس اور مونس کا ہی اور کہا جابر بن عبد اللہ نے کہ یا رسول اللہ
بلایا منادی نے یہ کہ نہ نکلے ساتھ ہمارے مگر وہ شخص کہ حاضر تھا کل لڑائی مین اور مین حریص تھا حاضر ہونے مین لیکن میرا باپ چھوڑ آیا تھا مجکو واسطے خبرگیری
میری بہنون کے اور کہا مجسے ای بیٹے میرے نہین لائق مجکو اور تجکو یہ کہ چھوڑ جاوین ہم اونکو تنہا درحالیکہ نہین کوئی قریب مرد ساتھ اونکے اور ڈر ہی
مجکو اونکا کہ وہ ضعیف عورتین ہین اور مین جاتا ہون ہمراہ آنحضرت کے امید ہی کہ روزی کرے اللہ تعالی شہادت تو رہگیا مین اونکی خبرداری کو اور فضیلت
حاصل کی پہلے میرے باپ نے ساتھ شہادت کے اور مین امیدوار اوسکا تھا اب حکم دیجیے مجکو یا رسول اللہ ہمراہ چلنے کا تو حکم دیا اونکو ہمراہی کا آنحضرت نے
جابر کہتے ہین نہ گیا کوئی شخص ہمراہ آنحضرت کے کہ نہ حاضر ہوا تھا وہ کل لڑائی مین سوا میرے اور اجازت چاہی آنحضرت سے اور لوگون نے کہ جو نہ حاضر
ہوئے تھے کل لڑائی مین ساتھ چلنے کی لیکن نہ ہمراہ لیا اونکو آنحضرت نے پھر منگوایا آپ نے نشان اپنا کہ وہ بندھا ہوا تھا اور نہ کھلا تھا کل سے پھر دیا
اوسکو واسطے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے اور نزدیک بعضون کے دیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اور نکلے آنحضرت درحالیکہ زخمی تھا وجہ مبارک آپکا
زرہ کی کڑیون سے اور زخم تھا پیشانی نورانی پر پتھر کا بالون کی جڑون مین اور ٹوٹا ہوا تھا دندان مبارک آپ کا اور زخمی تھا لب جان بخش اندر کی جانب سے
اور سست تھا دہنا مونڈھا آپ کا بسبب مارنے ابن قمیہ کو اور چھلے ہوئے تھے دونون گھٹنے پھر داخل ہوئے آپ مسجد مین اور پڑھین دو رکعتین
درحالیکہ لوگ جمع ہو گئے تھے اور آ گئے تھے رہنے والے عوالی مدینہ کے جب کہ آیا اونکا منادی پھر دو رکعت نماز پڑھی آنحضرت نے اور منگوایا گھوڑا اپنا
مسجد کے دروازے پر پھر لگے آنے آپ کے طلحہ اور تین چکے تھے پکارنا منادی کا اور نکلے گھر سے کہ انتظار کرتے تھے کب سوار ہوں آنحضرت اور دیکھنے تھے

آنحضرتؐ خود اور زرہ کہ نہ دکھائی دیتا تھا آپ کے بدن مبارک سے سوا دو آنکھون کے پھر فرمایا آپ نے ای طلحہ کہان ہین ہتھیار تیرے کہا میںنے قریب ہین انتہی آتا ہون پس نکل گیا مین دوڑتا ہوا اور پہنی میںنے زرہ اور لی میںنے تلوار اور لٹکائی سپر سینے پر اور تحقیق تھے مجھپر نو زخم لیکن زائد فکر تھی مجکو آنحضرتؐ کے زخمون کی اپنے زخمون سے پھر متوجہ ہوئے آپ طرف طلحہ کے اور فرمایا کہان دیکھتا ہی تو آپ قوم کو کہا طلحہ نے ہین وہ آپ سیالہ مین کہ وہ ایک موضع ہی مدینے سے منزل بھر پر فرمایا آنحضرتؐ نے یہی گمان کرتا ہون مین آگاہ ہو ای طلحہ کہ وہ ہرگز نہ پہونچین گے ہمسے غلبے کو مثل کل کے یہان تک کہ فتح کریگا اللہ تعالی ہمپر مکے کو اور بھیجا آنحضرتؐ نے تین شخص کو بطور طلیعہ کے پیچھے کفار کے کہ وہ سلیط اور نعمان دونون بیٹے ہین سفین بن خالد بن عوف بن دارم کے قبیلۂ بنی سہم سے اور ہمراہ کیا اونکے تیسرا شخص قبیلۂ اسلم کا بنی عویمر سے کہ نہ ذکر کیا راوی نے نام اوسکا آگے ہمارے پس دیر کی اوس تیسرے نے اون دونون کے ساتھ ہونے مین اور وہ دونون لپکتے جاتے تھے پس ٹوٹ گیا تسمہ ایک کے جوتے کا اون دونون مین سے تو کہا ایک نے دوسرے سے دے مجکو نعل اپنے کہا اوسنے نہین قسم اللہ کی نہ دونگا مین ایسا بھر ماری اوسنے لات اپنی اوسکے سینے مین کہ گر پڑا وہ پشت پر اور پہن لی اسنے جوتی اوسکی اور جا ملے قوم کفار سے حمراء الاسد مین درحالیکہ اونمین شور تھا اور وہ حکم کرتے تھے لوگون کو لوٹنے کا اور صفوان روکتا تھا اونکو آنے سے پھر لڑائی پر کہ اتنے مین دیکھا اونھون نے اون دو شخصون کو کہ نظر پڑے انکی طرف اور شہید کیا ان دونون کو اور پیچھے سے پہونچے مسلمان اونکی جاے قتل پر حمراء الاسد مین اور لشکرگاہ کی وہان اور دفن کیا اون دونون کو آنحضرتؐ نے ایک قبر مین اور وہ دونون یار تھے آپسمین اور رہ گئے آنحضرتؐ بیچ اپنے اصحاب کے یہان تک کہ اوترے حمراء الاسد مین کہ ماہی جا برسنے اور تھا اکثر زاد راہ ہمارا کھجور اور لاد دیا تھا سعد بن عبادہ نے تیس اونٹون کو یہان تک کہ کافی ہوئے حمراء الاسد مین اور ہانکا تھا اونٹون کو واسطے ذبح کرنے کے پھر ذبح کرتے ایک دن دو اور ایک دن تین اور حکم کرتے تھے آنحضرتؐ لوگون کو جمع کرنے لکڑیون کا دن مین پھر فرماتے شام کو کہ جلاؤ آگ اور روشن کرتا ہر شخص آگ جدا جدا اور تھے اون راتون مین کہ روشن کرتے تھے آگ پانسو جگہہ یہان تک کہ دکھائی دیتین دور سے اور شہرہ ہوا ہمارے لشکر اور آگ جلانے کا ہر طرف یہان تک کہ ہوا یہ اون چیزون سے کہ ذلیل کیا اور پھیر دیا اللہ تعالی نے بسبب اسکے ہمارے دشمنون کو اور آیا معبد بن ابی معبد خزاعی درحالیکہ وہ اوسدن مشرک تھا پاس آنحضرتؐ کے اور تھے خزاعہ اہل صلح آنحضرتؐ سے اور کہا ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم دشوار گذرا ہمپر رنج پہونچنا تمہارا اور تمہارے اصحابؓ کا اور خوش آتا ہی ہمکو کہ بلند کرے اللہ تعالی قدم آپ کا اور ہو مصیبت تمہارے غیر پر پھر گیا جلد یہان تک کہ ملا ابو سفیان سے اور قریش سے موضع روحا مین کہ وہ باتین کر رہے تھے کہ نہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا تمنے اور نہ پیچھا کیا تمنے اور نہ نوجوان عورتون کا پس کچھہ نکیا تمنے اور جمع ہوئے تھے لوٹنے پر اور کہتا تھا ایک کہنے والا اونکا کہ کچھہ نکیا تمنے کہ مارے اشراف اونکے اور لوٹ آئے قبل اسکے کہ اوکھیڑین ہم جڑ اونکی اس سے پہلے کہ بہت ہو جاوین وہ اور کہنے والا اس بات کا عکرمہ بن ابی جہل تھا پھر جبکہ آئے معبد پاس ابو سفیان کے تو بولا یہ رہا معبد اور نزدیک اوسکے خیر ہی پھر پوچھا کیا ہی پیچھے تیرے ای معبد کہا اونھون نے چھوڑا ہی میںنے آنحضرتؐ اور اونکے اصحاب کو پیچھے اپنے درحالیکہ وہ جل رہے ہین تمپر مثل آگ کے اور جمع ہوئے ہین ساتھ اونکے جو نہ ساتھ ہوئے تھے لوگ قوم اوس اور خزرج کے اور اقرار کیا ہی اونھون نے کہ نلوٹین جب ملے تمسے اور عوض لین تمسے اپنے کینے کا اور غضبناک ہین اپنی قوم کی طرف سے کمال غضب واسطے مارے جانے اپنی قوم کے اشرافون کے کہا قریش نے خرابی ہو تیری کیا کہتا ہی تو کہا معبد نے واللہ نہین معلوم ہوتا کہ کوچ کرے تو یہان تک کہ دیکھلے پیشانیان اونکے گھوڑون کی پھر کہا معبد نے البتہ اوٹھایا مجکو اوس چیز نے کہ دیکھا میںنے اوپر کہنے ان اشعار کے

كَادَتْ تُهَدُّ مِنَ الْاَصْوَاتِ رَاحِلَتِيْ	اِذْ سَالَتِ الْاَرْضُ بِالْجُرْدِ الْاَبَابِيْلِ
تَرْدِيْ بِاُسْدٍ كِرَامٍ لَا تَنَابِلَةٍ	عِنْدَ اللِّقَاءِ وَلَا مِيْلٍ مَعَازِيْلِ
فَقُلْتُ وَيْلَ ابْنِ حَرْبٍ مِّنْ لِقَائِهِمْ	اِذَا تَغَطْمَطَتِ الْبَطْحَاءُ بِالْجِيْلِ

یعنی نزدیک تھی کہ ہلاک ہوتی آوازون سے اونٹنی میری جسوقت کہ بھر گئی زمین ساتھ گھوڑون انبوہ کے گردوڑتے تھے ساتھ شیران اصیل کے کہ نہ بزدل تھے اونکو وقت مقابلے کے اور نہین تھے ایک جانب ہونے والے پس کہا میںنے خرابی ہی ابن حرب کو مقابلے اونکے سے جسوقت کہ جوش مارے جنگل ساتھ فوج کے

اور تھا اون باتون سے کہ لوٹایا اللہ تعالی نے ابو سفیان کو ساتھ اوسکے لوگون کے کلام صفوان بن امیہ کا قبل جانے معبد کے کہ کہا اوسنے ای قوم مت کرو ایسا کہ لوگ تھک رہے ہین اور ڈرتا ہون مین اس سے کہ جمع ہون وہ تمپر جو نہ آئے تھے لڑائی مین خزرجی بس لوٹ چلو کہ فتح ابھی تمکو ہے کہ نہین مین بیشک ایسا ہے اگر چلے تم پھر اوپر تو شکست ہو تمہاری فرمایا آنحضرت نے ذکر رہنمائی کی اونکو صفوان نے اور تھا خود راہ پر قسم اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے قبضہ قدرت مین ہے البتہ نشانی کیے گئے ہین واسطے اونکے سنگریزے اگر لوٹتے تو ہو جاتے فنا جیسے کل دن گذرا ہوا پھر لوٹ گئے کفار جلدی خوف سے بھیجا کرتے مسلمانون کے اور گذرے ابو سفیان پر کوئی شخص عبد القیس سے کہ آتے تھے مدینہ منورہ کو تو کہا اوسنے کیا پہنچانے والے ہو تم پیغام میرا آنحضرت اور اونکے اصحاب کو اور بھر دونگا مین گو مین تمہارے اونٹون کی زبیب سے کل عکاظ مین اگر آئے تم میرے پاس کہا اونھون نے کہ ہان یاد رکھینگے وکالت تیری کہا اوسنے جہان ملو آنحضرت اور اونکے اصحاب سے سو خبر دینا اونکو کہ ہم لوگ جمع ہوئے ہین لوٹنے کے ارادے پر واسطے اونکے اور دشمن ہین ہم سب اونکے پھر چلا گیا ابو سفیان یہ کہکر اور آئے وہ لوگ روبرو آنحضرت کے حمراء الاسد مین اور کہا اونھون نے مسلمانون سے جو کہ کہا تھا اوسنے ابو سفیان نے تو بولے مسلمان حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ یعنی بس ہے ہمکو اللہ اور اچھا کارساز ہے اور اسی باب مین اوتاری اللہ تعالی نے یہ آیت اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا یعنی جنکو کہا لوگون نے کہ انھون نے جمع کیا اسباب تمہارے مقابلے کو سو تم اونسے خطرہ کرو پھر اونکو زیادہ آیا ایمان اور یہ قول الہی اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْ بَعْدِ مَا اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ الخ یعنی جن لوگون نے حکم مانا اللہ کا اور رسول کا بعد اسکے کہ اونپر پڑچکا تھا گھاؤ اور بھیج دیا تھا معبد نے ایک شخص خزاعہ کا طرف آنحضرت کے واسطے اطلاع کرنے آپ کے روانگی ابو سفیان سے اور باقی قریش کے خوفناک و شرمندہ ہوکر پھر لوٹ آئے آنحضرت طرف مدینہ منورہ کے

ذکر سریۂ ابو سلمہ کا طرف موضع قطن کے

ذکر ایک مہم کا ہے طرف بنی اسد کے پینتیسوین مہینے مین ہجرت سے واقع ہوا کہا راویون نے حاضر ہوئے ابو سلمہ احد مین اور تھے ابو سلمہ اوترے والے بنی امیہ بن زید مین بیچ عوالی مدینے کے جب کہ اوٹھے محلہ قبا سے اور ہمراہ تھین اونکے بیوی اونکی ام سلمہ بنت ابی امیہ پس زخمی ہوئے یہ احد مین کہ لگا وہ زخم اونکے بازو پر پھر لوٹ آئے یہ اپنے گھر کی طرف اور سنا انھون نے کہ آنحضرت تشریف لے گئے حمراء الاسد کو تو چڑھے یہ حمار پر اور نکلے دیکھتے ہوئے آنحضرت کو اطراف و جوانب مین یہان تک کہ ملے آنحضرت سے کہ اوترے تھے آپ عقبہ سے جو ایک مقام ہے مدینے مین نزدیک قبا کے عقیق مین سو گئے ابو سلمہ ساتھ آنحضرت کے حمراء الاسد کو پھر جب لوٹے آنحضرت وہان سے طرف مدینہ منورہ کے پھرے ابو سلمہ ساتھ مسلمانون کے اور لوٹے عقبہ کی راہ سے اور ٹھہرے ابو سلمہ عقبہ مین ایک مہینا کہ علاج کرتے تھے اپنے زخمون کا یہان تک کہ دیکھا ابو سلمہ نے کہ اچھا ہو گیا اور بھر گیا ہی زخم اوپر سے اس طرح کہ نہین معلوم ہوتا تھا پھر جب دیکھا ہلال محرم کا پینتیسوین مہینے ہجرت سے تو بلایا آنحضرت نے ابو سلمہ کو اور فرمایا جاؤ ہمراہ اس لشکر کے کہ امیر کرتا ہون مین تمکو امیر اوپر اوسکے پھر باندھا واسطے ابو سلمہ کے نشان پس فرمایا جاؤ یہان تک کہ پہنچے زمین بنی اسد مین اور شبخون مارو اونپر پہلے اس سے کہ لادین وہ تجہیز لشکر اپنا اور وصیت فرمائی ابو سلمہ کو خدا سے تقوے کی اور بھلائی کی ساتھ ہمراہیون کے سو گئے ابو سلمہ ساتھ اس لشکر کے ڈیڑھ سو آدمی لیکر اونمین سے ابو سبرہ بن رہم جو بھائی ابو سلمہ کا ماں کی طرف سے اور ماں اونکی برہ بنت عبد المطلب تھین اور عبد اللہ بن سہیل بن عمرو اور عبد اللہ بن مخرمہ العامری اور بنی مخزوم سے معتب بن فضل بن حمراء خزاعی کہ تھا حلیفون سے درمیان اونکے اور ارقم بن ابی الارقم کہ خود اونمین سے تھا اور بنی فہر سے ابو عبیدہ بن جراح اور سہیل بن بیضا اور انصار سے اسید بن حضیر اور عباد بن بشر اور ابو نائلہ اور ابو عبس اور قتادہ بن نعمان اور نضر بن حارث ظفری اور ابو قتادہ اور ابو عیاش زرقی اور عبد اللہ بن زید اور خبیب بن یساف تھے ساتھ اون لوگون کے کہ نہین ذکر کیے گئے واسطے ہمارے اور وہ چیز کہ برانگیختہ کیا اوسنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس لشکر کشی پر یہ ہے کہ ایک مرد قوم طی سے آیا مدینے مین ملنے کو ایک عورت سے اپنی قرابت کی کہ نکاح مین تھی وہ عورت ایک صحابی کے اور اوترا وہ شخص بیچ مکان خاوند اوس عورت کے پھر کہا اوسنے صحابی سے کہ وہ خاوند تھے اوسکی اوس قریب عورت کے کہ طلیحہ اور سلمہ دونون بیٹے

خویلد کے چھوڑ آیا ہون مین اونکو کہ گئے ہین وہ اپنی قوم مین اور فرمان بردارون مین کہ بلاتے ہین وہ لوگ اون دونون کو طرف لڑائی کے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے اور وہ چاہتے ہین کہ قریب آوین مدینے کے اور کہا ہی اونھون نے کہ چلتے ہین ہم طرف گھر آنحضرتؐ کے اور لوٹتے ہین اونکے اطراف کو
اور لیتے ہین ہم گرد ونواح اونکے سو تحقیق واسطے اونکے جانور ہین چرنے والے کہ چرینگے جانب مدینے مین اور نکلتے ہین پیٹھون پر گھوڑون کی جو عمدہ ہین
اور چرائینگے اپنے جانورون کو پھر اگر ملے ہمکو لوٹ تو نہ ہاتھ آوینگے ہم اونکے اور اگر ملے ہم اونکے لشکر سے تو طیار ہی ساتھ ہمارے سامان جنگ کا
کہ ہین ہم گھوڑون پر اور نہین گھوڑے پاس اونکے اور ساتھ ہمارے بہتر اونٹ ہین مانند گھوڑون کے اور وہ لوگ مصیبت زدہ ہین کہ ڈال دیا ہی اونپر
قریش نے ایک حادثہ کہ وہ نہ آمادہ ہونگے کبھی اور نہ جمع ہوگا واسطے اونکے لشکر پھر کھڑا ہوا اونمین ایک مرد اونکا قیس بن حارث بن عمیر نام اور کہا اوسنے اے
قوم قسم خدا کی نہین یہ رائے میری اور نہین واسطے ہمارے راہ اونکے قتل کی اور نہین جو لوٹ واسطے کسی لوٹنے والے کے تحقیق ملک ہمارا دور ہی یثرب سے
اور نہین جماعت ہماری برابر قریش کے کہ پھرے وہ بہت دنون قبائل عرب مین مدد مانگتے ہوئے اور واسطے اونکے تابع ہین بیگانہ لوگ سو جمع کیا اونھون نے
سب کو اور لیے ہمراہ اونٹ اور گھوڑے اور ہتھیار اور سامان اور ہوئے وہ تین ہزار لڑنے والے سوا تابعدارون کے اور کمال کوشش تمھاری یہ ہی کہ
جاؤ تم جمع ہو کر تین سو آدمی اگر چلین سب سو فریب کھاتے ہو تم اپنے نفسون پر اور نکلتے ہو اپنے شہرون سے اور نہین مین بےخوف تمپر شکست سے پس
قریب تھا کہ شک مین ڈالے اونکو چلنے سے اور وہ ابھی اپنے ارادے پر ہین پھر لے گئے اوس شخص کو وہ صحابی روبرو آنحضرتؐ کے پس بیان کی اوسنے
آنحضرتؐ سے وہی بات سو روانہ کیا آنحضرت نے ابوسلمہ کو اور گئے یہ ہمراہ اپنے یارون کے اور ساتھ گیا آگے وہ مرد طائی راہ بتانے کو پھر جلدی کی
مسلمانون نے چلنے مین اور پھیر لے گیا وہ شخص اونکو راہ کے ڈر سے اور چلا راہ کی چوڑائی مین اوپر اوپر اور لے گیا اونکو رات اور دن یہانتک کہ پہونچے
نزدیک قطن کے کہ ایک پانی ہی پانیون بنی اسد سے کہ جمع تھا اوسپر لشکر اونکا اور پائے وہان جانور چرنے والے اونکے پھر لوٹ لائے اون جانورون کو
اور پکڑ لائے تین غلامون کو جو چرواہے اونکے تھے اور چھوڑ دیا باقی چرواہون کو سو گئے وہ اپنے لوگون مین اور بیان کیا اونسے حال اور ڈرایا
اونکو ابوسلمہ کے لشکر سے اور کہا اون چرواہون نے کہ بہت ہین وہ لوگ اسواسطے متفرق ہوگئی جماعت بنی اسد ہر طرف اور اوترے ابوسلمہ
پانی پر اور پایا اونکے لشکر کو متفرق پھر پھیلا دیے اپنے لوگ واسطے جستجو کرنے اونکے جانورون اور بکریون کے اور کیے اپنے لوگون کے تین فرقے
کہ رہا ایک فرقہ ساتھ اونکے اور بھیجے دو فرقے لوٹ کو دو طرف مختلف مین اور کہہ دیا اونکو کہ نہ دور جانا اونکے پیچھے مین اور یہ کہ نہ گذارنا رات مگر
پاس میرے اگر سلامت رہو اور کہا نہ جدا ہونا آپس سے اور کیا ہر ایک ٹکڑی پر امیر پس لوٹ آئے وہ لوگ طرف ابوسلمہ کے صحیح وسلامت
کہ لوٹ لائے تھے بہت اونٹ اور بکریون کو اور نہ ملے کسی سے ساتھ برائی کے پھر آئے ابوسلمہ ساتھ اوس سب مال کے طرف مدینہ منورہ کے
اور آیا اونکے ساتھ وہ شخص بنی طی کا بھی پھر جب چلے مسلمان ایک رات تو کہا ابوسلمہ نے کہ بانٹ لو حصہ اپنی غنیمت سے اور دین ابوسلمہ نے اوس مرد طائی
غنیمت سے اوسکی پسند کی چیزین پھر نکالا حق صفی مین واسطے آنحضرتؐ کے غلام کو پھر نکالا اوسمین پانچوان حصہ اور بانٹ دی باقی غنیمت اپنے ہمراہی
مسلمانون پر سو معلوم کر لیے لوگون نے حصے اپنے پھر ہانک لائے اونکو یہانتک کہ پہونچے مدینے مین روایت ہی عمرو بن ابی سلمہ سے کہ زخمی کرنے والا
ابوسلمہ کا ابواسامہ جشمی تھا کہ تیر مارا تھا اوسنے ابوسلمہ کے احد مین جو چوڑی بھال والا اونکے بازو مین سو علاج کرتے رہے ابوسلمہ اپنے زخم کا ایک مہینے تک
یہانتک کہ اچھا دیکھا ہمنے اونکو اور بھیجا اونکو آنحضرتؐ نے محرم مین پینتیسوین[۳۵] مہینے ہجرت سے طرف موضع قطن کے کہ غائب رہے کچھ اوپر دس دن
پھر جب آئے وہ مدینے مین تو پھوٹ نکلا زخم اونکا اور وفات ہوئی ستائیسوین تاریخ جمادی الآخر کی اور غسل دیے گئے پانی سے یسیرہ کے جو کنوان ہی
بنی امیہ کا درمیان دو منارون کے کوئین کے اور تھا نام اوس کنوئین کا جاہلیت مین عبیرہ پھر نام رکھا اوسکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یسیرہ پھر اوٹھائے
گئے وہ بنی امیہ سے اور دفن کیے گئے مدینہ منورہ مین کہا عمرو بن ابی سلمہ نے اور عدت مین بیٹھی ماں میری ام سلمہ یہانتک کہ گذرے چار مہینے دس دن
پھر نکاح کیا اونسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور جمع ہوئے ساتھ اونکے اون راتون مین کہ باقی رہی تھین شوال سے پس کہتی تھین ماں میری نہین خوف

نکاح کا شوال مین اور زفاف ہوا اوسمین تحقیق نکاح کیا تھا آنحضرت نے اور جمع ہوئے تھے آپ شوال مین اور مرین یہ ام سلمہ نے قصد سے اونکے ہونے کی
مین کہا عبد اللہ واقدی نے پھر بیان کیا مینے عمر بن عثمان حجشی سے پس تصدیق کی اونھون نے میری روایت کی اور کہا کیا نہین نام لیا گیا اوسکے
تمہارے اوس شخص طائی کا کہا مینے نہین کہا عمر بن عثمان نے وہ طائی ولید بن زہیر بن طریف ہے جو زینب طائیہ کا اور تھی یہ زینب نکاح مین طلیب
بن عمیر کے اور اوترا تھا ولید طائی مکان مین طلیب کے پھر خبر دی اوس طائی نے طلیب کو تو لے گئے وہ اوسے طرف آنحضرت کے اور بیان کیا اوسنے
طائی نے آنحضرت سے قصہ بنی اسد اور ارادہ اونکا کہ رکھتے تھے آنے کا مدینے مین پھر گیا وہ طائی ہمراہ مسلمانون کے اوس قوم سے اور آئے
مسلمان پاس اوس قوم کے درحالیکہ وہ غافل تھے بیچ اونٹون اور بھیڑون کے سو پایا اونھون نے جماعت ابو سلمہ کو اور ڈرے اونسے پھر آئی وہ
ہوئے اور لڑے یہانتک کہ زخمی ہوئے لوگ اونکا اور ہو گئے متفرق پھر چھاپا مارا طائیون نے بعد اسکے بنی اسد پر اور زخمی ہوئے وہ اور
پکڑ لیے اونکے اونٹ اور بکریان پھر نہ لڑے بنی اسد مسلمانون سے یہانتک کہ داخل ہوا اسلام **کہا واقدی نے** اور کہتے ہین اصحاب ہمارے
کہ ابو سلمہ شہید ہوئے احد سے ہین بسبب اوس زخم کے کہ لگا اونکے احد مین پھر پھوٹ نکلا اور یونہی ہے ابو خالد زرقی اہل عقبہ سے لگا انکو ایک زخم تیر کا
پھر پھوٹ نکلا وہ زخم ابو خالد کا بعد صحت کے ایام خلافت حضرت عمر مین کہ وفات پائی ابو خالد نے اوس سے اور نماز پڑھی انپر حضرت عمر نے اور فرمایا
ابو خالد شہید ہے یمامہ سے ہین **کہا واقدی نے** پھر بیان کی مینے سب حدیث یعقوب بن محمد بن ابی صعصعہ سے کہا اونھون نے بیان کیا مجھ
ایوب بن عبد الرحمن بن ابی صعصعہ نے کہ روانہ کیا آنحضرت نے ابو سلمہ کو محرم مین شروع چونتیسوین مہینے کے ہمراہ ایک سو پچیس آدمیون کے کہ اونمین
سے سعد بن ابی وقاص اور ابو حذیفہ بن عتبہ اور سالم مولی ابو حذیفہ کے ہین کہ چلتے رات مین اور چھپ رہتے دن مین یہانتک کہ اوترے اوطن پر
پھر پایا اون لوگون کو کہ جمع کیا تھا لشکر کو اور گھیر لیا اونکو ابو سلمہ نے ظلمت صبح مین اور وعظ و نصیحت کی اپنے لوگون کو تقوے کی ساتھ خدا و رسول کے
اور رغبت دلائی جہاد کی اور برانگیختہ کیا اونکو جہاد پر اور کہدیا کہ پیچھا کیا کرنا دشمنون کا تلاش کرنے کو اور مواخات کرا دی درمیان دو دو کے سو ہوشیار
ہو گئے مسلمان قبل اونکے حملے کے اور بعد درستی سامان کے صف باندھی واسطے لڑائی کے اور حملہ کیا سعد بن ابی وقاص نے اونکے ایک شخص پر
پھر کاٹ ڈالا پانون اوسکا اور قتل کیا اوسکو اور حملہ کیا ایک اعرابی نے مسعود بن عروہ پر بیس مقابل ہوئے اوسکے مسعود ساتھ نیزے کے اور خون کیا مسلمانو
نے سعد پر اسکا کہ چھینے جاوین کپڑے اونکے پھر گئے طرف سعد کے اور پکارا سعد نے کہ کیا انتظار کرتے ہو تم تو حملہ کیا اونپر ابو سلمہ نے اور شکست کھائی
مشرکون نے اور پیچھا کیا اونکا مسلمانون نے لیکن متفرق ہو گئے وہ لوگ اور روک دیا ابو سلمہ نے مسلمانون کو تلاش کرنے سے کفار کے پھر آئے اپنے مقام کو
اور ایا جو ملکا جانا اسباب سے گلے والون کے اور رہے اوس جگہ لڑکے بلے اونکے پھر لوٹے مسلمان طرف مدینے کے یہانتک کہ جب تھے پانی سے ادرسافت
ایک شب کے بھول گئے راہ اور جا پہنچے لڑکے اونٹون مین کہ تھے اونمین چرواہے اونکے سو ہانک لائے مسلمان اونکے اونٹون کو مع چرواہون کے اور ملے غنیمت سے
ہر ایک شخص کو اونمین سات سات اونٹ مروی ہے حارث بن فضیل سے کہا سعد بن ابی وقاص نے جب کہ بھول گئے راہ تو اجرہ دار لیا مینے ایک شخص عرب کا
راہ بتلانے کو کہا اوسنے لے چلونگا مین تمکو اونکے جانورون پر تو کیا مقرر کرتے ہو تم حصہ میرا کہا مسلمانون نے دینگے ہم تمکو پانچوان حصہ سو کہا
سعد بن ابی وقاص نے پھر لے گیا وہ ہمکو اونکے جانورون پر اور انجام کار لیا اوسنے پانچوان حصہ اپنا ++

شروع قصہ غزوہ بیر معونہ کا

واقع ہوا یہ غزوہ ماہ صفر مین چھتیسوین مہینے ہجرت سے مروی ہے ساتھ بہت روایتون صحیحہ کے کہ کہا اونکے راویون نے آیا عامر بن مالک جو مشہور ابو البرا
ملاعب الاسنہ یعنی نیزہ باز پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ہدیہ دیا اوسنے آنحضرت کو دو گھوڑے اور دو ساندنیان پس فرمایا آنحضرت نے نہین لیتا
مین ہدیہ مشرک کا اور پیش کیا آپنے اوسپر اسلام لیکن وہ مسلمان ہوا اور نہ برا جانا اوسکو بلکہ کہا یا محمد بیشک نیک اور اچھا دیکھتا ہون مین اس تیرے کام کو
اور پیچھے میرے لوگ ہین پس اگر بھیجین آپ اپنے چند یار ہمارے ساتھ میرے تو البتہ امید رکھتا ہون مین کہ قبول کرین وہ دعوت آپکی اور تابعین ہونا آپکا

پھر اگر قبول کرین وہ دین آپ کا تو خوب غالب ہو جائیگا کام آپ کا فرمایا آنحضرتؐ نے خوف ہی مجکو اپنے یارون پر اہل نجد سے کہا عامر نے نہ خوف کریے اونکا
کہ پناہ دینے والا ہون مین آپ کے یارون کا اگر پیش آوے ضرر اونکے کوئی اہل نجد سے اور تھے انصار سے ستر مرد نوجوان کہ کہے جاتے تھے قرا جب شام ہوتی
تو آتے وہ سب ایک جانب مدینے کی اور پڑھتے رہتے قرآن اور نماز آپس مین پھر جب سامنا ہوتا صبح کا تو جاتے میٹھے پانی پر اور جمع کرتے لکڑیان پھر
لے آتے طرف حجرون آنحضرتؐ کے اور گھر والے گمان کرتے اونکو کہ تھے یہ مسجد مین اور اہل مسجد گمان کرتے اونکو کہ تھے یہ گھر والون مین سو بھیجا ان لوگون کو
آنحضرتؐ نے اور شہید کیے گئے یہ بیر معونہ مین پھر بد دعا کی آنحضرتؐ نے اونکے قاتلون پر پندرہ راتین اور کہا ابو سعید خدری نے تھے وہ ستر مرد اور
بعض روایتون مین ہی چالیس لیکن اکثر روات صحیح والے اونکو چالیس کہتے ہین اور لکھدیا تھا اونکو آنحضرتؐ نے نامہ اپنا اور امیر کیا تھا اونپر منذر بن عمرو
ساعدی کو پھر روانہ ہوئے وہ یہان تک جب کہ پہونچے بیر معونہ پر کہ وہ ایک پانی ہی بنی سلیم کا اور ہی وہ بیچ زمین بنی عامر اور بنی سلیم کے کہ گنے جاتے ہین
یہ دو شہر اوس سے روایت ہی عروہ سے کہ چلے منذر بن عمرو ساعدی ساتھ ایک راہبر کے کہ تھا وہ بنی سلیم سے مطلب نام پھر جب اوترے مسلمان بیر معونہ
تو قیام کیا اکٹھا پاس اوس کوئین کے اور چرنے چھوڑا اپنے جانورون کو اور بھیجا اونکے چرانے مین حارث بن صمہ اور عمرو بن امیہ ضمیری کو اور [illegible]
طرف حرام بن ملحان کے نامۂ مبارک آنحضرتؐ کا تاکہ لیجاوے طرف عامر بن طفیل کے بیچ لوگون بنی عامر کے سو جب پہونچا حرام بن ملحان طرف عامر بن طفیل
کے درمیان لوگون بنی عامر کے تو نہ پڑھا نامۂ مبارک کو اور کودا عامر بن طفیل حرام بن ملحان پر اور مار ڈالا اوسکو اور پکارا اپنے لوگون کو واسطے جمع ہونے
کے مدد پر لیکن انکار کیا اونھون نے اوسکی مدد کا اصحاب پر اور عامر بن مالک ابو براء گیا تھا طرف لوگون کے جانب نجد مین سو کہہ دیا اوسنے اونکو کہ مینے
پناہ دی ہی آنحضرتؐ کے اصحاب کو اب نہ تعرض کرے اونسے کوئی تمھارا کہا اونھون نے نہین توڑتے ہم پناہ ابو براء کی اور انکار کیا عامر جانے کا ساتھ عامر
بن طفیل کے تو مدد چاہی عامر بن طفیل نے واسطے اپنے مسلمانون پر اور قبیلون سے مثل سُلَیم اور عُصَیّہ اور رعل سے پھر گئے یہ قبیلے ہمراہ عامر بن طفیل
کے اصحاب پر اور سردار کیا اوسکو اپنا کہا عامر بن طفیل نے قسم اللہ کی نجاویگا اس طرف کوئی اکیلا پھر پیروی کی اوسکی اوسکے لوگون نے یہان تک کہ
پایا مسلمانون کو کہ ٹھہرے ہوئے تھے ہمراہ اپنے امیر کے پھر ملا عامر بن طفیل مع اپنے لوگون کے مسلمانون سے درحالیکہ منذر اونمین تھے سو گھیر لیا کفار
نے اہل اسلام کو اور غلبہ کیا اونپر اور لڑے مسلمان یہان تک کہ شہید ہوئے سب اصحاب آنحضرتؐ کے اور بچ رہے منذر بن عمرو تو کہا کافرون نے منذر سے
کہ اگر چاہو تو امن دین ہم تمکو کہا منذر نے نہ دونگا مین تمھین اپنے آپ کو اپنے اختیار سے اور نہ منظور ہی مجکو امن تمھاری مگر یہان تک کہ پہونچون مین
جائے قتل پر حرام بن ملحان کی کہ بعد اسکے الگ ہو جائیگی مجسے امن تمھاری سو امن دی کفار نے منذر کو یہان تک کہ آئے یہ اوپر مقتل حرام بن ملحان کے
پس بیزار ہوئے کفار اپنے امن دینے سے اور لڑے منذر سے یہان تک کہ شہید ہوئے منذرؓ اور یہی مراد ہی قول آنحضرتؐ سے کہ فرمایا انکے حق مین
اَعْنَقَ لِیَمُوتَ یعنی جلدی کی منذر نے واسطے مرنے کے اور لے گئے تھے حارث بن الصمہ اور عمرو بن امیہ اونٹون کو چراگاہ مین اور تحقیق دیکھا
اون دونون نے حاضر ہونا پرند جانورون کا اپنے لشکرگاہ مین تو لگے کہنے وہ دونون کہ مارے گئے قسم خدا کی یار ہمارے قسم خدا کی نہین مارا ہمارے
یارون کو مگر اہل نجد نے پھر گئے بلند زمین پر پس ناگاہ دیکھتے ہین کہ یار اونکے مقتول پڑے ہین اور ناگاہ گھوڑے سوارون کفار کے کھڑے ہین کہا
حارث بن الصمہ نے عمرو بن امیہ سے کہ کیا مصلحت دیکھتے ہو کہا مصلحت دیکھتا ہون مین کہ ملجائین ہم ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور خبردار
کرین اونکو اس خبر سے کہا حارث نے کہ نہین ہون مین کہ پیچھے ہٹون اوس جگہہ سے کہ مارے گئے اوسمین منذر پھر متوجہ ہوئے وہ دونون طرف کفار کے
اور ملے قوم کفار سے پھر لڑا اونسے حارث یہان تک کہ مارا اوسنے کافرون مین سے دو آدمیون کو پھر پکڑ لیا حارث کو اور قید کیا اوسکو اور عمرو
بن امیہ کو اور کہا کافرون نے حارث سے کہ کیا چاہتا ہی تو کہ کرین ہم ساتھ تیرے تحقیق ہم نہین چاہتے ہین مارنا تیرا کہا حارث نے کہ پہونچا دو تم
مجکو جگہہ قتل منذر اور حرام کے پھر بری ہو مجسے ذمہ تمھارا کہا اونھون نے اچھا سو پہونچا دیا اونھون نے حارث کو پھر چھوڑ دیا اوسکو اور لڑا
حارث اونسے اور مار ڈالا حارث نے اون مین سے دو آدمیون کو یہان تک کہ مارا گیا حارث لیکن نہین مارا اوسکو یہان تک کہ چھیدے اوسکے بیچ

اور پر ولیا اوسکو نیزون مین پناہ اور کہا عامر بن الطفیل نے عمرو بن امیہ سے اور وہ مقید تھے اونکے ہاتھون مین او نہین لوگون سے تھے کہ ماں میری کو ایک
بندہ آزاد کرنا ہی پس تو چہرا و آزاد ہی طرف سے میری ماں کے اور او کھیڑ لیے بال عمرو بن امیہ کی پیشانی کے اور کہا عامر بن الطفیل نے عمرو بن امیہ سے کیا پہچانتا ہے تو
اپنے اصحاب کو کہا عمرو بن امیہ نے ہاں پھر کھڑا ہوا عامر بن الطفیل لونین اور شروع کیا کہ پوچھتا تھا جیسے اونکے نسبون کو کہا عامر نے کیا گم ہوا او نمین سے
کوئی کہا عمرو بن امیہ نے نہین پاتا ہون مین ایک ہی بکر کو کہ نام وسکا عامر بن فہیرہ ہی کہا عامر نے عمرو سے کہ کیسا تھا وہ تم مین کہا عمرو نے تھا وہ افضل ہم مین سے
اور اول اصحاب نبی ہمارے سے کہا عامر نے عمرو سے کیا نہ خبر سناؤن مین تجکو اوسکی اور اشارہ کیا طرف ایک مرد کے پھر کہا اسنے چھیدا تھا اوسکو ساتھ نیزے
اپنے کے پھر نکال لیا نیزے اپنے کو تو لے گیا ایک مرد اوسکو آسمان مین یہان تک کہ نہین دیکھتا تھا مین اوسکو کہا عمرو نے پس کہا مینے یہ حال عامر بن فہیرہ کا ہی
اور تھا وہ شخص کہ مارا تھا اوسنے عامر بن فہیرہ کو ایک مرد بنی کلاب سے کہ نام اوسکا جبار بن سلمی تھا ذکر کرتا تھا کہ مینے جب نیزہ مارا عامر بن فہیرہ کے تو سنا مینے عامر کو
کہ کہتا ہی فُزْتُ وَاللّٰهِ یعنی کامیاب ہوا مین اور پالیا مینے مطلب اپنا قسم اللہ کی کہا جبار نے پھر کہا مینے اپنے جی مین کیا مراد ہی اوسکی قول فزت سے
کہا جبار نے پھر آیا مین ضحاک بن سفیان کلابی کے پاس اور خبر دی مینے اوسکو ساتھ اوس چیز کے کہ ہوا تھا اور پوچھا مینے ضحاک سے معنی عامر کے قول
فزت کے کہا ضحاک نے مراد عامر کی یہ تھی کہ لیا مینے بہشت کو قسم ہی اللہ کی کہا جبار نے اور عرض کیا ضحاک نے مجھپر اسلام کہا جبار نے پھر اسلام لایا مین اور
باعث ہوا مجکو طرف اسلام کے وہ حال کہ دیکھا مینے مارتے عامر بن فہیرہ سے کہ چلے گئے طرف آسمان کے کہا جبار نے اور خط لکھا ضحاک نے طرف
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اسلام میرے کے اور ساتھ اوس حال کے کہ دیکھا تھا مینے مارنے عامر بن فہیرہ سے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ تحقیق فرشتون نے چھپا لیا تھا جثے اوسکے کو اور اوتارا گیا وہ علیین مین لیکن جب آئی پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خبر بیر معونہ کی تو اکٹھا ہوئین
ایک رات مین مصیبت بیر معونہ والون کی او مصیبت مرثد بن ابی مرثد کی اور روانگی محمد بن سلمہ کی سو تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یہ کام ہی
ابو براء کا تحقیق تھا مین اس کام سے ناخوش اور بددعا کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکے قاتلون پر بعد رکوع نماز صبح کے اوس رات سے کہ
آئی تھی اونکے پاس خبر جبکہ کہا سمع اللہ لمن حمدہ کہا اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلٰى مُضَرَ اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِبَنِيْ لَحْيَانَ وَزِعْبَ
وَرِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ فَاِنَّهُمْ عَصَوُا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِبَنِيْ لَحْيَانَ وَعَضَلٍ وَالْقَارَةِ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ
الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ اَبِيْ رَبِيْعَةَ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غِفَارُ
غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَاَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ یعنی ای خدا مضر کو سخت پکڑ ای خدا لازم پکڑ بنی لحیان و زعب و رعل و ذکوان و عصیہ کو کہ انہون نے
اللہ کی اور اوسکے رسول کی نافرمانی کی ای اللہ لازم پکڑ بنی لحیان و عضل و قارہ کو ای خدا نجات دے ولید بن ولید و سلمہ بن ہشام و عیاش بن ربیعہ اور کمزور مسلمانون کو
غفار کو اللہ بخشے اور اسلم کو سلامت رکھے پھر سجدہ کیا پس یہ دعا مانگی پندرہ دن تک آپ نے اور کہا بعض اہل سیر نے کہ دعا مانگی اس طرح سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
چالیس دن یہان تک کہ اوتری یہ آیت لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝ یعنی نہین واسطے تیرے
اس کام مین سے کچھ یا پھر آوے اوپر اونکے یا عذاب کرے اونکو سو وہ ظالم ہین اور تھے انس بن مالک کہ کہتے تھے مارے گئے ستر آدمی انصار سے دن بیر معونہ کے
اور کہتے تھے ابو سعید خدری کہ مارے گئے ہین انصار سے کئی جگہ ستر ستر آدمی دن احد کے ستر اور دن بیر معونہ کے ستر اور دن یمامہ کے ستر اور دن جسر ابی عبید
کے ستر اور نہین غمگین ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوپر جسقدر کہ غمگین ہوئے مقتولین بیر معونہ پر اور تھے انس کہتے تھے اوتارا ہی اللہ تعالی نے درشان
مقتولین بیر معونہ مین قرآن کو کہ پڑھا ہی ہمنے یہان تک کہ منسوخ ہو گیا اور وہ یہ آیتین تھین بلغوا قومنا انا لقینا ربنا فرضي عنا ورضينا عنه
کہا اہل سیر نے اور آیا ابو براء پھرتا ہوا اور وہ بہت بڈھا تھا پس بھیجا اوسنے مقام قیس سے کہ جگہ پانی کی ہی دیار بنی کلاب مین اپنے بھتیجے لبید بن ربیعہ کو ساتھ
ہدیہ گھوڑے کے لیکن پھیر دیا اوس گھوڑے کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی طرف اور فرمایا کہ نہین قبول کرتا ہون مین ہدیہ مشرک کا پھر کہا لبید نے نہین گمان کرتا تھا مین
گمان کرتا اسکا کہ کوئی اہل مضر سے لوٹا دے ہدیہ ابی براء کو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر قبول کرتا ہوتا مین ہدیہ کسی مشرک کا تو البتہ قبول کرتا مین ہدیہ ابی براء کا

کہا لبید نے تحقیق ابو براء نے بھیجا ہی اسلیے کہ دعا شفا کی چاہتا ہی آپ سے ایک بیماری کی کہ اوسکو تھی اور تھا اوسکے پیٹ مین ایک دبیل جسکو دبیلہ کہتے ہین پس لیا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھیلا زمین سے اور آب دہن ڈالا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس ڈھیلے مین اور دم کیا اوسپر پھر دیا اوسکو اور فرمایا کہ گھول دے
تو اس ڈھیلے کو پانی مین پھر پلا تو یہ ڈھیلا ابو براء کو سو کیا یہ کام لبید بن ربیعہ نے اور اچھا ہو گیا ابو براء اور کہا بعض اہل سیر نے کہ تحقیق آنحضرت نے بھیجی تھی
طرف اوسکے ایک کپی شہد کے اور وہ ہمیشہ چاٹتا تھا اوسکو یہان تک کہ اچھا ہو گیا اور تھا ابو براء اوس دن جانے والا اپنی قوم مین اور ارادہ رکھتا تھا
زمین بلی کا کہ قبیلہ معروف ہی پھر گذرا عیس پر اور بھیجا اپنے بیٹے ربیعہ کو ساتھ لبید کے غلہ لیکر پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ربیعہ سے کہ
کیا کیا ذمہ تیرے باپ کا عرض کی اوسنے کہ توڑا گیا وہ ساتھ مارنے تلوار اور چھیدنے برچھے کے پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ان پس
نکلا بیٹا ابی براء کا اور خبر سنائی اوسنے اپنے باپ کو اور گران آیا اوسکے اوپر یہ جو کچھ کہ کیا عامر بن الطفیل نے ساتھ اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور
نہین طاقت حرکت تھی اوسکو بسبب بڑھاپے اور ضعف کے پھر کہا ابو براء نے کہ عہد توڑا بھتیجے میرے نے بنی عامر مین سے اور کیا ابو براء یہان تک کہ
تھے بنو عامر اوپر ایک پانی کے پانیون بلی سے ہدم نام پھر سوار ہوا ربیعہ اپنے گھوڑے پر اور جا ملا عامر بن الطفیل سے درحالیکہ تھا وہ اپنی اونٹنی پر اور
چھیدا ربیعہ نے عامر بن الطفیل کو برچھی سے لیکن چوک گیا وار اوسکا اور شور کیا لوگون نے کہا عامر بن الطفیل نے کہ تحقیق برچھی اوسکے نے نہین ضرر
پونہچایا مجکو اور کہا پورا ہو گیا ذمہ ابی براء کا اور کہا عامر بن الطفیل نے کہ تحقیق بخش دیا مین نے چچا اپنے سے اس فعل کو اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی
اَللّٰهُمَّ اهْدِ بَنِيْ عَامِرٍ وَاطْلُبْ خُفْرَتِيْ مِنْ عَامِرِ بْنِ الطُّفَيْلِ ای خدا سیدھی راہ پر پونہچا بنی عامر کو اور ڈھونڈھ پناہ میری عامر بن الطفیل
سے اور متوجہ ہوا عمرو بن امیہ تا کہ آوے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پیادہ پا کہ پھرتا تھا چارون طرف پھر جب کہ تھا عمرو بن امیہ اعالی قناۃ مین کہ ایک وادی ہی
قریب مدینے کے ملا دو مردون بنی کلاب سے کہ تحقیق تھے وہ دونون مرد کہ آئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر پس کپڑے دیے تھے رسول خدا نے
اون دونون کو اور واسطے اون دونون کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے امان تھی اور نہین پہچانا تھا اوسکو عمرو بن امیہ نے پھر دوپہری مین سلایا
اون دونون کو اور جب سوئے وہ دونون تو کودا اوپر عمرو بن امیہ اور مار ڈالا اون دونون کو بعوض اوس چیز کے کہ پونہچی تھی بنو عامر اصحاب بیر معونہ سے
پھر آیا عمرو بن امیہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور خبر دی آپ کو ساتھ مارے جانے اصحاب بیر معونہ کے پس فرمایا آپ نے تو اونہین سے ہی اور بعض
اہل سیر کہتے ہین کہ تحقیق سعد بن ابی وقاص لوٹے ساتھ عمرو بن امیہ کے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین بھیجا مین نے تجکو ہرگز کبھی مگر کہ لوٹ آیا تو طرف
میرے اپنے یارون مین سے اور بعض اہل سیر کہتے ہین کہ سعد بن ابی وقاص نہ تھے ساتھ اصحاب بیر معونہ کے اور نہ تھے اس سریے مین مگر انصاری اور یہی
ثابت ہی نزدیک ہمارے اور خبر دی عمرو بن امیہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بعد اسکے ساتھ مار ڈالنے اون دو عامریون کے تو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
برا ہی جو کیا تو نے مار ڈالا تو نے ایسے دو مردون کو کہ تھی اونکے لیے میری طرف سے امان اور جوار تا کہ خزادون مین اونکو پھر لکھا طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے عامر بن الطفیل نے اور بھیجا چند آدمیون کو اپنے یارون مین سے کہ خبر دے آپ کو اسکی کہ ایک مرد نے تمہارے اصحاب مین سے مار ڈالا ہی دو مردون کو
ہمارے یارون مین سے اور حال یہ کہ واسطے اون دونون مردون کے آپکی طرف سے امان اور پناہ تھی پھر نکالی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت اون
دونون کی برابر دو مسلمانون کے اور بھیجا اوس دیت کو طرف بنی عامر کے مروی ہی عروہ سے کہ کہا عروہ نے حریص ہوئے مشرک لوگ ساتھ عروہ بن الصلت
کے کہ امن دین اوسکو لیکن انکار کیا عروہ بن الصلت نے اور تھا عروہ دوست عامر کا اور اوسکے اخلاء مین سے باوجود اسکے کہ قوم اوسکی حریص تھی اوپر
لیکن انکار کیا اور کہا نہین قبول کرتا ہون مین تمسے امان اور نہین پھیرتا ہون مین اپنے نفس کو جگہہ ڈالنے اپنے یارون کے سے اور کہا تھا اصحاب بیر معونہ نے
جب کہ گھیرے گئے وہ اَللّٰهُمَّ اِنَّا لَا نَجِدُ مَنْ يُّبَلِّغُ رَسُوْلَكَ السَّلَامَ غَيْرَكَ فَاَقْرِاُ عَلَيْهِ مِنَّا السَّلَامَ یعنی ای خدا
نہین پاتے ہم سوائے تیرے اوس شخص کو کہ پونہچاوے تیرے پیغمبر کو سلام سو پونہچا تو پیغمبر پر ہمارا اسلام پس خبر دی
آنحضرت کو جبریل علیہ السلام نے ساتھ اسکے ❊

ذکر اونکے ناموں کا جو شہید ہوئے بیر معونہ مین قریش مین سے

بنی تیم سے عامر بن فہیرہ اور بنی مخزوم سے حاکم بن کیسان حلیف بنی مخزوم کا اور بنی سہم سے نافع بن بدیل بن ورقا اور انصار مین منذر بن عمرو امیر قوم کا اور بنی زریق سے معاذ بن ماعص اور بنی نجار سے حرام اور سلیمان دو بیٹے ملحان کے اور بنی عمرو بن مبذول سے حارث بن الصمہ اور سہل بن عامر بن سعد بن عمرو اور طفیل بن سعد اور بنی عمرو بن مالک سے انس بن معاویہ اور ابو شیخ ابی بن ثابت بن المنذر اور بنی دینار بن النجار سے علیہ بن عبد عمرو اور زخمی ہو تھا لایا گیا مقتولوں مین سے کعب بن زید بن قیس کہ مارا گیا دن خندق کے اور بنی عمرو بن عوف سے عروہ بن الصلت کہ حلیف تھے عمرو بن عوف کے بنی سلیم سے اور نبیت سے مالک بن ثابت اور سفیان بن ثابت اور تمام وہ لوگ کہ شہید ہوئے اون لوگون مین سے کہ محفوظ ہین نام اونکے سولہ مرد ہین اور کہا عبداللہ بن رواحہ نے اوس حال کو کہ رنج کرتا تھا نافع بن بدیل کا کہ سنا مینے اپنے یارون کو کہ شہید تھے شیعا اشعار

رَحِمَ اللّٰهُ نَافِعَ بْنَ بُدَيْلٍ ۔۔۔ رَحْمَةَ الْمُبْتَغِي ثَوَابَ الْجِهَادِ
صَارِمٌ صَادِقُ اللِّقَاءِ إِذَا مَا ۔۔۔ أَكْثَرَ النَّاسُ قَالَ قَوْلَ السَّدَادِ

یعنی رحمت کرے اللہ نافع بن بدیل کو بمانند رحمت طلب کرنے والے ثواب جہاد کے ہم کاٹنے والا سچے مقابلے والا جس وقت کہ اکثر آدمی کہین کہتا راستی کی اور کہا انس بن عباس السلمی نے اور تھا ماموں اوسکا طعیمہ بن عدی اور تھی کنیت طعیمہ کی ابا الریان نکلا دن بیر معونہ کے کہ ورغلاتا تھا اپنی قوم کو چاہتا تھا بدلا اپنے بھتیجے کا یہاں تک کہ مارا اوسنے نافع بن بدیل بن ورقا کو اور کہے یہ اشعار

تَرَكْتُ ابْنَ وَرْقَاءَ الْخُزَاعِيَّ ثَاوِيًا ۔۔۔ بِمُعْتَرَكٍ تَسْفِي عَلَيْهِ الْأَعَاصِرُ
ذَكَرْتُ أَبَا الرَّيَّانِ لَمَّا عَرَفْتُهُ ۔۔۔ وَأَيْقَنْتُ أَنِّي يَوْمَ ذَلِكَ ثَائِرُ

یعنی چھوڑا مینے ابن ورقا خزاعی کو پھرنے والا بیچ معرکے کے کہ اڑائی جاتی تھی اوس پر شراب یاد کیا مینے ابو الریان کو جس گھڑی کہ پہچانا مینے اوسکو اور یقین کیا کہ تحقیق مین اس روز بدلہ لینے والا ہون اور کہا حسان بن ثابت نے اوس حال مین کہ مرثیہ پڑھتا تھا منذر بن عمرو کا مرثیہ

صَلَّى الْإِلٰهُ عَلَى ابْنِ عَمْرٍو إِنَّهُ ۔۔۔ صَدَقَ اللِّقَاءَ وَصِدْقُ ذٰلِكَ أَوْفَقُ
قَالُوا لَهُ أَمْرَيْنِ فَاخْتَرْ فِيهِمَا ۔۔۔ فَاخْتَارَ فِي الرَّأْيِ الَّذِي هُوَ أَرْفَقُ

یعنی رحمت کرے اللہ اوپر ابن عمرو کے تحقیق اوسنے سچا مقابلہ کیا اور سچ اوسکا درست زیادہ ہی ہے لوگون نے اوسکے لیے کہین دو باتین کہ اختیار کر ان دونون مین سے سو اختیار کیا اوسنے اوس رائے کو کہ وہ بہت یاد تھی کہا واقدی نے کہ پڑھا میرے سامنے ابن جعفر ایک قصیدہ حسان کا جسکا سرا یہ ہے اکثر کو

غزوۃ الرجیع واقع ہوا ماہ صفر سنہ چار ہجری مین

کہا عروہ نے کہ بھیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب رجیع کو جاسوس طرف مکے کے تاکہ خبر دین آپ کو خبر قریش کی لیکن چلے اصحاب رجیع اونچی زمین پر یہان تک کہ تھے رجیع مین پس حائل ہوئے واسطے اونکے بنو لحیان کہا بعضے راویون نے جب کہ قتل کیا گیا سفیان بن خالد بن نبیح ہذلی تو چلے بنو لحیان طرف عضل اور قارہ کے اور مقرر کیے بنو لحیان نے واسطے عضل اور قارہ کے اونٹ اسلیے کہ جائین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر اور کلام کرین آپ سے کہ بھیجین آپ طرف ہمارے چند آدمیون کو اپنے اصحاب مین سے کہ دعوت کرین وہ ہمکو طرف اسلام کے پس مار ڈالین ہم اونکو کہ مارا ہی اونھون نے ہمارے صاحب سفیان بن خالد کو اور لیجائین ہم باقیون کو طرف قریش کے مکے مین پھر لین ہم قریش سے قیمت اونکی اسلیے کہ قریش نہین ہے کچھ اونکو محبوب تر اس سے کہ لایا جاوے اونکے پاس کوئی اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ مثلہ کرین وہ اوسکو اور قتل کرین وہ اوسکو بعوض اون لوگون کے کہ مارے گئے ہین اونمین سے بدر مین پس آئے سات آدمی عضل اور قارہ سے طرف خدمت کے اوس حال مین کہ اقرار کرنے والے تھے ساتھ اسلام کے اور کہا اونھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تحقیق ہم مین اسلام آشکارا ہونے والا ہی اب بھیجیے ساتھ ہمارے چند آدمیون کو اپنے اصحاب سے کہ پڑھا دین ہمکو قرآن

اوسکے بتاوین ہمکو اسلام مین پھر بھیجا ساتھ اونکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات آدمیون کو مرثد بن ابی مرثد الغنوی اور خالد بن ابی البکیر اور عبداللہ بن طارق البلوی حلیف بنی ظفر اور اوسکے بھائی کو مان کی طرف سے کہ وہ معتب بن عبید حلیف بنی ظفر ہے اور خبیب بن عدی کو بلحرث بن الخزرج سے اور زید بن الدثنہ کو بنی بیاضہ سے اور عاصم بن ثابت بن ابی الاقلح کو اور کہا جاتا ہی کہ تھے دس آدمی اور امیر اونکا مرثد بن ابی مرثد تھا اور کہا جاتا ہی کہ امیر اونکا عاصم بن ثابت بن الاقلح تھا پھر نکلے یہان تک کہ جب تھے پانی پر ہذیل کے کہ کہا جاتا ہی اوسکو رجیع قریب ہدہ کے نکلے وہ چند آدمی عضل اور قارہ کے اور آواز دی اونھون نے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنے اون یارون کو کہ بھیجا تھا اونکو بنو لحیان نے لیکن نہ گھبرائے اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ساتھ اوس قوم کے سو تیر انداز تھے اور ہاتھون مین اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تلوارین تھین پھر میان سے نکال لیا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تلوارون کو پھر کھڑے ہوگئے کہا کافرون نے نہین چاہتے ہین ہم لڑنا تمسے اور نہین چاہتے ہین ہم مگر یہ کہ لین ہم بعوض تمھارے اہل مکہ سے قیمت کو اور کہا تمھارے لیے ہی عہد اللہ کا اور پیمان اوسکا کہ نہین قتل کرینگے ہم تمکو لیکن خبیب بن عدی اور زید بن الدثنہ اور عبداللہ بن طارق کو سو قید کر لیا اونھون نے انکو اور کہا خبیب نے کہ تحقیق واسطے میرے نزدیک قوم کے ہاتھ اور ذمہ ہی اور لیکن عاصم بن ثابت اور مرثد اور خالد بن البکیر اور معتب بن عبید انکار کیا اونھون نے یہ کہ قبول کرین اونکی پناہ کو اور امان کو اور کہا عاصم بن ثابت نے کہ بیشک مینے نذر کی ہی کہ نہ قبول کرونگا مین شرک کی جوار اور پناہ کو کبھی پھر شروع کیا عاصم نے کہ لڑتا تھا کافرون سے اور وہ رجز کہتا تھا اور کہتا تھا یہ اشعار اشعار

مَا عِلَّتِي وَاَنَا جَلْدٌ نَابِلٌ — اَلنَّبْلُ وَالْقَوْسُ لَهَا بَلَابِلُ

تَزِلُّ عَنْ صَفْحَتِهَا الْمَعَابِلُ — اَلْمَوْتُ حَقٌّ وَالْحَيٰوةُ بَاطِلُ

وَكُلُّ مَا حَمَّ الْاِلٰهُ نَازِلٌ — بِالْمَرْءِ وَالْمَرْءُ اِلَيْهِ اٰئِلُ

اِنْ لَّمْ اُقَاتِلْكُمْ فَاُمِّيْ هَابِلٌ

یعنی کیا ہی حجت میری اور مین پہلوان نیزہ مارنے والا ہون تیر و کمان واسطے اوسکے بلبلین ہین کہ لغزش کھاتے ہین صفحے اوسکے سے تیر چوڑے پیکان والے مرنا حق ہی اور زندگی باطل ہی اور ہر وہ چیز کہ قضا کی اللہ تعالی نے نازل ہونے والی ہی ساتھ مرد کے اور مرد طرف اوسکے رجوع کرنے والا ہی اگر نہ قتل کرون مین تمکو تو مان میری بے فرزند ہی کہا واقدی رحمہ اللہ نے نہین پایا مینے کسیکو اپنے یارون مین سے کہ دفع کرتا ہو اس قول کو کہا راوی نے پھر مارا عاصم نے کفار کو ساتھ تیر کے یہان تک کہ ہو چکے تیر عاصم کے پھر چھیدا عاصم نے کافرون کو ساتھ نیزے کے یہان تک کہ ٹوٹ گیا نیزہ اوسکا اور باقی رہگئی تلوار تو کہا عاصم نے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ حَمَيْتُ دِيْنَكَ اَوَّلَ نَهَارِيْ فَاحْمِ لِيْ لَحْمِيْ اٰخِرَهٗ یعنی ای اللہ حمایت کی مینے تیرے دین کی اول روز مین سو حمایت کر میرے گوشت کی آخر روز مین اور تھے کافر کہ ننگا کرتے تھے ہر اوس شخص کو کہ مارا جاتا تھا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا راوی نے پھر توڑ ڈالا عاصم نے میان تلوار اپنی کا پھر مقابلہ کیا یہان تک کہ مارا گیا اور تحقیق زخمی کیا دو مردون کو اور مار ڈالا ایک مرد کو اور کہا عاصم نے اوس حال مین کہ لڑتا تھا اور مقابلہ کرتا تھا

اَنَا اَبُوْ سُلَيْمَانَ وَمِثْلِيْ رَامَا — وَرِثْتُ مَجْدًا مَعْشَرًا كِرَامَا

اُصِيْبَ مَرْثَدٌ وَخَالِدٌ قِيَامَا

یعنی مین ابو سلیمان ہون اور مانند میرے قصد کرتے ہین وارث ہوا مین عزت کا گروہ بزرگ سے اور ارادہ راست کیے گئے مرثد و خالد کھڑے ہونے کی راہ سے پھر چھیدا کافرون نے عاصم مین تیرون کو یہان تک کہ مار ڈالا اوسکو اور تھی سلافہ بیٹی سعد بن شہید کی کہ تحقیق مارا گیا تھا شوہر اوسکا اور چار بیٹے اور تحقیق تھے عاصم کہ قتل کیا تھا اونھون نے اون چار مین سے دو کو حارث اور مسافع کو سو نذر مانی تھی سلافہ نے کہ واللہ اگر قادر کیا مجکو اللہ نے عاصم پر تو پیونگی اوسکے سر کی کھوپری مین شراب کو اور دونگی مین اوس شخص کو کہ لائیگا سر عاصم کا سو اونٹنیان تحقیق جانتے

اوسکو عرب لوگ جانتے تھے اسکو سو مکھیان سوار ہو گیا بھڑ مکھیان نے کہ کاٹ لین عاصم کے سر کو تاکہ لیجائیں اوسکو طرف سلافہ بنی سعد کے تاکہ لیوین اوس سے
مواد ٹھنہار پینے بیچ اوسکے اور سپر بڑی مکھیان شہد کی یا بھڑ بس سو بچایا اون مکھیون نے عاصم کو اور نہ قریب آیا اوسکے کوئی پھر کر نہ کچھ کھایا اون
مکھیون نے موتھ اوسکا اور آیا اون مکھیون سے بہت کچھ کہ نہ طاقت ہوئی کسیکو پہونچنے کی پاس عاصم کے اور کافرون نے چھوڑ دیا اسکو رات تک
تحقیق جب آ لگی رات جاتی رہینگی اوس سے مکھیان سو جب آئی رات بھیجا اللہ نے ایک سیلاب کو اور تھے ہم کہ نہیں دیکھتے تھے آسمان میں ابر کسی طرف لیا
طرفون آسمان سے بھر اوٹھا لیا سیلاب نے اوسکو اور لے گیا اور نہ پہنچے کافر طرف عاصم کے کہا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے اوس حال میں کہ ذکر کرتے تھے
عاصم کا اور تھا عاصم کہ نذر کی تھی اوسنے یہ کہ نہ چھوئے مشرک کو اور نہ چھوے اوسکو مشرک بسبب اسکے کہ عاصم نجس جانتا تھا مشرک کو کہا عمر نے کہ
اللہ حفاظت کرتا ہے مسلمانوں کی اور بچایا اللہ نے اوسکو اس سے کہ چھوئیں مشرک اوسکو بعد وفات اوسکی کے جیسا کہ بچا تھا وہ اپنی زندگی میں اور اترے اوپر
عہد پیمان پر یہان تک کہ جا اترے اون میں پھر پہونچ گئے وہ لوگ طرف اوسکے اور مار ڈالا اوسکو اور لے چلے خبیب اور عبد اللہ بن طارق اور زید بن الدثنہ کو یہان تک کہ پہنچے
مر الظہران میں اور تینون صحابی جکڑے ہوئے تھے ساتھ رودن کمانون کے کہا عبد اللہ بن طارق نے کہ یہ پہلی بد عہدی ہے قسم اللہ کی کہ نہ ساتھ چلونگا
تمہارے واسطے میرے ان مقتولون میں اقتدا اور پیروی ہے پس دور کیا اوس سے لیکن چھڑانا عبد اللہ بن طارق نے اور نکال لیا ہاتھ اپنا اوس رسی سے
کہ باندھا تھا ساتھ اوسکے اوسکو پھر لیا اپنی تلوار کو اور الگ ہو گئے کافر اوس سے پھر شروع کیا اوسنے کہ دوڑتا تھا اونمین اور الگ ہو جاتے تھے اوس سے
پھر مارا اون کافرون نے اوسکو ساتھ پتھرون کے یہان تک کہ مار ڈالا اوسکو اور قبر اوسکی مر الظہران میں ہے اور لے چلے خبیب بن عدی اور زید بن الدثنہ کو
یہان تک کہ لائے اون دونون کو مکے میں پس لیکن خبیب سو خریدا اوسکو حجیر بن ابی اہاب نے اسی مثقال سونے کو اور کہا جاتا ہے کہ خریدا اوسکو بعوض
پچیس اونٹ کے اور کہا جاتا ہے کہ خریدا اوسکو حارث بن عامر بن نوفل کے بیٹے نے بعوض سو اونٹ کے اور تھا حجیر سوا اسکے نہیں کہ خریدا تھا اوسنے
اپنے بھتیجے عقبہ بن حارث بن عامر کے لیے تاکہ مار ڈالے وہ خبیب کو بعوض اپنے باپ کے کہ مارا گیا تھا دن بدر کے اور لیکن زید بن الدثنہ سو خریدا اوسکو
صفوان بن امیہ نے بعوض پچاس اونٹ کے پھر مار ڈالا اوسکو بعوض اپنے باپ کے اور کہا جاتا ہے کہ شریک ہوئے تھے اوسمین چند آدمی قریش میں کے اور
لائے گئے تھے خبیب اور زید بن الدثنہ دونون مہینے ذیقعدہ میں پس قید کر رکھا تھا حجیر نے خبیب بن عدی کو گھر میں ایک عورت کے کہ نام اوسکا ماویہ تھا وہ
لونڈی آزاد تھی واسطے بنی عبد مناف کے اور قید کر رکھا تھا صفوان بن امیہ نے زید بن الدثنہ کو پاس آدمیون کے بنی جمح میں سے اور بعض اہل سیر کہتے ہیں
کہ قید کر رکھا تھا اوسکو پاس اپنے غلام نسطاس کے اور تھی ماویہ کہ اسلام لائی تھی پیچھے اسکے اور خوب ہوا اسلام اوسکا اور تھی کہتی تھی قسم اللہ کی نہیں دیکھا مینے کسی کو بہتر خبیب سے
تحقیق جھانکتی تھی میں خبیب پر دروازے کی دراڑ سے اور وہ واللہ لوہے کی زنجیر ان میں تھا اور نہیں جانتی تھی میں زمین میں ایک دانہ انگور کا کہ کھایا جاوے حالانکہ اوسکے ہاتھ میں خوشہ
انگور کا ہوتا تھا بڑا مانند آدمی کے سر کے کہ کھاتا تھا انگور خبیب اوس خوشے سے اور نہ تھا وہ مگر رزق جو بھیجا تھا اوسکو اللہ اور تھا خبیب کہ پڑھتا تھا قرآن کو آخر رات میں پس تھا وہ جب کہ سنتی تھیں
اوسکو عورتیں اور روتی تھیں اور مہربانی کرتی تھیں خبیب پر کہا ماویہ نے کہا مینے اوس سے کہ ای خبیب آیا واسطے تیرے کچھ حاجت ہے کہا خبیب نے کہ نہیں مگر
کہ تو مجکو میٹھا پانی اور نہ کھلائے تو مجکو وہ چیز کہ ذبح کی گئی ہو واسطے نصب اور تھانون بتون کے اور خبر دے تو مجکو جب کہ ارادہ کریں لوگ مار ڈالنے میرے کا
کہا ماویہ نے اور نکل گئے مہینے حرام کے اور قصد کیا لوگون نے اوپر مارنے اوسکے کے تو خبر دی مینے اوسکو پس قسم اللہ کی نہیں دیکھا مینے اوسکو کہ پرواہ کی ہو
بسبب اسکے اور کہا مجھسے کہ بھیج دے واسطے میرے استرا کہ بال مونڈون میں ساتھ اوسکے کہا ماویہ نے پھر بھیجا مینے طرف اوسکے استرا ساتھ بیٹے اپنے ابی حسین
کے پھر جب پیٹھ پھیری لڑکے نے اور چلا گیا کہا مینے پاتی ہون میں کہ قسم اللہ کی یہ مرد بدلا لیگا اس لڑکے سے کیا کیا مینے کہ بھیجا مینے اس لڑکے کو ساتھ اس
استرے کے مار ڈالیگا خبیب اس لڑکے کو اور کہیگا کہ ایک مرد بعوض ایک مرد کے ہے پھر جب کہ لایا اوسکے پاس بیٹا میرا اوس استرے کو لے لیا خبیب نے اوس
استرے کو اوس سے پھر کہا خبیب نے میرے لڑکے کو خوش طبعی سے قسم مجکو ہے اپنے باپ کی تحقیق تو البتہ جری ہے کیا ڈر نہیں ہان تیری عہد شکنی میری سے جب کہ
بھیجا ساتھ تیرے استرے کو حال یہ کہ تم ارادہ رکھتے ہو میرے مار ڈالنے کا کہا ماویہ نے اور میں سنتی تھی اسکو کہا مینے سوا اسکے نہیں کہ امن دی مینے تمکو

ساتھ امان دینے کے اور دیا میں نے تجکو بسبب تیرے سے دھوکے کے اور نہیں دیا میں نے تجکو تا کہ مار ڈالے تو میرے بیٹے کو کہا خبیب نے نہیں ہوں میں کہ مار ڈالوں میں اوسکو
اور نہیں حلال جانتے ہیں ہم اپنی اس عہد شکنی کو پھر خبر دی میں نے خبیب کو کہ تحقیق وہ نکالنے والے ہیں تیرے اور مار ڈالینگے وہ تجکو صبح کو کہا راوی نے اور نکالا
اوسکو جکڑا ہوا لوہے میں تا کہ لیجائیں اوسکو تنعیم تک اور نکلیں ساتھ اوسکے عورتیں اور لڑکے اور غلام اور ایک جماعت اہل مکہ سے اور نہ تھی ... کوئی مگر
پانیوالا تھا یعنی وہ شخص کہ مارا گیا تھا کوئی آدمی اوسکا اور نہ پالیا تھا اوسنے بدلا اوسکا انتہی پس وہ چاہتا تھا کہ خوش دل ہو اور تسلی حاصل کرے
ساتھ دیکھنے کے خون بہانے سے یا غیر موتور تھا سو وہ مخالف تھا اسلام اور اہل اسلام کے پھر جب لے پہونچے اوسکو تنعیم تک اوس حال میں کہ ساتھ اوسکے
زید بن الدثنہ تھا تو حکم دیا تھا کافرون نے ساتھ ایک لکڑی لمبی کے تا کہ گاڑی جائے واسطے سولی دینے خبیب کے پس گڑھا کھودا واسطے گاڑنے اوس لکڑی
کے اور جب پہونچے خبیب لکڑی تک کہا خبیب نے کیا تم مجکو چھوڑنے والے ہو اسلیے کہ نماز پڑھلوں میں دو رکعت کہا کافرون نے اچھا پھر ادا کین دو رکعتین کہ پورا کیا
اون دونوں کو بدون تطویل قرات کے اون دونوں میں کہا ابوہریرہ نے کہ اول جسنے سنت نکالی ہے دو رکعتوں کی نزدیک قتل کے اور رواج دیا ہے اوسکو خبیب ہے
کہا اوریوں نے پھر کہا خبیب نے قسم اللہ کی اگر نہوتی یہ بات کہ گمان کروگے تم کہ میںنے بے صبری کی مرنے سے تو البتہ بہت ہی چاہتا میں نماز سے پھر کہا
اور دعا کی کہ خداوندا گن رکھ تو انکی گنتی کو اور مار یو انکو متفرق اور نہ چھوڑیو انمیں سے کسی کو کہا ہے معاویہ بن ابی سفیانؓ نے کہ البتہ حاضر تھا میں وقت دعا کرنے خبیب کے
اور تحقیق پایا میںنے اپنے آپ کو اوس حال میں کہ میرا باپ ابوسفیان البتہ لٹاتا تھا مجکو طرف زمین کے بسبب خوف کے دعاے خبیب سے اور البتہ کھینچا مجکو
اوس دن ابوسفیان نے ایسا کھینچا کہ گرا میں اوپر پٹھی سرین کے اور ہمیشہ رہا میں کہ درد کھینچتا تھا میں اوس گرجانے سے ایک زمانے تک اور کہا حویطب
بن عبدالعزی نے البتہ پایا میںنے اپنے آپ کو کہ ڈالا تھا میںنے اپنی اونگلی کو اپنے کان میں اور دوڑا تھا میں بھاگ کے بسبب اس خوف کے کہ سنوں میں دعاے
خبیب کو روایت ہے جبیر بن مطعم سے کہ تحقیق دیکھا میںنے اپنے آپ کو اوس دن کہ چھپا تھا میں ساتھ مردوں کے بسبب خوف اصابت کے کہ مطلع ہو جاؤں میں
دعاے خبیب سے اور کہا حارث بن برصا نے قسم خدا کی نہ گمان کیا میںنے کہ چھوڑے گی انمیں سے دعا خبیب کی کسیکو کہا عثمان بن محمد اخنسی نے کہ عامل کیا
عمر بن الخطاب رضی اللہ نے سعید بن عامر بن خذیم الجمحی کو حمص پر اور تھے سعید کہ پہونچتی تھی اونکو غشی اوس حال میں کہ وہ درمیان یاروں اپنے کے ہوتے تھے
پس ذکر کیا گیا یہ عمر بن الخطابؓ سے تو پوچھا عمر ابن الخطابؓ نے سعید سے ایک مرتبہ آنے میں کہ آئے تھے سعید حضرت عمرؓ پر حمص سے کہا حضرت عمرؓ نے کہ اے سعید
کیا ہے وہ جو پہونچا ہے مجکو قصہ تیرا کیا ساتھ تیرے جن ہے کہا سعید نے نہیں قسم اللہ کی اے امیر المومنین لیکن میں تھا اون لوگون میں کہ حاضر تھے ساتھ خبیب کے
اوسوقت کہ قتل کیا گیا تھا خبیب اور سنا تھا میںنے دعاے خبیب کو سو قسم ہے اللہ کی نہیں گذرتی ہے وہ دعا میرے دل پر اوس حال میں کہ میں مجلس میں ہوتا ہوں
مگر یہ کہ غشی کی جاتی ہے مجپر کہا عثمان بن محمد نے پس زیادہ کیا اوس غشی نے عثمان کے لیے نزدیک حضرت عمرؓ کے بھلائی کو اور کہا ہے نوفل بن معاویہ الدئلی
نے کہ حاضر تھا میں اوس دن دعاے خبیب میں اور نہیں تھا میں گمان کرتا کہ کوئی اون لوگوں سے کہ حاضر تھے پاس خبیب کے چھوٹے دعا اوسکی سے اور ہر آینہ
تھا میں کھڑا پس جھک گیا میں طرف زمین کے بسبب خوف دعاے خبیب کے اور البتہ تھے قریش ایک مہینا یا زیادہ اوس حال میں کہ نہ تھی واسطے اونکے کوئی بات
اونکی مجلسوں میں مگر دعا خبیب کی کہا اوریوں نے پھر جب نماز پڑھ چکا خبیب دو رکعت لیچلے کفار اوسکو طرف لکڑی کے پھر مونہہ کیا اوسکا طرف مدینے کے
اور جکڑ دیا اوسکو رسیوں سے پھر کہا کہ پھر جا تو اسلام سے چھوٹ جائیگی راہ تیری کہا خبیب نے قسم اللہ کی نہیں دوست رکھتا ہوں کہ میں پھر جاؤں اسلام سے
اگرچہ ہو واسطے میرے جو کچھ کہ ہے زمین میں سب کہا کافرون نے کیا چاہتا ہے تو کہ محمد تیری جگہہ میں ہوں اور تو بیٹھا ہے اپنے گھر میں کہا خبیب نے قسم اللہ کی
نہیں چاہتا ہوں میں کہ چبھو یا جائے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کوئی کانٹا اوس حال میں کہ میں بیٹھا ہوں اپنے گھر میں پھر شروع کیا کافرون نے کہ کہتے تھے
پھر جا تو اسلام سے اے خبیب اور کہتا تھا خبیب کہ نہ پھرونگا میں اسلام سے کبھی کہا کافرون نے کہ آگاہ ہو قسم ہے لات اور عزی کی اگر نہ کریگا تو اس بات کو
تو البتہ مار ڈالینگے ہم تجکو کہا خبیب نے کہ مارا جانا میرا خدا کی راہ میں البتہ قلیل اور نادر ہے پھر جب انکار کیا خبیب نے کافرون پر اور تحقیق کر دیا مونہہ اوسکا جس طرف
سے کہ آیا تھا کہا خبیب نے لیکن پھیر دینا تمہارا میرے مونہہ کو قبلے سے پس تحقیق اللہ تعالی فرماتا ہے جس طرف کہ مونہہ پھیرو تم اوسی جگہہ ذات اللہ کی ہے پھر کہا

اور دعا کی خبیب نے کہا اَللّٰهُمَّ إِنِّي لَا أَرَى إِلَّا وَجْهَ عَدُوٍّ اَللّٰهُمَّ إِنَّهُ لَيْسَ هٰهُنَا أَحَدٌ يُبَلِّغُ رَسُولَكَ عَنِّي السَّلَامَ فَبَلِّغْهُ أَنْتَ عَنِّي السَّلَامَ یعنی اے خدا نہین دیکھتا ہون مین کسیکو سواے دشمنون کے اے اللہ یہان کوئی نہین جو پہونچا دے تیرے رسول کو میرا سلام سو پہونچا تو اونکو میرا سلام ہو کہا **واقدی** نے حدیث کی اور بیان کیا مجھے اُسامہ بن زید نے اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم تھے بیٹھے ساتھ یارون اپنے کے کہ لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیہوشی نے جیسے کہ تھی بیہوشی کہ لیتی تھی آپ کو جب اوتاری جاتی تھی آپ پر وحی کہا زید نے پھر سنا ہمنے آپ کو کہ فرماتے تھے وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ جبرئیل ہین پہونچاتے ہین مجکو خبیب کی طرف سے سلام کہا راوی نے پھر بلایا کافرون نے لڑکون کو اونکے لڑکون سے کہ جو مارے گئے ہین بدر مین اور دیا اونکو چالیس اونکے برچھے دیا اونھون نے ہر لڑکے کو ایک برچھا اور کہا اونھون نے یہ وہی ہے کہ قتل کیا ہے اوسنے تمہارے باپون کو پھر چھیدا اون لڑکون نے خبیب کو ساتھ نیزون اپنے کے چھیدنا ہلکا تو پھر گیا خبیب لکڑی پر اور اولٹ گیا پس ہو گیا مونہہ اوسکا طرف کعبے کے اور کہا خبیب نے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ وَجْهِي نَحْوَ قِبْلَتِهِ الَّتِي رَضِيَ لِنَفْسِهِ وَلِنَبِيِّهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ سب تعریف اللہ کو ہے کہ کیا اوسنے مونہہ میرا قبلے کی طرف کہ پسند کیا اوسکو واسطے اپنے اور پیغمبر اور مومنین کے اور تھے وہ لوگ کہ جمع ہوئے اور معین ہوئے اوپر قتل خبیب کے عکرمہ بن ابی جہل اور سعید بن عبد اللہ بن قیس اور اخنس بن شریق اور عبیدہ بن حکیم بن امیہ بن اوقص السلمی اور تھا عقبہ بن الحارث بن عامر اون لوگون سے کہ حاضر ہوئے اور تھا عقبہ کہ کہتا تھا قسم اللہ کی نہین مینے قتل کیا خبیب کو تحقیق تھا مین اوسدن لڑکا چھوٹا ولیکن ایک مرد تھے بنی عبد الدار سے کہ نام اوسکا ابو میسرہ بن عوف بن السباق تھا پکڑا تھا ہاتھ میرا اور رکھا تھا ہاتھ میرے کو ساتھ ہاتھ اپنے کے یہان تک کہ مار ڈالا خبیب کو پھر جب چھیدا اوسکو ساتھ برچھے کے گھس گئے برچھے اور نا امید ہوگئے پس چلائے کہ یا ابا سروعہ برا چھیدا اوسکو ابو میسرہ نے پس چھیدا اوسکو ابو سروعہ نے یہان تک کہ نکال دیا برچھے کو اوسکی پیٹھ سے اور ڈھیل کی ایک ساعت اور اس حال مین کہ توحید بیان کرتا تھا اللہ کی اور شہادت دیتا تھا اسکی کہ محمد رسول اللہ کے ہین کہتا تھا اخنس بن شریق اگر چھوڑتا ذکر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کسی حال مین تو البتہ چھوڑتا اوسکو اس حال مین نہین دیکھا ہمنے کسی مولود اور جننے ہوئے کو کبھی کہ محبت رکھتا ہو ساتھ بچے اپنے کے اوسقدر کہ محبت رکھتے ہین اصحاب محمد کے ساتھ محمد کے کہا راوی نے اور تھے زید بن الدثنہ نزدیک صفوان بن امیہ کے قیدی لوہے مین اور تھا زید بن الدثنہ نفلین پڑھتا تھا راتون مین اور روزے رکھتا تھا دن مین اور نہین کھاتا تھا اوس چیز سے کہ دیا جاتا تھا اوسکو ذبیحہ سے سو گران آیا یہ صفوان پر اور تھے کفار رکھا تھا اونھون نے قید ابن الدثنہ کو پھر بھیجا کسیکو طرف اوسکے صفوان نے کہ کیا چیز کھائیگا تو کھانے سے کہا نہین ہون مین کھاتا اون جانورون سے کہ ذبح کیے گئے ہین واسطے غیر اللہ کے ولیکن پیتا ہون مین دودھ کو اور تھا زید بن الدثنہ کہ روزے رکھتا تھا سو حکم کیا اوسکے لیے صفوان نے ایک بڑے قدح کا دودھ کے نزدیک افطار کرنے اوسکے کے او پیتے اوس سے یہانتک کہ ہو جاتے مانند اوسکے اگلے دنون مین پھر جب نکالا گیا وہ اور خبیب ایک دن مین ملے وہ دونون اور ساتھ ہر واحد کے اون دونون سے جماعتین تھین آدمیون کی پس لپٹ گیا ہر واحد اون دونون مین سے صاحب اپنے کو اور وصیت کی ہر ایک نے اون دونون سے صاحب اپنے کو ساتھ صبر کرنے کے اوس چیز کی کہ پہونچے اوسکو پھر الگ ہوگئے وہ دونون اور تھا وہ شخص کہ ولی اور متصرف اور مالک تھا قتل زید کا نسطاس غلام صفوان کا کہ لے گیا اوسکو طرف تنعیم کے او بلند کی اوسکے لیے ایک سولی کہا زید بن الدثنہ نے کہ نماز پڑھ لون مین دو رکعت پس نماز پڑھی دو رکعت پھر اوٹھایا کافرون نے لکڑی پر پھر شروع کیا کہ کہتے تھے زید سے کہ پھر جا تو اپنے دین نئے سے اور پیروی کر تو ہمارے دین کی اور چھوڑ دیتے ہین ہم تجکو کہا زید نے نہین قسم اللہ کی نہ الگ ہونگا مین دین اپنے سے کبھی کہا کافرون نے خوش آتا ہے تجکو کہ ہون محمد ہمارے ہاتھون مین تیری جگہہ مین اور ہو تو اپنے گھر مین کہا زید نے نہین خوش آتا ہے مجکو کہ چبھو یا جاوے محمد کے سبب میرے کوئی کانٹا اوس حال مین کہ مین اپنے گھر مین ہون کہا راوی نے کہا تھا ابو سفیان بن حرب نے کہ نہین دیکھا ہمنے کسی مرد کے یارون کو کبھی سخت تر واسطے اوسکے محبت مین مثل اصحاب محمد کے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہے حسان بن ثابت نے یہ اشعار اس باب مین **اشعار**

لَيْتَ خُبَيْبًا لَمْ تَخُنْهُ أَمَانَةٌ	وَلَيْتَ خُبَيْبًا كَانَ بِالْقَوْمِ عَالِمًا

شَرَاةُ زُهَيْرِ بْنِ الْأَغَرِّ وَجَامِعٍ — وَكَانَ قَدِيمًا يَرْكَبَانِ الْمَحَارِمَا
أَجَرْتُمْ فَلَمَّا أَنْ أُجِرْتُمْ غَدَرْتُمُ — وَكُنْتُمْ بِأَكْنَافِ الرَّجِيعِ اللَّهَازِمَا

یعنی اے کاش خبیب نہ خیانت کرتا اونکی امانت کی راہ سے اور اے کاش خبیب ہوتا قوم کا جاننے والا اور مقتول لیا اوسکو زہیر بن عمرو اور جامع نے اور تھے ہمیشہ کہ ارتکاب کرتے تھے دونون حرام چیزون کا اور امن چاہی تمنے پھر جب کہ امان دیے گئے تم دغا کی تمنے اور ہوئے تم بیچ اطراف رجیع کے ورندے اور کہا حسان نے کہ لکھا تھا اونھون نے اپنے دیوان قدیم مین اشعار

لَوْ كَانَ فِي الدَّارِ قَوْمٌ ذُو مُحَافَظَةٍ — حَامِي الْحَقِيقَةِ مَاضٍ خَالُهُ أَنَسُ
إِذَا حَلَلْتَ خُبَيْبًا مَنْزِلًا فُسُحًا — وَلَمْ يُشَدَّ عَلَيْكَ الْكَبْلُ وَالْحَرَسُ
وَلَمْ تَقُدْكَ إِلَى التَّنْعِيمِ زِعْنِفَةٌ — مِنَ الْمَعَاشِرِ مِمَّنْ قَدْ نَفَتْ عُدَسُ
فَاصْبِرْ خُبَيْبُ فَإِنَّ الْقَتْلَ مَكْرُمَةٌ — إِلَى جِنَانِ نَعِيمٍ تَرْجِعُ النَّفَسُ
وَلَمْ تَكُ غَدْرًا وَهُمْ فِيهَا أُولُو خُلُفٍ — وَأَنْتَ ضَيْفٌ لَهُمْ فِي الدَّارِ مُحْتَبَسُ

یعنی اگر ہوتی گھر مین قوم صاحب محافظت کی حمایت کرنے والی حقیقت کی گذرنے والی ماموں اوسکا انس ہے جس وقت اوتارا تونے خبیب کو گھر چوڑے مین اور نہ باندھے گئے اوپر تیرے قید محکم اور نہ نگھبان آور نہ کھینچا تجکو طرف تنعیم کے چھوٹے ہاتھ والے نے قبائل سے اون لوگون کے کہ تحقیق نکالے گئے پلیدے پس صبر کر اے خبیب پس تحقیق قتل البتہ بزرگی ہے کیونکہ طرف جنات نعیم کے رجوع کرتی ہین جانین قابو پایا اونھون نے تجھپر دغا کی راہ سے اور اون لوگون مین نا راستی ہے اور تو مہمان ہے واسطے اونکے گھر مین قید

غزوۂ بنی النضیر

واقع ہوا بیچ ربیع الاول سنہ چار ہجری مین کہا اونھون نے کہ آیا عمرو بن امیہ بیر معونہ سے یہان تک کہ تھا قناۃ مین کہ ایک وادی ہے قریب مدینے کے تو ملے دو مرد بنی عامر سے اور نسب پوچھا اون دونون مردون کا پس نسب بیان کیا اون دونون نے پس قیلولہ کرنے کو کہا اون دونون سے یہان تک کہ جب سو گئے وہ دونون کودا اون دونون پر اور مار ڈالا اون دونون کو پھر نکلا وہان سے یہان تک کہ وارد ہوا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر اوسی وقت مقدار دودہنے بکری کے پس ہوئی آپ کو خبر اون دونون کی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے برا ہوا جو کچھ کہ کیا تونے تحقیق تھی واسطے اون دونون کے ہماری طرف سے امان اور عہد کہا نہ جانتا تھا مین تھا مین کہ دیکھتا تھا مین اون دونون کو اوپر شرک اون دونون کے اور تھی قوم اون دونون کی کہ پونہچی تھی جسے اوس چیز کو کہ پونہچی عہد شکنی کے ساتھ ہمارے اور لایا تھا اسباب اور ہتھیار اون دونون کے پس حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے الگ رکھنے کا اونکے اسباب کا پس الگ کر لیا گیا اسباب اون دونون کا یہان تک کہ بھیجا اوس اسباب کو ساتھ اونکی دیت کے اور حال اونکا یہ ہے کہ عامر بن الطفیل نے بھیجا تھا طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ایک مرد نے تمہارے اصحاب مین سے مار ڈالا ہے دو مردون کو میری قوم سے حالانکہ واسطے اون دونون مردون کے تمہاری طرف سے امان اور عہد تھا پس بھیجدیجیے آپ دیت اون دو مردون کی طرف ہمارے پس تشریف لے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم طرف بنی النضیر کے اوس حال مین کہ مدد چاہی تھی اوس سے اون دونون کی دیت مین اور تھے بنو النضیر ہم سوگند بنی عامر کے پس نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دن شنبے کے اور نماز پڑھی مسجد قبا مین اوس حال مین کہ ساتھ اونکے ایک گروہ تھا مہاجرین اور انصار سے پھر آئے بنی النضیر مین پس اکٹھا دیکھا اونکو اپنی مجلس مین تو بیٹھ گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب اونکے پھر کلام کیا اونسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مدد کرین اونکی دیت مین دو شخصون کی بنی کلاب سے کہ مار ڈالا تھا اونکو عمرو بن امیہ نے پس کہا بنو النضیر نے کرینگے ہم اے ابا القاسم جو کچھ چاہتے ہو خوشا ہین ہم تسپر کہ ملاقات کی تمنے ہماری اور آئے تم ہمارے یہان بیٹھ جاؤ یہان تک کہ کھانا کھلائین ہم تمکو اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ دیے ہوئے تھے طرف ایک گھر کے اونکے گھرون سے پھر الگ ہوئے بعض طرف بعض کے اور باہم سرگوشی کی اونھون نے کہا حیی بن اخطب نے کہ اے گروہ یہود تحقیق آیا ہے پاس تمہارے محمد

تھوڑے سے آدمیون مین اصحاب اپنے سے کہ نہین پہونچتے وہ مین دس آدمی کو ساتھ اونکے ہین ابو بکر اور عمر اور علی اور زبیر اور طلحہ اور سعد بن معاذ اور اسید
بن حضیر اور سعد بن عبادہ پس ڈال دو اوپر پتھرون کو اوپر سے اس گھر کے کہ جسکے نیچے آنحضرت ہین پس مار ڈالو اونکو کہ نہ پاؤ گے تم اوسکو کہ دوست ہین
پاس اوسکے مثل اس وقت کے تحقیق شان یہ ہی کہ اگر مارے جاینگے آنحضرت متفرق ہو جاینگے اصحاب اونکے اور ملجاینگا وہ شخص کہ تھا ساتھ آپکے قریش سے
ساتھ قوم اپنی کے اور باقی رہجاینگے اس جگہ اوس اور خزرج سے ہم سوگند تمھارے پس جو کچھ کہ تھے تم چاہتے کہ کرو تم کسی وقت مین زمانے سے پس وہ اس
آن مین ہی کہا عمرو بن جحاش نے کہ مین چھت پر جاتا ہون مین اس گھر کی اور ڈالتا ہون مین پتھر کی چٹان کو کہا سلام بن مشکم نے ای قوم طاعت کرو تم میری
اس بارے مین اور خلاف کرو تم میرا ہمیشہ قسم خدا کی البتہ اگر کیا تمنے یہ کام تو البتہ خبر دیے جاینگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکی کہ عہد شکنی کی ہی تمنے اور
اور تحقیق یہ توڑنا اوس عہد کا ہی کہ درمیان ہمارے اور درمیان محمد کے ہی پس نکرو تم آگاہ ہو قسم ہی خدا کی اگر کیا تمنے جو چاہتے ہو تم تو البتہ قائم رہیگا ساتھہ
اس دین کے اونمین سے قائم رہنے والا دن قیامت تک کہ بنیاد اوکھیڑیگا یہود کی اور ظاہر کریگا اونکے دین کو اور تحقیق طیار کیا عمرو بن جحاش نے چٹان کو
تاکہ چھوڑ دے اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ڈھلکا وے اوسکو پس جب اوپر گیا ساتھ اوس چٹان کے آئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ساتھ
اوس چیز کے کہ قصد کیا تھا اوسکا پس کھڑے ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جلدی سے گویا کہ وہ ارادہ رکھتے ہین قضاے حاجت کا اور متوجہ ہوئے
طرف مدینے کے اور بیٹھے رہے اصحاب اونکے کہ باتین کرتے تھے اور وہ گمان کرتے تھے کہ آپ کھڑے ہوگئے ہین تا قضا کرین حاجت اپنی پس جب کہا اسید
اس سے کہا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے نہین ہی رہنا تمھارا اس جگہہ کچھ البتہ تحقیق تشریف لے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم واسطے کسی امر کے پھر کھڑے ہوئے
اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا حیی نے کہ جلدی کی ابو القاسم نے تحقیق تھے ہم چاہتے کہ پورا کرین ہم کام اونکا اور کھانا دن کا کھلاوین اونکو اور
نادم ہوئے یہود جو کچھ کہ کیا کہا اونسے کنانہ بن صویر نے آیا جانتے ہو تم کس لیے کھڑے ہوئے محمد کہا بنو النضیر نے نہین قسم اللہ کی نہین جانتے ہین ہم
کیا اور کچھ جانتا ہی تو کہا ہان قسم تورات کی البتہ جانتا ہون مین کہ خبر دیے گئے محمد اوسکی جو ٹھانا تھا تمنے ساتھ اوسکے عہد توڑنا پس دھوکا نہ دو تم اپنی جانون کو
قسم خدا کی تحقیق محمد البتہ رسول اللہ کے ہین اور نہین کھڑے ہوئے ہین مگر اس بات سے کہ خبر دیے گئے ہین ساتھ اوس چیز کے کہ ٹھانی تھی تمنے اور تحقیق محمد
البتہ آخر پیغمبرون کے ہین ہو تم کہ طمع رکھتے ہو کہ ہو آخر پیغمبرون کا اولاد ہارون سے پس گردانا اسکو اللہ نے جس جگہہ کہ چاہا اور تحقیق کتابین ہماری اور وہ جسکو
پڑھا ہی ہمنے توراۃ مین وہ توراۃ کہ نہین تغییر دی گئی اور نہین تبدیل کی گئی ہی یہ ہی کہ مولد اوسکا مکہ ہی اور دار ہجرت اوسکا یثرب ہی اور صفت اوسکی یقینا
نہین مخالف ہی ایک حرف اوس صفت سے کہ ہماری کتاب مین ہی اور یہ آویگا تمھارے پاس پہلے لڑنے کو تمسے اور البتہ مین دیکھتا ہون طرف تمھارے اوس
حال مین کہ تم سفر کرنے والے ہو درحالیکہ چلاتے ہونگے بھوک سے بچے تمھارے چھوڑے ہونگے تمنے گھر اپنے اور بیچے اور مال اور اسباب اپنے اور سوا اسکے نہین
کہ گھرون اور مالون سے شرف اور علو تمھارا ہی پس اطاعت کرو تم اور کہنا مانو تم میرا دو خصلتون مین اور تیسری خصلت مین بھلائی نہین ہی کہا بنو النضیر نے کیا ہین
وہ دو خصلتین کہا ایک خصلت یہ ہی کہ مسلمان ہوجاؤ تم اور داخل ہوجاؤ تم ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پس امن مین ہوجاؤ تم اپنے مالون اور اولاد پر اور
ہوجاؤ تم بڑے اصحاب اونکے سے اور باقی رہین تمھارے ہاتھون مین مال تمھارے اور نہ نکالے جاؤ تم اپنے گھرون سے کہا بنو النضیر نے نہین جدا ہونگے ہم
تورات اور عہد موسیٰ سے کہا اونسے کنانہ نے کہ دوسری خصلت یہ ہی کہ تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھیجنے والے ہین کسیکو طرف تمھارے کہ نکل جاؤ تم
ہمارے شہر اور ملک سے پس کہو تم ہان تحقیق محمد نہین حلال جانینگے واسطے تمھارے خون کو اور نہ مال کو اور باقی رہینگے مال تمھارے اگر چاہو تم بیچ ڈالو اور
اگر چاہو تم روک رکھو کہا بنو النضیر نے کنانہ سے کیا ہی صلاح تیری کہا کنانہ بن صویر نے آگاہ رہو قسم اللہ کی بیشک ہر اینہ دوسری خصلت بہتر خصلتون کی
میرے لیے کہا کنانہ نے آگاہ ہو قسم اللہ کی اگر نہوتی یہ بات کہ فضیحت کرینگا مین تمکو تو اسلام لاتا مین لیکن قسم اللہ کی نہین کچھ مگر یہ کہ ننگ اور عار کرتی ہی شعثاء
ساتھ اسلام میرے کے یہان تک کہ پہونچے مجکو جو کچھ کہ پہونچے تمکو اور بیٹی اوسکی شعثاء وہ ہی کہ تھے حسان کہ بیان کرتے تھے صفت اوسکی شعرون مین اپنے
کہا سلام بن مشکم نے کہ تحقیق تھا مین واسطے اوس چیز کی کہ کہا تمنے کراہت رکھنے والا اور ناخوش اور قریب محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھیجنے والے ہین کسیکو طرف ہمارے

کہ نکلو تم میرے گھر اور میرے ملک سے پس نہ پیچھے رہو تم ای جیسی کلام اونکے سے اور خوش ہوجاتا اوس سے ساتھ خروج کے پس نکلے تا اونکے گھرون سے کہا جیسی سنے
کہا ہون مین کہ نکلتا ہون کہا واقدی نے پس جب لوٹ آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طرف مدینے کے اور پیچھے آئے اونکے اصحاب اونکے پس ملے اصحاب
آپ کے ایک مرد سے باہر مدینے کے سو پوچھا اصحاب نے اوس سے آیا ملا تھا تو رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اوسنے ملا تھا مین پل پر اوس حال مین کہ
آنحضرت تھے پل سے مدینے کے اوس طرف مین پس جب پہنچے اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے طرف آنحضرت کے پایا آنحضرتؐ کو کہ بھیجا ہی ایک
شخص کو طرف محمد بن مسلمہ کے کہ بلا لائے اوسکو کہا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یا رسول اللہ اوٹھ آئے آپ اور نجانا ہمنے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
قصد کیا تھا یہود نے ساتھ عہد شکنی کی میرے ساتھ پس خبر دی مجکو اللہ نے اسکی اور اوٹھ آیا اور آئے محمد بن مسلمہ تو فرمایا آنحضرت نے کہ جا تو طرف یہود
بنی النضیر کے اور کہدے تو اونسے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ہی مجکو طرف تمھارے اسلیے کہ نکل جاؤ تم شہر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس
جب آئے محمد بن مسلمہ پاس بنی النضیر کے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ہی مجکو طرف تمھارے ساتھ ایک پیغام کے اور نہین چاہتا مین کہ ذکر کرنا
اوسکو تمسے جب تک کہ آگاہ کر لون مین تمکو اوس خبر سے کہ جانتے ہو تم اوسکو پھر کہا محمد بن مسلمہ نے قسم دیتا ہون مین تمکو ساتھ توراۃ کے وہ توراۃ کہ اوتاری
اللہ نے موسی علیہ السلام پر آیا جانتے ہو تم کہ مین آیا تھا تمھارے پاس پہلے اس سے کہ بھیجے جائین محمدؐ اور درمیان تمھارے توراۃ تھی پس کہا تھا
تمنے مجھسے اسی جگہہ پر کہ ای ابن مسلمہ اگر چاہتا ہے تو کہ کھانا دن کا کھلاوین ہم تجکو تو کھانا کھلائین ہم تجکو اور اگر چاہتا ہے تو کہ یہودی بنائین ہم تجکو تو یہودی بنائین ہم
تجکو پس کہا مینے تمسے کھانا دن کا کھلاؤ مجکو اور نہ یہودی بناؤ مجکو قسم خدا کی نہین یہودی ہونگا مین کبھی پس دن کا کھانا لائے تم میرے لیے ایک رکابی مین
کہ واسطے تمھارے تھی قسم اللہ کی البتہ گویا کہ مین دیکھتا ہون طرف اوس رکابی کے گویا کہ وہ پارہ گوشت بکری کا ہی کہا تمنے مجھسے کیا چیز منع کرتی ہی تجکو ہمارے
دین سے آگاہ ہو کہ دین دین یہود کا ہی گویا کہ چاہتا ہی تو حنفیہ کو کہ سنا ہی تو نے اوسکو آگاہ ہو تحقیق ابو عامر نے پسند رکھا دین یہود کو اور اوس حال مین کہ
نہین آیا ہی ملت حنفیہ پر تمھارے پاس صاحب اوسکا ظاہر ظہور جہاد کرنے والا اوس حال مین کہ دونون آنکھون اوسکی مین سرخی ہوگی آویگا جانب یمن سے سوار ہوگا
اونٹ پر اور پہنے گا کملی کو اور کفایت کریگا ساتھ ٹکڑے روٹی کے تلوار اوسکی اوسکے مونڈھے پر ہوگی نہوگا ساتھ اوسکے ہنسانا گویا ہوگا ساتھ حکمت کے گویا کہ وہ
ایک رذالا تمھارا ہی قسم اللہ کی البتہ ہوگا قریب تمھارے مین جو یہ ہی چھین لینا ہتھیارون اور اسباب کا اور قتل اور مثلہ کرنا کہا بنو النضیر نے خداوندا ہان تحقیق کہا تھا
ہمنے اسکو تمسے ولیکن نہین ہی صاحب ملت حنفیہ کا یہہ کہا محمد بن مسلمہ نے تحقیق فارغ ہو گیا مین آگاہ کرنے سے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ہی مجکو
طرف تمھارے فرماتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تمسے کہ توڑ ڈالا تمنے اوس عہد و پیمان کو کہ کیا تھا مینے تمسے ساتھ اوس چیز کے کہ قصد کیا تمنے اوسکو عہد شکنی
سے اور خبر دیتا ہون مین اونکو ساتھ تدبیر اونکی کے اور خبر سے عمرو بن جحاش کے کہ گیا گھر کی چھت پر اسلیے کہ ڈالے چٹان کو پس سکوت کیا بنو النضیر نے اور نہ کہا
اونھون نے کوئی حرف پھر کہا ابن مسلمہ نے اور فرماتے ہین کہ نکل جاؤ تم میرے شہر سے اور مدت مقرر کردی مینے تمھارے لیے دس دن کی پس جو شخص کہ دیکھا جائیگا بعد اسکے مارا جائیگا
مین گردن اوسکی کہا بنو النضیر نے ای محمد بن مسلمہ نہ تھے ہم گمان کرتے کہ آوے ساتھ اس خبر کے کوئی مرد اوس سے کہا محمد بن مسلمہ نے متغیر ہو گئے دل پس ٹھہرے رہے
اسپر چند دن کہ سامان درست کرتے تھے اور بھیجا آدمیون کو طرف سواریون کے کہ اونکی تھین ذی الجدر مین کہ ہانک لائی جائین اور بھی کرایہ کیا اونھون نے اونٹون سے اور
جلدی کی سامان درست کرنے مین پس درمیان اسکے کہ وہ اسپر تھے ناگاہ آئے رسول اور قاصد عبد اللہ بن ابی کے کہ آیا اونکے پاس سوید اور داعس پس کہا
اونھون نے کہ کہتا ہی عبد اللہ بن ابی مت نکلو تم اپنے گھرون سے اور اپنے مالون سے اور ٹھہرے رہو تم اپنے قلعون مین تحقیق ساتھ میرے دو ہزار مرد ہین
میری قوم سے اور سوا اونکے عرب سے کہ داخل ہونگے ساتھ تمھارے تمھارے قلعے مین اور مر جائینگے سارے اونکے پہلے اس سے کہ پہنچایا جاوے کچھ طرف تمھارے
اور مدد کرینگے تمھاری بنی قریظہ تحقیق وے نہ نصرت چھوڑینگے تمکو اور مدد کرینگے تمھاری ہم سوگند تمھارے غطفان سے اور کہلا بھیجا ابن ابی نے طرف کعب بن اسد کے
کہ مدد کرے اپنے ہم دینون کی کہا اوسنے نہین توڑیگا بنی قریظہ سے کوئی ایک مرد عہد اور پیمان کو پس مایوس ہوا اور ناامید ہوا ابن ابی بنی قریظہ سے اور چاہا ابن ابی نے
کہ جھوڑا دے لڑائی کو درمیان مین بنی النضیر اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس ہمیشہ تھا ابن ابی کہ بھیجتا تھا لوگون کو طرف حیی کے یہان تک کہ کہا حیی نے کہ مین

بھیجتا ہون طرف محمد کے اوسکو آگاہ کرتا ہون مین اونکو کہ ہم نہین نکلتے ہین اپنے گھرون سے اور مالون سے پس چاہیے کہ کرین محمد جو کچھ کہ ظاہر ہوئے اونکو اوطمع کی ہے یا نے
اوسمین جو کہا ابن ابی نے اور درست کرتے ہین ہم اپنے قلعون کی پس داخل کرینگے ہم قلعون مین جو چیز چاہینگے ہم اور درست کرتے ہین کہ جو ن لینے کو اور لاتے ہین ہم طرف قلعون اپنے کے
اور ہمارے پاس کہانے سے ہے اوسقدر کہ کافی ہے ہمکو برس بہر کو اور پانی ہمارا پانی روان ہمیشہ ہے نہین منقطع ہوتا ہے ہمارے قلعون سے نہین ڈرتے ہین ہم قطع
اوسکے سے پس دیکھتا ہے تو محمد کو کہ گھیریگا ہمکو برس بہر نہ دیکھیگا تو یہ کہا سلام بن مشکم نے مغرور کر رکہا تجکو نفس تیرے نے قسم خدا کی اے حیی یہ باطل ہے قسم خدا کی
اگر نہو تی یہ بات کہ منسوب بسفاہت ہوگی تیری رائے اور عیب لگایا جائیگا تجکو تو البتہ الگ ہوجاتا مین تجسے ساتھ اون لوگون کے کہ اطاعت کرتے ہین میری
یہود سے پس نکر اے حیی کہ قسم اللہ کی بیشک تو جانتا ہے اور جانتے ہین ہم ساتھ تیرے کہ تحقیق محمد البتہ رسول اللہ کے ہین اور تحقیق صفت اونکی نزدیک ہمارے ہے
پس ہرگز نہ اتباع کرین ہم اونکی اور حسد کرین ہم اونسے اسلیے کہ نکل گئی ہے نبوت بنی ہارون سے آؤ تا قبول کرین ہم اوس مقدار کو کہ دی ہے اونسے ہمکو امن اور نکل جاوین ہم
اوسکے گھرون سے پس تحقیق جانتا ہے تو کہ تحقیق تو نے خلاف کیا تہا تو نے میرا عہد شکنی مین ساتھ اونکے پس اگر ہوگا وقت پھلون کا آجائینگے ہم یا آجائیگا جو شخص کہ آجائیگا
ہم مین سے طرف پھلون کے پس بیچ ڈالیگا یا کریگا جو مناسب کہ معلوم ہوگا اوسکو پھر لوٹ آئیگا طرف ہمارے پس گویا کہ ہم نہین نکلین ہین شہرون سے جب کہ
ہونگے مال ہمارے ہمارے ہاتھون مین تحقیق ہم سوا اسکے نہین کہ شرف اور علو رکھتے ہین اپنی قوم پر ساتھ مالون اپنے کے اور سخاوت اپنی کے اور جب کہ جاتے
رہینگے مال ہمارے ہمارے ہاتھون سے ہوجائینگے ہم مانند اورون کے یہود سے ذلت اور خواری اور محتاجگی مین اور تحقیق محمد اگر آئے طرف ہمارے پس گھیر لینگے
ہمکو ان قلعون اور محلون مین یا کہ ان پھر پیش کرینگے ہم محمد پر اسکو کہ بھیجا ہے محمد نے محمد بن مسلمہ کو ساتھ اوسکے طرف ہمارے نہ قبول کرین محمد اوسکو اور انکار
کرینگے ہم پھر کہا حیی نے کہ تحقیق محمد نہ گھیرینگے ہمکو اگر پائینگے ہماری طرف سے اقامت اور فرصت لینے کو اور اگر گھیرینگے ہمکو لوٹ جائینگے اور تحقیق وعدہ کیا ہے
مجسے ابن ابی نے وہ جو جانتا ہے تو پس کہا سلام بن مشکم نے کہ نہین ہے قول ابن ابی کا کچھ سوا اسکے نہین کہ چاہتا ہے ابن ابی کہ ڈالے تجکو ہلاکت مین یہان تک کہ لڑے تو
محمد سے پھر بیٹھا رہے ابن ابی اپنے گھر مین اور چھوڑ دے تجکو تحقیق چاہا تھا اوسنے کعب بن اسد سے نصرت اور مدد کو پس انکار کر دیا کعب نے اور کہا کعب نے
کہ نہین توڑیگا کوئی عہد کو مرد بنی قریظہ سے اوس حال مین کہ مین زندہ ہون اور ابن ابی نے تحقیق وعدہ کیا تہا ہم لوگون نے بنی قینقاع سے مانند اوسی وعدہ
کے کہ وعدہ کیا ہے تجسے یہان تک کہ لڑے بنو قینقاع اور توڑ دیا اونھون نے عہد و پیمان کو اور بند کیا اونھون نے اپنے نفسون کو اپنے محلون اور قلعون مین
اور منتظر رہے نصرت اور مدد ابن ابی کے پس بیٹھا رہا ابن ابی اپنے گھر مین اور گئے محمد طرف بنی قینقاع کے پس گھیر لیا اونکو یہان تک کہ اوترے اوپر حکم محمد کے
پس ابن ابی نہین مدد کرتا ہے اپنے ہم سوگندون کی اور منع کرتا ہے اونکو مدد کرنے سے اور ہم ہمیشہ مارتے رہے ہین اوسکو ساتھ تلوارون کے ہمراہ اوسکے اور
لڑائیون ساری مین یہان تک کہ جاتی رہین لڑائیاں اونکی اور آئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پس مانع اور روکنے والے ہوئے درمیان اونکے اور ابن ابی نہ یہودی ہے
اور دین یہود کے نہ مسلمان ہے اور اوپر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نہ وہ اوپر دین اپنی قوم کے ہے پس کس طرح مانتا ہے تو قول اوسکا پس بولا حیی کہ انکار
کرتا ہے نفس میرا ہر شے کو سوا عداوت کے آنحضرتؐ سے اور یہ کہ لڑون مین اونسے پس کہا سلام نے واللہ یہ بات ہمارے نکالے جانے کی ہے اپنے
وطنون سے اور جانے ہمارے مالون اور عزتون کی اور پکڑے جانے ہماری اولاد کا اور مارے جانے ہمارے لڑنے والون کے پس نہ مانا حیی نے سوا لڑائی
کے اور حکم کیا اللہ تعالی نے اپنے رسول کو کہ جاوین طرف بنی نضیر کے اور نکال دین اونکو مدینے سے اور کہلا بھیجا منافقون نے بنی نضیر کو کہ نہ نکلین اور
کوچہ بندی کرین اور درست کرین گلیون کو اور مضبوط کرین قلعون کو پس اگر آنحضرتؐ نہ مانین سوا لڑائی کے تو مدد کرینگے ہم تمہاری پس کیا یہود نے اسی طرح اور
پکڑوا دیا آنحضرتؐ نے لوگون مین پس ہتھیار باندھے اونھون نے اور چلے طرف بنی نضیر کے پس جب پہنچے اونکی طرف آنحضرتؐ تو پایا اونکو کہ نوحہ کرتے
اوپر کعب بن اشرف یہودی کے پھر کہا یہود نے کہ اے محمد کیا فریاد کرنے والی ہے پیچھے فریاد کرنے والی کے اور رونے والی ہے بعد رونے والی کے فرمایا آپ نے کہ ہان
پس کہا یہود نے کہ چھوڑ دو ہمکو تا کہ رووین ہم اپنے غم و مصیبت پر پھر قبول کرینگے ہم حکم آپکا پس فرمایا آنحضرتؐ نے کہ نکل جاؤ مدینہ منورہ سے پس انکار کیا اونھون نے
اس بات کا اور کہا موت قریب تر ہے ہمسے نسبت اس بات کے کہ کہا چاہتے ہو تم پس شروع کی باہم لڑائی پس لڑتے رہے لوگ قریب بیس رات کے پس جب غالب آئے

آنحضرتؐ کسی گلی یا گھر پر اونکے توبت جاتے یہود اوس سے پیچھے گلی یا گھر مین کو محل لگا کر پھر بند کر دیتے اوسکو اور مستعد ہوتے اوسمین لڑائی کو اور خراب کرتے حتی
آنحضرتؐ اوس مقام کو کہ غالب آتے اوسپر اور اسی طرف اشارہ ہی اس قول مین اللہ عز وجل کے يُخْرِبُوْنَ بُيُوْتَهُمْ بِاَيْدِيْهِمْ وَاَيْدِي الْمُؤْمِنِيْنَ
فَاعْتَبِرُوْا يٰۤاُولِي الْاَبْصَارِ۝ یعنی اوجاڑنے لگے اپنے گھر اپنے ہاتھون اور مسلمانون کے ہاتھون سو دہشت مانو ای آنکھ والو۔ اور حکم کیا آنحضرتؐ نے
واسطے کاٹنے اونکے کچھ درختون کھجور کے تاکہ غصے ہون وہ بسبب اوسکے اور خراب کرے اونکو اللہ تعالی اوسکے باعث سے اور تھی وہ قسم کھجور کی مشہور ساتھ
نام لون اصفر کے بہت زرد رنگ شفاف کہ دکھائی دیتی تھی گٹھلی اوسکے اندر سے اور باغ ان کھجورون کے محبوب تر تھے اونکو لونڈی غلامون سے پس جب دیکھی
اون دشمنان خدا نے جب کہ کٹتے دیکھے باغ اپنے ان کھجورون کے اور بولے ای محمد کیا یا ہی تمنے اوس چیز مین کہ اوتری طرف تمہارے حکم فساد کا زمین مین یا اوسکی
اصلاح کا پس بہت کلام کیا اس باب مین اور جب نا امید ہوئے منافقون کی مدد سے اور ڈالا اللہ تعالی نے رعب اونکے دلون مین تو سوال کیا آنحضرت سے
طلب امان کا اوپر جانون اور مالون اور اولاد اپنے کے کہ نکل جاوین مدینے سے پس صلح کی اونسے آنحضرتؐ نے اس بات پر کہ نکل جاوین مدینے سے اور ہو
تین تین شخص مین ایک ایک اونٹ کہ لادلین اوسپر جسقدر رہا ہین مال اور کھانا پانی سے اور نہ لین سوا اسقدر کے اور کچھ پس نکل گئے وہ مدینہ منورہ سے
اسی طرح اور نازل فرمائی اللہ تعالی نے بیچ مقدمے کاٹنے اون کھجورون کے یہ آیت مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَآئِمَةً عَلٰۤى اُصُوْلِهَا
فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ الْفٰسِقِيْنَ۝ یعنی جو کاٹ ڈالا تمنے کھجور کا پیڑ یا رہنے دیا کھڑا اپنی جڑ پر سو اللہ کے حکم سے اور تا رسوا کرے بے حکمون کو
اور فرمایا اونکے نکالنے مین مدینے سے وَلَوْلَاۤ اَنْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْجَلَآءَ لَعَذَّبَهُمْ فِي الدُّنْيَا ۖ وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ۝
یعنی اور اگر نہوتا کہ لکھا تھا اللہ نے اونپر اوجڑنا تو اونکو مار دیتا دنیا مین اور آخرت مین ہی اونکو آگ کی مار پس چلے گئے مدینے سے طرف موضع اذرعات کے
اور اریحا کے شام سے سوا حیی بن اخطب کے کہ گیا وہ ہمراہ اپنے اہل و عیال اور بنی اعمام کے خیبر مین پس چھوڑا انکو خیبر مین اور گیا خود بطرف مکہ پس پایا وہان
لوگون کو کہ نکلے تھے واسطے جنگ کے آنحضرتؐ سے بیچ سال قحط کے پس ٹھہرے بعد نکلنے کے مکے سے کہا لوگون نے کہ مصالحہ کرو آنے تک فراخ سالی کے
کہ چراوین اوسمین درختون کو اور پیوین اوسمین دودھ کو اور زاد راہ لی تھی اہل مکہ نے ہمراہ اپنے اس سفر مین سو پس آیا پاس اونکے حیی بن اخطب درحالیکہ وہ مشورہ
کرتے تھے پس مقرر ہوئی رائے اونکی لوٹ جانے پر طرف مکے کے اور دریافت کیا حیی سے حال اوسکی قوم کا کہا اوسنے چھوڑ آیا ہون مین اونکو درمیان خیبر
اور مدینہ منورہ کے متردد یہان تک کہ چلو تم اونکی طرف کہ جاوین وہ ہمراہ تمہارے آنحضرتؐ اور اونکے اصحاب پر پھر دریافت کیا اونھون نے حال بنو قریظہ کا
کہا حیی نے رہے ہین وہ مدینے مین فریب کر کے آنحضرتؐ سے یہان تک کہ جاؤ تم کہ ساتھ تمہارے جاوین وہ پس ٹھہرے رہے اہل مکہ ایک سال اور یہ ہوا قصہ بنی نضیر کا

ذکر غزوۂ خندق کا

پھر بعد گذرنے اوس مدت کے جمع کیے قریش نے لشکر اور نوکر رکھے بہت قبائل عرب سے پھر چلے غطفان اور اسد اور سلیم اور قریش اور جو لوگ کہ
داخل تھے انمین پس اکٹھا ہوا ایک بڑا لشکر اور کوچ کیا اونھون نے اور مطلع ہوئے آنحضرتؐ اس خبر سے پس شروع کی خندق کھدوانا گرد مدینے کے پس
جب دیکھا اصحابؓ نے کہ آنحضرتؐ کوشش کرتے ہین درستی خندق مین تو جان لیا اونھون نے کہ مشرکین آتے ہین ہمسے لڑنے کو اور مقرر کر دیا آنحضرتؐ نے
واسطے ہر جماعت کے کہ اولاد تھی ایک باپ کی حصہ زمین سے واسطے کھودنے خندق کے پس جھگڑے مہاجرین اور انصار بیچ سلمان فارسی کے کہ چاہا
ہر ایک نے ہونا اونکا درمیان اپنے اور تھے سلمان بڑی طاقت والے پس فرمایا آنحضرتؐ نے اونکے حق مین کہ سلمان اہل بیت میرے سے ہین پس شروع کیا
لوگون نے کھودنا خندق کا تو نکلا اوسمین ایک بڑا پتھر سخت کہ دشوار گذرا اوسکے قریب کے لوگون کو نکالنا اوس پتھر کا اور نہ کارگر ہوتی تھی اوس چٹان پر کچھ ضرب
سلمان کی پس اسی حال مین تشریف لائے وہان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور لیا آپ نے کدال دست مبارک مین سلمان سے اور مارا اوسپر آپ نے تین
پس پاش پاش ہو گیا وہ اور دیکھا اوس پتھر سے ایک امر عجیب کہ نہ دیکھا اوسکو کسی نے سوا سلمان اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر جب نکالا لوگون نے اوس
پتھر کو تو فرمایا آنحضرتؐ نے تحقیق دیکھا مینے درحالیکہ مارتا تھا چوٹ اوسپر ایک امر عجیب پھر فرمایا کیا دیکھا اس امر کو تو نے بھی ای سلمان عرض کی اونھون نے

کہاں قسم ہے اوس ذات پاک کی کہ اوتاری ہے اوسنے آپ پر کتاب فرمایا آنحضرت نے دیکھا مینے پہلی چوٹ مین شہرون یمن کو اور دوسری ضرب مین قصرہاے کسریٰ کو
اور تیسری چوٹ مین شہرون شام کو اور روم کو بھیجی میری طرف اللہ تعالیٰ نے اس بات کی کہ ہر آئینہ فتح ہونگے وہ شہر مجھ پر پس خوشخبری ہو تمکو ای لوگو تو خوش ہوئے مسلمان
یہ سنکر بشارت آنحضرت کی اور جب کہ فارغ ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھودنے خندق سے تو آئے وہان پر مشرکین اور اوترے گرد مدینے کے اور لڑائی سخت
لڑائی کہ اذیت پہونچی اصحاب آنحضرت کو ہر طرح کی اور سخت محاصرہ کیا مسلمانوں کا کہ شک اور تردد کیا اوس سے منافقون نے بیچ شان آنحضرت کے اور کہا
کلمات بے ادبانہ پس کھڑا ہوا ایک انصاری معتب بن بشیر نام اور کہا اوسنے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وعدہ کیا ہی ہمسے فتح محلون فارس اور روم اور یمن کا
درحالیکہ نہین باہر جاسکتا کوئی ہمارا واسطے بیچانے کے لینے مقام سے واللہ یہ فریب اور دھوکا ہی اور متابعت کی اوسکی اس بات مین ایک گروہ منافقون نے
پس اوتاری اللہ تعالیٰ نے اس باب میں یہ آیت کریمہ وَإِذْ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ مَا وَعَدَنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ إِلَّا
غُرُورًا ۝ یعنی اور جب کہنے لگے منافق اور جنکے دلوں مین روگ ہی جو وعدہ دیا تھا ہمکو اللہ نے اور اوسکے رسول نے سب فریب تھا اور عزم کیا اہل یثرب نے
کہ دو جماعتون انصار سے کہ وہ بنی حارثہ اور بنی سلمہ ہین قصد کیا اونھون نے چلے جانے کا اپنے مقامون سے اور کہا اونھون نے کہ ای نبی اللہ تحقیق گھر ہمارے
خالی ہین خوف ہی ہمکو اونمین چورون سے پس فرمایا اونکے حق مین اللہ تعالیٰ نے يَقُولُونَ إِنَّ بُيُوتَنَا عَوْرَةٌ وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ إِنْ يُرِيدُونَ
إِلَّا فِرَارًا ۝ یعنی کہنے لگے ہمارے گھر کھلے پڑے ہین اور وہ کھلے نہین پڑے غرض اونکی نہین مگر بھاگنا اور ذکر کیا اسکا دوسری صورت مین اس طرح
إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلَا وَاللَّهُ وَلِيُّهُمَا وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ۝ یعنی جب قصد کیا دو فرقون نے
تم مین کہ نامردی کرین اور اللہ مددگار تھا اونکا اور اللہ ہی پر چاہیے بھروسا کرین مسلمان پس کہا اون لوگون نے بعد نزول اس آیت کے یہ کہ نہین دوست رکھتے ہم
اوس بات کو کہ قصد کیا تھا ہمنے اوسکا جب کہ ہوا اللہ تعالیٰ ولی اور صاحب ہمارا پھر بولے قریش حیی بن اخطب سے کہ کیا نہ وعدہ کیا تھا تونے ہمسے مدد اپنی
قوم کا کہا اوسنے ہم ثابت ہین اپنے اقرار پر اور وہ نزدیک قول میرے کے ہین اور گیا حیی شام کو روز جمعے کے وقت غروب آفتاب کے اور پایا اپنی قوم
بنی قریظہ کو کہ شوم جانا تھا اونھون نے حیی کو اور کہہ رکھا تھا آپسمین کہ اگر آوے وہ تو نہ آنے دینا اوسکو درمیان اپنے کہ حاصل ہوگی تمکو شومی اور خرابی اوسکی
سبب سے. حاصل ہوئی تھی ساتھ اوسکی اوسکی قوم کو پس جب پونہچا پاس اونکے تو بند کر لیے اونھون نے دروازے اپنے اور بولے چلا جا تو تجھکو کہ تو شخص منحوس ہے
ہلاک کیا تونے اپنی قوم کو نہین ہمکو کچھ حاجت تیری اور نہ اوسکی کہ لایا ہے تو اس بات کو اور اتفاق پیش آیا تھا اونھون نے اوسدن کھانا پکانے کا کہ مبارک دن تھا
نزدیک یہود کے تو کہا حیی نے کہ سوا اسکے نہین کہ بند کرنا تمہارا دروازون کو آگے میرے بخوف اس بات کے ہے کہ کھاؤن مین تمہارے کھانے سے پس خراب کرے
اللہ تعالیٰ کھانا تمہارا جب کہ کہا اوسنے اونسے ذکر کھانے کا تو شرمندہ ہوئے وہ اوس سے اور کھول دیے اوسکے لیے دروازے جب کہ گیا اندر پاس اونکے
تو قریب پایا اونکو ساتھ سلطنت کے اور بولا خرابی ہو تمہاری ای بنی قریظہ فرمان برداری کر دیری بیشک اللہ تعالیٰ بری ہی اس شخص اور اوسکے اصحاب سے اب آپہونچی
ہلاکت اونکی ان دنون مین سو نکلو اونکی طرف اور لڑو اونسے حوض اپنا لڑائی مین ہمراہ قریش کے پس خوف ہی مجھکو کہ اگر نہ ہمراہی کی تمنے قریش کی تو آوینگے وہ تمپر بعد
فارغ ہونے کے آنحضرت اور اونکے اصحاب سے اور تحقیق لایا ہون مین واسطے تمہارے قریب پندرہ ہزار عرب کے کہ اونمین رئیس اور سردار اونکا ہین
تو جواب دیا بنو قریظہ نے کہ خرابی ہو تیری ای حیی ہم ڈرتے ہین اونکی عادتون سے کہ بھاگ جاوین قریش جنگ آنحضرت سے اور چھوڑ جاوین آنحضرت کو بیچ ہم
واسطے ہمارے سا اور توڑ دیا ہمنے وہ عہد کہ تھا درمیان ہمارے اور اونکے اور نہین واسطے ہمارے کوئی ناصر اور مددگار اور منصف قوم سے کیا نقصان ہوگا تیرا ای حیی
اوس سے کہ دیکھینگے ہم مسلمانون سے جب کہ نجات پاویگا تو ساتھ اپنی ذات کے حکم کرتا ہی تو ہمکو یہ کہ توڑ دین ہم اوس عہد و قسم کو کہ ہی درمیان ہمارے اور محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کے پس اگر ہو یہ امر بہتر تو حاصل ہو فائدہ اوسکا ہمکو اور اگر برائی ہو اسمین تو مبتلا ہون ہم اوس برائی مین جیسے کہ حاصل ہوا تیری قوم کو تیری شامت
اور نحوست سے تو کہا حیی نے مین قسم کھاتا ہون اس بات کی کہ اوتاری ہے اللہ تعالیٰ نے موسیٰ پر توریت سے اگر بھاگے مشرکین آنحضرت اور اونکے اصحاب سے لیکن
نہین گمان مجھکو اس بات کا کہ کرینگے وہ اسکو تو البتہ آونگا مین پاس تمہارے اور بیٹھونگا تمہاری گڑھی مین ہمراہ تمہارے پس اوسی جگہ پہونچیگا مجھکو جو پہونچیگا تمکو

پادون لوگون نے اوس سے اقرار اس بات پر اور بولے اگر کرتا ہی تو یہ کام تو لے آ مشرکون کو پاس ہمارے پس ختی قسم سیاونسے آگے ہمارے اور لے آ پاس ہمارے ستر مرد
اونکے لاور سوار ون سے تا کہ رہین وہ ہمراہ ہمارے ان قلعون مین پھر جب جاوین وہ طرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تو نکلین گے ہم بھی طرف اونکے پیچھے تو گیا حیی طرف
مشرکون کے اور قسم لی اونسے واسطے بنی قریظہ کے اور تھا ہمراہ اوسکے ابولبابہ قرظی بھی بشرطیکہ داخل ہون درمیان اونکے ستر مرد اشراف شہسوار اونکے واسطے
رہنے کے اونکے قلعون مین اور مقرر کی مدت دس رات کی تا کہ فراغت حاصل کر لین اپنے کامون سے اور جمع کر لین ہتھیار اور رہو تم اس مدت تک آنحضرت اور اونکے اصحاب سے
اور لایا جاوے طرف بنی قریظہ کے بازار پس قبول کیا یہ مشرکون نے اور لڑے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اون دنون مین اوسقدر کہ نہ لڑے تھے کبھی پہلے اس سے اور
ہوا یہ جبکہ لڑے مشرک مسلمانون سے اوپر اور نیچے کی جانب سے پس لشکر بنائے قریش نے واسطے آنحضرت کے تین لشکر اور آیا پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
ابن اعور سلمی اوپر کے جانب وادی سے درحالیکہ ساتھ اوسکے حارث بن عوف مزنی تھا بیچ جماعت بنی سعد اور بنی ذبیان کے اور آیا پاس آنحضرت کے عیینہ بن حصن
بیچ جماعت بنی فزارہ اور اسد کے اور افسر بنی اسد کا اوسدن طلیحہ بن خویلد تھا اور کھڑے کیے تھے اوسکے لیے ابوسفیان نے خیمے جانب خندق کے پس لڑے
مشرک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اوسدن اوپر کی جانب اور نیچے کی جانب سے اور سامنے سے غروب آفتاب تک اور حائل ہوئے اوسدن مشرک درمیان آنحضرت کے
اور نماز عصر کے پس فرمایا آنحضرت نے روکا ہمکو انھون نے نماز عصر سے بھرے اللہ تعالی شکم اور گھر انکے آگ سے اور انھین جماعتون کا ذکر کیا ہی اللہ تعالی نے
اپنے کلام مبارک مین اِذْ جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ
الظُّنُوْنَا ۝ یعنی جب آئے تمپر اوپر کی طرف سے اور نیچے سے اور جب ڈگنے لگین آنکھین اور پہنچے دل گلون تک اور اٹکلنے لگے تم اللہ پر کئی کئی اٹکلین
اور آیا نوفل بن عبد اللہ بن مغیرہ اپنے گھوڑے پر بعد غروب آفتاب کے نزدیک نشیب خندق کے پس گر پڑا وہ اور گھوڑا اوسکا دونون خندق مین اور چور ہو گئے
دونون پس کہلا بھیجا ابوسفیان نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ دیتے ہین ہم تمکو بعوض لاش نوفل کے سو اونٹ دیت کے فرمایا آنحضرت نے تم بھیجو
دیت اوسکی اور رہنے دو پاس اپنے کہ وہ اور دیت اوسکی دونون ناپاک ہین اور رہے اصحاب آنحضرت اوس رات مشرکون سے ساتھ سخت لڑائی کے یہانتک کہ ہٹا دیا اونکو پس گئے
مشرک طرف اپنے لشکرگاہ کے اور روشن کین آگین اور بیٹھے گرد اونکے اور پکارا آنحضرت نے اپنے اصحابون کو نام لے لیکر کہ اونمین حذیفہ بن یمان بھی تھے پس جواب دیا
آپکو کسی نے اصحاب سے تو کھڑے ہوئے آنحضرت درحالیکہ پھرتے تھے درمیان انکی صفون کے یہانتک کہ گذرے حذیفہ پر پس ٹھوکر ماری اونکے اور فرمایا کون ہی
یہ کہا اونھون نے مین حذیفہ ہون یا رسول اللہ فرمایا آپ نے کیا تو سنتا تھا آواز میری اول شب سے عرض کی حذیفہ نے کہ ہان قسم ہی اوس ذات کی کہ اوتاری اوسنے
کتاب آپ پر فرمایا کسنے منع کیا تھا تجکو میرے جواب دینے سے عرض کی حذیفہ نے کہ سردی اور تکلیف نے کہ مین گرفتار اوسمین ہون فرمایا آپ نے کھڑا ہو ساتھ برکت نام اللہ کے
پس کھڑے ہوئے حذیفہ پھر فرمایا اونسے آنحضرت نے کہ جاؤ اے حذیفہ طرف لشکر مشرکین کے اور لاؤ واسطے میرے خبر اونکی کہ کیا ہی ارادہ اونکا صبح کو کہ مین سنتی ہین کچھ
باتین اونکی اور مت کہنا کسی سے خبر کو یہانتک کہ لوٹ آؤ پاس میرے پس گئے حذیفہ بارشاد آنحضرت پھر فرمایا آنحضرت نے جب کہ پیٹھ پھیری حذیفہ نے اونکے واسطے
دعا کو یہ کہ اَللّٰهُمَّ احْفَظْ حُذَيْفَةَ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ وَعَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ یعنی ای خدا حفاظت کر حذیفہ کی اوسکے سامنے سے
اور اوسکے پیچھے سے اور اوسکے داہنے سے اور اوسکے بائین سے پس گئے حذیفہ درحالیکہ نہ معلوم ہوتا تھا اونکو جاڑا اور نہ ضرر یہانتک کہ پہنچے طرف ایک جماعت کے
اونمین سے کہ وہ بیٹھے تھے آگ پر باتین کرتے ہوئے پس بیٹھ گئے حذیفہ طرف اونکے اور نہ گمان کیا اونھون نے اونکو مگر اپنون سے پھر آیا اوس جماعت مین ایک آنے والا
ابوسفیان کی جانب سے پس پوچھا لوگون نے کہ کیا خبر ہی پیچھے تیرے کہا اوسنے پکڑ لے ہر شخص تم مین سے ہاتھ اپنے ہمنشین کا پس معلوم کر لے کہ کون ہی وہ مین
چاہتا ہون تمسے کہنا اوس خبر کا کہ خوش کرے تمکو پس پکڑ لیا ہر شخص نے ہاتھ اپنے پاس والے کا اور پکڑ لیا حذیفہ نے ہاتھ اپنے برابر والے کا پھر کہا اوسنے نہین
ہم مین کوئی غیر ہمارا بیان کر جسے بات اپنی کہا اوسنے آیا تھا درمیان ہمارے ابولبابہ سردار بنی قریظہ کا اور حیی پس طلب کیا اونھون نے کہ بھیجین ہم اونکی طرف
ستر آدمی پھر جب جاوین لوگ طرف آنحضرت کے تو نکلین بنی قریظہ بھی اوپر آنحضرت کے بعد ہمارے پس پوچھا اون لوگون نے کب ہوگا یہ کہا اوسنے تیسری رات کو پس اوٹھ کھڑے
ہوئے حذیفہ درمیان سے دو لوگون کے اور گذرے اوپر ابوسفیان کے درحالیکہ سینکتا تھا وہ پشت اپنی آگ سے پس چاہا کہ چھوڑ دین اوسمین تیر اپنا پھر یاد آئی وصیت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور چلے گئے یہان تک کہ آئے پاس آنحضرت کے درحالیکہ آپ نماز پڑھتے تھے پس لوٹ گئے حذیفہ اور داخل ہوئے آنحضرت اپنے خیمے مین پھر
بلوایا حذیفہ کو اور فرمایا بیان کرو مجھسے اے حذیفہ خبر کو کہا حذیفہ نے کہ عہد شکنی کی یہود نے پھر بیان کر دیا تمام قصہ اونکا جس طرح سے کہ کہا تھا اونھون نے پھر کہا یا رسول اللہ
درمیان اوس حال کے کہ مین آتا تھا آپ کی طرف ناگاہ دیکھا مینے ایک شخص اس اس طرح کا کہ سینکتا تھا پشت اپنی آگ سے فرمایا آنحضرت ﷺ نے وہ ابو سفیان تھا کہا حذیفہ نے
کہ یا رسول اللہ اگر ہوتی وصیت آپ کی تو مارتا مین اوسکی پشت مین تیر کو پس بھیجا آنحضرت ﷺ نے عبد اللہ بن رواحہ اور سعد بن معاذ اور خوات بن جبیر کو طرف بنی قریظہ کے اور
فرمایا اونسے کہ جاؤ تم اونکی طرف اور کہو اونسے کہ سن لیا ہمنے حال تمہاری مشورت کا کہ توڑ ڈالتے ہو اقرار اور قسم کو اور سوال کرو اونسے صلح کا اور یاد دلاؤ اونکو اللہ تعالی اور
اقرار کا پس کافی ہے تمکو جو کہ آیا پاس ہمارے حال اونکا پس گئے یہ تینون پاس بنی قریظہ کے رات مین تو پایا اونکو بیٹھا ہوا ڈیوڑھی کے دروازے مین پس کھلوانا چاہا
عبد اللہ بن رواحہ وغیرہ نے دروازے کا پس کھولدیا اونھون نے دروازہ اور گئے یہ پاس اونکے اور مطلع کیا اونکو اوس بات سے کہ گئے تھے یہ پاس اونکے اوس واسطے
کہا بنو قریظہ نے کہ توڑ دیا ہی ہمنے بازو ہمارا اگر موافقت چاہتے ہو تم ہمسے تو لوٹا دو اونکو ہماری طرف ورنہ ہم تمسے بری ہین سوا اسکے نہین کہ تم جھوٹے ہو اور مراد لی
اونھون نے توڑے ہوئے بازو سے اپنے بھائیون بنی النضیر کے کہا اونسے سعد بن معاذ نے کہ حلیف تھے بنی قریظہ کے کہ اے گروہ بنی قریظہ مین خوف کرتا ہون واسطے تمہارے
وہ خوف کہ حاصل ہوا ہی نضیر کو یا زائد اوس سے کہا بنی قریظہ نے سعد سے کہ اگر کھا دے تو کھانے کو تو شروع کر اپنے بیٹے سے کہا اونسے سعد نے کہ بیشک کھانا
نہین بہتر اس بات سے پھر دعا کی سعد نے اس طرح کہ اے اللہ مت مار تا مجکو یہان تک کہ ٹھنڈا کرے تو دل میرا بنی قریظہ کی طرف سے پس شروع کیا یہود نے اور قوت
کو بُرا کہتے تھے اور عیب لگاتے تھے آنحضرت کو ساتھ جھوٹھ کے اور کہنے لگے کہ بھیجا ہی طرف ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگون کو بدرخواست صلح اور
موافقت کے اوسوقت مین کہ مل گئے لڑے تنگ کے یعنی نہایت کو پہونچ گئین مبتلین ہماری ہرگز نہین ایسا قسم اوس ذات کی کہ قسم کھائی جاتی ہی اوسکی البتہ دراز کرینگے ہم
آنحضرت پر عداوت اپنی اور البتہ عوض لینگے ہم اپنے بھائیون کا پس لوٹ آئے عبد اللہ اور ہمراہی اونکے اور تحقیق سنی یہود سے اذیت بہت اور آئے پاس انکے آنحضرت
آگے بڑھکر اور دریافت کی اونسے خبر یہود کی عرض کی اونھون نے کہ یا رسول اللہ آئے ہم پاس آپ کے نزدیک سے شریر تر لوگون کے واللہ نہ دیکھا ہمنے اور نہ سنا جیسے کہ
دور ہوئے آپ سے مگر وہ جیسے کہ مکر و معلوم ہوئی ہمکو اور تفصیل سے بیان کیا حال جس طرح کہ سنا تھا فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ پوشیدہ رکھنا خبر کو اور ظاہر کرنا اچھی بات کو سوا اسکے
نہین کہ لڑائی دھوکا ہی پھر جب لوٹ آئے آنحضرت پاس اپنے اصحاب کے تو تکبیر کہی اور تکبیرین کہین سب نے پھر تکبیر کہی آنحضرت ﷺ نے اور تکبیرین کہین سب نے
پھر تکبیر کہی آپ نے اور تکبیرین کہین سب نے تو گھبرا گئے مشرک اور بولے تحقیق آئی ہی آنحضرت اور اونکے اصحاب کو وہ بات کہ خوش آئی ہی اونکو پھر پوچھا اون اصحاب نے
کہ یا رسول اللہ کیا پونہچا آپ کو پس بلوایا آنحضرت نے اپنے اون تینون اصحاب کو اور فرمایا اونسے کہ بیان کرو خبر آگے اپنے بھائیون کے تو کھڑے ہوئے عبد اللہ بن رواحہ
اور کہا یہ ہم سوگند دینے تمہارے یہود نے ارادہ کیا ہی کہ بھیجین اونکی طرف مشرک ستر آدمی معتبر اپنے جب کہ جاوین وہ اونکے قلعون مین تو مارین گردنین اول قریش کا
پھر نکلین ہماری طرف لڑائی کو کفار کی مدد کی اونھون نے ہماری اوپر مشرکون کے پس مارینگے ہم اونکو انشاء اللہ تعالی یہان تک کہ صبح کرین ہم اور تمہارے درمیان حائل
آنحضرت ﷺ کے ایک جاسوس مشرکون کا قوم اشجعی سے نعیم بن مسعود نام پس سنی اوسنے یہ بات اور مشرک منتظر تھے اوس جاسوس کے پس آیا اونمین تو دریافت کی مشرکون
نے خبر اوس سے اور کہا اے نعیم کیا ستور تھا یہ لشکر آنحضرت مین تو کہا نعیم نے لایا ہون مین واسطے تمہارے خبر اس بات کی یقینی قریب ہے کہ ہلاک ہون سترہ سردار تمہارے پس
گھبرا گئے وہ اور بولے کیا ہی حقیقت اس امر کی نہین ہاں یا واسطے تیرے کہا نعیم نے بھیجا تھا آنحضرت ﷺ نے تین شخصون کو طرف بنی قریظہ کے تاکہ دیکھین اونکو کہ وہ ساتھ تمہارے
ہین یا ساتھ آنحضرت کے مین پس لوٹ آئے پاس آنحضرت کے بھیجے ہوئے اونکے بنی قریظہ کی طرف سے اور بیان کیا آنحضرت ﷺ سے سب حال اور بیشک سنا ہی مینے کہ بنی قریظہ
نے صلح کی ہی تمسے اس بات پر کہ بھیجو تم اونکی طرف ستر آدمی سردار معزز اپنے پھر جب جاوین یہ اونکے قلعون مین تو مار دیوین گردنین اونکی پھر آوین پاس آنحضرت کے پس دوکرین
اونکی اوپر تمہارے کہا اوسوقت ابو سفیان نے یہ بڑا سچ ہی قسم لات و عزی کی غریب کیا یہود نے لعنت کرے اونپر اللہ تعالی اور کہا اون ستر آدمیون نے کہ واللہ نجا دینگے
ہم اونکے قلعون مین ہرگز اور بنا اسند بھیجا ابو سفیان نے طرف ابو لبابہ سردار بنو قریظہ کے کہ اے ابو لبابہ دراز ہوئی اقامت ہماری اور محاصرہ کرنا ہمارا اوس شخص کو اب صلاح
میری یہ ہی کہ قصد کرو تم کل کو اونکی طرف اور جاؤ اپنے قریب الون پر پس چھوڑینگے ہم تمکو کہ پیچھے رہو ہمارے تو جواب دیا ابو لبابہ نے کہ کل ہفتہ ہی اور ہم نہین طاقت رکھتے

لڑائی یا کسی کام کی ہفتے کے دن پس لوٹ آیا قاصد ابو سفیان کا اور کہا کہ ابو لبابہ اور لوگ اوسکے گمان رکھتے ہیں کہ نہیں گنجایش اونکو لڑائی کی ہفتے کے دن
پس غصے ہوا ابو سفیان اس بات سے اور سچ جانی بات نعیم بن مسعود کی پھر دوبارہ بھیجا قاصد کو اونکی طرف کہ کر لینا اور دن ہفتہ بعوض اس ہفتے کے اسواسطے کہ
ضرور ہی لڑائی آنحضرت سے کل کو ہمیں قسم لات اور عزی کی اگر گئے ہم اور نہوے تم ساتھ ہمارے تو البتہ بری ہوجاوینگے ہم تمھاری قسم اور اقرار سے اور البتہ
شروع کرینگے ہم تم سے لڑائی قبل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جب آیا قاصد ابو سفیان کا طرف ابو لبابہ کے لیکر یہ پیغام تو غصے ہوا ابو لبابہ اور بولا قاصد سے کہ
واللہ دیوانہ ہوگیا بھیجنے والا تیرا کیا جانتا ہی کہ تجاوز کرینگے ہم اپنے ہفتے کے دن میں واسطے اوسکے تحقیق غصے ہوا اللہ تعالی ہماری ایک جماعت پر کہ تجاوز کیا تھا
اونھوں نے ہفتے کے دن میں اور کردیا اونکو بندر اور خنزیر اور ہم ڈرتے ہیں کہ اگر اطاعت کریں ہم ابو سفیان کی کل کو تو ہوجاویں ہم بھی اوسی طرح پھر لوٹ آیا قاصد ابو سفیان
کا اوسکی طرف اور کہا کہ ابو لبابہ اور لوگ اوسکے کہتے ہیں کہ تعدی کی ہماری ایک جماعت نے اپنے ہفتے کے دن میں پس ہوگئے وہ بندر اور سور نہیں اطاعت کرتے ہم
ابو سفیان کی اور نہیں حد سے بڑھتے ہم اپنے ہفتے میں اگر چاہے ابو سفیان تاخیر کرے گذرنے تک شنبے کے پس کھڑا ہوا ابو سفیان اور پکارا اپنے لوگوں میں کہ ای معشر
قریش اور حاضرین اس مقام کے خبردار ہو سوا اسکے نہیں کہ انتظار کرتے ہیں ہم مدد کا بھائیوں سے بندروں اور سوروں کی ای اللہ میں الگ ہوتا ہوں تیری طرف
سوگند سے بنی قریظہ کے چلو صبح کو طرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پس جدا ہو خندق سے یہان تک کہ ہوجائے فرصت تمھارے لیے پہلے اس سے پس پہنچی
اصحاب آنحضرت کو یہ خبر ابو سفیان کی تو غمناک اور سست ہوئے مسلمان اپنے دلوں میں اور سچ جانا منافقوں نے پھر جب دیکھا اللہ تعالی نے ضعف مسلمانوں کا
اور گرفتاری اونکی شقت میں تو اوتاری تسکین اور طمانینت مسلمانوں پر اور اوتارے اونکی مدد کو لشکر فرشتوں کے اور اوتاری مشرکوں پر آندھی آسمان سے پس
گرادیے سب خیمے اونکے اور بجھادیں تمام آگیں اونکی پس سنی مشرکوں نے تکبیریں فرشتوں کی اپنے لشکر میں اور چھٹ گئے جانور اونکے لشکر میں اور ڈالا اللہ تعالی نے
اونکے دلوں میں رعب پس کھڑا ہوا طلیحہ بن خویلد بھائی بنی فقعس کا اور پکارا اوسنے آواز سے ای لوگو تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر ہوئے تم پر ساتھ شر کے پس
نجات مانگو اور پکار دیا لشکر کفار کے ہر سردار نے واسطے کوچ کرنے کے پس کوچ کیا اونھوں نے اور ہلکے ہوگئے اپنے اسباب سے کہ چھوڑ دیا باقی اسباب کو درحالیکہ
سنتے تھے آواز تکبیروں کی اور بسبب شدت آندھی کے نہ دیکھتے تھے کسی چیز کو پس چلے گئے بھاگ کر اور کافی ہوا اللہ تعالی مسلمانوں کو لڑائی میں اور ہی اللہ تعالی قوی غالب پس اوس
آندھی اور شور تکبیریں کہتے تھے پیچھے اونکے یہان تک کہ پہنچے سوٹ کی جگہہ پر رو حاکے اور لوٹ آئے آنحضرت اور مسلمان اپنے مقاموں میں بعد اسکے کہ حاصل ہوئی انکو مشقت شدید کفار سے

ذکر غزوۂ بنی قریظہ کا

اور درمیان اوس حال کے کہ آنحضرت دھوتے تھے اپنے سر مبارک کو ناگاہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کھڑے ہوئے تھے نزدیک منبر کے کھینچے ہوئے تلوار میان سے پس دیکھا اونکو
حضرت عایشہ نے تو بولیں یا رسول اللہ یہ ہی دحیہ کلبی برہنہ تلوار لیے ہوئے نزدیک منبر کے پس معلوم کر لیا آنحضرت نے حال کو اور اوٹھ کھڑے ہوئے درحالیکہ
دھو چکے تھے آدھا سر اپنا پس پوچھا کیا خبر ہی پیچھے تمھارے ای جبرئیل کہا جبرئیل نے عفو کرے آپ سے اللہ تعالی ای محمد رسول اللہ کے تحقیق اللہ تعالی حکم فرماتا ہی آپکو
جلدی کا طرف بنی قریظہ کے اسی وقت تحقیق اللہ تعالی مارنے والا اونکا ہی مثل مارنے انڈے کے پتھر پر پس پکار دیا آنحضرت نے لوگوں میں کہ اوٹھالیں ہتھیار اور نکلیں
اور شقت سخت اور آزمایش کے پس مستعد ہوگئے سب ہتھیاروں سے اور افسر کیا اونپر آپ نے ایک شخص کو کہ لے گیا وہ لوگوں کو یہان تک کہ پہنچے وہ گڑھی پر بنی قریظہ
درحالیکہ آیا تھا پاس اونکے حیی اور تھا ہمراہ اونکے گڑھی میں واسطے مضبوط کرنے اوس اقرار کے کہ کیا تھا اونسے پس لڑے بنو قریظہ پس شہید ہوا اصحاب سے ایک انصاری
اور تشریف لے گئے آنحضرت اپنے گھر میں اور دھویا سر مبارک اپنا اور فارغ ہوئے اپنی حاجت سے پھر نکلے طرف یہود کے اور یہود متہم کرتے تھے مسلمانوں کو ساتھ
جھوٹ کے اور جادو کرنے کے اور ہجو کرتے تھے آنحضرت اور ازواج مطہرات کی پس جب پہنچے آنحضرت اپنے یاروں میں تو کھڑا ہوا ایک شخص مہاجری اور بولا یا رسول اللہ
ایک طرف ہوجائیے کہ سے مجکو اللہ تعالی فدا آپ پر فرمایا آپ نے نہیں نقصان پہنچایا میں نے تجکو سنا تو نے بسبب میرے رنج پہنچانے والی باتوں کو یہود سے پس تو مکروہ
رکھتا ہی کہ سنوں میں اون رنج دینے والی باتوں کو کہا اوس مہاجر نے بیشک ہی بعض اسمیں کا فرمایا آنحضرت نے کہ اعدا اللہ اگر دیکھ لینگے مجکو تو نہ کہینگے اون باتوں سے
کہ سنی تھی تو نے پس پکار آنحضرت نے چند لوگوں کو گڑھی والوں سے نام لے کر فرمایا ای ابو لبابہ ای حیی ای شعبہ اور تھے یہ لوگ سردار گڑھی کے پس جھانکا اونھوں نے طرف

آنحضرت کے اور بولے کیا چاہتے ہو تم ای ابو القاسم فرمایا آپ نے دور ہو ای بھائیون بندرون کے خراب کرے تمکو اللہ تعالی کہا اونھون نے ای ابو القاسم تھے تم واللہ فحش
باتین کرنے والے اور کیا تھا اونسے یہ کلام آنحضرت نے اسواسطے کہ دور ہو جاوین اور نہ سناوین آنحضرت کو رنج دینے والی باتین پس ہوا ایسا ہی اور لڑتے رہے
وہ بعد اسکے اکیس راتون تک اور منافقین کہلا بھیجتے تھے اونکو اس مدت مین کہ نہ اوترنا تم طرف مسلمانون کے اور نہ نکلنا مدینے سے اگر ارادہ کرین آنحضرت تمہارے
نکالنے کا قسم اوسکی کہ قسم کھائی جاتی ہو ساتھ اوسکے اگر نہ مانا آنحضرت نے سوا لڑائی کے تو البتہ ہم مدد کرینگے تمہاری ساتھ جانون اور ہتھیارون کے اور خرچ کرینگے
جانین اپنی واسطے تمہارے اور نہ اطاعت کرینگے ہم بسبب تمہارے کبھی کسیکی اور اگر نکال دیے گئے تو نہ ٹھہرینگے ہم بعد تمہارے مدینے مین مگر تھوڑا یہانتک کہ آملین تمسے پس یہی مراد ہے
اس قول الہی سے کہ فرمایا قرآن مجید مین أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ نَافَقُوا يَقُولُونَ لِإِخْوَانِهِمُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَئِنْ أُخْرِجْتُمْ
لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَلَا نُطِيعُ فِيكُمْ أَحَدًا أَبَدًا وَإِنْ قُوتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ○ لَئِنْ أُخْرِجُوا لَا يَخْرُجُونَ
مَعَهُمْ وَلَئِنْ قُوتِلُوا لَا يَنْصُرُونَهُمْ وَلَئِنْ نَصَرُوهُمْ لَيُوَلُّنَّ الْأَدْبَارَ ثُمَّ لَا يُنْصَرُونَ ○ یعنی تو نے نہ دیکھے وہ جو دغا باز ہین کہتے
اپنے بھائیون کو جو منکر ہین کتاب والون مین سے اگر تمکو کوئی نکال دیگا تو ہم بھی نکلینگے تمہارے ساتھ اور کہا نہ مانینگے کسیکا تمہارے حق مین کبھی اور اگر تمسے
لڑائی ہوگی تو ہم تمہاری مدد کرینگے اور اللہ گواہی دیتا ہے وہ جھوٹے ہین اگر وہ نکالے جاوینگے یہ نہ نکلینگے اونکے ساتھ اور اگر اونسے لڑائی ہوگی یہ نہ مدد کرینگے اونکی اور اگر مدد کرینگے تو بھاگینگے
پیٹھ دیکر پھر کہین مدد نہ پاوینگے پھر جب کہ ناامید ہوئے یہود منافقون کی مدد سے تو ڈالدیا اللہ تعالی نے رعب دلون مین یہود کے پس سوال کیا اونھون نے کہ چلے جاوین ہم ساتھ اپنے بھائیون کے
اذرعات اور اریحا کی طرف یعنی مثل بنی نضیر کے کہ صلح کی تھی اونھون نے اسی بات پر پس انکار کیا اونسے اس بات کا آنحضرت نے مگر یہ کہ اوتریں اوپر حکم کے پھر اگر چاہونگا مین تو
قبول کرونگا مین اونکو اور اگر چاہونگا تو نکال دونگا مین اونکو شہر سے کہا بنو قریظہ نے بھیجو ہماری طرف فلانے شخص کو قوم اوس سے کہ خیرخواہ جانتے تھے وہ
اوسکو اپنا پس آیا وہ شخص پاس اونکے کہا بنو قریظہ نے ای فلانے کیا اوتریں ہم اوپر حکم آنحضرت کے کہا اوس نے ہان اور اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے
طرف اپنے گلے کے کہ سوا اسکے نہین یہ ذبح ہونا ہے پس انکار کیا اونھون نے باہر آنے سے اور اوتاری اللہ تعالی نے آنحضرت پر وحی کہ آگاہ کیا آپ کو اوس شخص کے
اشارے سے جیساکہ فرمایا اللہ تعالی نے لَا يَحْزُنْكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِينَ قَالُوا آمَنَّا بِأَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوبُهُمْ
یعنی تو غم نکھا اونپر جو دوڑ کر گرتے ہین منکر ہونے پر وہ جو کہتے ہین ہم مسلمان ہین اپنے مونہہ سے اور اونکے دل مسلمان نہین ہین پس کہلا بھیجا یہودیون نے اوسیون کو کہ
حلیف تھے بنی قریظہ کے کیا نہین لیتے تم واسطے اپنے بھائیون کے جیسا کہ لیا خزرجیون نے واسطے اپنے بھائیون کے پس آئے نجباء اوس طرف آنحضرت کے
اور کہنے لگے ای نبی اللہ کیا نہین قبول فرماتے آپ ہمارے حلیفون سے مثل اوسکے کہ قبول فرمایا آپ نے خزرجیون کے حلیفون سے فرمایا آپ نے ای جماعت اوس
کیا نہین راضی ہوتے تم واسطے اپنے حلیفون کے اس بات پر کہ کردون مین درمیان اپنے اور اونکے ایک شخص کو حکم تم مین سے عرض کی اونھون نے کہ بہت بہتر
فرمایا آپ نے کہ بعد اونسے کہ اختیار کرلین قوم اوس سے جس شخص کو چاہین واسطے اپنے فیصلے کے پس اختیار کیا اونھون نے سعد بن معاذ کو واسطے اوس تقدیر کے
کرنا ہی تھی اللہ تعالی نے اور سعد بہت غصے تھے بہ نسبت اپنے سب لوگون کے یہود سے بسبب اونکی اون باتون کے کہ کہین تھین اونھون نے اونکو اور اوس رات
گئے تھے یہ اوس شب مین پاس اونکے وکیل ہوکر آنحضرت کی طرف سے فرمایا اونسے آنحضرت نے کہ اختیار کیا ہے تمکو یہود نے حکم واسطے اپنے کہ فیصلہ کرو تم
درمیان میرے اور اونکے پھر مضبوط کرلیا سعد نے دونون طرف والون کو اپنے فیصلے پر کہ مان لین فیصلہ میرا اور راضی ہون میرے حکم پر پس راضی ہوئے دونون
جانب والے اونکے فیصلے پر تو حکم کیا اونھون نے بنی قریظہ کو نیچے آجانے کا اور رکھدینے ہتھیارون کا پس کیا اونھون نے اسی طرح پھر حکم کیا اونہین سعد نے اسطرح
کہ مار ڈالے جاوین لڑنے والے جوان اونکے اور غلام بنائے جاوین لڑکے اور عورتین اونکی فرمایا آنحضرت نے قسم اوسکی کہ جان میری اوسکے ہاتھ مین ہے تحقیق
راضی ہو چکے ہین ساتھ اس حکم تیرے کے اللہ اور فرشتے اوسکے اور مسلمان اور ساتھ اسی بات کے حکم کیا گیا ہون مین پس باندھی گئین مشکین اونکی واسطے کھینچنے
کے قتل ہین اور مار ڈالے گئے [illegible] اونمین سے کہا راوی نے پھر جب آگے لایا گیا حیی تو فرمایا اوس سے آنحضرت نے کہ کیا نہ رسوا اور شرمندہ کیا تجکو اللہ تعالی
نے کہا حیی نے كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ اور واسطے میرے اجل ہے کہ نہ تجاوز کرونگا مین اوس سے اور نہین ملامت کرتا مین اپنے نفس کو تمہاری

اور عداوت پر گواہی دیتا ہوں میں آج سے وقت چھوڑنے دنیا کے کہ تم جھوٹے ہو اور میں دشمن تمہارا ہوں پس حکم کیا واسطے اوسکے آنحضرتؐ نے اور ماری گئی گردن اوسکی
نزدیک احجار الزیت کے کہ وہ جگہ بازار کی ہے مدینے میں پھر اوتاری اللہ تعالی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت کریمہ وَأَنزَلَ الَّذِينَ ظَاهَرُوهُم مِّنْ
أَهْلِ الْكِتَابِ مِن صَيَاصِيهِمْ وَقَذَفَ فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيقًا تَقْتُلُونَ وَتَأْسِرُونَ فَرِيقًا ۝ وَأَوْرَثَكُمْ أَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ
وَأَمْوَالَهُمْ وَأَرْضًا لَّمْ تَطَئُوهَا یعنی اور اوتار دیا اونکو جو اونکے رفیق ہوئے تھے کتاب والے اونکی گڑھیوں سے اور ڈالی اونکے دل میں دھاک کتنوں کو
تم جان سے مارنے لگے اور کتنوں کو بندی کیا اور تمکو مالک کیا اونکی زمین اور اونکے گھر اور اونکے مال اور ایک زمین جسپر نہیں پھیرے تمنے اپنے قدم اور مراد اوس زمین سے
پامال نہیں خیبر ہے وعدہ فرمایا اوسکا اللہ تعالی نے قرآن میں دو بار اور تھے قیدی بنی قریظہ کے اوس دن سات سو پچاس آدمی پس عرض کی عمر رضی اللہ عنہ نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کیون نہین خمس نکالتے آپ اس مال سے جیسا کہ خمس نکالا تھا آپ نے دن بدر کے فرمایا آپ نے نہین خمس نکالتا مین اسمین یہ
ایک شی ہے کہ کیا اسکو اللہ تعالی نے خاص واسطے میرے نہ اور مسلمانون کے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے مَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرَىٰ
فَلِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَىٰ یعنی جو ہاتھ لگا دے اللہ اپنے رسول کو بستیوں والون سے سو اللہ کے واسطے اور رسول کے اور ناتے والے کے
پس مراد ان قریون سے قریظہ اور نضیر اور فدک اور خیبر ہے کہ وعدہ کیا تھا انکی فتح کا اللہ تعالی نے آنحضرتؐ سے قبل انکی فتح کے پس لیے آنحضرتؐ نے
لوٹ سے بنی قریظہ کی ستر گھوڑے پھر بانٹ دیا اونکو اپنے گھر والون میں اور تقسیم کیا مابقی کو دو نصف پر پس بھیجا سعد بن عبادہ کو ساتھ ایک نصف کے شام
کی طرف اور بھیجا انس بن قیظی کو ساتھ دوسرے نصف کے غطفان کی طرف اور حکم کیا کہ لاوین غطفان سے ساتھ گھوڑون کو پس کیا اونھون نے
اسی طرح اور حاصل کیے گھوڑے بڑے بڑے پس کر دیا اون گھوڑون کو آنحضرتؐ نے مسلمانون میں واسطے جہاد کے خدا کی راہ میں پھر فرمایا آنحضرتؐ
نے کہ رد کیا میں نے وہ کہ تھا واسطے میرے خمس سے طرف مسلمانون کے اور تھا خمس ڈیڑھ سو بیس یہ تھا قصہ جنگ احزاب و بنی قریظہ کا

ذکر غزوۂ بنی لحیان کا

اور ٹھہرے رہے آنحضرتؐ مدینہ منورہ میں جسقدر کہ چاہا اللہ تعالی نے پھر نکلے طرف قبیلۂ بنی لحیان کے پس مقابل ہوئے اونسے اور بھگایا اونکو اللہ تعالی
نے اور مارا اونکو اور متفرق کر دیا اونکو گرد سے مسلمانون کی اور بھیجے آپ نے پیچھے اونکے سوار پس بھگایا اونکو موضع نعیم تک اور شکستہ دل اور ہلاک کیا اللہ تعالی نے بسبب
اسکے اہل مکہ کو اور اقامت فرمائی آنحضرتؐ نے منازل بنی لحیان میں کئی راتین پھر مراجعت فرمائی پس کہین کعب بن مالک نے اس باب میں یہ ابیات

أَقَمْنَا عَلَى الْمَرْسِ الْبَرِيعِ لَيَالِيًا	بِأَرْعَنَ جَرَّارٍ عَرِيضِ الْمَبَارِكِ
فَلَمْ نَلْقَ فِي تَطْوَافِنَا وَالْتِمَاسِنَا	فُرَاتَ بْنَ حَيَّانٍ يَكُنْ رَهْنَ هَالِكِ

یعنی قیام کیا ہمنے مرس بریع پر کئی رات ساتھ گوشت لٹکے اونٹون کے چوڑی خوابگاہ والون کے پس نہ ملے ہم اپنے پھرنے اور تلاش کرنے میں فرات بن حیان
کو کہ ہووے گرو ہلاک ہونے والے کا اور فرات بن حیان ایک شخص ہے قبیلہ بنی عجل سے کہ تھی نیچے اوسکے ایک عورت قریش سے اور تھا یہ شدید العداوۃ
واسطے آنحضرتؐ کے پھر توبہ کی اسنے بعد اسکے اور اچھا ہوا حال اوسکا اور لوٹے آنحضرتؐ طرف مدینے کے ساتھ غنیمت اور سلامتی کے یہان تک کہ جب تھے
آنحضرتؐ بعض راہ مین بھیجی اللہ تعالی نے ایک سخت آندھی بنو لحیان پر اور ڈرے وہ اوس سے ہلاکت پر یہان تک کہ خاک مین چھپا دیا اوسنے مردون کو اور گم ہو گئی
اوس رات اونٹنی آنحضرتؐ کی اور نہ ملی یہان تک کہ صبح کی لوگون نے پھر جب دور ہوئی آندھی کہا لوگون نے یا رسول اللہ کیا حال ہے اس آندھی کا فرمایا آپ نے یہ آندھی
بسبب مرنے ایک شخص کے ہے منافقون سے کہ تھا سردار اہل نفاق کا اور مر گیا ہے مدینے میں پوچھا لوگون نے کون ہے وہ یا رسول اللہ فرمایا آپ نے وہ رفاعہ بن تابوت ہے بنی قینقاع
سے پس تھا یہ سبب اوسکے اور کہا ایک شخص نے منافقون میں درحالیکہ تھا درمیان جماعت اصحاب کے کیونکر کہتے ہین آنحضرتؐ کہ مین جانتا ہون غیب کو اور خبر دیتے مین
تمکو کل کی ہونے والی چیز سے حالانکہ نہین جانتے کہاں ہے اونٹنی اونکی کیون نہین خبر دیتا آنحضرتؐ کو اوس اونٹنی کی وہ شخص کہ خبر دیتا ہے اونکو غیب کی کہا اوس سے اوسکے
ایک یار نے کہ چپ ہو اگر جان لینگے اس بات کو آنحضرتؐ تو کہینگے کہ اوتری ہے مجھپر اس باب مین وحی پس اوٹھا وہ شخص درمیان سے اپنے یارون کے پس پایا اوسنے آنحضرتؐ کو

کہ بیان کرتے تھے لوگون سے جو کچھ کہ کہا تھا اوسنے اپنے یارون مین اور ناگاہ آنحضرت فرماتے تھے کہ ایک شخص منافقون سے خوش ہوتا ہی عجب اس بات سے کہ گم گئی اونٹنی میری اور کہتا ہی کہ کیا گمان کرتے ہین آنحضرت کہ وہ جانتے ہین غیب بات کو پس کیون نہین مطلع کرتا مقام سے اوس اونٹنی کے اونکو جو کہ خبر دیتا ہی اونکو غیب کی اور قسم مجکو اپنی عمر کی کہ جھوٹ بولا جسنے کہا کہ مین جانتا ہون غیب بات کو کہ نہین مطلع مین غیب پر اور تحقیق آگاہ کیا مجکو اللہ تعالی نے مقام اوس اونٹنی کے سے وہ اسما گھاٹی مین ہی کہ اٹک گئی ہی مہار اوسکی درخت مین پس گئے لوگ دوڑتے ہوئے طرف اوس گھاٹی کے تو پایا اونٹنی کو اوسی طرح کہ اٹکی ہوئی تھی مہار اوسکی درخت سے جیسے کہ فرمایا تھا آنحضرت نے پس لے آئے اوسکو اور وہ منافق دیکھ رہا تھا یہ حال پس ایمان لایا اوسی وقت اور تصدیق کی آنحضرت کی پھر آیا اپنے یارون مین تو پایا اونکو بیٹھا ہوا اوسی طرح جس جگہ کہ چھوڑ گیا تھا کہا اوسنے قسم دیتا ہون مین تمکو اللہ تعالی کی کیا اوٹھا تھا کوئی تمہارا اپنی جگہ سے یا بیان کی بات میری کسی سے بعد میرے کہا اون سبھون نے واللہ نہین کہا اوسنے مین گواہی دیتا ہوں کہ محمد رسول اللہ کے ہین البتہ تھا مین کہ نہ اسلام لایا تھا کبھی ازل سے سو آج کے دن کے پوچھا اوس سے لوگون نے سبب اسکا کہا اوسنے پایا مینے آنحضرت کو کہ کہہ رہے تھے لوگون سے وہ باتین میری کہ کہین تھین مینے اونکو آگے تمہارے گواہی دیتا ہون مین کہ مطلع کیا اونکو اللہ تعالی نے اور وہ سچے ہین اپنے دعوے رسالت مین پھر کوچ کیا آنحضرت نے اوس منزل سے یہان تک جب کہ قریب ہوئے مدینے سے گفتگو کی اور رد و بدل کی دو شخصون نے آپسمین کہ اونمین کا ایک عامری تھا اور دوسرا جہنی پس مدد کی عبد اللہ بن ابی نے اپنے حلیف کی جو تھا جہینہ کا اور مدد کی ایک مہاجری جعال نامے نے اوس عامری کی اور تھے یہ جعال فقراے مسلمین سے پس تعجب کیا ابن ابی نے اس بات سے اور بولا جعال سے کیا تو مدد کرتا ہی عامری کی میرے مقابلے مین کیا پہنچا تو اس مرتبے کو کہا جعال نے کون مانع میرا ہی کہ کرون مین اسکام کو اور سخت ہوئی زبان جعال کی ابن ابی پر کہا عبد اللہ بن ابی نے کہ مثال میری اور تیری وہ ہی کہ کہا ہی اگلون نے موٹا کر کتا اپنا تاکہ کھاوے وہ گوشت تیرا قسم اوس ذات کی کہ قسم کھاتا ہی اوسکی عبد اللہ البتہ چھوڑونگا مین تجکو اندوہگین اور غمناک غیر اس حال کے کہا جعال نے عبد اللہ سے کہ نہین کوئی ایسی چیز اور بھاگ گئے جعال طعنہ عبد اللہ بن ابی کا پس کہا جعال نے کہ روزی ہاتھ مین ہی اللہ تعالی کے پس لوٹ آیا ابن ابی اپنے لوگون مین در حالیکہ غضبناک تھا کہا قسم اللہ کی اگر ہوتے تم کہ منع کرتے اپنے کھانے سے ان لوگون کو تو بہتر تھا جب کہ کھلایا تمنے اونکو کھانا ہمارا تو چڑھ بیٹھے یہ تمہاری گردنون پر تحقیق قریب ہوئے ہین یہ اس بات کے کہ چھوڑ دین آنحضرت کو اور جا ملین اپنے قبائل سے اور مالون سے پس نہ نفع دینگے جب کہ متفرق ہو جاینگے آنحضرت کے گرد سے اور بہت غصے ہوا ابن ابی اپنے لوگون پر اور بولا تحقیق آئیگا جعال پاس آنحضرت کے اور شکوہ کریگا اوسنے میرا یہ شکوہ کہ مین ظالم ہون اور قسم مجکو اپنی عمر کی کہ مین ظالم ہون جب کہ لائے ہم آنحضرت کو مکے سے اور البتہ نکال دیا تھا اونکو اونکی قوم نے پس آرام دیا ہمنے اونکو ساتھ اپنی جانون کے اور کیا ہمنے اونکو اوپر اپنی گردنون کے واللہ اگر لوٹے ہم مدینے کو تو البتہ تحقیق کہ نکال دینگے ہم اوس سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اور سردار کرینگے اپنا ایک شخص کو اپنی قوم سے اور مراد لیتا تھا اس شخص سے وہ دشمن خدا اپنے آپ کو اور گمان کرتا تھا کہ مین بڑا صاحب عزت ہون از روے نفس اور قوم کے بہ نسبت آنحضرت اور اونکے لوگون کے پس سنا یہ کلام اوسکا زید بن ارقم انصاری نے اور وہ اوس دن نوجوان تھے کہا اونھون نے ابی کو تو واللہ ذلیل اور کم قدر اور ناپسندہ ہی اپنی قوم کا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صاحب عزت ہین رحمن کی طرف سے اور محبوب ہین مسلمانون کے پھر کہا اوس سے زید نے واللہ نہ دوست رکھونگا مین اب تجکو کبھی پس کہا زید سے ابن ابی نے کہ ای بھتیجے میرے دل لگی کرتا تھا مین اس باب مین پس اوٹھ کھڑے ہوئے زید بن ارقم اپنے مقام سے اور آئے پاس آنحضرت کے پس خبر دی آپکو ابن ابی کی باتون کی تو کمال غصے ہوئے آنحضرت ان باتون سے اپنے دل مین اور مشہور ہوئی خبر غصے ہونے آنحضرت کی ابن ابی پر بسبب مطلع کرنے زید کے آنحضرت کو اوسکی گفتگو سے پس بلوایا آنحضرت نے عبد اللہ بن ابی کو کسی سے اور آیا عبد اللہ اور آئے ساتھ اوسکے تمام انصار کہ اعانت اور مدد کرتے تھے اوسکی اور جھٹلاتے تھے زید بن ارقم کو اور طمانچے مارتے تھے اونکے پس جب کہ آیا عبد اللہ پاس آنحضرت کے تو فرمایا اوس سے آپ نے کیا تو ہی کہنے والا ان باتون کا کہ پہنچی ہین وہ مجکو پس انکار کیا ابن ابی نے اور بولا قسم اوسکی کہ اوتاری اوسنے آپ پر کتاب نہ کہا ہی مینے ان باتون مین سے کچھ ہرگز اور البتہ زید جھوٹا ہی اور نہ کیا مینے کبھی وہ کام کہ قریب تر ہو میرے دل مین یہ کہ داخل کرے مجکو بسبب اوسکے خدا تعالی جنت مین پاس غزوے سے کہ لڑا مین اسمین ہمرکاب آپکے اور تصدیق کی اوسکی جماعت انصار نے پس کہا سبنے یا رسول اللہ یہ بڑا اور سردار ہمارا ہی نہ تصدیق کرین آپ اسکے حق مین ایک نو عمر کی انصار مین سے کہ لایا پاس آپکے جھوٹ اور چغلی کو پس درگذر کی اوس سے آنحضرت نے اور قبول کیا عذر اوسکا

اور مشہور ہوئی ملامت زید پر درمیان انصار کے اور بعضے جھوٹ کہا تھا زید نے آنحضرتؐ سے پس جھوٹا جانا اوسکو آنحضرتؐ نے پھر کوچ کیا آنحضرتؐ نے طرف مدینے کے اور تھے زید کہ جایا کرتے تھے ہمراہ آپ کے منزل مین اور باتین کیا کرتے تھے آپ سے چلنے مین پس شرمندہ ہوئے زید اس بات سے بعد اسکے کہ قریب ہوئے آنحضرتؐ سے قطع راہ مین یا سوا اسکے پس اوتارا اللہ تعالی نے آنحضرت پر عذر زید کا اور تکذیب عبد اللہ بن ابی کی اس آیت مین یَقُولُونَ لَئِنْ رَّجَعْنَا اِلَی الْمَدِیْنَۃِ لَیُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْھَا الْاَذَلَّ وَلِلّٰہِ الْعِزَّۃُ وَلِرَسُوْلِہٖ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَلٰکِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ○ یعنی کہتے ہین البتہ اگر ہم پھر گئے مدینے کو تو نکال دیگا جسکا زور ہی بیقدر لوگون کو اور زور اللہ کا ہی اور اوسکے رسول کا اور ایمان والون کا لیکن منافق نہین سمجھتے پس چلے آنحضرتؐ درمیان لوگون کے سوار اپنی اونٹنی پر یہان تک کہ ملے زید کہ وہ چلتے تھے پس پکڑ لیے آنحضرتؐ نے کان زید کے اور اُٹھا اونکو یہان تک کہ سرخ ہوگیا چہرہ اونکا پھر فرمایا اونسے بشارت ہو تجکو ای زید کہ معذور رکھا تجکو اللہ تعالی نے اور تصدیق کی تیری پھر پڑھی یہ آیت شریفہ اور آ پونہچے آنحضرت مدینۂ منورہ مین اور مقام کیا اوسمین جسقدر کہ چاہا اللہ تعالی نے یہ ہوا قصہ غزوۂ بنی لحیان کا

ذکر غزوۂ بیر معونہ کا

پھر جب کہ آئے آنحضرت مدینے مین تو روانہ کیا ایک سریہ اپنے اصحاب کا طرف بیر معونہ کے اور بھیجا ساتھ اوس جماعت کے ایک شخص کو بنی سلیم سے کہ نام اوسکا عروہ بن اسما بن الصلت تھا پس گئے وہ لوگ یہان تک جب کہ پونہچے اوس پانی سے اوپر مسافت دو پہر راہ کے تو مقام کیا وہان اون لوگون نے اور شب گذاری اوس جگہہ اور گم کر دیا چار آدمیون نے اونمین سے ایک اونٹ کو پس ڈھونڈھنے گئے اوسکو وہ چارون اور کوچ کر گئے باقی اصحاب پس صبح کو پونہچے اس پانی پر پس ناگاہ اوترا ہوا تھا وہان ایک بڑا قبیلہ بنی عامر کا پس گھیر لیا اونھون نے اصحاب کو پس لڑے اونسے اصحاب لڑنا سخت اور کہا اون لوگون نے عروہ کو کہ تو امن مین ہی ہماری طرف سے پس نکل آ تو یا طرف ہمارے یا طرف ہمارے غیر کے پس کہا عروہ نے بیشنے اقرار کیا ہی آنحضرتؐ سے کہ نرکھونگا ہاتھ اپنا ہاتھ مین کسی مشرک کے ہرگز اور نہ پکڑونگا اوسکو دوست اپنا پس گھیرے گئے اصحاب درمیان کفار کے پس جب دیکھا اونھون نے کہ ہم نہین بچینگے تو کہا سبھون نے ای اللہ تعالی ہم نہین پاتے اس جگہہ اوس کسیکو کہ خبر دے ہماری طرف سے تیرے رسول کو سوا تیرے پس کہدے اونکو ہماری جانب سے سلام پس تحقیق راضی ہوئے ہم سب پس خبر دی اللہ تعالی نے اس حال کی آنحضرتؐ کو پس مطلع کیا آپ نے لوگون کو اونکی موت سے مدینے مین اور فرمایا کہ یار تمھارے مارے گئے بیر معونہ پر پس طلب مغفرت کرو واسطے اونکے پس تحقیق کہلا بھیجا ہی اونھون نے میری طرف سلام کو اور پایا اون چار شخصون نے اپنے اونٹ کو بعد صبح کے پھر چلے اوپر نشانون قدم اپنے یارون کے یہان تک جب کہ قریب ہوئے پانی سے تو ملی اونکو ایک لڑکی بنی عامر کی پس پوچھا اوسنے اونسے کیا تم ہو اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پس نجواب دیا اونھون نے کچھ اوس لڑکی کو پھر پوچھا اوسنے دوبارہ کہ کیا ہو تم اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پس کہا اونھون نے بامید اوسکے مسلمان ہوجانے کے کہ ہان ہین بولی وہ کہ بیشک بھائی تمھارے مارے گئے قبیلۂ بنو عامر سے اوپر پانی کے پس بچا جاؤ چالون اپنی کو پس بولا ایک شخص اون چارون مین کا کہ منتظر رہو تم میرے یہان یہان تک کہ لاؤن مین پاس تمھارے خبر اسکی اور آگے بڑھا وہ پس ناگاہ دیکھا اپنے لوگون کو مقتول اوس پانی پر تو لوٹ آیا طرف اپنے لوگون کے اور بیان کی اونسے خبر اور مشورت چاہی اونسے اس باب مین پس کیا حکم کرتے ہو تم بولے وہ لوٹ چلین ہم طرف آنحضرتؐ کے پس آگاہ کرین ہم اونکو اس خبر سے کہا اوس ایک شخص نے لیکن واللہ مین نہ لوٹونگا یہان تک کہ کھانا کھاؤن مین اپنے یارون کے کھانے سے دن کا پس کہدینا میری طرف سے سلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پھر گیا وہ یہان تک کہ پونہچا پانی پر پس حملہ کیا اور نیز اپنی تلوار سے اور مارے گئے آدمی اونکے پھر مارا گیا اور جلد آئے یہ تین شخص اونٹ والے یہان تک جب کہ قریب ہوئے مدینے کے وقت جھک آنے رات کے ناگاہ ملے اونکو دو شخص قبیلۂ بنی سلیم کے کہ درمیان اون دونون اور آنحضرتؐ کے قول و قسم تھی پس کہا ان تینون نے اون دونون سے کہ کون ہو تم دونون کہا اونھون نے ہم دو شخص ہین بنی عامر سے اور نہین جانتے ہم کیا کیا بنو عامر نے کہا ان تینون نے آپسمین کہ یہ دونون اون لوگون سے ہین کہ مارا ہی اونھون نے ہمارے بھائیون کو پس بدلا لو اپنے بھائیون کا تو مار ڈالا اون دونون کو اور لے لیا سامان اونکا پھر آئے نزدیک آنحضرتؐ کے اور مطلع کیا آپ کو اپنے بھائیون کے حال سے پس پایا اونھون نے کہ یہ خبر پہلے آگئی تھی آنحضرتؐ کو پھر کہا اونھون نے اندھیرے ہی مین آئے ہم طرف مدینے کے بعد سلام کے

پس ملے ہم دشمنوں بنی عامر سے اور مار ڈالا جنہوں نے اونکو اور یہ ہی سامان اون دونوں کا پس فرمایا آنحضرت صلعم نے بلکہ وہ دو شخص تھے بنی سلیم کے میرے حلیفون سے
برا کام کیا تمنے پس کر دو جانا آنحضرت صلعم نے یہ کام اور اوتاری اللہ تعالی نے اپنے نبی پر اس مقدمے میں یہ آیت کریمہ یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ
یَدَیِ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ فرمایا اللہ تعالی نے نہ جلدی کرو تم ساتھ مار ڈالنے کے بغیر مشیت آنحضرت یا اونکے حکم کے یہان تک کہ مشورت کرو تم پس تصحیح صحت فرمائی
اونکو اسمعی اور آئے لوگ اون دونوں کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس بولے کہ دو شخص ہمارے آئے تھے پاس آپ کے او مارے گئے وہ دونوں پاس آپ کے
فرمایا آپ نے کہ تحقیق تمہارے دونوں شخصوں نے منسوب کیا اپنے کو طرف ہمارے دشمنوں کے لیکن ہم اب دیت دیتے ہیں اون دونوں کی پس دی آنحضرت صلعم نے دیت
اون دونوں کی پس یہی قصہ جنگ بیر معونہ کا

ذکر غزوۂ بنی مصطلق کا

پھر حکم فرمایا آنحضرت صلعم نے لوگوں کو طیاری کا پس مستعد ہوئے لوگ پس مطلع کیا اونکو آپ نے کہ میں ارادہ رکھتا ہوں بنی مصطلق کا جو ایک فرقہ ہے قوم خزاعہ سے
اور فرمایا کہ تحقیق اہل تہامہ نہیں جانتے ہیں کہ میں جاؤنگا او نیر اس برس میں لیکن میں ظاہر کرنے والا ہوں خبر روانگی کی طرف شام کے تاکہ جاوین جاسوس طرف اہل تہامہ
کے یہ خبر لیکر پس فارغ ہو گئے لوگ اپنی طیاری سے پھر نکلے آنحضرت صلعم اور براہ گھروں بنی سلمہ کے انصار سے کہ گویا آپ قصد کرتے ہیں شام کا پس چلے تمام اوس دن
یہان تک جب کہ شام ہوئی تو مقام کیا آپ نے پھر لوٹے طرف تہامہ کے یہان تک کہ گذر گئے راہ سے مخیرات کے قریب سے اور تیز چلے اور چھاپا مارا آپ نے بنی مصطلق پر
پس قتل کیا اونکو اور لیں بہت چیزیں اونکی اور بیاہا اوس دن جویریہ بنت الحارث بن ابی ضرار کو پھر لوٹے جلد بطرف مدینہ خوف سے اس بات کے کہ چھاپا ماریں کہیں مدینے
پس جاتے چلے دن اور رات اپنے یہان تک کہ فجر کی لوگوں نے واسطے حارث بن ضرار کے پیچھے اپنے کہ قسم کھائی تھی اوسنے کہ نہ لوٹیں جب تک قتل کیے ہوئے بعض اصحاب
آنحضرت صلعم کے پس مقام کیا آنحضرت صلعم نے اور فرمایا لوگوں کو کہ رکھیں سر اپنے آرام لینے کو اور فرمایا نہ کھولنا کمرین اپنی پس کیا اصحاب نے اسی طرح اور کثرت کیے پہرے داد
آپ نے اور افسر کیا چوکی والوں پر حارثہ بن نعمان کو پس حکم کیا حارثہ نے اپنے لوگوں کو یہ کہ سو رہیں اور کہا حارثہ نے میں کافی ہوں تمہاری طرف سے نگہبانی میں پس
اگر دیکھوں گا میں کسی چیز کو تو آگاہ کر دونگا میں تمکو پس سو رہے میاں اس حال کے کہ وہ قرآن پڑھتے تھے اور سوتے تھے ہمراہی اونکے ناگاہ نزدیک ہوا اونسے حارث بن ابی ضرار
اور مارا اونکو تیر سے پس گر پڑا وہ تیر قریب اونسے اور جاگ گئے چوکی والے پس سمجھا کیا اونھوں نے حارث کا لیکن نہ پایا اوسکو اور بولے ای حارثہ غافل ہو گیا تو یہاں تک
کہ تیر پڑا حارثہ نے کہا حارثہ نے نہیں غافل ہوا میں لیکن چاہتا تھا میں کہ مارے وہ میرے تیر کو پس خبردار کروں میں تمکو اور پکاروں تمکو اور ذکر کیا گیا کعب بن مالک سے
قریب آنا حارث کا اور پیکان لگے گئے ہیں اوسکی طرف اصحاب آنحضرت صلعم کے پس جاتی رہی اونسے نیند پس آئے کعب پاس آنحضرت صلعم کے اور کھڑے ہوئے آپ کے
سر مبارک پر تلوار لیکر حفاظت کو فجر تک پھر جب کہ جاگے آنحضرت صلعم تو ناگاہ دیکھا کعب کو سر پر تلوار لیے ہوئے پس فرمایا کیا ہی واسطے تیرے ای کعب عرض کی اونھوں
نے کہ کہا گیا مجھسے آنا حارث بن ابی ضرار کا اور قریب ہونا اوسکا ہمسے پس آگے آیا میں آپکے مثل آگے جانے اصحاب کے اور جاتی رہی نیند میری پس کھڑا ہوا
میں آپ کی حفاظت کو پس فرمائیں واسطے اونکے آنحضرت صلعم نے اچھی باتیں پھر پڑھی لوگوں نے نماز صبح کی پھر سوار ہوئے اور آئے مدینے میں پس نکاح کیا آنحضرت صلعم نے
جویریہ بنت الحارث سے اور کیا مہر اوسکا رہائی قیدیوں کی اوسکی قوم کی بعد آنے حارث کے واسطے فدیہ دینے اپنی بیٹی جویریہ کے اور حارث مکروہ جانتا تھا
یہ کہ نکاح کریں اوس سے آنحضرت صلعم اور نکاح کر دیا تھا اوسکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اوسکے ایک رشتہ دار نے پس ملامت کی اوس شخص کو حارث نے اوپر
اس کام کے ملامت شدیدہ اور وقت جانے آنحضرت صلعم کے مدینے سے طرف بنی مصطلق کے اوتاری تھیں اللہ تعالی نے آنحضرت پر یہ آیتیں یَا اَیُّہَا النَّاسُ
اتَّقُوْا رَبَّکُمْ اِنَّ زَلْزَلَۃَ السَّاعَۃِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ ۝ یَوْمَ تَرَوْنَہَا تَذْہَلُ کُلُّ مُرْضِعَۃٍ عَمَّا اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ کُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ
حَمْلَہَا وَتَرَی النَّاسَ سُکٰرٰی وَمَا ہُمْ بِسُکٰرٰی وَلٰکِنَّ عَذَابَ اللّٰہِ شَدِیْدٌ ۝ یعنی ای لوگو ڈرو اپنے رب سے بیشک بھونچال قیامت کا
ایک بڑی چیز ہے جس دن اوسکو دیکھو گے بھول جاوے گی ہر دودھ پلانے والی اپنے بالک کو اور ڈال دیگی ہر پیٹ والی اپنا پیٹ اور تو دیکھے لوگوں پر نشا اور اونپر
نشا نہیں پر آفت اللہ کی سخت ہے پس رک گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور رک گئے سب لوگ پس بلند کی آنحضرت صلعم نے آواز اپنی ساتھ ان دو آیتوں کے پس

بار بار پڑھا آپ نے ان دو آیتون کو جسقدر کہ چاہا اللہ تعالی نے پھر فرمایا ای لوگو کیا جانتے ہو تم کونسا ہی دن وہ کہا اونھون نے کہ اللہ اور رسول اوسکا خوب جانتا ہی
پس مکرر فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی کلام اور یہی جواب دیا لوگون نے ہر بار فرمایا آنحضرت نے وہ دن وہ ہی کہ فرماویگا اللہ تعالی حضرت آدم علیہ السلام سے
ای آدم اپنی لشکر دوزخ کا پس کہینگے آدم ای پروردگار میرے کسقدر نسب سے فرماویگا اللہ تعالی ہزار سے نوسو ننانوے طرف دوزخ کے اور ایک طرف بہشت کے
پس بیہوش ہوجاوینگے بوڑھے غم واندوہ سے اور بوڑھے ہوجاوینگے لڑکے گھبرا کر اور وہ وہ دن ہی کہ فرمایا ہی اللہ تعالی نے اوسکے حق مین یَوْمًا یَّجْعَلُ
الْوِلْدَانَ شِیْبًا ۝ یعنی اوس دن جو کر ڈالے لڑکون کو بوڑھا پس رونے لگے آدمی پھوٹ پھوٹ کر یہان تک جب کہ اوترے پہلی منزل مین تو جمع ہوئے لوگ
پاس آنحضرت کے اور بولے ای نبی اللہ نہ سنی ہمنے کوئی چیز کبھی کہ گھبرانے والی اور دشوار زائد ہو ہمپر اس چیز سے کہ سنا ہمنے اوسکو آج پس تبسم فرمایا آنحضرت نے اور
بشارت دی اونکو اور فرمایا خوشخبری ہو تمکو قسم اوس ذات کی کہ جان محمد کی اوسکے قبضہ قدرت مین ہی تحقیق مین امید رکھتا ہون یہ کہ ہو تم لوگ تہائی اہل جنت کے پھر فرمایا
بلکہ امید ہی مجکو کہ ہو تم لوگ نصف اہل جنت کے پھر فرمایا بلکہ امید رکھتا ہون مین یہ کہ ہو تم لوگ اکثر اہل جنت کے تحقیق پیش کیا اللہ تعالی نے مجپر امتون کو پس دیکھا
نبیون کو کہ آتے تھے ہمراہ تین شخصون کے یا چار کے یا دو کے یا ایک کے اور دیکھا مینے بعض نبیون کو کہ آئے تنہا تھا کوئی ساتھ اونکے آدمی اونکی امت کا یہان تک
آخر مین دیکھا مینے ایک امت کو کہ تعجب مین ڈالا مجکو اوسکی کثرت نے پس امید کی مینے یہ کہ ہون لوگ میری امت کے پس کہا مینے ای رب کیا یہ میری امت ہی فرمایا کہ نہین
بلکہ یہ امت ہی موسی کی اور اوسکے ساتھیون کی پھر دیکھا مینے ایک اور امت کو کہ متعجب ہوا مین اوسکی کثرت سے پس کہا مینے ای رب کیا یہ ہی امت میری فرمایا کہ نہین بلکہ
یہ یونس اور امت اونکی ہی پھر دیکھا مینے ایک اور امت کو پس کہا مینے ای رب کیا یہ ہی امت میری فرمایا نہین بلکہ یہ عیسی بن مریم اور امت اونکی ہی پس ناگاہ دیکھا مینے
ساتھ اونکے بہت آدمیون کو پس کہا مینے ای رب کہان ہی امت میری پس فرمایا اللہ تعالی نے دیکھو ای محمد پس دیکھا مینے جانب مکے کے ناگاہ تھا مین ساتھ بہت آدمیون کے
پھر فرمایا مجکو کہ دیکھو پس دیکھا مینے جانب شام کے پس مین تھا برابر اوس جماعت اول کے پھر فرمایا مجکو کہ دیکھو پس دیکھا مینے جانب عراق کے پس ناگاہ تھا برابر پہلی جماعت کے
پھر فرمایا مجسے کہ دیکھو پس دیکھا مینے نیچے اپنے پس ناگاہ دیکھا ہر شی کو کہ حرکت کرتی ہی پھر فرمایا مجسے کیا راضی ہوئے تم ای محمد عرض کی مینے کہ ہان ای رب میرے
راضی ہوا مین فرمایا اللہ تعالی نے کہ ساتھ ان لوگون کے نوّے ہزار شخص ہین کہ داخل ہونگے جنت مین بغیر حساب کے پس کھڑے ہوئے عکاشہ بن محصن اسدی تھا ایک
شخص ہین بنی غنم بن دودان کے پس عرض کی اونھون نے کہ یا رسول اللہ دعا کیجیے اللہ تعالی سے یہ کہ کرے مجکو اون نوّے ہزار مین سے پس فرمایا آپ نے
کیا تجکو اللہ تعالی نے اونمین سے پھر کھڑا ہوا ایک شخص انصاری اور کہا اوسنے فدا کرے مجکو آپ پر دعا کیجیے اللہ تعالی سے کہ کرے مجکو بھی اونمین سے فرمایا آپ نے
سبقت کی تجسے اس بات مین عکاشہ نے پس یہ ہی قصہ جنگ بنی المصطلق کا ؞ ؞

ذکر غزوہ حدیبیہ کا

پھر پکروادیا آنحضرت نے لوگون مین واسطے حج کے اور فرمایا ہی اللہ تعالی نے اس باب مین وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَاْتُوْکَ رِجَالًا وَّعَلٰی کُلِّ ضَامِرٍ
یَّاْتِیْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ ۝ یعنی اور پکار دے لوگون مین حج کے واسطے کہ آوین تیری طرف پانون چلتے اور سوار ہو کر دبلے دبلے اونٹون پر چلے آتے راہون دور دراز سے
پس کھڑے ہوئے عبد اللہ بن جحش بھائی بنی غنم بن دودان کے اور یہ عبد اللہ بیٹے ہین آنحضرت کی پھوپھی کے جو بہن تھین آپ کے باپ کی پس کہا اونھون نے کہ کیا ادا
ہر سال کے حج یہ ندا یا رسول اللہ پس غصے ہوئے اوپر آنحضرت اس بات سے کمال غصے ہونا اور فرمایا قسم اوس ذات کی کہ جان محمد کی اوسکے قبضہ قدرت مین ہی اگر کہدیتا مین
ہان تو واجب ہوجاتا حج ہر سال اور اگر واجب ہوجاتا تو نہ قدرت رکھتے تم اوسکی پس چھوڑ دو مجکو اس بات مین کہ ترک کرون مین او سمین تمکو پس اوتاری اللہ تعالی نے اس باب مین
یہ آیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْیَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ وَاِنْ تَسْئَلُوْا عَنْهَا حِیْنَ یُنَزَّلُ
الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَكُمْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ ۝ قَدْ سَاَلَهَا قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ثُمَّ اَصْبَحُوْا بِهَا كٰفِرِیْنَ ۝ یعنی ای ایمان والو مت پوچھو
بہت چیزین کہ اگر ظاہر کی جاوے تو تمکو بری لگین اور اگر پوچھوگے جس وقت قرآن اوترتا ہی تو کھول دی جاوینگی اللہ نے اونسے درگذر کی ہی اور اللہ بخشتا ہی تحمل والا ویسی باتین
پوچھ چکے ہین ایک لوگ تمسے پہلے پھر ہوگئے اونسے منکر ہوئے پس حکم کیا آنحضرت نے منادی کا امر حج کے اور نہ خیال کیا اس بات کا کہ اہل مکہ حائل ہونگے درمیان اونکے

حج کے پس لے چلے ہدی اور گوندھ لیا سر کو اور لبیک کہی واسطے حج کے ذی الحلیفہ سے پھر چلے طرف مکے کے اور خبر پونہچی اہل مکہ کو کہ آنحضرت اور اصحاب آپکے طیار ہوئے ہین تمہارے قصد کو آئے ہین درحالیکہ حج کرنے والے ہین پس روکو انکو کعبہ سے پس بھیجا قریش نے خالد بن ولید بن مغیرہ کو ساتھ تین سو سوارون کے واسطے روکنے آنحضرت کے بیت اللہ سے اور پونہچی آنحضرت کو خبر آنے خالد کی اور مکروہ جانا آنحضرت نے قتال درحالیکہ آپ محرم تھے پس فرمایا آپ نے کیا نہین کوئی شخص راہ بتانے والا کہ لیجاوے واسطے ہمارے راہ قوم کی پس کہا ایک شخص نے آدمیون مین سے کہ مین ہون یا رسول اللہ راہ جاننے والا پس حکم کیا اوسکو آپ نے چلنے کا آگے لوگون کے پس اوتر پڑا وہ اونٹنی سے پس اعتماد ہوا آنحضرت کو اوسکے راہ بتانے پر یہان تک کہ دیکھا اوسکو اوترتے ہوئے پھر فرمایا آنحضرت نے کیا نہین کوئی شخص دانا تر راہ کا بنسبت اس شخص کے پس کھڑا ہوا ایک شخص قوم جہینہ کا اور کہا اوسنے یا رسول اللہ مین خوب جاننے والا ہون اوس راہ کا پس حکم کیا اوسکو آگے چلنے کا پس آگے ہوا وہ اور لیا اوسنے راستہ کنارہ سمندر کا پس لیٹ گئی راہ گذر قوم کی پس اوترے آنحضرت حدیبیہ مین اور پونہچی اہل مکہ کو خبر اوترنے آنحضرت کی وہان پس دشوار گذری اونپر یہ بات پھر آنحضرت نے حکم کیا جناب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ کہ جاوین پاس اہل مکہ کے پس اجازت لین اونسے یہ کہ خالی کر دین وہ لوگ مکے کو واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تین دن تک تاکہ پورے کر لین آنحضرت مناسک اور ارکان حج اپنے کے پھر لوٹ جاوین یہان سے پس عرض کی حضرت عمر رضی نے کہ یا رسول اللہ مین درمیان اونکے کم عیبر والا ہون اور ڈرتا ہون قریش سے کہ کہین مار ڈالین مجکو لیکن روانہ کیجیے آپ عثمان بن عفان رضی اللہ تعالی عنہ کو کہ خاندان اوسکا وہان کثیر ہے تعرض کر سکا اونسے نہ وہان کوئی پس بھیجا آنحضرت نے حضرت عثمان کو پاس قریش کے واسطے اجازت لینے کے اہل مکہ سے واسطے آنحضرت کے پس گئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور ملے راہ مین ہمراہ ان قریش سے موضع بلاح مین اور ملے درمیان اونکے ابان بن سعید بن عاص سے پس امان طلب کی اونسے حضرت عثمان نے پس امان دی اونھون نے عثمان کو اور بٹھا لیا اونکو ابان نے گھوڑے پر آگے اپنے یہان تک کہ لے آئے انکو مکے مین اور اوترے حضرت عثمان گھر مین ابو سفیان بن حرب کے اور کہا اونسے پیغام رسالت آنحضرت کا پس پوچھا اونسے لوگون نے کیا خبر لایا پاس تیرے چچا زاد بھائی تیرا کہا اونھون نے لایا ہی پاس تیرے بڑی بات کہ سوال کرتا ہی مجسے یہ کہ خالی کر دون مین واسطے اوسکے مکے کو واسطے ایک خلق کے شہر سے تاکہ لوٹین اوسمین تین دن تک پس کیا حکم کرتے ہو مجکو اس باب مین تم لوگ کہا اونھون نے واللہ نہ داخل ہونگے اوسمین آنحضرت ہم پر کبھی بعد اسکے کہ نکالا اونکو اللہ تعالی نے اسمین سے اور حکم کیا اللہ تعالی نے اپنے نبی کو بیعت کا پس بیعت لی آپ نے لوگون سے نیچے اوس درخت کے جو تھا حدیبیہ مین پھر پکارا منادی آنحضرت نے لوگون مین کہ آنحضرت نے حکم دیا ہی واسطے بیعت کرنے کے پس جمع ہوئے لوگ پاس آنحضرت کے اور بیعت کی آپ سے اس بات پر کہ نہ بھاگین گے اگر واقع ہو لڑائی یہان تک جب کہ فارغ ہوئے آنحضرت بیعت سے اور حال یہ کہ حضرت عثمان غائب تھے پس فرمایا آنحضرت نے سوا اسکے نہین کہ گئے ہین عثمان میرے کام کو پس یہ ہاتھ میرا ہی کہ رکھتا ہون مین اسکو اونکی طرف سے واسطے بیعت کے اور رکھ لیا ایک ہاتھ اپنا اوپر دوسرے کے اور مکروہ جانا بعض لوگون نے اس بات کو کہ بیعت کرین اور ان لوگون مین سے ہین جد بن قیس اور عمر بن عوف پس چھپ گئے یہ پیچھے اپنے اونٹ کے یہان تک کہ فارغ ہوئے لوگ بیعت سے اور انکار کیا عبد اللہ بن ابی نے بیعت کرنے سے اور بہانہ کیا درد کا اور سنا اہل مکہ نے کہ آنحضرت نے بیعت لی ہی لوگون سے نہ بھاگنے پر گویا کہ وہ ارادہ رکھتے ہین لڑائی کا پس بھیجا اونھون نے دو شخصون کو واسطے دریافت کرنے حال آنحضرت کے اور یہ کہ کس واسطے آئے ہین یہ پس بھیجا عروہ بن مسعود ثقفی اور مکرز بن حفص کو پس آئے یہ دونون یہان تک کہ قریب ہوئے اصحاب آنحضرت سے پس فرمایا آنحضرت نے لوگون کو کہ ہانکین ہدی کو آگے اپنے اور کہین لبیک کو واسطے حج کے پس کیا لوگون نے اسی طرح پس لوٹ گئے وہ دونون طرف مکے کے اور بولے کہ نہ دیکھا ہمنے مثل ان لوگون کے کہ منع کیے جاوین کعبے سے سوا اسکے نہین کہ یہ لوگ حاجی ہین اور نہین آئے لڑنے کو تحقیق گوندھے ہوئے ہین بال انکے اور لبیک کہتے ہین واسطے حج کے اور صلاح ہماری یہ ہی کہ نہ منع کیے جاوین یہ حج سے پس برا کہا اور گالیان دین اون دونون کو قریش نے اور متہم کیا اون دونون کو پھر بھیجا اون دونون کو واسطے صلح کے پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے کہ صلح پسند ہی مجکو اور باتون سے پس ختم کر کیا صلح کا ہر ایک نے دونون جانبون سے پس چلے گئے بعض لوگ مہاجرین مکہ اپنے ڈیرے کی طرف مکے مین واسطے دیکھنے اپنے قریبون کے پس متعدی ہوئی قوم اونکے پاس ڈیرون مین اور پونہچی یہ خبر پاس اصحاب آنحضرت کے پس نکلے وہ دوڑتے ہوئے یہان تک کہ آئے مکے مین پس پا لیے بہت آدمی قریش کے گرد مکے کے پس باندھ لیا اونکو رسیون مین یہان تک کہ لے آئے اونکو آنحضرت کے لشکر مین پھر جب شام کی اہل مکہ نے تو آئے چند آدمی اونکے

ہوتو نون کے اور مارے اونھون نے تیر بیچ لشکر آنحضرت کے تاریکی شب مین پس گھبرائے لوگ اور چلے پھر کو طرف اہل مکہ کے پس پایا اونکو بہرے پہاڑ کے پس ترے ساتھ تیر اور پتھرون کے پس بھگایا اللہ تعالی نے مشرکون کو اور پیچھا کیا اونکا مسلمانون نے اور تیر مارے اونکو کہ داخل کر دیا اونکو گھرون مین پھر روک دیے اللہ تعالی نے ہاتھ مسلمانون کے اونکی جانب سے اور اوتاری اللہ تعالی نے اس باب مین اپنے نبی پر آیت کریمہ وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُم بِبَطْنِ مَكَّةَ مِن بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ یعنی اور وہی ہے جسنے روک رکھے اونکے ہاتھ تم سے اور تمھارے ہاتھ اونسے بیچ شہر مکے کے پیچھے اس سے کہ تمھارے ہاتھ لگا دیے وہ اور فرمایا ہے اللہ تعالی اپنے نبی کو هُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوفًا أَن يَبْلُغَ مَحِلَّهُ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُونَ وَنِسَاءٌ مُّؤْمِنَاتٌ لَّمْ تَعْلَمُوهُمْ أَن تَطَئُوهُمْ فَتُصِيبَكُم مِّنْهُم مَّعَرَّةٌ بِغَيْرِ عِلْمٍ لِّيُدْخِلَ اللَّهُ فِي رَحْمَتِهِ مَن يَشَاءُ لَوْ تَزَيَّلُوا لَعَذَّبْنَا الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ○ یعنی وہی ہین جنھون نے انکار کیا اور روکا تمکو ادب والی مسجد سے اور نیاز کی قربانی کو بند پڑے نہ پہونچے اپنی جگہہ تک اور اگر نہوتے کتنے مرد ایمان والے اور کتنی عورتین ایمان والیان جو تمکو معلوم نہین یہ خطرہ کہ اونکو پیس ڈالتے پھر تمپر خرابی پڑتی بیخبری سے کہ اللہ کو داخل کرنا اپنی مہر مین جسکو چاہے اگر وہ لوگ ایک طرف ہو جاتے تو آفت ڈالتے ہم منکرون کو دکھ کی مار پس جب دیکھا اہل مکے نے کہ اللہ تعالی نے نامراد کیا اونکو اور ڈالا ڈر اونکے دلون مین خوف تو بھیجا سہیل بن عمرو قرشی کو جو بھائی ہے بنی عامر بن لوی کا واسطے صلح اور موافقت کے پھر جب آیا وہ لشکر مین تو پکارا واسطے صلح اور موافقت کے اور کہا خبردار ہو قسم اللہ کی کہ ہوا یہ کام چند شخصون کی طرف سے بدون ہماری نصرت اور مددگاری کے اب آیا ہون پاس تمھارے واسطے صلح کے پس قبول فرمایا آنحضرت نے اوسکو اور فرمایا کس بات پر صلح کرتا ہے تو ای سہیل پس کہا اوسنے اس بات پر کہ لوٹ جاؤ تم اور پر شروع اپنی کے یعنی چلے جاؤ اپنے قدمون پر اور ذبح کرو ہدی کو جہان پر روکے گئے ہو اور نہین تمکو اختیار کہ تجاوز کرو اور جاؤ قربانی کی جگہہ پر اور صلح ہے درمیان ہمارے اور تمھارے دو برس تک کہ بعض ہمارے بعض کی طرف سے امن مین ہون بشرطیکہ نہ جگہہ دو تم اوسکو کہ بھاگ آوے ہم مین سے تمھاری طرف ان دو برسون مین پس فرمایا آنحضرت نے کیا فائدہ ہے مجکو اگر کرون مین یہ کام کہا سہیل نے کہ ہم خالی کر دینگے واسطے آپ کے مکے کو آیندہ سال مین تین دن تک پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ یا رسول اللہ کرے مجکو اللہ تعالی فدا آپ پر کیا شرط کرتے ہین آپ اونسے یہ کہ نہ قبول کرو مسلمان کو جو آوے پاس آپ کے نکل کر اونمین سے فرمایا آپنے خاموش ہو ای عمر اور دوسری شرط کی سہیل نے آنحضرت سے یہ کہ جو آجاوے پاس ہمارے تمھارے اصحاب مین سے ہماری موافقت کے ارادے سے وہ واسطے ہمارے ہے کہ نہ دین ہم اوسکو اور جو ہمارا شخص آوے پاس تمھارے تو لوٹا دو تم اوسکو طرف ہمارے پس عرض کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نہ کیجیے یا حضرت یہ کام پس ہنسے آنحضرت طرف عمر بن خطاب کے اور فرمایا ای عمر جو شخص ارادہ کریگا ہمسے ملنے کا اونمین سے تو عنقریب کر دیگا اللہ تعالی واسطے اوسکے اور ہمارے چھٹکارا اور خلاصی اور جو جاویگا پاس اونکے ہماری طرف سے پس دور کیا اوسکو اللہ تعالی نے اور وہ اولی ہے ساتھ کفر کرنے والے اور شرک کرنے والے کے پس جان گئے اوسوقت حضرت عمر کہ جو سوچا ہے آنحضرت نے وہی بہتر اور افضل ہے پس کہا آنحضرت نے اسی طرح کہا سہیل نے لکھ دو ایک عہد نامہ درمیان ہمارے اور اپنے اور دے دو مجکو وہ کاغذ پس بلوایا آنحضرت نے اپنے کاتب کو اور فرمایا اوس سے لکھ دے بسم اللہ الرحمن الرحیم پس پکڑ لیا سہیل نے ہاتھ کاتب کا اور بولا نہین جانتے ہم رحمن اور رحیم کو ولیکن لکھو ہمارے کامون مین اوس طرح کہ سمجھتے ہین ہم کہ شروع کرو اس طرح باسمک اللھم پس فرمایا آنحضرت نے کاتب کو کہ لکھو اسی طرح پس لکھا اونھون نے اسی طرح پھر لکھا اوپر آنحضرت نے اس طرح یہ وہ تحریر ہے کہ فیصلہ ہوا ہے اوسپر محمد رسول اللہ اور اہل مکہ کا پس پھر پکڑ لیا سہیل نے ہاتھ کاتب کا اور کہا نہین اقرار کرتے اور نہین جانتے ہم یہ کہ ہو تم رسول اللہ کے پس کیا ظلم کرتے ہم اور منع کرتے طواف بیت اللہ سے اگر ہوتے تم رسول اللہ کے بلکہ لکھو ساتھ لفظ محمد بن عبد اللہ کے یعنی لکھو ہمارے صلح نامے مین نام اپنا اور نام اپنے باپ کا پس ہنسے آنحضرت اور فرمایا مین محمد بن عبد اللہ ہون اور فرمایا کاتب سے کہ لکھو اس طرح یہ وہ تحریر ہے کہ فیصلہ ہوا اوسپر محمد بن عبد اللہ اور اہل مکہ کا جب کہ روکا مجکو اونھون نے جانے سے بیت الحرام مین پس صلح اور موافقت کی اونھون نے مجھسے دو برس تک اس شرط پر کہ قربانی کرین ہم ہدایا کی جس جگہہ کہ روکا ہے ہمکو اہل مکہ نے اور نہ داخل ہون ہم مکے مین اور نہ طواف کرین بیت اللہ کا اور جو آوے پاس ہمارے اہل مکہ سے مسلمان ہوکر لوٹا دین ہم اوسکو اونکی طرف اور جو جاوے ہم مین سے طرف اہل مکہ کے وہ واسطے اونھین کے ہے اور لازم ہے اہل مکہ پر واسطے محمد بن عبد اللہ کے یہ کہ

خالی کردیں واسطے اونکے مکے کو سال آیندہ میں تین دن تک اور لازم ہے اوپر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے اہل مکہ کے یہ کہ نہ داخل ہووے ہم میں کا اہل مکہ پر ساتھ ہتھیاروں کے مگر وہ ہتھیار کہ پہنا کرتے ہیں اور ہووے فقط تلوار پھر مہر لگائی اوس صلح نامے پر اور بھیجا ہدی کے واسطے قربانیوں کے پس آیا ابو جندل بن سہیل درحالیکہ چلتا تھا بیڑیوں میں اور مسلمان ہوگیا تھا وہ پس ڈرا باپ اوسکا کہ کہیں جا ملے یہ آنحضرتؐ سے پس قید کیا اوسکو اور آیا وہ یہاں تک کہ ڈال دیا آپ کو آگے مسلمانوں کے اور کہا قسم دیتا ہوں میں تمکو اللہ اور اسلام کی اس بات پر کہ نہ لوٹا دو تم مجھکو طرف کفار کے پس مانع ہوئے اوسکے لوٹانے پر اصحاب آنحضرتؐ کے کہا سہیل نے یاد دلاتا ہوں اسکی تمکو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور تحریر اس صلح نامے کی کہ لکھ دیا ہے تمنے اوسکو اپنی خوشی سے بلا جبر کے یہ کہدے دو مجھکو بیٹا اسیر اپس حکم کیا آنحضرتؐ نے یہ کہ سپرد کردیا جاوے بیٹا اسکا پس پکڑی سہیل نے گردن اوسکی اور لے گیا یہاں تک کہ داخل کیا اوسکو مکے میں اور قربانی کی لوگوں نے ہدی کی سو نحر کیے اور فرمایا اصحاب کو کہ مونڈیں اپنے سروں کو پس مکروہ جانا بعض لوگوں نے مونڈنا اپنے سروں کا اور بولے کہ دکھا دیا تھا آپ کو خواب میں اللہ تعالی نے یا رسول اللہ جب کہ حکم کیا تھا آپ کو حج کا یہ کہ داخل کریگا وہ آپ کو مکے میں مع اصحاب کے درحالیکہ امن پانے والے ہونگے اور مونڈنے والے اپنے سروں کے اور کترنے والے نہ خوف کرنے والے پس لوٹ چلیں ہم اور نہوا یہ کام اور سوا اسکے نہیں کہ تمہارے خواب واسطے آنحضرتؐ کے سال آیندہ میں ہیں اسی باب میں اوتاری اللہ تعالی نے یہ آیت لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ لَا تَخَافُوْنَ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا ○ یعنی اللہ نے سچ دکھایا اپنے رسول کو خواب تحقیق تم داخل ہو رہوگے ادب والی مسجد میں اگر اللہ نے چاہا چین سے بال مونڈتے اپنے سروں کے اور کترتے بے کھٹکے پھر جانا جو تم نہیں جانتے پھر ٹھہرا دی اوس سے ورے ایک فتح نزدیک یعنی خیبر کو وعدہ کیا اوسکی فتح کا اللہ تعالی نے آنحضرتؐ سے جبکہ لوٹے تھے اور خبر دی آنحضرتؐ کو تعبیر تمام تمہارے خواب کی اے محمد جب کہ خالی کردیں کفار مکے کو واسطے تمہارے تین دن تک سال آیندہ میں پس مونڈا آنحضرتؐ نے اپنے سر کو پھر نکالا سر مبارک اپنا خیمے سے باہر درحالیکہ آپ سر منڈائے تھے پس فرمایا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ اے اللہ بخش سر منڈانے والوں کو پس دعا اون لوگوں نے کہ کترواتے تھے بال اپنے سر کے کہ داخل کریں ہمکو بھی دعا میں اور فرمائیے وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ یا رسول اللہ پس لوٹایا آپ نے وہی لفظ محلقین کا تین بار اور ہر بار کترنے والے عرض کرتے تھے کہ فرمائیے بمقصرین کو بھی اے رسول اللہ پس فرمایا آپ نے تیسری بار کے آخر میں وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ کو پھر کوچ کیا آنحضرتؐ نے طرف مدینے کے پس نازل کی اللہ تعالی نے آنحضرتؐ پر یہ خبر درمیان راہ کے کہ میں عنقریب فتح کروںگا واسطے تمہارے خیبر کو پس حصہ دیں وہاں کی غنیمت سے مگر حاضرین حدیبیہ کو اور مطلع کیا آنحضرتؐ کو یہ کہ بعد آپ کی بادیہ نشین جو پیچھے رہ جانے والے ہیں مدینے میں سفر سے ارادہ کرینگے تمہارے ساتھ جانے کا خیبر میں تاکہ حاصل کریں غنیمت وہاں کی پس حکم کیا اللہ تعالی نے کہ نہ لیجاوے اونکو اس غزوے میں ہمراہ اپنے پس فرمایا اللہ تعالی نے سَيَقُوْلُ الْمُخَلَّفُوْنَ اِذَا انْطَلَقْتُمْ اِلٰى مَغَانِمَ لِتَاْخُذُوْهَا ذَرُوْنَا نَتَّبِعْكُمْ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلٰمَ اللّٰهِ قُلْ لَّنْ تَتَّبِعُوْنَا كَذٰلِكُمْ قَالَ اللّٰهُ مِنْ قَبْلُ فَسَيَقُوْلُوْنَ بَلْ تَحْسُدُوْنَنَا بَلْ كَانُوْا لَا يَفْقَهُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ○ یعنی اب کہینگے پیچھے رہ گئے جب چلو گے غنیمتیں لینے کو چھوڑو ہم چلیں تمہارے ساتھ چاہتے ہیں کہ بدلیں اللہ کا کہا تو کہہ ہمارے ساتھ نہ چلوگے یوں ہی کہہ دیا اللہ نے پہلے سے پھر اب کہینگے نہیں تم جلتے ہو ہمارے بڑھنے سے کوئی نہیں پر وہ سمجھتے نہیں ہیں مگر تھوڑا اور جب کہا آنحضرتؐ کو اللہ تعالی نے یہ کہ نہ لیجا ان کو ہمراہ تو شاق و دشوار گذریگا ان لوگوں پر اور کہینگے تم سے کہ نہیں مراد ہماری غنیمت بلکہ صرف جہاد ہے پس فرمایا اللہ تعالی نے کہ جواب دینا تم اونکو اس طرح قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ اِلٰى قَوْمٍ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ تُقَاتِلُوْنَهُمْ اَوْ يُسْلِمُوْنَ فَاِنْ تُطِيْعُوْا يُؤْتِكُمُ اللّٰهُ اَجْرًا حَسَنًا وَاِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ○ یعنی کہدے پیچھے رہ گئے گنواروں کو آگے تمکو بلاوا ہوگا ایک لوگوں پر بڑے سخت لڑنے والے تم اونسے لڑوگے یا وہ مسلمان ہونگے پھر اگر حکم مانو گے دیگا تمکو اللہ نیگ اچھا اور اگر پلٹ جاؤ گے جیسے پلٹ گئے پہلی بار دیگا تمکو ایک دکھ کی مار یہیں تمام ہوا قصہ عمرۂ حدیبیہ کا

ذکر غزوۂ خیبر کا

بعد تشریف لانے آنحضرتؐ کے مدینہ منورہ میں پس رہے وہاں پندرہ دن تک پھر حکم فرمایا لوگوں کو طیاری کا طرف خیبر کے اور یہ کہ نہ نکلے لڑائی کو مگر اصحاب آنحضرتؐ کے

مگر وہ شخص کہ ہمراہ گیا ہو حدیبیہ میں مگر یہ کہ لڑے فقط بقصد ثواب اور اجر کے اور نہین واسطے اوسکے حصہ غنیمت کا کچھ پس ملیار ہوئے لوگ اللہ تعالی کے وعدے پر یہ کہ فتح کرنے واسطے مسلمانون کے خیبر کو اور جان لیا کہ وعدہ اللہ تعالی کا نہین اوسمین خلاف اور پہونچی خبر اہل خیبر کو بھی کہ آنحضرتؐ اور مسلمان مستعد آمادہ ہوئے ہین اور تمہارے پس کہلا بھیجا اونھون نے اپنے حلیفون کو بنی اسد اور غطفان سے کہ آوین ہماری مدد پر پس آئے وہ پاس اونکے پس تھے درمیان اونکے عیینہ بن حصن بن بدر فزاری کہ سردار ہے غطفان کا اور طلیحہ بن خویلد اسدی سردار بنی اسد کا پس داخل ہوئے یہ لوگ اونکے ایک قلعے مین پس تشریف لائے آنحضرتؐ خیبر پر اور کہلا بھیجا بنی اسد اور غطفان کو یہ کہ الگ ہو جاوین درمیان سے ہمارے اور اہل خیبر کے کہ تحقیق اللہ تعالی نے وعدہ کیا ہی مجسے اوسکی فتح کا واسطے میرے پس اگر مانا تمنے کہا میرا اور اختیار کیا اسلام کو تو یہ واسطے تمہارے ہو پس انکار کیا اون لوگون نے ارشاد آنحضرت کا اور لڑے آنحضرت سے اہل خیبر کی طرف سے پس لڑے آنحضرتؐ سے ایک مہینے تک ہمراہ خیبر والون کے پھر ڈالا اونکے دلون مین اللہ تعالی نے رعب و خوف مسلمانون کا پس الگ ہو گئے بید دونون اہل خیبر سے اور رہی لڑائی صرف ساتھ اہل خیبر کے پھر ایک مہینے تک پس ہوا محاصرہ آنحضرتؐ کا خیبر کو دو مہینے اور تمام ہو گیا خرچ اور زاد راہ اصحاب آنحضرتؐ کا پس پکڑ لیے ان لوگون نے گدھے اہل خیبر کے جو باہر تھے قلعے سے اور ذبح کیا اونکو اور نتھا پاس مسلمانون کے اور کھانا سوا چھوہارون کے پس فتوی پوچھا آنحضرتؐ سے اوسکے گوشت کا اور عرض کی یا رسول اللہ پکڑ لائے ہم گدھے اہل خیبر کے اور ذبح کیا ہمنے اونکو اور نہین پاس ہمارے کچھ کھانا اور سوا چھوہارون کے کیا تجویز کرتے ہین آپ اسکے کھانے مین یا رسول اللہ پس منع کیا اونکو آنحضرتؐ نے اوسکے کھانے سے پس اوندھا دین دیگین اوسکی مسلمانون نے اور یہود لڑا کرتے تھے مسلمانون سے ہر دن پس نکلا ایک یہودی مرحب بن ابی مرحب نام اور تھا وہ بڑا دلاور قدر انداز شدید الحملہ صاحب جماعت یہود کا اور افسر جماعت انصار کے سعد بن عبادہ تھے اور افسر مہاجرین کے حضرت عمر بن خطاب تھے پس نکلا مسلمانون پر مرحب ساتھ اپنی جماعت کے پڑھتے ہوئے یہ شعر **شعر**

قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ اَنِّیْ مَرْحَبُ شَاكِیْ السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبُ

اَطْعَنُ اَحْيَانًا وَحِينًا اَضْرِبُ

یعنی تحقیق جانا اہل خیبر نے کہ مین مرحب ہون باندھنے والا ہتھیارون کا پہلوان آزمایا گیا بہت نیزہ مارنے والا کسی وقت اور کسی وقت بہت تلوار مارنے والا اور مسلمان کتر کترے ہوا کرتے تھے اوسکے مقابلے پر جب کہ نکلتا وہ پس قریب ہوئے تھے مسلمان دروازۂ قلعے کے کہ اس حال مین نکلا مرحب ساتھ اپنے پیادون کے پس ہٹا دیا اوسنے مسلمانون کو یہانتک کہ ملا دیا اونکو بڑی صف سے اور کھڑے ہوئے آنحضرتؐ اور اصحاب آپ کے واسطے مقابلے یہود کے اور شہید ہوئے اصحاب آنحضرتؐ اور زخمی ہوئے بھتیجے سعد بن عبادہ کے پس اوٹھائے گئے میدان سے زخمی اور شہید ہوئے محمود بن مسلمہ انصاری اور تھے یہ بڑے شہسوارون سے انصار کے پس آیا بھائی اونکا محمد بن مسلمہ غمناک پریشان حال پاس آنحضرتؐ کے اور عرض کی یا نبی اللہ شہید ہوئے محمود بن مسلمہ نہ دیکھا مینے سخت دن مثل آج کے پس فرمایا اونسے آنحضرتؐ نے کہ خبردار ہو تحقیق یہود نہ پاوینگے ہمسے مثل آج کے یہانتک کہ فتح کر دیگا اسکو واسطے ہمارے اللہ تعالی اور امید ہی کہ اللہ تعالی غالب اور قادر کر دے تجکو کل مرحب پر پس مارے تو اوسکو عوض اپنے بھائی کے اور اسی مرحب نے مارا تھا محمود بن مسلمہ اور ربیع بن اکثم اسدی بھائی بنی غنم بن دودان کو پس فرمایا آنحضرتؐ نے بعد نماز مغرب اوس دن کے کہ حاصل ہوئی مسلمانون کو یہود سے مشقت یہ کہ مین دینے والا ہون کل نشان اپنا ایسے شخص کو کہ نہ لوٹیگا وہ یہانتک کہ فتح کر دے اللہ تعالی خیبر کو پس لوٹ آئے اصحاب آنحضرتؐ طرف اپنے مقامون کے درحالیکہ بشارت دیتے تھے آپس مین خوشخبری آنحضرتؐ کی پس شب گذاری سب نے درحالیکہ خوشدل تھے اور یقین جانتے تھے کہ اللہ تعالی فتح کر دیگا اوپر خیبر کل کو اور تھے اکثر آدمی پاس آنحضرتؐ کے پس نماز پڑھی فجر کی سب نے اور کھڑے ہوئے اپنے مقامون مین اور لیے نشان اپنے اور نتھا اصحاب آنحضرتؐ مین کوئی شخص صاحب عزت اور مرتبے والا نزدیک آنحضرتؐ کے مگر یہ کہ وہ امیدوار تھا اس بات کا کہ ہو صاحب اوس فتح کا کہ ذکر کیا اوسکا آنحضرتؐ نے پھر جب کھڑے ہوئے لوگون نے نشان اپنے تو لیا آنحضرتؐ نے نشان اپنا اور اوٹھایا اوسکو پس ہلایا اور پکارا اللہ تعالی کو پھر عنایت فرمایا وہ نشان آپنے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو پس بڑھے یہ لڑائی پر اور ہمراہ چلے انکے آدمی پس نکلا مرحب بھی ہمراہ اپنے لوگون کے لڑنے کو پس مقابل کیا اوسکے اللہ تعالی نے محمد بن مسلمہ کو پس قتل کیا اونھون نے اوسکو اور بھاگ گئے دشمنان خدا اور کثرت ہوئی کشتون اور زخمیون کی پس گھس گئے قلعے مین اور ڈالا اللہ تعالی نے رعب اونکے دلون مین

پس اہل کی یہود نے صلح پس صلح کی اونسے آنحضرتؐ نے اس بات پر کہ امن دی بیچ تمکو اور جانون اور اہل و عیال کے اور واسطے آنحضرتؐ کے ہی زمین اور مال اونکا
لیکن اگر چھپایا اونھون نے کسی چیز کو اپنے مالون سے تو بری ہون مین اونکے ذمہ سے پس کھولدیا اونھون نے قلعہ اور نکالا اموال کو اور تھے اوس قلعے مین
دونون بیٹے ابی الحقیق کے قوم نضیر سے پس لائے وہ طرف آنحضرتؐ کے بہت مال اور رکھا اوسکو آگے آنحضرتؐ کے پس فرمایا اونسے آپ نے کہ ای بیٹون ابی الحقیق کے
کہان گئے برتن اور مال باقی پس قسم کھائی اونھون نے آگے آنحضرتؐ کے اللہ تعالی کی کہ خرچ کر ڈالا ہمنے اوسکو اور تمام ہوگیا وہ سب اور تھے یہ جب نکال دیا تھا
اونکو آنحضرتؐ نے مدینے سے تو نکلے تھے وہ ہمراہ لیکر اپنے برتن چاندی کے منقش خوشنما کہ بیان کیا کرتے اہل مدینہ نام اونکے پس پوچھا اونسے آنحضرتؐ نے اون
برتنوں کو اور بگاڑ ڈالے تھے وہ اونکو پس قسم کھا گئے اللہ تعالی کی کہ نہین پاس ہمارے اونمین سے کچھ پس عہد و قرار لیا اونسے آنحضرتؐ نے اس بات پر کہ اگر پاؤن
وہ پاس تمہارے تو ذمہ اللہ تعالی اور اوسکے رسول اور مسلمانون کا بری ہی دونون بیٹون سے ابی الحقیق کے کہ نہین چھپایا تمنے کچھ اونمین سے کہ بیان کیا اوسکو اونکے
آپ کے اور اگر ہو خلاف اسکے تو حلال ہی قتل اور مال اونکا اور اہل عیال اونکے پس قبول کیا اونھون نے اسکو پس فرمایا آنحضرتؐ نے گواہ رہو ای معشر مسلمین اور معشر یہود
کہا اونھون نے کہ گواہ ہوئے ہم اونکے اقرار پر اور نازل ہوئے حضرت جبرئیل آنحضرتؐ پر پس بتادیا آپکو مقام گڑے ہوئے اوس مال کا اور کہا آنحضرتؐ کو واسطے قتل
اونکے کے اور پکڑ لینے اونکے عیال و اطفال کے پس بھیجا آنحضرتؐ نے لوگون کو اوس جگہ اوس مال کے پس نکال دیا گیا وہ مال اور حکم کیا آپ نے دونون کے قتل کا اور قید
کیے گئے اہل و اطفال اونکے اور تھین منکوحہ ایک کی اونمین سے بیوی صفیہ بنت حیی ابن اخطب پس قید کیا اونکو آنحضرتؐ نے اوس دن اور فرمایا بلال کو دن
کہ لیجاوے اونکو طرف بستر آنحضرتؐ کے پس لے گئے اونکو بلال فرودگاہ آنحضرتؐ مین اوپر سے اونکے کشتون کے فرمایا آنحضرتؐ نے کیا نہین دیکھتے تم بلال کو کہ کیا
اونھون نے پھر جب لوٹ آئے بلال طرف آنحضرتؐ کے تو فرمایا اونسے آپ نے ای بلال کیا نکال ڈالی تمنے رحمت اپنے دل سے کس چیز نے برانگیختہ کیا تمکو اس بات پر کہ
لے گئے تم اوس نو عمر لڑکی کو درمیان مقتولون کے کہا بلال نے واللہ چاہا مینے کہ دکھاؤن اونکو جو بات کہ مکروہ ہو اونکو پس عفو کرے مجھسے یا رسول اللہ عفو کریگا
آپسے اللہ تعالی پس درگذر کی اونسے آنحضرتؐ نے اور تھے آپ درمیان اپنے سب یارون کے رؤف و رحیم اور جمع کیا آنحضرتؐ نے وہ سب مال و متاع اور بانٹا
اوسے درمیان مسلمانون کے پھر گئے آنحضرتؐ اپنے خیمے مین پس فرمایا اونسے تنہائی مین کہ ای صفیہ تھا باپ تیرا بڑھکر سب یہود مین از روے عداوت کے مجھسے
یہان تک کہ خراب و نامراد کیا اوسکو اللہ تعالی نے پھر ذکر کیا صفیہ سے ابی الحقیق کے بیٹے کا جو کنانہ نام تھا اور ہجو کیا کرتا تھا یہ آنحضرتؐ کی اور تھا یہ بہت بڑا شاعر پس بھیجا
آپ نے اوسکی طرف ایک جماعت کو پس قتل کیا اونھون نے کنانہ کو اور پھر ذکر کیا آنحضرتؐ نے بیوی صفیہ سے اونکے خاوند اور اونکے بھائی کا جو مارے گئے تھے پھر فرمایا
آپ نے کہ ای صفیہ مین اختیار دیتا ہون تمکو درمیان اسلام اور یہودیہ کے پس اگر اسلام لاؤ تم تو قریب ہی کہ رکھونگا مین تمکو واسطے اپنے اور اگر اختیار کیا تمنے یہودیہ کو تو
عنقریب چھوڑدونگا مین تمکو اور بھیجدونگا طرف تمہارے اہل عیال کے پس ڈالی اللہ تعالی نے اونکے دل مین ہدایت پس بولین صفیہ واللہ یا رسول اللہ خواہش کی مینے
اسلام کی اور پسند آیا تھا یہ مجکو درحالیکہ تھی مین بیچ مینے مین پھر نہ زیادہ ہوئی مجکو اسلام مین مگر رغبت اور نہین میرا یہودیون مین باپ نہ بھائی تحقیق مارا گیا باپ میرا
اور بیٹا میرے چچا کا اور بھائی میرا پس اب اللہ اور رسول اور اسلام محبوب تر ہی مجکو اس بات سے کہ چھوڑدین آپ مجکو اور لوٹادین طرف یہودون کے پس رکھ لیا
اونکو آنحضرتؐ نے واسطے اپنے اور شب گذاری آپ نے یہان تک کہ صبح کی اور آئے تھے ابو ایوب بن زید انصاری اور یاد کیا حال صفیہ کا اور قتل کرنا آنحضرتؐ کا
اوسکے قریبون کو پس ڈرے صفیہ سے کہ کہین نہ مار ڈالین یہ آنحضرتؐ کو حالت خواب مین پس چوکی دیتے رہے آنحضرتؐ کی تمام رات دروازۂ خیمے پر یہان تک کہ اذان دی
مؤذن نے فجر کی پس نکلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور دیکھا دروازے پر ناگاہ ابو ایوب کو پس پوچھا کیا ہی حال تیرا ای ابو ایوب کہا اونھون نے یا رسول اللہ ڈرا مین
واللہ لیکن صفیہ کی طرف سے کہ قتل کرے آپ کو اپنے باپ کے عوض سے پس نگہبانی کرتا رہا مین تمام رات پس آفرین کہا اونکو آنحضرتؐ نے اور نماز پڑھی ساتھ لوگون کے
فجر کی پھر بیٹھے اپنے مصلے پر کہ باتین کرتے تھے لوگون سے اور بیان کرتے تھے اونسے رحمت اللہ تعالی کی اور حکم کرتے تھے شکر و ثنا کا پروردگار پر پس اسی حال مین
لائی پاس آپ کے ایک عورت یہود کی بکری بھونی اور روٹیان اور رکھا اونکو آگے آنحضرتؐ کے اور اصحاب آپ کے پس پوچھا آنحضرتؐ نے کیا ہی یہ بکری تو کہا اوس
یہودیہ نے کہ ہدیہ لائے ہین ہم یہ واسطے آپ کے ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم واسطے اوس بات کے کہ کی آپ نے ہمسے بھلائی پس فرمایا آپ نے اصحاب سے کہ کھاؤ

ساتھ نام اللہ تعالی کے پس جب بڑھلائے لوگون نے ہاتھ اپنے اوس کھانے کی طرف تو فرمایا آپ نے کہ کھینچ لو جو کچھ ہے تمہارے ہاتھون مین اوس سے کہ یہ بھری ہوئی ہے زہر سے اور کہا آپ نے اوس یہودیہ سے کہ خرابی ہو تیری کیا باعث ہوا اسکا کہ خراب کیا تو نے اسکو بعد اسکے کہ بنایا تھا تو نے اسکو پس پوچھا اوس یہودیہ نے آنحضرت ﷺ سے کہ کیا معلوم کر لی آپ نے یہ بات فرمایا آپ نے کہ ہان پس کہا اوسنے واسطے جانا مینے کہ معلوم کرون آپ نبی ہین یا دروغ گو پس اگر ہونگے آپ نبی تو آگاہ کر دیگا اللہ تعالی آپ کو اسپر اور اگر ہونگے دروغ گو تو آرام دونگی مین لوگون کو آپ کی طرف سے لیکن ظاہر ہوا آج مجھپر کہ آپ سچے ہین اور مین گواہ کرتی ہون آپ کو اور سب حاضرین محفل کو کہ مین آپ کے دین پر ہون اور نہین کوئی معبود سوائے اللہ تعالی کے اور تحقیق محمد بندے اور رسول اللہ تعالی کے ہین پس نہ تعرض کیا کچھ اوس سے آنحضرت ﷺ نے جب کہ اسلام لے آئی اور آئے پاس آپ کے یہود اہل خیبر کے اور کہا اونھون نے ای محمد کیا دیکھتے ہین آپ بیچ نکال دینے ہمارے کے طرف اریحا اور اذرعات کے جیسا کہ کیا ساتھ ہمارے بھائیون کے یا آباد رکھین آپ ہمکو ان کھجورون مین پس درست رکھینگے ہم انکو اور قائم رہینگے ہم اوپر اوس امر کے کہ مقرر ہو جاوے درمیان ہمارے اور آپ کے پس صلح کی اونسے آنحضرت ﷺ نے اوپر نصف کے اور ثابت رکھا اونکو بیچ گھرون اونکے کے پھر تکرار دیا لوگون مین واسطے کوچ کے طرف مدینے کے پس حکم کیا آپ نے صفیہ کو کہ بیٹھے سواری پر پیچھے آپ کے پس رکھ دیا آپ نے پاؤن اپنا واسطے اونکے کہ رکھین پاؤن اپنا آنحضرت ﷺ کے پاؤن پر جب کہ سوار ہون پس تاخیر و انکار کیا صفیہ نے اس بات سے کہ رکھے پاؤن اپنا آنحضرت ﷺ کے پاؤن پر سوار ہونے کو بخیال تکلیف آپ کے پس رکھا آپ کے گھٹنے پر اور سوار ہو گئین اور شروع کیا آنحضرت ﷺ نے کہ سنوارتے تھے چادر اوسکی اوپر اوسکے اور اصحاب آنحضرت ﷺ دیکھتے تھے آپ کو اور کہتے تھے آپس مین کہ دیکھو طرف آپ کے پس اگر حکم کرین آنحضرت ﷺ صفیہ کو مونہہ چھپانے کا اور چھپائے وہ مونہہ کو تو وہ امہات المومنین اور مسلمانون کی ماؤن سے ہے پس مت ہمراہ چلو آپ کے اور تھے آنحضرت ﷺ بڑی غیرت والے اور اگر حکم کرین پس باہر رکھین وہ مونہہ کو تو وہ لونڈی ہے پس ہمراہ چلو آپ کے اور اصحاب دوست رکھتے تھے ہمراہ چلنا آنحضرت ﷺ کے اور باتین آپ کی پس حکم کیا آنحضرت ﷺ نے صفیہ کو مونہہ چھپانے کا بعد سوار ہونے کا پس چھپایا اونھون نے مونہہ اپنا پس چلے آنحضرت ﷺ اور چلے سب لوگ پس ایک شخص بنی سلیم سے حجاج بن علاط نام اور حاضر تھا یہ ساتھ آنحضرت ﷺ کے فتح خیبر مین پس اجازت مانگی اوسنے آنحضرت ﷺ سے مکے جانے کی اور کہا یا رسول اللہ واسطے میرے مال بہت ہے مکے مین نزدیک میری بیوی کے اور اگر جان لیا اوسنے اسلام میرا تو لے لیگی مال میرا اور تھی نیچے اوسکے اوسدن ام حجر بیٹی شیبہ حاجب کعبہ کی اور تھا وہ مرد غنی اور تھی واسطے اوسکے کھان نجران مین بیچ قبیلے بنی سلیم کے پس اجازت دی اوسکو آنحضرت ﷺ نے پھر عرض کی اوسنے یا رسول اللہ اجازت دیجیے مجھکو یہ کہ خبر دون مین اہل مکہ کو آپ کے موت کی بغدا کرے مجھکو اللہ تعالی آپ پر شاید کہ دھوکا دون مین اونکو اس بات سے پہلے اس سے کہ معلوم کرین وہ اسلام میرا پس اجازت دی اوسکو آپ نے اس بات کی پس گیا حجاج اپنی اونٹنی قوی پر اور تیز چلا کہ نہ موڑتا تھا طرف کسی چیز کے یہان تک کہ پہونچا مکے کو اور تھے اہل مکہ قبل آنے حجاج کے خرید و فروخت کر چکے تھے بڑے بڑے مالون مین اور مدت مقرر کی تھی اونکے ادا کی فیصلہ آنحضرت ﷺ کا خیبر سے اور رکھتے تھے کہ داخل ہونا چاہا ہے محمد اور اوسکے یارون نے اور اونکے دونون ہم سوگندون پر اسد اور غطفان سے اونکے گھرون مین درمیان قحص کے در حالیکہ وہ قلعہ بلند اور مضبوط ہے نہین جو مانند اوسکے کہ آنحضرت ﷺ بند کر دیتے ہین اور قبائل عرب کو پس آیا حجاج قریش مین تو نکلے دوڑتے ہوئے وہ اوسکی طرف اور جمع ہوئے پاس اوسکے یہان تک کہ بھر گیا گھر اوسکا اوسنے اور کہنے لگے بیان کر ہمسے کیا خبر ہے تیرے پیچھے ای حجاج کہا اوسنے میرے پاس وہ خبر ہے کہ خوش کرے تمکو حاضر ہوا مین قتال آنحضرت ﷺ اور اہل خیبر مین پس واقع ہوئی اونمین لڑائی سخت پس ہٹ گئے اصحاب آنحضرت ﷺ اونکے پاس سے پس پکڑ لیا آپ کو یہود نے پھر بولے یہود کہ نہ مارینگے ہم اسکو بلکہ بھیج دینگے پاس اہل مکہ کے اوسکو پہلے تاکہ دیکھین وہ آپ کو پھر قتل کرینگے ہم آپ کو بعوض اپنے سردار حیی بن اخطب کے پس کمال خوش ہوئے اہل مکہ اس بات سے کہ کبھی نہ خوش ہوئے تھے اسقدر پس نکلین عورتین اور مرد اور پردہ نشینین اونکی طرف حرم کے غسل دیتی ہوئی اپنے جھوٹے معبودون کو خوشحالی اس بات سے کہ حاصل ہوئی آنحضرت اور اصحاب کو یہود کے ہاتھ سے اور نہ شک کرتے تھے اس بات مین اور جانتے تھے اسکو حق اور ٹوٹ گئی کمر ہر مومن اور مومنہ کی مکے مین اور آئے پاس کافرون کے سر جھکائے ہوئے گویا کہ انکے سرون پر پرندے ہین پس پہونچی یہ خبر حضرت عباس بن عبد المطلب کو پس کھڑا ہونا چاہا اونھون نے لیکن نہ بوجھ اوٹھا سکے پاؤن اونکے اور گر پڑے زمین پر پس جان لیا عباس نے کہ عنقریب آئینگے میرے گھر مین خوشحال کافرون او[illegible] مسلمانون سے لوگ

امید اس بات کے کہ ہو پاس عباس کے خبر کوئی بہتر اس خبر سے کہ سنی ہے ہمنے پس حکم کیا عباس نے کہ کھول دیا جاوے دروازہ اوسکا پس کھول دیا گیا
پھر حکم کیا اونھون نے اپنے ایک چھوٹے لڑکے کو کہ اونکو قثم کہتے تھے واسطے لیٹ جانے کے اوپر چھاتی اپنی کے پھر پڑھنے لگے عباس یہ شعر **شعر**

یا بنی قثم + شبیہ ذی الکرم ذی الانف الاشم نبی ذی النعم

برغم من زعم

یعنی اے میرے بیٹے قثم شبیہ صاحب کرم کے صاحب غیرت قوی کے آراستہ کیا ساتھ نعمتون کے ہے گمان کرتا ہے وہ شخص گمان کیا اوسنے پس نہ داخل ہوتا کوئی
عباس کے گھر مین مگر سنتا یہ کہنا عباس کا اپنے بیٹے سے پس باہر آئے وہ لوگ یہ سنکر اور بولے اگر ہوتی یہ خبر سچی تو ہوتا عباس کا حال سوا اسکے کہ دیکھا ہمنے
اوس حال کو اوسپر پھر جب خالی ہوا گھر عباس کا لوگون سے اور ہوگیا تھا دن دوپہر تو بلایا عباس نے اپنے غلام ابو زبیبہ نام کو اور کہا اوس سے اے ابو زبیبہ جا تو
پاس حجاج بن علاط کے اور کہو اوس سے کہ سلام کہا ہے تجکو عباس نے اور کہا ہے کہ اللہ بزرگ اور برتر ہے کہ ہو وہ بات جو کہی تو نے اوسکے نبی کی طرف سے سچ پس
گئے ابو زبیبہ پاس حجاج کے اوسکے گھر مین اور تھے پاس اوسکے بہت آدمی اہل مکہ سے پس کہا اونھون نے پیغام عباس کا پس کہا ابو زبیبہ سے حجاج نے
تخلیے مین کہ اے ابو زبیبہ کہنا میری طرف سے سلام ابو الفضل کو اور کہنا اونسے کہ خالی رکھین کوئی جگہہ لوگون سے وقت ظہر کے کہ آؤنگا مین پاس تمھارے
اوسوقت تاکہ نہ دیکھے کوئی مجکو پس تحقیق نزدیک میرے وہ خبر ہے کہ خوش کریگی تمکو پس لوٹ گئے ابو زبیبہ جلدی خوش حال یہانتک کہ پونہچے دروازے پر حضرت عباس
کے پس بیٹھ گئے گھر کے پکارا عباس کو پس دیکھا عباس کو دروازے پر کہا اونسے اے ابا الفضل حجاج آویگا پاس تمہارے ابھی اور پاس اوسکے وہ خبر ہے کہ خوش کرے تمکو پس
کھڑے ہوگئے عباس خوشی مین اس طرح گویا اونھون نے نہ دیکھی تھی کبھی برائی اور نہ سنی تھی پس چمٹ گئے ابو زبیبہ سے اور بوسہ دیا اوسکے سر کو پھر آزاد کیا اوسکو
قبل اسکے کہ بیٹھے اور خالی کیا اپنے بعض گھر کو یہانتک کہ آیا حجاج وہان وقت ظہر کے پس کہا اوس سے عباس نے خرابی ہو تیری اے حجاج کیا بیان کی ہے تو نے یہ خبر کہا
حجاج نے میرے پاس وہ خبر ہے کہ خوش کرے تجکو لیکن اگر پوشیدہ رکھو اوسکو اور نہ کہو کسی سے کہا اوس سے عباس نے کہ شرط کی مینے چھپانے کی پس قول و قرار لیا
حضرت عباس سے حجاج نے اچھی طرح کہ پوشیدہ رکھین اس خبر کو آج تمام روز یہانتک کہ فجر ہوئی پس مضبوط کیا اوس سے عباس نے اقرارون کو کہا حجاج نے اے عباس
پہلے خبر یہ کہتا ہون مین تمسے کہ لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہٗ لا شریک لہٗ و ان محمدًا عبدہٗ و رسولہٗ پھر خبر دیتا ہون مین تمکو یہ کہ حاضر رہا مین ہمرکاب
آنحضرت صلعم کے فتح خیبر مین اور چھوڑ آیا ہون آنحضرت صلعم کو درحالیکہ نکاح کیا ہے آپ نے صفیہ بنت حیی ابن اخطب سے اور قتل کیا آنحضرت صلعم نے دونون بیٹون ابی الحقیق کو شکیں باندھ
اور تقسیم کردیا آنحضرت صلعم نے مال اہل خیبر کا اور زمینین اونکی مہاجرین اور انصار مین اور مینے اجازت لی تھی آنحضرت صلعم سے اس بات کے کہنے مین پس اجازت دی تھی
آپ نے مجکو اس ارادے سے کہ بچالون مین وہ مال اپنا جو ہے پاس میری بیوی کے بخوف اسبات کے کہ معلوم کرلے وہ میرے اسلام کو اور لے جاوے سب مال میرا
پس ارادہ کیا ہے مینے کہ نکل جاؤن اندھیرے مین آج کی رات انشاء اللہ تعالیٰ اگر لے لیا مینے مال اپنا پھر گئے حجاج اپنے گھر مین اور ٹھہرے عباس اپنے گھر مین یہانتک
کہ شام ہوئی اور قریش گرد کعبے کے نماز پڑھتے تھے آگے اپنے بتون کے اور عبادت کرتے تھے اونکی درحالیکہ خوش تھے ساتھ مصیبت آنحضرت صلعم کے پس ٹہلنے لگے عباس
اپنے گھر مین اور نہین سوتے تھے بسبب دیکھنے اوس حال کے قریش سے کہ خوشی کرتے تھے مصیبت آنحضرت اور اصحاب پر اور تھی ٹھنڈک اونکے دلون مین یہانتک کہ
صبح ہوئی اور نکلا آفتاب اور گئے حجاج بعد شام کے اپنی بیوی کے پاس اور کہا اوس سے مت مطلع کرنا کسی کو اوس بات سے کہ بیان کرون تجسے پس تحقیق مین سے
چھوڑ آیا ہون محمد کو اون چیزون کے کہ لوٹا ہے اوسکو اہل خیبر نے آنحضرت صلعم اور اونکے اصحاب سے پس مین چاہتا ہون کہ جاؤن وہان رات سے بخوف اس بات کے کہ پہلے
پونہچے مجسے وہان کوئی تاجر پس خریدلے اوس مال کو سستا پس دیدے دیا اوسکو بیوی نے سب مال تجارت کو اور چلا گیا وہ رات سے پس صبح کی اوس حال مین
کہ تھے چھوڑی تھی زمین مکے کو اور صبح کو عباس نے پہنی چادر اپنی پھر گئے پاس عورت حجاج کے اور بلایا اوسکو پس باہر آئی وہ تو پوچھا اوس سے حال حجاج کا
پس بیان کیا اوسنے حال اوسکا درحالیکہ غمناک تھی بسبب غمناک ہونے عباس کے پس بولی کہ چلا گیا وہ رات سے واسطے خریدنے کے اہل خیبر سے وہ غنیمت
ایہ اونھون نے آنحضرت صلعم اور اصحاب سے کہا اوس سے عباس نے کہ اے عورت احمق اگر ہو تجکو کوئی حاجت طرف اپنے خاوند کے تو جا مل اوس سے کہ وہ واللہ

مسلمان ہوگیا ہی اور ہجرت کر گیا طرف آنحضرت کے اور کہی ہی اوسنے یہ بات تجھسے تاکہ بچا لے جاوے تجھسے مال اپنا بخوف تیرے اور تیرے قریبون کے کہا اوس عورت نے خبر اس کی
ای ابن عم میرے واللہ گمان کرتی ہون مین تمکو سچا کسنے خبر دی تمکو اس بات کی کہا عباس نے کہ کہی یہ بات مجھسے حجاج نے پس گئی وہ عورت اپنے قریبون مین
لپیٹے ہوئے مونہہ اپنا اور روتی ہوئی کہ جاتی تھی گرتی پڑتی اور لوٹ آئے عباس حرم مین یہان تک کہ جمع ہوئے مشرک گرد کعبے کے پھر جب دیکھا اونھون نے وہان
عباس کو تو اشارہ کرنے لگے آپسمین ساتھ عباس کے اور شروع کیا ذکر آنحضرت اور اصحاب کا کہ عیب لگاتے تھے ان لوگون کو ساتھ سحر اور جھوٹ کے پس آئے
اونکے پاس عباس اور پوچھا کفار سے کیا آئی ہی پاس تمہارے کچھ خبر مسلمانون کی کہا کفار نے کہ ہان سنی ہمنے وہ خبر کہ سنی تمنے نہین شک کرتا اوسکے وقوع مین کوئی شخص
پس کہا عباس نے قسم اللہ تعالی کی نہین ہی خبر مین کوئی شک پس توسط اختیار کرو تم بات کہنے مین پس گواہی دیتا ہون کہ تحقیق واقع ہوئے حصے خدا اور رسول اور مسلمانون
کے درمیان اموال اہل خیبر کے اور اونکی زمینون مین اور مارڈین آنحضرت نے گردنین بیٹون ابی الحقیق کی مشکین باندھکر اور نکاح کیا اپنا آنحضرت نے ساتھ صفیہ
بنت حیی ابن اخطب کے پس ہوئے کافر ہم گواہ ہین تیرے جھوٹ کے ای عباس کسنے کہی تجھسے یہ خبر کہ بنالی ہی تو نے خبر حجاج سے موافق اپنے کہا عباس نے کہی ہی
تجھسے یہ خبر حجاج نے اور تحقیق مسلمان ہوگیا ہی وہ اور ہجرت کر گیا ہی طرف آنحضرت کے اور کہہ گیا ہی وہ اپنی عورت سے یہ بات پس گئی ایک جماعت مشرکین طرف
عورت حجاج کے تاکہ کہین اوس سے باتین عباس کی تو پایا اوسکی عورت کو غمگین روتے ہوئے پس دریافت کیا اوس سے حال اوسکے خاوند کا کہا اوسنے اقرار
کہ وہ مسلمان ہوگیا اور ہجرت کر گیا طرف آنحضرت کے پس لوٹ آئے وہ کفار اپنی جماعت مین اور خبر دی اونکو حجاج کی عورت کی گفتگو سے اور حال اوسکے رنج و غم کا
حجاج کی جانب سے پس ڈالا اللہ تعالی نے وہ رنج و غم کہ تھا مسلمانون کو اوپر کافرون کے اور شکستہ دل اور نامراد کیا اونکو پس یہ تھا قصہ جنگ خیبر کا

ذکر عمرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا

پھر جب لوٹے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم طرف مدینے کے خیبر سے تو روانہ کیے آپ نے سریے اور لشکر اطراف مین اور ٹھہرے خود مدینے مین یہان تک کہ چاند
ذی قعدہ کا پھر پکار دیا لوگون مین کہ طیاری کرو طرف عمرے کے پس طیاری کی لوگون نے ساتھ آنحضرت کے پس نکلے لوگ طرف مکے کے پس آئے مکے مین آنحضرت
اور نکاح کیا آنحضرت نے میمونہ بنت الحارث بن حزن عامری سے کہ تھی بنی ہلال بن عامر مین سے پس جب پورے کرچکے آنحضرت افعال عمرے کے اور فارغ ہوگئے اوس حال مین کہ مکے والے
پس ماندہ تھے کہ نکلے تھے مکے سے پشیمان پس کہا جاتا تھا کہ محمد اور اوسکے یار آئے مکے مین اور ہم پس ماندہ ہین پس جب چلے آنحضرت لوٹتے ہوئے طرف
مدینے کے ناگاہ آنحضرت کھڑے تھے ساتھ لڑکی حمزہ بن عبد المطلب کے اپنے ڈیرون مین فرمایا آپ نے اوس لڑکی سے کہ کون لایا تجکو ساتھ ہمارے کہا اوس
لڑکی نے ایک مرد تیرے گھر والون مین سے اور نتھے آنحضرت کہ حکم دیا ہو آپ نے ساتھ لانے اوس لڑکی کے فرمایا آنحضرت نے آگاہ ہو آگاہ اگر نکلی تو اور خبر نہ پہنچی اوسکے
پس تحقیق مین نہین پرواہ رکھتا اس بات کی کہ نہین ہی بیچ اوسکے کہ شرط کرلی ہی اہل مکہ نے اپنے معاملے مین اسلیے کہ یہ لڑکی اہل بیت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی پس جب
آئے تھے آنحضرت مدینے مین اور تحقیق پورا کردیا اللہ تعالی نے وعدہ اپنا اور داخل کردیا آنحضرت اور اونکے یارون کو مسجد الحرام مین درحالیکہ امان پانے والے تھے مونڈانے
والے اپنے سرون کو اور بال کترانے والے اور بدلا کردیا اللہ تعالی نے واسطے آنحضرت کے کفار سے اوس بات کا کہ تھے مشرک کہ روکا تھا اونھون نے آنحضرت کو سال گذشتہ
مین اور اسی باب مین فرماتا ہی اللہ تعالی وَالْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ اور حرمتین بدلا ہین یعنی تمہارا ترک کرنا حرمت بدلا ہی اونکی ترک کرنے حرمت کا فرماتا ہی اللہ تعالی
کہ لوٹا دیا مشرکون نے تجکو اور تیرے یارون کو بیت اللہ سے ذی القعدہ مین شہر حرام ہے پس بدلا لیا مینے تیرا اونسے ذی قعدہ مین شہر حرام مین سے پھر جب
بوجھا اہل مکہ کو کہ تحقیق آنحضرت گئے لوٹ کے مدینے کو اور داخل ہوئے لوگ مکے مین پس ڈالا اللہ تعالی نے جی مین خالد بن ولید کے اسلام او نکی خالد بن ولید نے
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کام مین پس کہا خالد بن ولید نے درمیان ایک جماعت کے قریش مین سے کہ البتہ تحقیق ظاہر ہوگیا واسطے ہر ذی عقل کے کہ محمد صلی اللہ
علیہ وسلم نہین ہی ساحر اور نہ شاعر اور تحقیق کلام اونکا کلام پروردگار عالمین کا ہی پس حق اور لائق اور ثابت ہی ہر ذی عقل پر کہ تابع ہو جاوے آنحضرت کا پس گذرا
عکرمہ بن ابی جہل قول خالد بن ولید سے کہا عکرمہ نے خالد سے کہ قَدْ صَبَوْتَ یَا خَالِدُ یعنی تحقیق نکل گیا تو دین قدیم سے ای خالد کہا خالد نے نہین نکلا دین قدیم سے
ولیکن مین اسلام لایا ہون کہا عکرمہ نے قسم اللہ کی تحقیق شان یہ ہی کہ تھا لائق تر قریش کے یہ کہ نہ کلام کرے ساتھ اس کلام کے کوئی اونمین سے پس کہا خالد نے

کیون یہ لائق ترہی مجکو کہا عکرمہ نے اسلیے کہ آنحضرت نے پست کر دیا ہی شرف اور عزت کو تیرے باپ کی جب کہ گھائل کیا اور مار ڈالا تیرے چچا اور تیرے چچا کے بیٹے کو
پس قسم ہی اللہ کی نہین ہون مین کہ اسلام لاؤن مین اور کلام کرون مین ساتھ تیرے کلام کے ای خالد کیا نہین دیکھا تو نے قریش کو کہ چاہتے ہین لڑائی محمد سے کہا
خالد نے کہ یہ کام جاہلیت کا ہی اور حمیت جاہلیت کی لیکن قسم اللہ کی کہ مسلمان ہوا مین جب کہ ظاہر ہوگیا اور کھل گیا مجکو حق اور بھیجے خالد بن ولید نے طرف
رسول خدا کے گھوڑے سا اور بھیجا کسیکو طرف آنحضرت کے ساتھ اقرار اسلام اور تصدیق اپنی کے پھر پونہچی ابوسفیان کو خبر مسلمان ہونے خالد اور اوس قول کی کہ
کہا تھا خالد نے تو بھیجا ابوسفیان نے کسیکو طرف خالد کے اور طرف عکرمہ کے پھر کہا ابوسفیان نے کہ ای خالد کیا حق ہی جو پونہچا ہی مجکو تیری طرف سے کہا خالد نے
اور کیا پونہچا ہی تجکو میری طرف سے ای ابی سفیان کہا ابوسفیان نے پونہچا ہی مجکو کہ تحقیق تابع ہوا ہی تو آل رسول کا ساتھ قوت کے پھر کہا خالد نے قسم ہی اللہ تعالی کی اگر
کرون مین یہ کام تو تحقیق محمد صاحب ہانے اور رشتے کا ہی پس کہا ابوسفیان نے اوس حال مین کہ غصے ہوا قسم لات اور عزی کی اگر جانتا مین کہ تحقیق وہ چیز کہ کہتا ہی تو حق
تو البتہ شروع کرتا مین ساتھ تیرے قتال پہلے محمد سے کہا خالد بن ولید نے قسم اللہ کی تحقیق وہ بات حق ہی کہنے پر اوس شخص کے کہ کہتا ہی پس دوڑا ابوسفیان طرف خالد کے
پس ٹھہرایا ابوسفیان کو خالد کی طرف سے عکرمہ نے اور کہا عکرمہ نے ٹھہر ای ابی سفیان قسم اللہ کی ہی البتہ تحقیق ڈرتا ہون مین کہ اوٹھاوے مجکو غصہ بسبب اسکے کہ کیا تو نے
ساتھ خالد کے اسپر کہ ہون مین مانند اوس قول کے کہ کہا خالد نے اور ہو جاؤن مین دین خالد پر کیا تم مار ڈالوگے خالد کو اوس رائے پر کہ مجمع مین آئی ہی اوسکے اور یہ قریش ہین کہ
معاملہ کرتے ہین اپنی رائے پر کل معاملون مین قسم ہی اللہ کی البتہ ڈرتا ہون کہ نہ پھرے گا خالد پھر تا یہان تک کہ تابع ہو جائین اوسکے اہل مکہ سارے پس چھوڑ دیا خالد کو ابوسفیان نے
پس نکلا خالد مکے سے یہان تک کہ آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر اس حال مین کہ تصدیق کرنے والے اور ایمان لانے والے تھے پس یہ جو مذکور ہوا قصہ عمرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی

ذکر قصہ موتہ

پھر جب آئے آنحضرت مدینے مین فارغ ہو کر اپنے عمرے سے تو بھیجا آپ نے ایک لشکر کو طرف موتہ کے اور اہل موتہ اوس دن غسان اور روم تھے اور امیر کیا اوس لشکر پر
زید بن حارثہ کلبی کو اور فرمایا آنحضرت نے اگر مارا جاوے زید پس امیر تمہارا جعفر بن ابی طالب ہی پھر اگر مارا جاوے جعفر تو امیر تمہارا عبد اللہ بن رواحہ ہی پس جب پہنچے
مسلمان موتہ کو ملے مسلمان غسان سے اوس حال مین کہ اونکے ساتھ روم تھے پس لڑے لڑائی سخت اور مارے گئے زید بن حارثہ پھر لوٹ آئے اصحاب طرف اپنے
لشکر کے پس ہاتھ مین لیا نشان جعفر بن ابی طالب نے پس مارا جعفر نے اپنے گھوڑے کے چہرے پر اور کہا کہہ دینا آنحضرت سے میرا سلام تحقیق مین پیش کرنے والا ہون
اپنے نفس کا شہادت کے لیے پس لڑے قوم سے جعفر اور مارا اونکے پس مارا جعفر کو ایک مرد نے قوم مین سے کہ آگے کر دیا جعفر کی کمر کو ساتھ تلوار کے یعنی دو ٹکڑے
کر دیے پھر لیا عبد اللہ بن رواحہ نے نشان کو اور سوار ہوئے اپنے گھوڑے پر پس نیزے مارے قوم کے ایک ساعت پھر لوٹ آئے پس ملامت کی اپنے نفس کو پس اوترے
اپنے گھوڑے سے اور کہا تھا اپنے نفس سے قسم کھاتا ہون مین ساتھ اللہ کے البتہ کہا اوترے تو گھوڑے سے تحقیق مین دیکھتا ہون تجکو کہ ناخوش رکھتا ہی تو بہشت کو
پھر اوترے پھر نیزے لگائے قوم کے یہان تک کہ مارے گئے پس کھڑے ہوئے خالد بن ولید پس لیا نشان کو اور جہاد کیا کافرون کو ساتھ نشان کے یہان تک کہ
فتح دی اللہ نے خالد کو کہا واقدی نے حدیث کیے گئے ہین ہم اور اللہ اعلم اور دانا تر ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہ خبر دیتے تھے اپنے یارون کو
مدینہ منورہ مین ہر گزر مرد کی پھر خبر دی آپ نے اپنے اصحاب کو کہ تحقیق شان یہ ہی کہ فتح دی اللہ تعالی نے یارون تمہارے کو ہاتھون سے خالد بن الولید کے اور نام رکھا
آنحضرت نے خالد بن ولید کا اوس دن سیف اللہ جیسا کہ کہا جاتا ہی پس یہ جو مذکور ہوا تھا قصہ تھا غزوہ موتہ کا

قصہ منازعت خلفاء بنی امیہ با خلفاء آنحضرت اور گفتگو ابوسفیان کی ہرقل سے مقدمہ رسالت آنحضرت مین

پھر تحقیق حلیف اور ہم سوگندون نے آنحضرت کے خزاعہ مین سے مقابلہ کیا اور لڑائی ٹھانی حلیف اور ہم سوگندون سے بنی امیہ کے کنانہ مین سے پس اعانت کی
بنو امیہ نے اپنے ہم سوگندون کی اوپر حضرت کے ہم سوگندون کے پس تکلیف دی اونکو ساتھ قتل کے پس سوار ہوئے ہم سوگند آنحضرت کے کہ چاہتے تھے آنحضرت سے
مدد و نصرت کو ہم سوگندون بنی امیہ پر اور ہم سوگندون سے آنحضرت کے جو سوار ہو کر آئے تھے بدیل بن ورقا تھا پس کہا اوسنے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ نَاشِدٌ مُحَمَّدًا
حِلْفَ اَبِيْنَا وَاَبِيْهِ الْاَتْلَدَا ثُمَّتَ اَسْلَمْنَا وَلَمْ نَنْزِعْ يَدًا یعنی ای اللہ مین قسم دیتا ہون محمد کو مثل قسم کھانے والون اپنے کے اور باپ اوسکے کے یہ کہ قدیم ہو

کسی سے پھر اسلام لانے ہم اور نہ نکالا ہمنے کینہ پس وعدہ فرمایا اونسے آنحضرتؐ نے نصرت اور مدد کرنے کا اوس وقت مین کہ منقضی ہو جاوے وہ مدت کہ درمیان آنحضرتؐ اور درمیان اہل مکہ کے ہی اونکی شرط ٹھہرائی ہوئی سے پس پونہچی ابو سفیان کو یہ خبر اوس حال مین کہ ابو سفیان پاس ہرقل کے اپنی تجارت مین تھا کہا ہرقل نے ابو سفیان سے کہ البتہ خوش آتا ہی مجکو کہ ملون مین ایک مرد سے تیرے شہر والون مین سے کہ تا خبر دے مجکو اوس مرد کی کہ نکلا ہی وہ تم مین کہا ابو سفیان نے ہرقل سے تو پوچھ مجھسے جو کچھ چاہیے تو اوسکے حال سے کہا ہرقل نے کہ بیان کر مجھسے اوسکا حال کہ آیا نبی ہی وہ یا کذاب اور جھوٹا کہا ابو سفیان نے وہ کذاب ہی اور جھوٹا ہی پھر کہا ہرقل نے کیونکر غالب آتا ہی وہ پھر جب لڑتا ہی وہ تمسے کہا ابو سفیان نے قسم ہی اللہ کی کہ نہین غالب آیا وہ ہم پر کبھی مگر ایک بار جو واقعۂ بدر مین کہ اوس دن مین غائب تھا اور حاضر نہ تھا پھر لڑا مین اوس سے بعد اوسکے دوبار سو ایکبار لڑے ہم اوس حال مین کہ توڑا ہمنے اوسکے مونہہ اور چہرے کو اور دوسری بار پس پچھاڑا ہمسے وہ ساتھ ایک خندق کے کہ بنا لیا تھا اوسنے اوسکو اوپر اپنے اور اپنے یارون کے کہا ہرقل نے ای ابا سفیان تحقیق وہ نہین جھوٹا تحقیق جھوٹا شخص جب خروج کرتا ہی تو ہوتا ہی مانند جلے ہوئے کے نہین غالب آتا ہی اوسپر کوئی یہان تک کہ ہلاک کر دیتا ہی اوسکو اللہ تعالی یکبار مین اور سنتا ہون مین اس مرد کو کہ غالب آتا ہی تم پر ایکبار اور غالب آتے ہو تم اوسپر دوسری بار ای ابو سفیان کس چیز کا حکم کرتا ہی وہ تمکو اور کس چیز سے منع کرتا ہی وہ کہا حکم کرتا ہی وہ ہمکو کہ جھکائین ہم آپ کو دونون طرفون مین دن کے جیسے کہ جھکتی ہین عورتین کہا ہرقل نے یہ نماز ہی اور نہین پسند رکھی گئی ہی وہ قوم کہ نماز نہ پڑھتے ہون کہا ابو سفیان نے اور حکم کرتا ہی ہمکو کہ دین ہم اوسکو خراج اور محصول اپنے مالون مین سے ہر برس کہا ہرقل نے ای ابا سفیان یہ زکوۃ ہی تحقیق حکم کیے گئے ہین ہم کہ لین ہم ہمکو اور دین ہم اوسکو کہا ابو سفیان نے اور منع کرتا ہی وہ ہمکو مردار اور خون کھانے سے کہا ہرقل نے اور نہین پسندیدہ ہی مردار اور خون کیا نہین ہی قول تمھارا کہ بیشک یہ دونون گندے ہین اور نفرت کرو تم اون دونون سے اگرچہ نہ منع کرے وہ تمکو اون دونون سے کہا ہرقل نے یہ مرد صالح ہی ای ابا سفیان تابعداری کرو تم اوسکی اور نہ لڑو تم اوس سے اور نہ چلو تم ساتھ طریقے یہود کے تحقیق یہود بہت برائی کرنے والے ہین اوس سے کہ لڑتے ہین اپنے پیغمبرون سے ولیکن خبر دے مجکو کیا توڑتا ہی وہ جب پیمان کرتا ہی کہا ابو سفیان نے نہین قسم ہی اللہ کی نہین عہد شکنی کی ہی اوسنے کبھی تا آن گذشتہ مین اور بیشک مین البتہ خوف کرنے والا ہون اسکا کہ عہد شکنی کرے اس بار کہا ہرقل نے کیونکر ای ابا سفیان کہا ابو سفیان نے کہ صلح کی تھی ہمنے اوس سے دو برس کی کہ بعض ہمارے بعض سے امان مین ہین لیکن پونہچا ہی مجکو اس حال مین کہ تیرے پاس ہون کہ میرے ہم سوگندون نے لڑائی ٹھانی اوسکے ہم سوگندون سے پس اعانت کی میری قوم والون نے اپنے ہم سوگندون پر پس پونہچا ہی مجکو کہ اوسکے ہم سوگندون نے سوال کیا ہی اوس سے نصرت کا پس وہ ارادہ رکھتا ہی کہ اعانت کرے اپنے ہم سوگندون کی ہماری قوم پر کہا ہرقل نے ای ابا سفیان اگر ہی بات ایسی ہی جیسے کہ بیان کیا تو نے مجھسے پس تم اولی ہو ساتھ عہد شکنی کے اوس سے تمنے حلال کر دیا ہی لڑنا اوسکے ہم سوگندون سے ولیکن خبر دے تو مجکو ای ابا سفیان کیونکر ہی مرتبہ اوسکا تم مین کہا ابو سفیان نے کہ وہ مرتبۂ بلند مین ہی ہم مین سے پھر ہنسا ہرقل اور کہا ہرقل نے نہین پاتا ہون مین تجکو کہ خبر دے تو مجکو ساتھ حقیقت حال اوسکے کے اور البتہ پایا ہی مینے اون باتون مین کہ کہین تونے یہ کہ تحقیق اللہ تعالی نے نہین بھیجا ہی کسی نبی کو بعد لوط علیہ السلام کے مگر سرداری اور بلند مرتبے مین اوسکی قوم سے کہا ابو سفیان نے وقت اس کہنے کے ہرقل سے نہین پاتا ہون مین تجکو مگر رجوع لانے والا اوسکی طرف پھر چلا ابو سفیان بسبب خبر قوم کے سو لوٹ آیا طرف مکے کے پس حکم کیا اہل مکہ نے اوسکو کہ آ گئے پاس نبی علیہ السلام کے اور نئے سر سے کرے عہد اور پیمان کو سو آیا ابو سفیان مدینے مین پس اوترا گھر مین فاطمہ بیٹی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر گیا پاس آنحضرتؐ کے پس جب پونہچا طرف آنحضرتؐ کے ہٹا دیا گیا آگے سے اور حائل ہو گئے لوگ درمیان اوسکے اور درمیان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا ابو سفیان نے کہ حائل ہوئے تم درمیان میرے اور درمیان محمد کے اور سوا اسکے نہین کہ محمد بیٹا میرے بھائی کا ہی فرمایا آنحضرتؐ نے چھوڑ دو اوسکو پھر آیا ابو سفیان اور بیٹھا طرف نبی اللہ کے اور کہا ای محمد آیا ہون مین تمھارے پاس کہ از سر نو کرون مین اوس حلف اور عہد کو کہ درمیان ہمارے اور آپ کے ہو فرمایا اوس سے آنحضرتؐ نے اور کیا احداث کی ہی تمنے کوئی نئی بات کہا ابو سفیان نے کہ نہین قسم ہی لات اور عزی کی فرمایا آنحضرتؐ نے ہم ہین اپنے پہلے عہد اور قسم پر کہا ابو سفیان نے تحقیق مین نہین جانتا ہون کہ شاید تم بعد نئے کام کرنے کے کہ کیا ہی اوسکو ہماری قوم اور تیرے ہم سوگندون نے کیا کرے پس ہنسے آنحضرتؐ اور پہچانا ابو سفیان نے کہ رسول خدا ناصر اور مددگار ہین اپنے ہم سوگندون کے کہا ابو سفیان نے حضرت ابو بکرؓ سے کہ ای ابن ابی قحافہ کیون نہین امان لیتا ہی تو اپنی قوم پر اور اونکے لیے کہا ابو بکرؓ نے امان اللہ و رسو

اوسکا دانا تر ہی پھر کہا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہ ای ابن عفان کیون نہین امان لیتا ہی تو اپنی قوم پر اور اونکے لیے کہا حضرت عثمانؓ نے ہرگز نہین کہا ابوسفیان نے
کس سبب سے کہا حضرت عثمانؓ نے اسلیے کہ اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہی پس آیا ابوسفیان پاس حضرت عمرؓ کے اور کہا اونسے کہ ای ابن الخطاب کیون نہین امان لیتا ہی
تو واسطے اپنی قوم کے اور اونکے لیے کہ بابت ہے تو رشتے ناتے کو کہا حضرت عمرؓ نے کہ نہین جو تھی قرابت اور رشتہ تو بندلا رکھا اوسکو اسلام نے اور جو تھا تمام پس الگ کر دیا
اوسکو اللہ نے قسم ہی اوس ذات کی کہ جان عمر کی اوسکے ہاتھ مین ہی اگر نہو تا بیٹھنا تیرا بسبب نبی اللہ کے اور پاس اونکے تو البتہ گردن مارتا مین تیری کہا ابوسفیان نے
حضرت عمرؓ سے قسم ہی مجکو اپنی عمر کی البتہ تحقیق دیکھا تھا مینے تجکو کہ باتین کرتا تھا تو مجسے اور تھا تو مجپر فحش بکنے والا اور نہ لیکن پس نہین جانتا ہون مین کہ کیا ہی
اور تمہاری ہی مجکو اسپر کہ ای ابن الخطاب کہا اوس سے حضرت عمرؓ نے اونٹھایا ہی مجکو اوپر البتہ کفر تیرا ساتھ اللہ اور اوسکے رسول کے اور عداوت تیری اون دونون سے پھر اذان
کہی موذن نے ساتھ نماز کے اور لایا گیا پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پانی ایک قدح مین سو وضو کیا آپ نے اوس پانی سے پس شروع کیا لوگون نے بعد اسکے
کہ فارغ ہوئے آنحضرتؐ کہ وضو کرتے تھے وہ لوگ ساتھ آپ کے نیچے ہوئے پانی کے اور ناک مین ڈالتے تھے اوس پانی کو کہا ابوسفیان نے نہین دیکھا مینے مانند آج کے
دن کے کسی بادشاہ کو بڑھکر محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے البتہ تحقیق پھرا ہون مین بیچ زمین فارس کے اور دیکھا ہی مینے وہان کے لوگون کے بادشاہ کو اور دیکھا ہی مینے
روم مین ذات القرون کو اور دیکھا ہی مینے وہان کے لوگون کے بادشاہ کو پس نہین دیکھا ہی مینے کسی بادشاہ کو کبھی بڑھکے محمد بادشاہ سے کہ اصحاب اوسکے البتہ لیتے ہین
دھوون ہاتھون محمد کا اور ڈالتے ہین اوسکو اپنے منہون مین اور دھوتے ہین اوس سے اپنے چہرون کو پس حیران ہو گیا ابوسفیان اس سے اور اقامت کہی گئی
نماز کی پس آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس نماز پڑھی پس شروع کیا لوگون نے رکوع مین جاتے تھے ساتھ رکوع رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور سجدے مین جاتے تھے
ساتھ سجدے مین جانے آنحضرتؐ کے پس تعجب کیا ابوسفیان نے اس سے اور کہا قسم ہی مجکو اپنے باپ کی یہ طاعت اور فرمان برداری ہی پھر جب فارغ ہوئے نبی اللہ
نماز سے کہا اونسے ابوسفیان نے تحقیق قسم خدا کی نہین جانتا ہون مین کہ جاتا ہون ساتھ لڑائی کے یا جاتا ہون ساتھ صلح کے فرمایا اوس سے نبی اللہ نے کہ جا اسم بابا
یہان تک کہ معلوم کریگا تو اپنے کام کو انشاء اللہ تعالی کہا راوی نے پھر داخل ہوا ابوسفیان گھر مین حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پس کہا ابوسفیان نے ای فاطمہ
کیا ہی واسطے تیرے کہ ہووے تو اچھی بیٹی عرب مین اپنی قوم سے کہا فاطمہؓ نے اور کیا ہی وہ کام ای ابا سفیان کہا ابا سفیان نے کہ پناہ دیتی ہی تو درمیان لوگون کے
کہا حضرت فاطمہؓ نے قسم ہی مجکو بقا خدا کی تحقیق مین اسوقت البتہ بے عقل اور ہلاک ہونگی اگر پناہ دون مین اوپر نبی اللہ کے اوس حال مین کہ وہ حاضر ہون کہا حضرت فاطمہؓ
سے ابوسفیان نے بلکہ نہین کم کرتا ہون مین تجکو امین کہ پناہ نہ دے سکی تو پس تحقیق تھا تیری بہن زینب نے مقرر کیا تھا امان کا اپنے خاوند ابو العاص ابن الربیع سے اور تحقیق
تھا باپ تیرا کہ حکم کر چکا تھا ساتھ مار ڈالنے اوسکے کے پھر جاری کر دیا زینب کے حق کو اور بچا دیا خون کو اوسکے خاوند کے پس ابا اور انکار کیا حضرت فاطمہؓ نے ابوسفیان
سے پھر جب دیکھا ابوسفیان نے انکار اوسکا تو آیا ابوسفیان پاس حسن اور حسینؓ کے اور وہ دونون لڑکے تھے پس کہا اون دونون سے اپنے قول کو کہا اون دونون سے کیا ہم
پناہ دین درمیان لوگون کے تا کہ لین ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر حجت کو اور کہا اون دونون نے جیسا کہ کہا تھا اون دونون کی ماں نے کہا ابوسفیان نے قسم ہی مجکو بقاے
خدا کی تحقیق کلام کیا مینے تمہارے سردارون اور تمہارے شریفون اور تمہاری عورتون سے یہان تک کہ کلام کیا مینے تمہارے لڑکون سے پس نہین پاتا ہون مین
انکے دلون کو مگر ایک انسان کے دل پر سو جیسا انکار کیا تم نے پناہ دینے سے پس مین یاد رکھتا ہون ان خونون کو اور پناہ دیتا ہون مین درمیان لوگون کے پس جو شخص
کہ چاہے تعرض کرنا مجسے پس چاہیے کہ ہی پھر سوار ہوا اپنے اونٹ پر اوس حال مین کہ پھر جانے والا تھا طرف مکے کے پھر پوچھا آنحضرتؐ نے حال ابی سفیان سے کہ کیا
ابوسفیان نے کہا گیا نامراد بدون مطلب پانے کے تحقیق پناہ دی اوسنے درمیان لوگون کے جیسا کہ کہتا تھا

ذکر غزوہ فتح مکہ

واقع ہوا یہ غزوہ مہینے رمضان سنہ آٹھوین ہجری مین بسبب عہد شکنی اہل مکہ کے ساتھ اوس عہد کے کہ حدیبیہ مین قرار پایا تھا پھر حکم دیا آنحضرتؐ نے اپنے
منادی کو کہ پکارے لوگون مین ساتھ نکلنے کے مدینے سے پس پکارا اوسنے لوگون مین واسطے چلنے کے تو نکلے لوگ باہر مدینے سے اور لشکر بنایا اونھون نے
اور شروع کیا اونھون نے درست کرنا اپنے سامان کا اور آنحضرت کے ساتھ ایک مرد تھا مہاجرون مین سے ہم سوگند آل عوام بن خویلد کا کہ نام تھا اوسکا حاطب ابی بلتعہ

سو نامہ لکھا اوسنے کہ محمد نکلے ہین اور لشکر آراستہ کیا ہی اونھون نے اور نہین گمان کرتا ہون مین مگر یہ کہ ارادہ رکھتے ہین تمھاری طرف کا پس لازم ہی تمپر بچیاسو بھیجا
اوس نامے کو طرف مکے کے ساتھ ایک لونڈی آزاد کے بنی ہاشم سے کہ نام اوسکا سارہ تھا اور آئی تھی وہ مانگنے کو سو کچھ دیا اوسکو اور بھیجا اوسکے ہاتھ اوس نامے کو
سو اوترے حضرت جبرئیل علیہ السلام طرف آنحضرت کے پھر خبر دی آنحضرت کو اس خبر کی پس بھیجا آنحضرت نے دو مردون کو اپنے یارون مین سے اور وہ دونون
علی بن ابی طالب اور زبیر تھے پس فرمایا آپنے پکڑو عدوے خدا کو پس تحقیق ایک عورت نے میرے یارون مین سے لکھ بھیجا ساتھ اوسکے نامے کو طرف اہل مکہ کے کہ
ڈراتا ہی اور بچاتا ہی انکو پس سوار ہوئے علی اور زبیر رضی اللہ عنہما پیچھے اوسکے پس مل گئے اوس عورت سے پھر پوچھا اوس سے حال اوس نامے کا پس قسم کھائی
وہ ساتھ اللہ کے کہ نہین ہی ساتھ میرے کوئی نامہ اور نتھی مین لینے والی اپنے ساتھ کسی نامہ اور خط کو اور نہ مین طرف تمھارے خبر کی احتیاج رکھتی ہون پھر
جھاڑ لیا اوسکا سو نہ پایا اون دونون نے ہمراہ اوسکے کچھ پس قصد کیا اون دونون نے اوسکے چھوڑ دینے کا پھر کہا اون دونون نے کہ تحقیق شان یہ ہی کہ نہین
جھوٹھ بولتے ہین آنحضرت اور نہ جھوٹھ بات کو نسبت کیا ہی اونھون نے طرف کسیکے کبھی پس بولے اور دھمکایا اون دونون نے اوسکو ساتھ مار ڈالنے کے اور
کھینچ لیا دونون نے اپنی تلوارون کو اوسپر پھر جب پہچانا اوسنے کہ مین ماری جاؤنگی کہا اون دونون سے اوس عورت نے دو تم مجکو عہد و پیمان کہ البتہ اگر دون مین
تمکو تو نہ مار ڈالوگے تم مجکو اور نہ لوٹا لیجاؤگے مجکو طرف مدینے کے اور البتہ چھوڑ دوگے میری راہ کو پس دیا اون دونون نے اوس عورت کو پیمان پھر نکالا اوس عورت نے
اوس نامے کو اپنے بالون سے پس ناگاہ وہ نامہ تھا طرف سے حاطب بن ابی بلتعہ کے کہ اوسپر مہر اوسکی تھی پس چھوڑ دیا اون دونون نے اوس عورت کی راہ کو
اور لائے وہ دونون اوس نامے کو پس رکھدیا اون دونون نے روبرو آنحضرت کے پس بھیجا آنحضرت نے کسیکو طرف حاطب کے کہ بلا لائے اوسکو پھر جب آیا حاطب
فرمایا آنحضرت نے کہ ای حاطب کس چیز نے اوٹھایا تجکو اسپر کہ ڈراوے تو ساتھ ہمارے دشمن کو کہا حاطب نے کہ معاف فرمائیے مجھے معاف فرمائیگا اللہ تعالی
آپ سے یا رسول اللہ قسم ہی مجکو اوس ذات کی کہ اوتاری ہی اوسنے تمپر کتاب نہین مبغوض کہا مینے تمکو اوس وقت سے کہ محبوب کہا ہی مینے تمکو اور نہ جھوٹا جانا ہی مینے
تمکو جب سے کہ سچا جانا ہی تمکو اور نہ کفر کیا ہی مینے ساتھ اللہ کے جب سے کہ ایمان لایا ہون ساتھ اوسکے اور نہ ہمراہی کی ہی مینے مشرکون کی جب سے کہ الگ ہوا ہون
مین اونسے ولیکن مین خبر پونہچانے والا ہون آپ کی باتون کی یا رسول اللہ پس عذر قبول فرمائیے میرا گر دل مانے مجکو اللہ فدا آپ پر نہین ہی آپکے یارون مین سے کوئی مرد
کہ اوسکا مال ہو مکے مین مگر کہ اوسکے لیے مکے مین کوئی شخص ہی اوسکے کنبے والون مین سے کہ منع کرتا ہی اوسکے مال سے سوا میرے اور رہون مین ہم سوگند قوم کا نہ خود
قوم مین سے اور رہین ہم سوگند میرے کہ ہجرت کر آئے ہین ساتھ میرے اور تھا مین بہت مال دار اور وسعت رکھنے والا مکے مین سو ڈرا مین مشرکون سے اپنے مال پر
پس لکھا مینے اسکو کہ لکھا ہی مینے تا کہ حاصل کرون مین بسبب اسکے اونکے پاس مودت اور دوستی کو اور پہچان چکا تھا مین کہ اللہ تعالی اوتارنے والا ہی ساتھ اون
مشرکون کے پھٹکار اور عذاب اور لکھ بھیجنا میرا طرف اونکے کچھ کام نہین آنے والا ہی اونکے پھر پہچانا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ سچا ہی اور بھیجی اللہ نے
اپنے نبی پر وحی کہ پند و نصیحت کرین مسلمانون کو اس سے کہ پھر نکرین مانند کام حاطب کے پس فرمایا اللہ تعالی نے یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا
عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ تُلْقُونَ إِلَيْهِم بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوا بِمَا جَاءَكُم مِّنَ الْحَقِّ يُخْرِجُونَ الرَّسُولَ وَإِيَّاكُمْ أَن تُؤْمِنُوا
بِاللَّهِ رَبِّكُمْ إِن كُنتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِي سَبِيلِي وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِي تُسِرُّونَ إِلَيْهِم بِالْمَوَدَّةِ وَأَنَا أَعْلَمُ بِمَا أَخْفَيْتُمْ
وَمَا أَعْلَنتُمْ وَمَن يَفْعَلْهُ مِنكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ ۝ یعنی ای ایمان والو نہ پکڑو میرے اور اپنے دشمنون کو دوست اونکو پیغام بھیجو
دوستی سے اور وہ منکر ہوئے ہین اوس سے جو تمکو آیا سچا دین نکالتے ہین رسول کو اور تمکو اسپر کہ تم مانو اللہ کو اپنے رب کو اگر تم نکلے ہو لڑائی کو میری راہ مین اور چاہ کر
میری رضامندی تم اونکو چھپے پیغام بھیجو دوستی کے اور مجکو خوب معلوم ہی جو چھپایا تمنے اور جو کھولا تمنے اور جو کوئی تم مین یہ کام کرے وہ بھولا سیدھی راہ پھر جب فارغ ہوئے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمان طیاری اپنی سے اوس حال مین کہ قصد رکھنے والے تھے اور جانے والے تھے طرف مکے کے تو ملے مسلمانون سے عباس
ابن عبد المطلب جنہین چند آدمیون مین اپنے گھر والون سے اور پونہچی خبر قریش کو کہ آنحضرت تحقیق آتے ہین کہا راوی نے اور تھا ابو سفیان کہ آیا تھا تا کہ لائے خبر
لشکر اسلام کی کہ کس طرف کو جانے والا ہی سو نہ قادر ہوا اسپر پھر لوٹ آیا طرف مکے کے پس کہا اہل مکہ نے ابی سفیان سے واسطے ہی تجھکو اوسپر

گر گیا تھا تو کہا ابوسفیان نے قسم ہے اللہ کی نہین جانتا مین کہ لڑائی ہے وہ یا صلح ہے پھر کہا اوسکی عورت نے اوس سے قبیح کرے اللہ تجکو الرسد تو ایسا بھیجا ہوا قوم کا ہر گز
امید رکھی جاتی ہے اوس خبر کی لوٹ جا پس تحقیق شان یہ ہے کہ ہر گز نہین دوست رکھیگا تجکو اگر ملیگا تو محمد سے اور شاید کہ تو مار ڈالے محمد کو طرف سے اپنی قوم کے
پس نکلا ابوسفیان اوس حال مین کہ بھیجے تھے آنحضرت نے آگے اپنے چند مرد تیر انداز قبیلہ مزینہ مین سے اور کہدیا تھا اونسے آنحضرت نے شاید کہ مارو تم کسی کو
مشرکون مین سے باہر مکے کے پس اتفاقا ملے وہ ابی سفیان سے بعضے اون نالون مین جو باہر مکے کے ہین بدون ہتھیارون اور بدون سامان کے پس اشارہ کیا
تیر اندازون نے طرف ابی سفیان کے آنکھ سے اور قصد مارنے کا کیا اوسکو پس مل گئے ابوسفیان کو عباس بن عبد المطلب پس کہا حضرت عباس نے اون تیر اندازون سے
اوٹھا لو اپنے ہاتھون کو تحقیق مین اوٹھانے والا ہون اوسکے عہد اور ذمے کا سو اوٹھا لیا تیر اندازون نے اپنے ہاتھون کو ابی سفیان سے اور فرمایا حضرت عباس نے
ابی سفیان سے کہ تو مار ڈالنے والی تیری ہین پس کہہ تو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ نہین ہے کوئی مستحق عبادت کا سوا خدا کے سو کہا اس کلمے کو ابوسفیان نے اوس حال مین
کہ اٹک جاتی تھی ساتھ اوس کلمے کے زبان یعنی تردد سے کہتا تھا اس کلمے کو اور نہین درست رکھتا تھا اس کلمے کو بسبب اون دوستی کے کہ اوسکے جی مین تھی
اپنے معبودون اور ٹھاکرون کی اور جب کہا اس کلمے کو ابوسفیان نے نکال لیا اوسکو عباس نے قوم سے پس لو پہنچا ہمکو واللہ اعلم کہ آنحضرت نے فرمایا جب
نظر کی طرف ابی سفیان کے ہمراہ عباس کے کہ یہ اظہار اسلام کا کرنے والا ہے مسلمان نہین پھر جب پہنچے ساتھ ابی سفیان کے عباس طرف آنحضرت کے کہا عباس
نے کہ یا رسول اللہ یہ ابوسفیان ہے آیا ہے آپ کے پاس مسلمان ہو کر سو پناہ دیجیے اسکو اور جانا گیا ہے اسکے لیے حق اسکا پھر جواب دیا رسول مقبول نے عباس کو کہ لے جاؤ
ابوسفیان کو طرف اپنی فرودگاہ کے پھر لے گئے ابوسفیان کو حضرت عباس اور سوار کر لیا اوسکو خچر سفید آنحضرت پر پس لیے پھرے اوسکو لشکر آنحضرت مین
اور لشکر اوس دن ساڑھے نو ہزار مردون کا تھا سو دیکھا ابوسفیان نے جو کہ ناخوش تھا اوسکو پھر لے گئے اوسکو حضرت عباس طرف اپنی فرودگاہ کے
پھر رات گذاری ابوسفیان نے پاس حضرت عباس کے پھر جب صبح کی تو ندا کی منادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ نماز کے سو چلے لوگ وضو کے لیے
واسطے نماز کے اور جب سنا ابوسفیان نے کھٹکا چلنے لوگون کا گھبرایا اور ڈرا کہ یہ حرکت کرنا اونکا یہ واسطے میرے ہے بسبب اوسکے کہ ڈال دیا تھا اللہ نے
اوسکے دل مین رعب کہا ابن عباس نے کس لیے پھرتے ہین لوگ اور کیا ہے یہ آواز کہ سنتا ہون مین کہا حضرت عباس نے یہ منادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
کہ آواز دیتا ہے نماز کے لیے سو پھرتے ہین لوگ وضو کرنے کو کہا ابوسفیان نے کہ سوا اسکے نہین کہ حرکت کرتا ہے اور چلتا پھرتا ہے ہر جسکو دیکھتا ہون مین بسبب
منادی آنحضرت کے کہا اوس سے عباس نے یہ ایسا ہی ہے اے ابی سفیان کہا ابوسفیان نے حضرت عباس سے کہ لے چل تو مجکو طرف آنحضرت کے شاید کہ اسلام
لاؤن مین اچھا اسلام سو لے گئے ابوسفیان کو حضرت عباس تھوڑا پہلے نماز سے پھر داخل کیا اوسکو آنحضرت پر اور منتظر کھڑے تھے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم
گرد خیمے کے کہ انتظار کرتے تھے نکلنے آنحضرت کا پس کہا عباس نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یا رسول اللہ یہ ابوسفیان ہے پھر فرمایا ابی سفیان سے آنحضرت
نے کہ کیا چاہتا ہے کہا ابوسفیان نے کیا اختیار کیا ہے تو نے اون لوگون کو جو تمام عرب سے اپنی قوم پر چاہتا ہے تو کہ مباح کرے لیے انکے عورتین اپنی قوم کی کل کے دن فرمایا اوس سے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہان راضی ہون مین ساتھ ان لوگون کے کہ سچا جانا ہے انھون نے مجکو اور تصدیق کی میری اور نگہبانی کی مجکو اور نصرت اور مدد کی ہے اونھون نے
میرے عوض مین اپنی قوم کے لوگون کی کہ تکذیب کی اونھون نے میری اور جھٹلایا مجکو اور ہانک دیا مجکو اور نکال دیا مجکو اپنے شہر سے اور نصرت اور مدد کی میرے نکالنے پر
پس لیکن عورتین کہ ذکر کیا تو نے اونکا پس سوا اسکے نہین کہ مباح کر دیا ہے اونکو تو نے اور تیری قوم نے بسبب اپنے کفر اور جھٹلانے کے اللہ اور اوسکے رسول کو کہا ابوسفیان سے
حضرت عباس نے کہ واسطے ابوسفیان قبول کر اسلام کو پس کہا کیونکر کرون مین ساتھ عزی کے کہا ابوسفیان سے حضرت عمر نے اوس حال مین کہ حضرت عمر تھے پیچھے خیمے کے کہ
ہم ملی ہین عزی پر سے اے دشمن خدا کے قسم ہے مجکو اوس ذات کی کہ قسم کھاتا ہے اوسکی عمر اگر ہوتا مکان تیرا اور نسبت تیری پاس نبی اللہ کے تو البتہ گردن مارتا مین تیری
کہا ابوسفیان نے قسم ہے مجکو اپنے باپ کی اے ابن الخطاب تحقیق تو بہمبر دلیر ہے اور تحقیق مین قسم اللہ کی نہین تیری طرف آیا ہون اور نہ تیری طرف رغبت رکھتا ہون ولیکن
مین آیا ہون طرف اپنے چچا کے بیٹے رسول اللہ کے اَشْهَدُ يَا مُحَمَّدُ اَنْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهُ وَاَنَّكَ عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ وَاِنِّيْ قَدْ كَفَرْتُ بِاللَّاتِ
وَالْعُزّٰى یعنی گواہی دیتا ہون مین اے محمد اسکی کہ نہین کوئی مستحق عبادت سوا خدا کے اور بیشک تو بندہ اوسکا اور رسول اوسکا اور تحقیق کافر ہوا مین ساتھ لات عزی کے

پس تکبیر کہی حضرت عباس نے اور تھے حضرت عباس ابی سفیان سے صاحب قرابت اور خویشی اور ہمنشینی کے جاہلیت مین اور اقامت کہی نماز کی پس فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس سے کہ کھڑا کرو ابو سفیان کو طرف پہلو کے جب نماز پڑھین ہم پھر سکھا تو اوسکو الحمد اور تکبیر اور تسبیح سو کہا
حضرت عباس نے پھر جب دیکھا ابو سفیان نے کہ لوگ رکوع کرتے ہین ساتھ رکوع آنحضرت کے اور سجدہ کرتے ہین ساتھ سجدے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور
پھر جاتے جب کہ پھر جاتے ہین آنحضرت تو کہا ابو سفیان نے کہ ای عباس کیا سبب کہ نہین کرتا ہی محمد کچھ کہ کرتے ہین یہ اوسکے مثل کو کہا حضرت عباس نے
قسم ہی اللہ کی اگر منع کرے اونکو کھانے اور پینے سے تو چھوڑ دین بعضے اونکے یہان تک کہ مرجائین کہا ابو سفیان نے کہ ای عباس قسم خدا کی تحقیق پاتا ہون مین
ان لوگون کو اور ڈرتا ہون مین اوس سے یہ کہ ہلاک کر ڈالین میری قوم کو کہا حضرت عباس رضی نے مین نہین کہتا ہون اس بات کو کہا ابو سفیان نے پس کیا دیکھتا ہی تو
پاس آنحضرت کے حد سے بڑھ جانا کہا حضرت عباس نے امید رکھتا ہون مین کہ نہو گا حد سے بڑھ جانا اور تحقیق پکار دیا آنحضرت نے لوگون مین چلنے کے سبب
سے لے لیا لوگون نے اپنے نشانون کو اور بیٹھ گئے اپنی صفون مین پس اوٹھ کھڑے ہوئے ابو سفیان اور حضرت عباس طرف آنحضرت کے پس کہا حضرت عباس نے کہ
یا رسول اللہ یہ ابو سفیان ہی اور یہ بڈھا اور بزرگ اور سردار ہی تیری قوم کا پس پہچانیے واسطے اسکے شرف اور نسب اور اسلام اسکا فرمایا آنحضرت نے سوار ہو جا تو
اور ابو سفیان طرف اہل مکہ کے سو پکار دو تم دونون مکے مین کہ جو شخص داخل ہو گا ابی سفیان کے گھر مین تو وہ امن پانے والا ہی کہا ابو سفیان نے کہ گھر میرا تنگ ہی یا
رسول اللہ اور خوش ہوا اوسکو یہ کہنا پس فرمایا اچھا اور جو شخص کہ بند کرلے اپنے دروازے کو پس وہ بھی امن پانے والا ہی اور جو شخص کہ جائے اور میل کرے طرف کعبے
کے یعنی مسجد الحرام مین آجائے اور ڈال دے ہتھیارون کو وہ بھی امن پانے والا ہی سوا دشمن خدا ابن سعد ابن ابی سرح کے بنی عامر بن لوی مین سے اور مقیس الکنانی
جو بھائی ہی بنی لیث کا اور عکرمہ بن ابی جہل اور ابن خطل اور سارہ مولاۃ بنی ہاشم کے کہ نہین ہی عہد انکے لیے اور نہ ذمہ اگرچہ ہووین یہ لٹکنے والے ساتھ پردون کعبے کے پس
چلے جاؤ دونون اس حکم پر اور پر نام خدا اور برکت نام خدا کے پس سوار ہوئے حضرت عباس خچری سفید آنحضرت پر اور پیچھے بٹھایا ابو سفیان کو پھر جب تیز چلے وہ دونون
تو ڈرے آنحضرت عباس پر سو بھیجا کسیکو پیچھے اون دونون کے کہ پھیر لاؤ اون دونون کو سو آگے نکل گئے تھے وہ دونون پھر فرمایا آنحضرت نے
اپنے آس پاس والون سے کہ شاید اہل مکہ کرین ساتھ حضرت عباس رض کے جیسا کہ کیا تھا ثقیف نے ساتھ عروہ بن مسعود ثقفی کے کہ قوم عروہ نے مار ڈالا عروہ کو جب کہ بلایا
اوس نے اونکو طرف اسلام کے آگاہ ہو قسم ہی مجکو اوس ذات کی کہ جان محمد کی اوسکے ہاتھ مین ہی البتہ اگر کیا اہل مکہ نے ایسا تو نہ باقی چھوڑونگا مین اون مین سے کسی کو اور آمادہ کیا
آنحضرت نے لوگون کو اور ممتاز کردیا اونکے سوارون کو اور نکالا لشکر داہنی طرف اور بائین طرف اور آگے کا سو امیر بنایا داہنی طرف کے لشکر پر خالد بن الولید بن المغیرہ کو
اور بائین طرف کے لشکر پر زبیر بن عوام کو اور حکم کیا ایک کو اون دونون مین سے کہ لے لے اوپر کی جانب مکے کو اور امیر بنایا ابو عبیدہ کو آگے جانے والے لشکر پر اور
چلے آنحضرت صلعم لشکر مہاجرین اور انصار مین کہ تھا وہ لشکر مانند پتھر سیاہ کے کہ ہین درمیان دو پہاڑ کے پھر آئے حضرت عباس ساتھ ابی سفیان کے ایک گھاٹی اور
گذرگاہ تنگ پر تا کہ دکھائین ابی سفیان کو کثرت اصحاب آنحضرت کی پھر جب نظر کی ابو سفیان نے داہنی طرف کے لشکر اور بائین طرف کے لشکر اور آگے کے تو پوچھا
ابو سفیان نے حضرت عباس سے اونکے نامون کو پس ذکر کیے حضرت عباس نے نام اونکے پھر نظر کی ابو سفیان نے طرف اوس لشکر کے کہ اونمین آنحضرت تھے پس
کہا ابو سفیان نے ای عباس کون ہی یہ لشکر گویا کہ سیاہ پتھر ہی درمیان دو پہاڑون کے فرمایا حضرت عباس نے قسم خدا کی ساتھ اوسکے موت سرخ ہی یہ لشکر آنحضرت کا ہی
مہاجرین اور انصار سے کہا ابو سفیان نے حضرت عباس سے یاد دلاتا ہون مین تجکو اللہ کی اور ناتے کی یعنی قسم دیتا ہون مین تجکو کہ بیان کرے تو مجھسے کس چیز نے
اوٹھایا تجکو اس کھڑے ہونے پر پس فرمایا حضرت عباس نے آگاہ ہو قسم اللہ کی البتہ سچ کہتا ہون مین تجھسے آیا تھا تو آنحضرت پر اوس حال مین کہ لوگ متفرق تھے
پہلوون مین پس ڈرا مین کہ مطلع ہو جائے تو قلت اسلام پر پس کافر ہو جائے تو بعد مسلمان ہونے کے پھر نہ قبول کیا جائے تجھسے کچھ سو قتل کیا جائے پس یاد دلاتا ہون
تجکو خدا کی ای ابی سفیان اور ناتے کی کہ سچ کہدیا مینے تجھے کیا بات میری مطابق تیرے جی کے ہی یا نہین کہا ابو سفیان نے قسم ہی خدا کی تھا میرے جی مین کہ
ذکر کرون مین یعنی اوس چیز کا کہ کہا تو نے لیکن جس وقت کہ دیکھ لیا مینے اسکو کہ دیکھا مینے پس تحقیق جان لیا مینے اب کہ یہ امر طرف سے اللہ کے ہی نہین ہی کوئی پھیرنے
والا اسکا پس قسم ہی خدا کی ہمیشہ لشکر گذرتے ہین یہان تک کہ ڈرا مین جلدی ساتھ محمد کے پہاڑ مکے کو پھر کہا مینے ای عباس سو نہ دیکھی مینے مانند آج کے کبھی صبح قوم کی

ادنکے گھر مین پھر آئے ابوسفیان اور حضرت عباس دونون مکے مین پھر پکار دیا ابوسفیان نے اپنی بلند آواز سے کہ مَنْ دَخَلَ دَارِیْ فَهُوَ اٰمِنٌ یعنی جو شخص کہ
داخل ہوگا میرے گھر مین سو وہ امن پانے والا ہی پس آیا پاس ابی سفیان کے عکرمہ اور مقیس الکنانی سو کہا اون دونون نے کہ وائے ہو تجکو ای ابا سفیان اور اسلیے
بھیجا تھا ہمنے تجکو کہا ابوسفیان نے کہ جاو اپنے کام پر پس تحقیق شان یہ ہی کہ آگیا ہی تمھارے لیے اوسقدر لشکر کہ نہین طاقت رکھتے ہو تم اور نہ تمھاری قوم آیا ہی تمھارے
لیے لشکر مانند رات سخت تاریک کے پس جھڑکا اون دونون نے ابوسفیان کو اور ڈرا دیا اوسکو کہا اوسی نے اور دوسری بار خبر دی اس مضمون کی کہ جو شخص کہ
بند کریگا اپنے دروازے کو سو وہ بھی امن پانے والا ہی اور جو شخص کہ چلا جائیگا طرف کعبے کے اور ڈال دیگا ہتھیارون کو سو وہ بھی امن پانے والا ہی سو مقیس اور
عکرمہ بن ابی جہل اور عبداللہ بن سعد اور ابن خطل اور سارہ مولاۃ بنی ہاشم کے کہ نہین گردانی گئی ہی آپ کے لیے امان اگرچہ ہون یہ لٹکنے والے ساتھ پردون کعبے کے اور
آئی عورت ابی سفیان کی ہند بیٹی عتبہ کی پس پکڑی اوسنے داڑھی ابوسفیان کی پھر لپیٹ پڑی ابی سفیان کے ساتھ طمانچے مارنے کے پھر کہا اوس عورت نے مارو
اس بڈھے احمق کو کہ بڈھا باہر ہوگیا تمھارے دین سے اور ابوسفیان اوس حال مین پکارتا تھا کہ ای آل غالب اسلام لاو تاکہ سلامت رہو اور خزاعہ تھے ساتھ آنحضرت
کے جیتے جی تے طرف لڑائی کے واسطے بدلا لینے کے بسبب اوسکے کہ کیا تھا ساتھ اونکے پس تھے آنحضرت کہ منع کرتے تھے اور روکتے تھے اونکو اس خوف سے کہ
مارے جاوین کوئی آنحضرت کے ذمے مین سو نکلے طرف آنحضرت کے عباس اوس حال مین کہ تھے اونکے جبیر بن مطعم تھے سو فرمایا آنحضرت نے کیا ہی پیچھے تیرے
ای عباس کہا حضرت عباس نے تحقیق مسلمان ہوگئے ہین اہل مکہ سارے مگر چند کم خرد ہین پس توقف کر یا رسول اللہ ایک ساعت یعنی تھوڑی دیر اور آیا پاس
حضرت کے ابوسفیان بیٹا حارث بن عبدالمطلب کا اوس حال مین کہ ساتھ اوسکے جعفر بیٹا اوسکا تھا اور عبداللہ بیٹا ابی امیہ بن المغیرہ کا جو بھائی ہی حضرت ام سلمہ بیٹی امیہ
بن المغیرہ ام المومنین کا اور حضرت ام سلمہ اوسدن ہمراہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تھین سو آئے ابوسفیان ساتھ جعفر اور عبداللہ کے طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
سو سلام کیا اونھون نے آنحضرت پر پس پھیر لیا آنحضرت نے مونھ اپنا اور انکار کیا اس سے کہ قبول فرماوین اونسے یعنی عہد اور امان کو پس کہا ابوسفیان نے کیا
رد کرتے ہین مجھے اسلام کو سو قسم ہی اللہ کی نہ لوٹ جاونگا مین طرف مشرکون کے کبھی لیکن پڑے رہینگے ہم اس جنگل مین ساتھ اپنے بیٹے کے یہان تک کہ مرجائین ہم
اور گیا عبداللہ بن امیہ طرف اپنے باپ کی اولاد کے ایک جانب لشکر مین پھر بھیجا طرف اپنی بہن کے کسیکو کہ مانگے آنحضرت سے اوسکے لیے امان پس آئین ام سلمہ طرف
آنحضرت کے اور کہا یا رسول اللہ کیا گردانا ہی آپ نے میرے بھائی اور اپنے چچا کے بیٹے کو شقی تر اون لوگون سے جو آئے ہین طرف آپ کے اہل مکہ مین سے سو فرمایا آنحضرت
نے لیکن میرے چچا کا بیٹا سو تھا ہجو کرتا تھا ہماری اور لیکن بھائی تیرا سو قسم کھائی تھی اوسنے کہ نہ ایمان لائے ساتھ میرے یہان تک کہ چڑھون مین آسمان مین پس لاؤن مین
اوسکے پاس ایک کتاب اوسکی طرف سے کہ پڑھے وہ اوس کتاب کو سو اس سبب سے نہ قبول کیا مینے ان دونون سے پھر بھیجا آنحضرت نے کسیکو طرف اون دونون کے بعد اسکے
پھر قبول کیا اون دونون سے عہد اور پیمان اور امان کو اور بیعت کی اون دونون نے آنحضرت سے اور پونہچی آنحضرت کو یہ خبر کہ اہل مکہ اسلام لے آئے ہین مگر تھوڑے سے لوگ
ساتھ مقیس کے سو حکم دیا آنحضرت نے خزاعہ کو کہ چھپا مارین طرف اون لوگون کے اور نہ قتل کرین مگر اوسکو کہ لڑے اونسے سوا اون چند آدمیون کے کہ نام لے دیے اونکے
سو چھپا مارا خزاعہ نے اور پیچھے لگ لیے اونکے لوگ سو مار ڈالا اللہ تعالی نے مقیس الکنانی کو اس معرکے مین بیچ چند آدمیون کے قریش سے کہ اون چند آدمیون مین سے
حویرث بن نقیل تھا اور لیکن ابن خطل پس چھپ رہا ساتھ پردون کعبے کے سو آئے اوسکے پاس ابو برزہ اسلمی اور سعید بن حریث مخزومی پس مارا اون دونون نے اوسکو
یہان تک کہ ٹھنڈا ہوگیا اور بھاگا عبداللہ بن ابی سرح اور چھپا پاس ایک مرد کے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین سے اور تھا عبداللہ بھائی اوس مرد کا اور بیٹا اوسکی
آزاد لونڈی جمانہ کا سو لے آیا وہ مرد عبداللہ کو طرف آنحضرت کے پس سلام کہا اوس صحابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر سلام کیا عبداللہ نے آنحضرت پر پس
اعراض کیا اوس سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر آیا وہ طرف آنحضرت کے مونھ کے پس سلام کیا اونپر پھر پھیر لیا آنحضرت نے اوس سے مونھ اپنا تین بار بامید اسکے
کہ اوٹھ کھڑا ہو طرف اوسکے کوئی آدمی قوم مین سے پس مار ڈالے اوسکو پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہ امن اس سے پس نہ رد کیا مینے اوسپر سلام کو اور پھیرا مینے
اوس سے مونھ اپنا مگر اس امید کہ اوٹھ کھڑا ہو طرف اوسکے کوئی مرد قوم سے پس مار ڈالے اوسکو تب کہا ایک مرد نے انصار مین سے یا رسول اللہ چاہا تھا مینے و لیکن نظر کی مینے
کہ آنکھ مارین آپ طرف میرے پس فرمایا آپ نے کہ تحقیق نہین آنکھ مارنا نبی کو گویا کہ آنحضرت جانتے تھے اسکو عہد شکنی اور لیکن عکرمہ بن ابی جہل سو بھاگا طرف دریا کے کہ چل جاوے

ساتھ حبشیوں کے سو جب آیا پاس کشتی والوں کے دیا اونکو محصول اور سوار کیا کشتی والوں نے اوسکو کشتی میں پھر جب بیٹھا اون میں تو پکارا لات و عزیٰ کو کہا کشتی والوں نے کہ کشتی ہماری نہیں چلتی ہے دریا میں مگر ساتھ پکارنے اللہ وحدہ لاشریک کے پس ساتھ اوسی کے دعا کر اور اوسی کو پکار اور نہیں تو نکل ہماری کشتی سے پس کہا عکرمہ نے البتہ اگر ہے اللہ اکیلا کہ نہیں ہے کوئی شریک اوسکا دریا میں تو وہ ایسا ہی ہے خشکی میں اور کس چیز نے سنایا مجکو اب اور نہیں بھاگا میں مگر حق سے سو لوٹا پس کہا اپنے ہاتھ کو یا تھے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر کہا یہ مکان ہے لوٹ آنے والے کا یا پناہ پکڑنے والے کا اگر قتل کرے تو تو قتل کر تو گنہگار خطاوار کہ اور اگر عفو اور درگذر فرمائے تو تو عفو اور درگذر کرنے والا ہے پس گواہی دی گواہی حق کی اور پھیلایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ کو سو بیعت کی اوسنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

ذکر بھیجنے خالد بن ولید کا طرف بنی خذیمہ کے

پھر روانہ ہوئے خالد بن الولید طرف ایک قبیلے کے کنانہ سے ابرق میں کہ کہا جاتا ہے اوس قبیلے کو بنو خذیمہ سو پایا خالد بن الولید نے بنی خذیمہ کو نماز پڑھتے صبح کی پھر جب دیکھا بنو خذیمہ نے طرف خالد کے اوس حال میں کہ فارغ ہو چکے تھے اپنی نماز سے پناہ پکڑی اونھوں نے ساتھ پہاڑ کے اور ہمراہ خالد بن ولید کے سات سو سوار تھے بنی سلیم سے کہ تھا ساتھ اونکے انصار میں سے کوئی مرد سوا ابی قتادہ بن النس کے اور پکارا بنی خذیمہ کو ایک مرد نے اونمیں سے کہ تحقیق یہ خالد آکر پس گھیر لیا اونکو خالد نے پھر کہا اونسے کہ کون ہو تم کہا بنو خذیمہ نے کہ ہم مسلمان گواہی دیتے ہیں اسکی کہ نہیں کوئی مستحق عبادت سوائے خدا کے اوس حال میں کہ خدا اکیلا ہے کوئی شریک اوسکا نہیں اور تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندے اور رسول اوسکے ہیں کہا خالد نے سو کب اسلام لائے تم اگر ہو تم سچے کہا بنو خذیمہ نے آج کی رات جس وقت کہ پہونچی ہمکو یہ خبر کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روک دیا ہے اپنے ہاتھ کو اون لوگوں سے کہ ڈالیں ہتھیاروں کو اور کہیں لا الہ الا اللہ سو کہا ہمنے لا الہ الا اللہ اور نماز گذاری ہمنے کہا خالد نے سو اوترآؤ تم اگر ہو تم سچے پھر کہا ایک مرد نے بنی خذیمہ میں سے ای گروہ بنی خذیمہ کے یہ خالد بن الولید ہے کہ جانتے ہو تم اسکو اور تحقیق شان یہ ہے کہ نہیں ہے بعد رکھنے ہتھیاروں کے مگر قید کر لینا اور نہیں ہے بعد قید کر لینے کے مگر مار ڈالنا کہا بنو خذیمہ نے اوس مرد سے قسم ہے اللہ کی نہیں اطاعت کرینگے ہم تیری اور نہیں ہم کینہ دار اون جاہلیت سے کچھ اور تحقیق مسلمان ہو گئے ہیں ہم اور سچ جانا ہے ہمنے اسلام کو سو رکھدیئے بنی خذیمہ نے ہتھیار اور اوترے پس حکم کیا ساتھ مار ڈالنے اونکے کے خالد نے سو مار ڈالے گئے وہ اور کہا ابو قتادہ بن النس انصاری نے ای خالد نہیں ہے میرے نزدیک ٹھہرنا اس قوم سے کچھ حاصل پھر گئے ابو قتادہ طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر خبر کی آپ کو اس خبر کی پس غصے ہوئے آنحضرت فعل خالد سے سخت غصہ اور آئے خالد لیے ہوئے لڑکے بالوں بنی خذیمہ کو طرف آنحضرت ص کے سو ملامت کی خالد کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسمیں سخت ملامت پھر کہا خالد نے کہ یا رسول اللہ نہ ملامت کیجیے مجکو کردے مجکو اللہ فدا آپ پر پس تحقیق سوا اسکے نہیں کہ مار ڈالا ہے میںنے اونکو بدلیل اس آیت کے کہ اوتاری ہے اللہ نے آپ پر فرماتا ہے خدائے تعالیٰ قَاتِلُوهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللَّهُ بِأَيْدِيكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ ۝ یعنی لڑو اونسے تا عذاب کرے اللہ اونکو تمھارے ہاتھوں اور رسوا کرے اور تمکو اونپر غالب کرے اور ٹھنڈے کرے دل کتنے مسلمان لوگوں کے سو جانتا ہے اللہ کہ میں مسلمانوں میں ہوں اور تحقیق قوم تھی کہ کینہ کشی کی تھی اونھوں نے مجھسے پس شفا دی اللہ نے میرے سینے کو اونسے پھر پھیر دیا آنحضرت ص نے لڑکے بالوں بنی خذیمہ کو اور اونکے مالوں کو پھر بلا لیا آنحضرت ص نے اہل مکہ کو واسطے بیعت کے اونکے مردوں کو پہلے اونکی عورتوں سے سو تھا اون میں سے کہ آئے تھے آپ کے پاس وہ لوگ عبد اللہ بن زبعری بن قیس السہمی شاعر کہ ہجو کہتا تھا آنحضرت ص کی پھر کھڑا ہوا یہ عبد اللہ بن الزبعری سامنے آنحضرت ص کے پھر کہے یہ شعر

شعر

يَا رَسُولَ الْمَلِيكِ إِنَّ لِسَانِي — رَاتِقٌ مَا فَتَقْتُ إِذْ أَنَا بُورُ
إِذْ أُجَارِي الشَّيْطَانَ فِي سَنَنِ الْغَيِّ — وَمَنْ مَالَ مِثْلَهُ مَثْبُورُ
آمَنَ اللَّحْمُ وَالْعِظَامُ بِمَا قُلْتَ — وَنَفْسِي الْفِدَاءُ وَأَنْتَ النَّذِيرُ

یعنی ای رسول خدا کے تحقیق زبان میری بند کرنے والی ہے اوس چیز کو کہ پھٹ جاوے ایذا دی مجھے ہلاکت نے جس وقت جور کیا شیطان نے بیچ راستی نیستی کے اور جو کوئی کج ہوا مثل اوسکے شکستہ ہونے والا ہے امن میں ہے گوشت اور ہڈیاں ساتھ اوسکے کہ کہا ہمنے اور روح میری فدا ہو تجھپر اور تو ڈرسنانے والا ہے

پھر فرمایا آنحضرت نے ہند سے کہ یہ بھی کہ چوری نہ کیجیو اور نہ [illegible] اور پھیلایا آپ نے ہاتھ کو سو بیعت [illegible] آنحضرت بیچے
آنحضرت مردوں کی بیعت سے پھر فرمایا آنحضرت نے عورتوں کو کہ صفا پر اور عمر نیچے تھے صفا سے بیعت لیتے تھے عورتوں سے آنحضرت کی طرف سے پھر فرمایا
آنحضرت نے بیعت لیتا ہوں میں تم سے اسپر کہ ہرگز نہ شریک ٹھہراؤ تم ساتھ اللہ کے کسیکو اور ہند چھپائے ہوئے تھی اپنے سرکو اور منھ کو درمیان عورتوں کے
سو کہا ہند نے اور اوٹھایا اپنے سرکو قسم ہے اللہ کی تحقیق تو لیتا ہے ہم سے اوس امر کو کہ نہیں دیکھا ہمنے تجکو کہ لیا ہو تو نے اوسکو مردوں سے اور تحقیق ہم دینے تجکو یہ عہد پھر
فرمایا ہرگز نہ چوری کرو تم کہا ہند نے قسم خدا کی ہو کچھ ہوں میں اس کام کو بار بار مگر ابوسفیان کے سو نہیں جانتی ہوں میں کہ آیا بھولتی ہیں یہ عورتیں میرے حال کو یا نہیں
پس کہا ابوسفیان نے تو لیا کیا ہے زمانہ گذشتہ میں یا اونمیں جو متغیر کر دیا گیا سو وہ تیرے لیے حلال ہے فرمایا آنحضرت نے اور تحقیق تو ہند بیٹی عتبہ کی ہے کہا اوسنے کہ ہاں
سو معاف فرمایئے اور درگذر کیجیے اوس سے کہ گذر چکا درگذر فرمائیگا اللہ آپ سے فرمایا آنحضرت نے اور نہ مار ڈالو تم اپنی اولاد کو کہا ہند نے تحقیق پرورش کیا ہمنے
اولاد کو چھوٹا اور مار ڈالا تمنے اونکو بدر میں بڑا سو تم اور وہ دانا تر ہیں آپس میں پس ہنسے حضرت عمرؓ یہاں تک کہ ٹھٹھا مارا پھر فرمایا اور نہ لاؤ تم بہتان کو کہ باندھ لو اپنے
دلوں سے کہا ہند نے قسم ہے اللہ کی بہتان البتہ بری چیز ہے اور البتہ بعض سے تجاوز کرنا اچھا ہے اور نہیں حکم کیا ہے آپ نے ہمکو مگر ساتھ رشد اور مکارم اخلاق کے اور
فرمایا مت نافرمانی کرو تم بیچ اچھی اور نیک باتوں میں کہا ہند نے نہیں بیٹھے ہم اس مجلس میں اوس حال میں کہ دوست رکھیں ہم نافرمانی آپ کی کسی چیز میں پھر فرمایا
نہ زنا کرو تم کہا ہند نے کیا زنا کرتی ہے عورت حرہ سو اقرار کیا عورتوں نے ساتھ اوسکے کہ لیا اونپر عہد نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور حکم کیے گئے
عمر رضی اللہ عنہ سو بیعت میں لے لیا حضرت عمرؓ نے اون عورتوں کو اور مغفرت چاہی اونکے لیے آنحضرت نے پس یہ مذکور ہوا قصہ فتح مکے کا ++

بیان غزوہ حنین کا

پھر جب ٹھہرے آنحضرت مکے میں تو سنا کہ مالک بن عوف النضری نے جمع کیا قبائل کو ہوازن سے اور موافقت کی ہے مالک کی بنی ثقیف نے اور قصد کیا ہے اونھوں
نے آپسمیں مسلمانوں سے لڑنے کا اور ہوازن اور ثقیف کہ دو قبیلے ہیں چار ہزار آدمی اونکے جمع ہو گئے ہیں تب حضرت سرور روز شنبہ چھٹی تاریخ شوال
سنہ آٹھم ہجری کو مکے سے طرف حنین کے ساتھ بارہ ہزار مسلمانوں کے روانہ ہوئے انتہی کہا واقدی نے پھر اقامت فرمائی آنحضرت نے بعد فتح
مکے کے مکے میں چند رات کہا واقدی نے پھر نکلے طرف حنین کے اور وہ رمضان میں تھا سو روانہ ہوئے یہاں تک کہ اوترے قدید میں پھر طلب کیا
اپنے پینے کی چیز کو سو لایا گیا ایک برتن کہ اوسمیں پانی یا دودھ تھا پھر اوٹھایا آنحضرت نے اوسکو یہاں تک کہ دیکھا اوسکو لوگوں نے پھر پیا آنحضرت نے اوس سے
جسقدر کہ چاہا اللہ نے کہ پیویں آپ پھر پکروا دیا آنحضرت کے منادی نے کہ مَنْ صَامَ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ اَفْطَرَ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ یعنی جو شخص
روزہ رکھے تو نہیں ہے کچھ گناہ اوسپر اور جو شخص کہ افطار کرے یعنی نہ روزہ رکھے تو نہیں ہے کچھ گناہ اوسپر اور پہنچا ہوازن کو کہ آنحضرت متوجہ ہوئے ہیں طرف
ہمارے پس بھیجا اونھوں نے اپنے آدمیوں کو اون لوگوں میں کہ نزدیک اونکے تھے سو مجتمع ہو گئے وہ حنین میں اور اکثر اونکے پاس ثقیف کے تھا اونپر سردار کنانہ
بن عبد یا لیل بن عمرو تھا اور تشریف لائے اونپر رسول خدا اوس حال میں کہ ساتھ آپ کے لوگ بہت تھے سو کہا ایک مرد نے اصحاب آنحضرت میں سے ازراہ عجب کے
کہ مغلوب کیے جاوینگے ہم آج کے روز بسبب بہت ہونے اپنے کے سو غصے ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ سخت غصے کے اور اسی مقدمے میں نازل ہوئی
یہ آیت کہ فرمایا ہے اللہ تعالی نے حنین کے ذکر میں اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْئًا وَّضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ
ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُّدْبِرِيْنَ ۝ یعنی جب اترا لیے تم اپنی بہتایت پر پھر وہ کچھ کام نہ آئی تمھارے اور تنگ ہو گئی تمپر زمین ساتھ اپنی فراخی کے پھر پھیرے تم
پیٹھ دے کر پھر جب گرے لوگ اونپر تو شکست کھائی مشرکوں نے اور دوڑ پڑے اہل و عیال سے پھر پہونچ گئے لوگ اصحاب آنحضرت میں سے اونکی عورتوں
سے پھر آواز دی مشرکوں نے باہم کہ اے حمایت کرنے والو برائی اور خرابی کی یاد کرو فضیحتی کو پھر لوٹ پڑے مشرک لوگ پس شکست کھائی اصحاب آنحضرت نے
سو بعض اونمیں سے نہ ٹھہرے سو اونکے کے یہاں تک کہ چھوڑ دیے گئے آنحضرت تھوڑی سی جماعت میں سو بعض اونمیں سے ایمن بیٹا ام ایمن کا مولی رسول اکرم
کا کرار تھا آنحضرت کے روبرو ساتھ تلوار کے سو آیا ایک مرد ساتھ جماعت ثقیف کے تاکہ مار ڈالے آنحضرت کو پکارتا ہوا پس مقابلہ کیا ایمن نے ساتھ اپنی جان کے

سو چلے دونون ایک دوسرے پر اوس سے مارنے کے سو مار ڈالا ہر واحد نے اون دونون مین سے اپنے صاحب کو یعنی دوسرے کو اور ابو سفیان بن الحارث بن عبد المطلب پکڑے ہوئے تھے لگام اسپ آنحضرت کی اور عباس بن عبد المطلب پکڑے ہوئے تھے رکاب کو اور چند آدمی آدمیون مین سے کہ بہت نتھے لڑتے جاتے تھے داہنی طرف اور بائین طرف سے پھر آواز دی حضرت عباس نے اور تھے حضرت عباس مرد بلند آواز کہ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اٰوَوْا وَنَصَرُوْا يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِيْنَ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا تَحْتَ الشَّجَرَةِ اِنَّ مُحَمَّدًا حَيٌّ فَهَلُمُّوْا یعنی ای گروہ انصار کہ جگہہ دی اونھون نے اور مدد کی ای گروہ مہاجرین کہ بیعت کی اونھون نے درخت کیکر کے نیچے بیشک محمد صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہین سو آؤ تم اور آواز دی ایسی آواز کہ سنایا اس آواز سے دونون کو سو آئے لوگ دوڑتے ہوئے مسلمان مہاجرین اور انصار مین سے اور مشرک لوگ طرف آواز کے سو جمع ہوئے پاس آنحضرت کے پھر تلوار چلائی مسلمانون اور مشرکون نے باہم تلوار چلانا سخت یہان تک کہ بہت ہوا قتل مسلمانون اور مشرکون سے پھر اوتاری اللہ تعالی نے تسکین اور آرام اپنے رسول اور مسلمانون پر اور اوتارا اللہ نے ایک ایسا لشکر کہ نہ دیکھا اونھون نے اوس لشکر کو اور معذب کیا اللہ نے اون لوگون کو کہ کافر ہوئے تھے اور تھی یہ خرابی کافرون کی پھر ڈال دیا اللہ نے دلون مین مشرکون کے رعب اور شکست کھائی دشمنان خدا اور اونکے حمائتیون نے کہ سردار اونکا اوس دن مالک بن عوف نصری تھا اور وہ مالک وہ شخص ہے کہ کہتا تھا اپنے گھوڑے سے اوس دن ای مراد پانے والے یہ دن ہے کہ ظفر حاصل ہوگی اسمین مانند سپرے کو اور مانند تیرے کے کہ نگہبانی کرتا ہی اور ظفر پاتا ہی اور نیزہ مارتا ہی مقبلے اور لاغر کو اوس حال مین کہ مدد کرتے ہین اور بمقتضائے طبیعت لڑتے ہین پھر بھاگا پیچھے یارون اپنے کے اور پیچھا کیا اونکا مسلمانون نے اوس حال مین کہ مسلمانون مین بنی سلیم مین سے ساتسو مرد تھے اور وہ وہ لوگ تھے کہ قتل کیا تھا اونھون نے بنی خذیمہ کو پھر ندا کی مشرکون نے بنی سلیم کو کہ ای بنی ثکلہ باز رہو قتل سے اپنے بھائیون کے سو درنگ کرو تم طلب مین اور روکو نیزون کو پھر سنا اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس کہا خداوندا لازم پکڑ تو بنی ثکلہ کو لیکن میری قوم تو پیچھا کرین پیچھا کرنا اور لیکن اونکی قوم تو ٹھہرین وہ باز رکھنے مین پھر جب سنا یہ بنی سلیم نے جلدی کی اونھون نے طلب مین سو مل گیا ایک مرد بنی سلیم مین سے بنی حبیب اور درید بن الصمۃ الجشمی سے اوس حال مین کہ وہ ہودج مین تھا کہ نکلے تھے بنی حبیب کہ برکت حاصل کرتے تھے ساتھ درید کے سو پکڑی اوس مرد بنی سلیم نے مہار اونٹنی کی پھر بٹھایا اوس اونٹنی کو سو ناگاہ درید بہت بڈھا تھا نہین پہچانتا تھا اوس مرد سلیم کو سو کہا اوس مرد سلیم نے مین قاتل تیرا ہون ای شیخ کہا درید نے یہ دن ہے کہ نہین غائب ہون مین اوس سے اور نہین حاضر ہوا تھا مین اسمین سو اگر ہی تو میرا مار ڈالنے والا تو لے تلوار میری غلاف سے پس مار تو اوسکو نیچے استخوان میرے پہلو کے اور اوٹھ جا تو ہڈیون سے پس تحقیق مین ایسا ہی تھا کہ مار ڈالا ہے مردون کو پھر جا تو اپنے گھر والون پاس سو خبر دے اونکو کہ بیٹے مار ڈالا ہے درید بن الصمہ کو سو کیا اوس مرد نے جیسے کہ کہا تھا اوس سے درید نے پھر جب لوٹا وہ جوان طرف اپنے گھر والون کے پھر خبر کی اونکو کہ بیٹے مار ڈالا ہے درید کو کہا اوس جوان سے اوسکی مان نے حَقَّقَ اللّٰهُ يَدَاكَ یعنی جلاوے اللہ تیرے دونون ہاتھون کو سوا اسکے نہین کہ کہا تھا یہ درید نے تاکہ یاد دلاوے ہمکو نعمت اور احسان تجھپر پھر کہا اوسکی مان نے اوس حال مین قسم کھا کے خدا کی تحقیق آزاد کین تھین درید نے تیرے لیے تین مائین ایک صبح مین مجکو اور میری مان اور تیرے باپ کی مان یعنی تیری دادی کو کہا اوس جوان نے ای مان میری تحقیق اسلام نے کاٹ دیا جو کچھ کہ تھین اوس جگہہ نعمتین اون لوگون سے کہ جھوٹے تھے اور مونہہ موڑا اونھون نے اسلام سے پھر بھیجا آنحضرت نے کھوج مین بھگوڑون ہوازن کے ابا عامر اشعری کو چند آدمیون مین لوگون مین سے سو ملے وہ ہوازن کی ایک جماعت سے موضع اوطاس مین سو لڑی وہ جماعت پھر مار ڈالا اونھون نے ابا عامر کو اور شکست دی اللہ نے مشرکون کو اور قید کر لائے اونکی عورتین ساری پھر بانٹ دیا اوسکو آنحضرت نے درمیان مہاجرین اور انصار کے اور اوٹھا لیا خمس کو اور رکھ لئے نبی اللہ نے اونٹ بہت اور بکریان پس تالیف قلوب کی چند آدمیون کی روساے عرب مین سے کہ اونمین ابو سفیان بن حرب اور سہیل بن عمرو اور اقرع بن حابس الحنظلی اور عتیبہ بن حصین الفزاری تھے اور دیے اونکو سو سو اونٹ اور دیے حکیم بن حزام بن خویلد القریشی کو ستر اونٹ سو ناخوش ہوا اوس نے ستر اونٹ کو سو کہا حکیم نے نہین پاتا ہون مین یا رسول اللہ کہ کوئی لوگون مین سے لائق تر اور مستحق تر ہو ساتھ شرافت عطا تیری کے اپنے آپ سے پھر زیادہ کیے آنحضرت نے اوسکے لیے دس اونٹ پھر انکار کیا حکیم نے قبول کرنے اوسکے سے پھر زیادہ کیے آنحضرت نے اوسکے لیے دس اونٹ اور پھر انکار کیا حکیم نے اوسکے قبول کرنے سے پھر پورے کر دیے آنحضرت نے اونٹ اوسکے لیے سو پھر کہا حکیم نے یا رسول اللہ عطیہ آپکا یہ جو راضی ہوا مین ساتھ اوسکے بہتر ہے یا یہ پہلا کہ ناراض ہوا تھا مین اور انکار کیا تھا مینے اوس سے فرمایا نہین بلکہ بہتر ہے یہ پہلا کہ انکار کیا تھا

تو نے اوس سے کہا حکیم نے پس قسم اللہ کی لونگا مین سوا اوسکے پھر نہ لونگا مین بعد آپ کے کسی سے کچھ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے برکت دیوے اللہ تیرے
اوسمین کہا راوی نے پس مر احکیم اوس حال مین کہ وہ بسیار تر مین قریش کا تھا مال مین پس مین پراوہ آئے ہوازن طرف آنحضرتؐ کے پھر اسلام لائے پس پھیرد بنا
عورتین اور بچے اونکے پھر فرمایا آنحضرتؐ نے اونسے کہ جب نکلو مین طرف لوگون کے تو کر کر کلام کرنا بواسطے اپنے لوگون کے مجھسے سو کیا ہوازن نے اسی طرح پس کلام کیا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے تو پھیر دیا آنحضرتؐ نے او نپر خمس اور کلام کیا لوگون سے آنحضرتؐ نے سو پھیر دیا لوگون نے بھی اونسے سوا صفوان بن امیہ بن خلف کے
کہ دی تھی آپ نے اوسکو ایک عورت خمس مین سے پس جماع کیا تھا اوسنے اوس سے پس کہا اوسنے کہ وہ حاملہ ہوگئی ہی پھر جب دیکھا انصار نے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
تحقیق بہت کین بخششین قریش مین اور مہاجرین مین پس ڈرے انصار کہ ہون آنحضرتؐ کہ چاہتے ہون لوٹ جانا طرف اپنی قوم کے سو اندوہگین ہوئے انصار ساتھ اندوہ
سخت کے اور پونہچی آنحضرتؐ کو یہ خبر کہ انصار اندوہگین ہین میری بخششون سے پس آئے آنحضرتؐ طرف سعد بن عبادہ کے پھر فرمایا اسعد بن عبادہ سے کہ جمع کر میرے لیے اپنی
قوم کو اور نہین جانتے تھے سعد کہ کیا ارادہ رکھتے ہین آنحضرتؐ پھر بھیجا ایک منادی کو انصار مین کہ اکٹھے ہو جاؤ طرف آنحضرتؐ کے فرودگاہ سعد مین پھر جمع آئے طرف آنحضرتؐ
کے اور کھڑے ہوئے آنحضرتؐ پس یہ خطاب کیا اونسے اور کہا اگروہ انصار کے تحقیق پونہچی ہی مجکو یہ خبر کہ تم اندوہگین ہوئے اپنے دلون مین میری بخششون سے کہ دین مین
سینے چند آدمیون کو کہ بدلا ہی ساتھ اوسکے اونکے دین کو کیا نہین یاد رکھتے ہو تم اے گروہ انصار کے کہ تحقیق مین آیا تھا تمھارے پاس اوس حال مین کہ نہین سوار ہوئے تھے
گھوڑے پر اور نہین نکلے تھے تم مدینے سے مگر ساتھ امان دینے والے کے پھر تم آج کے دن افضل اون لوگون سے ہو کہ حاضر ہین تمھارے سامنے لوگون مین سے پھر جب
انصار نے جواب دیا اونھون نے آپ کو پھر فرمایا آنحضرتؐ نے کیون نہین تم جواب دیتے ہو مجکو کہا انصار نے کہ راضی اور خوش ہوئے ہم اللہ اور اوسکے رسول سے فرمایا
آنحضرتؐ نے کیا نہین کہتے تم کہ قسم اللہ کی آیا تو ہمارے پاس نکالا ہوا پھر جگہ دی ہمنے تجکو اور آیا تو ہمارے پاس ڈرا ہوا پھر مدد کی ہمنے تیری اور آیا تو ہمارے پاس فقیر
پھر تیرا پکر لیا ہمنے تجکو اپنے مال مین پھر اگر کہو تم یہ پس تحقیق سچے ہو تم پس کہا انصار نے کہ راضی ہوئے ہم اللہ اور اوسکے رسول سے پھر فرمایا آنحضرتؐ نے اے گروہ انصار کے
سے کیا نہین خوش ہو تم کہ لیجائین لوگ اونٹ اور بکریان اور پھر جاؤ تم ساتھ آنحضرتؐ کے طرف اپنے گھرون کے کہا انصار نے ہان راضی ہین ہم ساتھ آنحضرتؐ کے
تحقیق ہمنے گمان کیا تھا آپ کو جب بہت دین آپ نے عطائین اپنی قوم کو کہ ارادہ رکھتے ہین آپ لوٹ جانے کا طرف اونکے پس غمگین ہوئے تھے ہم اس سے اور
گران آیا تھا یہ ہمپر اور جب کہ جان لیا ہمنے کہ بیشک آپ پھر جانے والے ہین ساتھ ہمارے طرف مدینے کے پس تحقیق ہم نہین پروا رکھتے اب کچھ جس طرح کہ کرین آپ لوگون
پس فرمایا انصار سے آنحضرتؐ نے قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ مین ہی اگر چلے جائین لوگ کسی وادی یا گھاٹی مین اور چلے جاؤ تم کسی اور وادی یا گھاٹی
مین تو البتہ جاؤن مین تمھاری وادی اور تمھاری گھاٹی مین پھر جب فارغ ہوئے آنحضرتؐ اپنے خطبے سے کھڑا ہوا طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک گروہ انصار کا
سو چوما اونھون نے آپ کے ہاتھ کو اور کہا اونھون نے کہ اے نبی اللہ تحقیق ذکر فرمائین آپ نے نعمتین اپنی اوپر ہمارے اور جو نعمت کہ نہین ذکر کی آپ نے وہ قابل ذکر
سو آپ محبوب تر ہین طرف ہمارے مال سے پھر لوٹ آئے آنحضرتؐ طرف اپنی فرودگاہ کے اوس حال مین کہ مسلمان ہوگئے تھے ہوازن پھر حکم کیا آپ نے طیاری کا
طرف طائف کے بسبب متوجہ ہونے مشرکون کے اوس طرف پس یہ جو ذکر ہوا تھا قصہ غزوہ حنین

ذکر غزوہ طائف کا

پھر جہاد کیا آنحضرتؐ نے طائف کا کہ گھس گئے تھے ثقیف طائف کے قلعے مین اور لڑتے تھے وہ لوگون سے لڑائی سخت پھر نکلے طرف لوگون کے چند مرد دلیر
قوم ثقیف کے پھر نکلے بعد انکے ابوبکرہ اور مارے گئے اصحاب آنحضرتؐ کے ہاتھ سے پھر بند ہوگئے ثقیف اپنے قلعے مین پس حکم دیا آنحضرتؐ نے ساتھ درختوں
انگورون کے کہ کاٹے جائین اور مقرر کر دیا ہر شخص پر اپنے یارون مین سے کہ کاٹے پانچ درختون کو اور ساتھ آنحضرتؐ کے ایک مرد تھا ثقیف مین سے ابو مرادم نام
سو گذرا وہ عیینہ بن حصین پر ساتھ تبر کے سو کہا عیینہ نے کہ کہان چلا اے ابا مرادم کہا اوسنے حکم کیا ہی آنحضرتؐ نے ہر ایک مسلمان کو یہ کہ کاٹے پانچ پانچ درخت
انگورون کے پس بولا وہ شخص کیا کاٹون مین بھی ساتھ تبر اپنے کے پیڑون کو اے ابا مرادم کہا اوسنے کہ ہان اور تیرے لیے مزدوری اونکی ہی سو جب پونہچی یہ خبر
عیینہ کو تو آیا عیینہ تاکہ راضی کرے آنحضرتؐ کو پس ناگاہ پیچھے آنحضرتؐ کے ام سلمہ تھین بیٹی ابی امیہ کی کہا عیینہ نے یا رسول اللہ کون ہی یہ عورت پیچھے آپ کے

فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ ام سلمہ ہین پس کہا عیینہ نے تحقیق مین گمان کرتا ہون اسکو کہ آئی ہی یہ غزوات مین سو کیا ہی خواہش آپکی کہ اوتارون مین واسطے آپکے جوان تر عورتون قوم مضر مین سے کہ حسین تر اور مکرم تر ہو از روے حسب کے مضر سے تا کہ بدل لے تو اوس عورت کو اسکی جگہہ سو منع کیا آنحضرت نے اوسکے کہنے سے پھر اوٹھ کھڑا ہوا وہ اور چلا گیا پس کہا ام سلمہ نے یا رسول اللہ کون شخص تھا یہ پس فرمایا آنحضرت ص نے یہ ایک احمق ہی اطاعت کیا گیا اپنی قوم کا پھر محاصرہ کیا رسول خدا ص نے طائف کا مہینا بھر پھر جب چاند دیکھا ذوالقعدہ کا لوٹے آنحضرت ص اوس حال مین کہ نیت عمرہ کیے ہوئے تھے طرف مکے کے پھر اقامت فرمائی مکے مین چند رات اور خلیفہ کیا اہل مکہ پر معاذ بن جبل انصاری کو جو بھائی ہی بنی سلمہ کا اور حکم دیا معاذ بن جبل کو کہ تعلیم کرین اور سکھاوین لوگون کو قرآن اور بیان کردین اونسے اون چیزون کو کہ حرام کیا ہی اللہ نے اونکو مسلمانون پر اور مسئلے بتاوین لوگون کو دین مین اور خبر کردین اونکو ساتھ اوس چیز کے کہ اونکے لیے ہی نافع اسلام مین اور ساتھ اوس چیز کے کہ اونپر منع ہی اسلام مین پھر لوٹ آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم طرف مدینے کے اور ذکر کیا کہ ہم طیاری کر رہے ہین طرف طائف کے جب کہ گذر جاینگے مہینے حرمت والے اور کہے کعب بن مالک انصاری نے اوس حال مین کہ ڈرلاتے تھے ثقیف کو یہ اشعار

اشعار

قَضَيْنَا مِنْ تِهَامَةَ كُلَّ رَيْبٍ ... وَخَيْبَرَ ثُمَّ اَجْمَمْنَا السُّيُوْفَا

نُخَيِّرُهَا وَلَوْ نَطَقَتْ لَقَالَتْ ... قَوَاطِعُهُنَّ دَوْسًا اَوْ ثَقِيْفَا

فَلَسْتُ بِحَاضِرٍ اِنْ لَّمْ تَحُلُّوْا ... بِسَاحَةِ دَارِكُمْ مِنْهُ اُلُوْفَا

وَنَنْتَزِعُ الْعُرُوْسَ بِبَطْنِ وَجٍّ ... وَتَتْرُكُ دَارَكُمْ مِنْكُمْ خُلُوْفَا

وَيَاْتِيْكُمْ لَنَا سَرْعَانَ خَيْلٍ ... تُبَادِرُ خَلْفَهَا جَمْعًا كَثِيْفَا

یعنی دور کیا ہمنے تہامہ سے ہر ایک شک ڈالنے والے کو اور خیبر سے پھر گرم کین ہمنے تلوارین اختیار کرتے ہین ہم اونکو اور اگر بولتین تو کہتین کاٹنے والی اونکے دوس اور ثقیف کو پس نہین ہون مین حاضر اگر نہ اوترو تم بیچ میدان مکان تمہارے کے ہزار ہا اور اوکھاڑین گے ہم درختون کو بیچ میدان وج کے اور کر چھوڑینگے تمہارے مکانون کو خالی تمسے اور آئینگے تمپر ہمارے تیز سوار کہ جلدی آتی ہوگی پیچھے اونکے جماعت کثیر پھر جب خبر پہنچی اہل طائف کو کہ محمد ارادہ رکھتے ہین پھر آنے کا طرف ہمارے اور پڑھے گئے یہ شعر روبرو اونکے کعب کے تو خوف کیا اور ڈرے اہل طائف اور بھیجا اونھون نے اپنے ایلچیون کو طرف آنحضرت ص کے کہ چاہتے تھے صلح کو سو آئے ایلچی اونکے طرف نبی اللہ کے مدینے مین پس ذکر کیا اونھون نے صلح کا پس قبول کیا اوس صلح کو نبی اللہ نے اور فرمایا کس چیز پر صلح کرتے ہو تم کہا اونھون نے اسپر کہ نہ بلائے جائین ہم طرف عامل صدقے کے اور نہ لیے جائین ہم عشر اور نہ لیے جائین ہم جنایت اور کہا اونھین ایلچیون نے اور تمتع حاصل کرین ساتھ لات کے ایک برس تک فرمایا آنحضرت ص نے نہین صلح کیا جاتا ہی وہ دین کہ نہو اوسمین رکوع اور سجود پھر مکرر عرض کیا اونھون نے صلح کو پس انکار کیا اور فرمایا آنحضرت ص نے کہ نہین صلح ہوگی بے قبول کے کہا اونھون نے پس تحقیق ہم دینگے آپکو نماز اگرچہ ہو اوسمین زبونی فرمایا آنحضرت ص نے اور واسطے تمہارے ہی جو مانگی تمنے دو خصلتین کہ نہ بلائے جاؤ تم طرف عامل صدقے کے اور نہ عشر لیے جاؤ اور نہ جنایت لیے جاؤ تم کہا اونھون نے اور تمتع ہمارا ساتھ لات کے برس بھر پس تحقیق ہم نہین اسلام لاتے مگر اس شرط پر کہ تحقیق ہم بہتر ہین اونسے جو دھوکا دیتے ہین آپکو اسلام مین اور سخت تر ہین ہم اونسے اوپر تیرے مہربانی کرنے مین پس اعراض کیا اونسے آنحضرت ص نے پھر پھرے وہ طرف آنحضرت ص کے سو کہا اونھون نے کیا دیکھتے ہین آپ لات مین پھر اعراض کیا آنحضرت ص نے اونسے یہانتک کہ اعتقاد کیا اونھین ایلچیون نے کہ قصد کیا ہی آنحضرت ص نے کہ رخصت دین ہمکو اسمین پس کھڑا ہوا ایک مرد انصاری کہتے ہین اہل سیر کہ وہ مرد حارثہ بن النعمان تھا سو کہا اونسے جلاتے ہو تم ساتھ ذکر لات اور عزی کے جلاوے اللہ کلیجون تمہارے کو تحقیق آنحضرت ص نہ ثابت رکھینگے سو تنکی پوجا کو اہل اسلام کی زمین مین اور نہین ہی مسلمان جو راضی ہو اساتھ ثابت رکھنے لات کے اپنے درمیان مین پس ڈرو تم اللہ کے خوف سے اور گردانو تم اپنے اسلام کو واسطے اللہ کے خالص کہا اونھین ایلچیون نے پس نہ توڑینگے ہم لات کو اپنے ہاتھون سے اور چاہیے کہ توڑ ڈالے اوسکو جو چاہے پس کارپرداز کیا آنحضرت ص نے اوسکے توڑنے کا جیسا کہ کہتے ہین اہل سیر مغیرہ بن شعبہ کو کہا حضرت عمر بن الخطاب رض نے کہ یا رسول اللہ کیا کرتے ہین آپ اونکے لیے کہ نہ بلائے جائین طرف محصول لینے والے کے اور نہ محصول لیے جائین فرمایا نبی اللہ ص نے تحقیق میں نے لکھا یا ہی اونپر اخیر صلحنامہ اونکے لیے کہ تحقیق اونکے لیے ہی جو کہ

فتح مسلمانون کے لیے ہوا اور نیز منع ہی جو مسلمان پر منع ہوا اور لکھا لیا ہی اونھون نے کہ شہر اوسکا امن الاہی اور حرام ہی مانند حرمت بیت اللہ کے شکار اوسکا اور
برا درخت بیارہ اور اوسکا اور درخت طلح اوسکا کہ نام ہی ایک بڑے درخت خاردار کا اور شرف بیت اللہ کا اوسمین ہی اور تحقیق شان یہ ہی جو شخص پایا جاوے کہ کرے
اسمین یہ کام تو چھین لیے جاوین کپڑے اوسکے اور کوڑے مارے جاوین اور یہ ایسی شرطون مین ہی کہ شرط کر لین ہین آنحضرت نے اور لکھین تھین شرطین میان
اونکے خالد بن سعید بن العاص بن امیہ نے نیز تھا یہ جو مذکور ہوا قصہ غزوہ طائف کا

بیان غزوہ تبوک کا جو آخر غزوہ ہی

پھر ٹھہرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین جسقدر کہ چاہا اللہ نے پھر حکم دیا آنحضرت نے لوگون کو طیاری کرین طرف شام کے شدت گرما مین اور لوگون کی عسرت مین
سو گران آیا یہ حکم لوگون پر پس اذن چاہا آنحضرت سے چند آدمیون نے کہ تھے وہ غنی منافق یا مسلمان نہین رکھتے تھے کچھ مال پس حکم دیا رسول خدا نے طیاری کے واسطے
کہ جمع کرین اپنے مالون سے صدقے کو تاکہ سامان درست کر لین ساتھ اونکے وہ لوگ کہ نہین پاتے ہین ثبات کو سو بہت لائے لوگ مال پس سامان درست کر دیا
ساتھ اونکے فقراون کا اور شروع کیا لوگون نے تونگر جن مین سے کہ بوجھ اوٹھا لیا ایک گروہ کا اپنی قوم کے فقیرون مین سے اور آئے عبداللہ بن مغفل المزنی بیچ ایک
گروہ کے سو مانگا اوس گروہ نے رسول خدا سے سواری کو پس فرمایا آنحضرت نے کہ نہین پاتا ہون مین چیز کہ سوار کرون مین تمکو اوسپر پس پھر گئے وہ اوس حال مین کہ شور کرتے
ساتھ رونے کے پس معذور رکھا اللہ تعالی نے اونکو اون لوگون مین سے کہ معذور رکھے گئے ہین عذر والون مین سے اور فرمایا رسول خدا نے کہ محبوب کر اوین طرف اونکے
جہاد کو اور نشاط مین لاوین اونکو واسطے جہاد کے پس جلد چلو ساتھ میرے طرف شام کے شاید کہ تم پالو بیٹیون اصفر کو اور تھا اصفر اوس قول مین کہ گئے ہین اہل سیر
ایک مرد انہین کالے آدمیون مین سے اور قول صواب یہ ہی کہ اصفر ایک بادشاہ تھا کہ ہلاک ہو گیا روم مین سو نکاح کیا تھا اوسنے روم کی عورتون سے سو ہوئی تھی اوس سے
اولاد مرد اور عورت کہ نہین دیکھی گئی تھی مانند اوسکے کبھی سوا اسکے نہین کہ تھین وہ عورتین ضرب المثل حسن مین پھر جب ذکر کیا اوسے آنحضرت نے اصفر کی بیٹیون کا
تو کھڑا ہوا جد بن قیس کہ ایک مرد تھا انصار مین سے سو کہا اوسنے کہ یا رسول اللہ تحقیق جانتے ہین انصار فریفتہ ہونا میرا ساتھ عورتون کے اور ڈرتا ہون مین
کہ اگر جہاد مین جاؤن مین آپ کے ساتھ پھر دیکھون مین اصفر کی بیٹیون کو تو فتنے مین پڑ جاؤن مین بسبب اونکے پس اذن دیجیے مجکو پیچھے رہجانے مین اوس غزوے
کے اور نہ فتنے مین ڈالیے مجکو فرماتا ہی اللہ تعالی اَلَا فِی الْفِتْنَةِ سَقَطُوْا وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌ بِالْكٰفِرِيْنَ ○ یعنی سنتا ہی وہ تو گراہی مین پڑے ہین
اور دوزخ گھیر رہی ہی منکرون کو پھر جب فارغ ہوئے لوگ درستی سامان اپنے سے نکلے اوس حال مین کہ متوجہ تھے طرف شام کے پھر جب اوترے تبوک مین پہنچا
نبی اللہ کو کہ تحقیق اوس قوم نے ارادہ کیا ہی مدینے کے آنے کا اور تحقیق لوٹ گئے ہین طرف سردار روم کے کہ دمشق اور اوسکے اطراف مین ہی سو ٹھہرے آنحضرت
تبوک مین دو مہینے اور اوتارا جاتا تھا آپ پر قرآن ساتھ اون لوگون کے کہ پیچھے رہ گئے تھے وہ اور نام رکھا تھا آنحضرت نے اونکا منافق اور گروہ تھے اونکو نجس
پھر جب بیان کیا آنحضرت نے اوسکو کہ اوتارا تھا اللہ تعالی نے شان مین منافقون کی تو غصے ہوئے یہ سنکر بھائی اونکے جو ساتھ تھے آنحضرت کے سو کہا اونھون نے
قسم اسکی البتہ اگر حق ہی وہ چیز کہ کہتا ہی محمد واسطے بھائیون ہمارے کے کہ پیچھے رہ گئے حال یہ کہ وہ اشراف ہمارے اور برگزیدہ ہمارے ہین تو البتہ ہم اوس وقت
مین بدتر ہونگے گدھون سے اور کہا عامر بن قیس بھائی بنی عامر بن عوف نے جلاس بن سوید بن صامت سے کہ بنی عامر بن عوف سے تھا ہان قسم ہی اسکی کہ
محمد سچا ہی اور سچا کیا گیا ہی اور البتہ تو بدتر ہی گدھے سے پھر گیا عامر بن قیس پس ذکر کیا اوسنے قول جلاس اور اوسکے یارون کا عاصم بن عدی سے پھر ذکر کیا
عاصم بن عدی نے رسول خدا سے اوس بات کو کہ ذکر کیا تھا اوس سے عامر نے تو بھیجا کسیکو آنحضرت نے طرف جلاس اور اوسکے یارون کے پھر ذکر کیا جلاس سے
وہ جو جلاس اور اوسکے یارون نے کہا تھا پس قسم کھا گئے جلاس اور اوسکے یار ساتھ خدا کے کہ نہین ذکر کیا ہی ہمنے اسمین سے کچھ اور کہا جلاس اور اوسکے
یارون نے کہ اکٹھا کیجیے ہمکو اور اونکو کہ جنھون نے کہا اس بات کو سو بھیجا رسول خدا نے کسیکو طرف عامر بن قیس کے پھر قسم کھائی ساتھ اللہ کے عامر بن قیس نے
کہ البتہ تحقیق کہا ہی اونھون نے یہ بلکہ بڑھکر اس سے فرمایا آنحضرت نے اور کیا ہی وہ بڑھکر اس سے کہا عامر نے کہ کہتے تھے کہ ہم ارادہ رکھتے ہین مار ڈالنے
محمد کا پھر انکار کیا جلاس اور اوسکے یارون نے اور کہا جلاس اور اوسکے یارون نے عامر سے قسم کھاتے ہین ہم ساتھ اللہ کے کہ تحقیق تو البتہ جھوٹون مین سے ہی کہ

نہین کلام کیا ہمنے ساتھ کسی چیز کے انمین سے کبھی فرمایا آنحضرت نے جلاس اور اوسکے یارون سے کہ کھڑے ہو پھر قسم کھاؤ پھر قسم کھائی جلاس اور اوسکے یارون نے کہ عامر البتہ کاذب اور جھوٹا ہی پھر کھڑا ہوا عامر پس قسم کھائی عامر نے ساتھ اللہ کے کہ مین البتہ سچا ہون تحقیق کہا ہی جلاس اور اوسکے یارون نے ان باتون کو پھر اوٹھائے عامر نے دونون ہاتھ اپنے طرف آسمان کے پھر کہا اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْ عَلٰی نَبِيِّكَ الْمُصَدِّقِ مِنَّا الصِّدْقَ پھر فرمایا آنحضرت نے اَللّٰهُمَّ اٰمِيْنَ خداوندا قبول فرما اس دعا کو سو اوتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وَهَمُّوْا بِمَا لَمْ يَنَالُوْا وَمَا نَقَمُوْا اِلَّا اَنْ اَغْنٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ فَاِنْ يَّتُوْبُوْا يَكُ خَيْرًا لَّهُمْ وَاِنْ يَّتَوَلَّوْا يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ عَذَابًا اَلِيْمًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَا لَهُمْ فِي الْاَرْضِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ○ یعنی قسمین کھاتے ہین اللہ کی ہمنے نہین کہا اور بیشک کہا ہی لفظ کفر کا اور منکر ہو گئے ہین مسلمان ہو کر اور فکر کیا تھا جو نہ ملا اور یہ سب کرتے ہین بدلا اوسکا کہ دولتمند کردیا اونکو اللہ نے اور اوسکے رسول نے اپنے فضل سے سو اگر توبہ کرین تو بھلا ہی اونکے حق مین اور اگر نہ مانینگے تو مار دیگا اونکو اللہ دکھ کی مار دنیا اور آخرت مین اور نہین اونکا روے زمین مین کوئی حمایتی نہ مددگار پھر توبہ کی اونھون نے اور اقرار کیا اپنے گناہ کا اور متوجہ ہوئے طرف توبہ کے اور لوٹ آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم طرف مدینہ منورہ کے سو اس درمیان مین کہ آنحضرت جاتے تھے اور ایک گروہ پانچ آدمیون یا چھ آدمیون کا تھا آگے آنحضرت کے سو وہ لوگ وہ خوض کرتے تھے اللہ کی آیتون مین اور تمسخر کرتے جاتے تھے ساتھ اللہ کی آیتون کے اور کھیل کرتے تھے سو وحی بھیجی اللہ تعالیٰ نے طرف اپنے نبی کے اونکے حال کی پس خبر کی اوسکی آنحضرت نے اپنے یارون سے سو اوتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ○ یعنی اور جو تو اونسے پوچھے تو کہین ہم تو بول چال کرتے تھے اور کھیل تو کہہ کیا اللہ سے اور اوسکے کلام سے اور رسول سے ٹھٹھے کرتے تھے پھر بھیجا رسول خدا نے ایک مرد کو اپنے یارون مین سے سو فرمایا اوس سے کہ جا اونکے پاس پھر پوچھ اونسے کہ کیا کہتے ہین اوس حال مین کہ وہ ہنستے ہین سو چل گیا اونسے وہ مرد اور ناگاہ ایک مرد چلتا تھا اونکے ساتھ اوس حال مین کہ نہین جانتا تھا کہ کیا کہتے ہین کہا اونسے واسطے آنحضرت نے کس چیز سے ہنستے ہو تم اور کیا کہتے ہو تم کہا اونھون نے کچھ وہ باتین ہین کہ خوض کرتے ہین اوسمین لوگ جب کہ چلتے ہین کہا اوس مرد نے کہ سچ کہا اللہ نے اور پہنچایا رسول کو تمپر ہی غضب خدا کا ہلاک ہوئے تم ہلاک کرے تمکو اللہ پھر لوٹ آیا وہ مرد طرف آنحضرت کے پھر کہا اوس مرد نے کہ سچ کہا اللہ نے اور پہنچایا رسول اللہ کو پھر آئی قوم کہ عذر کرتی تھی پس اوتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ اِنْ نَّعْفُ عَنْ طَآئِفَةٍ مِّنْكُمْ نُعَذِّبْ طَآئِفَةً بِاَنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ○ یعنی بہانے مت بناؤ تم کافر ہو گئے ایمان لاکر اگر ہم معاف کرینگے تم مین بعضون کو البتہ مار بھی دینگے بعضون کو اسپر کہ وہ گنہگار تھے اور آیا وہ مرد کہ تھا چلتا ساتھ اونکے پس کہا اوسنے کہ قسم کھاتا ہون مین ساتھ اللہ اور ساتھ اوسکے رسول کے نہین سنا ہی مینے اونکے کلام کو اور نہین جانتا ہون مین کہ کیا کہتے تھے پھر جب پہنچے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گھاٹی مین تو ندا کی آنحضرت کے منادی نے کہ پکڑو بطن وادی کو کہ وہ وسیع تر ہی تمپر پس تحقیق آنحضرت نے پکڑا یا گھاٹی کو اور ناخوش رکھتے ہین رسول خدا کو مزاحمت کرے اونسے کوئی اوس گھاٹی مین سو سنا اوسکو چند آدمیون نے منافقون مین سے پھر پیچھے رہ گئے وہ چند آدمی منافقون مین سے یہان تک کہ منقطع ہو گئی اور گذر گئے لوگ پس لیا آنحضرت نے گھاٹی کو اوس حال مین کہ ساتھ آنحضرت کے دو مرد تھے آپ کے یارون مین سے پھر پیچھے ہوا آنحضرت کے وہ گروہ چند آدمیون منافقون کا سو سنی رسول خدا نے بھنکار آدمیون کی پیچھے اپنے سو فرمایا آنحضرت نے کسی سے اپنے یارون مین سے کیا ہی یہ بھنکار پیچھے میرے پھر آیا طرف اون منافقون کے وہ مرد پھر مارا اونکے اونٹون کو یہان تک کہ اوترے وادی مین پھر مل گیا وہ مرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر کہا آنحضرت نے اوس مرد سے کیا پہچانا اونکو ڈھاٹا باندھے ہوئے ولیکن پہچان لیا ہی مینے اکثر اونٹون کو پھر اوترے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوس گھاٹی سے پھر کہا دونون نے یارون اپنے سے کیا جانتے ہو تم کیا ارادہ رکھتے تھے ساتھ میرے یہ لوگ کہا دونون یارون نے اللہ اور رسول دانا تر ہین فرمایا رسول خدا نے پس تحقیق وہ چاہتے تھے کہ زحمت پہنچاوین مجکو گھاٹی مین یعنی آدمیون کو وحشت دلائین تا کہ مین گر پڑون اوپر سے پھر روندلین مجکو اپنے سوارون سے کہا اون دونون یارون نے پھر کیون نہین مارین ہم

اب اونکی گردنین یا رسول اللہ اگر کہئے ہو جاوین آپ کی طرف ناک فرمایا رسول خدا نے ناخوش رکہتا ہے اسکو کہ ذکر کرین عرب کہ محمد نے رکہا ہی ہاتھ اپنے یارون مین
ساتھ قتل اونکے اور تحقیق پیچھے رہگئے تھے رسول خدا سے چہ آدمی مدینے مین کہ نتھے منافق اور نہ اذن دیا گیا تھا اونکو پس لیکن تین آدمی سو اونمین سے پس ملامت کی
اپنے نفسون پر بہت ملامت اور کہا اونھون نے کہ کیا کیا ہمنے ٹھہرے رہنے سے مکانون مین اور کہانون مین اور اوس حال مین کہ پاس ہمارے عورتین ہین اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پہاڑون گئے جنگل اور گرم ہواؤن مین ہلاک ہوئے ہم قسم ہی رب کعبے کی مگر یہ کہ اوتارے اللہ تعالی ہمارے لیے عذر پھر باندھا اونھون نے اپنے آپ کو ستونون
مسجد سے اور قسم کہائی ساتھ اللہ کے کہ نہ کھولین ہم اپنے آپ کو اس باندھنے سے یہان تک کہ رسول خدا کھولدین ہمکو اور اون چہ آدمیون مین سے ابولبابہ بن عبد المنذر
ہین بنی عمرو بن عوف سے انصار میں سے پھر آئے رسول خدا مدینے مین اور تھا راستہ آنحضرت کا مسجد مین پھر دیکھا آنحضرت نے چند آدمیون کو بندھا تو فرمایا کون ہین یہ
پس خبر دی گئی آنحضرت کو اونکے حال سے کہا لوگون نے ای نبی اللہ تحقیق اونھون نے باندھا ہی آپ کو کہ کھولین انکو آپ پس فرمایا آپ نے مین بھی قسم کہاتا ہون ساتھ اللہ کے
نہ کھولونگا میں انکو یہان تک کہ حکم کیا جاؤن مین ساتھ اسکے پھر اوتارا اللہ نے عذر اونکا اپنے نبی پر پھر فرمایا اللہ تعالی نے وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ
خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ یعنی اور بعضے اور مانین اپنا گناہ ملایا ایک
کام نیک اور دوسرا بد شاید اللہ معاف کرے اونکو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہی پھر چھوڑ دیا آنحضرت نے اونکو اوس وقت پھر گئے طرف اپنے گھرون کے پھر لائے
اپنے مالون کو پھر کہا اونھون نے ای نبی اللہ صدقہ دین ساتھ ان مالون کے ہماری طرف سے اور مغفرت چاہین ہمارے لیے پھر فرمایا آنحضرت نے کہ نہین ہون میں
لینے والا امین سے کچھ مگر کہ حکم کیا جاؤن مین ساتھ اسکے پھر اوتاری اللہ تعالی نے یہ آیت خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ
بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ یعنی لے اونکے مال مین سے زکوۃ کہ اونکو پاک کرے اوس سے اور تربیت اور
دعا دے اونکو البتہ تیری دعا اونکو آسودگی ہی اور اللہ سب سنتا ہی جانتا اور باقی اور تینون کے حق مین نہ اوتری کوئی آیت سو کہا لوگون نے کہ ہلاک ہوئے یہ جب کہ
نہ اوتارا گیا انکے حق مین عذر پھر آلگے ایسے امر سے کہ قریب تھے کہ ہلاک ہوجائین اوس سے باوجودیکہ اصحاب رسول مقبول نہین کلام کرتے تھے اونسے اور نہین بھلاتے تھے
اونکو اور نہین ملاتے تھے اونکو کسی چیز مین پھر دعا کی اونھون نے اپنے پروردگار سے کہ اوتارے پروردگار عذر ہمارا اپنے نبی پر پھر کیا پروردگار نے ویسا ہی
کہ ذکر کیا تو بہ مسلمانون پر پھر خالص ہوا پروردگار اونکا طرف اونکے پھر فرمایا پروردگار نے اونکے لیے وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا حَتّٰى اِذَا ضَاقَتْ
عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا
اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝ یعنی اور اون تین شخص پر جنکو پیچھے رکھا تھا یہان تک کہ جب تنگ ہوئی اونپر زمین ساتھ اسکے کہ کشادہ ہی اور تنگ ہوئی اونپر
اپنی جان اور سمجھے کہ کوئی پناہ نہین اللہ سے مگر اوسی کی طرف پھر مہربان ہوا اونپر کہ وہ پھر آوین اللہ ہی ہی مہربان رحم والا یعنی پھر توفیق توبہ کی دی اللہ نے اونکو کہ توبہ کریا
بیشک اللہ وہی ہی قبول کرنے والا توبہ کا مہربان اپنے بندون پر اونھین مین سے تھے کعب بن مالک اور مرارۃ الربیع
فرمایا آنحضرت نے قسم اللہ کی مثل تمہاری مثل فرشتون اور پیغمبرون کی ہی سو لیکن تو ای ابن الخطاب پس تحقیق اللہ نے بیان کی ہی مثل تیری فرشتون مین مانند جبرئیل کے
جب ارادہ کرتا ہی اللہ تعالی ہلاک سے قوم کا تو بھیجتا ہی طرف اونکے جبرئیل کو اور بیان کی ہی اللہ نے مجھسے مثل تیری پیغمبرون مین ساتھ نوح علیہ السلام کے کہ کہا
نوح علیہ السلام نے رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا ۝ یعنی ای رب نہ چھوڑ زمین پر منکرون کا ایک گھر بسنے والا اور لیکن تو ای ابن ابی قحافہ
پس تحقیق اللہ نے بیان کی ہی مجھسے مثل تیری فرشتون مین مانند میکائیل کے کہ مغفرت چاہتے ہین اون لوگون کے لیے کہ زمین مین ہین اور چاہتے اونکے لیے رزق کو
اور بیان کی ہی اللہ نے مجھسے مثل تیری پیغمبرون کی مانند ابراہیم علیہ السلام کے کہ کہا ابراہیم علیہ السلام نے فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ وَمَنْ عَصَانِيْ
فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ یعنی سو جو کوئی میری راہ چلا سو وہ تو میرا ہی اور جسنے میرا کہا نہ مانا سو تو بخشنے والا مہربان ہی پھر پہنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
اوس جبے کو کہ وہ جبہ سندس سے تھا پھر نہ پہنا بعد اوس دن کے پھر حکم کیا آنحضرت نے ساتھ حج کے اور نہ حج کیا اوس برس کہ مکروہ رکھا اسکو کہ حج کرین ساتھ
مشرکون کے اور تحقیق تھا مشرکون کے لیے تھوڑا سا عہد اور سردار بنایا آنحضرت نے ابوبکر کو اور کہا مشرکون نے کہ الگ ہوگئے ہمسے محمد اور یار اوسکے

مکر مارنے اور چھپنے سے اور حکم دیا اللہ نے آنحضرت صلعم کو اور وصیت فرمائی آنحضرت صلعم نے ابو بکر کو کہ نہ قریب آئین مشرک لوگ مسجد حرام کے بعد اس سال کے پھر حکم کیا ساتھ مشرکون کے کہ پکڑ لیے جائین اونکے اونٹ غلّہ لادنے کے اور مار ڈالے جائین مشرک جہان کہین کہ پائے جائین اور بیٹھین مسلمان مشرکون کے لیے ہر ناکے پر سو بیجا مشرکون نے طرف اہل مکہ کے کہ سیکو کہ محمد نے تحقیق ہانکے پایا ہی اور روک دیا ہی ہمکو کعبے سے اور حکم دیا ہی ساتھ اونٹون غلے کے کہ لے لیے جائین اور مار ڈالا جائے جو شخص کہ ہو او نمین اور کہا کہ قریب ہی کہ جان لوگے تم جو کچھ کہ دیکھوگے تم بھوک اور مشقت سے جب کہ نہ پاؤگے تم غلے کے اونٹون کو کہ تھے وہ اونٹ کہ لادے جاتے تھے تمھاری طرف سو ڈرے اہل مکہ فقیری اور محتاجی سے پھر اوتاری اللہ تعالی نے حق مین مشرکون کے یہ آیت فَلَا یَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا وَاِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيكُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ یعنی سو نزدیک نہ آوین مسجد الحرام کے اس برس کے بعد اور اگر تم ڈرتے ہو فقر سے تو آگے غنی کریگا تمکو اللہ اپنے فضل سے سو چاہیے کہ نزدیک نہون مسجد حرام کے پیچھے اس برس کے اور اگر ڈرتے ہو تم ای اہل مکہ فقیری اور درویشی سے پس قریب ہی کہ تو نگر کردیگا تمکو اللہ تعالے اپنے فضل اور رحمت سے اور تھے کہ اسلام لے آئے تھے اہل یمن پھر لادتے تھے وہ لوگ یمن والون مین سے کہ جو بہت پاس تھے طرف مکے کے کھانے کی چیزون کو پھر غنی اور بے پروا کردیا مکے والون کو اللہ تعالی نے ساتھ کھانے کی چیزون کے جیسے کہ تھے کہ لادے جاتے تھے طرف اونکے اونٹ مشرکون کے پھر تصدیق کرائی اونسے اللہ تعالی نے اوسکی جو وعدہ کیا تھا اونسے اور غنی بے پروا کردیا اونکو اللہ نے اپنے فضل سے نہ ٹھہرے اپنے کفر پر مگر تھوڑا سا یہان تک کہ مسلمان ہوگئے اہل تہامہ سارے سو یہ پہلا حج تھا جو حج کیا ہی مسلمانون نے پھر ٹھہرے مسلمان مکے مین بعد اسکے کہ فارغ ہوئے حج سے پھر بھیجا رسول خدا نے ایک چھوٹا لشکر ساتھ خالد بن الولید کے طرف بنی خذیمہ کے اور یونہچی بنی اسد کو خبر کہ رسول صلعم نے بھیجا ہی اونکی طرف لشکر اور تھا بنی اسد مین ایک مکر کہ خبر دین غیب کی بتاتا تھا نام اوسکا طلیحہ بن خویلد الفقعسی تھا پھر آئے بنی اسد اوسکے پاس اور ذکر کیا اوس سے کہ لشکر ہلاک کرنے والا ہمارا ہی اور یہ کہ خبر غیب کی بتا ہمارے لیے پھر اوڑھا ایک کپڑے سپید کو پھر کہا ان لوگون مین دو مرد ہین دو گھوڑون سپید پر بنی اسد مین سے پھر بھیجا ہی اونکو آنحضرت صلعم نے خبر پونہچانے کو اور اوڑھا اوپر اپنے کپڑا تھوڑی دیر پھر نکل آیا اوس کپڑے سے کہا اونھون نے کیا دیکھا تو نے کہا دیکھا مینے اون دونون مردون کو کہ لاتے ہین وہ لشکر کو کہ آیا ہی تمھارے لیے اب تم شکست کھانے والے ہو پھر جلدی کی اونھون نے جنگل کے جانے مین پھر مقابل ہوگئے ساتھ لشکر کے اور صف باندھی ساتھ طلیحہ کے لڑنے والی قوم نے یہان تک کہ آگئے پاس مشرکون کے مسلمان پھر اوترے اونکے پاس اور لڑے سخت لڑائی یہان تک کہ شکست کھائی دشمنان خدا نے اور پیچھا کیا اونکا مسلمانون نے پھر مل گیا عکاشہ بن محصن الاسدی طلیحہ بن خویلد سے پھر کہا طلیحہ سے ای طلیحہ کہان ہی بھاگنا کہا طلیحہ نے پھر کون ہون مین کہ مر جاؤن ضعف سے سو متوجہ ہوا عکاسہ طرف طلیحہ کے پھر پڑ گئے دونون از روے نیزہ زنی کے پھر نیزہ مارا عکاسہ کے طلیحہ نے سو مار ڈالا اوسکو اور مارا گیا ساتھ عکاسہ کے ثابت بن ارقم سو اوس وقت کہتا تھا طلیحہ یہ ابیات ابیات

نَصَبْتُ لَهُمْ صَدْرَ الْحِمَالَةِ اِنَّهَا مَاْوِدَةٌ قَتْلَ الْكُمَاةِ نَزَالِ
فَيَوْمًا تَرَاهَا فِي الْجِلَالِ مَصُوْنَةً وَيَوْمًا تَرَاهَا تَحْتَ ظِلِّ عَوَالِ
عَشِيَّةَ غَادَرْتُ ابْنَ اَقْرَمَ ثَاوِيًا وَعُكَاشَةَ الْغَنْمِيَّ عِنْدَ مَجَالِ
فَمَا ظَنُّكُمْ بِالْقَوْمِ اِذْ تَقْتُلُوْنَهُمْ اَلَيْسُوْا وَاِنْ لَمْ يُسْلِمُوْا بِرِجَالِ
فَاِنْ تَكُ اَذْوَادٌ اُصِبْنَ وَنِسْوَةٌ فَلَنْ تَذْهَبُوْا فَرْغًا بِقَتْلِ حِبَالِ

یعنی نصب کیا مینے واسطے اونکے جانب مقدم جال سوت کو سو واسطے کہ شان و قصہ یہ ہی کہ بلائین اس جال مرگ کے مار ڈالنا بہادرون کا ہی در حالیکہ کہا جاتا ہی واسطے اون بلاؤن کے کہ اوترو تم لیس ایک دن دیکھیگا تو ای دیکھنے والے بیچ پوششون کے محفوظ و مصون اور ایک دن دیکھیگا تو اونکو نیچے سایے بھالون برچھون کے تھوڑے دن رہے دھوکا دیا مینے ابن ارقم کو در حالیکہ جی مین کہتا تھا قتل عکاشہ غنمی کا نزدیک جولانگاہ یعنی میدان جنگ کے پس کیا ہی گمان تمھارا ساتھ قوم کے جب کہ قتل کرو تم اونکو آیا نہین ہی اگرچہ اسلام نہ لاوین مرد لڑائی کے پس اگر ہو کہ جسوقت کہ چھپایا قوم نے زہیر اور عورتون کو پس نکلے از روے خوف کے کھینچتے ہوئے رسیون چوپایون کو اور حبال بھتیجا تھا طلیحہ بن خویلد کا کہ پکڑ لیا تھا اوسکو مسلمانون نے پھر پیش کیا تھا اوسپر اسلام کو اور وہ لڑکا جوان تھا پھر انکار کیا

حبال نے اسلام قبول سے مسلمانون پر اور کہا کہ مار ڈالو مجکو اور تم کہلاؤ مجکو اپنے محمد کو پس تحقیق محمد نہین ہی اور کچھہ مطلب اوس پھر مار ڈالا اسلام اون
اسکو پھر لوٹ آئے اوہا ہیسوں فہد کے سال جام ہی غرب کو نبی آنحضرت کو خبر پہنچی فرمایا لعنت بھیجے اللہ اوسکا تہ پر پھر نہ حاضر ہوا وہ نہین کوئی مرد اللہ کے رات بیچ

ذکر حجۃ الوداع

پھر آیا سال حج کا پس پکروادیا آنحضرت نے ساتھ حج کے اور فرمایا تحقیق مین نکلنے والا ہون پھر حج کو گئے لوگ ساتھ نبی اللہ کے ہدی لے گئے نبی اللہ ساتھ
پھر جب آئے نبی اللہ مکے میں کہ مار ادی ہے کہ پونہچا ہی آپکو کہ آپ نے حکم دیا کہ جو شخص کہ نہو ہدی لائے طرف بیت اللہ کے تو نکل آوے احرام حج سے اور کرے
اوسکو عمرہ اور جو شخص کہ ہو ہدی لایا تمام کرے اپنے حج کو اور حکم دیا اون لوگون کو کہ جنکے کتنے تھے احرام باندھین ساتھ حج کے اور ہدی لاوین جو میسر ہو
اور آسان ہو ہدی میں سے اور کتنے مین اہل سیر کہ تحقیق آنحضرت نے فرمایا بعد اسکے مین حکم دیتا ہون ان لوگون کو ساتھ اسکے اور نہین ہوگا یہ حکم اون لوگون کے
لیے کہ بعد میرے ہین پھر ادا کیا آنحضرت نے اپنے حج کو اور مسلمانون نے اور ذبح کیا ہدی کو جو کہ لاہی اپنے ساتھ پس آنحضرت نے ذبح کیا بطور نحر کے ساتھ اپنے
ہاتھ کے جو ہدی کہ لائے تھے ساٹھ اونٹون کو پھر کاٹ لیا ہر ایک اونٹ سے ایک پارچہ گوشت کا پھر حکم دیا ساتھ پکانے اوس پارچے کے پھر ڈالا گیا وہ بیچ
ہانڈی مین اور پکایا گیا پھر کھایا آنحضرت نے اوسمین سے اور حکم دیا لوگون کو کہ کھائیں اور کھلائیں اور حج کیا مسلمانون نے اوس حال مین کہ تھا اونمین کوئی
مشرک پھر اوتاری اللہ تعالی نے اپنے نبی پر یہ آیت اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ
دِيْنًا یعنی آج مین پورا کر چکا تمکو دین تمہارا اور پورا کیا تمپر مینے احسان اپنا اور پسند کیا مینے تمہارے واسطے دین مسلمانی اور تھی یہ آیت اور چند
آیتین اور قرآن سے آخر اون آیتوں مین سے کہ اوتاری ہین اللہ نے اور تھا حج آنحضرت کا یہ حج وداع اور رخصت ہونے کا پھر خطبہ سنایا لوگون کو آنحضرت
نے منا مین پھر نہ حاضر ہوئے آنحضرت حج مین بعد اس برس کے یہان تک کہ فیصلہ کر لیا اور اوٹھا لیا آپ کو اللہ تعالی نے پس فرمایا آنحضرت نے خطبے مین لوگون
کو اے لوگو سنو تم میرے کہے کو پس تحقیق مین نہین جانتا ہون کہ شاید نہ ملون مین تمسے بعد اس برس کے اس جگہ مین اے لوگو تحقیق خون تمہارے اور مال تمہارے
تمپر حرام ہین کہ ایک دوسرے کا خون نکرے اور مال نلے مانند حرمت اس دن تمہارے کے اس شہر تمہارے مین کہ مکہ ہی اور مانند حرمت اس مہینے تمہارے کے
یعنی جیسے تم اس دن اور اس شہر اور اس مہینے مین خون کرنا اور مال لینا حرام جانتے ہو اسی طرح خون کرنا اور مال لینا ہمیشہ کو اور ہر جگہ حرام ہی اور
تحقیق پونہچا دیا مینے پس جو شخص کہ ہو پاس اوسکے امانت تو پونہچا دے اوس امانت کو طرف اوس شخص کے کہ امین کیا ہی اوسنے اوسکو اوس امانت پر اور اگر ہو سود
تو وہ پامال اور باطل ہی سب اور تحقیق سود حضرت عباس کا اور جو خون کہ ہی جاہلیت مین وہ سب پامال اور باطل ہی اور تحقیق پہلے خونون تمہارے کو کہ باطل اور
پامال کرتا ہون مین خون ہمارے ہین خون بیٹے ربیعہ بن الحارث بن عبد المطلب کا کہ وہ دودھ پیتا تھا بنی لیث مین پھر مار ڈالا اوسکو ہذیل نے یہ اول اون خونون کا ہی
کہ شروع کیا جاتا ہی ساتھ اوسکے پامال کرنے مین خونون جاہلیت سے اور تحقیق زمانہ پھر آیگا مانند اوس ہیئت اپنی کے کہ پیدا کیے گئے تھے آسمان اور زمین اور تحقیق
گنتی مہینون کی نزدیک اللہ کے بارہ مہینے ہین کتاب اللہ یعنی لوح محفوظ مین اوسدن سے کہ پیدا کیے گئے ہین آسمان اور زمین اون بارہ مہینے مین سے چار مہینے
حرمت والے ہین تین پے در پے اور رجب کہ بیچ گذر چکا ہی درمیان جمادی الاول اور شعبان کے اے لوگو تحقیق واسطے تمہارے اوپر عورتون تمہاری کے حق ہی اور
واسطے عورتون تمہاری کے تمپر حق ہی اور واسطے تمہارے اوپر عورتون تمہاری کے یہ حق ہی کہ نہ لاوین بدکاری کھلی ہوئی پھر اگر کرین پس تحقیق اللہ تعالی نے حکم دیا ہی
کہ پاس جانا اونکے ترک کرو اور مارو اونکو مارنا بغیر سخت مار کے پھر اگر باز آجائین پس واسطے اونکے ہی کہانا اونکا اور کپڑا اونکا موافق اپنے مقدور کے انصاف سے اور
وصیت لو ساتھ عورتون کے یعنی بھلائی کرو اونکے ساتھ پس تحقیق عورتین پاس تمہارے بے بس ہین نہین مالک رکھتی ہین اپنے لیے کچھ اور سوا اسکے نہین کہ
لیا ہی تمنے اونکو ساتھ امانت اللہ کے اور حلال کر لیا ہی تمنے اونکی شرمگاہون کو ساتھ کلمۂ اللہ اور اوسکے حکم کے سو سمجھہ رکھو میری بات کو پس تحقیق مین نہین جانتا ہون
شاید کہ نہ ملون مین تمسے کبھی بعد اسکے اس جگہہ مین اور تحقیق مسلمان بھائی ہی مسلمان کا اور سب مسلمان باہم بھائی ہین اور نہین حلال ہی کسی مرد کے لیے
اپنے بھائی کا مال مگر جو کچھ کہ دے وہ ساتھ خاطر اپنی کے کہ خداوندا تحقیق پونہچا دیا مینے کہا مسلمانون نے کہ ہان فرمایا آنحضرت نے پھر نہ ملون مین تمسے

اوس حال مین کہ پھر جاتا تھا اوسپر ہر سمت کا قرعہ کر کہا بدبختو تمہارے گرد میں بعض کی پس بیشک مین تحقیق چھوڑے جاتا ہون مین تم مین دو چیزیں کہ
اگر پکڑے رہوگے تم اونکو تو نہ گمراہ ہوگے اور وہ اللہ کی کتاب ہے یعنی قرآن خداوندا تحقیق پہونچا دیا مینے پس یہ جو مذکور ہوا تمہ قصہ حجۃ الوداع کا

ذکر وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم

پھر تشریف لائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین اور اقامت فرمائی وہان باقی ذی الحجہ اور محرم اور بائیس رات صفر تک پھر بیمار پڑے وہ بیماری کہ وفات
فرمائی اوسمین پاس اپنی لونڈی کے کہ نام اوسکا ریحانہ تھا اور تھی وہ بندیون یہودیون سے اور پہلا دن کہ بیمار پڑے ہین آنحضرت اوسمین دوشنبے کا تھا پھر
سخت ہوئی اونکو بیماری اونکی اوسدن اور رات مین پھر صبح کی سو اذان کہی موذن نے نماز کی پھر تثویب کہی یعنی اَلصَّلٰوۃُ خَیۡرٌ مِّنَ النَّوۡمِ کہا پھر جب دیکھا
نبی اللہ کو مسلمانون نے کہ نہین نکلتے ہین حکم کیا مسلمانون نے موذن کو پھر داخل ہوا موذن نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر سو پایا آنحضرت سخت بیمار تھے کہا موذن نے
نماز یا رسول اللہ پس فرمایا رسول خدا نے نہین طاقت رکھتا ہون مین نماز کی نکلکر پھر پوچھا اوس سے کون ہے دروازے پر سو خبر دی موذن نے آنحضرت کو ساتھ اوس
شخص کے کہ تھا دروازے پر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے موذن سے کہ حکم کر ابن الخطاب کو سو چاہئے کہ نماز پڑھاوے لوگون کو پھر نکلے بلال موذن
اوس حال مین کہ وہ روتے تھے سو کہا بلال سے مسلمانون نے کہ کیا ہے پیچھے تیرے بلال سو کہا بلال نے کہ آنحضرت نہین طاقت رکھتے ہین نماز کی پھر رونے لگے
مسلمان بہت رونا سخت اور کہا بلال نے عمر بن الخطاب سے کہ آنحضرت حکم کرتے ہین تمکو کہ نماز پڑھاؤ لوگون کو سو کہا حضرت عمرؓ نے نہین ہون مین اس لائق کہ آگے
کھڑا ہون سامنے ابی بکر کے کبھی پھر جا تو پاس آنحضرت کے پھر خبر دے تو اونکو کہ ابو بکر دروازے پر ہین پھر داخل ہوئے آنحضرت پر موذن پھر خبر دی آپ کو ساتھ
ہونے ابی بکر کے اور ساتھ اوسکے کہ کہا تھا عمرؓ نے سو فرمایا آنحضرت نے اچھا ہے وہ جو دیکھا عمر نے حکم کر تو ابو بکر کو پس چاہئے کہ نماز پڑھاوین لوگون کو پھر نکلا موذن
طرف ابی بکر کے پھر حکم کیا ابو بکر کو پھر نماز پڑھائی ابو بکر نے لوگون کو آٹھ دن اور بڑھ گئی ساتھ آنحضرت کے بیماری اونکی ان دنون مین پھر داخل ہوئے آنحضرت پر
حضرت عباس اوس حال مین کہ بیہوشی چھائی ہوئی تھی آنحضرت پر پھر کہا حضرت عباس نے ازواج آنحضرت سے اگر دوا ٹپکاتین تم آنحضرت کے مونہہ مین تو البتہ بہتر ہوتا
کہا آنحضرت کی بیویون نے ہم نہین جرات کر سکتے ہین اسپر پھر لیا آنحضرت کو عباس نے پھر دوا ٹپکائی آپ کے مونہہ مین پھر ہوش مین آگئے آنحضرت پھر فرمایا
آنحضرت نے کہ کسنے دوا ٹپکائی میرے مونہہ مین پھر فرمایا آنحضرت نے قسم کھائی ہے مینے کہ البتہ دوا ٹپکائی جاوین سب عورتین مگر یہ کہ ہون عباس پس تحقیق تمنے
دوا ٹپکائی میرے اس حال مین کہ مین روزہ دار تھا کہا عورتون نے پس تحقیق عباس ہین کہ اونھون نے دوا ٹپکائی ہے آپ کے کہا آنحضرت نے حضرت عباس کو کہ کس
چیز نے اوٹھایا تجکو دوا ٹپکانے پر اور کہا ازواج سے کہ کس بات کا خوف کیا تمنے مجھپر کہا آنحضرت کی بیویون نے خوف کیا ہمنے آپ پر ذات الجنب کا فرمایا آنحضرت نے
کہ تحقیق اللہ تعالی نہین ہے کہ مسلط کرے ذات الجنب کو مجھپر پھر خوف کیے جاتے تھے آنحضرت بیماری اونکی سے اوسدن اور نکلے اونکی کل کو اور وہ دن دسوان تھا
کہ وفات فرمائی اوسدن پھر نماز پڑھائی لوگون کو نماز صبح کی اور جانتے تھے مسلمان کہ تحقیق آنحضرت اچھے ہوگئے پھر خوش اور شاد ہوئے مسلمان ساتھ نہایت خوشی
اور شادی کے پھر بیٹھے آنحضرت اپنی نماز کی جگہہ پر باتین کرتے تھے لوگون سے اور فرماتے تھے لَعَنَ اللّٰہُ قَوۡمًا اِتَّخَذُوۡا قُبُوۡرَہُمۡ مَسَاجِدَ خواہ
اس طرح سے کہ اون قبرون کو سجدہ کرتے تھے اور خواہ اس طرح سے کہ اونکے پاس مسجدین بناتے تھے اور اوسمین نماز پڑھتے تھے اس اعتقاد سے کہ ان قبر والون
کی عظمت کی جہت سے ہماری نماز قبول ہوجائیگی اور مراد آنحضرت کی اس قوم سے یہود اور نصاری تھے اور باتین کرتے تھے آپ صحابہ سے یہانتک کہ دن
چڑھ گیا پھر اوٹھے طرف اپنے گھر کے پھر متفرق ہوئے لوگ بیچ اپنی جگہہ سے یہانتک کہ سنا لوگون نے عورتون کو کہتی تھین ہائی ہائی گمان کرتے تھے لوگ
کہ غشی طاری ہوگئی آنحضرت پر اور دوڑے مسلمان طرف دروازے کے پھر پہلے پہونچ گئے اونسے حضرت عباس پھر داخل ہوگئے گھر مین اور بند کردیا
دروازے کو لوگون پر پھر نہ ٹھہرے آنحضرت کہ نکلے ہون طرف مسلمانون کے پھر خبر وفات آنحضرت کی دی مسلمانون کو حضرت عباس نے پھر کہا مسلمانون نے
کہ اے عباس کیا پایا تونے آنحضرت سے کہا حضرت عباس نے کہ پایا مینے آنحضرت کو کہ فرماتے تھے جلال ربی الرفیع فقد بلغت پھر وفات دی گئی
پس تھا یہ اخیر اوس چیز کا کہ تکلم فرمایا ساتھ اوسکے آنحضرت نے اور تھی وفات آنحضرت کی دن دوشنبے بعد دو راتون کے کہ گذر گئی تھین ربیع الاول سے

بعد تمام ہونے اوس برس کے تشریف لائے مدینہ سے پھر کہا چند مردوں نے اصحاب نبی سے کیونکر مرجائیں اس حال میں آنحضرت کہ نہیں غالب ہوئے دین
پر اسکے تئیں کہ بیہوشی چھاگئی تھی آنحضرت پر پھر آئے وہ مرد دروازے پر پھر کہا اون مردوں سے کہ نہ دفن کرو تم آنحضرت کو اسلیے کہ وہ زندہ ہیں پھر نکلے حضرت عباس
پس کہا حضرت عباس نے کہ ہی لوگو کیا پس کسیکے وصیت اور یادداشت ہی آنحضرت سے شان میں آنحضرت کی وفات کے کہا لوگوں نے کہ نہیں کہا حضرت عباس نے
کہ قسم اللہ کی گواہی دیتا ہوں اسکی کہ تحقیق آنحضرت نے چکھا ہی موت کو اور البتہ تحقیق خبر دی تھی اونکو اللہ نے ساتھ اسکے اوس حال میں کہ وہ درمیان تمھارے تھے پھر تحقیق
کہا تھا اللہ نے إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ ○ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ ○ یعنی بیشک تو بھی مرنے والا ہی اور وہ بھی مرنے والے ہیں پھر
تم دن قیامت کے اپنے رب کے آگے جھگڑو گے پھر جان لیا لوگوں نے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق وفات فرمائی پھر تخلیہ کر دیا لوگوں نے
درمیان آنحضرت کے اور درمیان اونکے گھر والوں کے پھر نہلایا اونکے گھر والوں نے آنحضرت کو اور کفنایا آپکو پھر ذکر کیا لوگوں نے کہ کہاں دفن کریں آنحضرت کو پھر کہا
بعض لوگوں نے کہ دفن کرو آپ کو اونکی نماز کی جگہہ میں نزدیک مقام کے پھر کہا حضرت عباس نے کیا نہیں ہی کہ اقرار لیا تھا آنحضرت نے ابھی کچھ پہلے وفات کے
کہ فرماتے تھے آپ لَعَنَ اللّٰهُ قَوْمًا اتَّخَذُوا قُبُورَهُمْ مَسَاجِدَ یعنی لعنت خدا کی ہو جیو اوس قوم پر کہ لیا اونھوں نے اپنی قبروں کو مسجد اور سوا
اسکے نہیں کہ ذکر کیا واسطے تمھارے آنحضرت نے تاکہ نہ دفن کرو تم اونکو اونکی نماز کی جگہہ میں کہا لوگوں نے پس دفن کرینگے ہم اونکو اسوقت میں بیچ بقیع کے
کہا حضرت عباس نے کہ نہیں قسم ہی مجھکو بقا خدا کی کہ نہ دفن کرینگے ہم آنحضرت کو بقیع میں کہا لوگوں نے کس لیے کہا حضرت عباس نے ہمیشہ رہیگا کہ غلام
اور لونڈی آوینگے قبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر پھر آویگا مالک اوسکا کھینچ لیجاویگا پھر اوسکو کہا لوگوں نے پھر کہاں دفن کریں ہم اونکو کہا جہاں نکالا ہی اللہ نے
آپ کی جان کو پھر کہا لوگوں سے جب کہ فارغ ہو چکے تھے آپ کے نہلانے اور کفنانے سے کہ رکھ دو آپ کو جہاں وفات فرمائی تھی سو نماز پڑھی لوگوں نے
آپ پر دن دوشنبے اور دن سہ شنبے کے اور دفن کیے گئے آپ دن چہار شنبہ کے اور تھی نماز لوگوں کی آپ پر بدون امام کے پس شروع کیا مہاجروں نے
پھر تھے لوگ کہ داخل ہوتے تھے گھر میں جس قدر کہ گنجایش رکھتا تھا گھر اونکی پھر نماز پڑھتے تھے آپ پر اور مغفرت چاہتے آپ کی بدون امام کے پھر نکلتے تھے امام اور آجاتے تھے اور لوگ اور
کہتے تھے مانند اسکے پھر جب فراغت پاچکے مہاجرین داخل ہوئے انصار پھر کہا اونھوں نے مانند اوسکے کہ کہا تھا مہاجروں نے پھر داخل ہوئیں عورتیں مہاجروں کی
پھر داخل ہوئیں عورتیں انصار بعد اسکے پھر جب شروع کیا آنحضرت کے دفن میں جھگڑے انصار اور کہا اونھوں نے کہ گردانو ہمارے لیے حصہ آنحضرت سے
وقت آپ کے مرجانے کے پس تحقیق تھے ہم آنحضرت سے اور اوس بن خولی انصار میں بنی حبلی سے سو تھا وہ اون لوگوں میں سے کہ دفن کیا اونھوں نے رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم کو سو تھا یہ جو مذکور ہوا تھا قصہ وفات رسول خدا کا

تمت

خاتمة الطبع الحمد للہ والمنۃ کہ منجملہ تین دفتروں شوکۃ الاسلام کے کہ ترجمہ ہی تمام وکمال تاریخ امام واقدی رحمۃ اللہ علیہ کا پہلا دفتر مسمی
بمعارک الاسود مع الاعداء والحسود کہ اوسمیں لڑائیاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کفار اور مرتدین عرب کے ساتھ مذکور ہیں چھپ چکا
اب اور لڑائیاں کہ وہ بھی حکم میں لڑائیوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہیں اور امام ممدوح سے اونکو نہیں لکھا جناب مترجم مدظلہم نے کتب معتبرہ سے
نکال کر بطریق خاتمہ دفتر اول کے گردانا موفق حقیقی اسکو بھی انجام کو پونہچاوے اور اسکے دونوں دفتروں باقیہ کہ اوسمیں احوال فتوح شام اور فتوح مصر
وعراق مذکور ہیں اور اس مطبع نظامی میں وہ دونوں مرتب و مسطور موجود ہیں چھاپنے کی توفیق دے إِنَّهُ خَيْرُ مُوَفِّقٍ وَمُعِينٍ وَبِالْإِجَابَةِ
حَرِيٌّ وَقَمِينٌ اَللّٰهُمَّ آمِين يَا رَبَّ الْعَالَمِين

خاتمۃ الکتاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اما بعد حمد وصلوٰۃ کے طالبان اخبار وشائقان اسمار پر ظاہر ہو کہ جب اس ہیچمدان نے اللہ تعالی کی توفیق واعانت سے
جلد اول شوکت الاسلام کو جو موسوم بمعارک الاسود مع الاعداء والحسود ہی تمام کیا تو چاہا کہ جو لڑائیان اول ایام خلافت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مین
مرتدان عرب سے واقع ہوئین تھین قبل ارسال عساکر نصرت مآثر کے بجانب شام وعراق وغیرہ انکو بعد غزوات خیر الانام علیہ التحیۃ والسلام کے لکھے ہر چند بہت
جستجو کی لیکن کتاب امام واقدی کی جو بیان ردّت مین تھی دستیاب نہوئی لیس اور مواضع صحیح سے ان حالات کو لیکر بطریق خاتمہ اخیر مین اس کتاب اول کے
داخل کیا تا سلسلہ اس بیان کا مختل نہو جائے اور ہر شخص اوسکی سماعت سے بہرہ یاب ہووے اور فضائل ومساعی اصحاب کرام پر نظر کرے کہ اعلاء کلمۃ اللہ اور
اشاعت دین رسول اللہ مین کسقدر اونھون نے جانبازیان کین ہین اور کیا کیا محنتین اوٹھائی ہین پس جاننا چاہیے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعد اداے
ارکان حجۃ الوداع کے مدینہ شریفہ مین رونق افروز ہوئے تو چاہا آپ نے کہ ایک لشکر ظفر پیکر اپنے یارون کا طرف شام کے روانہ فرمائین پس موافق اپنی اس خواہش
کے چھبیسوین تاریخ ماہ صفر کے روز دوشنبہ مین آپ نے لوگون کو ارشاد کیا کہ طیاری لشکر کی واسطے جنگ رومیون کے کرین اور عوض زید بن حارثہ کا لین پھر
سہ شنبے کے دن اُسامہ بن زید کو امیر لشکر کیا اور اوسمین جماعت مہاجرین اور انصار اور اپنے بڑے بڑے یارون کو نامزد کیا پھر چہارشنبے کو جو اٹھائیسوین
تاریخ صفر کی تھی آنحضرت مریض ہوئے اور دوسرے دن شروع مرض سے باوجود بیماری کے اپنے دست مبارک سے ایک نشان طیار کیا اور اُسامہ بن زید کو دیکر
فرمایا کہ بِسْمِ اللّٰهِ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَقَاتِلْ مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ تو لیا اسامہ نے اوس نشان کو اور باہر آئے اور بریدہ بن حصیب اسلمی کو دیا کہ وہ اس لشکر مین
اوس نشان کو اوٹھایا کرین اور آکر منزل جرف مین مقام کیا تا سب لشکر جمع ہو جاوے اور اعیان مہاجر وانصار نے مثل حضرت ابوبکر اور عمر بن خطاب اور عثمان بن عفان سعد
بن ابی وقاص اور ابو عبیدہ بن جراح اور سعید بن زید اور قتادہ بن نعمان وسلمہ بن اسلم نے اپنی اپنی طیاری کر کے باہر اپنے ڈیرے خیمے بھیجے اور چاہتے تھے کہ وہان
سے کوچ کر کے آگے کو روانہ ہون کہ آخر دن مین چہارشنبے کے مرض آنحضرت کا زائد ہوا اور اس باعث سے سب لوگون مین تہلکہ پڑ گیا اور شب پنجشنبہ کو واسطے
امامت نماز عشا کے آنحضرت نے ابوبکر کو فرمایا اور ساتھ اس خدمت کے مامور کیا اور شنبے کو دسوین تاریخ ربیع الاول کی آپ کو مرض مین کچھ افاقہ ہوا پس جو
مسلمان کہ ہمراہ اُسامہ کے متعین وانگی ہوئے تھے وہ سب آنحضرت سے رخصت ہو کر باہر آئے اور اُسامہ سے بھی آنحضرت بغلگیر ہو کر اور اونکے حق مین
دعائین فرما کر اونکو رخصت کیا اور پھر یکشنبے کو جو آپ پر شدت مرض بہت ہوئی تو اسامہ اور لشکری اونکے ٹھہر گئے کہ اوسی اثنا مین صبح کو دوشنبے کی اسامہ
واسطے کوچ کے سوار ہونا چاہتے تھے بجہت کمال تاکید کے کہ آنحضرت نے اونکو اس کام مین فرمائی تھی کہ ناگاہ ایک آدمی بھیجا ہوا ام ایمن کا جو مان اسامہ کی تھین
لشکر کے پاس آیا اور اُسامہ سے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر حالت نزع طاری ہے پس اسامہ اور باقی اصحاب اس خبر قیامت اثر کو سنکر افتان وخیزان مدینہ طیبہ

دوسرے روز آئے اور بریدہ بن الحصیب نے اوس نشان کو لاکر اوپر دروازے حجرۂ آنحضرت کے کھڑا کر دیا مین جب لوگ دفن شریف آنحضرت سے فارغ ہوئے اور امر خلافت حضرت ابوبکر صدیق پر قرار پایا تو حضرت صدیق نے فرمایا کہ اوس نشان کو لیجا کر اسامہ کے گھر پر کھڑا کرین اور بریدہ بن الحصیب کو بھی فرمایا کہ خود جاکر اسامہ کے گھر پر کھڑا رہے اور لشکریون کو جمع کر کے باہر لاوے اور اسامہ بھی اپنے مکان سے کوچ کرین پس اسامہ باہر آئے اور موضع جرف مین جاکر دو مقام کیے اور درمیان اسی حال کے مدینہ منورہ مین خبر آئی کہ بعض قبائل عرب مرتد ہوگئے اور چاہتے ہین کہ مدینے پر شبخون مارین اور اکثر قبائل نے آپ کو زکوٰۃ دینے سے انکار کیا اور سوا مکے اور مدینے اور طائف کے تمام ملکون مین جمعے کی نماز موقوف ہوگئی اور مکے کے لوگون مین بھی اضطراب ہوگیا اور عتاب بن اسید جو آپ کی طرف سے حاکم تھے روپوش ہوگئے پھر سہل بن عمرو کے خطبہ پڑھنے سے اسلام پر قائم رہے اور طائف کے لوگ بھی اسلام پر قائم رہے اور بحرین کے علاقے مین جواثا نام ایک شہر تھا وہان کے لوگ بھی اول بدل گئے تھے پھر اسلام پر قائم رہے اور نماز جمعے کا اہتمام کیا غرض ردت کی خبر سنکر ایک جماعت اصحاب نے اس حال کو حضرت ابوبکر سے عرض کیا اور کہا کہ ایسے وقت مین ایسے لشکر جرار کثیر کو دور کی مہم پر روانہ کرنا مصلحت وقت سے دور ہے کہ خدانخواستہ اعراب مدینے کو خالی پاکر شورش برپا کرین اور فتنۂ عظیم برپا ہووے اور اوسکے باعث سے اہل مدینے کو مصیبت پونہچے پس اس بات کو حضرت ابوبکر نے ہرگز قبول نکیا اور فرمایا اگر بسبب پہنچنے لشکر اسامہ کے جانون مین کہ مدینے مین لقمہ سباع کا ہو جاؤنگا تو بھی خلاف فرمان آنحضرت کا نکرونگا لیکن اسامہ سے درخواست کی کہ عمر بن خطاب کو اجازت دین تا وہ میرے پاس رہین اور واسطے محافظت مدینے کے اور کنگاش و مشورت مین شریک میرے رہین پس اسامہ کی اجازت سے حضرت عمر لوٹ آئے اور حضرت خلیفہ نے حکم عام دے دیا کہ جسکا نام جانے والون مین لکھا گیا تھا اور وہ اب نجاوے تو اوسکو پیادہ پا لشکر مین بھیجونگا پھر وہ لشکر روانہ ہوا اور اسامہ کے ساتھ اوس لشکر مین تین ہزار پیادہ اور ایک ہزار سوار تھے اور جس قبیلے پر گذرتے تو وہ آپس مین کہتے کہ اگر ان لوگون مین قوت و شوکت نہوتی تو اتنا بڑا لشکر جرار روانہ نکرتے پس اس فوج کا رعب اون لوگون پر چھا جاتا اور ان لشکر والون سے بلطف و مدارا پیش آتے غرض اسامہ بڑی بڑی منزلین کر کے قناصہ پر سے جہینہ کی قوم پر ہوتے ہوے وادی القریٰ کو پونہچے اور وہان سے اسامہ نے ایک جاسوس قوم بنی عذرہ کا حریث نام اپنی سواری پر تحقیق خبر کو روانہ کیا اور وہ موضع ابنا مین جاکر جلد خبر لایا کہ مخالفون کا لشکر غفلت مین ہے اونکی طرف جلد چلنا چاہیے پس لشکر اسلام نے اونپر شبخون مارا اور اونکو متفرق اور پست پا کر کے مدینے کو صحت و سلامتی سے مراجعت فرمائی اور مدت سفر اس لشکر کی چالیس یا ستر دن تھے

قصۂ قتل اسود عنسی

ربیع الاول کے اخیر دنون مین اسود عنسی کے قتل کی خبر آئی اور اسکا نام عیلہ بن کعب بن غوث تھا اور کیفیت مفصل اس خبر کی یہ ہے کہ جب تک یمن مین آنحضرت کی طرف سے باذان حاکم رہا اسود عنسی اظہار اسلام کرتا تھا جب باذان کا انتقال ہوا تو آنحضرت نے چند عامل اپنے اصحاب مین سے یمن کی طرف روانہ کیے چنانچہ نجران پر عمرو بن حزم کو اور نجران اور ربذی کے درمیان کے شہرون کی حکومت خالد بن سعید بن العاص کو دی اور عامر بن سہیل کو ہمدان کا عامل کیا اور شہر صنعا کی نظامت جو دار الملک یمن کا ہے شہر بن باذان کو عنایت فرمائی اور ابو موسی اشعری کو وہان کی خدمت امامت پر مقرر فرمایا اور زیاد بن لبید انصاری کو حضرموت کی حکومت دی اور باقی چند مواضع کے بندوبست کو عکاشہ بن ثور اور مہاجر بن ابی امیہ کو مخصوص کیا اور وہان کی خدمت قضا معاذ بن جبل کو پس آنحضرت کے آخر دنون مین حیات سے اسود نے دعوی نبوت کا کیا اور وہ ایک شخص کاہن تھا اور کوئی جن اوسکا تابع تھا الغرض اوسنے عجیب و غریب شعبدے دکھلا کر لوگون کو راہ حق سے بھٹکایا اور قبیلہ مذحج نے اوسکی متابعت اختیار کی اور قیس بن عبد یغوث کو جو یمن کے سردارون سے تھا اوسکو اپنا سر لشکر کیا اور اطراف و نواح مین شر و فساد مچایا روز بروز اوسکا کام ترقی پانے لگا آخر الامر اوسنے سات سو آدمی جمع کر کے صنعا کی جانب لشکر کشی کی اور شہر بن باذان اوسکی لڑائی کو نکلا اور بکمال جرأت اور ثبات قدمی سے لڑ کر سعادت شہادت حاصل کی اور اسود نے صنعا پر تسلط تمام کر کے شہر بن باذان کی عورت کو جسکا نام آزاد اور بہت شکیلہ جمیلہ تھی اپنے نکاح مین لایا لیکن وہ بیوی اسلام پر ثابت رہی پھر اسود نے اوسی کے چچا زاد بھائی کو کہ فیروز نام تھا اور ایک شخص دادویہ نامی کو یمن مین اپنی طرف سے بندوبست کو مقرر کیا اور خود اوسنے تمام ولایت یمن کی تسخیر کا ارادہ کیا اور آنحضرت کے عاملون کو لکھ بھیجا

کہ تم لوگ جو ہمارے ملک مین متصرف ہو رہے ہو تمکو چاہیے کہ میری متابعت کرو اور ہمارے ملک کا جو محصول جمع کیا ہی مجکو دے دو اور بسبب اوسکے غلبے کے
معاذ بن جبل رضؓ صنعا سے نکل کر پاس ابو موسی اشعری کے چلے گئے اور یہ دونو ملکر حضرموت کو آئے اور عمرو بن حزم اور خالد بن سعید یمن کو چھوڑکر مدینہ منورہ کی
طرف نکل گئے اور تمام ملک یمن اسود کے ہاتھ آگیا اور اوس ملک کے مسلمانون نے ظاہر مین اوسکے عاملون کے ہاتھ پر بیعت کی اور بہت سے لوگ مرتد ہوگئے
پھر یہ خبر جب آنحضرتؐ کو پہونچی تو آپ نے وہان کے مسلمانون کو اپنا ایک فرمان ہدایت نشان لکھا اور اوس کذاب کے قتل کرنے پر لوگون کو ترغیب دی اور جب
یہ نامہ مبارک حضرت رسالت مآب کا یمن مین پہونچا تو معاذ بن جبل اوسکے قتل کی طرف متوجہ ہوئے اور اس کام کے انجام دینے مین کمال کوشش اور سعی بجالائے
اور چونکہ معاذ بن جبل رضؓ نے وہان ایک عورت رملہ نام سے جو قبیلہ بنی سکون کی تھی نکاح کیا تھا اس جہت سے تمام لوگ اوسکی قوم کے معاذ کے ہمراہ ہوگئے پھر سب
متفق ہوکر پاس قیس بن عبد یغوث جسکو قیس بن مکشوح بھی کہتے تھے گئے اور وہ اسود کا سپہ سالار تھا اور اون دنون اسود اوس پر تقدیر الہی سے خفا ہوا تھا
اور فیروز دیلمی اور داد ویہ بھی کہ دونون بڑے سردار تھے اون روزون اسود سے رنجیدہ تھے پس ان لوگون نے ان سردارون سے ملکر اسود کے قتل کا مشورہ کیا
اور ان تینون نے مسلمانون کی بات کو مانند وحی آسمانی جانکر قبول کیا اور اوس ملعون کے مارنے پر متفق ہوئے اور اسود کے شیطان نے اوسکو اس مضمون سے
اطلاع دی پھر اسود نے قیس کو بلاکر کہا ای قیس سن کہ یہ میرا فرشتہ کیا کہتا ہی قیس نے کہا وہ کیا بیان کرتا ہی کہا اسود نے وہ یہ کہتا ہی کہ ای اسود تو نے قیس کو
کمال مرتبے کی عزت دی اور جب وہ عزت مین تیرے برابر ہوا تو تیرے قتل کا ارادہ کیا اور تیرا دشمن ہوکر تیرے ملک کے چھین لینے کا ارادہ رکھتا ہی اور مضبوط
ارادہ کیا ہی کہ تجسے دغا کرے اب وہ فرشتہ مجسے کہتا ہی کہ قیس کا سر اوڑا دے کہ بعد اسکے قتل کے تجکو کچھ اندیشہ نرہیگا کہا قیس نے ای اسود قسم ہی مجکو تیرا
کہ تو میرے نزدیک بہت بزرگ اور محبوب ہی مین اپنے دل مین اس طرح کا خیال نکرونگا اسود نے کہا مجھے یقین نہین ہوتا کہ فرشتہ میرا مجسے جھوٹھ کہے لیکن تو نے
اپنے خیال دل سے توبہ کی ہی الغرض قیس وہان سے نکل کر فیروز اور داد ویہ کے پاس آیا اور یہ سب ماجرا اپنا بیان کیا اونھون نے کہا ای قیس تم خبردار ہو اور ہم
سبھون کو اوسکی طرف سے کمال اندیشہ ہی اس عرصے مین اسود نے ان تینون کو بلوایا جب یہ اوسکے روبرو آئے تو اوس نے انسے کہا مینے تمکو اتنی عزت دی اور تمھاری
میرے حق مین یہ کیا باتین ہین جو مجکو پہونچی ہین کہا انھون نے اب کی بار ہماری تقصیر معاف کر اسود نے کہا اگر اب کی بار پھر مینے ایسی بات تمھاری جانب سے سنی
تو تمکو قتل کرونگا پھر یہ لوگ اوسکے پاس سے نکل آئے اور اسود کو انکی طرف سے کمال اندیشہ ہوا اور یہ بھی اوسکی طرف سے خوفناک ہوئے اور یہ اسی اندیشے اور
فکر مین تھے کہ انکو حاکم ہمدان سے جو عامر بن شہر تھا اور ذو ظلیم اور ذو الکلاع وغیرہ امراء یمن کے خطوط آئے اور اون خطوط مین لکھا تھا کہ ہمکو آنحضرتؐ کی طرف سے
خطوط آئے ہین اب ہم لوگ تمھارے تابع اور اسود کے قتل مین تمھارے شریک ہین تو قیس اسود کی عورت کے پاس جو لزاز نام تھی آئے اور اوس سے کہا کہ
اسود نے جو فساد کیا تجھپر روشن ہی کہ تیرے خاوند کو قتل کیا اور باقی عورتون کو رسوا کیا اب تو ہمکو کچھ تدبیر بتلا اسنے قیس سے کہا تمھارا کیا ارادہ ہی کہا قیس نے مین
چاہتا ہون کہ اوسکو یہان سے نکال دون لزاز نے کہا تو اوسکو قتل کیون نہین کرتا کہا قیس نے اگر یہ بات ہوسکے تو بہت مناسب ہی تب لزاز نے کہا ایسا بدشخص
کوئی نہوگا اللہ تعالی کا کچھ حق ادا نہین کرتا اور کسی حرام کام سے آپکو نہین بچاتا مجکو اوس سے نہایت بغض ہی اوسکا مار ڈالنا بہتر ہی اور تم جب اسبات کا عزم
مصمم کرو تو مجھے اطلاع دینا پھر جب قیس اوسکے پاس سے لوٹے تو دیکھا کہ فیروز اور داد ویہ قیس کے منتظر تھے اور ہنوز ان تینون مین کچھ گفتگو نہوئی تھی کہ اسی
حال مین اسود نے قیس کو بلوایا اور قیس اپنی قوم کے دس آدمی دلاور مسلح ہمراہ لیکر اسود کے پاس گئے اور اسود ان لوگون کے ہونے سے قیس پر کچھ دست درازی
نکرسکا مگر اتنا کہا کہ ای قیس مین تجسے سچ بات کہتا ہون اور تو مجھے جھٹلاتا ہی اور میرا فرشتہ کہتا ہی کہ ای اسود اگر تو قیس کو قتل نکریگا تو وہ تجکو مار ڈالیگا تب قیس نے
جان لیا کہ یہ اب اپنے کو یقیناً قتل کرتا ہی تو اوسکو جواب دیا کہ تو تو رسول اللہ کا ہی مین تجھے کس طرح قتل کرونگا اور اس طرح ہر روز کے ڈرانے سے مجھے ایک بار
مار ڈالنا بہتر ہی اسود کو اوس پر رحم آیا اور قیس کو رخصت کیا پھر قیس نے اپنے لوگون مین آن کے اوسکی گفتگو سب بیان کی اور کہا اب اپنا کام جلد کرو پھر وہ لوگ
اسود کے دروازے پر کھڑے ہوکر اس باب مین مشورت کرنے لگے کہ اسمین اسود باہر آیا وہان جو گائے اونٹ قریب سو کے کھڑے تھے اونکے پاس آکر ایک
خط کھینچ دیا اور جانورون کو اوس خط کے پاس لاکر کھڑا کیا اور وہ سب چپکے کھڑے ہوگئے پھر اون سبکو بے باندھے ذبح کیا اوس خط سے کوئی جانور نہ سرکا

قیس کہتا ہی کہ یہ حال دیکھکر مجھکو کمال اندیشہ ہوا پھر اسود نے فیروز کو بلا کر کہا ای فیروز تجھے بھی اسی طرح مار ڈالتا ہون فیروز نے کہا تو نے میری بہن سے نکاح کیا
اور مجکو یمنیون پر سردار بنایا اور اگر تم ہمارے معتقد ہوتے تو بھی ہم اپنا حصہ جو تمسے ملتا ہی اوسکو فروخت نکرتے اب تو ہماری دنیا و آخرت کی خوبی تمسے
حاصل ہی تم جھوٹی باتین سنکر ہمسے بدلا نہ لینا اسود نے خوش ہو کر فیروز سے کہا کہ اس گوشت کو تقسیم کر دے فیروز گوشت کو تقسیم کر کے جلد اوسکے پاس گیا
تو وہان دیکھا کہ ایک شخص اسود کو فیروز کے قتل کی ترغیب دے رہا تھا اور اسود اوسکو کہتا تھا کہ مین کل فجر کو فیروز اور اوسکے ہمراہیون کو قتل کر دونگا تو فجر ہوتے
اونکو میرے پاس حاضر کر یہ کہکر جو پھر کر دیکھا تو فیروز کھڑا ہوا تھا اسود نے پوچھا کیا ہی فیروز نے کہا مینے گوشت تقسیم کر دیا پھر فیروز نے اپنے لوگون کے
پاس آکر یہ کیفیت بیان کر دی اون سب نے کہا اوسکی عورت سے اس باب مین مشورت کر فیروز نے اوسکی عورت کے پاس آکر تجویز پوچھی اوسنے کہا اسکے گھر کے
چارون طرف نگہبان بیٹھے ہین اور ہر جگہ پر چوکیدارون کو مقرر کیا ہی مگر اس گھر کے پیچھے کوئی نگہبان نہین اور پشت اس گھر کی فلانے راستے کی طرف ہی
رات کو تم نقب لگا کر اندر آنا اور اوسکو قتل کرنا اور مین اس گھر مین رات کو چراغ روشن کر دونگی الغرض جب فیروز وہان سے نکلا تو اسود نے اوس سے کہا کہ تو
میرے گھر مین کس لیے آیا تھا اور فیروز کے سر پر مارا کہ وہ گر پڑا یہ اسود بڑا قوی ہیکل تھا اسکی عورت نے جانا کہ یہ فیروز کو مار ڈالیگا یہ کہکر پکارنے لگی کہ میرا چچازاد
بھائی مجھسے ملنے آیا تھا کیا تو اسکو مار ڈالیگا اوسنے عورت سے کہا خاموش ہو مینے تیری خاطر سے اسے چھوڑ دیا پھر فیروز نے اپنے لوگون سے آکر یہ قصہ بیان کیا
اور بولا کہ اب اپنے کام مین جلدی کرو سب متحیر ہوئے کہ کیا کرین اتنے مین اوسکی عورت نے کہلا بھیجا کہ تم رات کو تاخیر نکرنا اور جس کام کا ارادہ کیا ہی اوسپر ثابت قدم
رہنا پھر فیروز نے خود جا کر اوسکی عورت سے اس بات کی پختگی کر لی اور اوس گھر مین جا کر اول نقب دی کہ باہر سے نقب لگانا آسان ہو جاوے پھر شب کو نقب لگا کر
اندر گھسے دیکھا کہ چراغ ایک کونڈے کے نیچے روشن تھا فیروز نے چراغ اوٹھا کر دیکھا کہ اسود حریر کے فرش پر سوتا ہی اور نشے کی حالت مین خراٹے لے رہا ہی
اور اوسکی عورت اوسکے پاس بیٹھی ہی فیروز کو دیکھکر اسود کے شیطان نے اوسکو جگا دیا اسود نے کہا ای فیروز تو میرے درپی کس واسطے ہی فیروز نے دل مین
کہا کہ اگر اب مین اسکو چھوڑ جاؤن تو یہ مجکو اور اپنی عورت دونون کو مار ڈالیگا جلدی سے تلوار اوسکے حلق پر پھیر دی اور اوسکو قتل کر کے اپنے لوگون کو اس کام
سے اطلاع کر دی اوسکی عورت نے جانا کہ ابھی کام تمام نہین ہوا اوسنے فیروز کا دامن پکڑ کے کہا تو اسکو بن مارے کہان جاتا ہی اور مجھ عورت کو اسطرح
یہان کس بات پر چھوڑے جاتا ہی فیروز نے کہا مین ہمراہیون کو مطلع کر کے آتا ہون پھر اپنے دونون یارون کو اطلاع دی یہ تینون شخص متفق ہو کر
آئے اور اوسکے سر کو کاٹنا چاہا اسود کو اوسکے شیطان نے حرکت دی جب وہ ہلا تو یہ تینون شخص اوسکا سر نکاٹ سکے تب دو شخصون نے اوسکی پیٹھ پر
چڑھ کے دبایا اور عورت نے اوسکے بال پکڑ کر کھینچے اسود نے پکارنے کا ارادہ کیا عورت نے اوسکا مونھ چادر سے بند کر لیا اور تیسرے شخص نے
سر کاٹ لیا اسود نے مذبوح اونٹ کی طرح شور کرنا شروع کیا پہرے والے اوسکی آواز سنکر دوڑ آئے اور عورت سے پوچھا یہ کیا آواز ہی اوسنے کہا
اسوقت نبی پر وحی اوترتی ہی اسواسطے ایسی آواز کرتا ہی پھر وہ لوگ لوٹ کر اپنے مقامون پر چلے گئے فیروز اور قیس اور دادویہ تینون نے ملکر اس
امر کی تجویز کی کہ اسکے مرنے کی خبر لوگون کو کس طرح کرین آخر اس بات پر تجویز ٹھہری کہ فجر ہوتے ہی مسلمانون کے شعار مقررہ پر پکارنا چاہیے
اور بعد اوسکے اذان دینا جب صبح ہوئی دادویہ نے مسلمانون کے شعار کو پکارنا شروع کیا اور سب کافر اوس شعار کو سنکر گھبرا گئے اور نگہبانون نے
آکر گھر کو احاطہ کر لیا پھر قیس نے اذان دی اسود کے سوار یہ سنکر اوسکے دروازے پر جمع ہو گئے تب قیس نے پکار کر کہا اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا
رَسُوْلُ اللّٰهِ اور عیلہ جھوٹا ہی اور اوسکا سر گھر کے اوپر سے باہر پھینک دیا اوسکے لوگون نے یہ حال دیکھکر بھاگنا شروع کیا اور مسلمانون نے
اونکا قتل شروع کیا اسلام غالب ہوا اور کفر مغلوب پھر آنحضرتؐ کے عمال اپنی خدمتون پر گئے اور تینون قاتلون نے اسود کے اپنے امیر ہونے مین
اختلاف کیا آخر سبکا اس بات پر اتفاق ہوا کہ معاذ بن جبل کو سردار کیجیے سو معاذ امیر ہو کر لوگون کو نماز پڑھانے لگے اور یہ کیفیت آنحضرتؐ کو
لکھ بھیجی پھر تین دن تمام نہین ہوئے تھے کہ ہمکو وفات شریف آنحضرتؐ کی خبر آئی اور ہمارے تمام کامون مین خلل پڑ گیا اور بہت امور ہمارے سوچے ہوے
بگڑ گئے اور تمام ملک مین اضطراب ہو گیا القصہ آنحضرتؐ نے مدینہ منورہ مین اوسی شب فرما دیا تھا کہ آج کی شب اسود کذاب مارا گیا اور اچھی جماعت نے

ایک نیک شخص نے اوسکو قتل کیا اصحاب نے عرض کی کہ یا رسول اللہ وہ کون شخص ہی آپ نے فرمایا وہ فیروز ہی اور اسود کذاب پیشے دعوی نبوت کے تین مہینے بعد مارا گیا اور بعض چار مہینے کہتے ہین اور یہ فتح آنحضرت کی حیات مین واقع ہوئی لیکن جو یہ خبر مدینے مین خلافت حضرت صدیق مین آئی اس باعث سے اسکو حضرت صدیق کی فتوحات سے شمار کرتے ہین اور یہ پہلی خوشخبری فتح کی ہی جو صدیق اکبر کو پہنچی القصہ جب لشکر اسامہ کا روانہ ہو چکا مدینے کے اطراف اعراب مرتد ہوگئے اور بعضون نے زکوۃ دینے مین تاخیر کی اور مدینے پر شبخون مارنے اور لوٹنے کو طیار ہوئے تب حضرت صدیق رض نے مدینے کی راہون پر علی مرتضی کرم اللہ وجہہ اور زبیر اور طلحہ اور سعد بن ابی وقاص وغیرہ کو پاسبانی کے واسطے مقرر کیا اور اہل مدینے سے فرمایا کہ تمام زمین کا فر ہوگئی اور تم بہت کم ہو معلوم نہین کہ کفار شب کو آتے ہین یا دن کو سو تم سب مسجد نبوی مین حاضر رہا کرو بروقت حاجت جمع کرنے مین تاخیر نہو سو تین دن نہین گذرے تھے کہ اعراب فوجین جمع کر کے مدینے پر چلے اور اونکے آدھے لوگ موضع ذو الحسا مین کمک کے لیے رہ گئے اور آدھے مدینے کی غارت کو آئے اسلام کے نگہبانون نے حضرت صدیق کو اونکے آنے کی خبر دی خلیفہ نے مسلمانون کو کہلا بھیجا کہ تم ثابت قدم رہنا تمہاری کمک کو آتے ہین پھر مسجد مین جو لوگ جمع تھے انکو ہمراہ لیکر دشمنون پر چڑھ کر خود تشریف لے گئے مرتد سنکر بھاگ گئے اور مسلمان اونکے تعاقب مین ذو الحسا تک پہنچے وہان لشکر مرتدین اہل اسلام مین جنگ واقع ہوئی مرتد لوگ شکست کھا کر بھاگ گئے اور جمادی الاولی مین جن لوگون نے ادائے زکوۃ سے انکار کیا تھا اونسے لڑائی واقع ہوئی اور تفصیل اسکی یہ ہی کہ اسد اور غطفان اور طی اور بنی کے قبیلے والے تمام جا کے طلیحہ اسدی کے پاس جمع ہوئے اور اپنی طرف سے چند شخصون کو مدینے کی جانب روانہ کیا وہ آکر مدینے مین عمدہ لوگون کے پاس اوترے اور اون اہل مدینہ نے اونکی خاطر داری کی مگر حضرت عباس رض نے کسی کو اپنے پاس نہ آنے دیا پھر وہ لوگ مدینے کے معززون کے ساتھ پاس حضرت صدیق کے آئے اور کہنے لگے ہم نماز پڑھینگے لیکن زکوۃ نہ دینگے حضرت صدیق رض نے فرمایا کہ تم جو آنحضرت صلعم کے روبرو دیا کرتے تھے اگر اوس مین سے ایک رسی بھی کم کروگے تو مین تمسے لڑونگا پھر وہ لوگ لوٹ گئے اور اپنی قومون سے مدینے مین مسلمانون کی قلت بیان کی اور اونکے لڑنے پر برانگیختہ کیا اور اصحاب بھی مشورت کر کے اس بات پر متفق ہوئے کہ مانعین زکوۃ سے جہاد کرنا چاہیے پھر جب اونسے جہاد کرنا مقرر ہوا تو حضرت صدیق نے اہل مدینہ کو ہمراہ لیکر اطراف کے اعراب پر فوج کشی کی اعراب نے مشکین پھلا کر پہاڑ سے ڈھلکا دین اونٹ مسلمانون کی سواریون کے اونسے چمک کر بھاگنے لگے اس باعث سے انمین اتنا تفرقہ پڑ گیا کہ تمام رات جانور قابو مین نہ آئے اور بھاگ کر رات کو مدینے مین چلے گئے اعراب نے جانا کہ اب مسلمانون کو کچھ قوت باقی نہین رہی غرض حضرت صدیق رض نے تمام رات مین فوج کو آمادہ کیا اور مدینے مین سنان ضمیری کو اپنا نائب کیا اور اوپر محافظت راستون مدینے کے عبد اللہ بن مسعود کو مقرر فرمایا اور خود فوج لیکر آخر شب کو نکلے اور میمنہ مین نعمان بن مقرن اور میسرہ مین اونکے بھائی عبد اللہ بن مقرن اور ہراول مین اونکے اور بھائی سوید بن مقرن کو معین کیا ہنوز صبح صادق نہوئی تھی کہ دونون جماعتین ایک میدان مین مقابل ہوئین تب مسلمان خفیہ بلا شور و کلام اون مین جا پڑے اور قتال شروع کیا پھر آفتاب نکلا تھا کہ کافر بھاگے اور اونکے اکثر جانور مسلمانون کے ہاتھ لگے اور حضرت صدیق رض اونکے تعاقب مین موضع ذو القصہ تک جو مدینے سے چوبیس کوس تھا گئے اس فتح سے مسلمانون کو قوت ہوئی اور کافر ذلیل ہوئے پھر بنی ذبیان اور بنی عبس نے اپنے قریہ مین جو مسلمان تھے انکو قتل کیا اور انکا یہ کام دیکھکر اور قبیلے والون نے بھی ایسا ہی کیا تب حضرت صدیق رض نے قسم کھائی کہ جن قبیلے والون نے جتنے مسلمان قتل کیے اونسے زیادہ مین اونکے لوگ قتل کرونگا پھر حضرت صدیق مظفر و منصور مدینے کو لوٹ آئے اور اوسی شب کو مدینے مین عدی بن حاتم اور صفوان اور زبرقان کی طرف سے مال زکوۃ کا آیا۔ ایک کے یہان کی زکوۃ اول شب مین دوسرے کے یہان کی وسط شب مین اور تیسرے کی آخر شب مین آئی اور بعد سات دن کے آنحضرت کی وفات سے یہ ماجرا ہوا پھر بعد تین چار دن کے اسامہ بن زید اپنی مہم کو فتح کر کے آئے تو حضرت صدیق رض نے انکو مدینے مین اپنا خلیفہ کیا اور اونکے ہمراہیون کو واسطے حصول آرام کے وہین چھوڑا اور آپ اول جن لوگون کو ہمراہ لیکر ذو القصہ تک گئے تھے اونھین ساتھ لیکر اور نعمان اور سوید اور عبد اللہ کو اوسی طرح افسر فوج کر کے باہر نکلے اور ربذہ کی بلاد سے موضع ابرق مین جا کر مقام کیا اور وہان ایک جماعت بنی عبس اور بنی ذبیان اور بنی کنانہ کی جمع تھی اونسے لڑے اور دشمنون کو شکست ہوئی وہان حطیئہ نام ایک شخص مقید ہوا اور حضرت صدیق رض نے ابرق مین چند روز مقام کر کے بنی ذبیان کے ملکون کو اپنے تصرف مین لائے اور فرمایا اللہ تعالی نے ہمکو

ان شہرون کا مالک کیا اب وہ انپر قابض ہونگے اور ابیرق اور ربذہ کو احاطہ کرکے مسلمانون کے گھوڑون کی چراگاہ مقرر کی اور مدینے مین خیر و عافیت سے تشریف
لائے اور بنی عبس اور بنی ذبیان جو بھاگ گئے تھے وہ جاکر بزاخہ مین طلیحہ اسدی کے پاس جمع ہوئے پھر حضرت اسامہؓ کے لشکر کو کہ آرام حاصل کر چکے تھے
ہمراہ لیکر ذوالقصہ کی طرف نکلے وہ مدینے سے ایک مرحلے پر ہے اور آپکے ہاتھ مین ننگی تلوار تھی اور حضرت علیؓ آپکے ناقے کی مہار پکڑکے لیجاتے تھے پھر
علی مرتضی اور دوسرے اصحاب نے ملکر حضرت صدیقؓ سے عرض کی کہ آپ مدینے کو تشریف لیجاوین اور واسطے جنگ اعراب کے اور لوگون کو مقرر فرمائیے
حضرت صدیقؓ نے اونکا کہنا مانا لوٹ آئے اور گیارہ نشان طیار کرکے گیارہ امیرون کو حوالے کیا دارقطنی نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب
حضرت صدیق اونٹ پر بیٹھکر ذوالقصہ کو روانہ ہوئے علی مرتضی نے جاکر مہار پکڑلی اور کہا اے خلیفہ رسول اللہ کہاں جاتے ہو آنحضرت نے جو آپکو احد کے دن فرمایا تھا
وہی بات مین کہتا ہون کہ تم اپنی تلوار کو میان مین کرو اور اپنی جان کی مصیبت کا درد ہمکو ندو اور مدینے کو پھر چلو واللہ اگر تمپر کچھ مصیبت گذری تو اسلام کا انتظام کبھی
نہوگا اور اس حدیث کو زکریا ساجی نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے بھی روایت کیا ہے کہ وہ فرماتی ہین جب میرے باپ تلوار کھینچے ہوئے ناقے پر سوار ہوکر ذوالقصہ کی طرف
نکلے علی رضی اللہ عنہ نے آکر مہار پکڑلی اور فرمایا اے خلیفہ رسول اللہ آپ کہان جاتے ہین آپکو آنحضرتؐ نے جو احد کے دن کہا تھا وہی مین کہتا ہون کہ تم اپنی تلوار میان
کرو اور اپنی جان کی مصیبت کا درد ہمکو ندو واللہ اگر تمکو کچھ ہوا تو بعد تمھارے کبھی اسلام کا انتظام نہ رہیگا پھر حضرت صدیق نے لشکر روانہ کیے اور خود لوٹ آئے قاسم
بن محمد کہتے ہین کہ جب اسامہ اور اونکے لشکر نے آرام پالیا اور صدقات کی تقسیم کی تو کچھ مال بچ گیا پھر حضرت صدیقؓ نے گیارہ نشان بناکر گیارہ امیرون کو دیے ایک نشان
خالد کو دیا اور اونکو فرمایا تم طلیحہ بن خویلد اسدی پہ جاکر لڑو اور اوس سے فراغت پاکر بطاح کو مالک بن نویرہ پر جاؤ اور دوسرا نشان عکرمہ بن ابی جہل کو دیا اور واسطے جنگ
مسیلمہ کے روانہ کیا اور ایک نشان شرحبیل بن حسنہ کو دے کر عکرمہ کی کمک کے واسطے مسیلمہ پر روانہ کیا اور کہا بعد وہان سے فراغت کے بنی قضاعہ پر جانا اور ایک
نشان مہاجر بن ابی امیہ کو دیا اور کہا عنسی کا لشکر لیکر قیس بن مکشوح پر جو فرمان برداری سے پھرا ہوا ہے جانا اور ابنا کی تائید کرکے اوسکی تنبیہ کرو اور ایک نشان خالد
بن سعید بن العاص کو دے کے مشرق کی جانب مین شام کی طرف روانہ کیا اور ایک نشان عمرو بن عاص کو دے کر قضاعہ وغیرہ پر روانہ کیا اور ایک نشان حذیفہ بن محصن غلفانی کو دے کر
ابن ہوثمہ پر بھیجا اور ایک نشان طریف بن حاجز کو دیکر بنی سلیم اور ہوازن کی تنبیہ کو مقرر کیا اور ایک نشان سوید بن مقرن کو دے کے یمن کے تہامہ کی طرف روانہ کیا اور ایک نشان
علاء بن حضرمی کو دے کر بحرین کی طرف بھیجا اور ایک نشان عکاشہ بن محصن اسدی کو دے کر قطن کی طرف روانہ کیا اور ہر ایک امیر کو اوسکی خدمت کا عہدنامہ لکھ دیا اور
ہر ایک امیر کے ساتھ اوسکا لشکر دے کر ذوالقصہ سے رخصت کیا اور مرتدون کے لیے ایک ایک خط تحریر کرکے اون امرا کے حوالے کیا اوسکا مضمون یہ تھا

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ نامہ ہے ابوبکر کی طرف سے جو خلیفہ ہے آنحضرتؐ کا طرف ہر خاص و عام کے جو اسلام پر ثابت ہین یا اس سے پھر گئے
سلام ہے اوسپر جو پیروی کرے سیدھی راہ کی اور ترک کرے اپنی گمراہی اور بھٹکنے کو اور پاک ہو نفس کی خواہشون سے مین حمد کرتا ہون اللہ تعالی کی طرف تمھارے وہ
خدا کہ نہین کوئی معبود سوا اوسکے کہ وہ ایک ہی نہین کوئی شریک اوسکا اور محمد اوسکے بندے اور رسول ہین اور جو کچھ لائے وہ ہمارے پاس ہم اوسکا اقرار کرتے ہین
اور جو انکار اوسکا کرے ہم اوسکو کافر جانتے ہین اور اوس سے جہاد کرتے ہین اما بعد اللہ نے اپنے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی حق بات دے کر خلق کی جانب
بھیجا تھا کہ وہ خوشخبری سناوین اور ڈراوین عذاب سے اور بلاوین لوگون کو اللہ کی طرف اوسکے حکم سے وہ چراغ روشن ہے تاکہ ڈراوین اوسکو جو زندہ ہے اور ظاہر
کرین سچی بات کافرون پر پس جسنے آپکی بات مانی تو اللہ تعالی اوسکو حق کی راہ بتلائے اور جسنے اوس سے مونہہ پھیرا تو اونکو آنحضرتؐ نے مارا یہان تک کہ اون لوگون نے
چار ناچار اسلام قبول کیا اور بعد اسکے اللہ تعالی نے اپنے رسول کو بلالیا اور اونھون نے اللہ تعالی کے حکم کو جاری کردیا اور امت کو نصیحت فرمادی اور حق اپنے ذمے کا
ادا کردیا اور اللہ تعالی نے آنحضرتؐ اور سب کتاب والون کو فرمادیا کہ اِنَّکَ مَیِّتٌ وَّاِنَّھُمْ مَّیِّتُوْنَ ○ یعنی تو مرنے والا ہے اور وہ بھی مرنے والے ہین
اور فرمایا وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِکَ الْخُلْدَ یعنی نہ کیا ہمنے واسطے کسی بشر کے تجھسے پہلے رہنا ہمیشہ کا دنیا مین اور فرمایا مومنون کو وَمَا
مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاِئْنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓی اَعْقَابِکُمْ وَمَنْ یَّنْقَلِبْ عَلٰی عَقِبَیْهِ
فَلَنْ یَّضُرَّ اللّٰهَ شَیْئًا وَسَیَجْزِی اللّٰهُ الشّٰکِرِیْنَ ○ یعنی اور محمد نہین مگر ایک رسول ہو چکے اون سے پہلے بہت رسول پھر کیا اگر وہ مرگیا

یا مارا گیا تم پھر جاؤ گے اولٹے پانوؤن اور جو کوئی پھر جاویگا اولٹے پانوؤن وہ نہ بگاڑیگا اللہ کا کچھ اور اللہ تعالی ثواب دیگا بھلا ماننے والون کو اب تمسے جو کوئی عبادت
کرتا ہو محمد کی تو وہ مر گئے اور جو کوئی تمسے عبادت نہین کرتا مگر اللہ تعالی کی تو وہ زندہ ہی نہین مرنے والا کہ آتی نہین اوسکو اونگھ اور نہ نیند اور وہ اپنے کام
کا نگہبان ہی اور اپنے دشمنون سے بدلا لینے والا ہی اور مین تمکو وصیت کرتا ہون اللہ تعالی سے ڈرنے کی کہ یہ حصہ ہی تمھارا اور جو کچھ کہ لائے ہین آنحضرت تم اوسکو
قبول کرو اور اقتدا کرو اونکی اور چلو اونکی راہ پر اور مضبوط پکڑو اللہ تعالی کے دین کو واسطے کہ جسکو ہدایت نکرے اللہ تعالی وہ گمراہ ہی اور جسکی وہ مدد نکرے تو وہ
رسوا ہی اور جسکو وہ غنی نکرے تو وہ فقیر ہی اور جسکو اللہ عزت ندے وہ ذلیل ہی اور جسکو راہ بتاوے اللہ تعالی وہی راہ پر ہی کہ فرماتا ہی اللہ تعالی مَنْ یَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ
الْمُهْتَدِ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا مُّرْشِدًا ○ یعنی جسکو اللہ تعالی راہ بتلاوے وہی راہ پاتا ہی اور جسکو گمراہ کرے تو نہ پاویگا تو واسطے
اوسکے کوئی رفیق راہ پر لانے والا اور نہ مقبول ہوگا اوسکا کچھ عمل اور نہ توبہ اور نہ فدیہ اور سنا ہی مینے کہ اکثر آدمی تم مین سے پھر گئے ہین بعد اسلام لانے کے
اللہ تعالی سے غافل اور حکم سے جاہل ہوکر اور مانی ہی اونھون نے بات شیطان کی اور اوسکی اولاد کی کہ وہ تمھارا دشمن ہی فرماتا ہی اللہ تعالی اِنَّ الشَّیْطٰنَ
لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا یعنی مقرر شیطان تمھارا دشمن ہی پس ٹھہراؤ تم اوسکو دشمن اپنا اور روانہ کیا ہی مینے تمھاری طرف ایک لشکر مہاجرین و انصار کا
اور تاکید کی ہی مینے اونکو کہ نہ قبول کرین کسی سے کچھ سوائے ایمان کے اور بلاوین لوگون کو طرف اللہ تعالی کے اور نہ قتل کرین کسیکو بے بلائے اللہ تعالی کی راہ کی طرف اور اگر مانے کوئی کہنا تمھارا اور اقرار
کرے ایمان کا اور کرے نیک کار اور رجوع لاوے طرف اسلام کے تو قبول کرو اوس سے اور مدد کرو اوسکی اور جو کوئی نہ مانے اسکو تو لڑو اوس سے یہان تک کہ
رجوع کرے وہ اللہ تعالی کے حکم کی طرف اور جسپر قادر ہو مرتدون مین سے نہ باقی چھوڑو اوسکو اور جلاؤ اوسکو آگ سے اور قتل کرو ہر طرح سے اور لوٹ لو اونکے زن و فرزند
کو اور نہ قبول کرو کسی سے کچھ سوا اسلام کے اب جو کوئی مانے حکم ہمارا تو اوسکے لیے بہتری ہی اور جو کوئی اطاعت نکریگا تو وہ نہ بگاڑیگا اللہ تعالی کا کچھ اور تاکید کی ہی مینے
اپنے لوگون کو کہ پڑھا کرین یاس خط کو تمھاری ہر جماعت مین اور سنا کرین آواز اذان کی تاکہ جو کوئی اذان کہے اوس سے درگذر کرین اور جو کوئی اذان نہ دیوے اوپر
حق بات جاری کرین اور حق اسلام کا اونسے مانگین پھر اگر نہ دیوے وہ حق اسلام کا تو جلدی لڑین اونسے اور جو اقرار کرے ادائے حق کا تو لین اونسے اوس حق کو فقط والسلام
اور حضرت ابو بکر رضؓ نے تاکید کی ان امر کو کہ جس قوم سے آواز سنو اذان کی تو اونکو نہ ستانا اور اونسے شرائع اسلام کو پوچھنا اور دریافت کرنا اور اگر نہ سنو کسی قوم سے اذان کو
تو لوٹو اونکو برے طور سے اور آگ سے جلادو اونکو اور مبالغہ کرو اونکے قتل و مجروح کرنے مین اور بسبب وفات شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ضعف اور ناتوانی مت اختیار کرو

قصہ جنگ طلیحہ بن خویلد

القصہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد کو تین ہزار آدمی دیکر طلیحہ کی لڑائی کو روانہ کیا اور اونکے ہمراہ جو جماعت انصار تھی اوسپر ثابت بن قیس بن شماس
کو امیر کیا اور یہ طلیحہ بن خویلد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین ایمان لایا تھا اور آنحضرتؐ کی حیات مین مرتد ہوا جب آنحضرتؐ کی وفات ہوئی تو طلیحہ نے دعوی
نبوت کیا اور طرح طرح کے خرافات بکنے لگا اور مہمل باتین کہین کہ مجھپر وحی نازل ہوتی ہی چنانچہ منجملہ اون واہیات کے اس عبارت کو وحی کی آیت مقرر کی الحمام
والیمام والصرد الصوام قد صمن قبلکم باعوام لیبلغن ملکنا العراق والشام ترجمہ یعنی قسم ہی جنگلی اور شہری کبوترون کی اور چند جو
روزہ دار ہین چند سال کے آگے ضامن ہوا ہی کہ پہونچیگی مملکت ہماری عراق اور شام تک غرض بہت سے لوگ مرتد ہو کر اوسکے تابع ہو گئے اور عیینہ بن حصن
بھی مرتد ہو کر طلیحہ کا وزیر ہوا اور اپنی قوم سے کہا کہ بنی اسد کا نبی مجھکو زائد دوست ہی بنی ہاشم کے نبی سے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اب طلیحہ
نبی ہی اسکے تابع ہو جاؤ وہ بیوقوف لوگ اوسکی بات مان کے طلیحہ کے تابع ہو گئے اور اسی عرصے مین حضرت ابو بکرؓ نے عدی بن حاتم کو اونکی قوم کے پاس روانہ کیا
کہ تم جلد جاکر اون لوگون کو اسلام سے پھرنے نہ دو اور عدی نے اونکے پاس جاکر کہا کہ تم حضرت صدیق کی بیعت کرو اور اللہ تعالی کے امر کی طرف رجوع کرو اون لوگون
نے کہا ہم ابو الفضل یعنی صدیق کی بیعت نکرینگے عدی نے کہا اے لوگو تم اونکی بیعت کرو ورنہ تمپر ایسا لشکر آویگا کہ تم اوس سے نہ لڑ سکوگے غرض عدی نے اسطرح
کی باتین کہکر اپنی قوم کو نرم کیا پھر خالد بن ولید کی فوج آپہونچی کہ مقدمۃ الجیش اوسکے ثابت بن قیس تھے ساتھ جماعت انصار کے اور خالد نے اپنی فوج سے
ثابت بن اقرم اور عکاشہ بن محصن کو پہلے روانہ کیا کہ بطریق طلیعہ لشکر سے پہلے ملین اتفاقا اس جگہ طلیحہ ہمراہ اپنے بھائی سلیم نام اور چند لوگون کے اگران

اسکے مسلمانون سے جنگ کرنے لگا اور ان دونون کو واسطے لڑائی کے پکارا اور عکاشہ نے حبال بن طلیحہ کو قتل کیا پھر طلیحہ نے یہ حال دیکھکر
عکاشہ پر حملہ کیا اور انکو شہید کیا اور بعد اسکے طلیحہ اور سلیمہ اسکے بھائی نے ملکر ثابت بن اقرم کو بھی شہید کیا اور اسی حال مین خالد مع لشکر وہان آ پہنچے
اور اپنے دونون یارونکو وہان شہید پایا اور مسلمانون پر انکا مرنا بہت شاق گذرا لیکن بقضائے الٰہی صبر کیا اور ان دونون کو دفن کیا اسکے بعد عدی بن حاتم خالد
کے پاس آئے اور تین دن کی مہلت لڑنے سے چاہی کہا میری قوم نے تین دن کی مہلت چاہی ہے انکو دوزخ کیطرف مت پہنچائیے مہلت دینا بہتر ہے پھر بعد گذرنے تین دن
کے عدی پانسو مرد جنگی اپنی قوم کے جنہون نے اسلام قبول کیا تھا اور حق کے تابع ہوے تھے خالد کے پاس آگئے اور خالد کے لشکر مین شریک ہوے
پھر خالد نے بنی جدیلہ کا قصد کیا تو عدی نے کہا انکو اول دانہ کرو کہ جسطرح اللہ تعالیٰ نے بنی عدی کو نجات دی شاید اسیطرح انکو بھی نجات دیوے الغرض عدی نے
انکے پاس جاکر گفتگو کی اور بنی جدیلہ کی قوم تابع حق ہوگئی اور صدیق کی بیعت مین داخل ہوئی پھر عدی نے آکر خالد کو انکے اسلام کی بشارت دی اور انکے ہزار سوار
آکر خالد کے ہمراہ ہوئے اور عدی بن حاتم طائی اور زبرقان بن بدر نے اپنی قوم کی زکوٰۃ جمع کر کے ایسے وقت مین مدینے کو لے آئے اس باعث سے ان لوگون کی
عزت و بزرگی مسلمانون کے پاس زیادہ ہوئی اور اس کام سے عدی کا احسان تمام قوم پر بھی ہوا غرض خالد اپنے لشکر کے ساتھ بزاخہ مین اترے اور انکے مقابلے مین طلیحہ بھی
اپنے بہت لوگون سمیت آیا اور سوا اسکے بہت قبائل عرب منتظر تھے کہ جسکو فتح ہو ہم اوسکے تابع ہوجاوینگے اور عیینہ بن حصن بنی فزارہ کے سات سو آدمی لاکر طلیحہ کا مددگار ہوا
پھر جب آفتاب نکلا دونون لشکرون کی صفین آراستہ ہوئین اور لڑائی شروع ہوئی اوسوقت طلیحہ ایک چادر اوڑھکر منتظر بیٹھا اور کہا مجھپر کچھ وحی نازل ہوتی ہے الغرض
عیینہ سامنے والون سے لڑتا اور آکر طلیحہ سے پوچھتا کہ کیا وحی آوے تو طلیحہ کہتا ابھی تک کچھ نہین آئی تو پھر عیینہ لوٹ جاتا اور لڑائی مین مشغول ہوتا جب عیینہ نے تیسری
بار آکر پوچھا تو طلیحہ نے کہا کہ مجھسے جبریل نے کہا ہے کہ تجھکو امید ہے جیسی ان لوگون کو امید ہے اور ایک بات ہوگی جسکو نہ بھولیگا عیینہ نے کہا مینے معلوم کیا تیرے
حق مین ایک ایسی بات ہوگی کہ تو اوسکو کبھی نہ بھولیگا چونکہ نصیب جھوٹون کا ہمیشہ ذلت اور رسوائی ہے طلیحہ کی وحی اور نبوت بناوٹ کی کچھ کام نہ آئی اور عیینہ نے
جب مسلمانون کی تلوار دنکا کاٹ دیکھا اوسکا دل پانی ہوگیا اور اپنی قوم فزارہ کے لوگون سے بولا اب لوٹ چلو اوسکی جماعت بھاگنے لگی اور طلیحہ ایک عمدہ گھوڑے
پر بیٹھا اور اپنی عورت نوار نام کو اونٹ پر سوار کر کے شام کیطرف بھاگا اور بنی کلاب کے پاس جاکر پناہ لی اور عیینہ بن حصن پکڑا گیا خالد نے اوسکی مشکین باندھکر مدینہ کو
روانہ کردیا اور مدینے کے لڑکے اور نوکر اوسپر خاک ڈالتے اور دھولین مارتے اور کہتے ای دشمن خدا کیا تو اسلام سے پھر گیا تو وہ کہتا واللہ مین تو اول سے ایمان لایا ہی نتھا پھر جب اوسکو
حضرت صدیقؓ کے روبرو کھڑا کیا تو آپ نے اوس سے فرمایا تو توبہ کر اور اوسکا خون معاف کیا عیینہ نے توبہ کی اور پھر اوسکا اسلام نیک ہوا القصہ جب طلیحہ کو شکست ہوئی
اور اوسکے لشکر کے بہت لوگ مارے گئے تو بنی عامر اور سلیم اور ہوازن اور فزارہ کی قوم کے لوگون نے کہا کہ ہم جس دین سے نکلے تھے پھر اوسی دین مین داخل ہوے اور اللہ تعالیٰ
پر ایمان لائے اور ہمارے مالون سے جو زکوٰۃ دینے کا حکم تھا اوسکو قبول کیا اور جب فتح حضرت خالد کے ہاتھون سے واقع ہوئی تو اونکے حق مین ارشاد آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کا صادق ہوا کہ جسکو امام احمد نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جب آپ نے انکو مرتدونکی لڑائی کے واسطے مقرر کیا تو فرمانے لگے کہ مینے
آنحضرت صلعم سے سنا ہے کہ ارشاد کرتے تھے کہ اللہ کا خوب بندہ اور اچھا بھائی اپنے گروہ کا خالد بن ولید ہے اور وہ ایک تلوار ہے اللہ تعالیٰ کی تلوارون سے کہ کھینچا ہے
اوسکو اللہ تعالیٰ نے اوپر کافرون اور منافقون کے پھر حضرت ابوبکر نے خالد بن ولید کو بعد فتوح کے لکھ بھیجا کہ یہ نعمتین جو تجھکو اللہ تعالیٰ نے عنایت کی ہین
اور اس سے تیری خوبیان زیادہ ہوئی ہین تو اوپر خوش مت ہو تاکہ اللہ تعالیٰ ان خوشی کرنے والون کو دوست نہیں رکھتا اور اپنے کامون مین اللہ تعالیٰ سے ڈر اگر
اور کسی اوسکے کام مین سستی مت کیا کر اور جو کافر قاتل کسی مسلمان کا تیرے ہاتھ لگے تو اوسکو عذاب کرنا اور جسنے اللہ اور اوسکے رسول سے سرکشی کی ہے تو اوسکو قتل کر الغرض
خالد نے مضمون اس خط کا دریافت کر کے موضع بزاخہ مین ایک مہینے تک مقام کیا اور جن لوگون نے مسلمانون کو قتل کیا تھا انکو تحقیق کر کے قتل کیا اور انکے اہل و عیال
کو قید کیا تا اور مرتدونکو عبرت ہو اور پھر مسلمانون کی لڑائی مین مستعد ہون اور جب خالد نے یہان کے امورات سے فراغت پائی تو ام زمل کی طرف روانہ ہوے اوسکا
نام سلمیٰ تھا اور بیٹی تھی مالک بن حذیفہ کی دادی اوسکی ام قرفہ شرف اور بزرگی مین بیچ تمام عرب کے ضرب المثل تھی اور ام زمل بڑے مال و اولاد بہت رکھتی تھی القصہ تمام لوگ بنی
سلیم اور طی اور ہوازن اور اسد کے جو مرتد ہوگئے تھے اور ہمراہ طلیحہ کے اوسکی لڑائی مین بھاگ کر بچے تھے ام زمل کے پاس جمع ہوے اور اوس احمقہ سے

دل مین ریاست کی ہوس ہوئی آخر الامر اوسنے بڑا لشکر جمع کرکے مسلمانون سے لڑائی کی طیاری کی خالد بن ولید اس حال سے مطلع ہوکر دلیران اسلام اور شیران ایمان کو ہمراہ لیکر اوسکی جانب روانہ ہوئے دونون لشکرون کا مقابلہ ہوا آتش جنگ مشتعل ہوئی طرفین سے تلوار چلنے لگی اوسوقت ام زمل اپنے باپ کے اونٹ پر جو بہت عمدہ تھا سوار تھی خالد نے خود مع چند اپنے لوگون کے اوسپر حملہ کیا اور اوسکے گرد و پیش کے سو سوارون کو قتل کرکے اوسکے اونٹ کے پانون قطع کردیے اور اوس شقیہ کو بھی مار ڈالا اور بعد حصول فتح کے فتحنامہ اس لڑائی کا حضرت صدیق رضی کی طرف روانہ کیا اور اسی ایام مین فجارہ بنی سلیم کے قبیلے والے نے جسکا نام ایاس بن عبداللہ بن عبد یالیل تھا آکر حضرت صدیق سے عرض کی مین مسلمان ہون آپ میرے ہمراہ لشکر کیجیے کہ مین مرتدون کو قتل کرونگا پھر لشکر لیکر نکلا تو نہ مسلمان کو دیکھتا نہ کافر کو جو آدمی اوسکو نظر آتا اوسکو وہ مار ڈالتا اور اوسکا تمام مال لے لیتا حضرت صدیق رضی نے اوسکا یہ حال سنکر اوسکے پیچھے ایک لشکر روانہ کیا اور وہ لوگ اوسکو گرفتار کرکے مدینے مین لے آئے حضرت خلیفہ نے اوسکو بقیع کی طرف بھیجا اور مشکین باندھ کر آگ مین ڈال کر جلا دیا ❊ ❊

قصہ سجاح کا

سجاح دختر کہ نام ایک بیٹی حارث بن سوید بن عقفان تغلبیہ جزیری کا جو متنصرہ عرب سے تھی دعوی نبوت کا کیا اور لوگ اوسکی قوم کے اور چند دوسرے لوگ جو مرتد ہوگئے تھے اوسکے ساتھ جمع ہوگئے اور بارادۂ جنگ مدینے کی طرف روانہ ہوئے جب قبیلہ بنی تمیم پر اوسکا گذر ہوا تو اون لوگون کو اوسنے اپنی نبوت کی دعوت کی اور لوگ بنی تمیم کے بعد وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تین فرقے ہوگئے تھے بعضون نے مرتد ہوکے ادائے زکوۃ سے انکار کیا تھا اور تھوڑون نے اسلام پر ثابت رہکر اپنے صدقات کو حضرت صدیق رضی کے پاس بھیجا تھا اور تھوڑے متردد تھے کہ دیکھین انجام مین کیا ہوتا ہے جب سجاح نے اوس قوم کو اپنی نبوت کی دعوت کی تو اکثر بنی تمیم اوسکے تابع ہوگئے اور مالک بن نویرہ اور عطارد بن حاجب اور چند سردار بنی تمیم کے اوسکے ساتھ ہوگئے اور ہر چند یہ سردار اوسکے ساتھ نہ آئے لیکن اس بات پر صلح کی کہ ہم تمسے جنگ نہین کرتے پھر مالک بن نویرہ نے سجاح کو صلاح دی کہ مدینے کا قصد نکر اور بنی یربوع سے جنگ کر لیکن دوسرے لوگون نے اس بات کو نمانا غرض اونمین اختلاف پڑا اور آخر اس بات پر اتفاق ہوا کہ یمامہ کو چلین اور مسیلمہ سے اوس ملک کو چھین لین سجاح کی قوم والون نے اس بات سے اندیشہ کیا اور کہا اوسکے پاس بڑا لشکر ہے اور اوسکے ساتھ مقابلے کی ہمکو طاقت نہین لیکن سجاح نے اونکا کہنا نمانا اور مسیلمہ کی طرف قصد کیا اون دنون مین مسیلمہ ساتھ ثمامہ بن اثال رضی اللہ عنہ کے مشغول جنگ تھا اور ثمامہ کی کمک کو عکرمہ بن ابی جہل مسلمانون کا لشکر لیکر اوسکے ملک مین داخل ہوئے تھے اور حضرت خالد کے آنے کے منتظر تھے مسیلمہ نے متفکر ہوکر سجاح کو پیغام صلح کا دیا اور کہا قریش کے علاقے مین جو ملک ہے اوسکا نصف تجکو دیتا ہون پھر دونون مین خطوط جاری ہوئے اور یہ ٹھہرا کہ ہر ایک اپنی قوم کے چالیس آدمی ہمراہ لیکر باہم ملاقات کرے اور مسیلمہ اس اقرار پر ہمراہ اپنے چالیس آدمیون کے آکر ایک خیمے مین اوترا اور سجاح اپنے چند لوگون سے آئے غرض دونون کی ملاقات باہم خیمے مین واقع ہوئی جب وہان تخلیہ ہوا اور قریش کے علاقے کا نصف ملک سجاح کو دینا مقرر ٹھہرا تو مسیلمہ نے یہ عبارت کہی

سمع الله لمن سمع واطمعه الخير اذا طمع ولازال امره في كل ما سر نفسه مجتمع رآكم ربكم فحياكم ومن خشيته اخلاكم ويوم دينه انجاكم جعلنا واياكم من اهل صلوات معشر ابرار لا اشقياء ولا فجار يقومون الليل ويصومون النهار لربكم الكبار رب الغيوم والامطار

ترجمہ یعنی جو شخص بات سنتا ہے اللہ اوسکی بات سنے اور جب اوسکو طمع ہو ولے تو خوب دیوے اور جس بات سے اوسکا جی خوش ہوتا ہے اوسی مین جمعیت ہمیشہ رکھی تمکو تمہارے رب نے دیکھا سو تمکو حیات سے رکھا اور اپنے ڈر سے تمکو نکالا اور قیامت کے روز تمکو بچایا ای معشر ابرار ہمکو اور تمکو اللہ تعالی اپنی رحمت والون مین داخل کرے اور اشقیا اور فجار سے نکرے اور ہمکو اونمین سے کرے جو شب کو عبادت مین کھڑے ہوتے ہین اور روزہ رکھتے ہین دن کو اپنے بڑے رب کے لیے یعنی جو رب ہے ابر اور باران کا اور بعد اسکے یہ عبارت کہی لما رايت وجوههم قد حسنت وابشارهم صفت وايديهم طلقت قلت لهم لا نساء تأتون ولا الخمر تشربون ولكنكم معشر ابرار يقومون الليل ويصومون النهار فسبحان الله اذا جاءت الحيوة كيف تحيون والى ملك السماء كيف ترقون فلو انها حبة خردل يقام عليها شهيد يعلم ما في الصدور ولاكثر الناس فيها الثبور

ترجمہ یعنی جب دیکھا مینے اونکو خوبصورت اور پوست مین صفائی اور ہاتھ کشادہ تو کہا مینے اونکو عورتون

پاس تھا اور شراب نہ پیتا لیکن تم ابرار کی جماعت ہو عبادت کرتے رات میں اور روزہ رکھتے دن کو اللہ کو پاکی ہے جب آویگی حیات تو کس طرح زندہ ہوگے تم اور طرف بادشاہ آسمان کے کیسے جاؤ گے پھر اگر ایک رائی کا بھی دانہ ہوگا تو اوسپر گواہ ہوگا دلوں کے بھید جانتا ہے اور وہ سختی اگر آدمیوں کی اوس وقت عذاب ہے مسیلمہ نے اپنے لوگوں کے واسطے یہ شریعت مقرر کی تھی کہ نکاح نکرے اور جسکے لڑکا ہے تو اوسپر عورت حرام ہے پھر جب وہ لڑکا مر جاوے تو اوسکو عورت کرنا حلال ہے یہاں تک لڑکا ہووے بعضی روایتوں میں آیا ہے کہ مسیلمہ نے خلوت میں سجاح سے پوچھا تجکو کیا وحی ہوتی ہے اوسنے کہا کیا عورتوں کو بھی وحی ہوتی ہے لیکن تجکو کیا وحی ہوتی ہے بیان کر مسیلمہ بولا مجکو یہ وحی ہوئی الم تر کیف فعل ربک بالحبلی اخرج منہا نسمۃ تسعی من بین صفاق وحشا ترجمہ یعنی کیا نہیں دیکھا تو نے کہ تیرے رب نے کیسا کیا ساتھ حاملہ کے اوس سے ایک آدمی نکالا پیٹ اور آنتوں کے درمیان سے سجاح نے پوچھا پھر بعد اسکے اور کیا وحی ہوتی ہے مسیلمہ نے کہا ان اللہ خلق النساء افواجا وجعل الرجال لھن ازواجا فیولجون فیھن ایلاجا ثم یخرجون اذا شاء اخراجا فینتجن لنا سخالا انتاجا ترجمہ یعنی اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو فوجیں پیدا کیا ہے اور مردوں کو اونکا شوہر بنایا تاکہ ڈالیں اونمیں جان کر خوب ڈالنے کا پھر نکالیں عورتیں جب چاہے خدا خوب نکالنے کا سو جنیں ہمارے لیے بچے خوب جننے کا پھر سجاح نے کہا میں گواہی دیتی ہون کہ تو نبی ہے مسیلمہ نے کہا اگر تیری مرضی ہو تو میں تجھسے نکاح کرون اور اس بات کی ابھی اور تیری قوم کو خبر کردون اوسنے کہا اچھا مسیلمہ بولا وطی کر لینے آؤ اگر تو طیار ہے تو ملے ہے تو گھر میں اور اگر چاہے خلوت میں اور چاہے تو لٹا کر وطی کرون اور اگر چاہے تو چار پائے کی طرح اور اگر چاہے تو دو حصے ڈالون اور اگر چاہے تو پورا سجاح پورا ڈالنے پر راضی ہوئی اور بولی مجھے بھی یہی آتا ہوئی ہے غرض مسیلمہ کے پاس تین روز رہی اور زنا کے بعد اپنی قوم کے پاس گئی اونھوں نے کہا کہ مسیلمہ نے جو تجھسے نکاح کیا تو مہر کیا دیا وہ بولی مہر کچھ نہیں دیا لوگوں نے کہا تجھ سی عورت کو بے مہر نکاح کرنا بہت بری بات ہے تب اوسنے مسیلمہ سے مہر طلب کیا اوسنے کہا تیرے مؤذن کو میرے پاس بھیجدے اوسنے اپنا مؤذن جسکا نام شبث بن ربعی تھا اوسکے پاس بھیجا مسیلمہ نے کہا اپنی قوم میں پکار دے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو نمازیں لائے ہیں اونمیں سے صبح اور عشا کی نماز کو مسیلمہ نے جو اللہ کا رسول ہے تمسے معاف کر دیا اور بعضی روایتوں میں ہے کہ سب نمازیں معاف کر دیں اور عورتوں کی فرجوں کو سب پر حلال کر دیا اور کاسوں میں شراب پینا مباح کیا اور یہ سب اوسکا مہر ہے الغرض اس ملعونہ نے مسیلمہ کے ساتھ تین روز تک زنا کرائے اور اوسکی نبوت کی گواہی دے کر کفر کو کفر پر زیادہ کیا اور مسیلمہ سے اوسکے ملک کا نصف خراج لیا اس عرصے میں حضرت خالد کے آنے کی خبر سنکر جزیرے کی طرف بھاگی اور اپنی قوم بنی تغلب کے یہاں جا کر رہی اور حضرت معاویہ کے زمانے تک وہین رہی پھر عام الجماعۃ کے سال میں اوس قوم کو وہاں سے جلا وطن کر دیا + + + +

قتل مالک بن نویرہ کا

القصہ سجاح جب اپنے ملک کو بھاگ گئی تو مالک بن نویرہ اپنے فعل سے نادم اور پشیمان ہوکر موضع بطاح کو چلا گیا اور خالد رضی اللہ عنہ نے اپنے لشکر کے ساتھ اوسکی طرف قصد کیا انکے ہمراہیوں انصاریوں نے کہا کہ ہم موافق حکم حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے بجا لائے اب ہم تمہارے ساتھ نہیں آتے خالد نے کہا اگرچہ مجکو حضرت صدیق کا حکم نہیں آیا کہ اوسکی طرف جاؤں لیکن میں امیر ہوں مجکو ملکوں کی خبر آتی رہتی ہے مجکو بطاح کی طرف جانا ضرور ہے اگر تم لوگ میرے ساتھ نچلو تو میں تم پر کچھ جبر نہیں کرتا پھر خالد کوچ کر کے دو منزل تک گئے تو انصار نے اونکو کہلا بھیجا کہ ہمارا انتظار کرو ہم بھی آتے ہیں تو خالد نے اونکے انتظار میں چند مقام کیے جب انصار کی فوج آ گئی تو بطاح کی جانب روانہ ہوئے اور وہاں کے لوگوں کی دعوت کے واسطے چند شخصوں کو روانہ کیا بنی تمیم کے امراء اونکا حکم مان کر اطاعت قبول کی اور اپنے مال کی زکوۃ اونکے حوالے کر دی لیکن مالک بن نویرہ اپنے چند لوگوں کو لیکر کنارہ کش ہوا اور متحیر تھا کہ کیا کروں پھر خالد نے اپنی فوج کو کئی حصے کر کے اطراف و جوانب میں روانہ کیا اور وہ لوگ مالک بن نویرہ کو اوسکے ہمراہیوں کے ساتھ قید کر لائے لوگوں میں اختلاف ہوا ابو قتادہ و حارث بن ربعی نے کہا کہ ان لوگوں نے نماز پڑھی ہے اور دوسروں نے کہا اونھوں نے نہ اذان دی ہے نہ نماز پڑھی ہے غرض اون قیدیوں کو مقید رکھا رات کو جب وہاں بہت سردی ہوئی تو خالد نے پکار دیا اَدْفِئُوا اَسْرَاکُم یعنی اپنے قیدیوں کو کپڑا گرم پہنا دو لوگوں نے سمجھا کہ خالد نے قیدیوں کے قتل کا حکم کیا ہے پھر اون سب کو مار ڈالا اور ضرار بن ازور نے خود مالک بن نویرہ کو قتل کیا پھر انکے قتل سے لوگوں میں شور پڑا خالد وہ غل سنکر خیمے سے باہر نکل آئے دیکھا تو لوگ اونکے قتل سے فارغ ہو چکے تھے خالد رضی اللہ عنہ نے کہا

اللہ تعالی جس بات کا ارادہ کرتا ہے وہی ہوتا ہے اور مالک کی عورت ام تمیم جو سابق مین تمیم بن منہال کے نکاح مین تھی اور بہت حسین خوبصورت تھی اوسکو خالد نے پسند کرکے اوس سے نکاح کیا ابن سعد نے ابن عون سے روایت کی ہے کہ مالک بن نویرہ کا کچھ کلام خالد بن ولید کو پہونچا خالد نے کہا مالک مرتد ہو گیا اور مالک نے اسکا انکار کیا اور کہا مین اسلام پر باقی ہون مرتد نہین ہوا اور اپنا دین نہین بدلا ابو قتادہ اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم نے مالک کی طرف سے گواہی دی لیکن خالد نے انکی گواہی نمانی اور ضرار بن ازور اسدی کو مالک کے قتل کا حکم کیا اور بعد اوسکے قتل کے خالد نے مالک کی عورت جسکا نام ام تمیم تھا اپنے نکاح مین لائے جب حضرت عمر رضی اللہ کو مالک کے قتل اور اوسکی عورت سے نکاح کرنے کی خبر پہونچی تو حضرت صدیق سے کہنے لگے کہ خالد نے زنا کیا ہے اوسکو رجم کرو حضرت صدیق رضؓ نے فرمایا مین اوسکو رجم نکرونگا اوسنے تاویل کی ہے اور اوس سے خطا ہوئی حضرت عمرؓ نے کہا خالد نے مسلمان کا قتل کیا ہے اوسکو قصاص مین مارنا چاہیے پھر حضرت صدیق نے یہی فرمایا مین اوسکو قتل نہین کرتا اوسنے تاویل کی اور اوسمین خطا واقع ہوئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اگر خالد کو قتل نہین کرتے تو امارت سے معزول کرو حضرت صدیق رضؓ نے فرمایا جس تلوار کو اللہ تعالی نے کافرون پر کھینچا ہے مین اوسکو کبھی میان مین نکرونگا اور بعضی روایتون مین آیا ہے کہ خالد نے اپنے پاس مالک کو بلوا کر سرزنش کی کہ تو نے سجاح کی متابعت کس واسطے کی اور زکوۃ کیون نہ دی کیا تجکو نہین معلوم کہ زکوۃ نماز کے ساتھ لگی ہوئی ہے مالک بولا تمھارے صاحب ایسی بات کہتے تھے خالد یہ سنکر بولے کیا رسول اللہ ہمارے صاحب ہین تیرے صاحب نہین پھر ضرار کو اوسکے قتل کا حکم دیا اور اوتھون نے اوسکی گردن ماردی پھر ابو قتادہ نے مالک کے قتل پر خالد سے جھگڑا کیا اور حضرت صدیق کے پاس جاکر خالد کی شکایت کی اور حضرت عمر رضی اللہ نے ابو قتادہ کی بات کی تایید کی اور کہا خالد کی تلوار سے لوگ ناحق تلف ہوتے ہین اوسکو معزول فرمایئے حضرت صدیق نے فرمایا اوسنے تاویل کی اور اوسمین خطا واقع ہوئی اللہ تعالی نے کافرون پر جس تلوار کو کھینچا ہے مین اوسکو میان نکرونگا موفری نے زہری سے یون روایت کی ہے کہ خالد نے اپنے لشکر سے ایک جماعت کو مالک بن نویرہ کی طرف روانہ کیا تھا اوسمین ابو قتادہ بھی تھے جب وہ جماعت وہان پہونچی مالک بن نویرہ اپنے گروہ کو ہمراہ لیکر نکلا اور پوچھا تم کون لوگ ہو اونھون نے کہا ہم مسلمان ہین پھر مالک نے کہا مین بھی اللہ کا بندہ مسلمان ہون ابو قتادہ نے کہا اگر ایسا ہی ہے تو ہتھیار ڈالدے اون لوگون نے کہ بارہ شخص تھے ہتھیار ڈالدیے اوس جماعت کے امیر نے اونکو باندھ کر خالد کے پاس لے آیا تب ابو قتادہ نے کہا یہ لوگ اسلام کا دعوی کرتے ہین اور انکو امان ہے انکو قتل نکرنا اور باقی لوگ اوس جماعت کے بولے انکو امان نہین ہے انکو جبر سے پکڑا ہے خالد نے حکم اونکے قتل کا کیا اور مال و عیال لے لیا ابو قتادہ نے حضرت صدیق رضؓ سے آکر کہا کہ مالک کو امان تھی اور اوسنے اسلام کا دعوی کیا تھا اور مینے خالد کو ہر چند منع کیا لیکن میری بات نمانی اور اعراب کی بات جنکو غنیمت لینا منظور تھا سنکے اونکو قتل کیا اوس وقت حضرت عمر نے کھڑے ہوکر کہا خالد کی تلوار سے لوگ ناحق تلف ہوتے ہین اوسکو قید کرنا چاہیے لیکن حضرت صدیق خاموش ہو گئے اور بعد اوسکے خالد یمامہ کو گئے پھر مالک کا بھائی متمم بن نویرہ مدینے مین آیا اور اپنے بھائی کے خون کا دعوی کیا حضرت صدیق نے اونکے برخے پھیر دیے اور فرمایا خالد پر قصاص نہین کہ اوسنے تاویل کی اور اوسمین خطا ہوئی زبیر بن بکار سے منقول ہے کہ حضرت صدیق رضؓ نے خالد کو فرمایا کہ مالک کی عورت سے الگ ہوجاو اور حضرت عمر رضی اللہ نے خالد کو اس بات پر بہت سرزنش کی پھر مالک کے بھائی متمم بن نویرہ نے آکر حضرت صدیق سے خالد کی شکایت کی اور اپنے بھائی کے مرثیے مین جو اشعار کہے تھے اونکو پڑھنے لگا وہ یہ ہین اشعار

من الدهر حتى قيل لن يتصدعا		وكنا كندماني جذيمة حقبة	
لطول اجتماع ليلة لم نبت معا		فلما تفرقنا كاني ومالكا	

پھر حضرت عمر اوسکے بھائی کی تایید کرنے لگے آخر الامر حضرت صدیق رضی اللہ نے خالد کو اپنے پاس طلب کیا جب خالد مدینے مین آئے تو جو زرہ کہ خون آلودہ ہونے سے زنگ بھری تھی اوسکو پہنا اور عمامے مین چند تیر خون آلودہ لگا لیے جب مسجد نبوی مین داخل ہوئے تو حضرت عمرؓ نے اوٹھکر اونکی پگڑی سے اون تیرون کو نکال کر توڑ دیا اور کہا تو نے ایک مسلمان کو قتل کیا اور اوسکی عورت کو لے بیٹھا واللہ ہم پتھرون سے تجکو رجم کرینگے خالد کو یہی خیال ہوا کہ حضرت صدیق کی بھی رائے اسی طرح ہوگی پھر حضرت خالد جناب صدیق رضؓ کے پاس گئے اونھون نے خالد سے حال دریافت کیا خالد نے معذرت کی حضرت صدیق نے اونکا عذر قبول کیا اور مالک بن نویرہ کی دیت کے سو اونٹ دیے اور اونکے مال اور قیدیون کو پھیر دیا خالد جب حضرت صدیق رضؓ کے پاس سے نکلے تو حضرت عمرؓ بیٹھے ہوئے تھے

خالد کو دیکھکر اوٹھ کھڑے ہوئے اور بولے ای ابن ام جمیل ادھر آؤ خالد نے کچھ جواب نہ دیا حضرت عمرؓ سمجھے کہ جناب صدیق اوسے راضی ہوئے الغرض حضرت صدیق نے انکو معزول نہین کیا کیونکہ انکے اجتہاد مین خطا ہوئی اور خطا سے مالک کو قتل کیا اور خالد سے ایسی حرکت سابق مین بھی ہوئی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد کو بنی خذیمہ پر بھیجا تھا وہ لوگ پکڑے گئے اور گھبراہٹ سے اسلمنا کی جگہہ صبانا صبانا بولنے لگے تو خالد نے اونکو قتل کیا بعدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اون لوگون کی دیت دلوائی اور دونون ہاتھ اوٹھا کر فرمایا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَبْرَأُ اِلَیْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ یا اللہ مین بری ہوتا ہون تیری طرف خالد کے اس کام سے اور باوجود اسکے آنحضرت نے خالد کو معزول نہین کیا القصہ حضرت صدیق نے خالد کی عذرخواہی قبول فرماکے خالد کو بنی حنیفہ کی جنگ کے واسطے یمامہ کی جانب روانہ کیا اور ایک بڑی جماعت مسلمانون کی انکے ساتھ کردی اور گروہ انصار پر ثابت بن قیس کو امیر مقرر کرکے خالد کے ہمراہ کردیا خالد نے تمام جماعت سجاح کو شکست دیکر جزیرہ عرب سے نکال دیا

جنگ مسیلمہ

اور حضرت صدیقؓ نے سابق مین عکرمہ بن ابی جہل اور شرحبیل بن حسنہ کو بنی حنیفہ کی جنگ کیواسطے بھیجا تھا چونکہ جمعیت انکی چاليس ہزار آدمی کی تھی اسواسطے یہ دونون اونسے نلڑسکے اور خالد کے آنے کے منتظر رہے کہ چند دنون مین خالد بھی بڑا لشکر لیکر پہونچے مسیلمہ سنکر اپنی فوج نکالا اور موضع عقربا جو یمامہ کی سرحد مین نام ایک مقام کا ہے وہان آکر لشکر بندی کی اور سرو ملک اپنی پشت پر کیا اور ترغیب جنگ کی اپنے لوگون کو دینے لگا اور میمنہ کی فوج پر محکم بن طفیل اور رحال بن عنفوہ بن نہشل کو مقرر کیا اور یہ رحال مسیلمہ کا بڑا دوست تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے اسلام لاکے سورۂ بقر یاد کی تھی پیچھے حضرت صدیقؓ نے اسکی قوم کے مرتدون کی طرف امیر کرکے اسکو روانہ کیا تھا اونکو سمجھاکر نصیحت کرے اور اسلام پر قائم رکھے لیکن رحال خود آپ مرتد ہوگیا اور مسیلمہ کے ساتھ ہوکے اوسکی نبوت کی گواہی دی اور بولا کہ مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سنا ہے کہ فرماتے تھے کہ مسیلمہ بن حبیب کو اپنے کام مین شریک کیا ہے سو اس ملعون کی بات سے بہت لوگ یمامہ کے مرتد ہوئے سیف نے ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ ایک روز مین اور چند شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے اونمین رحال بن عنفوہ بھی تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے درمیان مین ایک شخص ہے کہ جسکی داڑھ دوزخ مین احد سے بھی بڑی ہوگی ابوہریرہ کہتے ہین جب اوس محفل کے تمام لوگ اسلام پر مرگئے اور مین اور رحال باقی رہے تو مجکو خوف تھا کہ کہین وہ شخص مین نہون جب مسیلمہ نے خروج کرکے اپنا جھوٹا دعوی ظاہر کیا اور رحال نے اوسکا طرفدار ہوکر اوسکی نبوت کی تصدیق کی اور اوسکا فتنہ مسیلمہ کے فساد سے بڑھ گیا تب مجکو تسکین ہوئی القصہ جب خالد نزدیک پہونچے تو شرحبیل بن حسنہ کو مقدمۃ الجیش کیا اور میسرہ پر زید بن خطاب کو معین فرمایا اور میمنہ ابو حذیفہ کو رکھا اتفاقا مسیلمہ کی اگلی فوج سے مجاعہ بن مرارہ چالیس یا ساٹھ سوار کے ساتھ نکل کر بنی تمیم اور بنی عامر سے اپنا عوض اور بدلا لینے گیا تھا جب وہان سے پھرا خالد کے طلیعہ والون سے دوچار ہوا یہ اونکو گرفتار کرکے خالد کے آگے لے آئے خالد نے اونسے خبر دریافت کی اونھون نے راست بات کہی پھر خالد نے اون سب کی گردنین مارنے کا حکم دیا اور بعض روایتون مین ہے کہ اونھون نے کہا درمیان ہمارے ایک نبی ہے اور درمیان تمہارے بھی ایک نبی ہے اسلئے اون سب کو قتل کیا مگر مجاعہ بن مرارہ کو مقید کرکے اپنے یہان رکھا اس لیے کہ اوسکو لڑنے کی تدبیر خوب معلوم تھی اور بعضی روایتون مین ہے کہ اون مین سے ایک شخص ساریہ نامی نے خالد سے کہا اگر آیندہ تمکو بھلائی یا برائی منظور ہے تو مجاعہ کو باقی رکھہ اسواسطے خالد نے اوسکو باقی رکھا اور اپنی عورت سے تاکید کردی کہ اسکے کھانے پینے کی خبر اچھی طرح سے لیا کر القصہ جب جنگ کا دن درپیش ہوا اور دونون طرف سے لشکر میدان مین آئے تو خالد سبقت کرکے ایک اونچے ٹیلے پر کہ جس سے یمامہ نظر آتا تھا اپنی فوج کو آراستہ کرکے کھڑے ہوئے اور مہاجرین کا نشان سالم مولی ابو حذیفہ کے ہاتھ مین دیا اور انصار کا نشان ثابت بن قیس کو دیا اور اسی طرح ہر ہر قبیلے کا امیر اپنے نشان کو لیکر منتظر تھا کہ لڑائی کس طرف سے شروع ہو کہ اتنے مین مسیلمہ اپنے لشکر سے کہنے لگا کہ آج کے دن غیرت پکڑو اور لڑائی مین ثابت قدم ہو اگر تم بھاگے تو اہل وعیال تمہارے پکڑے جاوینگے اور اپنی عزت اور آبرو بچانے اور اہل وعیال کی حفاظت کو خوب لڑو اور بعد اسکے مسلمان اور کافرون مین جنگ شروع ہوئی کافرون نے اول مین ایسے سخت حملے کیے کہ مسلمانون کے پاؤن متزلزل ہوگئے اور اعراب شکست پاکے بھاگے بنی حنیفہ حملہ کرکے خالد کے خیمے مین گھس آئے اور چاہا کہ خالد کی عورت ام تمیم کو مار ڈالین کہ مجاعہ جو قید مین تھا اوسنے اونکو منع کیا اور کہا یہ بہت نیک عورت ہے مینے اسکو پناہ دی ہے وہ لوگ اوسکے قتل سے باز آئے اس حملے مین رحال بن عنفوہ جو مسیلمہ کا شیر کار تھا زید بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے مارا گیا پھر مسلم

مستعد ہوکر قوی دل سے مقابلے مین آئے بخاری وغیرہ نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہی کہ مین یمامہ کے دن ثابت بن قیس بن شماس کے پاس آیا وہ اپنے
بدن اور کپڑون کو حنوط لگا رہے تھے لوگون کی ہزیمت دیکھکر مینے اونسے کہا ای چچا دیکھو لوگون کا کیا نقشہ ہوگیا ہی اب تم تاخیر کس واسطے کرتے ہو ثابت نے کہا
ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس طرح نہین لڑا کرتے تھے یعنی صفون کو اپنے مقامون سے منحرف نہین کرتے تھے پھر کہنے لگے کہ بئس ما عوّدتم
اقرانکم یعنی دشمن کی قوت کے وقت تمنے بھاگنے کی بُری چال ڈالی ہی اور گروہ مسلمانون کے باہم مخلوط ہوکر ہر طرف سے پکارنے لگے ای خالد ہمکو دوسرون سے
علیحدہ کر دو تب خالد نے مہاجر و انصار کو جدا کیا اور بنی حنیفہ ایسا لڑے کہ کبھی ویسی جنگ نہوئی تھی کہ مسلمانون کے قدم اونکے صدمون سے ہٹ گئے
اور صحابہ آپسمین وصیت کرنے لگے کہ ای سورۂ بقرہ کے لوگون آج کے روز سحر باطل ہوگیا اور ثابت بن قیس نے کفن پہن اور حنوط لگا کر گڑھا کھود اپنے پاؤن
اوسمین گاڑ دیے اور کہنے لگے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَبْرَأُ اِلَیْكَ مِمَّا جَاءَ بِهٖ ھٰؤُلَاءِ وَاَعْتَذِرُ اِلَیْكَ مِمَّا صَنَعَ ھٰؤُلَاءِ ترجمہ یعنی ای اللہ مین بیزار ہون
کفار کے اس کام سے اور عذر کرتا ہون مسلمانون کے اس کام سے اور نشان لیے ہوئے اسقدر لڑے کہ اوس جگہہ شہید ہوئے اور مہاجرین نے سالم مولی ابو حذیفہ
سے کہا کہ ہمکو اندیشہ ہی کہین کفار تمہاری جانب سے نہ آجاوین تو سالم نے کہا اگر کفار میری طرف سے آوین تو مین قرآن کا اچھا حافظ نرہا پھر وہ بھی اپنے پاؤن
زمین مین گاڑ کر کھڑے ہوئے جب اونکا دہنا ہاتھ اوڑ گیا بائین ہاتھ سے نشان پکڑ کر کھڑے ہوئے جب وہ بھی کٹ گیا تو نشان کو چھاتی سے لگا لیا اور یہ پڑھنے لگے
وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ وَكَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قَاتَلَ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ اور زید بن خطاب رضی اللہ عنہ نے
کہا ای لوگو اپنے دشمن کو قتل کرو واللہ اب مین سخن نکرونگا یہان تک کہ اللہ تعالی کافرون کو ہزیمت دیوے یا مین اللہ تعالی سے ملاقات کرون اور اپنی حجت
اوس سے بیان کرون سو وہ بھی شہید ہوئے بعضے کہتے ہین جب تک نشان مہاجرین کا زید کے ہاتھہ مین تھا بعد انکے سالم نے لیا تھا اور حذیفہ رضی اللہ عنہ نے
کہا ای قرآن والو قرآن کو اپنے کامون سے زینت دو پھر خود کافرون پر حملہ کر کے اونکی صفون مین گھس گئے اور لڑتے رہے یہان تک کہ شہید ہوئے اور خالد شیر
کی طرح کفار پر حملہ کرتے اور مارتے ہوئے مسیلمہ کے مقابل تک پونہچے اور چاہا کہ اوسکے قریب جاکر اوسکو قتل کرین لیکن وہان تک نہ پہونچ سکے پھر صفون کے درمیان سے
میدان مین آکر مقابل کو طلب کرنے لگے اور کہتے تھے انا خالد بن ولید انا ابن عامر و زید یعنی مین خالد بیٹا ولید کا اور مین بیٹا ہون شہ رگ گردن کاٹنے والے کا اور جو
میدان مین نکلتا اوسکو قتل کرتے پھر مسلمانون کو اونکے شعار سے پکارنے لگے اوس روز کا شعار یا محمداہ تھا آخر الامر مسلمانون کی فتح کی جھلکی پھرنے لگی
خالد مسیلمہ کے نزدیک پہونچ کر کہنے لگے کہ اسلام قبول کر مسیلمہ کے شیطان نے اوسکے کندھے پکڑ کر پھیر دیے تا اسلام قبول نکرے اور خالد نے مہاجر اور انصار
اور باقی اعراب کو جدا جدا کہا کہ ہر قبیلے والا اپنا نشان لیکر علیحدہ کھڑا ہو تا دیکھین دشمن کسکی طرف سے آتا ہی اور اصحاب کرام نے اس لڑائی مین اسقدر صبر و ثبات کیا
کہ کسی نے نہ کیا ہوگا اور دشمنون کی طرف بڑھنے لگے سراج نے اپنی تاریخ مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہی کہ خالد نے براء بن مالک سے
کہا ای براء اب تم اوٹھو براء نے اپنے گھوڑے پر سوار ہوکر اللہ تعالی کی حمد و ثنا کی پھر کہنے لگے ای اہل مدینہ آج مدینہ نہین کہ اوسمین چلے جاؤ آج سوا خدائے وحدہ
اور بہشت کے کچھ نہین ہی پھر براء نے حملہ کیا اور لوگون نے اونکی موافقت کی اور سب حملہ آور ہوئے کفار کو شکست ہوئی مسلمانون نے اونکا قتل کرتے
ہوئے پیچھا کیا اور تلوارون کو اونکے خون سے سیراب کیا تب محکم بن طفیل نے بنی حنیفہ کو کہا کہ تم اب حدیقۃ الموت مین چل کر پناہ لو تو بہتر ہی غرض مسیلمہ اور
اوسکے لشکر نے اوس حصار مین جاکر پناہ لی اس درمیان مین حضرت عبد الرحمن بن ابی بکر نے محکم بن طفیل کو دیکھکر ایسا ایک تیر مارا کہ وہ مرگیا اور سب بنی حنیفہ
نے اوسمین گھس کر دروازہ بند کر لیا مسلمانون نے اوسکو ہر طرف سے محاصرہ کیا اوسوقت براء بن مالک نے کہا ای مسلمانون مجھے اوٹھا کر اسکے اندر
ڈالدو پھر لوگون نے انکو سپر پر بٹھلا کے نیزون سے اوٹھا کر اندر ڈالدیا براء نے اون لوگون کو کہ دروازے پر نگہبان تھے قتل کر کے دروازہ کھولدیا
براء بن مالک کو اوس روز قریب نوّے زخم کے لگے تھے غرض مسلمان دیوار اور دروازے سے اندر جاکر کافرون کو قتل کرنے لگے اور مسیلمہ کو دیکھا کہ
دیوار سے لگا ہوا مانند سیاہ اونٹ کے کھڑا ہوا تھا اور اوسکے مونہہ سے کف جاری تھا غصے سے کچھ نہ سمجھتا تھا اور اوس ملعون کی عادت تھی کہ جب اوسپر
شیطان آتا تو اوسکے مونہہ سے کف نکلتا جبیر بن مطعم کا غلام وحشی بن حرب نے اوسکو اپنی سانگ سے مارا اور وہ سانگ اوسکو لگ کر پار نکل گئی پھر ابو دجانہ

سماک بن خرشہ رضی اللہ عنہ نے دوڑ کر اوسکا سر کاٹ لیا یہ حال دیکھکر اوسکی حویلی کے اندر سے ایک عورت پکارنے لگی کہ وا امیر المؤمنیناہ کالے غلام نے تجکو مار ڈالا اور مسیلمہ کے لشکر کے دس ہزار آدمی اور ایک روایت مین اکیس ہزار میدان اور حصار مین مارے گئے اور لشکر اسلام کی طرف سے چھ سو اور ایک روایت
مین پانسو آدمی شہید ہوئے اونمین چار سو پچاس آدمی حافظ قرآن تھے اور بعد فراغت جنگ سے حضرت خالد مجاعہ بن مرارہ کو ہمراہ لیکر مسیلمہ کو دیکھنے نکلے جب رحال بن عنقوہ پر گذرے تو خالد نے جانا یہی مسیلمہ ہوگا اور مجاعہ سے پوچھا کیا یہی مسیلمہ ہے وہ بولا واللہ یہ مسیلمہ سے بہتر ہے یہ رحال بن عنقوہ ہے خالد نے کہا یہ مسیلمہ سے بدتر تھا پھر ایک شخص پر گذرے کہ حقیر پست قد پتلی پنڈلیان سیاہ رنگ تھا مجاعہ اوسکو دیکھکر بولا مسیلمہ یہ ہے خالد نے کہا قبحکم اللہ تعالی تم لوگ کس طرح اسکے تابع ہوئے تھے مسیلمہ کی عمر ایک سو چالیس برس کی تھی الغرض جب یہان سے فراغت ہوئی تو خالد نے سوارون کو روانہ کیا یمامہ کے قلعون کے پاس جو مال اور سبی ہوئے تو لے آوین پھر خالد نے چاہا کہ قلعے کو لشکر فتح کریں اور قلعے مین سوا عورتون بچون اور بوڑھون کے کوئی نتھا لیکن مجاعہ نے دغا کی اور بولا قلعہ جنگی لوگون سے بھرا ہوا ہے ہان اگر مجکو کہو تو باہم صلح کرا دیتا ہون اور خالد سے رخصت لیکر قلعے مین گیا اور عورتون سے کہا تم مردونکا لباس پہنکر قلعے کی فصیلون پر کھڑی ہونا اونکو دیکھکر سمجھے کہ مجاعہ نے سچ کہا اور مسلمان لڑائی سے تھک گئے تھے اور اکثر اونمین زخمی تھے صلح کرنے پر راضی ہوئے اور سونا چاندی اور ہتھیارون اور جانور اور نصف لونڈی غلام لیکر صلح کی بعد اسکے خالد کو معلوم ہوا کہ مجاعہ نے دغا کی اوس سے پوچھا تو نے ہمسے کیون دغا کی مجاعہ نے کہا یہ میری قوم کے عورت بچے ہین اور تمنے سب مردون کو مار ڈالا مجکو انکے بچانے پر ملامت نکرو پھر جب وہان کا بندوبست پورا ہوا تو خالد نے مجاعہ کی لڑکی سے نکاح کیا اور یہ خبر حضرت صدیق کو پونہچی تو آپ نے ایک خط خالد کے نام اس مضمون کا لکھا کہ تم بہت فارغ البال ہوکر عورتون سے نکاح کرتے ہو اور تمہارے خیمے کے گرد بارہ سو مسلمان زخمی پڑے ہین ہنوز اونکے زخم اچھے نہین ہوئے کہ تم مشغول عیش ہوئے اب میرا خط دیکھتے ہی اپنا لشکر لیکر عراق کی طرف روانہ ہو اور یہ خط ہمراہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے روانہ کیا اور اونکو تاکید کی کہ تم جب تک خالد کو اپنے روبرو وہان سے روانہ نکرلو اوس جگہ سے مت ہلنا اور حضرت خالد رضنے جب یہ خط دیکھا تو کہا یہ اعنس کا کام ہے یعنی عمر بن خطاب کا پھر خالد عراق کی طرف روانہ ہوئے القصہ حضرت خالد نے بنی حنیفہ کو اسلام کی دعوت کی پھر وہ تمام لوگ ایمان لے آئے اور بعضون کو انکے سبی اور اموال پھیر دیے اور باقی غنیمت حضرت صدیق رضکے پاس روانہ کی اور قیدیون کی ایک عورت جناب علی مرتضی کو ملی اوسکے شکم سے آپ کے صاحبزادے محمد بن حنیفہ پیدا ہوئے اور یہ لڑائی مسیلمہ کی سنہ گیارہ ہجری مین واقع ہوئی اور واقدی وغیرہ کے نزدیک سنہ بارہ مین اور تطبیق ان دونون قولون مین اس طرح ہے کہ ابتدا اسکی گیارھوین مین ہوا اور انتہا بارھوین مین اور جب یہ بنی حنیفہ حضرت صدیق کی خدمت مین پونہچے تو آپ نے اونسے فرمایا کہ مسیلمہ پر جو قرآن اوترتا تھا اوسکی کچھ عبارت سناؤ اونھون نے یہ عبارت بیان کی یا ضفدع بنت الضفدعین یا لکم تنقین اعلاک فی الماء واسفلک فی الطین لا الشارب تمنعین ولا الماء تکدرین ترجمہ یعنی ای مینڈک لڑکی دو مینڈکون کی کبتک آواز کریگی نتو پانی کو گدلا کرتی ہے اور نہ پینے والے کو منع کرتی ہے تیرا سر پانی مین ہے اور دم کیچڑ مین اور دوسری عبارت اوسکی یہ ہے والزارعات زرعا والحاصدات حصدا والذاریات قمحا والطاحنات طحنا والخابزات خبزا والثاردات ثردا واللاقمات لقما اهالة وسمنا لقد فضلتم علی اهل الوبر وما سبقکم اهل المدر رفیقکم فامنعوه والمعتر فآووه والباغی فناوؤه ترجمہ یعنی قسم ہے زراعت کرنے والون اور کاٹنے والون اور گیہون صاف کرنے والون اور پیسنے والون کی اور روٹی پکانے والون اور روٹی شوربے مین ترکرنے والون کی اور نوالے لینے والون کی گھی ڈال کے تمکو بزرگی ہے جنگلی لوگون پر اور شہر والے تمپر سبقت نہین لے جاتے تم اپنے فقیرون کو پیٹ بھر کے کھانا کھلاؤ اور مسافر کو جگہ دو اور نادار کو اعانت کرو اور طلبگار سے فولے کا قصد کرو کہتے ہین کہ جب صدیق نے یہ سخن سنا تو فرمایا تمہارا برا ہو تمہاری عقل کہان گئی تھی یہ سخن اللہ کے یہان سے نہین اوترا اور یہ بھی مسیلمہ کہتا تھا الفیل وما ادراک ما الفیل له زلوم طویل ترجمہ ہاتھی تجھے معلوم ہے کہ کیا ہے وہ ہاتھی اوسکی سونڈ ہے دراز اور کہتا تھا واللیل الدامس والذئب الهامس ما قطعت اسد من رطب ولا یابس ترجمہ یعنی قسم اندھیری شب کی اور بھیڑیے دبے پاؤن چلنے والے کی نہین توڑا شیر نے تر اور نہ خشک یعنی روایت ہے کہ عمرو بن عاص جاہلیت کے ایام مسیلمہ کے پا

گئے تھے اوس نے اونسے پوچھا کہ تمھارے نبی پر اندنون کیا اوترا ہی عمروؓ نے کہا ایک سورت بہت ہی مختصر اور بلیغ اوتری ہی بولا وہ کونسی ہی عمرو نے کہا وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ۝ مسیلمہ ایک ساعت فکر کرکے بولا مجھپر بھی اسی طرح کی ایک سورت اوتری ہی عمروؓ نے کہا وہ کیا ہی اوسکو بیان کر مسیلمہ بولا یا وبر یا وبر انما انت اذنان وصدر وسائرک حقر نقر ترجمہ یعنی ای وبر ای وبر نہین تجکو مگر دو کان اور سینہ اور باقی تیرا حقیر اور ذلیل ہی پھر عمروؓ سے پوچھا یہ سخن کیسا ہی عمروؓ نے کہا اسکو میرا جھوٹ سمجھنا تجکو بھی معلوم ہی غرض مسیلمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہت کرنا چاہتا تھا جب اوسنے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئین مین تھوکا تو اوسکا شور پانی شیرین ہو گیا تو آپ بھی جاکر ایک کوئین مین تھوکا اوسکا میٹھا پانی کھاری ہو گیا اور سنا کہ آنحضرتؐ نے خشک خرمے کے نیچے وضو کیا وہ آپکی برکت سے سبز ہو گیا اسی طرح مسیلمہ نے بھی ایک کھجور کے نیچے وضو کیا وہ سبز درخت خشک ہو گیا اور بچون کے سر پر برکت کے واسطے ہاتھ پھیرا کسیکو تشنج ہوا اور کسیکی زبان باہر نکل پڑی اور کوئی مر گیا اور ایک شخص کی آنکھ مین درد تھا اوسکی آنکھ پر جب ہاتھ پھیرا تو اوسکی آنکھ پھوٹ گئی اور سیف نے عمر بن طلحہ سے روایت کی ہی کہ ایک اعرابی یمامہ مین مسیلمہ کے پاس آیا اور پوچھا مسیلمہ کہان ہی لوگون نے اوسکو اس کہنے سے منع کیا اور کہا مسیلمہ مت کہو رسول اللہ کہو اعرابی نے کہا مین اوسکو بن دیکھے رسول اللہ نہ کہونگا جب مسیلمہ آیا اوس سے پوچھا کیا مسیلمہ تو ہی ہی وہ بولا ہان اعرابی نے کہا تجکو وحی کون بھیجتا ہی کہا رحمن پوچھا نور مین بھیجتا ہی یا تاریکی مین بولا تاریکی مین اعرابی نے کہا مین گواہی دیتا ہون کہ تو جھوٹا ہی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم سچے ہین لیکن ربیعہ کا جھوٹا نبی مضر کے سچے نبی سے مجکو دوست ہی پھر اوسکا تابع ہوا اور عقربا کے روز مارا گیا اور مسیلمہ کی لڑائی مین جو اصحاب شہید ہوئے اونمین سے چند لوگ شہدائے یمامہ جو بڑے جلیل القدر تھے اونکے نام یہان لکھ دیتے ہین ثابت بن قیس بن شماس انصاری خزرجی کنیت انکی ابو محمد ہے انصار اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خطیب تھے اور یمامہ کے دن نشان انصار کا انکے ہاتھ مین تھا وہین شہید ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو شہادت اور جنت کی بشارت دی تھی طبرانی نے روایت کی ہی کہ جب آنحضرتؐ پر یہ آیت نازل ہوئی اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ۝ ترجمہ یعنی اللہ تعالی دوست نہین رکھتا کسی نخوت اور تکبر کرنے والے کو تو ثابت بن قیس پر بہت شاق گذرا اور اپنے گھر کا دروازہ بند کرکے بیٹھ گئے اور رونا شروع کیا یہ کیفیت آنحضرتؐ کو معلوم ہوئی آپ نے بلوا کر پوچھا تمنے یہ کام کس واسطے کیا انھون نے عرض کی یا رسول اللہ مین تجمل اور آرایش کو دوست رکھتا ہون اور اپنی قوم کی سرداری کرتا ہون اب اللہ تعالی نے یہ آیت نازل کی سو مین بھی انھی لوگون مین داخل ہوا آنحضرتؐ نے فرمایا تو انمین نہین تو خوبی کے ساتھ جیےگا اور خوبی کے ساتھ مریگا اور اللہ تعالی تجھے بہشت مین داخل کریگا اور جب یہ آیت اوتری لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ ترجمہ یعنی مت بلند کرو آوازا اپنی اوپر آواز نبی کے اور کرکے بات نکہو تو پھر وہ اوسی طرح خانہ نشین ہوئے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اونکے اس حال سے واقف ہوئے تو بلوا کر پوچھا اونھون نے کہا میری آواز بلند ہی اور مین پکار کر باتین کرتا ہون اب میرا عمل باطل ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اون لوگون مین نہین اور تو زندہ رہیگا حمید رہیگا اور مریگا شہید اور اللہ تجھے بہشت مین داخل کریگا اور ترمذی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ثابت بن قیس بن شماس بہت خوب آدمی تھے جب یہ شہید ہوئے تو ایک آدمی نے اونکو خواب مین دیکھا کہ کہتے ہین کل بعد میرے شہید ہونے کے ایک آدمی نے میری زرہ اوتار لی ہی اور لشکر کے آخر مین منزل رہتا ہی اور اوسپر دیگ اولٹی رکھ دی ہی اور دیگ پر اپنا پالان رکھ دیا ہی اور اوسکے مقام پر ایک گھوڑا بندھا ہوا ہی تو خالد سے کہکر وہ زرہ منگوالے پھر جب تو مدینے کو جاوے تو جناب خلیفہ سے عرض کرنا کہ مجپر اسقدر قرض ہی اور میرا مال اسیقدر ہی اسے بیچ کر میرا قرض ادا کرین اور میرا فلانا غلام اوسکو مینے آزاد کر دیا ہی اور اوسکو تاکید کی کہ یہ بات حضرت خلیفہ سے ضرور کہنا اور اسکو خواب مت سمجھنا پھر اوس شخص نے بعد بیداری کے خالد سے خواب بیان کیا خالد نے اپنا آدمی بھیجا تو اونکے کہنے کے موافق وہ زرہ نکلی پھر اوسنے حضرت خلیفہ سے جاکر وہ خواب کہا جناب صدیقؓ نے اونکی وصیت کے موافق عمل فرمایا کسیکی وصیت موت کے بعد جاری نہین ہوئی مگر ثابت بن قیس کی اور اون شہدا سے حزن بن ابی وہب بن عمرو بن عائذ بن عمران ہین مہاجرین سے اور نزدیک بعض کے فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے اور اونکے ساتھ انکے دو لڑکے عبد الرحمن اور وہب اور انکا پوتا حکیم بن وہب بن حزن بھی شہید ہوئے اور بعض کہتے ہین حزن بزاخہ کے دن شہید ہوئے اور زید بن خطاب بن نفیل قریشی عدوی ہین کنیت انکی ابو محمد ہی بھائی ہین یہ جناب عمر رضی اللہ عنہ کے باپ کی طرف سے اور ماں دونون کی الگ الگ تھی

کہ انکی مان اسماء بنت وہب ہین اور والدہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حنتمہ بنت ہاشم ہین اور اونسے عمر مین بڑی تھین بہت قدیم سے اسلام لائین تھیں اور بدر
اور اوسکے مابعد کے غزوات مین ہمرکاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انمین اور معن بن عدی مین بھائی چارا کرادیا تھا
یہ دونون ایک ہی جنگ مین شہید ہوئے اور قاتل بھی انکا ایک ہی شخص تھا نام اوسکا ابو مریم حنفی ہی وہ آخر کو اسلام سے مشرف ہوا اور اوسنے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے
کہا کہ یا امیر المومنین اللہ تعالی نے زید کو میرے ہاتھ سے بزرگی دی اور مجکو اونکے ہاتھ سے ذلیل نکیا اور بعضے کہتے ہین انکو ابو مریم کے چچا سلمہ بن صبیح نے
شہید کیا جب حضرت عمر کو انکی شہادت کی خبر پہونچی تو فرمایا کہ زید نے مجھپر دو نیکیون مین سبقت کی مجھسے پہلے اسلام لائے اور مجھسے پہلے شہید ہوئے اور
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے متمم بن نویرہ سے کہا کہ اگر مین شعر کہنا خوب جانتا تو جیسا تمنے اپنے بھائی کا مرثیہ کہا ہی مین بھی اپنے بھائی کا ویسا ہی مرثیہ کہتا متمم نے کہا
تمھارا بھائی جس راہ مین گیا اگر میرا بھائی بھی اوسی راہ مین جاتا تو مین اپنے بھائی کا کچھ غم نکرتا اور مرثیہ نہ کہتا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میری تعزیت جیسے تو نے
کی ہی ایسی کسی نے نہین کی اور فرماتے جب ہوا چلتی ہی تو مین اپنے بھائی کو یاد کیا کرتا ہون اور ان زید کا ایک لڑکا عبد الرحمن نام اور ایک لڑکی اسماء نام تھی اور اس اسماء سے
عبد اللہ بن عمر نے نکاح کیا اور اونمین سے سالم بن عبید ہین انکو سالم بن معقل بھی کہتے ہین مولی ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ کے اصل مین انکو ابو حذیفہ کی بیوی
ثبیتہ بنت یعار انصاریہ نے آزاد کیا تھا پھر ابو حذیفہ نے انکو اپنا فرزند متبنی کیا اور اپنے بھائی کی لڑکی فاطمہ بنت الولید بن عتبہ سے نکاح کر دیا اور
ان سالم کو ابو حذیفہ کا بیٹا کہا کرتے تھے جب یہ آیت نازل ہوئی کہ ادعوهم لآبائهم ترجمہ یعنی پکارو انکو باپون کی طرف نسبت کرکے تو انکو ابو حذیفہ
کا فرزند کہنا موقوف کر دیا جب آیت حجاب کی نازل ہوئی ابو حذیفہ کی عورت سہلہ بنت سہیل بن عمرو نے آکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ
یا رسول اللہ سالم کو ہم اپنا فرزند سمجھتے تھے اور وہ ہمسے بے پردہ تھا اب وہ جوان ہوا آنحضرت صلعم نے اون بیوی سے فرمایا تم اپنا دودھ اوسکو پلاؤ پھر دودھ
پلانے سے انکی محرم ہوگئی علما کہتے ہین کہ اس عمر مین دودھ پینے سے محرمیت کا رشتہ ثابت ہونا خاص واسطے انھین کے تھا مخصوصات آنحضرت
سے یہ سالم سابقین اولین سے تھے اور قبل ہجرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ مدینے کو آئے اور قبل تشریف لانے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
یہ مدینے مین امامت کیا کرتے تھے باوجود اسکے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہان حاضر تھے اسواسطے کہ سالم نے سورتین قرآن مجید سے زائد یاد کی تھین
بخاری وغیرہ نے روایت کی ہی کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہی قرآن شریف کو چار آدمیون سے یاد کرو اونمین انکا نام بھی ذکر فرمایا ہی بدر اور اوسکے مابعد بھی غزوات مین
ہمرکاب آنحضرت صلعم کے رہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی وفات کے وقت فرمایا کہ اگر سالم زندہ ہوتے تو مین خلافت کو مشورت پر نچھوڑتا ابو عمر بن عبد البر نے
کہا ہی کہ معنی اسکے یہ ہین کہ مین اونکو مختار کرتا کہ تم جسکو پسند کرو اوسکو خلافت دو اور یہ مقصود نہین کہ اونکو خلیفہ کرتا یہ اس لیے تاویل کی ہی کہ سالم قریشی نہ تھے
اور خلیفہ قریشی چاہیے یمامہ کے روز مہاجرین کا نشان سالم کے ہاتھ مین تھا جب بہت زخم کھا کر گرے تو پوچھا ابو حذیفہ کا کیا حال ہی لوگون نے کہا
وہ شہید ہوئے پھر پوچھا فلانے کا کیا حال ہی لوگ بولے وہ بھی شہید ہوئے تب کہا مجکو اون دونون کے درمیان لٹا دو اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
انکی میراث انکے آزاد کرنے والے کو جو ثبیتہ بیوی ابو حذیفہ کی تھین بھیجی اونھون نے اوس اسباب کو پھیر دیا اور بولین مینے اوسکو بسہ آزاد کیا ہی مال لینے
کو نہین آزاد کیا آخر الامر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسکا مال میراث کا بیت المال مین رکھا ابو دجانہ سماک بن خرشہ بن الحرا اور بعضے کہتے ہین سماک بن اوس
بن خرشہ بن لوذان بن زید بن ثعلبہ بن خزرج بن ساعدہ بن کعب بن خزرج انصاری خزرجی ہین بدر مین ہمرکاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رہے اور احد مین
بہت خوب لڑے اور احد مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اپنی تلوار دی اونھون نے اوسکو لیکر کمال شجاعت کی اور اوسکا حق پورا کیا اور انکے خوب
لڑنے کی علامت یہ تھی کہ اوس دن سرخ کپڑا سر پر باندھتے تھے یمامہ کے دن حصار کے اندر کودے اور انکا پانون ٹوٹ گیا پھر بھی اسقدر لڑے کہ شہید ہوئے
وحشی اور ان دونون نے ملکر مسیلمہ کا کام تمام کیا وحشی کہتا ہی خدا جانے مسیلمہ کو مینے مارا یا ابو دجانہ نے اور بعضے اہل سیر نے کہا ہی کہ ابو دجانہ زندہ
رہے یہان تک کہ حضرت امیر علی کرم اللہ وجہہ کے ہمراہ جنگ صفین مین شہید ہوئے اور ابو دجانہ کی روایت سے ایک دعا جسکو حرز ابو دجانہ کہتے ہین مشہور ہی
اوسکی سند اہل حدیث کے نزدیک ضعیف ہی قابل اعتبار نہین شجاع بن وہب بن ربیعہ اسدی بنی عبد شمس کے حلیف تھے قدیم سے ایمان لائے حبش کی طرف

ہجرت کی اور بدر اور اوسکے بعد سے ہمرکاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رہے انکو آنحضرت صلعم نے حارث بن ابی شمر غسانی کے پاس ایلچی کرکے بھیجا تھا شہادت
کے وقت عمر انکی کچھ اوپر چالیس برس کی تھی طفیل بن عمرو ظریف بن عاص بن ثعلبہ بن سلیم بن غنم بن اوس دوسی قدیم الاسلام سے ہین اور اپنی قوم کو دعوت
اسلام کی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ شریف کو تشریف لائے تو وہ اپنی قوم کے نوے گھر والون کو اپنے ہمراہ وہان لے آئے اور حضرت صدیق رضی اللہ عنہ
خلافت مین مسیلمہ کی لڑائی کو گئے وہان یہ اور انکا بیٹا عمرو نام دونون شہید ہوئے عبّاد بن بشر بن وقش انصاری قبیلۂ اوس سے ہین آنحضرت صلعم کی ہجرت سے
پہلے اور قبل مسلمان ہونے معاذ بن جبل اور اسید بن حضیر کے یہ عباد مصعب بن عمیر کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے بدر اور اوسکے مابعد کی لڑائیون مین ہمرکاب
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رہے ہین اور کعب بن اشرف یہودی کو قتل کرنے گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو حنین کی غنیمت اور سپاہون
کا داروغہ کیا تھا اندھیری رات مین یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے جب اپنے گھر کو جاتے تھے تو انکا عصا روشن ہو جاتا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے تہجد کی نماز کے وقت عباد کی آواز سنکر فرمایا ای اللہ تو اسکی مغفرت کر سائب بن عثمان بن مظعون بن حبیب جمحی حبش کی دوسری ہجرت مین شریک تھے اور بدر مین
حاضر ہوئے بڑے تیرانداز تھے یمامہ مین تیر سے شہید ہوئے اور وقت شہادت کے جوان تھے عبداللہ بن سہیل بن عمرو بن عبدشمس بن عبدود قرشی عامری
ہین قدیم سے اسلام لائے حبش کی طرف پہلی ہجرت مین شریک تھے مکے کے ناتوان لوگون مین سے تھے اور بدر مین کفار کے ساتھ آئے تھے وہان پہونچکر
بھاگ آئے اور مسلمانون کے ساتھ لڑائی مین شامل ہوئے اور اوسکے بعد کی لڑائیون مین ہمرکاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رہے اور جب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ
حج کو تشریف لے گئے تو انکے والد سے انکی تعزیت کی سہیل نے کہا مینے سنا ہی کہ آنحضرت فرماتے تھے شہید قیامت مین اپنے ستر گھر والون کے لیے شفاعت کریگا
مجکو امید ہی کہ وہ پہلے میرے لیے شفاعت کرے عبداللہ بن عبداللہ بن ابی بن سلول انصاری خزرجی فضلای صحابہ سے تھے بدر اور اوسکی مابعد کی لڑائیون
مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمرکاب رہین انکا باپ سردار منافقون کا تھا اوسکی اس بات سے یہ بہت خفا رہتے اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکو فرماتے
تو یہ اپنے باپ کو قتل کرتے انکا نام حباب تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام بدل کر عبداللہ رکھا معن بن عدی بن الجد بن عجلان بن حارثہ بن ضبیعہ
بن حرام بلوی عجلانی بھائی عاصم بن عدی کے اور حلیف معن بن عمرو بن عوف کے عقبہ کی بیعت مین حاضر تھے اور بدر اور احد اور خندق اور تمام مشاہد مین
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمرکاب رہے ہین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انمین اور زید بن خطاب مین بھائی چارا کرا دیا تھا امام مالک نے ابن عمر
رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے روز تمام لوگ روئے اور کہنے لگے کہ واللہ ہمکو یہ آرزو تھی کہ ہم آنحضرت صلعم کے
روبرو مرین معن نے کہا لیکن مجھے آنحضرت صلعم کے روبرو مرنے کی آرزو نتھی تا مینے حیات مین جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کی ہی ویسی ہی وفات کے
بعد بھی کرون ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ بن عبدشمس بن عبد مناف قرشی انکا نام ہشیم یا مہشم یا ہاشم تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارقم کے گھر مین جانے سے پہلے
ایمان لائے ہین اور حبش کی دونون ہجرتین کی ہین اور بدر اور اوسکے مابعد کے سب مشاہد مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمرکاب رہے ہین بلند بالا اور خوبصورت
تھے انکی آنکھ احول تھی اور زبان مین لکنت تھی شہادت کے وقت ترپن یا چوّن برس کی عمر تھی سائب بن عوام قرشی اسدی زبیر بن عوام کے حقیقی بھائی بدر مین
حاضر تھے ابن کلبی نے کہا ہی کہ خندق مین بھی حاضر تھے یزید بن رقیش بن رئاب اسدی حلیف بنی عبدشمس کے بدر مین حاضر تھے واقدی نے کہا ہی کہ سالم مولی
ابو حذیفہ کی شہادت کے بعد نشان لشکر کا انھین یزید نے لے لیا تھا حکم بن سعید بن العاص بن امیہ اموی زبیر بن بکار نے کہا ہی کہ پہلے نام انکا حکم تھا پھر
آنحضرت صلعم نے نام انکا عبداللہ رکھا اور واسطے سیکھنے لکھنے کے تاکید فرمائی اور بدر مین حاضر ہوئے لیکن ابن اسحق اور موسی بن عقبہ نے انکو بدریون
مین نہین شمار کیا اور خلیفہ بن خیاط نے کہا کہ یہ یمامہ کے دن شہید ہوئے اور ابن اسحق نے انکو شہدای اجنادین سے کہا ہی جبیر بن مالک بن قشب ازدی
انکو جبیر بن بحینہ بھی کہتے ہین بحینہ انکی والدہ کا نام تھا حقیقی بھائی ہین عبداللہ بن مالک کے جنکو عبداللہ بن بحینہ بھی کہتے ہین اور حلیف تھے بنی عبدالمطلب
کے عامر بن بکیر بن عبد یالیل لیثی حلیف بنی عدی کے بدری ہین مالک بن ربیعہ حلیف بنی عبدشمس کے ابو امیہ صفوان بن امیہ بن عمرو سُلمی حلیف بنی اسد کے
انکے بدر مین حاضر ہونے مین اختلاف ہی حیی بن جاریہ ثقفی حلیف بنی زہرہ کے فتح مکے کے روز اسلام لائے ابن اسحق نے انکے والد کا نام جارثہ جاے مہملہ اور ثای مثلثہ

سے ذکر کیا ہی طبرانی نے انکا نام حی حاے مہملہ اور ایک ہی یا سے ذکر کیا ہی اور انکے باپ کا نام جاریہ جیم سے لکہا ہی اور واقدی نے انکا نام حیی دو یاسے لکہا ہی شک انکا نام معلی کہتے ہین مسیب بن اسید فتح ہمزہ سے ابن جاریہ جیم سے ثقفی حلیف بنی زہرہ کے ولید بن عبد شمس بن مغیرہ بن عبد اللہ بن عمرو بن مخزوم قرشی مخزومی ابن قریش کے اشراف لوگون مین تھے اسما بنت ابو جہل کے شوہر ہین فتح مکہ کے روز اسلام لائے عمارہ بن حزم نجاری برادر عمرو بن حزم کے عقبہ کی بیعت جو ستر شخصون نے کی تھی یا اونمین سے ہین بدر اور احد اور خندق وغیرہ مین حاضر تھے فتح مکہ کے روز بنی مالک بن نجار کا نشان انکے ہاتھ مین تھا عقبہ بن عامر بن نابی بن زید بن حرام سلمی عقبہ اولی مین بیعت کی اور بدر اور اوسکے مابعد کی لڑائیون مین حاضر رہے ثابت ہزال بن عمرو انصاری بنی سالم بن عوف سے ہین موسی بن عقبہ نے انکو بھی بدریون مین سے گنا ہی ابو عقیل ہین انکے نام سے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن ثعلبہ بلوی بن حجبا سی بدر اور اوسکی بعد کی لڑائیون مین حاضر رہے یمامہ کے روز انکے تیر لگا اوسکو نکال کر تلوار لیکر کفار کے مقابل ہوئے اور شہادت پائی اور اونکو بہت زخم لگے تھے عبد اللہ بن عتیک بن قیس بن اسود خزرجی احد مین اور اوسکے بعد کی لڑائیون مین حاضر ہوئے اور بدر کے حاضر ہونے مین اختلاف ہی ابن کلبی نے کہا ہی یمامہ مین شہید نہین ہوئے صفین مین حاضر رہے ہین آنحضرت نے انکو واسطے قتل ابن ابی الحقیق کے بھیجا تھا رافع بن سہل بن رافع بن عدی بن زید بن امیہ بن زید انصاری حلیف بنی غنم بن عوف بن خزرج کے بدر مین انکے حاضر ہونے مین اختلاف ہی احد اور اوسکی مابعد کی لڑائیون مین ہمرکاب رسالت مآب کے حاضر رہے ہین حاجب بن یزید اشہلی بعضے کہتے ہین کہ وہ بنی زعور بن جشم بن الاوس مین سے تھے اور بعضے انکو ازشنوہ مین سے کہتے ہین لیکن بنی عبد الاشہل کے حلیف تھے سہل بن عدی تیمی حلیف بنی عبد الاشہل کے بدر مین حاضر رہے مالک بن اوس بن عتیک اوسی احد اور اسکی پچھلی جنگون مین حاضر تھے عمیر بن اوس بن عتیک بن عمرو بن عبد الاعلم بن عامر احد مین اور اوسکے بعد کی لڑائیون مین حاضر تھے بھائی ہین مالک بن اوس کے طلحہ بن عتبہ بنی جحجبا والے احد مین حاضر تھے موسی بن عقبہ نے انکا نام طلیحہ تصغیر سے ذکر کیا ہی رباح مولی حارث بن عامر انصاری کے معن بن عدی عجلانی انکے شہید ہونے مین اختلاف ہی جزء بن مالک بن عامر جحجبی انکے نام کو بعض جزء ضم جاے اور راے مہملتین سے کہتے ہین اور بعضے فتح جیم اور زاے معجمہ سے اور بعضے راے کے بعد ہمزہ بھی زیادہ کرتے ہین احد مین حاضر تھے ورقہ بن ایاس بن عمرو خزرجی اور بعضے انکو ودفہ ذال معجمہ اور فا کے ساتھ لکہتے ہین بدر اور تمام لڑائیون مین حاضر رہے ہین جزء و کل بن عباس بن عامر بن ثابت انصاری اوسی عامر بن ثابت بن سلمہ بن امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف انصاری بشر بن عبد اللہ خزرجی بعضے انکو بشیر تصغیر سے کہتے ہین کلیب بن تمیم بن بشر حلیف بنی حارث بن خزرج کے احد اور اوسکے بعد کی لڑائیون مین حاضر تھے عبد اللہ بن عتبان ایاس بن ودفہ بنی سالم بن عوف بن خزرج سے انکے باپ کا نام بعضے حا سے اور بعضے قاف سے کہتے ہین اسید بضم ہمزہ و تصغیر کے ساتھ بن یربوع بن البدی خزرجی ساعدی ہین سعد بن حارثہ بن لوذان بن عبدود بن زید بن ثعلبہ بن خزرج بن ساعدہ احد اور اوسکے بعد کی لڑائیون مین حاضر تھے اور بعضے انکے باپ کا نام جاریہ جیم اور یاے مثناۃ سے کہتے ہین سہل بن حجاز بن مالک حلیف بنی ساعدہ کے احد اور اوسکے بعد کی سب لڑائیون مین حاضر رہے اور بعضے انکے باپ کا نام حجاز کی جگہہ حتان کہتے ہین حاے مکسور اور آخر مین نون سے اور بعضے حمار حاے اور راے مہملتین سے وحشی سکون حاے مہملہ اور شین معجمہ سے ابن حمیر ضمہ حاے مہملہ اور تشدید یاے تحتانیہ سے انکا نام آنحضرت نے عبد اللہ بجاے عبد الرحمن رکھا یمامہ کے دن شہید ہوئے پھر انکا کچھہ نشان ملا معلوم نہین کہ کیا ہوئے وحشی جب اسلام لائے تھے تو دعا کی تھی کہ اے اللہ تعالی مین ایسی جگہہ شہید ہون کہ مجکو کوئی نجانے سو انکی دعا قبول ہوئی اور بعد شہادت کے انکا پتا نہ ملا سلمہ بن مسعود بن سنان انصاری بن غنم بن کعب سے ہین اور بعضے انکو مسعود بن سنان کہتے ہین ضمرہ بن عیاص جہنی انصاری حلیف بنی سواد کے احد مین حاضر تھے عبد اللہ بن انیس انصاری ابو حبہ بن عمرو بنی ثعلبہ بن خنسا خزرجی نجاری اور طبری نے انکا نام زید کہا ہی احد مین حاضر تھے اور ان لوگون کے سوا اور بہت لوگ بھی شہید ہوئے ہین خلیفہ بن خیاط نے کہا ہی سب اصحاب مہاجرین و انصار کے جو یمامہ مین شہید ہوئے ہین اٹھاون شخص تھے باقی صحابہ اور قومون کے تھے اور بعضے کہتے ہین انصار کے ستر مرد اور مہاجرین کے بکیس مرد شہید ہوئے

قصہ بحرین کے مرتدون کا

بحرین کا حاکم جو منذر بن ساوی عبدی تھا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکے پاس علا بن حضرمی کو واسطے دعوت اسلام کے بھیجا تو منذر نے اسلام قبول کیا اور وہان اسلام کو خوب شہرت دی اور عدل و انصاف بخوبی کیا کرتا تھا بعد چند روز کے آپ کی وفات سے اسکا بھی انتقال ہوا تب وہان کے لوگ مرتد ہوگئے اور کہنے لگے اگر آنحضرت نبی ہوتے تو نہ مرتے سوا قریۂ جواثا نام کے سب دیہات والے مرتد ہوگئے اور سبنے ملکر جواثا والون کو محاصرہ کر کے اونکا غلہ بند کیا جواثا والون پر نہایت تکلیف ہونے لگی چنانچہ عبداللہ بن حذف کلابی نے چند بیتین اپنی قوم کی تکلیف مین کہی ہین **اشعار**

أَلَا أَبْلِغْ أَبَا بَكْرٍ رَسُولًا	وَفِتْيَانَ الْمَدِينَةِ أَجْمَعِينَا
فَهَلْ لَكُمْ إِلَى قَوْمٍ كِرَامٍ	قُعُودٍ فِي جُوَاثَا مُحْصَرِينَا
كَأَنَّ دِمَاءَهُمْ فِي كُلِّ فَجٍّ	دِمَاءُ الْبُدْنِ تَغْشَى النَّاظِرِينَا
تَوَكَّلْنَا عَلَى الرَّحْمٰنِ إِنَّا	وَجَدْنَا الصَّبْرَ لِلْمُتَوَكِّلِينَا

یعنی خبردار ہو پہنچا ابوبکر کو ایلچی اور سارے جوانان مدینے کو سو کیا ہی واسطے تمہارے طرف قوم بزرگ کے جو بیٹھنے والی ہی جواثا مین محاصرے مین گویا خون اونکے بہتے ہین رستون مین مانند خون اونٹون فدیہ کے ڈھانکتے ہین دیکھنے والون کو بھروسا کیا ہمنے خدا پر پایا ہمنے صبر واسطے متوکلون کے اور اہل جواثا کا اسلام پر ثابت رہنا اس باعث سے تھا کہ جارود بن معلی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہجرت کر گئے تھے اونھون نے ان لوگون مین بعد حمد کرنے کے کھڑے ہوکر خطبہ پڑھا اور کہا ای جماعت عبدالقیس کی مین تمسے ایک بات پوچھتا ہون اسکا جواب دو اوس قوم نے کہا وہ کیا بات ہی جارود نے کہا اللہ تعالی نے پہلے آنحضرت سے بھی رسولون کو بھیجا تھا یا نہین سبھون نے کہا ہان بھیجا تھا جارود نے کہا تمنے اونکو دیکھا تھا یا فقط اونکے نام سنے تھے اونھون نے کہا کہ ہمنے نام سنے تھے پوچھا وہ کیا ہوگئے اونھون نے کہا وہ مر گئے جارود نے کہا جس طرح وہ مرے اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی وفات پائی اور مین گواہی دیتا ہون کہ کوئی معبود نہین سوا خدا کے اور محمد اللہ تعالی کے رسول ہین اون سبھون نے کہا ہم سب بھی گواہی دیتے ہین اور تم ہمارے سردار اور ہم سب سے افضل ہو پھر سب اسلام پر مضبوط اور ثابت ہوگئے جب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو انکی تکلیفون کی خبر پہنچی تو انکی تائید کے واسطے علا بن حضرمی کو فوج دے کر روانہ کیا جب وہ بحرین کے قریب پہنچے تو ثمامہ بن اثال اپنی ایک بڑی جماعت لیکر مسلمانون کے شریک ہوا اور اوس نواح کے باقی لوگ جو اسلام پر ثابت رہے تھے وہ بھی آکر لشکر علا مین داخل ہوگئے علا نے اون لوگون کا بہت اکرام و احترام کیا

بیان حضرت علا بن حضرمی کی کرامتون کا جو اس واقعے مین ظاہر ہوئین

علا بن حضرمی بہت بڑے جلیل القدر صحابی تھے اور بڑے عالم اور مستجاب الدعوات جب یہ اس جنگ کے واسطے آئے تو ایک مقام پر اوترے ہنوز لوگون نے زمین پر قرار نہین پایا اور اونٹون پر سے کچھ اسباب نہین اوتارا تھا کہ اونٹ تمام لشکر کے بھاگ گئے سوا اوس لباس کے جو لوگون کے بدن پر تھا کچھ سامان کھانے پینے کا اور ڈیرہ اور اسباب نرہا شب کا وقت تھا اونٹون کو نہ پکڑ سکے لشکر مین اسقدر پریشانی اور حیرانی ہوئی کہ کہی نہین جاتی سب کو یقین ہوا کہ ہم اب بے کھانا پانی مر جاوینگے ایک دوسرے کو وصیتین کرنے لگے علا نے لوگون مین منادی کرادی کہ سب میرے پاس جمع ہون جب تمام لوگ انکے پاس آئے علا نے کہا ای لوگو کیا تم مسلمان نہین ہو اور کیا اللہ تعالی کی راہ مین نہین نکلے ہو کیا تم اللہ تعالی کے انصار نہین ہو سبنے جواب دیا کیون نہین علا نے کہا اب تم خوش ہو جو شخص ہمارے طور و حال پر ہوگا اوسکو اللہ تعالی کبھی مخذول و نامراد نکریگا غرض صبح صادق ہوئی اور نماز فجر کی اذان دی گئی علا نے نماز جماعت پڑھا کر دوزانو بیٹھے اور ہاتھ واسطے دعا کے اوٹھائے اور دعا کرتے رہے یہان تک کہ آفتاب طلوع ہوا جب تیسری بار علا نے اپنے مالک سے دعا مانگی تو اونکے بازو سے اللہ تعالی نے ایک پانی کا چشمہ عمدہ نہایت صاف و شیرین جاری کردیا علا اور تمام اہل لشکر نے وہان جاکے پانی پیا اور وضو و غسل کیا ہنوز آفتاب بلند نہین ہوا تھا کہ اسی حال مین تمام اونٹ بھاگے ہوئے مع اسباب چارون طرف سے آنے لگے کسیکے اسباب سے کچھ

ذرہ بھی کم نہوا تھا پھر سب نے اونٹون کو دو دو بار پانی پلایا اس کرامت کو سب دیکھکر اسلام پر قوی زائد ہوئے پھر انکا لشکر مرتدون کے لشکر سے جاکر قریب اترا
اور کفار بھی بڑی جماعت سے آئے شب کو مسلمانون نے پہرے چوکی سے گذاری جب صبح قریب ہوئی مرتدون کے لشکر سے آواز آنے لگی علا ابن حضرمی نے
کہا کوئی شخص جلد جاکر دریافت کرے کہ یہ شور و غوغا انکے لشکر مین کس باعث سے ہے عبداللہ بن خلف نے وہان جاکے دیکھا تو تمام لوگ شراب پی کے مست ہو رہے
تھے وہان سے جلد آکر علا کو خبر دی علا اوسی وقت لشکر لیکر اونپر گئے اور بہتون کو قتل کیا کم لوگ بچے سو وہ بھاگ گئے پھر اونکا تمام مال و اسباب مسلمانون کے
ہاتھ آیا اور اوس قوم کا سردار جو حطم بن ضبیعہ تھا مسلمانون کو دیکھکر گھبرایا بھاگنے کے واسطے گھوڑے پر سوار ہوتا تھا کہ رکاب ٹوٹ پڑی اوسنے لوگون کو
پکارا کہ کوئی میری رکاب باندھ جائے ایک مسلمان نے وہان پہونچکر کہا تو پاؤن اوٹھا مین رکاب باندھون اوسنے جونہین پاؤن اوٹھایا مسلمان نے
اوسکے تلوار مار کر پاؤن کاٹ دیا حطم نے کہا مجکو پورا قتل کر دے مسلمان نے کہا مین تجکو قتل نکرونگا پھر وہ گھوڑے سے گر پڑا جو شخص اوسپر سے گذرتا
تو وہ اوس سے کہتا کہ مجھے قتل کرو لیکن کوئی نہ مارتا آخر قیس بن عاصم اوسپر گذرے اونسے بھی حطم نے یہی سوال کیا قیس نے اوسکو مار ڈالا پھر دیکھا کہ اوسکا پاؤن
کٹا ہوا ہی قیس بہت نادم ہوکے بولے اگر مجکو کٹا ہونا اسکے پاؤن کا معلوم ہوتا تو مین ہرگز اسکو قتل نکرتا تا وہ اسی تکلیف مین مرتا پھر مسلمانون نے بھاگنے
والون کا تعاقب کیا جو ملتا اوسکو مارتے غرض جو بچے وہ کشتیون پر سوار ہوکر موضع دارین کو جا پہنچے علا نے بعد تقسیم غنیمت لوگون سے کہا کہ اب ان بھاگے ہوؤن کو
دارین مین بھی دم نہ لینے دو پھر لشکر اسلام علا کے ساتھ دارین کی طرف چلا جب مسلمان دریا کے کنارے پہنچے تو دیکھا دریا کا پاٹ بڑا ہی اور پانی عمیق بہت
زور سے بہتا ہی فکر کی کہ اگر اب ہم کشتیون پر سوار ہوکر جاوین تو دیر ہوگی اور کفار بھاگ جاوینگے تب علا نے اپنا گھوڑا پانی مین ڈالا اور یہ پڑھنے لگے
یا رحمن یا رحیم یا کریم یا احد یا صمد یا محیی یا حی یا قیوم لا الٰہ الا انت یا ربنا انا عبیدک وفی سبیلک
اجعل لنا السبیل الیھم یعنی ای بڑے بخشنے والے ای بڑے مہربان ای بزرگ ای یکتا ای پاک ای زندہ کرنے والے ای زندہ ای [illegible]
کوئی نہین معبود سوائے تیرے ای رب مین تیرا بندہ تیرا ہون اور تیری راہ مین ہون کر ہمارے لیے راہ اونکی طرف اور لشکر والون کو تاکید کی کہ تم بھی یہی دعا کرو سب
لوگ یہی دعا پڑھتے ہوئے دریا مین چلے غرض جانورون کے کھرون تک پانی بڑے دریا کا نہ آیا گویا ہموار زمین پر چلتے تھے اور اونٹون کے کھر بھی نہ ڈوبے
کشتی کے چلنے والون کو ایک دن رات کی وہ مسافت تھی مسلمان اوسکو پیادہ تھوڑی دیر مین قطع کرکے اور وہان کے تمام دشمنون کو مار کے اونکے عورت بچے
جانور مال پکڑ کر غنیمت مین لے آئے اور اسی طرح اس کنارے پر پھر لوٹ آئے اور یہ آنا جانا اور سب کام ایک ہی روز مین واقع ہوا اور مسلمانون کی کوئی چیز دریا مین
نگئی لیکن ایک شخص کے گھوڑے کا توبڑا گیا تھا سو علا نے پانی مین خود جاکر لا دیا اور جب علا کے آگے مال غنیمت تقسیم کیا تو ہر ایک سوار کو دو ہزار درم اور
پیادے کو ایک ہزار درم حصہ ملا اور ان مسلمانون کے ساتھ موضع ہجر کا ایک راہب تھا وہ یہ کرامتین دیکھکر مسلمان ہوگیا اوس سے پوچھا تم کیون مسلمان ہوئے
اوسنے کہا کہ مین ڈرا کہ اگر مین ایمان نہ لاؤن تو مجکو اللہ تعالی مسخ کر دیگا اور مینے سحر کو سنا کہ غیب سے یہ آواز آئی اللھم انت ارحم الراحمین لا الٰہ
غیرک والبدیع لیس قبلک شیء والدائم غیر الغافل والذی لا یموت وخالق ما یری وما لا یری وکل یوم انت
فی شان وسعت اللھم کل شیء علما یعنی ای اللہ تو بڑا رحم کرنے والا ہی رحم کرنے والون مین سے کوئی معبود سوائے تیرے نہین اور تو
نئی چیز پیدا کرنے والا ہی کوئی چیز پہلے تیرے نہین اور تو ہمیشہ ہی غیر ہی غافل کا اور تو وہ ہی کہ مریگا نہین اور پیدا کرنے والا ہی دیکھی چیز اور بن دیکھی کا
ہر روز تو ایک دھندے مین ہی وسیع ہی تو ای خدا ہر چیز پر از روے علم کے پھر جان لیا مینے کہ فرشتون نے تمھاری مدد نہین کی ہی مگر اسواسطے
کہ تم لوگ حق پر ہو القصہ علا لشکر لیکر ہجر کو گئے وہان لوگ مجوسی تھے تھوڑے اسلام لائے اور تھوڑون نے جزیہ دینا قبول کیا

بیان مرتد ہوجانے اہل عمان اور مہرہ اور باقی اہل یمن کا اور کیفیت اونکی لڑائی کی

جب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو اطلاع ہوئی کہ عمان اور مہرہ اور یمن کے لوگ مرتد ہوگئے تو انکی تنبیہ اور تادیب کو حذیفہ بن محصن حمیری اور
عرفجہ البارقی اور زیاد بن لبید انصاری اور مہاجر بن ابی امیہ مخزومی کو روانہ کیا حذیفہ کو عمان پر اور عرفجہ کو مہرہ اور مہاجر کو یمن پر اور زیاد کو بھی اوسی طرف

بنی کندہ کے مرتدون پر اور حذیفہ اور عرفجہ کو تاکید کی کہ تم دونون اتفاق کرکے اول عمان پر جاؤ اور عکرمہ بن ابی جہل کو جو یمامہ پر گئے تھے اونکو خط لکھ بھیجا کہ
تمنے قبل آنے شرجبیل کے مسیلمہ سے کیون لڑائی شروع کی اب مین نہ تمکو دیکھونگا اور نہ تمہاری بات سنونگا مگر بعد تمہاری آزمایش کے اب تم حذیفہ بن محصن
اور عرفجہ البارقی کی کمک کے واسطے عمان کو جاؤ اور ہر شخص اپنے لشکر کا امیر ہی لیکن عمان مین جب تک تم رہو سب کا امیر حذیفہ ہی اور عمان سے
جب فراغت ہو تم سب ملکر مہرہ کو جاؤ اور وہان سے فراغت حاصل کرکے یمن کو اور حضرموت کو اور پھر وہان سے مہاجرین امیہ کے ہمراہ رہنا عمان سے
حضرموت اور یمن تک جسکو مرتد پاؤ اوسکو قتل کرو جب یہ فرمان حضرت خلیفہ کا عکرمہ کو پونہچا اونھون نے یمامہ سے کوچ کرکے اون تینون امیرون کے ساتھ
شریک ہوئے اور تینون ملکر عمان پر گئے عمان مین لقیط بن مالک ذوالتاج نے باغی ہوکر نبوت کا دعوی کیا تھا اور نادان لوگ اوسکے تابع ہو گئے تھے اور عمان پہ
قابض ہوکے لشکر جمع کر لیا تھا فوج اسلام کے آنے کی خبر سنکر عمان کے پایہ تخت مین جسکا نام شہر دبا تھا فوج لیکر آیا اور مسلمانون سے لڑائی پر مستعد ہوا
اور سب مال و اہل و عیال کو اپنی پشت پر رکھا تا لوگون کو قوت ہو اور ننگ و ناموس کے خیال سے خوب جنگ کرین اور پیچھے نہ ہٹین اس اثنا مین لشکر مسلمانون کا
موضع صحار مین آکر اوترا جب دونون لشکر مقابل ہوئے تو اونمین بڑی لڑائی واقع ہوئی قریب تھا کہ سختی سے اوس لڑائی کی لشکر اسلام کو شکست ہو
لیکن اللہ تعالی نے مسلمانون کے حال پر مہربانی کی بنی ناجیہ اور عبدالقیس کے امرا اپنی قوم کو لیکر آئے اور مسلمانون کے عین جنگ مین مددگار ہوئے
اور مسلمانون کو فتح و نصرت ہوئی کفار بھاگے غرض مسلمانون نے اونکا پیچھا کرکے دس ہزار آدمیون کو قتل کیا اور زن و فرزند اونکے مع مال و اسباب لوٹ
مین لے آئے اور لقیط بن مالک کو مار ڈالا پھر اوس غنیمت کا خمس حضرت صدیق رضی اللہ کے پاس عرفجہ کے ساتھ روانہ کرکے باقی مال لشکریون مین تقسیم کیا
بعد اسکے عکرمہ لوگون کو لیکر موضع مہرہ پر گئے وہان کے لوگ دو فریق ہو گئے تھے بڑی جماعت پر اونکی سردار مسیح محازبی تھا اور دوسری جماعت پر امیر
شخرب تھا اور اون دونون مین مخالفت تھی عکرمہ نے جاکر شخرب کو دعوت اسلام کی وہ اور اوسکے تابع لوگ اسلام لے آئے اور داخل لشکر اسلام مین ہوئے
اونسے مسلمانون کو قوت بڑھی لیکن مسیح اپنی سرکشی پر رہا پھر اوسکے لشکر اور مسلمانون کے لشکر مین بڑی لڑائی ہوئی موضع دبا کی جنگ سے یہ جنگ بہت سخت
واقع ہوئی آخر اللہ تعالی نے مسلمانون کو فتح دی مسیح اور اوسکی جماعت کے لوگ بہت مارے گئے اور بہت غنیمت ہاتھ لگی فقط اچھے عربی گھوڑے دو ہزار تھے
پھر عکرمہ نے خمس اوس غنیمت کا حضرت صدیق کے پاس شخرب کے ہمراہ روانہ کیا اور یمن کی کیفیت یہ ہی کہ اسود عنسی کے قتل کے بعد قیس بن مکشوح آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر وفات سنکر مرتد ہو گیا اور بہت لوگون کو اپنے ساتھ جمع کیا اور فیروز دیلمی اور دادویہ کے مارنے کے درپے ہوکے ایک روز کھانا طیار کرکے
دادویہ کی دعوت کی اور اوسکے آتے ہی اوسکو مار ڈالا اور بعد اوسکے فیروز کو بھی طلب کیا فیروز طیار ہوکر نکلا اثنای راہ مین تھا کہ ایک عورت اپنے ساتھ والی سے
کہتی تھی کہ یہ شخص بھی دادویہ کی طرح مارا جاویگا فیروز یہ اوسکی بات سنکر راہ سے پھر گیا اور اپنی مان کے قرابت والون کے پاس جاکر پناہ لی قیس نے فیروز اور
دادویہ کے لوگون کو اور ابنا کو یمن سے جلاوطن کیا تھوڑون کو خشکی کی طرف بھیجا اور تھوڑون کو دریا پر روانہ کیا حضرت صدیق نے یہ معاملہ سنکر یمن کے
امرا اور روسا کو لکھ بھیجا کہ تم سب فیروز دیلمی اور ابنا کے ہمراہ شریک ہوکر قیس بن مکشوح کی تنبیہ کرو مین بھی مدینے سے تمہاری کمک جلدی روانہ کرتا ہون پست ہمت
مت ہونا پھر مہاجر بن امیہ مخزومی کو یمن کی طرف روانہ کیا پھر وہان کے مسلمان فیروز کے شریک حسب ارشاد خلیفہ کے ہو گئے اور عقیل اور عکہ وغیرہ کے بھی بہت
لوگ فیروز کے تابع ہوئے جب دونون لشکرون کا مقابلہ ہوا اور مسلمانون کی ثبات قدمی لڑائی مین دیکھی تو قیس کے لوگ بھاگے اور قیس بن مکشوح مسلمانون کے
ہاتھ مین اسیر ہوا عمرو بن معدیکرب جو مرتد ہوکر اسود عنسی کے ساتھ ہو گئے تھے وہ بھی اس لڑائی مین پکڑے گئے فیروز نے ان دونون کو مہاجر بن ابی امیہ کے
ہمراہ کرکے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت مین روانہ کیا حضرت صدیق رضی اللہ نے اونکو سرزنش کی پھر یہ دونون بہت معذرت کرکے مسلمان ہوئے
اور زیاد بن لبید کو کندہ کے مرتدون کے قتل کے واسطے روانہ کیا زیاد نے اونپر شبخون مارکے اونکے چار سردارون کو کہ جمد اور مخوص اور مشرح اور ابضعہ ہین
قتل کیا غرض ایکسال کے عرصے مین تمام جزیرۂ عرب مرتدون سے خالی ہو گیا اور اوسمین کوئی ایسا نرہا کہ حضرت صدیق رض سے سرکشی کرے کہ وہ سب لوگ
موافق تھے یا جزیہ دینے والے تھے غرض ان سب لڑائیون مین مرتدون کے پچاس ہزار سے زیادہ کفار مارے گئے یہ ردت فی الحقیقت اللہ تعالی کی

حکمت تھی کہ باعث تائید دین کی ہوئی کیونکہ اسمین مال غنیمت کا بہت سا ہاتھ لگا کہ اوس سے مسلمانون کو قوت ہوئی اور کسری اور قیصر سے جنگ کرنے کا سامان مہیا ہوا اور یہ لڑائیاں سنہ گیارہ ہجری کے آخر اور سنہ بارہ کے اوائل مین واقع ہوئین ✣ ✣ ✣

وفات حضرت فاطمہ علیہا السلام اور ام ایمن کی

اور اسی سال مین بیوی فاطمہ رضی اللہ عنہا کی وفات ہوئی اور بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چھ مہینے تک زندہ رہین اور اولاد سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جو آپ کی وفات کے بعد زندہ تھین وہی بیوی فاطمہ رضی اللہ عنہا تھین اور آپ کی صاحبزادیون مین سے یہ سب سے چھوٹی تھین بعد ہجرت کے آپ نے انکا نکاح حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کر دیا تھا اور یہ نکاح بعد غزوہ بدر اور قبل جنگ احد سے واقع ہوا تھا اور بعضے جنگ بدر کے قبل محرم کے مہینے مین شروع اس نکاح کا کہتے ہین اوسوقت حضرت خاتون جنت کی عمر پندرہ برس پانچ مہینے کی تھی اور حضرت علی مرتضی اونسے چھ سال بڑے تھے لوگ انکے مہر مین ایک زرہ قیمت چار سو درم کی دی گئی تھی اور حسن اور حسین اور محسن اور ام کلثوم اور زینب انسے پیدا ہوئین محسن نے صغر سن مین وفات پائی اور آنحضرت نے خاتون جنت کے جہیز مین ایک فرش کمل کا اور تکیہ چمڑے کا جسکے اندر خرمے کی چھال بھری تھی اور ایک مشک اور دو گھڑے دیے تھے اور حضرت علی نے بیوی فاطمہ کی حیات تک اور کسی عورت سے نکاح نکیا حضرت خاتون کی وفات رمضان کی تیسری تاریخ سہ شنبے کی شب کو ہوئی اور حضرت خاتون کی وصیت کے موافق رات ہی کو حضرت علی نے نماز پڑھکر دفن کر دیا حضرت خاتون کی عمر ستائیس برس کی تھی اور جنت البقیع مین مدفون ہوئین مناقب اور فضیلتین انکی بہت سی ہین اختصار کے واسطے ہمنے یہان اونکو ذکر نہین کیا غرض یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری صاحبزادی تھین اور جنت کی عورتون کی سیدہ ہونا انکے واسطے فخر ہونا کافی ہے اور اسی سال مین ام ایمن کہ نام انکا برکہ بنت ثعلبہ بن عمرو بن حصین بن مالک بن سلمہ بن عمرو بن نعمان کنیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تھین اونکی بھی وفات ہوئی اور حقیقت مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والد یا والدہ کی چھوکری تھین پھر حضرتؐ کو ملین اور انھون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بچپن مین کھلایا اور پرورش کیا ہے حضرتؐ نے انکو آزاد کر دیا تھا اور عبید کے ساتھ انکا نکاح کر دیا تھا ان عبید سے ایمن پیدا ہوئے کہ انھین کے نام پر انکی کنیت ام ایمن ہوئی پھر بعد عبید کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نکاح زید بن حارثہ کے ساتھ جو حضرتؐ کے متبنی تھے کر دیا تھا اونسے اُسامہ پیدا ہوئے اور ام ایمن نے حبش کی طرف دونون ہجرتین کی تھین پھر مدینے مین ہجرت کر کے آئین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکی ملاقات کو انکے گھر تشریف لیجایا کرتے تھے اور فرماتے میری مان کے بعد یہی میری مان ہے اور حضرت صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما بھی انکی ملاقات کو انکے گھر جایا کرتے تھے اور ام ایمن بعد وفات شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پانچ یا چھ مہینے زندہ رہین پھر وفات کی اور اسی سال مین عبد اللہ بن ابی بکر صدیق کی وفات ہوئی یہ قدیم الاسلام تھے اور جنگ طائف مین ہمرکاب حضرت رسالت مآب تھے ابو محجن ثقفی نے انکے ایک تیر مارا پھر وہ زخم تو اچھا ہو گیا لیکن انھون نے اوسی کی تکلیف سے دُبلے ہو کر بہت بیماریان اوٹھائین اور شوال کے مہینے مین انتقال کیا۔

بیان روانگی خالد کا عراق کی طرف اور غالب آنا فارسیون پر

جب مدت ایک سال مین حضرت صدیق کے امرا اور لشکرون نے تمام جزیرۂ عرب مین دین کے قواعد اور احکام کو مضبوط اور اسلام کو تازہ کر دیا اور تمام ملک عرب آپ کا تابع ہو گیا تو بعد بندوبست وہان کے لشکر اسلام کو واسطے جنگ اہل عجم کے عراق کی جانب روانہ کیا اور خالد کو واسطے جانے عراق کے نامہ والا لکھکر ابو سعید خدری کے ہمراہ بھیجا چنانچہ اوپر اسکا ذکر ہو چکا ہے القصہ حضرت صدیقؓ نے امیر خالد کو لکھ بھیجا کہ تم اپنا لشکر لیکر عراق کی طرف جاؤ وہان سے شہر ابلہ کو جسکو فرج الہند بھی کہتے ہین جانا اور وہان کے لوگون سے موافقت کر کے طرف وحدانیت الٰہی اور رسالت نبوت پناہی کے دعوت کرنا اگر اسلام نہ قبول کرین تو اون پر جزیہ رکھنا اگر یہ بھی قبول نکرین تو اونسے خدا تعالی کے واسطے جنگ کرنا اور اپنے ہمراہی لوگون کو ساتھ لیجانے مین زور و جبر نکرنا جو خوشی سے جاوین اونکو لیجاؤ اور جن لوگون نے بعد مرتد ہونے کے اسلام دوبارہ قبول کیا ہے اونکو اپنی مدد کے واسطے مت لیجانا اور جسیا امیر ہے تمہارا اگر نہ ہو اوسکو اپنے ہمراہ لیجاؤ غرض امیر خالد محرم کے مہینے مین یمامہ سے لشکر عراق کو سیدھے روانہ ہوئے اور یہی صحیح ہے لیکن

بعضون نے کہا ہی کہ یمامہ سے مدینے کو آئے پھر وہان سے عراق کو براہ بصرہ روانہ ہوئے جب بصرے کو پونہچے تو قطبہ بن قتادہ کو وہان نائب کیا ہو بنواح کہ فدمین مثنی بن حارثہ شیبانی کو رکھا اور حضرت صدیق نے پیچھے سے بہت لشکر انکی مدد کو بھیجے اور جب خالد وہان کے ضلع مین اوترے تو حاکم اوسکا ہرمز مین کا کسری کی طرف سے جوابن حیکونا تھا اوسنے بہت سے کفار کو جمع کرکے جنگ پر مستعد ہوا آخر کار لڑائی مین خالد کے لشکر سے شکست کھا کر بھاگا اور رجب کے مہینے مین کرور درم یا کرور دینار پر صلح کی اور موضع نافقیا اور بار سرما اور کلس وغیرہ قریات مسلمانون کے تصرف مین آئے پھر وہان سے خالد حیرہ کی طرف گئے وہان کا حاکم قبیصہ بن ایاس طائی تھا کہ کسری نے بعد وفات نعمان بن منذر کے وہان کی نظامت اوسکو دی تھی قبیصہ نے کہا ہم لوگ تمسے نہین لڑتے اپنے دین پر رہینگے اور جزیہ ادا کرینگے خالد نے اوسسے نوے ہزار درم پر صلح کی اور یہ اول جزیہ ہی کہ دیار عجم سے حضرت صدیق کے پاس آیا اور حیرہ مین ایک اور سردار کسری کی طرف سے عمرو بن عبد المسیح بن حیان بن بقیلہ رہا کرتا تھا اور یہ متنصرہ عرب سے تھا خالد نے اوسکو بھی اسلام کی دعوت کی اور کہا مسلمان ہو ورنہ لڑائی پر طیار رہو عمرو نے دو لاکھ نوے ہزار درم پر صلح کی بعد اسکے حضرت خالد نے کسری اور اوسکے امرا کو نامہ لکھا اور مدائن کو روانہ کیا مضمون اوسکا یہ تھا بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ یہ خط ہی خالد بن ولید کی طرف سے فارس کے مرزبان کو جو کوئی تابع ہدایت کا ہو اوسپر سلام ہی اما بعد حمد ہی اوس خدا کو کہ جسنے تمھاری جماعتون کو توڑا اور تمسے ملک چھین لیا اور تمھاری عداوت کو بے زور کیا اور جو کوئی ہماری نماز پڑھے اور ہمارے قبلے کی طرف مونھہ کرے اور ہمارا ذبیحہ کھاوے تو وہ مسلمان ہی اوسکے لیے وہ حکم ہی جو ہمکو ہی اور اوسپر وہ لازم ہی جو ہمپر لازم ہی اور میرا یہ خط جب تمکو پونہچے تو تمکو چاہیے کہ جزیہ میری طرف بھیجدو تو تمکو ہمارا ذمہ ہی ورنہ تمسے لڑنے کو ایسی ایک قوم بھیجونگا کہ وہ زندگی سے موت کو زیادہ دوست رکھتی ہی فقط جب اس خط کے مضمون سے مطلع ہوئے تو تعجب کرنے لگے سیف بن عمرو سے روایت ہی کہ خالد نے پھر اپنے لشکر کے تین ٹکڑے کیے اور ہر ایک کو جدا جدا راہ سے بھیجا اونمین سے ایک جماعت کو ہمراہ مثنی بن حارثہ کے بھیجا اور اونکے راہ بتلانے کو ایک شخص ظفر نامے کو مقرر کیا پھر دو روز کے بعد دوسری جماعت ہمراہ عدی بن حاتم کے روانہ کی انکے راہبر مالک بن عباده تھے اور بعد ایک روز کے عاصم بن عمرو کو ساتھ تیسری جماعت کے رخصت کیا انکے راہبر سلم بن نصر تھے اور ان تینون سردارون کو تاکید کردی کہ موضع حفیر مین جسکو فرج الہند اور فرج الذہب بھی کہتے ہین کہ نام ہین یہ سب شہر ابلہ کے جمع ہونا پھر خالد خود مع تمام لشکر کے اوس طرف کو روانہ ہوئے اور راہبر انکے رافع تھے اون دنون حاکم ابلہ کسری کی طرف سے ہرمز تھا بڑی شوکت وقوت والا بر و بحر والون سے جنگ کیا کرتا اور بہت سخت و شریر تھا خالد نے جب اوسکو خط لکھا تو اوسنے بجنسہ وہ خط کسری آردشیر کے پاس بھیجدیا اور عرب سے لڑنے کو بڑا لشکر جمع کیا بر مقدمہ لشکر قباد کو اور بر ساقہ انوشجان کو مقرر کیا یہ دونون سردار بادشاہی خاندان کے تھے اونھون نے واسطے نہ بھاگنے اپنے اہل لشکر کے زنجیرون سے آپسمین ایک دوسرے کو باندھ دیا مسلمانون نے اوس سے فال لی اور کہا یہ ہمارے قیدی ہین اور مسلمانون کی تمام جمعیت وہان اوسوقت اٹھارہ ہزار کی تھی دشمن کے لشکر کے مقابل مین جا کر اوترے وہان پانی تھا لوگون نے خالد سے تشنگی کی شکایت کی خالد نے کہا تم اپنے دشمنون کو مار کر بھگا دو اور پانی پر چل پڑو دونون لشکرون مین جو بڑے صابر ہین اونکو اللہ تعالی پانی دیگا ہنوز سواران اسلام اپنے گھوڑون سے اوترنے نپائے تھے کہ اللہ تعالی نے خوب مینھہ برسایا جس سے گڑھے تمام بھر گئے اور سب سیراب ہوئے مسلمانون کو خوشی ہوئی جب میدان مین دونون لشکرون کا مقابلہ ہوا تو پہلے خود ہرمز پیادہ غرور شجاعت سے میدان مین آیا اور اپنے مقابل کو طلب کیا لشکر اسلام سے امیر خالد نے اوسکی بیباکی دیکھکر صبر نکرسکے خود بھی پیادہ صف سے اوسکی طرف نکلے اور آپسمین ہنر سپاہگری دکھانے لگے آخر کار خالد نے ہرمز کو پکڑ لیا ہرمز کی اگلی فوج نے اپنے سردار کو گرفتار دیکھکر اوسکی رہائی کے واسطے خالد پر حملہ کیا لیکن خالد اونکے حملے کی طرف متوجہ نہوئے قعقاع بن عمرو تمیمی یہ دیکھکر اپنے سوارون سے ہرمز کی فوج کے مقابلے پر آئے اور اونکو خالد کی طرف سے لڑکر ہٹا دیا اتنے مین ہرمز خالد کے ہاتھ سے مارا گیا اوسوقت فارس کے لشکر نے ہزیمت پائی لیکن وہ زنجیر والے خوب نہ بھاگ سکے مسلمانون نے تعاقب کرکے غروب آفتاب تک اونکو قتل کیا اور ہتھیار اور اسباب وغیرہ جو ہزار اونٹ کا بوجھا ہوگا مسلمانون کو غنیمت مین ملا اور فارسی تیس ہزار مسلمانون کی تلوارون سے مارے گئے اور بہت لوگ دریا مین پیر جانے کے خیال سے کود پڑے

دریا مین ڈوب کر مرے اور قباد اور انوشجان بھاگ گئے خالد نے فوج اسلام کو حکم کیا کہ اب یہان سے اسی وقت کوچ کرنا مناسب ہے لشکر وہان سے کوچ کر کے بصرے مین اب جہان بڑا پل ہے وہان آپڑے اور فتحنامہ اس جنگ کا اور خمس مال غنیمت حضرت صدیق رضی کی خدمت مین زر بن کلیب کے ہمراہ روانہ کیا اور ہرمز کا تاج اور ایک ہاتھی بھی ساتھ مین بھیجا جب مدینہ منورہ کی عورتون نے ہاتھی کو دیکھا تو کمال تعجب سے کہنے لگین کہ کیا اللہ تعالیٰ نے اس جانور کو اسی طرح پیدا کیا ہی یا بنایا ہوا ہی پھر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے اوس ہاتھی کو انھین زر بن کے ساتھ خالد کے پاس بھیجدیا اور ہرمز کے بدن کا سب سامان خالد کو عنایت کیا اوسکی کلاہ پر ایک لاکھ روپیہ کے جواہر لگے تھے عجم کی یہ عادت تھی کہ جسقدر منصب بڑا ہوتا اوسی قدر جواہر کلاہ پر لگاتے ہرمز کا منصب بہت بڑا ہونے سے جواہر بھی اوسکی کلاہ پر بہت تھے غرض خالد نے بعد اقامت اوس پل پر اپنے امرا کو فوج دے کر اطراف و جوانب مین روانہ کیا اور بہت قلعے صلح و جنگ سے لیے اور بہت سامان غنیمت حاصل کیا خالد فقط فارس کے رہنے والے لوگون کو قتل کرتے تھے اور مزارعین اور اونکے اہل و عیال جو جنگ نکرتے اونسے متعرض نہوتے اس امر سے عجم کی بہت سی رعایا مسلمانون کے تابع ہو گئی + +

بیان موضع مدارا کی لڑائی کا

بعد اسکے ماہ صفر مین مدارا کی لڑائی واقع ہوئی اور باعث اسکا یہ ہوا کہ جب ہرمز نے خالد کا خط اور لشکر اسلام کے آنے کی کیفیت لکھکر اردشیر کے پاس بھیجی تھی تو اردشیر نے بعد اوسکی اطلاع کے اپنے ایک سردار قارن بن قرباش کو عمدہ فوج دے کر ہرمز کی اعانت اور مدد کو روانہ کیا تھا لیکن قبل آنے اس مدد کے ہرمز مارا گیا اور لشکر فارس کو شکست ہوئی اوس لشکر کے بچے ہوئے مع قارن بن قرباش جمع ہو کر پھر خالد سے لڑنے کو آمادہ ہوئے خالد جب اس امر سے مطلع ہوئے تو اپنے بہادرون کو لیکر اونکے مقابلے کو روانہ ہوئے اور قارن نے قباد اور انوشجان کو اپنی برنغار اور جرنغار پر مقرر کر کے خالد کے مقابلے کو باہر آیا اور موضع مدارا مین یہ دونون لشکر ایک دوسرے کے مقابلے مین اوترے دوسرے دن جب آفتاب نکلا تو دونون لشکرون نے میدان مین آکے صفین آراستہ کین اہل عجم اپنے غرور و تکبر سے زرہ و جواہر مین غرق پہاڑ کے مانند آکر کھڑے ہوئے اور دونون طرف کے دلاور نکل کر میدان مین تیغ آزمائی کرنے لگے اور بہادرون کی تلوارون نے سرافشانی شروع کی اوس دن مسلمانون نے ایسی ثبات قدمی اور شجاعت سے جنگ کی کہ کارنامہ رستم و اسفندیار پر خط ناکامی کھینچ دیا آخر الامر لشکر فارس کا سردار جو قارن تھا میدان مین آکر مبارز کا طلبگار ہوا اور قباد اور انوشجان اپنی ناموری حاصل کرنے کو میدان مین نکل کر اپنے واسطے مقابل طلب کرنے لگے خالد مقابلے کے واسطے صف اسلام سے خود نکلے لیکن اسی عرصے مین لشکر اسلام کے اور دلاور سردارون نے سبقت کی اور پہلے خالد سے جا کر اونسے لڑنے لگے اس خیال سے کہ خدانخواستہ اگر خالد شہید ہو جاوین تو لشکر کا انتظام بگڑ جاویگا غرض قارن کے مقابلے مین معقل بن اعشی اور قباد کے مقابلے مین عدی بن حاتم اور انوشجان کے مقابلے مین عاصم آئے اور باہدیگر جنگ کرنے لگے آخر تینون پہلوان عجم کے شیران اسلام کے ہاتھ سے بیدامنی مارے گئے اور فوج فارس مین اونکے سردارون کے مارے جانے سے تہلکہ واقع ہوا جنگ مین ٹھہر نسکے سراسیمہ بھاگے اور تیس ہزار آدمی اونکے مسلمانون کے ہاتھ سے قتل ہوئے اور بہت لوگ جان بچانے کو پانی مین گر کر بیجان ہوئے خالد مظفر و منصور مدارا مین داخل ہوئے اور وہان اقامت کر کے غنیمت جمع کی اور مخالفون کے اہل و عیال جو ہاتھ لگے اونکو پکڑ لیا اور رعایا سے مصالحت کر کے اپنا باج گذار بنا لیا اور سلب مقتولون کا قاتلون کو دیا اور خمس غنیمت مع فتحنامہ پاس حضرت صدیق کے سعید بن نعمان کے ہمراہ بھیجا اور باقی چار خمس کو سپاہ مین تقسیم کر دیا ان قیدیون مین حضرت حسن بصری کا باپ جیب نام جو نصرانی تھا اور ابو زیاد غلام مغیرہ بن شعبہ کا پکڑے آئے تھے پھر امیر خالد نے لشکر پر سعد بن نعمان کو اور جزیہ لینے پر سوید بن مقرن کو مقرر کیا اور کہا تم جا کر حضیر کے پاس ہو تا جو محصول کہ آوے تمھارے پاس جمع ہو اور اوسکے بعد اپنے جاسوسون کو اطراف و نواح مین روانہ کیا کہ دشمنون کے منتظر بیٹھے رہین اور اونکے حالات سے ہمکو مطلع کرین

ذکر جنگ ولیجہ اور الّیس کا

اور اسی مہینے مین ولیجہ کی لڑائی واقع ہوئی اور اوسکا یہ سبب ہوا کہ جب اردشیر کو ہرمز کے قتل کی خبر پونہچی تو اپنے یہان کے ایک بڑے پہلوان نامی کو

جسکا نام اندرزغر جو بہشتیون کی اولاد مین سے تھا اور شہر مدائن مین پیدا ہوا تھا بڑا لشکر دیکر مسلمانون کی طرف روانہ کیا اور اوسکی پشت پر ایک اور دوسرا
امیر جسکا نام بہمن جادویہ تھا روانہ کیا کہ اوسکا مددگار رہے وہ دونون لشکر آکر ولیجہ مین کہ نام ایک مقام کا ہی اوترے خالد نے ان دونون لشکرون کے آنے کی
خبر سنکر اپنے مقام پر ایک نائب کیا اور اوسکو ہوشیاری اور بیداری کی بہت تاکید کرکے خود مع لشکر دشمن کی طرف روانہ ہوئے جب ولیجہ مین پہنچے ایک دن
مقام کیا دوسرے روز طرفین سے بعد درستی صفوف کے لڑائی شروع ہوئی اور کشت و خون عام ہوا کثرت غبار سے دن مثل رات کے تاریک تھا
تلوارون کی چمک برق درخشان تھی چارون طرف نہرین خون کی جاری تھین لیکن مدار کی لڑائی سے یہ لڑائی سخت تر واقع ہوئی دونون لشکرون نے جانا
کہ اب ہمکو صبر و ثبات کی طاقت نہین اور خالد اس لڑائی مین خود بار بار میدان مین آتے اور مقابل لشکر عجم سے طلب کرتے پھر اوسکو قتل کرکے دار البوار
کی طرف بھیجتے یہانتک کہ اوس روز اونکے ہزار آدمیون کو قتل کیا اور اونکے کشتون سے تکیہ لگاکر ناشتا کیا اور پہلے اس لڑائی کے شروع ہونے سے
خالد نے اپنی دو جماعتون کو کمین گاہ مین چھپا دیا تھا وقت پر اونکے نہ آنے سے خالد کو نہایت اضطراب و پریشانی ہوئی پھر یہ اسی اضطراب مین تھے کہ کمین گاہ
کے لوگ دونون طرف سے آپہنچے لشکر فارس نے اونکو دیکھکر بے اختیار بھاگنا شروع کیا غرض پیچھے سے خالد کی فوج اور روبرو سے کمین گاہ کی
فوج نے اونکو درمیان مین گھیر لیا اور اونمین سے کوئی شخص باقی نہ رہا اور اونکی لاشون سے چیل کوؤن کی دعوت بخوبی پوری ہوئی خلاصہ کافرون کے
ستر ہزار آدمی مارے گئے اور اندرزغر بڑا پہلوان جو سب کا سردار تھا اپنی جان بچاکر بھاگا اور تشنگی سے آخرکار جنگل مین مر گیا خالد رضی اللہ عنہ نے
لوگون کو جمع کرکے خطبہ پڑھا اوسکا یہ مضمون تھا کہ اے یارو دیکھو عجم کے شہرون مین غلہ کس کثرت سے ہی اور تمھارے ملکون مین سختی اور قلت ہی واللہ اگر جہاد
جسکی بنا اللہ کی راہ اور اسلام کی دعوت مین ہی نہوتا تو عقل کا مقتضا یہ تھا کہ ہمین انسے لڑنا اور انکے ملکون کو چھین لینا تا اونکی فراغت ہمکو حاصل ہو اور بھوک
اور سختی مین اونکو چھوڑنا اس فراغت سے حاصل نہوتا سو اس کام مین اسلام کی دعوت اور اللہ کے لیے جہاد اور آخرت کی خوبیون کی طلب ہو تو اوسکے برابر
کوئی کام نہین القصہ خالد رضی اللہ عنہ نے جنگ سے فراغت پاکر غنیمت کا خمس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس روانہ کیا باقی چار حصے لشکر مین تقسیم کیے
اور مزارعین اور فلاحین اور اونکے اہل و عیال سے متعرض نہوکر اونپر خراج مقرر کیا اور اسی مہینے مین الیس کی جنگ ظہور مین آئی چونکہ خالد نے ولیجہ کی جنگ مین
بکر بن وائل کے عرب جو نصاری تھے اور شریک لشکر عجم کے تھے اونکے اکثرون کو قتل کیا تھا سو اونکے تمام قبائل جمع ہوکر خالد سے واسطے لڑائی کے مستعد ہوئے
عبد بن اسود عجلی جو تمام اون قبیلون کا سردار تھا اور مسلمانون سے بڑی عداوت رکھتا تھا اور اوسکا ایک لڑکا بھی پہلی جنگ مین مارا گیا تھا سو اونے عجمیون سے
مدد چاہی اردشیر نے اونکی کمک کے واسطے جابان نامے اپنے سردار کے ساتھ ایک بڑا لشکر روانہ کیا مخالفون کی فوج ایک بڑے مقام مین جسکا نام الیس تھا
جمع ہوئے امیر خالد رضی اللہ عنہ اونکے جمع ہونے کی خبر سنکر اپنے دلاورون کو لیکر اونکی طرف چلے جب الیس مین پہنچے تو دیکھا کہ کفارون نے ایک بڑے
دسترخوان پر کھانا چنا ہی اور کھانے کی طیاری کر رہے ہین جب اونھون نے خالد کو دیکھا تو کسری کا سردار جابان بولا کہ بہتر صلاح اسوقت یہ ہی کہ ہم کھانا
چھوڑکر انکے مقابلے کو نکلین دوسرون نے کہا کھانا طیار ہی پہلے اسکو کھالو غرض اون لوگون نے خالد رضی اللہ عنہ کو کچھ خاطر مین نہ لاکر جنگ و مقابلے کا
قصد نکیا اس فرصت مین خالد رضی اللہ عنہ اپنے لشکر کے قلب سے نکل کر بلند آواز سے پکارے کہ قوم عرب کے شجاع لوگ کون ہین جو اسوقت میرے
مقابلے کو میدان مین آوین پھر ایک ایک کا نام لیکر لڑائی کو بلانے لگے مارے خوف کے اودھر سے کوئی نہ نکلا مگر ایک شخص بنی خدرہ کا جسکا نام مالک بن قیس تھا
مقابلے مین آیا امیر خالد رضی اللہ عنہ نے اوس سے کہا کہ اے حبشی کیا تجکو اتنی جرأت ہوئی کہ تو میرے مقابلے کو آیا ہی پھر ایک وار مین اوسکا کام تمام کیا لشکر عجم
گھبراہٹ سے کھانا بے کھائے مقابلے پر آئے اور دونون لشکرون مین جنگ شروع ہوئی مسلمانون نے ثابت قدم ہوکر داد مردی اور شجاعت کی دی اور
خالد نے دعا کی یا اللہ مین نذر کرتا ہون کہ اگر تو ہمکو انکی مشکین باندھنے کی قدرت عنایت کرے تو جسپر مین قادر ہونگا اوسکو قتل کرونگا اور انکے خون سے دریا
بہاونگا عجمی منتظر تھے کہ بہمن لشکر لیکر ہماری کمک کو آتا ہی لیکن وہ نہ آیا پھر اللہ تعالی نے مسلمانون کو اتنا غالب کردیا کہ اونکی مشکین باندھین تب خالد رضی اللہ عنہ
نے منادی کرادی کہ ان لوگون کو بے قتل کے اسیر کرلو جو کوئی قید ہونے سے انکار کرے اوسکو قتل کرو پھر مسلمانون کے سوار کفار کی فوج کو اسیر کرکے لانے لگے

خالد نے چند آدمی مقرر کیے اون اسیرون کو نہر مین لیجا کر گردن مارین اور نہر کا پشتہ باندھکر دوسری طرف پانی پھیر دین چنانچہ تین روز تک مسلمانون نے کفارون کو پکڑ پکڑ کر قتل کیا یہان تک کہ شمار اون مقتولین کا ستر ہزار ہوا اور بعضون کے قول سے ایک لاکھ پچاس ہزار آدمی عجم کے مارے گئے اور خون بسبب جم جانے کے نہ بہا تب لوگون نے خالد سے کہا کہ خون نہ بہیگا جب تک اسپر پانی جاری نکروگے جب پانی بہاؤگے تو تمہاری قسم ادا ہوگی تب پانی کو اوسپر سے جاری کیا اور خون بہنے لگا اور اوسی پانی سے پن چکی پھری اوس روز سے اوس نہر کا نام نہر الدم مشہور ہوا اور لڑائی سے فراغت حاصل ہوئی پھر جو کھانا عجم کا بچا ہوا مسلمانون کے ہاتھ لگا اوسکو خوب کھایا اونکے دسترخوان پر روٹیون کے گرد بہت ہی سفید رکھے ہوئے تھے اعراب نے اونکو کپڑون کے ٹکڑے سمجھا شہر کے لوگون نے کہا کہ تم جسکو رقیق العیش کہتے تھے وہ یہی ہے پھر اوس روز سے اوس قسم کی روٹیون کو رقاق کہنے لگے سابق مین اوسکو قرن کہتے تھے الغرض اوس جنگ مین بہت سی غنیمت ہاتھ آئی اور انعامات دیے سوارون کے حصے مین فی نفر ڈیڑھ ہزار درم ملے پھر خالد نے بردے اور مال خمس کو جندل عجلی کے ہمراہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خدمت مین روانہ کیے حضرت خلیفہ نے فتح کی بشارت سنکر اون بردون سے ایک لونڈی جندل کو عنایت کی اور حضرت صدیق نے فرمایا ای قریش تمہارے شیر نے شیرون کا شکار کیا خالد سا شخص پھر کوئی عورت نہ جنے گی القصہ خالد سے کچھ دنون وہان رہکر اطراف و نواح والون کی تنبیہ کی اللہ تعالی نے امیر خالد رضی اللہ عنہ کی ذات بابرکات کو اسلام کے لیے عزت اور کفار کے لیے ذلت پیدا کیا تھا اتنی جنگون سے اونکو کچھ سستی اور ملال نہوا اور اونکی قوت اور شہامت روز بروز ترقی پذیر تھی پھر خالد وہان سے نکلکر موضع خورنق مین جا کے اوترے اور اپنی فوجین اطراف و نواحی مین بھیجین اور حیرہ کے علاقے کے بہت سے قلعے صلح اور جنگ سے مفتوح کیے اور عمر بن عبد المسیح بنی نفیلہ عرب کے نصاری کا ناظم اور حاکم تھا واسطے حصول صلح کے خالد کے پاس آیا حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے اوسکے پاس ایک تھیلی رکھی تو اوس سے پوچھا اسمین کیا ہی اوسنے کہا اگر میری قوم کی کچھ بے عزتی ہو تو مین اسکو کھا کر مر جاؤن تا اونکی بے عزتی نہ دیکھون خالد رضی اللہ عنہ نے وہ زہر اوسکے ہاتھ سے لے لیا اور کہا موت نہ آوے تو کوئی نہین مرتا پھر کہا بِسْمِ اللّٰهِ خَيْرِ الْاَسْمَاۤءِ رَبِّ الْاَرْضِ وَالسَّمَاۤءِ الَّذِيْ لَيْسَ يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ دَاۤءٌ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ یعنی پیتا ہون برکت نام اللہ سے کہ بہتر نامون کا ہی پروردگار زمین اور آسمان کا ہی کہ نہین ضرر کرتی اوسکے نام کی برکت سے کوئی بیماری اور وہ اللہ بڑا بخشنے والا بڑا مہربان ہی اور یہ کہکر اوسکو کھانا چاہا امراے اسلام نے چاہا کہ امیر خالد کو اوس زہر کھانے سے منع کرین لیکن خالد نے جلدی سے اوسکو کھا لیا پھر زہر نے اونپر کچھ اثر نکیا ابن نفیلہ یہ دیکھکر بولا کہ ای معشر عرب تم مین سے ایک شخص بھی ہوگا تو جس ملک کو لینا چاہیگا تو البتہ اوسپر غالب آئیگا اور اہل حیرہ کو پھر اوسنے بلا کر کہا کہ مین اس مرد کا اقبال دیکھ چکا ہون کوئی اسکے مقابلے مین نہین ٹھہر سکے گا بہتر یہ ہی کہ صلح کر لو پھر امیر خالد نے اون سے صلح کی اور چار لاکھ درم اون سے نقد لیے اور صلح کے وقت ایک نادر ماجرا گذرا اسواسطے اوسکو ہم یہان لکھتے ہین وہ یہ تھا کہ صحابہ مین ایک شخص تھا کہ اوسکا نام شریک تھا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک روز بیٹھا ہوا تھا کہ ذکر شہر حیرہ کا درمیان مین آیا آنحضرت نے فرمایا حیرہ کی حویلیان کنگورے کتے کے دانتون کے مانند سفید ہین عنقریب اوسکو تم لوگ فتح کروگے شریک نے کہا یا رسول اللہ جب وہ فتح ہو تو نفیلہ کی لڑکی مجکو عنایت کرنا آپ نے ارشاد کیا اوس لڑکی کو مینے تجھے بخشا الغرض جب فتح ہوئی تو شریک نے آکر اوس لڑکی کا دعوی کیا اور صحابہ سے دو شخصون نے شریک کے قول پر گواہی دی پھر خالد نے صلح کی شرطون مین یہ بھی شرط کر لی کہ نفیلہ کی لڑکی کرمیہ نام شریک کو دینا وہ لوگ اس بات پر راضی نہوئے اور بولے اسی برس کی عورت کو تو لیکر کیا کریگا لوگ اسی گفتگو مین تھے کہ کرمیہ نے کہا شاید اس شخص نے مجھے جوانی مین دیکھا ہوگا تم لوگ میرے واسطے اپنی خرابی نکرو اور مجھے اسکو دے دو مین اسکو مال نقد بہت سا دے کر نکل آؤنگی پھر اوس عورت کو شریک کے حوالے کر دیا وہ جب شریک کے پاس آئی تو بولی مین اسی برس کی بڑھیا ہون تو مجھے لیکر کیا کریگا مین تجھے بہت مال نقد دیتی ہون مجھے چھوڑ دے شریک نے کہا واللہ مین دس سو درم سے کم نلونگا وہ عورت مکر سے کہنے لگی واللہ یہ بہت ہی پھر اپنی قوم کے پاس جاکر ہزار درم اوسکو لا دیے شریک نے وہ روپیہ لیکر اوسکو چھوڑ دیا لوگ شریک پر ملامت کرنے لگے کہ تو نے اتنا کم کیون مانگا اگر لاکھ درم مانگتا تو بھی وہ تجکو دیتی شریک نے کہا مین سمجھا کہ دس سو سے کوئی عدد زیادہ نہوگا پھر شریک نے خالد سے جاکر کہا کہ مینے اوس سے بہت عدد کا ارادہ کیا تھا خالد نے کہا

یہ اونکا ارادہ تھا اور اللہ تعالیٰ کا کچھ اور ارادہ تھا تیرا ارادہ سچ ہی یا جھوٹ یہ اللہ جانے لیکن حکم ظاہر بات پر کیا جاوے القصہ حضرت خالد رضی اللہ عنہ ایک سال تک وہان جزیے کے بندوبست اور تنبیہ مخالفون مین مشغول رہے دہقانون پر جزیہ اور خراج لگایا اور خالد رضی اللہ عنہ کی ہیبت عجمیون کے دلون مین اسقدر تھی کہ اونکے نام سے چونک پڑتے تھے سیف نے شعبی سے روایت کی ہی کہ جب ملک حیرہ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے فتح کیا تو آٹھ رکعت نماز ایک ہی سلام سے پڑھی اور حیرہ مین جریر بن عبد اللہ بجلی آکر لشکر خالد مین داخل ہوئے اور اونکے آنے کا سبب یہ ہوا کہ جناب صدیق رضی اللہ عنہ نے اونکو شام کی طرف خالد بن سعید بن العاص کے ہمراہ روانہ کیا پھر جریر نے خالد بن سعید سے رخصت لی کہ مین جناب خلیفہ کی خدمت مین جاتا ہون اور اپنی قوم بجیلہ کے لوگون کو جمع کرتا ہون جب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو جناب خلیفہ اونپر غصہ کرنے لگے کہ تم بے حکم میرے کیون آئے ہو اور فرمایا اللہ تعالیٰ کی رضامندی جس کام مین ہی تم اوس سے مجھے پھیرتے ہو پھر اونکو عراق کی طرف خالد رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دیا اور اسی ایام مین فارسیون نے شیرویہ اور آردشیر کو مار ڈالا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عجم کے بادشاہ خسرو پرویز کو نامۂ شریفہ لکھا تھا اوسنے بے ادبی سے نامۂ مبارک کو پھاڑ ڈالا آپ نے سنکر ارشاد کیا کہ اونکا اقبال بھی پھٹ جائیگا غرض سنہ نو ہجری مین فارسیون نے خسرو پرویز کو قید کرکے مار ڈالا اور اوسکے فرزند شیرویہ کو تخت پر بٹھایا آٹھ مہینے کے بعد اوسکو بھی قتل کیا اور پہلے جب شیرویہ تخت پر بیٹھا تھا تو وہ اپنے بھائیون اور قریبون کو جو دانشمند اور لائق تھے اون سبکو قتل کر چکا تھا اب لائق تخت نشینی کے کوئی باقی نرہا وہان کا ایک امیر جسکا نام فرخ خان تھا تخت پر بیٹھا اور اپنا لقب شہر یار ٹھہرایا ابھی اوسکی متابعت مین سرکشی اور باہم اختلاف کرنے لگے اور چاہا کہ اپنا بادشاہ کسیکو نہ بنادین مگر خالد کو اپنے دار السلطنت مین نہ آنے دینے کے واسطے ایک بڑا لشکر انبار روانہ کیا کہ گھاٹ باندھ آوین حضرت خالد نے اونکا اختلاف سنکر مرزبانون کو ایک خط لکھا کہ تم لوگ دین اسلام مین داخل ہو تمھارا ملک باقی رہیگا یا جزیہ دینا قبول کرو نہین تو مین تمھارے سر پر ایسے لوگون کو لیکر پہونچتا ہون کہ اونکے نزدیک جینے سے مرنا عزیز تر ہی مرزبان خط خالد کا دیکھکر اوسکی شجاعت اور جرأت سے متحیر ہوا پھر خالد وہان سے نکلکر موضع انبار کو گئے فارس کی طرف سے وہان کا حاکم شیرزاد نام تھا بہت عقلمند شخص تھا خالد نے جاکر اوس شہر کا محاصرہ کیا اور اوس قلعے کی بڑی خندق تھی جب خالد کا لشکر وہان پہونچا گرد و نواح کے اعراب امیر خالد سے لڑائی پر آمادہ ہوئے اور خندق تک جانے سے مانع ہوئے امیر خالد نے اونکو ایک حملے مین ہزیمت دیکر خندق کے پاس پہونچے اور اہل قلعہ فصیلون پر آکر کھڑے ہوئے امیر خالد رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ انکو تیرون سے مارو مسلمانون نے تیرون سے ہزار آدمیون کی اہل قلعہ سے آنکھین پھوڑین کفار پکار اوٹھے کہ انبار والون کی آنکھین پھوٹ گئین اسواسطے اس جنگ کا نام غزوۂ ذات العیون کہا گیا اور شیرزاد نے خالد رضی اللہ عنہ سے پیغام صلح کیا لیکن اوسنے خالد کی شرطون کو قبول نکیا تو خالد نے حکم دیا کہ بے کام اونٹون کو ذبح کرکے خندق مین ڈالو اور ردّی اسباب کو بھی اوسمین ڈالو تاکہ بھر جاوین سو لشکر نے بموجب حکم خالد کے خندق کو بھر دیا پھر اوسپر سے لشکر اسلام گذر کے قلعے کے قریب پہونچا شیرزاد یہ دیکھکر گھبرایا اور شرطین خالد کی قبول کین اور کہا جب تک مین اپنے امن کے مقام مین پہونچ جاؤن تم لوگ مجھسے کچھ تعرض نکرنا خالد رضی اللہ عنہ نے یہ مان لیا اور اوسکو اوس جگہہ تک پہونچا دیا پھر حضرت خالد نے انبار پر مسلط ہوکر چند روز اپنے لشکر کو آرام دیا اور وہان کے عربون سے اصحاب کرام نے خط لکھنا سیکھا اور وہان کے لوگون نے بنو آباد سے خط لکھنا سیکھا تھا اور بخت نصر بادشاہ نے جب سے عراق عرب کو ویران کیا تھا وہ لوگ جب سے وہان سکونت پذیر تھے پھر خالد رضی نے بعد بندوبست اور حصول آرام و راحت کے انبار مین اپنا نائب زبرقان بن بدر کو مقرر کیا اور آپ موضع عین التمر کی جانب متوجہ ہوئے وہان کا ناظم اون دنون مہران بن بہرام تھا اور عربون کی بہت سی جماعتین اوسکے پاس مجتمع تھین بنی نمر اور بنی تغلب اور بنی ایاد اور بنی فہم کے قبیلے والے عرب وہان کے اطراف و نواح مین رہتے تھے اونکا حاکم عقبہ بن ابی عقبہ نام تھا جب خالد رضی اللہ عنہ کا لشکر وہان نزدیک پہونچا عقبہ نے مہران افسر بادشاہی سے کہا کہ عرب کو ساتھ عرب کے ڈھنگ لڑائی کا خوب معلوم ہی تم ہم لوگون کو امیر خالد کے مقابل کرو اور تماشا آپس کی لڑائی کا دیکھو بہرام نے یہ بات پسند کی اور کہا اگر اس کام مین تمکو کچھ اور حاجت ہوگی تو مین تمھاری کمک بھی کرونگا لیکن عجم کے سردارون نے اس بات کو ناپسند کیا تب اپنے سردارون سے مہران نے کہا کہ اگر یہ عرب خالد سے لڑکر اونپر غالب آوین تو تمھارا مقصود حاصل ہوا اور اگر ہزیمت پاوین تو ہم لوگ تازہ دم

اور جالندہ کا لشکر تھکا ہوا ہم اوسنے مقابلہ یا تاخیر کرینگے اور اس تم بیرسے اوپر غالب آوینگے فوج عجم نے اس بات کو پسند کیا اور بعد قرار داد اس امر کے عقبہ
بڑے کروفر سے خالد کے مقابلے مین آیا امیر خالد نے جب اوسکو میدان مین جوش و خروش سے دیکھا تو اپنے میمنہ اور میسرہ کی فوج والون سے کہا کہ تم اپنے
مقامون سے خبردار رہنا مین بڑھکر انکی فوج قلب پر یورش کرتا ہون اور اپنی خاص فوج سے کہا کہ تم میری پشت پر رہنا پھر خالد نے خود تنہا حملہ کر عقبہ پر
حملہ کیا وہ اوسوقت اپنی صفوف کی آرایش اور ترتیب مین مشغول تھا پھر اوسکو پہلے ہی حملے مین قید کر لیا اوسکا لشکر بے جنگ یہ معاملہ دیکھکر بھاگا بہت
لوگ اسیر ہوئے پھر خالد نے وہان کے قلعے پر یورش کرنا چاہا مہران نے عقبہ کے لشکر کی خبر ہزیمت سنکر جلد اوس قلعے کو خالی کر دیا اور بھاگ گیا وہان کے
سب قبیلہ اعراب کے مذہب نصرانی رکھتے تھے سواون اعراب نے بعد بھاگ جانے مہران کے جب قلعے کا دروازہ کھلا پایا تو اوسمین اپنا تسلط اور قبضہ
کر لیا پھر خالد رضی اللہ عنہ نے آکر وہان کا ایسا محاصرہ کیا کہ اون لوگون کا قافیہ تنگ ہوا اور ناچار ہو کر اونھون نے پیغام صلح کا دیا خالد نے اوسکا پیغام
نہ مانا اور کہا جو میرا حکم مانے مین اوس سے صلح کرتا ہون پھر وہ لوگ انکے حکم پر اوتر آئے امیر خالد نے عقبہ اور ہزیل لڑنے والون کو قتل کیا اور قلعے مین جو کچھ
مال تھا مسلمانون کی غنیمت مین آیا پھر اونکے کنیسہ مین گئے وہان چالیس لڑکے انجیل پڑھتے تھے اور دروازہ اوسکا بند تھا اور دروازے کو توڑکر اون لڑکون
کو لے آئے اور امراے اسلام مین تقسیم کیا سو انھین مین سے حمران ہے جو حضرت عثمان کو اوس خمس مین سے ملا اور سیرین والد محمد بن سیرین کے کہ انس بن مالک
رضی اللہ عنہ نے اوسکو لیا اور اسی طرح کے چند غلام مشہور نکلے جنکی اولاد مین بڑے بڑے علما پیدا ہوئے اور اسی جنگ مین نعمان کے باپ بشیر بن سعد
خزرجی شہید ہوئے اور یہ وہ شخص تھے کہ عقبۂ ثانیہ سے لیکر تمام مشاہد مین آنحضرت کے ہمرکاب رہے تھے اور منقول ہے کہ جماعت انصار سے پہلے یہی
اسلام لائے تھے اور سقیفہ مین بھی سب سے پہلے حضرت صدیق کی بیعت انھین نے کی اور امیر خالد ہمراہ اونکے تمام لڑائیون مین ساتھ موجود رہے تھے
القصہ امیر خالد رضی اللہ عنہ نے بعد فتح کے مال خمس اور قیدیونکو ولید بن عقبہ کے ہمراہ حضرت صدیق کی خدمت مین بھیجا بعد اوسکے وہان پہونچنے کے اوسکو حضرت
خلیفہ نے عیاض بن غنم کی مدد کو روانہ کیا اور اون دنون عیاض بن غنم نے دومۃ الجندل کا محاصرہ کیا تھا اور عراق کی جانب سے کافرون کی فوج نے آکر عیاض
کی راہ بند کر لی تھی جب ولید بن عقبہ وہان پہونچے تو حضرت عیاض نے اونسے کہا کہ اب تم کچھ تدبیر بتلاؤ ولید نے کہا اس سے بہتر کوئی صلاح نہین کہ خالد یہان سے
قریب ہین تم اونکو خط بھیجکر اپنی کمک طلب کرو کہ وہ تمھاری مدد کو اپنی فوجین روانہ کرین پھر عیاض نے حضرت خالد کو خط مین یہ سب واقعہ لکھکر روانہ کیا وہ اوسوقت
عین التمر مین تھے اور جنگ سے فراغت پاکے وہان کے بندوبست مین مشغول تھے جب حضرت خالد کو یہ خط پہونچا اور وہ اوسکے مضمون سے مطلع ہوئے تو
اونکو جواب مین لکھا کہ تم ہمارا تھوڑا سا انتظار کرنا ہمارے سوار تمھارے پاس عنقریب پہونچا چاہتے ہین پھر حضرت خالد نے عین التمر مین عویمر کاہن اسلمی کو اپنا
نائب مقرر کرکے خود دومۃ الجندل کی طرف کوچ کیا دومہ کے لوگون نے امیر خالد کے آنے کی خبر سنکر بہرا اور تنوخ اور غسان اور کعب وغیرہ قبیلون کے لوگون کو اپنی
مدد کے واسطے بلوایا اور حسب الطلب اونکے جبلہ بن ایہم غسانی مع جماعت غسان اور تنوخ کے اونکے مدد کو دومہ مین پہونچا اور دومہ مین دو بڑے سردار تھے
کہ سب لوگ اونھین کے پاس جمع ہوتے تھے ایک کا نام اکیدر بن عبد الملک دوسرے کا جودی بن ربیعہ تھا اکیدر نے کہا خالد کے احوال سے مین خوب واقف
ہون جنگ مین اوسکے مانند کوئی ثابت قدم اور دلاور نہین جو اوسکی صورت دیکھتا ہے ہزیمت پاتا ہے اور اوس سے نگاہ نہین ملا سکتا اگرچہ بڑے لشکر والا ہو
تم اگر میرا کہنا مانو اور ان لوگون سے صلح کر لو نہین تو پچتاؤ گے لیکن اور لوگون نے اوسکی بات نہ مانی تب اکیدر نے کہا کہ خالد کے ساتھ مجکو لڑنے کی طاقت نہین ہے
اور دومۃ الجندل کو چھوڑکر بھاگ گیا خالد رضی اللہ عنہ دومہ کے قریب آگئے تھے اوسکی ہزیمت کی خبر سنکر عاصم بن عمرو کو اوسکی گرفتاری کے لئے بھیجا وہ اوسکو
گرفتار کر لائے پھر حضرت خالد نے اوسکو مار ڈالا اور یہ وہی اکیدر ہے کہ جسکو قید کرنے کے واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تبوک سے خالد کو روانہ کیا تھا
اور وہ گورخر کے شکار کو نکلا تھا کہ خالد شکارگاہ سے اوسکو پکڑ لائے تھے اور آنحضرت کی خدمت مین حاضر کیا تھا پھر اکیدر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
صلح کرکے جزیہ دینا قبول کیا تھا بعضے کہتے ہین کہ وہ اسلام بھی لایا تھا لیکن عہد خلافت حضرت صدیق رضی اللہ عنہ مین مرتد ہوا آخر الامر حضرت خالد سیف اللہ
کی تلوار سے مارا گیا اور اوسکا سب مال و اسباب لوٹا گیا پھر حضرت خالد نے اپنے لشکر کو دو ٹکڑے کیا ایک ٹکڑا عیاض بن غنم کے ہمراہ کیا اور ایک ٹکڑا

اپنے ہمراہ رکھا اہل دومۃ کا حاکم جودی بن ربیعہ تھا تمام قبیلون کو لیکر مقابلے مین آیا اور ہر قبیلے کے ساتھ اوسکا امیر تھا خالد
حکم فرمایا کہ تم ابر دو طرف سے حملہ کرو پھر ایک طرف سے عیاض بن غنم اور دوسری طرف سے حضرت خالد حملہ آور ہوئے اور دومۃ کو بیچ مین لے لیا اور
اول حملے مین جودی پکڑا گیا اور اقرع بن حابس نے ودیعہ کو جو دوسرا سردار تھا گرفتار کیا کافرون نے بھاگ کر قلعے مین پناہ لی قلعہ چھوٹا تھا سب کو گنجایش نہ
ہونے کے سبب سمائی سو رہے باقی تمام قلعے کے باہر مقیم ہوئے بنی تمیم نے اون لوگو پر رحم کھا کر اونکو غلہ وغیرہ دیا لوگ بچ کے بھاگے اس عرصے مین حضرت خالد
وہان پہونچے پس ماندون کو قتل کیا اور فرمایا یہان جودی اور اوسکے ہمراہیون کی گردن مارو مگر بنی کلب کے اسیرون کو قتل نکیا کیونکہ عاصم بن عمرو اور اقرع
بن حابس اور بنی تمیم نے اون لوگون کو پناہ دی تھی اور اون لوگون کے پناہ دینے پر عاصم بن عمرو اور حضرت امیر خالد مین بہت کلام بڑھا خالد نے کہا کہ تم
لوگ جاہلیت کے احکام کی حفاظت اور اسلام کے کامون کو ترک کرتے ہو عاصم بن عمرو نے جواب دیا کہ تم ان لوگون سے حسد کرتے ہو اور انکو شیطان کی طرف بھیجتے ہو
القصہ امیر خالد نے جاکر قلعے کے دروازے کو توڑا اور اوسمین کے سب لوگون کو قتل کیا اور اونکے لڑکے بالون کو پکڑ کر مسلمانون کے حوالے کیا جودی کی لڑکی
نہایت جمیلہ اور حسین تھی اوسکو خالد نے مول لیا اور دومۃ کے بندوبست کو خود رہے اور اقرع بن حابس کو انبار کی جانب روانہ کیا جب دومۃ الجندل
کا بندوبست بخوبی کر لیا تو بعد اوسکے امیر خالد وہان سے نکل کر حیرہ کی سمت چلے اور خالد کے آنے سے وہان کے زمیندار بہت خوش ہوئے

بیان جنگ حصید اور نصیح کا

فارس کے سردارون نے جب کہ روانگی امیر خالد کی دومۃ الجندل کی طرف سنی تھی تو بہت خوش ہوئے تھے اور اس فرصت کو غنیمت جان کر اپنی افواج
ہر نواح سے اور اقوام عرب کو جزائر سے بلوا کر ایک بڑا لشکر بنایا تھا اور اس بات پر مستعد تھے کہ شہر انبار کو زبرقان کے ہاتھ سے جو نائب تھے خالد کے
چھین لیوین جب زبرقان کفار اشرار کے اس ارادے پر مطلع ہوئے تو قعقاع بن عمرو کو جو امیر خالد کی طرف سے حیرہ مین نائب تھے یہ حال لکھ بھیجا قعقاع نے
بعد دریافت ہونے اس حال کے عبداللہ بن فدکی سعدی کو لکھا کہ تم بمجرد پہونچنے اس میرے خط کے مع اپنے لشکر کے موضع حصید کو جلد روانہ ہو اور
راہ مین یلغار کرتے جاؤ اور عروۃ بن ابی الجعد بارقی کو خنافس پر روانہ کیا اس عرصے مین امیر خالد بھی موضع حیرہ مین آپہنچے اور انکا قصد ایکی یہ تھا
کہ مداین پر یورش کر کے جو کسری کا دار السلطنت ہے اوسکو مسخر کرون لیکن بباعث نہونے حکم حضرت جناب صدیق رضی اللہ عنہ کے اور بباعث جمع ہونے
اس نئے بڑے لشکر کے اوس بات کا قصد بالفعل موقوف رکھا اور قعقاع بن عمرو کو افسر سپاہ بنا کر حصید کی طرف روانہ کیا اور عجم کا سردار روزبہ نام فارس
کا لشکر لیکر حصید مین آکر اوترا اور پھر اوسکی کمک کو زرمہر نامے ایک اور بڑا سردار بہت فوج سے آیا تھا غرض یہ سب لشکر ظلمت و نور کفر و اسلام کے وہان کے
میدان مین بمقابل ایک دوسرے کے اوترے دوسرے دن جب شاہ خاور زمردین تخت پر جلوہ فرما ہوا اور نقاب سیاہ شب سے اپنے عارض درخشندہ کو
نکال کے سب عالم کو روشن کیا اہل تقوی اور توابع کسری میدان مین ہر طرف سے اپنی اپنی صفین آراستہ کر کے کھڑے ہوئے تنور جنگ و جدال کا گرم ہو
آخر الامر شیران اسلام کی تلوارون کی تاب نلا کر اہل عجم میدان سے کنارہ کش ہوئے اور ہر جانب ہیبت کھا کے بھاگنے لگے اور بہت لوگ مسلمانون کی
حسام خون آشام سے ہلاک ہوئے اور زرمہر کو قعقاع نے خود قتل کیا اور عصمہ ابن عبد الضبی نے روزبہ کو مارا اور بہت سی غنیمت مسلمانون کے حوزۂ
تصرف مین آئی عجم کی فوج نے بھاگ کر خنافس مین پناہ لینا چاہا لیکن جب وہان ابولیلی فدکی سعدی کو دیکھ کر بھاگتے ہوئے موضع نصیح کو گئے وہان خوب
دم نہ لینے پائے تھے کہ امیر خالد سیف اللہ اپنی فوج لیے ہوئے اونکے سر پر پہونچے اور اپنے لشکر کے تین فرقے کر کے اہل عجم پر جو خواب خرگوش مین تھے شبخون
مارا اور سب کو قتل کیا مگر چند لوگ جان بچا کر اوس مین سے بھاگ گئے پھر حضرت خالد نے وہان کی اور ضروریہ سے فراغت حاصل کر کے موضع ثنی اور زمیل کی طرف
قصد کیا اور اہل عجم پر حالت خواب مین اونکی شبخون مارا اور وہان اوسوقت جسقدر عجم اور اعراب تھے اون سب کو مار ڈالا یہان تک کہ اونسے کوئی نہ بچا کہ بھاگ کر خبر لیجاوے
پھر خالد نے مال خمس اور مقیدین کو حضرت خلیفہ کی خدمت فیضدرجت مین روانہ کیا اس سبی مین جو ربیعہ بن بجیر تغلبی کی بیٹی پکڑی آئی تھی اوسکو حضرت علی کرم اللہ
وجہہ نے خریدا اور اوسنے آپ کے فرزند عمر اور صاحبزادی رقیہ پیدا ہوئی اور بعد اسکے واقعہ جنگ فراض در پیش ہوا اور سبب اسکا یہ تھا کہ جب خالد نے

اور جب لشکر تھکا ہوا تھا بیچ موضع فراض کے پہنچ گئے اور فراض حد فاصل ہی درمیان سرزمین شام اور مملکت عراق کے اوس جگہ چونکہ ایام مبارک رمضان شریف کے تھے اس لیے تمام مہینے وہین مقیم رہے اور جہاد مین طاقت بڑھنے کے خیال سے اوس رمضان مین افطار کیا اوسوقت رومیون کو معلوم ہوا کہ خالد رضی اللہ عنہ ہماری سرحد کے قریب آن پہنچے اس باعث سے رومیون نے جلد تر اپنے لشکر جمع کیے اور تغلب اور نمر اور ایاد کے قبیلون والون سے کمک مانگی اور خالد کی ممانعت اور مجادلت کے ارادے سے باہر نکلے اور ماہ ذیقعدہ کی پندرھوین کو موضع فراض مین آ پہنچے اور دونون لشکرون کے درمیان مین دریائے فرات حائل رہا پھر رومیون نے امیر خالد کو پیغام دیا کہ تم دریا پیر کر اس جانب اوتر آؤ تا ہم تم لڑین حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے اونکے جواب مین کہلا بھیجا کہ ہمکو آنے کی کچھ غرض نہین ہی اگر تمکو لڑنا منظور ہی تو خود اسطرف اوتر آؤ ہم تمکو آتے وقت کچھ نکہینگے رومی دریا پیر کر اس پار اوتر آئے اور دونون لشکرون مین جنگ شروع ہوئی اہل اسلام نے مخالفون کی کثرت پر کچھ نظر نکی اور ذرا ہراس دل مین نلا کے میدان جنگ مین خوب صابر و ثابت قدم ہوکر لڑائی کی اور داد جوانمردی کی دی اور اللہ تعالی پر اعتماد کرکے اپنی تلوارون کو دشمنون کے خون سے خوب سیراب کیا لیکن اوس جنگ مین رومیون نے بھی اپنے تئین مرد میدان سمجھکر تا بمقدور اپنے جوانمردی مین قصور نکیا آخر جب فتح و نصرت کی ہوا مسلمانون کے نشانون پر چلنے لگی رومی پست پا ہوکر بھاگنے لگے اور مسلمانون نے خوب دل کھول کر اونکا تعاقب کیا اور اونکو قتل و اسیر کیا اور رومیون کے قریب لاکھہ آدمی اوس معرکے مین مارے گئے اور خالد مظفر و منصور معرکے سے مقام گاہ مین آئے اور دس روز وہان مقام کرکے ذیقعدہ کی پچیسوین کو لشکر حیرہ کی جانب روانہ کیا اور مقدمے مین عاصم بن عمران کو اور ساقہ مین شجرہ بن اعز کو مقرر کیا اور خود بے اطلاع اورون کے تھوڑے سے لوگ اپنے ہمراہ لیکر خفیہ بیت اللہ کی جانب حج کے قصد سے روانہ ہوئے اور اسی راہ سے روپوش ہوکر آئے کہ اوسمین آج تک کوئی نہین چلا تھا لیکن خدا کے فضل و حفاظت سے اوسنے راہ دشوار گذار مین صحیح و سلامت چلے آئے اور اونکا کچھ نقصان و ضرر نہوا پھر حج مین شریک ہوکر اوسکے مناسک ادا کیے اوسی طرح چپکے لوٹ گئے اور ہنوز انکی فوج موضع حیرہ مین نہین پونہچی تھی کہ خالد اونسے پہلے حیرہ مین داخل ہوئے اور چونکہ یہ خفیہ حج کو گئے تھے اسواسطے حضرت خلیفہ برحق کو انکے آنے کی خبر نہ معلوم ہوئی مگر جب حاج کا قافلہ مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کو آیا تو جناب خلیفہ پر ظاہر ہوا خالد بھی حج مین شریک تھے اور بے اجازت اور بلا حصول رخصت جناب صدیق سے اس امر مین جسارت کی حضرت صدیق اونکے اس امر سے ناراض ہوکر ایک نامہ عتاب آمیز اونکی جانب اس مضمون کا لکھا کہ تم لشکر کو چھوڑکر بے میری اجازت کے کیون آئے پھر اسی عتاب کی پاداش مین عراق کی امارت سے پھیرکر ملک شام مین جہاد کے واسطے جانے کا حکم دیا اور اس فرمان ہدایت نشان مین پھر واسطے اونکی دلدہی کے یہ بھی لکھا کہ ای ابو سلیمان ابتم شام کی طرف نیک کام کی نیت سے اللہ تعالی کی راہ مین چلے ہو یہ تمکو مبارک ہووے تم اپنا ارادہ ساتھہ کوشش کے تمام کرو اللہ تعالی تمھارا اجر تمام کریگا اور تکبر اور خود آرائی نکرنا کہ اللہ تعالی کے پاس خاسر اور مخذول ہو اور عمل پر خوش نہونا کہ نیک کرنا یہ بھی اللہ تعالی کی منت ہی اور اوسی کا احسان ہی اور وہی اوسکی جزا دینے کا مالک ہی فقط غرض جب وہ نامہ شریف حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو پونہچا اور اوسکو دیکھہ اوسکے مضمون سے واقف ہوئے تو کہنے لگے یہ اعیس ․ یعنی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا کام ہی کہ عراق کی فتح جو میرے ہاتھہ پر ہوتی ہی سو یہ دیکھکر اونکو رشک ہوا اور حکم جناب خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بجان و دل منظور کرکے بے رنج و ملال مثنی بن حارثہ کو اپنی طرف سے ملک عراق پر نائب کیا اور خود شام کی جانب روانہ ہوئے جب مثنی کے پاس تھوڑا لشکر رہا تو وہ فوج عجم کے اندیشے سے اور مسلمانون کی مدد آنے تک حیرہ سے باہر آکر دریا کی جانب اوترے اور اس سے تھوڑا پہلے جو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے افواج ظفر امواج مومنین کی شام کی طرف چند بار روانہ کی تھی اور بعد اسکے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو بھی اوس طرف نامزد فرمایا یہ سب قصے بتفصیل مشرح جلد ثانی مین مذکور ہین اسکے بعد ناظرین مشتاقین کو اونکے ملاحظے سے خوشی اور تازگی ایمان کی انجون اللہ تعالی حاصل ہوگی اور ملک عراق کی یہ کیفیت ہوئی کہ وہان کے سردار اور پہلوانون نے اپنے بادشاہ آردشیر کو قتل کرکے شہریار بن آردشیر کو تخت پر بٹھلایا ان ایام مین امیر خالد رضی اللہ عنہ شام کی جانب روانہ ہوئے تھے فارسیون نے یہ وقت فرصت غنیمت جانکر مسلمانون سے اپنا ملک چھین لینا چاہا اور ہرمز بن جادویہ کو دس ہزار سپاہ کے ساتھہ اہل اسلام کے مقابلے کو روانہ کیا اوسوقت عراق مین حضرت خالد کی جانب سے مثنی بن حارثہ نائب تھے انکو شہریار نے خط لکھا کہ میننے تمسے لڑنے کو جماعت اجلاف فارسیون کی جو مرغ

اور خنزیرون کے چرانے والے ہین روانہ کیے ہین اور تمسے لڑنے کو سوا ایسے لوگون کے اور کو نہ بھیجونگا پھر جب وہ خط شاہ عجم کا جناب مثنی کو پونہچا تو اونھون نے اوسکے جواب مین یون لکھ بھیجا کہ اگر تیرا لکھا ہوا سچ ہے تو یہ کام تیرے حق مین برا ہی اور ہمارے لیے بہتر اور اگر جھوٹھ ہے تو جھوٹھے بادشاہ کو اللہ تعالی کے یہان بڑی عقوبت اور لوگون مین بڑی رسوائی ہے اور یہ جو تونے لکھا ہی کہ مین تمسے لڑنے کو کینئے چرواہون کو بھیجتا ہون اس سے معلوم ہوتا ہی کہ تم اب بہت عاجز ہو گئے شکر خدا کا کہ تمھارے غرور و تکبر کو حاجت روائی مین اب طرف مرغ و خنزیر چرانے والون کے پھیر دیا اور تمکو ان اجلافون کا محتاج کیا ہمارے آگے جو کفر کا مددگار ہو کر آویگا ہم لوگ راہ خدا مین تیغ بیدریغ سے اوسکا خون بہاوینگے ہمکو خدا تعالی کی راہ مین کسیکی ملامت اور اپنی عزت کا خیال نہین ہی غرض جب یہ خط اوس بادشاہ گمراہ کو پونہچا تو فارسیون کو اوس تحریر کی کمال ندامت ہوئی کہ جواب دندان شکن پایا اور سبنے شہریار پر ملامت کی کہ تونے ایسا خط کاہیکو لکھا القصہ مثنی اونکے لشکر کے آنے کی خبر سنکر حیرہ سے روانہ ہو کر بابل مین پونہچے اور وہان ربیع الاول کے غرے کو دونون لشکرون مین مقابلہ ہوا جنگ عظیم واقع ہوئی فارسیون نے ایک مست ہاتی لا کر مسلمانون کے لشکر کی جانب ہانک دیا تا مسلمانون کے گھوڑے بھاگ جاوین اور اونکی صفین تہ و بالا ہون لیکن مثنی بن حارثہ نے خود بڑھکر اوس مست ہاتی کو مار ڈالا اور مسلمانون کو اونپر حملہ کرنے کا حکم دیا آخر کفار کو ہزیمت نصیب ہوئی بہت لوگ اونکے مارے گئے اور سامان کثیر غنیمت مین آیا اور عجمی برے حالون سے گرتے مرتے مداین کو پونہچے دیکھا تو وہان لوگون نے شہریار کو بھی قتل کر دیا تھا اور اوسکی جگہہ پرویز کی لڑکی بوران دخت نامے کو بٹھایا تھا پھر یہ بوران اونیس مہینے سلطنت کر کے مر گئی بعد اوسکے بہمن انزرمی دخت کے سر پر تاج شاہی رکھا اوس سے انتظام ملک نہو سکا اسواسطے شاپور کو سلطنت حوالے کی اور واسطے انتظام سلطنت کے فرخ کو مقرر کیا شاپور سے آزرمی دخت کو فرخ سے نکاح کر دیا اوسنے کہا فرخ میرے غلامون سے ہی مین اس سے کس طرح نکاح کرون پھر اوسنے فرخ کو مروا ڈالا اور اس جرمے مین شاپور بھی مارا گیا آخر الامر اسی سنہ مین آزرمی دخت کو سلطنت پر مقرر کیا اور بعضے کہتے ہین کہ پرویز کے بعد اوسکا فرزند شیرویہ تخت نشین ہوا اور نو مہینے سلطنت کی اوسکے بعد اردشیر بن شیرویہ ہوا جب اسکو مار ڈالا تو پھر بوران بنت کسری مالک ہوئی اسکی تخت نشینی کی خبر آنحضرت نے سنکر فرمایا جو لوگ اپنا سردار عورت کو بناتے ہین اونکو کبھی فلاح نہین ہوتی غرض اوسنے ڈیڑھ سال سلطنت کی اوسکے بعد شہریین تخت پر بیٹھا اوسکو بھی مار ڈالا پھر آزرمی دخت چہار ماہ بادشاہ ہو کر مر گئی الغرض حضرت صدیق اکبر اون دنون شام کی مہم مین مشغول تھے اسلیے مثنی بن حارثہ کو کچھ مدد نہ پونہچی سو مثنی نے عراق پر بشر بن خصاصیہ کو اپنی طرف سے نائب مقرر کیا اور سعید بن مرہ عجلی کو گھاٹون کے بند و بست کے واسطے معین کر کے خود مدینہ منورہ کو روانہ ہوئے جب مثنی وہان پونہچے تو جناب صدیق اکبر بیمار تھے اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو اپنا ولیعہد کر چکے تھے حضرت صدیق اکبر نے امیر مثنی رضی اللہ عنہ کو دیکھکر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ میری رحلت کے بعد تم مغرب ہونے کا انتظار نکرنا فارس کی لڑائی کے واسطے مثنی بن حارثہ کے ساتھہ فوج کر کے روانہ کرنا اور بعد فتح ملک شام امیر خالد کو بھی عراق کی جانب بھیج دینا کہ وہ اوس ملک سے بخوبی واقف ہین یہان تک فارس وغیرہ ملکون کے وہ حالات مرقوم ہوئے جو زمان ہدایت نشان حضرت خلیفہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وقوع مین آئے تھے اور جو معاملات فتوحات وغیرہ اوس ملک کے ایام خلافت حضرت عمر رضی اللہ عنہ مین ظاہر ہوئے ہین کچھہ اونکو امام واقدی نے تحریر کیا ہی انشاء اللہ تعالی یہ راقم آثم اللہ تعالی کی تائید سے تفصیل اونکی اور کتابون سے لکھکر بطور تکمل جلد ثالث کے آخر مین ضم کریگا تا ناظرین سیر کو یہ قصص بتمامہ گوش زد ہو جاوین وباللہ التوفیق وبہ نستعین اللھم صل علی حبیبک ونبیک ورسولک خیر الخلائق وعلی خلفائہ وآلہ واصحابہ وازواجہ صلوۃ تامۃ جامعۃ کاملۃ الی یوم القیمۃ امین

تمت

خاتمۃ الطبع الحمد للہ والمنۃ کہ فتوح العرب مع تکملہ یعنی دفتر پہلا مع خاتمہ منجملہ سہ دفتر کتاب شوکت الاسلام بتاریخ بیسوین شعبان [illegible] ہجری چھپکر طیار ہو گئی اور فتوح شام اور فتوح عراق و مصر مع اپنے ضمیمون کے یعنی دفتر دوسرا اور تیسرا ابھی چھپ رہا ہی انشاء اللہ تعالی وہ بھی قریب تیار ہوئے جاتے ہین

فہرست فتوح العرب ترجمہ واقدی کی